

جامع ترمذی

مترجم اردو

از نالیف

یگانہ زمان علامہ دوران مولانا بدیع الزمان
برادر علامہ وحید الزمان

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز لاہور

حقوق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

نعمانی کتب خانہ

ملنے کا پتہ

وَمَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فخذوه وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتهوا
رسول خدا جو کچھ تم کو دیکھیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الزَّيْنَبِ

يَكَانَةُ زَمَانَ عِلْمًا وَرَأْفَةً لِّلْأَبْدَانِ

برادر علامہ وحید الزمان

نشر: ضمیمہ احسان پبلشرز

طبعة کاتبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حق سٹوڈنٹ
انڈوسٹری
لاہور پاکستان



نام کتاب _____ جامع ترمذی

مؤلف _____ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم _____ علامہ بدیع الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد _____ دوم

صفحات _____ ۴۴۲ / ۹۶۲ کاپیاں

تعداد _____ ۲۰۰

بار _____ اول

تاریخ اشاعت _____ اپریل ۱۹۸۸ء

ناشر _____ ضیاء احسان پبلشرز

تصحیح و تہذیب _____ عبدالصمد ریالوی

قیمت مکمل _____

مطبع _____ لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

marfat.com کتابت الفریہ

فہرست ابواب جامع ترمذی مترجم جلد دوم

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۷	قصر اہل کے بیان میں	۱۵	ابواب التَّاهِدِ
۲۹	اس بیان میں کہ فتنہ اس امت مرحومہ کا مال ہے	۱۶	عمل خیر میں تاخیر نہ کرتے کئے بیان میں
۲۹	سیر نہ ہونے میں انسان کے کثرت مال سے	۱۷	موت کے ذکر میں
۳۰	اس بیان میں کہ بڑھے کا دل جوان ہے دو چیزوں کی محبت سے۔	۱۸	ملاقاتِ الہی کے بیان میں
۳۰	تفسیر زہد کا بیان	۱۸	انذار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی قوم کو
۳۳	کفایت پر صبر کرنے کے بیان میں	۱۹	اس بیان میں کہ مزید علم موجب قلتِ ضحک ہے
۳۵	فضیلتِ فقر کا بیان	۲۰	ہتھی کی بات کے بیان میں
۳۵	فقیروں کے مقدم ہونے میں امیروں پر دخولِ جنت میں۔	۲۰	بے فائدہ باتوں کی بُرائی میں
۳۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والوں کی معاش میں۔	۲۱	قلتِ کلام کی خوبی میں
۳۹	معیشتِ اصحاب کا بیان۔	۲۱	ذلت میں دنیا کے خدائے عزوجل کے آگے
۴۵	اس بیان میں کہ غمی دل سے ہے۔	۲۳	اس بیان میں کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے کافر کی جنت ہے۔
۴۶	اخذ مال کے بیان میں۔	۲۴	دنیا کی مثال چار شخصوں کی مانند ہونے کے بیان میں
۴۶	ملعون ہونے درہم و دینار کے۔	۲۵	محبتِ دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں
۴۶	دنیا کی مثال پیغمبروں اور نیکوں کے واسطے	۲۶	مومن کے لیے طولِ عمر کے بیان میں
۴۶	نبار سے دوستی کرنے کے بیان میں	۲۶	امت کی عمر کے بیان میں
۴۶	اہلِ دہال کی بے وفائی میں	۲۶	تقاربِ زمان اور قصرِ اہل کے بیان میں۔
۴۶	کثرتِ کلام کی بُرائی میں۔		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۳۶	نار دوزخ کے دو دم لینے اور موصدوں کے اسی سے نکلنے کا بیان	۱۳۶	خیلِ جنت کے بیان میں۔
۱۳۷	اس بیان میں کہ اکثر اہل نار	۱۳۷	اہل جنت کے سن کے بیان میں
۱۳۸	نساہ ہیں	۱۳۷	اہل جنت کی صفوں کے بیان میں
۱۳۸	دوزخ کے عذاب میں تخفیف کے	۱۳۸	ابواب جنت کے بیان میں
۱۳۹	بیان میں	۱۳۸	بازارِ جنت کے بیان میں
		۱۴۰	دیدارِ الہی کے بیان میں
		۱۴۳	رضائے الہی کے بیان میں
		۱۴۳	غرفوں سے دیکھنے میں اہل جنت کے
			اہل جنت اور اہل نار کے خلود
۱۴۴	ابوابِ الْاِيْمَانِ	۱۴۴	میں۔
		۱۴۷	گھیرنے میں جنت و دوزخ کے
۱۴۴	مامور ہونے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قتال کے یہاں تک کہ لوگ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ کہیں۔	۱۴۸	جنت اور نار کے احتجاج میں
۱۴۹	مقاتلہ مردم میں یہاں تک کہ وہ موحد اور مصطفیٰ ہوں۔	۱۴۹	ادنیٰ جنتی کے ملک و سلطنت کا بیان
۱۵۰	بیان میں ایمان و اسلام کے	۱۵۰	حور عین کی کلام شیریں کا بیان
۱۵۰	اس بیان میں کہ تراضِ ایمان میں داخل ہیں۔	۱۵۰	اتہار جنت کے بیان میں۔
			ابوابِ صِفَةِ جَهَنَّمَ
۱۵۷	استکمالِ ایمان اور زیادت و نقصان کے	۱۵۷	نار کے بیان میں
۱۵۸	بیان میں	۱۵۸	قعرِ جہنم کے بیان میں
۱۵۹	اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے	۱۵۹	اہل نار کے جہنم کے بیان میں
۱۶۰	فضیلتِ نماز کا بیان	۱۶۰	اہل نار کے مشروبات کے بیان میں
۱۶۱	ترکِ صلوٰۃ کی وعید میں	۱۶۲	دوزخیوں کے طعام کے بیان میں
۱۶۲	علاؤتِ ایمان کے بیان میں		اس بیان میں کہ نار دنیا نارِ آخرت کے اجزاء سے کتنی جز ہے۔
۱۶۳	ذاتی کو مہربان کہنے کے بیان میں۔	۱۶۴	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۱۵	بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے بیان میں	۱۹۲	کف لسان میں مومن کے حق میں
۲۱۶	تعلیم خیر کے اجر میں	۱۹۵	غربت اسلام کے بیان میں
۲۱۷	اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف	۱۹۶	منافق کی علامت میں
۲۱۷	بلا یا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی	۱۹۷	سب مسلمانوں کے فسق ہونے کے بیان میں
۲۱۸	سنت کی پابندی اور بدعت سے بچنے کے	۱۹۷	مسلمانوں کی تکفیر کی بُرائی میں
۲۱۸	بیان میں	۱۹۷	اس کے بیان میں جو توحید پر مرے
۲۲۰	مناہی سے احتراز کرنے کے بیان میں	۲۰۰	افتراق امت کے بیان میں۔
۲۲۰	عالم مدینہ کی فضیلت میں		
۲۲۲	علم کے افضل ہونے میں عبادت سے۔		
		۲۰۲	ابواب العلم
۲۲۲	ابواب الاستیذان والاکادب		
۲۲۲	افشائے سلام کے بیان میں	۲۰۳	اس کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ جب بندہ کی
۲۲۵	فضیلت میں سلام کے	۲۰۳	بہتری چاہتا ہے تو اسے دین میں سمجھو دے
۲۲۵	استیذان کے بیان میں	۲۰۵	دیتا ہے۔
۲۲۵	جواب سلام کے بیان میں	۲۰۵	طلب علم کی فضیلت میں،
۲۲۷	سلام کہلا بھیجے اور سلام لے جانے کے	۲۰۵	کتمان علم کی مذمت میں
۲۲۷	بیان میں۔	۲۰۶	طالب علم کی خیر خواہی کے بیان میں
۲۲۷	اس کی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے۔	۲۰۸	ذہاب علم کے متعلق کا بیان
۲۲۷	سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت	۲۰۸	علم سے دینا طلب کرنے کی مذمت میں،
۲۲۷	میں۔	۲۰۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بانڈھنے
۲۲۸	لڑکوں پر سلام کرنے کے بیان میں		کی مذمت میں۔
۲۲۸	عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں	۲۱۰	اعادیت موضوعہ کی روایت کی مذمت
۲۲۸	گھر میں آنے کے وقت سلام کرنے کے بیان میں	۲۱۱	میں۔
۲۲۹	تہلیل کلام سلام کرنے کے بیان میں۔	۲۱۲	استماع احادیث کے آداب میں
		۲۱۲	کتابت علم کی کراہت میں
			کتابت حدیث کی رخصت میں۔

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۲۰	ہاتھ پر بوسہ دینے کے بیان میں	۲۲۹	ذمی پر سلام کرنے کی کراہت میں
۲۲۱	مرحبا کہنے کے بیان میں		جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں
	چھینک کا جواب دینے کے بیان میں	۲۳۰	اس پر سلام کرنے کے بیان میں
۲۲۱	چھینک کی دعا میں		اگس بیان میں کہ سوار سلام کرے
۲۲۲	تشمیت کی کیفیت میں	۲۳۰	پیادے پر
۲۲۳	واجب ہونے میں تشمیت کے بعد حمد		مجلس میں بیٹھتے اٹھتے وقت سلام
۲۲۴	عاطس کے	۲۳۱	کے بیان میں
"	تعداد تشمیت میں		گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اذن مانگنے کے
"	چھینکنے کے وقت آواز لپٹ کرنے اور منہ چھپا لینے	۲۳۱	بیان میں
۲۲۵	کے بیان میں		بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں
	چھینک کی مدح اور جہائی کے ذم کے	۲۳۱	اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے
"	بیان میں	۲۳۲	بیان میں
	اس بیان میں کہ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف		سفر سے آکر رات کو گھر میں داخل ہونے
۲۲۶	سے ہے	۲۳۳	کی کراہت میں
"	کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کراہت	۲۳۳	مکتوب خاک آلود کرتے کے بیان میں
"	میں	۲۳۳	سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں
	استحقاق میں مجلس کے جب اس کی طرف	۲۳۴	مشروکوں کو خط لکھنے کی کیفیت میں
"	لوٹ کر آئے	۲۳۵	مکتوب پر مہر کرنے کے بیان میں
	دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت بیٹھنے کی	۲۳۵	کیفیت میں سلام کے
۲۲۷	کراہت میں		جو پیشاب کرتا ہو اس پر سلام کی
"	وسط حلقہ میں بیٹھنے کی کراہت میں	۲۳۴	کراہت میں
"	قیام تعظیم کی کراہت میں	۲۳۷	ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت میں
"	ناخن تراشنے کے بیان میں	۲۳۸	مجلس پر گزرنے کے بیان میں
۲۲۸	ناخن اور مونچھیں تراشنے کے وقت	۲۳۸	راہ پر بیٹھنے کے بیان میں
"		۲۳۸	مصافحہ کے بیان میں
"			معانقہ اور بوسہ کے بیان میں

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۵۸	مستتر عورت کے بیان میں اس بیان میں کہ ران مستر میں داخل ہے۔	۲۴۹	موتھیں کترنے کے بیان میں ڈاڑھی کی اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں
۲۵۹	تظافت (پاکیزگی) کے بیان میں	۲۵۰	ڈاڑھی بڑھانے کے بیان میں
۲۶۰	جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں	"	ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنے کے بیان میں
۲۶۰	حمام میں جانے کے بیان میں۔	۲۵۱	اوندھا لیٹنے کی کراہت میں
۲۶۱	جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ کے نہ داخل ہونے کے بیان میں۔	"	مستر کی حفاظت کے بیان میں
۲۶۲	معصفر کی کراہت میں۔	"	تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں
۲۶۳	سفید کپڑے پہننے کے بیان میں	۲۵۲	اس بیان میں کہ مالک صدر سواری کا تریاہ حدیث ہے۔
۲۶۳	سرخ کپڑوں کی اجازت میں مردوں کے لیے۔	"	انماط کے بیان میں
۲۶۴	مبتر کپڑوں کے بیان میں	۲۵۳	ایک جانور پر تین شخص سواری ہونے کے بیان میں۔
"	سیاہ کپڑوں کے بیان میں	"	ناگہاں نظر کرنے کے بیان میں
۲۶۵	تزعفر اور خلوک کی کراہت میں مردوں کے لیے۔	"	عورتوں کو دوسروں سے پردہ کے بیان میں۔
۲۶۶	حمیرہ اور دیباچ کی کراہت میں	۲۵۴	چٹلہ کی بُرائی میں
۲۶۶	اظہار آثارِ نعمت کے بیان میں	"	بغیر اذن شوہر کے عورتوں کے پاس جانے کی نہی میں
۲۶۷	موزہ سیاہ کے بیان میں	۲۵۵	داصلہ اور واشمہ کے بیان میں
"	بوڑھے بال نہ نکالنے کے بیان میں	"	ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت رکھتی ہیں۔
"	صاحب مشورہ امانت دار ہونے کے بیان میں۔	۲۵۵	عورت کو خوشبو لگا کر نکالنے کی کراہت میں
۲۶۸	نخوست کے بیان میں	۲۵۶	مردوں کی خوشبو کے بیان میں
"	آداب تناجی کے بیان میں۔	"	خوشبو پھیر دینے کی کراہت میں۔
۲۶۹	عمد و اقرار کے بیان میں	۲۵۶	
۲۷۰	ملائکہ کے بیان میں۔		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۸۵	اس امت کی مثال میں	۲۴۰	کسی کو شفقہ بیٹا کہنے کے بیان میں۔
۲۸۶	آدمی کی اہل اور امیر کے بیان میں۔	"	تسمیہ مولود میں جلدی کرنا
۲۸۷		۲۴۱	اسمائے مستحیہ کے بیان میں۔
۲۸۸		"	اسمائے مکروہہ کے بیان میں
۲۸۹		۲۴۲	اسمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں
۲۹۰			آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت جمع کرنے کے کرامت میں
۲۹۱		۲۴۳	شعر کے بیان میں
۲۹۲		"	شعر پڑھنے کے بیان میں۔
۲۹۳		۲۴۴	نذمت میں اشعار مذمومہ کے۔
۲۹۴		"	فصاحت کے بیان میں
۲۹۵		"	بہتوں کے بتدکر دیتے کے بیان میں۔
۲۹۶		۲۴۵	آداب سفر کے بیان میں۔
۲۹۷			
۲۹۸		۲۴۸	
۲۹۹			
۳۰۰		"	مثال میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے۔
۳۰۱		۲۸۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلبیاد کی مثال میں۔
۳۰۲			تاری قرآن اور غیرتاری کے بیان میں۔
۳۰۳		۲۸۲	نماز پنجگانہ کی مثال میں۔
۳۰۴		۲۸۳	
۳۰۵		۲۸۴	
۳۰۶		۲۸۵	

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

سورہ فاتحہ کی فضیلت میں
سورہ بقرہ اور آیتہ الکرسی کی فضیلت میں
خاتمہ سورہ بقرہ کی فضیلت میں
سورہ آل عمران کی فضیلت میں
سورہ کہف کی فضیلت میں
سورہ لیس کی فضیلت میں۔
سورہ دخان کی فضیلت میں
سورہ ملک کی فضیلت میں
اذاززلت کی فضیلت میں۔
سورہ اخلاص اور اذاززلت کی فضیلت میں۔

معوذتین کی فضیلت میں
تاری قرآن کی فضیلت میں
قرآن عظیم الشان کی فضیلت میں
تعلیم قرآن کی فضیلت میں
قرأت قرآن کی فضیلت میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت میں۔

أَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۴۰	سورہ طہ کی تفسیر کا بیان		اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں
۴۴۱	سورہ انبیاء کی تفسیر کا بیان	۳۱۱	پر نازل ہوا۔
۴۴۲	سورہ حج کی تفسیر کا بیان		
۴۴۶	سورہ مومنون کی تفسیر کا بیان	۳۱۵	ابواب تفسیر القرآن
۴۴۹	سورہ النور کی تفسیر کا بیان		
۴۶۰	سورہ الشعراء کی تفسیر کا بیان		
۴۶۲	سورہ النمل کی تفسیر کا بیان	۳۱۵	تفسیر بالرائی کی مذمت میں
۴۶۴	سورہ روم کی تفسیر کا بیان	۳۱۶	فاتحہ الكتاب کی تفسیر میں
۴۶۶	سورہ لقمان کی تفسیر کا بیان	۳۱۹	سورہ البقرہ کی تفسیر میں۔
۴۶۸	سورہ السجدہ کی تفسیر کا بیان	۳۳۹	سورہ آل عمران کی تفسیر میں
۴۶۹	سورہ احزاب کی تفسیر کا بیان	۳۵۱	سورہ نساء کی تفسیر کا بیان
۴۸۲	سورہ سبا کی تفسیر کا بیان	۳۶۹	سورہ مائدہ کی تفسیر کا بیان
۴۸۴	سورہ فاطر کی تفسیر کا بیان	۳۸۰	سورہ انعام کی تفسیر کا بیان
۴۸۶	سورہ یس کی تفسیر کا بیان	۳۸۵	سورہ اعراف کی تفسیر کا بیان
۴۸۸	سورہ واقعات کی تفسیر کا بیان	۳۸۸	سورہ الانفال کی تفسیر کا بیان
۴۸۸	سورہ ص کی تفسیر کا بیان	۳۹۱	سورہ توبہ کی تفسیر کا بیان
۴۹۰	سورہ زمر کی تفسیر کا بیان	۴۱۰	سورہ یونس کی تفسیر کا بیان
۴۹۳	سورہ مومن کی تفسیر کا بیان	۴۱۳	سورہ ہود کی تفسیر کا بیان
۴۹۴	سورہ حم السجدہ کی تفسیر کا بیان	۴۱۶	سورہ یوسف کی تفسیر کا بیان
۴۹۶	سورہ شوریٰ کی تفسیر کا بیان	۴۱۸	سورہ الرعد کی تفسیر کا بیان
۴۹۶	سورہ زخرف کی تفسیر کا بیان	۴۱۹	سورہ ابراہیم کی تفسیر کا بیان
۴۹۸	سورہ دخان کی تفسیر کا بیان۔	۴۲۰	سورہ الحجر کی تفسیر کا بیان
۵۰۰	سورہ احقاف کی تفسیر کا بیان	۴۲۲	سورہ النحل کی تفسیر کا بیان
۵۰۲	سورہ محمد کی تفسیر کا بیان	۴۲۴	سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر کا بیان۔
۵۰۳	سورہ الفتح کی تفسیر کا بیان	۴۳۲	سورہ الکہف کی تفسیر کا بیان
۵۰۵	سورہ الحج کی تفسیر کا بیان	۴۳۲	سورہ مریم کی تفسیر کا بیان

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۴۲	سورہٴ مرسلات کی تفسیر کا بیان	۵۰۷	سورہٴ ق کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ تبار کی تفسیر کا بیان	"	سورہٴ الذاریات کی تفسیر کا بیان
۵۴۳	سورہٴ والناترعات کی تفسیر کا بیان	۵۰۹	سورہٴ طور کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ عیس کی تفسیر کا بیان	"	سورہٴ النجم کی تفسیر کا بیان
۵۴۴	سورہٴ کوثر کی تفسیر کا بیان	۵۱۲	سورہٴ القمر کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ مطففین کی تفسیر کا بیان	۵۱۴	سورہٴ الرحمن کی تفسیر کا بیان
۵۴۵	سورہٴ اذا السمار انشقت کی تفسیر کا بیان	"	سورہٴ الواقعة کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ بُرُوج کی تفسیر کا بیان	۵۱۶	سورہٴ الحديد کی تفسیر کا بیان
۵۴۹	سورہٴ غاشیہ کی تفسیر کا بیان	۵۱۸	سورہٴ المجادلہ کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ الفجر کی تفسیر کا بیان	۵۲۱	سورہٴ الحشر کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ البلد کی تفسیر کا بیان	۵۲۲	سورہٴ الممتحنہ کی تفسیر کا بیان
۵۵۰	سورہٴ والشمس کی تفسیر کا بیان	۵۲۴	سورہٴ الصف کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ واللیل کی تفسیر کا بیان	۵۲۵	سورہٴ الجمعہ کی تفسیر کا بیان
۵۵۱	سورہٴ والضحیٰ کی تفسیر کا بیان	۵۲۶	سورہٴ المنافقون کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ الم نشرح کی تفسیر کا بیان	۵۳۰	سورہٴ تغابن کی تفسیر کا بیان
۵۵۲	سورہٴ والنتین کی تفسیر کا بیان	۵۳۱	سورہٴ تحریم کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ اقرا باسم ربک الاعلیٰ کی تفسیر کا بیان	۵۳۲	سورہٴ ملک کی تفسیر کا بیان
۵۵۳	سورہٴ القدر کی تفسیر کا بیان	۵۳۵	سورہٴ نون والقلم کی تفسیر کا بیان
۵۵۴	سورہٴ لم یکن کی تفسیر کا بیان	"	سورہٴ الحاقہ کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ اذزلزلت کی تفسیر کا بیان	۵۳۶	سورہٴ المعارج کی تفسیر کا بیان
۵۵۵	سورہٴ العادیات کی تفسیر کا بیان	۵۳۷	سورہٴ توح کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ القارعہ کی تفسیر کا بیان	"	سورہٴ جن کی تفسیر کا بیان
"	سورہٴ الہکم التکاشر کی تفسیر کا بیان	۵۳۹	سورہٴ المزمل کی تفسیر کا بیان
"		"	سورہٴ المدثر کی تفسیر کا بیان
"		۵۴۱	سورہٴ قیامہ کی تفسیر کا بیان
"			سورہٴ دہر کی تفسیر کا بیان

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۴۶	صبح و شام کی دُعا میں	۵۵۶	سورۃ العصر کی تفسیر کا بیان
۵۴۸	بچپن کی دُعاؤں کا بیان	"	سورۃ الہمزہ کی تفسیر کا بیان
۵۴۰	سوتے وقت کچھ ترانہ پڑھنے کی	"	سورۃ الفیل کی تفسیر کا بیان
	فضیلت کا بیان	"	سورۃ القدر کی تفسیر کا بیان
۵۴۲	سوتے وقت تسبیح و تکبیر و تحمید کے	"	سورۃ الماعون کی تفسیر کا بیان
	بیان میں	۵۵۷	سورۃ الکوثر کی تفسیر کا بیان
۵۴۴	رات کے جاگنے کی دُعا میں	۵۵۸	سورۃ الفتح و نصر کی تفسیر کا بیان
۵۴۶	تہجد کے وقت اُٹھنے کی دُعاؤں کا بیان	"	سورۃ تبت کی تفسیر کا بیان
۵۴۷	تہجد کے شروع کی دُعاؤں میں	۵۵۹	سورۃ الاخلاص کی تفسیر کا بیان
۵۸۰	سجدہ تلاوت کی دُعاؤں کے بیان میں	"	سورۃ المعوذتین کی تفسیر کا بیان
۵۸۱	گھر سے نکلنے کی دُعاؤں کا بیان		
۵۸۱	دوسرا اسی میں		
۵۸۲	بازار میں جانے کی دُعاؤں کا بیان	۵۶۲	اَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ
"	بیماری کی دُعا کا بیان		
۵۸۳	اس بیان میں کہ جب کسی کو بلا میں دیکھے تو	"	دُعا کی فضیلت کا بیان
	کیا کرے۔	"	دوسرا اسی میں
"	مجلس سے اُٹھتے وقت کی دُعا	"	ذکر کی فضیلت میں
۵۸۴	شدتِ غم کے وقت کی دُعا کا	۵۶۳	دوسرا اسی میں۔
	بیان	۵۶۴	جس جلسہ میں ذکر نہ ہو اسکی مذمت کا
"	منزل میں اترنے کی دُعا کا بیان		بیان۔
۵۸۵	سفر کے وقت کی دُعا کا بیان	"	دُعا کی اجابت کے بیان میں
"	سفر سے لوٹنے کی دُعا کا بیان	۵۶۵	اس بیان میں کہ دُعا کرنے والا پہلے اپنے
۵۸۶	کسی کے رخصت کرنے کے بیان میں		لیے دُعا کرے۔
۵۸۷	مسافر کی دُعا قبول ہونے میں	"	دُعا کے وقت ہاتھ اُٹھانے کے
"	سواری پر چڑھنے کی دُعا کا بیان	"	بیان میں
۵۸۸	آنکھ کی دُعا میں		دُعا میں جو جلدی کرتا ہے اسکے بیان میں۔

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۴۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک میں۔	۵۸۸	گرج کی دُعا میں
۶۵۰	مناقب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان	۵۸۹	چاند دیکھنے کی دُعا میں
۶۶۲	مناقب عمر فاروق کا بیان	"	بُرا خواب دیکھنے کی دُعا اور اچھے خواب کے بیان میں۔
۶۶۹	مناقب عثمان ذوننورین کا بیان	۵۹۰	نیابھل دیکھنے کی دُعا میں
۶۷۸	مناقب علی بن ابی طالب کا بیان	"	کھانے پینے کی دُعا کا بیان
۶۸۸	مناقب طلحہ بن عبید اللہ کے بیان میں۔	۵۹۱	کھانے سے فارغ ہونے کی دُعا کا بیان۔
۶۸۹	مناقب زبیر بن عوام کے بیان میں	"	گدھے کی آواز سننے کی دُعا میں
۶۹۱	مناقب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیان میں۔	"	تسبیح، تکبیر اور تہلیل، تحمید کی فضیلت کا بیان۔
	مناقب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیان میں۔	"	متفرق دُعاؤں کا بیان۔
۶۹۲	مناقب سعید بن جبیر کے بیان میں	۵۹۵	انگلیوں پر گتے کے بیان میں
۶۹۳	مناقب ابو عبیدہ بن جراح کے بیان میں	۵۹۸	توبہ اور استغفار کی فضیلت کا بیان اور اللہ کی رحمت کا بیان بندوں پر متفرق حدیثیں دُعاؤں کی۔
۶۹۴	مناقب عیاس کے بیان میں	۶۱۳	
۶۹۵	مناقب جعفر بن ابی طالب کے بیان میں	۶۱۶	
۶۹۶	مناقب امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے بیان میں	۶۲۰	
۶۹۷	مناقب اہل البیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں	۶۳۶	اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ
۷۰۱	مناقب معاذ بن جبل وغیرہ کے بیان میں	۶۴۰	میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں
۷۰۲	مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بیان میں	"	ابتداء نبوت کے بیان میں
۷۰۵	مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بیان میں	۶۴۲	آپ کس سن میں مبعوث ہوئے۔
۷۰۶	مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بیان میں	"	معجزات و خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
			نزول وحی کی کیفیت میں۔

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۲۳	صحابہ کی فضیلت کا بیان	۴۰۷	مناقب ابی ذر غفاری کے بیان میں
۴۲۵	بیعت رضوان والوں کی فضیلت کا بیان	"	مناقب عبداللہ بن سلام کا بیان
"	اصحاب کی خدمت میں جو بے ادبی کرے اس کے بیان میں	۴۰۹	مناقب عبداللہ بن مسعود کا بیان
۴۲۷	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بیان میں	۴۱۱	مناقب حذیفہ بن الیمان کا بیان
۴۲۹	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں	"	مناقب زید بن حارثہ کا بیان
۴۳۷	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں	۴۱۳	مناقب اسامہ بن زید کا بیان
۴۳۳	حضرت کی بیٹیوں کی فضیلت میں	۴۱۴	مناقب جریر بن عبداللہ البجلی کا بیان
۴۳۶	فضیلت ابی بن کعب کا بیان	"	مناقب عبداللہ بن عباس کا بیان
۴۳۷	انصار اور قریش کی فضیلت کا بیان	"	مناقب عبداللہ بن عمر کا بیان
۴۳۸	انصار کے گھروں کی فضیلت کا بیان	۴۱۵	مناقب عبداللہ بن زبیر کا بیان
۴۴۰	مدینہ طیبہ کی فضیلت میں	"	مناقب انس بن مالک کا بیان
"	مکہ معظمہ کی فضیلت میں	۴۱۶	مناقب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان
۴۴۲	عرب کی فضیلت میں	۴۱۹	مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا بیان
۴۴۴	عجم کی فضیلت میں	"	مناقب عمرو بن العاص کا بیان
۴۴۵	یمن کی فضیلت میں	۴۲۰	مناقب سعد بن معاذ کا بیان
۴۴۶	غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلتوں میں۔	۴۲۱	مناقب قیس بن سعد کا بیان
۴۴۷	ثقیف اور تہ حنیقہ کی فضیلت میں	"	مناقب جابر بن عبداللہ بن جابر کا بیان
۴۴۸	راویوں کے جرح و تعدیل کا بیان	۴۲۲	مناقب مصعب بن عمیر کا بیان
		"	مناقب برادر بن مالک کا بیان
		۴۲۳	مناقب ابو موسیٰ اشعری کا بیان
		"	مناقب سہل بن سعد کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب میں زہد کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متوجہ، زہد بالفتح لغت میں معنی قدر وارد ہوا ہے چنانچہ عرب کہتا ہے خُذْ تَرَاهُ مَا يَكْفِيكَ اور زُهد بالفہم بے رغبتی اور طیب کسب اور قصر امل اور زُهد بفتح تین زکوٰۃ، اور زہد بے رغبتی کرنے والا اور زہد بن عبد اللہ اور ابو زہد نام ہے دو بڑے محدثوں کا اور زہاد وہ زمین کہ بغیر آب کثیر کے روال نہ ہو اور زہید ہر چیز سے تھوڑے کو کہتے ہیں اور زہد فیہ یعنی بے رغبتی کی اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ كَاذِبًا وَاَقْرَبُ مِّنْ الشِّرْكِ يَهْدِي لِيَعْنِي بے رغبتی کرنے والے تھے یوسفؑ سے بھائی اس کے، اور تزہید کسی کو زہد پر برائی گنہگار نہاد (نتہی الارب) اور اصطلاح شرع میں زہد بے رغبتی کرنا ہے دنیا کے فانی سے واسطے حصول نعمار باقیہ اخروی کے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور بے رغبتی کرنا ہے غیر خدا سے واسطے تحصیل وصال الہی کے اور قرب اس کے اور یہ اعلیٰ درجہ ہے اور ترک کرنا ہے حظ نفس کا با اختیار خود اور وہ مرکب ہے حال اور علم اور عمل سے، مراد حال سے رغبت قلبی کا پھیرنا ہے ایک ادنیٰ چیز سے طرف اعلیٰ چیز کے پس جس طرف سے پھیرا ہے اس کو مرغوب عنہ کہتے ہیں اور مزہود فیہ اور جدھر پھیرا ہے اسے مرغوب فیہ کہتے ہیں اور مزہود لہ تو ضرور ہوا کہ جس طرف سے دل کو پھیرا ہے وہ بھی مرغوب نشی من وجہ ہو ورنہ یہ پھیرنا زہد نہ کہلائے گا جیسا کہ تارک حج و تراب کا زہد نہ کہلائے گا برخلاف تارک دراہم و دنیا نیر کے اور شرط مرغوب فیہ کی یہ ہے کہ بہتر ہو اس کے نزدیک مرغوب عنہ سے اس لیے کہ بائع اقدام نہیں کرتا بیع پر جب تک کہ نہیں سمجھ لیتا کہ ثمن بہتر ہے بیع سے پس وہ کہا جاتا ہے با اعتبار بیع کے زاہد اور با اعتبار ثمن کے راغب اسی طرح کہا جاتا ہے زاہد کو زاہد با اعتبار دنیا کے اور راغب با اعتبار عقبی کے یا زاہد کہا جاتا ہے با اعتبار ماسوا کے اور راغب با اعتبار مولیٰ کے اور مراد علم سے اس مقام میں وہ علم ہے کہ مضمحل ہووے اس حال کا جو اوپر مذکور ہوا اور وہ یہ ہے کہ شے متروک کو حقیر جانے با اعتبار شے ماخوذ کے اور جب تک یہ علم حاصل نہیں ہوتا جیسے بائع جب تک کہ ثمن کو بیع سے بہتر نہ سمجھ لے تب تک ترک بیع اور اخذ ثمن جائز نہیں رکھتا اسی طرح جس شخص نے بخوبی جان لیا کہ دنیا فانی ہے بمنزلہ برف کے اور عقبی باقی اور بہتر ہے بمنزلہ دراہم و دنیا نیر کے پس اس کو بدلنا برف کا دینار سے دشوار نہیں خصوصاً ایسے حال میں کہ برف دھوپ میں گھلتی ہو اور قیمت ہزار گنی لاگت سے ملتی ہو اور مشتری اس کا امین ہو اور خازن برف خاں پس یہ علم جب درجہ یقین کو پہنچتا ہے حالت مذکورہ کو کمال قوت دیتا ہے اور واقع میں دنیا برف سے جلدی فانی ہونے والی ہے۔ اس لیے کہ وہ فقط گرمی میں گھلتی ہے اور یہ گرمی جاڑے برسات بلکہ دن اور رات معرض زوال میں ہے اور عقبی دراہم و دینار سے ہزار درجہ اولیٰ، اس لیے کہ یہ بھی فانی ہیں اگرچہ برف سے فنا ان کی متاخر ہو بخلاف عقبی کے کہ ابدالاً باد ہے اور فنا زوال کا ہرگز اس میں مجال نہیں اور مراد عمل سے ترک مطلق ہے اور بدل دینا اس چیز کا جو ادنیٰ ہے اور لے لینا اعلیٰ کا اس کے کے عوض میں اسی طرح زہد واجب کرتا ہے مزہود فیہ کے ترک کو بالکل اور وہ ساری دنیا ہے مع اسباب اور تعلقات اور مقدمات اپنے کے پس نکال دیوے اپنے دل سے محبت اس کی تمام اور داخل کرے اس کے عوض میں محبت طاعات و عبادت کی اور

اتباع سنن اور ریاضات کی اور نکال دے اس چیز کو یا تو سے اور انکھوں سے جیسے نکال دیا دل سے اور مشغول چشم و دل کو وظائف طاعات میں جیسا کہ مشغول تھے پہلے دنیا کی لذت میں اور مستیشر ہو اس بیع و بیل کے ساتھ (کناد ذکر الغزالی) اور باقی احکام زہد کے ضمن میں احادیث میں مذکور ہوں گے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوتٌ فِيهِمَا... كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ -

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ہیں کہ بھولے ہوئے ہیں ان میں بہت سے لوگ ایک تندرستی دوسرے فراغت۔

روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے اور مرفوع کیا اس کو اور موقوفاً روایت کی بعضوں نے عبد اللہ بن سعید بن ہند سے

مترجم یعنی ان دونوں نعمتوں کی اکثر لوگ قدر نہیں جانتے اور قدر دانی نہیں کرتے حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل مرض کے اور فراغت کو قبل شغل کے غنیمت جانیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هُوَ كَأَنَّه يَكْتُمُ مَا فِي بَيْتِهِ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَآخُذْ بِيَدِي فَقَدْ أَحْسَنًا وَقَالَ اتَّقِ الْمُحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَأَرْضٌ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْتَى النَّاسِ وَأَحْسَنُ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَ أَحَبَّ لِلنَّاسِ مَا حَبَّبَ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تَكْثِرِ الصَّحْحَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الصَّحْحِ تَمَيِّتُ الْقَلْبَ -

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص یاد کرتا ہے مجھ سے سن کر پانچ باتیں پھر عمل کرتا ہے ان پر یا سکھاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو عمل کرے ان پر سوکھا ابو ہریرہؓ نے میں نے عرض کی کہ میں سیکھتا ہوں ان کو یا رسول اللہ پس پکڑو آپ نے ہاتھ میرا اور گنا پانچ باتوں کو اور فرمایا پنج تو حرام چیزوں سے ہو جائے گا تو سب لوگوں سے زیادہ عابد اور راضی رہ تو اللہ کی توفیق پر ہو جاوے گا سب سے زیادہ بے پرواہ اور احسان کر اپنے ہمسایہ پر ہو گیا تو مومن اور دوست رکھ لوگوں کے لیے وہ چیز جو کہ دوست رکھتا ہے تو تو اپنے لیے ہووے گا تو مسلمان اور بہت نہ تنہا ایسے

کہ بہت ہنسنا مار ڈالتا ہے دل کو۔

وہ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے مطلق ایسا ہی مروی ہے ایوب سے اور یونس بن عبید سے اور علی بن زید سے ان سب نے کہا کہ حسن کو ابی ہریرہؓ سے سماع نہیں اور روایت کی ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث اور ٹھہرایا اسے قول حسن اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب عمل خیر میں تاخیر نہ کرنے کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَاءِ سَرَاةً بِالْأَمَلِ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا جو نیکی کرنا ہو سات چیزوں سے پہلے کر لو اس لیے کہ منتظر نہیں ہو تم مگر محتاجی متحیر کرنے والی کے یا غنا غافل کرنے والے کے یا مرض مفسد کے یعنی جو طاعت میں خلل ڈالے یا بڑھاپے عقل کھوتے والے کے یا موت جلدی آنے والی کے یا دجال کے پس شر غائب کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا دِمْرُؤُا يَا لَأَعْمَالِ سَبْعَاهَلُ
يَنْظُرُونَ إِلَّا إِلَى تَقْرِئِ مُنْسِي أَوْ غِنَى مُطْعٍ أَوْ
مَرَضٍ مُفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُفْعِدٍ أَوْ مَوْتٍ
مُجْهِزٍ أَوْ الدَّجَالِ فَسَعْرٌ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ
أَوِ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ-

اور قیامت نہایت سخت ہے اور کڑوی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے اعرج کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہوں مگر محمد بن ہارون سے اور روایت کی معمر نے یہ حدیث اس شخص سے کہ جس نے سنی سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

باب موت کے ذکر میں

بَاب مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کر و یاد لذتوں کو مٹانے والی کو یعنی موت کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا ذَكَرَ هَازِمٌ اللَّذَاتِ
يَعْنِي الْمَوْتِ

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

روایت ہے عبداللہ بن بھیر سے کہ انہوں نے سنا مانی سے جو مولیٰ تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے کہا تھے حضرت عثمانؓ کہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر روتے یہاں تک کہ تر ہو جاتی ریش مبارک ان کی سو کہا ان سے کسی نے یاد کرتے ہیں آپ حنت کو اور روزخ کو اور بیان فرماتے ہیں ان کا اور نہیں روتے اور روتے ہیں آپ قبر کو دیکھ کر کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر پہلی منزل سے منازلِ آخرت سے سو اگر نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے کسی نے تو جو بعد اس کے ہے آسان ہے اس سے اور اگر کسی نے نہ نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے تو جو بعد اس کے ہے سخت تر ہے اس سے اور کہا عثمان نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ

بَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَعِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ
هَازِمًا مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَفَّتْ
عَلَى قَبْرِ بَيْتِي حَتَّى يَبْلُغَ بَيْتَهُ فَقِيلَ لَهُ
تَذَكَّرَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ
فَإِنْ نَجَّاهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ
لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
رَأَيْتُ مَنْظَرًا أَقْطَرَ إِلَّا الْقَبْرَ أَقْطَرَ مِنْهُ-

علیہ وسلم نے نہیں دیکھی میں نے کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھ کر گھبراہٹ میں اور سختی میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مشام بن یوسف کی روایت سے۔

باب ملاقاتِ الہی کی آرزو میں

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوست رکھے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اللہ بھی دوست رکھتا ہے اس کی ملاقات کو اور جو مکروہ جانے اللہ عزوجل کی ملاقات

بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

کہ اللہ بھی مکروہ جانتا ہے اس کی ملاقات کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور انس سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے

باب انذار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی قوم کو

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت وَانذُرُوا آلِيَهُمْ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈر دے اے نبی اپنے ساتھیوں قرابت والوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی اور یہ بھوپھی ہیں آنحضرت کی اے فاطمہ بیٹی محمد کی اے اولاد عبدالمطلب میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع و ضرر کا اللہ کی درگاہ میں کچھ مانگ لو مجھ سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذْخَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذُرُوا عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدِ بِنْتِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ابْنِي كَأَمْنِكَ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَأَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

جو چاہو میرے مال سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔

متوجہ: اس حدیث میں بہت خوف دلانا ہے اقربائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمامی امت کو چنانچہ حضرت نے جب آیت مذکور اتیری ایک ایک عزیز کو پکارا اور فرمادیا کہ میں آخرت میں تمہارے کچھ کام بناؤں گا، دنیا میں میرا مال جو چاہو مجھ سے مانگ لو، آخرت میں سوا تمہارے عملوں کے اور سوا رحمت کے صرف میری قرابت کچھ کام نہ آوے گی تو تم میری قرابت پر بھروسہ مت کرو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے بعض سفہاء بعض ولیوں کی اولاد میں ہونے کو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں سستی کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ہم خواہ عمل کریں یا نہ کریں ہم تو بزرگ زادے ہیں خدا ہم کو خواہ نخواہ بخش دے گا اور ان کے معتقد باوجود فسق و فجور کے ان سے تبرک ڈھونڈتے ہیں وہ محض سقیہ اور بے عقل ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرباء کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا تو اور کسی کی کیا حقیقت رہی۔

باب خدائے تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...
بَابُ خَدَائِ تَعَالَى كَمَا فِي مِثْلِ خَشْيَةِ اللَّهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبِغُ النَّارَ سَاجِلٌ يَكِي
 مِنْ خَفِيَّةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّيْلُ فِي الصَّبْرِ
 وَلَا يَجْمَعُ غِيَابًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَ دُخَانِ
 جَهَنَّمَ -

وسلم نے داخل نہ ہوگا دوزخ میں وہ مرد کہ رو یا اللہ تعالیٰ کے خوف
 سے یہاں تک کہ دوبارہ چلا جاوے دودھ پستان میں اور نہیں
 جمع ہوتا عباہ اللہ کی راہ یعنی جہاد کا اور دھواں جہنم
 کا۔

ف: اس باب میں ابی ریحانہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمن مولیٰ ہیں آل
 طلحہ کے، مدینہ میں ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان ثوری اور شعبہ نے۔

مترجم اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیق بالجمال فرمائی یعنی جیسے دودھ کا پستان زن میں دوبارہ جانا محال
 ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے کا دوزخ میں جانا محال ہے یعنی بسبب رحمت اور فضل باری تم
 کے کہ وہ رونے سے اس قدر مہربان ہوتا ہے نہ باعتبار قدرت و امکان کے اور جس کے بدن و کپڑوں وغیرہ پر غبار
 جہاد پڑے اس پر دھواں جہنم کا حرام ہے پھر دخول جہنم کا کیا ذکر ہے اس میں بڑی فضیلت ہے جہاد کی اور
 معلوم ہوا کہ جہاد کفارہ ہو جاتا ہے گناہوں کا اور سبب ہے ناردوزخ سے محفوظ رہنے کا اللَّهُمَّ اَدْخِلْنَا فِي
 الْمَجَاهِدِينَ وَاَحْيَا مَحْكُمٍ وَاَمْتَنَا مَوْتِ الصَّالِحِينَ وَاَحْسُرْنَا مَعَهُمْ -

بَاب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ لَيْلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحَكْتُمْ قَلِيلًا -

باب اس بیان میں کہ مزید علم موجب قدرت
 ضحک سے

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں
 جو تم نہیں سنتے چرچر جاتا ہے آسمان اور حق ہے اس کو کہ
 چرچر اوسے اس لیے کہ نہیں ہے اس میں چار انگل کی جگہ
 ایک فرشتہ سر رکھے ہوئے نہ ہو سجدہ کرنے کو اللہ عزوجل کے واسطے
 اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر جانو تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا
 اور رو بہت اور لذت نہ اٹھاؤ عورتوں سے بچھونے پر
 اور بے شک نکل جاؤ تم میدانوں میں فریاد کرتے ہوئے اللہ
 تعالیٰ سے یعنی اپنے ذنوب کی مغفرت کے لیے اور ابوذر کہتے
 ہیں کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اسے کاٹ ڈالتے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ
 مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَمَّا
 أَنْ تَأْتِ مَا فِيهَا مَوْضِعَ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ
 إِلَّا وَمَلِكٌ قَائِمٌ جَبْهَتُهُ لِلَّهِ سَاجِدًا وَاللَّهُ
 لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحَكْتُمْ قَلِيلًا وَلَيْكِنَّمْ
 كَثُرًا وَمَا تَكُنُّ دُكْمًا بِالنِّسَاءِ عَلَى الْقُرْشِ وَ
 لَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللهِ
 لَوِ دِدْتُ أَنَّ كُنْتُ شَجَرَةً تُعَصَّدُ -

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے
 غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے کہ ابوذر فرماتے تھے کاشکہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ مجھے کاٹ ڈالتے
 اور مروی ہے یہ روایت ابوذر سے موقوفاً۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَفَجَعْتُكُمْ مِلَّةَ وَلِيِّكُمْ كَثِيرًا.

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ تَكَلُّمِ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَدْرِي بِهَا بَأْسًا يَهْوِي اللَّهُ بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ.

ف: یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ بَهْرَبِ بْنِ حَكِيمٍ ثَنِي أَبِي عَنْ حَيْدِي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِّلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ.

ف: اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوِّفِيَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَعْنِي رَجُلًا أَوْ بَشِيرًا بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَا تَدْرِي فَلَغَلَهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ يَخْلُ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ.

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُسِنَ إِسْلَامُهُ الْكَمْرُ تَرَكَهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتے تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور رو بہت۔

باب ہنسی کی بات کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک آدمی کلام کرتا ہے ساتھ ایک بات کے اور نہیں دیکھتا اس میں کچھ مضائقہ حالانکہ گرجاتا ہے اس کی شامت سے ستر برس کی راہ دوزخ میں۔

روایت ہے بہر بن حکیم ثنی ابی عن حیدی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ خرابی ہے اس شخص کو کہ ایک بات ایسی کہتا ہے کہ ہنستی ہے اس کو سن کر قوم اور وہ بات جھوٹی ہوتی ہے خرابی ہے اس کے لیے خرابی ہے اس کے لیے۔

باب بے فائدہ باتوں کی برائی میں

روایت ہے انس بن مالک سے کہا وفات پائی ایک مرد نے اصحاب سے سو کہا ایک مرد نے بشارت ہو تجھ کو جنت کی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نہیں جانتا شاید کہ اس نے کہی ہو کوئی بات بے فائدہ یا بخل کیا ہو ایسی چیز کے ساتھ جس کے خرچ کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوتا۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا

marfat.com

ف ایہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابی سلمہ کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک خوبی اسلام سے مرد کی ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا، اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے اصحاب زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی مانند۔

باب قلت کلام کی خوبی میں

روایت ہے بلال بن حارث سے جو صحابی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کلام کرتا ہے ایک تم میں کا سا فقہ ایک بات کے اللہ کی رضامندیوں سے یہ نہیں جانتا کہ اس کا رتبہ کہاں تک پہنچے گا پھر لکھی جاتی ہے اس کے لیے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اس دن تک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور ایک تم میں کا نکالتا ہے ایک بات اللہ تعالیٰ کے عقصے کی نہیں جانتا کہ کہاں تک پہنچے گا وبال اس کا پھر لکھا جاتا ہے عقصہ اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے اس دن تک کہ ملاقات کرے گا وہ اس

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ الْكَلَامِ
عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُرْتَضِيِّ صَاحِبِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ
مَا يُطْنُ أَنْ تَبْلُغَ مَا يَلْغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ
بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ
لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يُطْنُ
أَنْ تَبْلُغَ مَا يَلْغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا
سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ -
سے یعنی قیامت تک۔

ف اور اس باب میں ام حبیبہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے محمد بن عمرو سے مانند اس کے اور کہا انہوں نے سند میں عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن بلال بن الحارث اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن بلال بن الحارث اور ذکر نہ کیا اس میں محمد بن عمرو کے دادا کا یعنی عن جدہ نہ کہا۔ مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہوا کہ شراب زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اس کی ضروریات سے ہے اور خوفناک رہنا کلام کے حساب سے اور ہمیشہ رضا جوئے الہی رہنا اپنے کلمات میں بھی اس لیے کہ زبان معبر جان ہے اور جہان میں یوں فرماں رہن ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

باب دولت میں دنیا کے خدائے عز و جل کے آگے

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ایک پریشہ کے برابر عزت رکھتی ہوتی تو نہ پاتا اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی یعنی سب مومنوں کو عنایت فرماتا چونکہ نہایت ذلیل تھی اس لیے

بَابُ مَا جَاءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ
جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً
مَاءً -

کفار کے حصہ میں آئی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے فریب ہے اس سند سے۔

متوجہ: اس حدیث میں اور آگے کی دونوں حدیثوں میں اشارہ ہے مزہود فیہ کی حقاقت کی طرف اور موجب ان تینوں حدیثوں کا وہ علم ہے جو زاہد کو مزہود ہے وہ یہ کہ حقاقت اور ذلت اور ہوان دنیا کا آخرت کے سامنے اس کی ذہنی نشین ہو جانا ہے اور اسی طرح ہوان سارے جہان بلکہ تمامی کون و مکان کی ذلت مقدس باری تعالیٰ کے سامنے اسی طرح یقین کو پہنچانا کہ ترک کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہ ہو اور ابھی یہ ادنیٰ درجہ ہے نہ کہ اس لیے کہا بھی اس کی کچھ قدر باقی ہے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے ترک کو کچھ کام نہ جاننا اور یہ نہ سمجھنا کہ میں نے کوئی چیز عمدہ ترک کی اور اس پر متغیر نہ ہونا بلکہ اس امر کے اعتنا کرنے سے اپنی جانب شرمانا جیسے کوئی خواہر بیش بہا کے آگے ایک کلوخ گلی کی ترک کو کچھ کام نہیں جانتا اور اگر ثنا کیا جاوے اس پر تو شرماتا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے نہ کہ اس لیے کہ مزہود فیہ کے وجود کی خبر بھی زاہد کو ہے اگرچہ برابر کلوخ کے ہو اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے یہ ہے کہ زاہد کو اپنے زہد سے خبر نہ ہونا اور یہ مقام ہے وصال الہی کا حقیقت اس کی یہ ہے کہ جب متلذذ ہوتا ہے وہ ساتھ ذکر الہی کے اور تلذذ اٹھاتا ہے وہ ساتھ شکران کے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کی ہمکلامی سے اور بھر جاتا ہے قلب اس کا اور نورانی ہو جاتی ہے روح اس کی اور دمک جاتا ہے جسم اس کا پس خبر نہیں رہتی اس کو موجودات کی اور یقین کرتا ہے کہ عالم میں کوئی شے باری تعالیٰ کے ذکر سے لذت نہیں اور کوئی ذات اس ذات مقدس کے آگے موجود نہیں بلکہ معرض فنا میں ہے اور جہان مقام زوال میں، اور مستغرق ہے زاہد مخلص باری تعالیٰ کے جاہ و جلال میں زبان سال میں یوں گویا ہے اور مقام قرب میں ہر دم پویا۔

ہرچ جویم از تو گویم اے عزیز

مے ندانم غیر ذات اے حبیب

تا بقائے تو شود مارا حضور،

ہرچ گویم از تو گویم اے عزیز

اے مرخص عشق را ہر دم طیب

از جہاں صائم شدم اے بحر نور

روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا کہ تھا میں ان سواروں کے ساتھ کہ کھڑے ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چھوٹے بچہ مرے ہوئے پر بگری کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتے ہو تم اس کو ذلیل اور حقیر ہو گیا یہ اپنے لوگوں کے سامنے جب تو پھینک دیا انہوں نے اس کو عرض کی صحابہ رفتے کہ ہاں بسبب ذلیل و حقیر جاننے کے پھینک دیا اس کو یا رسول اللہ، فرمایا دنیا اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ التَّرْكِبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السُّحْلَةِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُونَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَوْهَا قَالُوا مِثْنُ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْغَايَا أَهْوَى عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا۔

ہے جیسا یہ اپنے مالکوں کے سامنے ذلیل ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث مستورد کی حسن ہے۔

marfat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا رَقِيَهَا إِلَّا ذَكَرُ اللَّهَ وَمَا دَاكَا وَفَعَالِكُمْ أَوْ تَعَلَّمُوا -

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک دنیا ملعون ہے، ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو اس کی مدد کرے اور عالم یا شاگرد عالم کا۔

فتاویٰ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم جناب مولانا نے روم قدس اللہ اسرارہم نے خوب کہا ہے۔ شعر۔

اہل دنیا کا قرآن مطلق اند روز و شب در زق زق در لبق لبق اند

دنیا ایک تن مکارہ ہے قریفہ کرنے والی اپنے لوگوں کو اور دغا دینے والی ہے اپنے اہل کو، غافل کر دیتی ہے باری تعالیٰ کے ذکر سے، روک دیتی ہے زاد آخرت کے حاصل کرنے سے، تارک اس کی زینت کامر حوم ہے مشغول اس کے تکلفات میں مرجوم، وہ رحمت کا مستحق یہ زحمت کا مستوجب، اس کو حینت بے منت اس کو ذلت بے صنتت، غرض دنیا ملعونہ ہے اور اہل اس کے ملعون انہیں کے حق میں ہے ویتعون الماعون فرعون بے عون بھی ہیں اور مردود دوگون بھی دین بدینا فروش ابطال حق میں پر جوش مساکین سے دور غریبوں سے مہجور سنن نبویہ سے نفور بدعت میں بھربور، احقاق حق سے دل چرائیں امر بالمعروف سے جان بچائیں جہاں جائیں ویسے بن جائیں مدانہت کیش بظاہر درویش شارح نے ان سب کو ملعون فرمایا اور زہد و ریاضت کا نسخہ بتایا۔

روایت ہے مستورد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے دنیا آخرت کے سامنے مگر اتنی کہ جتنی ڈالے انگلی اپنی کوئی تم کا دریا میں اور دیکھے کہ اس میں کتنا پانی آتا ہے۔

عَنْ مُسْتَوِرٍ أَخْبَرَنِي قَهْرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَثَلٌ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا تَرْجِعُ -

فتاویٰ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم افسوس صد افسوس بلکہ ہزار افسوس اس بندہ حقیر پر جو ایسی ادنی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے نہ چھوڑے اور اس عزیز غنی بے پرواہ شہنشاہ کی درگاہ میں پھر عزت و جاہ کا طالب ہو اور بندگی کا دعوے کرے، معاذ اللہ من ذلک ثم معاذ اللہ من ذلک ایک انگشت تر کہ جس سے حلق تر نہ ہو سکے اس کے لیے تر دامن اختیار کرے اس سے زیادہ ابتری کیا ہوگی۔

باب اس بیان میں کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے کافر کی جنت ہے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا قید خانہ ہے مومن کا یعنی باعتبار نعمائے اخروی کے اور جنت ہے کافر کی یعنی باعتبار عذاب اخروی کے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ -

سے افضل ہے اور دوسرا وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے علم اور نہ دیا اس کو مال حالانکہ وہ صادق النیتہ ہے کہتا ہے کاش کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلاں شخص کرتا ہے یعنی شخص اول پس وہ اپنی نیت کا اجر پانے والا ہے اور اجر ان دونوں کا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مال اور نہ دیا اس کو علم خراب کرتا ہے اپنے مال کو بغیر علم کے یعنی خرچ کرتا ہے شہواتِ نفسانیہ اور بدعاتِ شیطانیہ میں نہیں ڈرتا اس کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے پروردگار سے اور نہیں حسن سلوک کرتا اس سے کسی اپنے قرابت والے سے اور نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کا اس میں کچھ حق یعنی اس کی رضا کی راہ میں ایک دم ٹری نہیں دیتا پس اس کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ نہ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور نہ علم اور وہ کہتا ہے ہائے اگر مجھے مال ملتا تو میں عمل کرتا جیسے فلاں شخص کرتا ہے یعنی وہ جاہل مالدار سو وہ اپنی نیت کا وبال پانیوالا ہے اور عذاب اور بارگناہ ان دونوں کا برابر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم الغرض اس حدیث میں آپ نے یہ فرمایا کہ دنیا کے ساتھ جو لوگ معاملہ رکھتے ہیں وہ چار طرح ہیں ایک عالم مالدار دوسرا عالم مال کی آرزو کرنے والا کہ اس میں پہلے کا درجہ اول ہے اور دوسرا اس کا رفیق ہے وْحُسْنِ اَوْلِيَاكَ مَرَفِيقًا تيسرے جاہل مالدار حرام خوار نایکار چوتھا جاہل مفلس پورا نکھٹو اُو کا ٹوٹا باوجود جاہل و افلاس کے فسق و فجور کی آرزو کرنے والا وہ اس کا عشیرہ ہے وِبَيْسِ الْعَشِيرِ۔

باب محبت دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو ہوا فاقہ پھر بیان کیا لوگوں سے اس نے اور چاہا اس کا آدمیوں سے نہ بند کیا جائے گا فاقہ اس کا اور جس کو ہوا فاقہ پھر اتارا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف یعنی صبر کیا اور رضائے الہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق دے اس کو جلدی

باب مَا جَاءَ فِي هَمِّ الدُّنْيَا وَحَبِهَا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَنَزَّلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ كَمَا نَسَدَتْ فَاقَتَكَ وَمَنْ تَنَزَّلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِشْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ۔

یا دیر میں یا دنیا میں رزق دے یا آخرت میں ثواب دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةَ إِلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عَثْبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يُعْوِدُكَ فَقَالَ يَا خَالَ مَا يُبْكِيكَ أَوْ جَعَمُ يُشِيرُكَ أَوْ حِرْمٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلُّ لَأَ وَلَكِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَى عَهْدًا كَمَا خَذُ بِهِ قَالَ إِنَّمَا يُكْفِيكَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَجُلٌ فِي السُّبُحِ

روایت ہے ابی وائل سے کہا کہ آئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اور وہ مریض تھے عیادت کے لیے پھر کہا معاویہ نے اسے حال کس چیز نے رلایا تم کو کیا کوئی درد ہے کہ اذیت دیتا ہے تم کو یا حرص ہے دنیا کی فرمایا ابی ہاشم نے یہ کچھ نہیں لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی مجھ کو ایک ایسی وصیت کہ بجانہ لایا میں اس کو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تھا آپ نے کافی ہے تجھ کو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام آوے اللہ کی راہ میں اور میں اپنے تئیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَارِبِ الزَّمَنِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ

بَابُ تَقَارِبِ زَمَانٍ أَوْ قَصْرِ أَمَلٍ كَيْفَ بَيَانٍ فِيهِ

روایت ہے انس بن مالک سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قریب ہو جاوے زمانہ اور ہووے سال برابر ایک ماہ کے اور ایک مہینہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور ہوگا دن برابر ایک ساعت کے اور ساعت برابر

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الشُّهُورُ وَتَكُونُ السَّنَةُ كَالشُّهُرِ وَالشُّهُرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَتَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالْقُرْمَةِ بِالنَّارِ - وَفِي حَدِيثٍ غَرِيبٍ مِنْ سَنَدِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ كَيْفَ بَيَانٍ فِيهِ

بَابُ قَصْرِ أَمَلٍ كَيْفَ بَيَانٍ فِيهِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْأَمَلِ

روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا اور فرمایا کہ رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلنے والا اور گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں سوکھا مجھ سے ابن عمر نے جب صبح کرے تو یقین مت رکھ اپنے دل میں شام کا اور جب شام کرے تو تو بھروسا مت رکھ دل میں صبح کا اور توشہ لے صحت و تندرستی کی حالت میں قبل بیماری کے اور زندگی کی حالت میں قبل موت کے اس لیے کہ تو نہیں جانتا اسے عبد اللہ کہ کیا نام ہوگا تیرا کل یعنی کل معلوم نہیں کہ زندہ کھائے گا یا مردہ یا عاصی یا مطیع -

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي قَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَائِدٌ سَبِيلٌ وَعُدَّةٌ نَفْسِكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُعَدِّتْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا مَسَيْتَ فَلَا تُعَدِّتْ نَفْسَكَ بِالْقَبْرِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ مَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ عَدًّا

وہ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے مجاہد بن زید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی یہ حدیث اعمش نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے مانند اس کے۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے اور ہاتھ رکھا گدی پر پھر کھولا اور پھیلا یا ہاتھ اور دراز کیا اور فرمایا یہ اسکی امید ہے اور یہ اسکی امید ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا آجِلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَعَاةٍ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثُمَّ أَمَلَهُ وَثُمَّ أَمَلَهُ -

وہ اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

متوجہ، حدیث اقل میں جو فرمایا راوی نے کہ پکارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن میرا جو جیسے شانہ یا ہاتھ پکڑ کر بات کہتے ہیں اور یہ مزید اہتمام اور دفور عنایت اور کمال امتنا کے واسطے ہوتا ہے تاکہ وہ امر خوب یاد رہے۔ تو کہہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے مراد اس سے اتباع سنت سلف صالح ہے اور اجتناب کلی عمل کرنے سے مسائل واہیہ پر کہ جن کی سند کتاب و سنت سے نہ ہو اس لیے کہ اہل سنت اور اتباع سلف ہمیشہ غریب رہے ہیں دنیا میں گویا کہ وہ یتامی ہیں کہ پرورش نہ کی ان کے باپ نے اور دودھ نہ دیا ان کو ماؤں نے اور ساتھ نہ دیا ان کا رفقوں نے اور صلہ رحم نہ کیا ان سے قرابت والوں نے دور ہیں قریب ان کے مجبور ہیں حبیب ان کے۔ فمشیر ظلم ان پر، بیعت ہے اور خون ان کے بیعت شہداء ہیں وہ اللہ کی زمین پر اور نجوم ہیں وہ آسمان دین پر، دنیا میں گم نام آخرت میں عالی مقام، اے فقیر مسکین محمد بدیع الزمان اگر تو چاہے نجات اپنی عذاب ابدی سے تو ساتھ ہو ان کے رجال اور رفیق بن ان کے رجال کا آگے بڑھ گئے تو اقل ان کے دور ہو گئے مراحل ان کے السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کا کوس ہے اور ناموس اکبر جورت اکبر سے لائے ہیں ان کا ناموس ہے گفانا کتاب اللہ ان کی سیف قاطع ہے اور انوار سنت ان کے سیما و ساطع خود را پیش رسول معصوم محبوب نکلند یعنی خویش تن را با حاد امت منسوب نہ کنند سنت سے قریب بدعت سے دور احداث فی الدین سے مجبور اتباع رسول سے پُر نور قول رسول پر مری قیل وقال پر نظر نہ کریں اللَّهُمَّ أَحِبَّنَا مَعَهُمْ وَأَحْسِنْنَا مَعَهُمْ وَأَدْخِلْنَا فِي نَعِيمِ سَابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ۔ قولہ گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں یعنی زندگی کا بھر و سانس رکھو یا موت کا مزہ چکھو وجود تیرا بین العدین ہے کا نظر المتخلل بین الدین ہے تو شہ آخرت ساتھ لے شمع سنت ہاتھ لے ماہ تیرہ و تاریک ہے پل صراط نہایت باریک ہے، اے مجبور موت کو نہ بھول، صبح کو جو تیری صف میں تھے اب ملک الموت کے کف میں ہیں، ظہر میں جن کا ظہور تھا اب نام ان کا اہل قبور ہے، عصر میں جو وحید تھے حاضر موت نے ان کو نہ چھوڑا اور اہل عشا کو غذا تک نہ چھوڑا۔

ابیات : حریفان باد با خور و تدور نقتند
توئی بے پاؤں سراقادہ بر راہ
تھی خنجانہ ہا کر دند و رقتند
رفیقان رختہا بردند و رقتند

حدیث ثانی میں جو فرمایا یہ اس کی موت ہے یہ اس کی امید یعنی موت قریب ہے گردن سے لگی امید تا بفلک پہنچی مدامی حضرت اباہ حفرو کری انہار و تعمیر اماکن و ترمیم مساکین میں اور ترتیب باغ و تہذیب راغ میں گزارتا ہے اور اپنا جہنم اسی لغویات فانیہ میں ہارتا ہے نیو مکان کی زمین معتم پر رکھتا ہے اور بلندی اس کی اوج فلک تک پہنچاتا ہے ہمیشگی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حال میں مرتا ہے، نشہ غفلت در دوسرے ندائے غیبی سے کور و کر ہے۔

ابیات

لَكَ مَلِكٌ يُبَادِي كُلَّ يَوْمٍ
أَلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلَّى
لِدُّوَاللَّيْلُوتِ وَأَنْبُؤِ اللَّخْرَابِ
سَنْدَقُنْ عَنْ قَرَابِيبِ فِي التُّرَابِ

marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَاجِرُ خَصْمًا لَنَا فَقَالَ مَا هَذَا أَفَعَلْنَا قَدْ وَهِيَ فَتَحُصِي نُصْلِحُهُ فَقَالَ مَا أَسْرَى إِلَّا مُرَاةً لَا أَعْجَلُ مِنْ ذَلِكَ -

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ گزرے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم گارا بنا رہے تھے اپنے مکان کے لیے سو پوچھا آپ نے یہ کیا ہے عرض کی ہم نے یہ گھر بودا ہو گیا ہے سو اسے ہم مرمت کرتے ہیں۔ فرمایا آپ نے بے شک میں دیکھتا ہوں امر موت کو اس سے بھی جلدی یعنی اس سے بھی جلد آنی والی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن محمد ہے اور ان کو ابی احمد ثوری بھی کہتے ہیں۔
باب مَا جَاءَ أَنَّ فِتْنَةَ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ

روایت ہے کعب بن عیاض سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ ہر امت کی آزمائش اور امتحان اور ابتلا ایک چیز میں ہوتی ہے اور میری امت

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ كِيَ أَرْمَأَشَ مَالٌ هِيَ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معاویہ بن صالح کی روایت ہے۔

متوجم: یعنی ہر امت ایک ابتلا میں گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوئی، چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تھا بائیل مرحوم کا وہ بسبب نساد کے واقع ہوا، اور فتنہ قوم نوح کا تعظیم اویار میں حد سے بڑھ جانا اور آداب صلحاء اور عبادت خدا میں فرق نہ رکھنا اور فتنہ قوم لوط کا انار کے ساتھ اختلاط کرنا اور ان سے دور نہ رہنا اور فتنہ قوم موسیٰ علیہ السلام کا سحر اور افعال طیبہ میں توغل کرنا اور فلسفیات میں غرق ہونا، چنانچہ اقوال فرعون اس پر دال ہیں اور تفصیل اس کی یہاں موجب تطویل ہے اسی طرح فتنہ اس امت کا کثرت مال اور فراغت حال کہ اس میں کیا کیا ظلم ہوئے اور کیسے کیسے لوگوں کے خون بیٹے گئے شاید یہ مثل یہیں سے ہو کہ فساد کا سبب تین چیزیں ہیں، زر، زمین، زن اور چونکہ فتنہ اس امت کا مال ہے اور یہ مثل اسی کی حسب حال ہے اس لیے کہ زر عین مال ہے، زمین و زن پر مقدم ہوا اور واقع میں زمین و زن بغیر زر کے میسر نہیں اس لیے اصل فساد زر سے باقی اس سے مؤخر ہے۔

باب سیر نہ ہونے میں انسان کے کثرت مال سے

بَاب مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَتَّبِعِي ثَالِثًا

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو ابن آدم کا ایک جنگل سونے کا تو بھی وہ چاہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَاوْدِيَانٌ

مَنْ ذَهَبَ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ نَائِبًا لَكَ يَمْلِكُ فَاقَةَ إِلاَّ الشَّرَابَ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ تَابَ - کہ دوسرا جنگل اور ہوتا اور نہیں بھرتی منہ اس کا مگر خاک اور تو بہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے یعنی حرم اور جمع مال سے

ف: اس باب میں ابی بن کعب اور ابی سعید اور عائشہؓ اور ابن زبیر اور ابی واقد اور جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ متوجہ امراد حدیث یہ ہے کہ بغیر موت کے آدمی قانع نہیں ہوتا جب تک جتیلے مال پر مرتا ہے جب مرتا ہے جب ہی قناعت کرتا ہے کسی نے خوب کہا ہے۔ بیت۔

گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پُر کند یا خاک گور

اور جو تیرہ توفیق الہی ہدایت پاتا ہے اور زہد و قناعت پر مستعد ہو جاتا ہے تو اب حقیقی اسے افکارِ دنیوی سے اور آخرت میں شدتِ حساب سے بچاتا ہے سختی جان کنڈن بھی اس پر آسان ہے، امراد سے آگے فقرا کا نشان ہے یہ شراب طہور میں سرشار ہوں گے وہ حساب و کتاب میں گرفتار ہوں گے، یہ پانچ سو برس پہلے حجت کو سدھارے وہ سیکڑوں برس جان ہارے، بہتر مال مومن کا زوجہ صالحہ ہے یا لسانِ ذاکر اور بہتر خزانہ قناعت ہے یا قلبِ شاکر، زاہد دنیا میں راحت گور میں استراحت، آخرت میں رُوح و رُحمان دنیا دار زندگی میں گرفتار افکار گور میں حسرت شعار آخرت میں فتافی انداز نہ نفس رام نہ راحت و آرام۔

باب اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل جوان ہے دو چیزوں کی محبت سے

بَابُ مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَاكًا عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل بوڑھے کا جوان ہے دو چیزوں کی محبت میں زندگی کی درازی اور مال کی کثرت پر۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَاكٍ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْعَيُوفَةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ -

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص زندگی کی دوسرے حرص مال کی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرُمُ بَيْنَ أَدَمَ وَيَشِيبُ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْعِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب تفسیر زہد میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی حلال چیزوں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَرْكِ حَلَالٍ

الْعَلَلِ وَلَا إِصْطَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ التَّوَهَّادَةَ
فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِكَافِي يَدَيْكَ أَوْ تَقُ
مِنَّا فِي بَيْدِ اللَّهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ
إِذَا أَنْتَ أُصِيبَتْ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ
لَكَ.

چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ کہ مال کو ضائع کرے، لیکن
زہد کے معنی یہ ہیں کہ تجھے وثوق اور اعتماد اور بھروسہ زیادہ
ہو اس چیز پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہے بہ نسبت اس چیز کے جو
تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھے اس قدر ثواب مصیبت کی رغبت
ہو جب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت

باقی رہے یعنی تا تجھے ثواب ملا کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوداؤد اور یس خولانی کا نام عائد اللہ بن عبد اللہ
ہے اور عمر بن واقد منکر الحدیث ہیں

روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی دنیا کی چیزوں
میں سوا ایک گھر کے کہ جس میں بقدر کفالت بسر کر سکے اور اتنے کپڑے
کہ اپنا ستر ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے برتن۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى
هَذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي
عَوْرَتَهُ وَجِلْفٌ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ.

ف: یہ حدیث صحیح ہے یعنی حرث بن سائب کی اور سنا میں نے ابوداؤد اور سلیمان بن مسلم بلخی سے کہتے تھے کہ نصر بن
شمیل نے کہا جلف الخبز یعنی اس کے سالن نہ ہو۔

روایت ہے مطرف سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ
سے کہ وہ پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ پڑھ رہے
تھے الہاکم التکاثر پھر فرمایا کہتا ہے ابن آدم یہ میرا مال ہے یہ میرا
مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا مگر جو تو نے صدقہ دیا اور جلدی
کر دیا اس کو یعنی اس کا اجر اللہ کے یہاں پاوے گا یا کھایا اور

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَهْلَى إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَنفُكُمُ
التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ
لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ
أَكَلْتَ فَأَقْبَيْتَ أَوْ لَبِستَ فَأَبْقَيْتَ.

فنا کر دیا یا پہنا اور پرانا کر دیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسے بیٹے آدم کے اگر خرچ کر دے تو اپنی حاجت
سے زیادہ چیز کو یعنی صدقات و خیرات میں یا بھائیوں کی مدارات
میں تو بہتر ہے تیرے لیے اور اگر روک رکھے تو بدتر ہے تیرے
لیے اور ملامت نہ کیا جاوے گا تو اپنے بقدر کفاف خرچ کرتے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّ تَبَدُّلَ
الْفَضْلِ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تَمَسَّكَ شَرٌّ لَكَ وَكَأَنَّ
تَلَامٌ عَلَى كَفَافٍ وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ
الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

میں اور صدقات و خیرات میں شروع کرنا

دینے والا بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے یعنی لینے والے ہاتھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح اور شداد بن عبد اللہ کی کنیت ابو عماد ہے

عَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَكُنَّا قَوْمٌ كَمَا تُرْتَضَى الطَّيْرُ تَغْدُو وَاحِمًا صَاوِتْرًا وَمُحِبَّاتًا۔

روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کرنے کا تو رزق ملے تم کو جیسا کہ ملتا ہے چڑھیوں کو صبح کو نکلتی ہیں بھوکی اور شام کو آتی ہیں پیٹ بھرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبد اللہ بن مالک ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَخْوَانِي عَلَى مَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدَهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يُحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْتَضَى بِهِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہاتے دو بھائی زماہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ان میں سے حاضر رہتا تھا حضرت کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا پس شکایت کی مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپ نے شاید کہ تجھے اسی کی برکت سے روٹی ملتی ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْصُومٍ الْعَطَّابِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُجَّةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمِينًا فِي سِرِّهِ مَعَانِي فِي جَسَدِهِ عِنْدَ قُوْتِ يَوْمِهِ فَكَانَتْ حَيْرَتٌ لَهُ الدُّنْيَا۔

روایت ہے عبد اللہ سے اور ان کو صحبت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے صبح کی تم میں سے فارغ البالی اور خوش حالی کے ساتھ اپنے نفس پر تندہستی کے ساتھ اپنے جسد سے اس کے پاس قوت ہے اس دن کا تو اس کے لیے گویا سب دنیا سمیٹی گئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مروان بن معاویہ کی روایت سے اور مروان حیرت سے یہ کہ جمع کی گئی یعنی لذت اور خوش وقتی دنیا کی، روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے مانند اس کے

مترجم: خلاصہ باب اور سلالہ تفسیر زہد یہ ہے کہ اعتماد علی رب العباد اس قدر ہو کہ اپنے ہاتھ کی چیز سے چتدیں ہزار درجہ بڑھ کر اطمینان ہو خزانہ غیبی پر اور وہ ایک صفت قلبی ہے کہ مزید یقین سے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہو جاتا ہے تو رزق کی طرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اس وقت خرچ کرنا مال کا رضائے الہی میں اور صبر کرنا مصیبت میں بنظر حصول صلوات الہی اور رحمت کے نہایت آسان ہو جاتا ہے یہ حقیقت ہے زہد کی نودہ کہ سمجھ رکھی ہے بعض ابنائے زمان نے اور اپنی طرف سے گھر رکھی ہے کتنے انخوان دوران نے اور یہ خیال کیا ہے کہ گوشت اور دودھ وہی چھوڑ دینا اور حلال چیزوں سے متمتع نہ ہونا اسی کا نام زہد ہے بترک نکاح بترک جماعات صلوٰۃ یا ترک حقوق نفس کو زہد سمجھا ہے سو باطل

کیا حدیث اول نے اس زہد مخترع کو اور انکار کیا زہدان جاہل پر کہ جو حقوق نفس اور حفظ نفس میں تمیز نہ کر سکے اس بلا میں گرفتار ہوئے ہیں اور مباح کیا نفس انسان کے لیے حقوق ضروریہ کو اور جائز کیا اس سے منتفع ہونے کو حدیث ثانی نے مثل سکتی اور ثوب و ظروف ضروری وغیرہ کے پس منتفع ہونا اس سے خلاف زہد نہیں مگر یہ کہ ان اشیاء میں اس قدر تکلف کرے اور تکاثر کا خواہاں ہو کہ حد شرعی سے بڑھ جاوے اور جمع اثواب و ظروف و دیگر متاع خانگی میں اپنی اوقات خراب کرے کہ اس صورت میں زہد سے نکل جاوے گا اور او میں گرفتار ہو جاوے گا بیان کیا اس کو حدیث ثالث نے بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ اصل مال انسان کا جس قسم ہے جو صدقہ دیا یا کھایا یا پہننا اور باقی سب وارثوں کا ہے کہ خرچ وہ کریں گے اور حساب اسے دینا پڑے گا اور مال خرچ کرنے اور اپنے پاس جمع رکھنے کی تفصیل حدیث رابع میں فرمادی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے اور بھائیوں کو منتفع ہونے سے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکھے اور حاجتوں کی تفصیل وہ ہے جو حدیث ثانی میں گزری پس حد باندھ دی شارع نے نفاق و امساک مال کی حدیث رابع میں اور اجازت دی امساک کی بقدر کفاف کے اور یہ بھی فرمادیا کہ پہلے ان کو دینا جن کی روٹی اپنے ذمہ ہے پھر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خرچ کرنے میں یہ خیال آوے کہ رہے گا تو ہمارے کام آوے گا اور شاید ہم کو تہ ملے تو حدیث خامس میں فرمادیا کہ اگر تو کل کرو گے تو چڑیوں کی طرح تم کو رزق ملے گا بغیر محنت و مزدوری و مشقت کے اس لیے کہ جو ان کا رزق ہے وہی تمہارا بھی ہے پھر وہ ہر روز بھوکے اٹھتے ہیں پیٹ بھرے اشیاءوں میں آتے ہیں تعجب ہے کہ تو انسان ہو کر توکل میں ان سے کم ہو پھر یہ بھی فرمادیا کہ فضل مال سے اپنے بھائیوں کی مدارات کرتے میں اور رزق میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس جس میں دو بھائیوں کا ذکر ہے اسی پر دال ہے پھر جمع مال کی ایک حد میں فرمادی کہ ایک روز کا قوت آدمی کے پاس ہو تو سمجھے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ یہ کہ طالب ہو ہزار برس کے رزق کا کہ خلاف زہد ہے چنانچہ یہی مضمون ہے حدیث سابع کا انتہی مافی الباب۔

باب کفایت پر صبر کرنے کے بیان میں

روایت ہے اپنی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک کرنے کے لائق میرے دوستوں میں میرے نزدیک ہلکی بار برداری والا نماز میں بہت حقہ رکھنے والا کہ اچھی کی اس نے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کی اس نے خلوت میں اور دبا ہوا رہا لوگوں میں کہ اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی طرف انگلیوں سے یعنی بسبب شہرت کے اور ہووے رزق اس کا بقدر کفایت پھر صبر کیا اس نے اس پر پھر ٹھونکا زمین کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا جلدی آئی موت اس کی تھوڑی ہوئیں رونے والیاں اس کی کم ہوئی میراث اس کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پیش کیا میرے رب

بَاب مَا جَاءَ فِي الْكِفَاةِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ
عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ أَوْلِيَاءِي عِنْدِي كَمُؤْمِنٍ
خَفِيفِ الْعَاذِ ذُو حِظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ
عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَةً فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا
فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ
سَرُوقَةً كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى تَقَرَّ بِيَدَيْهِ
فَقَالَ عَجِلْتُ مِنْ يَتَهُ قُلْتُ بَوَالِيهِ قُلْتُ سَرَّائِهِ
وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ بَطْحَاءَ مَلَكَةٍ ذَهَبًا
قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلَكِنْ أَشْبِعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ

یَوْمًا أَوْ قَالَ مَلَائِكًا أَوْ نَحْوُ هَذَا فَلَا تُجِئْتُ
تَعْتَرَعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَإِذَا شِيعْتُ
شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ -

نے مجھ پر اس بات کو کہ کر دیوے کنگوہلی زمین مکہ کی سونا، کہا
میں نے نہیں اسے پر دروگہ میرے دلکھی میں چاہتا ہوں کہ اسودہ
سیر ہوں ایک دن اور بھوکا رہوں ایک دن یا فرمایا تین دن یا
اس کی مانند اور کچھ فرمایا پھر جب میں بھوکا ہوں عاجزی اور مسکنت ظاہر کر دوں تیری طرف اور یاد کروں تجھ کو اور جب میں
آسودہ و سیر ہوں شکر کر دوں تیرا اور حمد بجا لاؤں تیری۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بیٹے ہیں عبدالرحمن کے اور کنیت ان کی
ابا عبدالرحمن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ شامی ہیں ثقہ ہیں اور علی بن زید صنیعت ہیں حدیث
میں اور کنیت ان کی عبدالملک ہے۔

متروجم: قولہ، ہلکی بار برداری والا یعنی اہل و عیال اور دنیا کے اشغال اور ساز و سامان کم رکھنا ہے۔ قولہ نماز میں الخ یعنی نماز
دل لگا کر خلو ص سے بادائے سنن و مستحبات و حفظ و الرض و واجبات ادا کرنا ہے اور جمعہ اور جماعات میں بطیب خاطر حاضر
رہنا ہے۔ قولہ اور دبا ہوا رہا الخ یعنی لوگوں میں شہرت اور نام نہیں چاہتا اور ان پر غلبہ اور تسلط اور سلطان کا خواہاں اور
جو بیاں نہیں بلکہ گوشہ خمبول میں اپنے رب کی عبادت میں جلوۃ و خلوۃ اس کی اطاعت میں مشغول ہے۔ قولہ پھر ٹھونکا
زمین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تو رپشتی تے کہا مراد اس سے نوک انگشتت کا مارنا ہے زمین پر یا دوسرے ہاتھ کی
انگلیوں پر غرض بہر حال بیان کرنا تقییل شے کا حیب منظور ہوتا ہے تب ایسا کرتے ہیں پس بیان فرمائی آپ تے اس کے بعد
کمی عمر کی اور قلت عورتوں کی جو اس پر روویں خواہ بیبیاں ہوں یا اور عزیز و اقارب اور قلت اس کی میراث کی کہ بہت سامان و
متاع جمع نہ کیا اور بہت ساز و سامان دنیا کا نہ چھوڑا کچھ ضروری چیزیں اپنے استعمال میں لایا اور چل لیا۔ قولہ فرمایا آپ
نے پیش کیا میرے رب تے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور
یہی موجب فصیلت ہے اور سبب فخر اور اضطراری کہ جس سے بندہ مضطر ہے اس کو سبب کفر فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَقْلَعَهُ مِنْكُمْ
وَسُرِّيَتْ كَقَافًا وَقَتَّعَهُ اللَّهُ -

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مراد کو پہنچا اور عذاب اخروی سے نجات پائی
اس شخص نے کہ اسلام لایا اور رزق بلا اس کو بقدر کفایت اور

تقاعد دے اُسے اللہ عزوجل۔
ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ هَدَى
بِلَا سَلَامٍ وَكَانَ عَيْشُهُ كَقَافًا وَقَتَّعَ -
روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے، مبارکبادی ہے اس شخص
کو کہ ہدایت پائی اس نے طرف اسلام کے اور روٹی ملی اس کو
بقدر کفایت اور تقاعد کی اس نے۔

ف ایہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

باب فضیلت فقر میں

روایت ہے عبد اللہ بن مفضل سے کہ کہا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں آپ کو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا آپ نے دیکھ سمجھ تو کیا کہتا ہے کہا اس نے میں دوست رکھتا ہوں آپ کو، کہا یہ تین بار، فرمایا آپ نے اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو تیار کر فقر کے لیے ایک جھول اس لیے کہ فقر بہت جلد آنے والا ہے اس کی طرف جو مجھے دوست رکھے بھیا سے بھی زیادہ

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُثَقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ تُحِبُّنِي فَأَعِدْ لِفَقْرِي جَفَاً فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَيَّ مِنْ تُحِبُّنِي مِنَ السَّبِيلِ إِلَى مُتْرَهَاةٍ -

اپنے منہ کی طرف۔

ف، روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے شاد بن ابی طلحہ سے اس کی مانند ہم معنی یہ

حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وازع راہی کا نام جابر بن عمر ہے اور وہ بصری ہیں۔

متوجہ، اَعِدْ لِفَقْرِي جَفَاً یعنی تیار کر فقر کے لیے تجھ کو۔ جفاف بکسرتا و سکون صیم ایک چیز ہے مثل زرہ کی اس کو لڑائی کے وقت گھوڑے کو پہناتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ فقر کے لیے مستعد رہو اگر مجھے دوست رکھتا ہے۔

باب مَا جَاءَ آتٍ فَقَرَاءَةُ الْمُهَاجِرِينَ
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ -

باب فقیروں کے مقدم ہونے میں امیروں پر دخول جنت میں
روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقراء مہاجرین داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے پانسو برس پیشتر۔

ف، اس باب میں ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَخِيْنِي مُسْكِينًا وَ أَمِيْتِي مُسْكِينًا وَ أَحْسُرِي فِي نَارِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ يَا رَجُلِي خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ

يَشِقُّ تَمْرَةً يَا عَالِيَتَهُ أَحْتَى الْمَسَاكِينَ وَ
قَرَّبَهُمْ قَاتَا اللَّهُ بِقَرْبِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

کھجور کی بھانگ ہو اسے عانت دہست مکہ مساکین کو اور نزدیک
ہو تو ان سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نزدیک کرے گا تمہارے قیامت
کے دن یعنی اپنی درگاہ میں مراتب و مناقب عنایت فرمائے گا۔

ف: یہ حدیث فریبے مترجم! اختلاف ہے علماء کا مساکین اور فقراء کی تعریف میں، سو ابن عباس اور قتادہ
اور عکرمہ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمر نے کہا فقیر وہ نہیں جو درہم پر درہم جوڑ
جوڑ کر رکھے اور تمر پر تمر لیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متقی ہو اور نہ ہو اس کے پاس مگر کپڑا واسطے عورت کے اور قدرت
نہ رکھتا ہو کسی شئی پر جہاں اس کو عدم سوال کے سبب غنی جانتے ہوں اور قتادہ نے کہا فقیر محتاج زمین اور مسکین محتاج تندرست
ہے اور عکرمہ سے مروی ہے کہ فقراء مسکین میں سے ہیں اور مساکین اہل کتاب سے اور امام شافعی نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو
مال اور حرفہ نہ رکھتا ہو زمین ہو خواہ غیر زمین اور مسکین وہ ہے جسے مال و حرفہ نہ ہو مگر کفالت نہ کرتا ہو سائل ہو خواہ غیر سائل
اور مسکین ان کے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَمَّا الشَّفِيعَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينٍ لَيْسَ مَسْكِينٍ كَمَا
ان کو باوجود اس کے کہ ان کے مال سے تھا سفیۃ اور وہ اس میں اہل حرفہ تھے اور یہ قول مستند کتاب اللہ ہے اور اصحاب یائے
کے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین سے اور قتیبی نے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روٹی رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس
کچھ نہ ہو اور بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے کہ جس کا مسکن و خادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے کہا جو کسی شئی کا
منفق ہو وہ فقیر ہے اگرچہ اپنے غیر سے غنی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ اور مسکین وہ ہے
جو ہر شئی کا محتاج ہو کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی اس کے طعام کی اور طعام کفارہ کا مستحق اس کو کیا اور
کوئی محتاجی زیادہ نہیں ہے اس سے کہ لبشر سد جوع کا محتاج ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا فقراء وہ ہیں جو ہجرت کر چکے ہوں اور
مساکین جنہوں نے ہجرت نہ کی ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ فقر و مسکنت دونوں عبارت ہیں حاجت سے اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت نے
اس کی تقارظہر توڑ دی ہو اور مسکین وہ ہے کہ ضعیف ہو گیا نفس اس کا اور ساکن ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے، عرض
فقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون سے رہا ماذکر البغوی رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ
وَالْمَسَاكِينِ -

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے داخل ہوں گے فقرا جنت میں پانچ سو برس پیشتر اغنیاء سے
کہ وہ آدھا دن ہے قیامت کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ
الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِينَ مِائَةً قَامَ نِصْفُ يَوْمٍ
ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوں گے فقراء مسکین جنت میں،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْمَسَاكِينُ

الْجَنَّةَ قَبْلَ اغْتِيَابِ هُمْ يَا رَبِّ عَيْنِ خَيْرًا يَفَا -

ان کے اغنیاء سے چالیس برس پیشتر۔

ف: ایہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقْرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسٌ مِائَةَ عَامٍ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے فقراء مسلمانین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پیشتر اور وہ پانچ سو برس ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، متوجم بعضی روایتوں میں مدت تقدیم فقراء کی اغنیاء پر پانچ سو برس وارد ہوئے ہیں اور بعضے میں چالیس برس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ فقیر دو قسم کہیں ایک قانع دوسرے غیر قانع پس اول پانسو برس تقدیم رکھتے ہیں اور دوسرے چالیس برس۔

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھروالوں کی معاش میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِهِ

روایت ہے مسروق سے کہا داخل ہوا میں حضرت عائشہ ام المؤمنین کی خدمت میں سو منگوا یا انہوں نے میرے لیے کھانا اور فرمایا میں سیر نہیں ہوتی ہوں کسی کھانے سے کہ پھر روتا چاہوں پھر روتی ہوں کہا مسروق نے میں نے عرض کی کیوں فرمایا انہوں نے یاد کرتی ہوں میں اس حال کو کہ چھوڑا اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دینا کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہ سیر ہوئے آپ روٹی اور گوشت سے دو بار ایک دن میں۔

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْنِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبِعُ مِنْ طَعَامٍ فَاشَاءَ أَنْ آتِيكِ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكَرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْرٍ وَ لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ -

ف: ایہ حدیث حسن ہے

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے سیر نہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہاں تک کہ وفات پائی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْرٍ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مَتَابَعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ

ف: اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے نہ سیر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھروالے آپ کے تین روز پے درپے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ چھوڑا دنیا کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثًا تَبَاعًا مِنْ دُونِ الْبُرِّ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا -

ف: ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تھے کہ نہ دیاہ ہوتی تھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے روٹی جو کی، یعنی
حاجت سے نہ بڑھتی تھی۔

عَنْ أَبِي إِمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَتْ يَفْضِلُ عَنْ
أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُبْزَ الشَّعِيرِ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور گھر والے آپ کے کاٹے تھے پے درپے راتوں کو خالی
پیٹ نہ پاتے تھے کھانا رات کا اور اکثر خوراک ان کی جو کن
روٹی تھی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَائِرًا
وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عِشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ
خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یا اللہ کر دے رزق آل محمد کا بقدر کفایت
کے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقِي
إِلَى مُحَمَّدٍ قُوَّتًا

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے انسؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ رکھ نہ چھوڑتے کل کے لیے کچھ۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَتَخَرُّ شَيْئًا لَقِيدٍ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے جعفر بن سلیمان کے سوا اور لوگوں سے کہ روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مرسل۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نہ کھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تے خوان پر کھانا رکھ کر اور نہ کھائی روٹی باریک یعنی چپاتی یہاں
تک کہ وفات پائی۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَكَأَكَلَ خُبْزًا مَرْتَقًا
حَتَّى مَاتَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سعید بن ابی عروہ کی روایت سے۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ ان سے پوچھا کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھایا ہے نفی یعنی میدہ سو کہا
سہل نے نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ یہاں تک
کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی کھانے کا کیا ذکر ہے آنکھ سے بھی
نہیں دیکھا پھر پوچھا ان سے آیا تمہارے پاس پھلتیاں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھیں کہا نہیں تھیں ہمارے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعْنَاعَ الْعَوَامِرِيَّ
فَقَالَ سَهْلٌ مَا سَأَلْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ النَّعْنَاعَ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ
لَكُمْ مَنَاحِلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاحِلٌ قِيلَ

كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا
تَنْفُضُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُنْتَرِيهِ
فَنُعْجِنُهُ

پاس چھلنیاں پوچھا کیا کرتے تھے جو کے آٹے کو کہا پھونک لیتے
ہم اسے پھراڑتا تھا جو اڑنا ہوتا تھا پھر پانی ڈالتے ہم اس پر
اور گوندھ لیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے ابی حازم سے۔

باب معیشت اصحاب میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ اصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَامٍ يَقُولُ إِنِّي كَانَتْ
رَأْسُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي كَانَتْ
رَأْسُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي
أَعْرُوفِي الْعَصَابَةَ مِنْ اصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْكُلُ إِلَّا وَرَأَى الشَّجَرِ وَالْحَبْلَةَ
حَتَّى أَنْ أَحَدًا نَالِيَصْعُ كَمَا تَصْعُ الشَّاهُ وَ
الْبُعَيْرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُو آسِدٍ يُعْزَمُونَ فِي
فِي الدَّيْنِ لَقَدْ خَبْتُ إِذْ تَوَصَّلَ
عَلَيَّ -

روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ فرماتے تھے میں پہلا
شخص ہوں کہ بہا یا خون اللہ کی راہ میں یعنی کفار کو قتل کیا اور
میں پہلا شخص ہوں کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں اور میں نے دیکھا اپنے
کو جہاد کرتے ہوئے ایک جماعت میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کھاتے
تھے ہم مگر پتے درختوں کے اور حیدہ ہیانتک کہ ایک ہم میں مینگنیاں کرتا
تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہے بکری یا اونٹ اور اب لگے بتواسد کے
لوگ مجھے طعن کرتے دین میں اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو بڑا
محروم ہوں اور ضائع گئے میرے عمل۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بیان کی روایت سے۔

روایت ہے سعد سے کہتے تھے کہ میں پہلا آدمی ہوں عرب
سے کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور میں نے دیکھا
اپنے کو جہاد کرتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اور نہ تھا ہمارے واسطے کھانا مگر حیدہ اور یہ سمر یہاں تک کہ
ایک ہم کا مینگنیاں کرتا تھا جیسا کہ مینگنی کرتی ہے بکری پھر
اب لگے بتواسد کے لوگ مجھے ملامت کرنے دین میں اگر میں ان
کی ملامت کے لائق ہوں تو محروم ہوں اس وقت اور ضائع ہو گئیں

عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ إِنِّي أَوَّلُ رَجُلٍ
مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا
نَعْرُومَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا
لَنَا طَعَامًا إِلَّا الْحَبْلَةُ وَهَذَا السَّمْرُ حَتَّى أَنْ أَحَدًا نَالِيَصْعُ
كَمَا تَصْعُ الشَّاهُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو آسِدٍ
تُعْزَمُونَ فِي الدَّيْنِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا
وَصَلَّ عَمَلِي -

میری سب نیکیاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عقبہ بن غزوہ ان سے بھی روایت ہے۔

مترجم، حیدہ بالعم انگور اور بیخ انگور اور میوہ خاردار درختوں کا یا میوہ درخت سلم اور طح و سیال کا کہ ایک نوع ہے
درخت پر خار سے جبل پر وزن قفل اس کی جمع ہے اور معنی ثالث مراد ہے اور سمر بھی ایک درخت کا نام ہے کہ طح کی قسم
سے ہے واحد اس کا سمرہ ہے اور حضرت سعد امام تھے قبیلہ بنی اسد میں اور انہوں نے ان کی شکایت بے جا کی اور شکوہ کیا

حضرت عمرؓ کے پاس کہ ان کو نماز خوب نہیں آتی اس کے جواب میں حضرت سعد نے یہ مضمون فرمایا اور اپنا سابقہ اسلام اور حسن تائید اسلام میں بیان کیے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ قَالَ كُنَّا عِشَاءً فِي
هَرَيْرَةٍ وَعَلَيْهِ نَوِيَاتٌ مُمَشَّعَاتٌ مِنْ كَثَانٍ
فَتَمَخَّطُ فِي أَحَدِهِمَا قَمَرًا قَالَ بَعْضُهُمْ يَتَمَخَّطُ
أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَثَانِ لَقَدْ سَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُ
فِي مَا بَيْنَ مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
حُجْرَةِ عَالِشَةَ مِنَ الْجُوعِ فَعَشِيَا عَلَيَّ فَيَجِيئُ
الْحَاكِي نِيضَعُ رِجْلَهُ عَلَيَّ مُنْقِي رِيأَتِي فِي
الْجُنُونَ وَمَالِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ -

سوائے بھوک کے۔

روایت ہے محمد بن سیرین سے کہتے ہیں ابو ہریرہؓ کے پاس اور ان کے دو کپڑے تھے رنگے ہوئے مشق میں بٹے ہوئے کتان سے پس ناک پونچھی انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے میں پھر کہا واہ واہ ناک پونچھا ہے ابو ہریرہؓ کتان میں بیشک میں نے دیکھا اپنے کو کہ گر پڑا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے آگے اور حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس مارے بھوک کے بیہوش ہو کے پھر آنے والا آتا تھا اور میری گردن پر پیر رکھتا تھا اور مجھے سمجھاتا تھا کہ جنون ہے اور مجھے پھر جنون نہ تھا

ف یہ حدیث حسن ہے صبح سے غریب ہے، متوجم کتان بالفتح و تشدید تا ایک نبات ہے بقدر ایک ذراع کے پتا اس کا باریک اور پھول لاجوردی پوست اس کا مانند روئی کے کات کر کپڑا بناتے ہیں اور کپڑا اس کا معتدل ہوتا ہے گرمی اور سردی میں اور بدن میں نہیں لپکتا اور رافع حرارت اور باعث سے تقلیل عرق کا اور کھلی اور درم کو نافع ہے اور جوئیں اس میں کم پڑتی ہیں اور تخم کو اس کے ہندی میں اسی کہتے ہیں اور ملک شام اور دمشق سے اس کی چھال کے کپڑے بہت آتے ہیں اور حرین شریفین زاد ہما اللہ شرفاً و تعظیماً میں اکثر قمیص اس کے بناتے ہیں اور مشق بکسر میم گل بصرہ رنگ کر اس میں کپڑے رنگتے ہیں۔

عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتٍ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخْرُجُ جَالٍ
مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْقَصَاةِ وَهُمْ
أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى تَقُولَ الْأَعْرَابُ هُوَ لَا
مَعَانِدِينَ أَوْ مَعَانُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انصرفت إليهم فقال لو تعلمون ما
لكم عند الله لأحببتم أن تردوا أوقاتكم وحاجة
قال فضالة أنا يومئذ مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم -

روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے لوگوں کو گر پڑتے بہت لوگ کھڑے کھڑے نماز میں بھوک کے سبب سے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ اعراب کہتے یہ مجنون ہیں پھر جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ان کے پاس اور فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو ثواب ہے اس فقر و فاقہ کا اس کی درگاہ میں تو دوست رکھتے تم کہ زیادہ ہو تم کو فاقہ اور حاجت، کہا فضالہ نے میں اس وقت ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

لہ حالانکہ وہ چھوٹے تھے شاکی ان کے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم ہفتہ الدار پیش دالان، اور اصحاب صفہ کچھ صحابی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسجد کے پیش دالان میں رہتے تھے اور کسی طرح کا حرفہ اور امور دنیاوی میں مشغول نہ ہوتے بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور فقط احادیث نبوی میں شاغل رہتے، ابوہریرہ بھی انہی میں تھے اور عدد ان کے باختلاف زمان مختلف ہوتے تھے لفظ صوفی ہی اسی سے مشتق ہے اور اعراب گاؤں کے رہنے والے جن کو عربی میں بدوی اور ہندی میں گنوار کہتے ہیں۔

روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں کہ نکلتے تھے اور نہ ملاقات کرتا تھا کوئی شخص ان سے اس وقت میں یعنی آرام و راحت اور گھر میں رہنے کا وقت تھا پھر آئے ان کے پاس ابو بکر سو پوچھا آپ نے کیا چیز لائی تم کو اسے ابو بکر سو عرض کی انہوں نے نکلا میں اس لیے کہ ملاقات کروں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نظر کروں ان کے چہرہ مبارک کی طرف اور سلام کروں ان پر پھر ان باتوں کو کچھ دیر نہیں ہوئی کہ اتنے میں حضرت عمرؓ بھی حاضر ہوئے سو پوچھا کیا چیز لائی تم کو اسے عمر! عرض کی انہوں نے بھوک لائی مجھ کو یا رسول اللہ فرمایا آپ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا پس مل کر گئے ابی اہتیم بن التیہان کے گھر جو انصار میں سے ایک مرد تھے کہ کھجور اور بکریاں بہت رکھتے تھے اور کوئی ان کا خادم نہ تھا سو نہ پایا ابو اہتیم کو گھر میں پس پوچھا ان کی بی بی سے کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں سو عرض کی اس نے کہ گئے ہیں بیٹھا پانی لینے کو ہمارے واسطے اور کچھ دیر نہ ٹھہرے یہ لوگ کہ اتنے میں ابو اہتیم آئے ایک مشک لیے ہوئے کہ اٹھائے ہوئے تھے اس کو سو رکھ دیا انہوں نے مشک کو پھر آکر لپٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر پھر لے گئے ابو اہتیم ان سب کو اپنے باغ میں اور ایک بچھونا بچھایا ان کے لیے پھر گئے کھجور کے درخت کے پاس اور لے آئے وہاں سے ایک گچھا کھجوروں کا اور رکھ دیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا آپ نے تم جن کر کیوں نہ لائے رطب ہمارے لیے سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ! میں نے یہ لیا کہ آپ خود پسند کر لیں ان میں سے یا

كُنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ بِهَا أَحَدٌ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا بَأْبِكِرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْظُرْتُ فِي وَجْهِهِ وَالْتَسِدِيمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَهُ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَتَأَقَّدُ وَجِدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى مَنْزِلِ بَنِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيَّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرًا لَتُخْلِ وَالشَّاءُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدْ وَهُ فَقَالُوا لَهُ سَرَاتِهِ أَيْنَ صَاحِبِكَ فَقَالَتْ أَنْطَلَقْتُ لِيَسْتَعْدِبَ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقَرِيبَةٍ يَزُعُهَا قَوْصَعًا ثُمَّ جَاءَ يُلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقَدِّبُهُ بِأَبْيِهِ وَأُمَّهُ ثُمَّ أَنْطَلَقَ بِهِمَا إِلَى حِدَائِقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ سِطًا ثُمَّ أَنْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنُوقِ وَصَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَتَّقِيَتِ لَنَا مِنْ مِرْطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَادْتُ أَنْ نَتَعَامَرُوا أَوْ قَالَ نُخَيِّرُوا مِنْ مِرْطَبِهِ وَنُسِرِهِ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَوَّلُ الَّذِي نَفْسِي يَبْدُوهُ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ قِيَامَةِ ظُلِّ بَارِئٍ وَرَطْبِكَ وَمَاءُ بَابِ

فَانطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيُصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ كَذَّبَ لَكُمْ عَنَا قَا وَجَدِيَا قَاتَاهُمْ بِهَا قَا كَلُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكِ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ يَا ذَا اَاتَانَا سَبِيٌّ قَاتِنَا قَاتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ قَاتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْتُمُنِي قَالِ يَا نَبِيَّ اللهُ اِخْتَرْتَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَةَ مُؤْتَمِنٌ خُذْ هَذَا قَاتِي رَأْسَيْكَ يُصَلِّيُ وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَاَنْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ اِلَى امْرَأَتِهِ قَا خَبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ مَا اَنْتِ رِيَاءِيْعٌ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتَقَهُ قَالَ هُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَا لَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَا لَهُ يَطَانَتَانِ يَطَانَةٌ تَأْمُرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَطَانَةٌ لَا تَأْكُلُ وَا خَبَا وَا وَمَنْ يُوْتَقِ يَطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُتِيَ

یہ کہا کہ آپ پسند کر لیجیے بچی اس کی کچھ سے پس کھالی وہ کھجور اور پیا اس پانی سے یعنی جو وہ لائے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پر وہ دگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے یہ ان نعمتوں سے ہے کہ جس کا سوال کیا جاوے گا تم سے قیامت کے دن، تفصیل ان کی یہ ہے سایہ ٹھنڈا یعنی باغ کا اور کھجور خوش مزہ بچی، موٹی پاکیزہ اور پانی سرد، پھر گتے ابوالہیثم کہ کچھ کھاتا تیار کریں آپ کے واسطے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح نہ کرنا تم دو دھوا لاجانور بھڑک کیا انہوں نے ایک بکری کا بچہ مادہ یا نہ پھرا سے پکالائے پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالہیثم سے کیوں تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا آپ نے پھر جب آویں ہمارے پاس قیدی یعنی غنیمت کے تو تم آؤ ہمارے پاس پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو نفر قیدی کہ نہ تھا ان کے ساتھ کوئی تیسرا پھر حاضر ہوئے ان کے پاس ابوالہیثم یعنی حسب الارشاد آنحضرت کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کر لو ان دونوں میں سے سو عرض کی انہوں نے کہا آپ ہی پسند کر لیجیے ان میں سے یا رسول اللہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امین ہے

یعنی امانت اس کو ضرور ہے اور خیر خواہی اور اچھی بات پر اطلاع دینا سو تو تم اس کو یعنی اشارہ کیا ایک غلام کی طرف اور وجہ ترجیح یہ بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا ہے اس کو نماز پڑھتے ہوئے اور حسن معاشرت کرو اس کے ساتھ یعنی آرام و راحت سے رکھو، سو آئے ابوالہیثم اپنی بیوی کے پاس اور خیر دی ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی یعنی حضرت نے فرمایا کہ اس غلام کو آرام سے رکھنا سو کہا ان کی بی بی نے کہ تم پوری نہ کر سکو گے وصیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اس غلام کے باب میں انہوں نے فرمایا ہے یعنی حق تر بیت اس غلام کا ادا نہ کر سکو گے مگر یہ کہ آزاد کر دو تم اس کو کہا ابوالہیثم نے کہ اسی وقت آزاد ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھینا کسی نبی اور کسی خلیفہ یعنی سلطان کو مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں ایک ایسے کہ حکم کرتے ہیں اس کو اچھے کاموں کا اور روکتے ہیں اسے بُرے کاموں سے، یعنی مشورہ نیک دیتے ہیں اور بُرائی بھلائی سے لگا کر تے ہیں اور دو قسم وہ کہ قصور کرتے ہیں اس کے خراب کرتے ہیں

پھر جو بچا یا گیا رفیقوں کی بُرائی سے وہ بچا یا گیا بڑی آفتوں سے۔

تاریخ حدیث صحت ہے صحیح ہے غریب ہے، روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اور ابو بکر اور عمر پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو ہریرہ سے روایت ہوتے کا اور حدیث شیبان کی آتم سے اور اطول ابو عوانہ کی حدیث سے اور شیبان ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور صاحب کتاب میں یعنی صاحب تعلیم۔

متوجہ: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں اذل یہ کہ نفرت اور زہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے اصحاب مبارک کا اور قلت دنیا کی ان کے پاس اور امتحان ان کا جو ع اور ضیق عیش میں کسی کسی وقت اور بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتوح بلاد تھا اور بعد فتوح یہ حال نہ رہا حالانکہ یہ زعم باطل ہے اس لیے کہ راوی حدیث ابو ہریرہ ہیں اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائے ہیں بعد فتح خیبر کے پھر اگر کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی تھے یہ حال بچشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے سن کر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جائز ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ پیشتر کا ہو تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے ومن ادعی خلاف الظاہر فعلیہ البیان بلکہ امر صواب یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ راحت و تکلیف میں زندگی گزارتے رہے اور کبھی وسعت خرچ کی پاتے تھے اور کبھی سب خرچ کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابی ہریرہ سے بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور آسودہ نہ ہوئے تھے خیر شعیب سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آل محمد حب سے مدینہ میں آئے تین روز پہلے درپے درپے سیر نہ ہوئے کسی کھانے سے یہاں تک کہ دنات پائی۔ چنانچہ اس مضمون کی کچھ روایتیں ادھر بھی مذکور ہو چکی ہیں بغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی فارخ البالی ہوتی تھی پھر بعد تھوڑے عرصہ کے آپ جو کچھ موجود ہوتا تھا سب اطاعت الہی میں اور وجوہ برد و ایشار میں صرف فرمادیتے تھے اور ضیانت اور دین اور اطعام مساکین اور ایتاء طاریں میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی شیخین بلکہ اکثر اصحاب کی اور اہل بیار مہاجرین و انصار سے باوجود اس کے کہ خیال خدمت گزاری آپ کی کا بہت رکھتے تھے مگر کسی وقت آپ کی حاجت سے مطلع نہ ہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خود تنگی میں ہوتے تھے اور جو خبردار ہوتا تھا آپ کی حاجت مبارک سے اور قدرت اس کے رفع کی رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اس کے پورا کرنے میں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوصف اس کے کبھی اپنا حال ان سے چھپاتے بھی تھے اور ان کی سیکساری چاہتے تھے اور مبادرت کی ابو طلحہ نے جب سُنی آواز حضرت کی اور پہچانی بھوک آپ کی اور ایسی ہی ہے روایت جابرؓ کی خندق میں، اور روایت ابو شعیب انصاری کی کہ انہوں نے پہچانا اثر بھوک کا آپ کے چہرہ مبارک میں اور حکم کیا کھانا پکانے کا اور ماں اس کے بہت سی روایتیں اس باب میں مشہور ہیں اور ایسا ہی معاملہ اصحاب کا تھا آپس میں کہ نہ واقف ہوتا تھا ایک بیانی دوسرے کی خواہش پر مگر یہ کہ سعی کرتا تھا اس کے انجام مرام میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ نے ان کی اور فرمایا **وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ غَدَاةِ رَبِّهِمْ كَثِيرًا** اور فرمایا **رَحْمَةً مِنْ رَبِّهِمْ**، دوسرے یہ کہ جمع ہونا اور نکلنا ان کا رفع گرسنگی کے لیے سوسبب اس کا یہ ہے کہ جب وہ مراقبہ الہی میں مستغرق اور مشاہدہ صفات لائتا ہی میں غرق تھے اور بھوک لے ان کو قلق میں ڈالا اور نشاط عبادت میں حارج و مانع ہوتا ہے کہ انہوں نے انہوں میں بطریق مباح اور یہ اکمل طاعات

اور ابلغ انواع مراقبات ہے اس لیے کہ منع ہے اداۃ صلوٰۃ مذاقعت اعبثین کے وقت اور جب کھانا حاضر ہو اس لیے کہ نفس اس طرف میلان رکھتا ہے اور اسی طرح منع ہے نماز بھولنا اور کپڑے میں کہ مانع حضور قلب ہو اور باتیں کرنے والوں کے سامنے و غیر ذلک اور قاضی کو منع ہے کہ حکم نہ کرے عفتب کے وقت اور جوع و ہم و شدتِ عزع کے وقت میں جو چیزیں کہ اس کو خوردِ تفکر سے روکتی ہوں۔

قولہ عرض کی انہوں نے کہ بھوک لائی اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسی طرح کا الم و درنج پہنچے تو اس کا ذکر کرنا دوسرے سے روا ہے مگر یہ کہ ذکر کرنا بہ نیتِ تصبیر و تسلی ہو نہ بہ نیتِ شکوہ و تشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرنے میں امید تھی کہ آپ دعا فرمادیں گے اور مسامتت کریں گے اس کے ازالہ اور دفع میں پس یہ مذموم نہیں بلکہ جائز اور مباح ہے قولہ فرمایا آپ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے لہذا اس میں ثابت ہوا کہ جوازِ حلف کا بغیر استخلاف کے اور یہ تیسرا فائدہ ہے اور ابوالہثیم کا نام مالک ہے اور اگر گھر جاتے میں جائز ہوا دلالت کرتا ایسے شخص کی طرف جو انجامِ حرام کرے صاحبِ حاجت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو مخلص و جانثار اور بار و فادار سمجھنا اس میں کمالِ شرف ہے ان کا اس لیے کہ یہ معاملہ نہیں ہوتا ہے مگر نہایت دوست کے ساتھ پس جائز ہوا بغیر بلائے کسی دوست کے گھر جانا اور اس سے طالبِ اطعام ہونا اگر یقین ہو کہ وہ اس سے خوش ہوگا اور یہ چوتھا فائدہ ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب دیکھا ابوالہثیم کی بی بی تے آپ کو کہا مرحبا و اہلا اور یہ دونوں کلمے معروف ہیں عرب میں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ایسے اہل میں کہ اس کرے گا تو ان سے اور ابوالہثیم جب آئے تو انہوں نے کہا الحمد للہ آج کسی کے گھر میں میرے گھر سے بہتر مہمان نہیں اس سے ثابت ہوا کہ اظہارِ سرور مہمان کے آنے سے اور الحمد للہ کہنا اس کے دیکھتے سے مستنون ہے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور کچھلے دن پر تو چاہیے کہ تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور یہ پانچواں فائدہ ہے۔ قولہ پھر پوچھا ان کی بی بی سے اس میں ثابت ہوا جوازِ کلامِ اجنبیہ کے ساتھ اور جواب دینا اس کا وقت ضرورت کے اور یہ چھٹا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جوازِ اجازت دینے کا عورت کو اپنے گھر میں ایسے شخص کو یقین رکھتی ہو کہ اس کے آنے سے شوہر خوش ہوگا اس طرح پر کہ خلوتِ محرمہ لازم نہ آوے اور یہ ساتواں فائدہ ہے قولہ گئے ہیں بیٹھا پانی لیتے اس میں بیٹھا پانی لاتے کا جوازِ ثابت ہوا اور اس کے پیچھے اور طلب کرنے کا اور یہ آٹھواں فائدہ ہے۔ قولہ اور لیکر آئے ایک گچھا کھجوروں کا اس سے ثابت ہوا کہ تقدیمِ فاکہ خبر و دم پر مستحب ہے اور مبادرت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لیے جو میسر ہو علی الخصوص جب اس کی حاجت شدید معلوم ہو مستحب ہے اور بے تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے چنانچہ مکر وہ رکھا ہے اکثر سلف نے مہمان کے لیے تکلف کرنا اور مراد اس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف میں ڈالے میزبان کو کہ جب مہمان اس سے آگاہ ہوتا ہے وہ بھی اس کی مشقت کو دیکھ کر تکلیف کو بڑھا جاتا ہے اور دونوں کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نواں فائدہ ہے قولہ پھر کھایا ان سب بزرگوں نے مسلم کی روایت میں ہے کہ آسودہ ہو گئے اور سیر ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گاہ سیر ہو کر کھانا بھی جائز ہے مگر دوام اس کا موجب قسوتِ قلب ہے اور نہی آسودگی اور سیری پر مجبول ہے دوام پر اور یہ دسواں فائدہ ہے قولہ یہ ان نعمتوں سے ہے کہ حال کیا جاوے گا ان سے قیامت کے دن یعنی سوال

انہما ساتتان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال تو بیخ و تہدید کا اور یہ گیا رھواں فائدہ ہے۔ قولہ فرمایا آپ نے پھر جب آویں ہمارے پاس قیدی الخ اس میں ثابت ہوا کہ بدلہ کرنا اور عوض دینا احسان اور نیکی کا جائزہ ہے بقدر طاقت کے اور پہلے سے وعدہ کرنا اس چیز کا جس کی توقع ہو جائزہ ہے اور یہ یاد رھواں فائدہ ہے، قولہ میں نے دیکھا اسے نماز پڑھتے ہوئے اس سے فضیلت نمازی کی بے نمازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے نوٹڈی غلام نو کر چا کر نمازی ہوں تو بہتر ہے اور یہ تیرھواں فائدہ ہے۔ قولہ اور حسن معاملت کرو اس کے ساتھ۔ ثابت ہوا اس سے موگد اور ضروری ہوتا حسن معاملت کا غلام و نوٹڈی سے خصوصاً جبکہ وہ مائل ہوں دین کی طرف اور نمازی یا متمقی ہوں اور یہ چودھواں فائدہ ہے۔ قولہ مگر یہ کہ آزاد کرو تم اس کو۔ کہا ابوالہثیم نے وہ اسی وقت آزاد ہے ثابت ہوا اس سے کمال علویت ازواج صحابہ کا اور جلد مبارکت کرنا امر خیر میں اور بہت ڈرتا حقوق عباد سے حتی کہ عبید و اما کے حقوق سے اور یہ پندرھواں فائدہ ہے، قولہ مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں الخ اس میں احتیاط کی تعلیم کرتا ہے رفیق بد سے اور خدر کرنا اس کے شر سے اور دلجوئی کرنا اور قدر دانی رفیق نیک کی اور امتحان کرتے رہتا اور پہچانتا ان کا کہ مرد کی داتاٹیوں سے ہے پر کھتا آدمیوں کا۔ قولہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے اس سے معلوم ہوا کہ شر و فسادات سے رفتار کے بچنا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک تائید غیبی نہ ہو ممکن نہیں پس پناہ مانگتا اللہ تعالیٰ سے اور بھروسہ کرنا اس پر ضروری ہے اور یہ سولہواں فائدہ ہے انتہی (بعضہانی النوری)

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكُّونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجُوعِ وَرَأَيْتُنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَبْرٍ حَبْرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَبْرَيْنِ

روایت ہے ابی طلحہ سے کہا بیان کیا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بھوک کا اور اٹھایا ہم نے کپڑا اپنے پیٹوں سے کہ ایک ایک پتھر بندھا تھا ان پر سو اٹھایا آپ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا کہ دو پتھر بندھے تھے آپ کے پیٹ پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے

عَنْ سِيكَ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ مَوْشَايٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ بَيْتَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

روایت ہے سماک بن حرب سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر سے کہ فرماتے تھے تم جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ پاتے تھے وہ کھجور ادنیٰ قسم کی اس قدر کہ بھریں وہ شکم مبارک اپنا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو عوانہ اور کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے مانند حدیث ابوالاحوص کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْغِنَاءَ غِنَى النَّفْسِ - باب اس بیان میں کہ غنی دل سے ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَاءُ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرْضِ وَلكِنَّ الْغِنَاءَ غِنَى النَّفْسِ - روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے غنا اسباب و سامان کے بہت ہونے سے بلکہ غنا دل سے ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اخْتِذَا الْمَالِ

عَنْ أَبِي التَّوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ حُوَثَةَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ
وَكَأَنَّكَ تَعْتَضُ حَمْرًا لَا تُبِينُ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ تَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ هَذَا الْمَالَ خِصْرٌ كُفْرٌ حُلُوَةٌ مِنْ أَصَابِهِ بِحَقِّهِ
بُورِكٌ لَكَ فِيهِ وَرَأَيْتُ مُتَعَوِّضِينَ فِي مَا شَاءَ مِنْ
بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَأْسُوهُ لَيْسَ لَكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ

بَابُ اخْتِذَا الْمَالِ كَيْفَ يَبَانُ فِيهِ

روایت ہے ابو الولید سے کہا سنا میں نے خولہ بنت قیس سے
اور تھیں وہ نکاح میں حمزہ بن عبدالمطلب کے فرماتی تھیں وہ
کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مال
ہر اہرا ہے میٹھا، جس نے لیا اس کو حق کے ساتھ برکت دی گئی
اس کے لیے اس میں اور بہت سے گھسنے والے ہیں اس چیز
میں کہ چاہتا ہے اس کا دل اللہ اور اس کے رسول کے مال سے
نہیں ہے قیامت میں ان کے لیے مگر دوزخ کی آگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الولید کا نام عبید سفاہ ہے۔ متوجہ مال ہر اہرا ہے میٹھا یعنی مرغوب خاطر
ہے جس نے بوجہ حلال حاصل کیا تھا اس کو برکت ہوئی اور جس نے بوجہ ناجائز لیا وہ دوزخ میں گرا۔

بَابُ مَلْعُونٌ هُوَ مَنْ دَرِهَمٌ وَدِينَارٌ كَيْفَ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تے ملعون ہے بندہ دینار کا ملعون ہے بندہ درہم
کا۔

بَابُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ بَعْدُ الدَّيْنَارُ وَالْدِرْهَمُ
عَبْدُ الدَّرَاهِمِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے سوا اس کے اور سے بھی بواسطہ ابی ہریرہ کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس سے زیادہ پوری ہے۔

بَابُ حِرْصِ الْمَالِ وَجَاهِ كَيْفَ تَذْمَتُ فِيهِ

روایت ہے کعب بن مالک انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بھیر پیتے بھوکے اگر چھوڑ دیتے جاویں
بکریوں میں تو اتنا قساد اور خرابی نہ کریں جتنا آدمی کا دین مال
جہا کی حرص خراب کرتی ہے۔

بَابُ

عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا ذُنُوبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي عَنَجٍ يَأْتِسِدَا لَهَا
مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدَيْتِهِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس باب میں ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں مگر ان کی اسناد صحیح نہیں۔

دُنْيَا كَيْفَ مِثَالِ بَعْضِ رُؤْيَا أَوْ نِيكُولِ كَيْفَ وَاسْطُ

روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ سوئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم ایک بوریے پر پھراٹھے اور اثر کر گیا تھا نقش

بَابُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيدٍ فَقَامَ وَقَدْ أَقْرَفَ فِي حَنْتِهِ

فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ تَاكُلَكَ وَطَاءً فَقَالَ
مَالِي وَوَلِدَاتِي مَا أَنَا فِي التَّائِيَاتِ إِلَّا كَرَاكِبٍ
إِسْتَنْظَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَأَى حِمَامًا
وَتَرَ كَفَاً -

بوریہ آپ کی کروٹ میں پس عرض کی صحابہؓ نے کہ بنا دیں
ہم آپ کے واسطے ایک بچھونا فرمایا آپ نے مجھے دنیا سے کیا
کام ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار سایہ کے لیے اترا
ایک درخت کے نیچے پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ گیا۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَجُلٍ عَلَى دِينِي خَلِيلُهُ
فَلْيَنْظُرْ أَحْلَكُمْ مَتَّ يُجَالِلُ -

باب دیندار سے دوستی کرنے کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے سو چاہیے
کہ خیال رکھے کہ کس سے دوستی ہے یعنی دیندار سے دوستی

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

کرے نہ لے دین سے۔

باب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ
فَيُرْجِعُ أَثَرَهُ وَيَتَّبِعُ وَاحِدًا يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَ
مَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيُرْجِعُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَيَتَّبِعُ
عَمَلَهُ -

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر
لوٹ آتی ہیں دو اور باقی رہ جاتی ہے اس کے ساتھ ایک
ساتھ جاتے ہیں اہل و مال و عمل پھر لوٹ آتے ہیں اہل و مال
اور باقی رہتا ہے اسکے ساتھ عمل اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب کثرت اکل کی بُرائی میں

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ

روایت ہے مقدم بن معدیکربؓ سے کہ سنا میں نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں بھری انسان نے
کوئی تھیلی بدتر پیٹ سے کافی ہے ابن آدم کو جتنا لقمہ
کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ پھر اگر ضرورت ہو اس سے
زیادہ کی تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پانی پینے کو

عَنْ مَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ أَدْمِيٌّ
وَعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ كَلَابٍ
يَقْبِضُ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَتْ كَامِحَاةً تَشُدُّ
لِطَعَامِهِ وَثَلَاثُ شَرَابٍ وَثَلَاثُ لِنَفْسِهِ -

اور تہائی دم لینے کے لیے مقرر رکھے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن عرفہ نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے مانند اس کے اور کہا مقدم

نے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس کا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسَّمْعَةِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ وَ مَنْ يُسْمِعُ يُسْمِعُ اللَّهُ بِهِ وَقَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ -

جو رحم نہ کرے لوگوں پر اللہ رحم نہ کرے اس پر

بَابُ رِيَا اور سمعہ کے بیان میں

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو شخص دکھانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دکھاوے اس کی عبادت لوگوں کو اور جو شخص سنانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو سنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو، اور کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے

ف: اس باب میں جناب اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث متفق ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ شَفِيئَةَ الْأَصْبَعِيِّ آتَتْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالُوا أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ نَوَتْ مِنْهُ حَتَّى قَعَدَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ أَسْأَلُكَ بِعَقْبِ... لَمَّا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَعُلَ لِأَحَدٍ نَكَحَ حَدِيثًا ثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَمِلْتُهُ ثُمَّ نَشَعُ أَبُو هُرَيْرَةَ نِيرَةً نَشَعَةً فَمَكَّنْنَا قَلِيلًا ثُمَّ آتَانِي فَقَالَ لِأَحَدٍ نَكَحَ حَدِيثًا ثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَيْتِ وَمَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَعَيْرِي ثُمَّ نَشَعُ نَشَعَةً شَدِيدَةً ثُمَّ آتَانِي وَمَسَمَّ وَجْهَهُ وَقَالَ أَفَعُلَ لِأَحَدٍ نَكَحَ حَدِيثًا ثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَعَيْرِي ثُمَّ نَشَعُ نَشَعَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَاتَمًا عَلَى وَجْهِهِ فَأَسَدْتُهُ طَوِيلًا ثُمَّ آتَانِي فَقَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ

روایت ہے شفیقا الاصبعی سے کہ وہ داخل ہوئے مدینہ میں سو گیا ایک دیکھا ایک شخص کو کہ جمع ہوئے اس کے پاس لوگ سو پوچھا کون شخص ہے یہ لوگوں نے کہا ابو ہریرہ ہیں سو قریب ہوا میں ان کے یہاں تک کہ بیٹھا ان کے آگے اور وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگوں سے پھر جب چپ ہو گئے اور اکیلے رہ گئے کہا میں نے ان سے پوچھا ہوں میں آپ سے اللہ کے واسطے... کہ الیتمہ آپ بیان کیجئے مجھ سے ایک ایسی حدیث کہ سنی ہو آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خوب سمجھا اور پوچھا ہو اُسے آپ نے سو کہا ابو ہریرہ نے اچھا کرتا ہوں میں جو کہا تم نے بے شک بیان کروں گا میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں سمجھا پوچھا اس کو پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے ابو ہریرہ ایک بار پھر پھڑ سے ہم تھوڑی دیر پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک حدیث کہ بیان کی مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی گھر میں کہ نہ تھا ہمارے ساتھ ان کے اور میرے سوا کوئی اور پھر چیخ ماری ابو ہریرہ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے اور پھر ہوش میں آئے اور پوچھا اپنا منہ اور کہا کرتا ہوں جو تم نے کہا بیان کرتا ہوں میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُنْزَلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ
بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَائِئَةٌ قَائِلَةٌ مَنْ تَدْعُوا
بِهِ سَأَجِبُ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَمَأْجِلٌ قَتَلَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَمَأْجِلٌ كَثِيرٌ الْمَالِ يَقُولُ اللَّهُ لِلْقَارِي
الْمَا عَلَّمَكُ مَا أَسْأَلْتُ عَلَى رَسُولِي قَالَ سَلِي
يَارَبِّ قَالَ فَمَا ذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلَّمْتُكَ وَكَانَ
كُنْتُ أَقَوْمَ بِهِ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَنَاءَ النَّهَارِ يَقُولُ
اللَّهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ
اللَّهُ لَهُ بَلْ أَسَأَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ قَارِي فَقَدْ
قِيلَ ذَلِكَ وَيُوتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ يَقُولُ اللَّهُ
لَهُ أَلَمْ أُوسِعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَمْ أَدْعُكَ تَحْتَا جِرَالِي
أَحَدٌ قَالَ بَلَى يَارَبِّ قَالَ فَمَا ذَا عَمِلْتَ فِيمَا
أَتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ يَقُولُ
اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ
اللَّهُ لَهُ بَلْ أَسَأَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَتَدْعُ
قِيلَ ذَلِكَ وَيُوتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
يَقُولُ اللَّهُ لَهُ فِيمَا ذَا قَتَلْتَ يَقُولُ أَمَرْتُ
بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ يَقُولُ
اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَ
يَقُولُ اللَّهُ لَهُ بَلْ أَسَأَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيٌّ
فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ ثُمَّ صَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ يَا أَبَاهُ رَيْبٌ
أَوْلَيْتُكَ الثَّلَاثَةَ أَوْلَ خَلْقِ اللَّهِ تُسَعِّدُ بِهِمُ
النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

نے اور میں اور وہ اسی گھر میں تھے نہ تھا ہمارے ساتھ کوئی سوا
میرے اور ان کے پھر جمع ماری ابو ہریرہ نے بڑے زور سے اور بہوش
ہو گئے پھر گر پڑے بے ہوش ہو کر اپنے منہ کے بل سر میں ٹیکادیتے
رہا ان کو بڑی دیر تک اور بے ہوش رہے وہ پھر ہوش میں آئے
اور کہا بیان فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک
اللہ جل جلالہ جب ہوگا قیامت کا دن نزول فرماوے گا اپنے بندوں کے
پاس تاکہ فیصلہ کرے ان کے درمیان اور ہر گروہ اس وقت گھٹنوں پر
پڑا ہوگا سوا اول حسن کو بلاوے گا پروردگار تعالیٰ شانہ ایک مرد ہوگا
کہ اس نے جمع کیا ہوگا قرآن اپنے سینہ میں اور ایک مرد ہوگا کہ قتل کیا
گیا ہوگا اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہوگا اور ایک مرد ہوگا کہ بہت مال رکھتا
ہوگا سو فرماوے گا اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے کیا نہ سکھلایا میں نے تجھ کو
جو اتارا میں نے اپنے رسول پر اس نے عرض کی کہ ہاں اسے پروردگار میرے
فرمایا پھر کیا عمل کیا تو نے اس علم میں سے کہ تو نے حاصل کیا تھا کہا اس
نے میں قیام کرنا تھا اسکے ساتھ رات کے وقتوں اور دن کے وقتوں میں یعنی تہجد اور
نمازوں میں قرآن پڑھنا تھا سو فرماوے گا اللہ تعالیٰ اس سے جھوٹ
کہا تو نے اور فرشتے بھی بول اٹھیں گے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرماوے
گا اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ارادہ کیا تو نے یہ کہ کہا جاوے گا فلانا قاری
ہے یعنی تو اپنا نام چاہتا تھا سو یہ تو دنیا میں کہا گیا اور لاویں گے
صاحب مال کو پھر فرماوے گا اس سے اللہ عزوجل کیا نہ وسعت دی
میں نے تجھ کو اور نہ چھوڑا میں نے تجھ کو کہ تو کسی کا محتاج ہو عرض کی اس نے
کہ ہاں اے رب میرے فرماوے گا پھر کیا عمل کیا تو نے اس چیز میں کہ میں
نے دی تجھ کو عرض کرے گا وہ صلہ رحم کیا میں نے اور صدقہ دیتا رہا سو فرماوے
گا اللہ تعالیٰ اس سے جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ
کہا تو نے اور فرماوے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جاوے فلانا
جواد ہے اور یہ تو کہا گیا یعنی دنیا میں پھر لاویں گے اس کو جو قتل کیا گیا اللہ کی راہ میں سو فرماوے گا اللہ تعالیٰ اس سے تو کس لیے
قتل کیا گیا وہ عرض کرے گا کہ تو نے حکم فرمایا تھا جہاد کا اپنی راہ میں پس لڑا میں یہاں تک کہ قتل کیا گیا میں پس فرماوے گا اس سے اللہ جل جلالہ
جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرماوے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جاوے کہ تو بہادر

سو کہا گیا پھر ماہار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ہاتھ میرے زانو پر اور کہا اے ابو ہریرہ یہ تین تو پہلے شخص ہیں کہ عبرت کائی اور سلگانی جاہ سے ان سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن

فت کہا ولید ابو عثمان مدائنی نے کہ خبر دی مجھ کو عقبہ نے کہ شفیاء ہی ہیں کہ داخل ہوئے معاویہ کے پاس اور خبر دی ان کو اس روایت کی کہا ابو عثمان نے اور روایت کی مجھ سے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ سیاف یعنی بھاد تھے معاویہ کے انہوں نے کہا کہ داخل ہوا معاویہ کے پاس ایک مرد سو خبر دی ان کو اس روایت کی ابو ہریرہ سے سو کہا معاویہ نے یہ معاملہ تو ہوا ان تینوں کے ساتھ پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا پھر روئے معاویہ بہت رونا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کہا ہم نے لایا یہ شخص اپنے ساتھ ایک شہر پھر ہوش میں آئے معاویہ رضی اللہ عنہما اور فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے اور پڑھی یہ آیت:

مَنْ كَانَ يُرِيدِ الْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ فَأَلْفَتْهُ مَوْتُكُمْ وَيَوْمَ تَنفَخُ الْأُفُفُ تُنْفَخُونَ
 أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

یعنی جو ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اس کی زندگی کا پورا دیں گے ہم بدلان کے عملوں کا دنیا میں اور وہ ان کے عملوں سے کچھ کم نہ دیتے جائیں گے وہ لوگ ہیں کہ نہیں ان کو آخرت میں مگر دوزخ اور ضائع ہو گئے جو کیا تھا انہوں نے دنیا میں اور باطل ہے جو وہ کرتے تھے۔

فت یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، مترجم، قول اللہ کے واسطے مقرر کیا اس قول کو تاکید کے واسطے، قول پھر صحیح ماری اور بے ہوش ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوت اللہ تعالیٰ اور دہشت اس کی جو کچھ اصحاب کے قلوب میں تھی اور لرزاں اور ترساں تھے وہ باوجود تقویٰ کے اور کمال ورع کے تھی، قولہ نزول فرما دے گا اللہ تعالیٰ آہ، نزول فرماتا باری تعالیٰ کا قیامت کے دن اور اسی طرح ہر شب کے اخیر میں جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے ایمان لانا چاہیے اس پر اور جاننا چاہیے کہ یہ صفات ہیں باری تعالیٰ شانہ کی معلوم المعنی مجہول الکیفیت پس اس کے لفظ اور معنی پر ایمان لانا ضرور ہے اور کیفیت اس کی علام الغیوب کو سوچنا چاہیے اور یہی مسلک صحیح ہے محدثین و اکابر سلف کا نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہلے جمہیہ اور ان کے اتباع معتزلہ وغیرہ نے قول معاویہ کا پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا یعنی جب قاری شہید سخی کہ جو فضائل دینیہ میں ممتاز تھے ان کا یہ حال ہوا اور لوگوں کا کیا حال ہوگا اور پڑھی یہ آیت مبارک کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے اعمال سے حیوۃ دنیا اور زینت طلب کی اور آخرت کے روزِ رضائے الہی کے طالب نہ ہوئے ان کے اعمال ضائع حسات حبط خیرات و صدقات حبط۔

ریا کار قاریوں کے عذاب میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ زبایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنت حزن سے عرض کی صحابہ نے کہا چیز ہے جنت حزن اے اللہ کے رسول، فرمایا

بَاب
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ حُبِّ الْحُرِّينِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حُبُّ الْحُرِّينِ قَالَ وَادِّ

فَاَجْهَمُ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ مِائَةَ
مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدْخُلُكَ قَالَ
الْمُرَاؤُونَ الْمُرَاؤُونَ بِأَعْمَالِهِمْ -

ایک نالہ ہے جہنم میں کہ پناہ مانگتی ہے اس سے جہنم ہر دن سو
بار عرض کی یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اس میں فرمایا قاری
جو اپنے عملوں میں ریا کرتے والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم اس وقت میں اکثر حفاظ اس بلا میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ یہاں تک کہ یہ نوبت
ہے کہ آپس میں فخر ہوتا ہے کہ میں ایسا ختم کرتا ہوں اور وہ کیا میرے سامنے پڑھ سکتا ہے اس کے استاد کا دم میرے آگے
بند ہو گیا ایک ہی لقمہ میں میں نے ان کا گلا دبا دیا پھر لقمہ دینے سے وہ بزرگ ایسے ناراض ہوتے ہیں کہ گویا اس امر کو ہمتک
عزت سمجھتے ہیں اور منہ کے مار سے غلط پڑھتا بہتر جانتے ہیں مگر لقمہ لینے سے پیٹ بھر کر عار ہے اور بغیر اجرت ٹھہرائے ہوئے
کہیں ایک آیت نہیں پڑھتے۔ پنج آیت پڑھ کر اگر دوہرا حقہ نہ پاویں تو بیچاریت کی نوبت پہنچاویں، ختموں کی دکان لگائے
ہوئے بیٹھے رہتے ہیں، خریدار آکر پوچھتا ہے کیوں حافظ جی میری اماں جان کا انتقال ہو گیا ہے آپ کے پاس کوئی ختم ہے پھر
قیمت چکا کر لے لیتا ہے۔ معاذ اللہ من ذالک اور قبائح ان کے اگر لکھے جاویں تو ایک بحر طویل ہو جاوے ان سب کے حق
میں وہی وعید ہے جو اوپر مذکور ہوئی، اللہ تعالیٰ اس سے نجات دے۔

بَاب

تیکیوں کی اطلاع سے خوش ہونے کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
آدمی عمل کرتا ہے اور چھپاتا ہے وہ اس عمل نیک کو پھر
جب لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جاتی ہے دوست رکھتا ہے
اس بات کو اور پسند آتی ہے اس کو یہ بات کہا راوی نے فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دو ثواب ہیں ایک ثواب نیکی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ الرَّجُلُ يُعْمَلُ الْعَمَلُ فَيَسْرُكُ فَإِذَا أُطْلِعَ
عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَحْبَابٌ أَحْبَبُوا السِّرَّ وَأَحْبَبُوا
الْعَلَانَ يَتَرُ -

کے چھپاتے کا اور دوسرا اس کے ظاہر ہو جاتے کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس حدیث کی اس طور پر کہ مراد اطلاع ناس کے دوست رکھنے
سے یہ ہے کہ پسند آتی ہے اس کو تعریف لوگوں کی اور شنائے خیر جو اس کے لیے کرتے ہیں اس لیے کہ حضرت نے فرمایا
ہے کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں پس خوش آتی ہے اس کو شنائے خیر اپنے لیے جو لوگوں کی زبان سے سنتا ہے یعنی جب
نیک لوگ اسے اچھا کہتے ہیں تو امید ہوتی ہے اس کو حسن آخرت کی لیکن جو شخص لوگوں کے مطلع ہونے کو اس لیے
دوست رکھے کہ لوگ اس کے خیر سے مطلع ہو کر اس کی تعظیم و تکریم کریں گے پس یہ ریا ہے اور بعض اہل علم
نے فرمایا کہ جب لوگوں کو اس کی نیکی سے اطلاع ہووے وہ اس نظر سے خوش ہو کہ اور لوگ بھی اس
کے امر نیک میں اقتدار کریں گے اور اس کو ان عملوں کے اجور ملیں گے تو یہ بھی ایک راہ ہے یعنی یہ
خوشی مناسب ہے۔

بَاب الْمَرْأَمَعٍ مِّنْ أَحَبِّ

بَابِ اسِ بِلَانِ مِیْنِ كِهْ اَدْمِیْ اَسِ كِهْ سَاخْتِهْ
جِسِّ دَوَسْتِ رَكْعَتِ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَمَعُ مِمَّنْ أَحَبَّ وَ لَهُ مَا كَتَبَ -

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھے۔ قیامت کے دن اور اس کو اجر ملے گا جو عمل کرے۔

ف اس باب میں علی اور عبد اللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے، حسن بصری کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ النَّبِيِّ أَتَتْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتَى تِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ آيُنَ السَّائِلُ عَنْ تِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعَدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا كَيْ يَصَلِّيَ وَلَا صَوْمَ إِلَّا فِي أَحَبِّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَمَعُ مِمَّنْ أَحَبَّ وَأَنْتَ مِمَّنْ أَحَبَّتَ فَمَا رَأَيْتَ فَرَحَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا -

روایت ہے انس بن مالک سے کہ آیا ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اس نے یا رسول اللہ کب ہے قائم ہونا قیامت کا سو کھڑے ہو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف پھر جب تمام فرما چکے اپنی نماز، فرمایا آپ نے کہاں ہے وہ سائل جو قیام ساعت کا وقت پوچھتا تھا سو عرض کی اس نے کہ میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تیار کیا تو نے قیامت کے لیے عرض کی اس نے یا رسول اللہ نہیں تیار کی میں نے اس کے لیے بڑی بڑی نمازیں نہ بہت روزے مگر اتنا ہی کہ میں دوست رکھتا اللہ کو اور اس کے رسول کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اسی کے ساتھ ہوگا۔

یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے اور تو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھتا ہے۔ راوی کہتا ہے نہ دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوش ہوئے ہوں بعد اسلام کے اتنا جتنا کہ خوش ہوئے اس حدیث سے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ جَهْدِيًّا بِالصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَكَمَا يُلْعَقُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَمَعُ مِمَّنْ أَحَبَّ -

روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ آیا ایک اعرابی بلند آواز اور عرض کی اس نے یا محمد آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملا ان سے یعنی عمل میں ان کے برابر نہیں یا وہ اس پر زماناً مقدم ہیں۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اسی کے ساتھ ہے یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضعیفی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زید سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث محمود کی مانند۔

متوجہ بقولہ فرمایا آپ نے کیا تیار کیا آہ، یعنی سوال کرنا قیامت کے وقت سے دلالت کرتا ہے کہ تو نے بہت چیز عبادت اور حسن اطاعت طیار کی ہے کہ اس کے اجور ملنے کے لیے قیامت میں جلدی کرتا ہے اور یہ سوال حضرت کا کمال حکمت اور غایت فطانت اور نہایت ذکاوت پر دل ہے پھر اس نے عاجزانه جواب دیا کہ سوائے محبت الہی کے اور الفت رسول الہی کے حبیب عمل خالی ہے نہ کثرت صلوات ساتھ ہے نہ وفور صیام فرمایا آپ نے تو ملحق ہے اپنی محبوب قوم سے گویا اشارہ کیا اس آیت مبارکہ کی طرف فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَافِقًا۔ یعنی اطاعت کرنے والے اللہ اور رسول کے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور صدیقیوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور نیک سے ان کا رفیق انتہی، ایسا ہی ذکر کیا طیبی نے اور مجمع میں ہے کہ معیت مستہبم تساوی درجات کے نہیں انتہی اور شرح مسلم میں بھی کہا ہے کہ محب قوم جو اس قوم کے ساتھ ہوگا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مرتبہ اور بڑا اس کی مثل ان کے ہو جاوے من جمیع الوجوہ، واللہ اعلم فقیر کہتا ہے جیسے کوئی کسی بادشاہ کے قافلہ میں ہو اسے کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہ کے ساتھ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی بادشاہ ہو جاوے مگر یہ معیت جب بھی فضیلت سے خالی نہیں۔

بَابُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا عَدَدُ ظَنِّ عِبْدِي فِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ادَّعَانِي۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُرِّ وَالْأَشْمِ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ سَاجِدًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبُرِّ وَالْأَشْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْأَشْمُ مَا حَالَكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ۔

بَابُ اللُّعْنِ وَجَلِّلِ كَسَائِدِ حَسَنِ ظَنِّ رَكْحَتِ الْبَيَانِ فِي

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اسکے ساتھ ہوں وہ جب مجھے پکارے

بَابُ نِيكِي بَدِي كِي پِچَانِ فِي

روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ ایک مرد نے پوچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت نیکی اور بدی کی فرمایا آپ نے نیکی حسن خلق ہے اور بدی جو تیرے دل میں چھپے اور بُرا جانے تو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

ف: روایت کی ہم سے بیدار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبد الرحمن سے مانند اس کے مگر انہوں نے اس روایت میں کہا کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سن ہے صحیح ہے۔

بَابُ حُبِّ فِي اللّٰهِ كِي بِيَانِ فِي

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

الْمُتَعَابُونَ فِي جَلَدِي لَكُمْ مَتَابِرٌ مِّنْ نُورِي
يُعِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ

ارشاد کرتا ہے کہ محبت کرنے والے آپس میں میری زندگی کے لیے
ان کے واسطے مہتر ہیں نور کے کہ رشک کرتے ہیں ان پر پیغمبر اور شہید
ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ابن مسعود اور عباده بن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابی ہریرہ سے بھی روایت
ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبد اللہ بن ثوب سے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ
كَانَ ظِلُّهُ إِلاَّ ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ
بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالسُّجُودِ
إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يُعُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَعَايَا
فِي اللَّهِ فَاجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ
اللَّهُ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ
ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَ
جَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى كَا
تَعْلَمُ شَيْئًا لَهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ -

روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سات شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن
کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس کے سایہ کے پہلے ان میں امام عادل ہے۔
دوسرے وہ جوان کہ بڑھا ہوا ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تیسرے وہ
کہ دل لگا ہوا ہو اس کا مسجد میں جب وہ نکلا مسجد میں سے جب تک کہ
لوٹ کر نہ جاوے اس میں جو پختے وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں خالص
اللہ تعالیٰ کے واسطے جمع ہوتے ہیں اسی کے واسطے اور جدا ہوتے ہیں
اسی کے واسطے پانچویں وہ شخص کہ یاد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو عالی
مکان میں اور جو شش کہ آئیں اس کی آنکھیں یعنی خوف الہی یا ذوق
شوق سے رونے لگا۔ چھٹے وہ شخص کہ بلایا اس کو ایک عورت حسب و
جمال والی نے یعنی زنا کی طرف اور اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اللہ عزوجل سے ساتویں وہ شخص کہ صدقہ دیا اس نے کچھ اور چھپایا اس کو
یہاں تک کہ نہ جانا اس کے بائیں ہاتھ نے کہ کیا دیتا ہے دانہا ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث مالک بن انس سے کئی سندوں سے مثل اس کی اور
اس میں شک کیا اور کہا روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یا ابی سعیدؓ سے اور روایت کی عبد اللہ بن عمرؓ نے حبیب بن عبد الرحمن سے
انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے سوار بن عبد اللہ
اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے حبیب بن عبد الرحمن
سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک بن انسؓ کی حدیث
کے مانند معنوں میں مگر اس میں اتنا کہا ہے کہ تیسرا شخص وہ ہے کہ دل اس کا لگا ہو مساجد میں اور ذات حسب کی جگہ ذات
منتصب کہا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب اعلام محبت کے بیان میں

روایت سے مقدم بن معدیکربؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب دوست رکھے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو
تو چاہیے کہ اس کو خبر کر دے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي إِعْلَامِ الْحُبِّ
عَنْ الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ
أَخَاهُ فَلْيُعَلِّمَهُ آيَاهُ

بَابُ فِي الْقَصْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب بلا میں صبر کرنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْغَيْرَ عَجَلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمَسَتْ عَنْهُ يَدَايِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَهْدِي الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَظْمًا لَجَزَاءً مَعَ عَظْمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَفِيَ فَلَهُ الرِّضَى وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ السَّخَطُ -

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کے ساتھ خیر کا جلدی گرفتار کرتا ہے اس کو دنیا کے عذاب میں اور یہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ شر کا روک رکھتا ہے اس کے گناہوں کو سزا کو یہاں تک کہ پوری کر دینا ہے اسے سزا قیامت کے دن اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بڑا ثواب بڑی بلا کے ساتھ ہے یعنی جس کا ثواب زیادہ ہے آخرت میں اس کی بلا زیادہ ہے دنیا میں اور بے شک اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے کسی قوم کو گرفتار

کرتا ہے ان کو بلا میں پھر جو راضی رہے تقدیر الہی پر اس کے لیے رضا اس کی اور جو ناراض ہو اس سے اس کے لیے نالامنی ہے اس کی - ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ قَالَتْ عَالِشَةُ مَا رَأَيْتُ الْوَجَعَ عَلَى أَحَدٍ أَشَدَّ مِنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ قُلْتُبُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتَى النَّاسَ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْإِنِّيَاءُ ثُمَّ الْكَامِثُ قَالَا مِثْلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلْبًا أَشَدَّ بَلَاءً وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَاقَةً ابْتُلِيَ عَلَى قَدْرِ دِينِهِ فَمَا يَبْرُحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَبْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْكَرْصِ وَمَا عَلَيْهِ حَظِيئَةٌ -

روایت ہے سعد سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ کون لوگ زیادہ ہیں از روئے بلا کے فرمایا پیغمبر پھر جوان کی مثل ہوں پھر جوان کی مثل ہوں یعنی اطاعت الہی اور سنت میں، بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے آدمی موافق اپنے دین کے پھر اگر وہ اپنے دین میں سخت ہے زیادہ ہوتی ہے بلا اس کی اگر وہ اپنے دین میں نرم ہے بتلا سوتا ہے اپنے دین کے موافق پھر ہمیشہ رہتی ہے بلا بندہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دیتی ہے اس کو کہ زمین پر چلتا ہے

اور کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

متوجہ: پیغمبروں میں سے ہر ایک اکیلا سارے جہان سے مقابل ہوتا ہے اور کمال علو ہمت اور ذوق شجاعت سے کسی وقت کسی طرح دعوت سے باز نہیں آتا اور سارے جہان کے مبتدعین قساقم فجار ہر طرف سے اس پر ہجوم کرتے ہیں اور منافق بھی

جانب سے اسے گھیر لیتے ہیں اور مخلصین موافقین ان مخالفین کی بر نسبت اتنے بھی نہیں ہوتے کہ جیسے کالے بیل کے پیٹھ پر
 ایک دو بال سفید ہوں یہی سبب ہے ان کی شدت بلا اور کثرت ابتلاء کا اور پھر جب وہ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں ہر
 وقت سے مبتدعین اور فساق جو اس کی صولت و شوکت سے سرد ہائے گوشتہ میں منزوی تھے سب برسر میدان آتے ہیں اور جس
 اس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ مسنونہ پر اور صراط محمودہ پر پاتے ہیں طرح طرح کی تکالیف و مصائب پہنچاتے ہیں غرض یہی
 سلسلہ ان کے اتباع اور اتباع اتباع میں جاری رہتا ہے، خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ سنت ہمیشہ ظالم اور مظلوم کے بیچ میں
 ہوتی ہے مظلوم اس کا عامل ہوتا ہے اور ظالم اپنا حتم کھوتا ہے مظلوم مرحوم ہے ظالم مرحوم علیٰ ہذا القیاس اتحوان زمان بھی اسی
 اوصاف سے موصوف ہیں اور انہیں کمالات میں معروف و اللہ کہ ان کے سامنے منکر معروف ہے اور معروف منکر سنت کے عدو
 بدعت خود عقیدہ حقہ کے دشمن جاتی، عقائد باطلہ کے دوست جاوداتی محدثین کے عقائد پاکیزہ کی مذمت اور ان کے پیروں کی
 کفر کو بکوب ہے اور ہمیشہ محدثات امور اور بدعات بے نور کی جستجو۔

اللَّهُمَّ اِنَّا الْحَقُّ حَقًّا وَاٰمِرًا قَنَاتِ تَبَاعًا وَاَمْرًا نَا الْبَا طِلَّ بَا طِلًا وَاِنَّا مَرْقَنَا اِحْتِنَابًا۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے مومن مرد پر بلا اور مومن عورت پر اس
 کی ذات اور اولاد اور مال میں یہاں تک کہ ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ
 سے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَرَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ
 فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ
 وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابو ہریرہ اور عدلیہ بن بیان کی بہن سے بھی روایت ہے۔

باب آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں

روایت ہے انس بن مالک رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب لیں میں نے دو پیاریاں
 اپنے بندے کی دنیا میں یعنی آنکھیں نہیں ہے اس کا کچھ بدلہ میرے
 نزدیک مگر حنت۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْبَصَرِ۔
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِذَا أَخَذْتُ
 كَرِيْمَتِي عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ
 عِنْدِي إِلَّا الْجَنَّةُ۔

ف : اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند

سے اور ابو طلحہ کا نام ہلال ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث
 کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے جس کی دونوں پیاریاں لے جاؤں میں یعنی آنکھیں اور وہ
 صبر کرے اور ثواب چاہے یعنی تقدیر پر راضی رہے یعنی شکایت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ
 حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهُ ثَوَابًا
 كَذُوْنِ الْجَنَّةِ۔

نہ کرے نہیں راضی ہوں گا میں اس کے لیے کسی بدلہ دینے پر سوائے حنت کے۔

ف اس باب میں عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَبِيبٌ يُعْطَى أَهْلَ الْبَلَدِ وَالْثَوَابَ كَوَأْتِ حُبُودَهُمْ كَأَنْتُمْ قُرُوصٌ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِئِضِ -

مذکور کے مستحق ہوتے۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھیں گے اہل مائنت قیامت کے دن جب ملے گا بلا والوں کو ثواب کہ کاشش کہ کتری ہاتھیں کھالیں ان کی دنیا میں قینچیوں سے یعنی تاکہ وہ بھی ثواب

ف ایہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس استاد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ مضمون اس کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ كُفِرَتْ أَلَانِيَمُ قَالُوا وَمَا نَدَا أُمَّتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كَانَ مَعِي نَادِمٌ أَنْ لَا يَكُونَ إِتْرَادًا وَإِنْ كَانَ مَسِيئًا نَادِمٌ أَنْ لَا يَكُونَ نَزْعًا -

نے اپنے نفس کو کیوں نہ نکالا اس بدی سے۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے کہ مر کر نادم نہ ہو پوچھا اصحاب نے کیا سبب ہے ندامت کا یا رسول اللہ فرمایا اگر نیک ہے اس لیے نادم ہے کہ میں نے نیکی زیادہ نہ کی اور اگر بد ہے نادم ہے کہ میں

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور یحییٰ بن عبید اللہ میں کلام کیا شعبہ نے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ الدِّينِ أَلَسْتُمْ أَحْلَى مِنَ الشُّكْرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الدِّيَابِ يَقُولُ اللَّهُ أَرَأَيْتُمْ يَخْتَرُونَ أَمْرًا عَلَيَّ يَجْتَرُونَ فَبِي خَلَقْتُ لَا يَخْتَرُونَ عَلَيَّ أَوْلَيْكَ مِنْهُمْ فَتَنَّهُ تَدْمُ الْعَيْنِ مِنْهُمْ حَيْرَانًا -

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے آخر زمانہ میں کچھ لوگ اور طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے یعنی کمالات دینیہ حاصل کریں گے طلب دنیا کے واسطے پہنیں گے لوگوں کو معتقد کرنے کو کھالیں دُنہوں کی نرمی سے زبانیں ان کی مٹی میں شکر سے زیادہ دل ان کے بدتر ہیں بھیڑیوں کے دل سے فرماتا ہے اللہ عزوجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہو یا مجھ پر جرات کرتے ہو سو میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ اٹھائل گا ان پر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جاویگا اس میں ان کا عقلمند بھی، ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلَسْتُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّيْرِ فَبِي خَلَقْتُ

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پیدا کی ہے میں نے ایک خلق کہ زبانیں ان کی شیریں ہیں شہد سے زیادہ اور دل ان کے کڑوسے ہیں صخر سے زیادہ سو میں قسم کھاتا ہوں اپنی ذات

ف! یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔
متروجم: اگرچہ محدثین نے ان احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ میں ہمارے زمانہ کے مبتدعین مشائخ بھی اس میں داخل ہیں کہ شیخوں نے ان کی اس قدر سے کہ کسبیبوں تک سے بھی سوائے انما جان کے بات نہیں کرتے اور غایت شیخوں نے باقی اور خوش خلقی انہوں نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک میں سمجھ رکھی ہے بلکہ امر ان بالمعروف کو بدخلق و ترش رو قرار دیتے ہیں اور قلوب ان کے بسبب عقائد فاسدہ اور معتقدات شرکیہ کے گرک دین ہیں اور باوجود کثرت ابتداء اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہیں اور اعمال پر اس قدر معجب ہیں کہ خدا کی پناہ اللہم انا نجعلک فی نحورہم و نعوذ بک من شرورہم مرگی چھالا ان کا بچھونا ہے شب و روز اسی پر سونا ہے اللہ عزوجل کے ساتھ ہزاروں بے ادبیاں کرتے ہیں اور اس منتقم حقیقی کی خدمت میں سینکڑوں گتاخیاں۔

ف! یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔
متروجم: اگرچہ محدثین نے ان احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ میں ہمارے زمانہ کے مبتدعین مشائخ بھی اس میں داخل ہیں کہ شیخوں نے ان کی اس قدر سے کہ کسبیبوں تک سے بھی سوائے انما جان کے بات نہیں کرتے اور غایت شیخوں نے باقی اور خوش خلقی انہوں نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک میں سمجھ رکھی ہے بلکہ امر ان بالمعروف کو بدخلق و ترش رو قرار دیتے ہیں اور قلوب ان کے بسبب عقائد فاسدہ اور معتقدات شرکیہ کے گرک دین ہیں اور باوجود کثرت ابتداء اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہیں اور اعمال پر اس قدر معجب ہیں کہ خدا کی پناہ اللہم انا نجعلک فی نحورہم و نعوذ بک من شرورہم مرگی چھالا ان کا بچھونا ہے شب و روز اسی پر سونا ہے اللہ عزوجل کے ساتھ ہزاروں بے ادبیاں کرتے ہیں اور اس منتقم حقیقی کی خدمت میں سینکڑوں گتاخیاں۔

باب زبان کی حفاظت میں

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا صورت ہے نجات کی فرمایا آپ نے اختیار میں کہ اور روک رکھ اپنی زبان اور جگہ دیوے تجھ کو گھرتیرا یعنی

باب مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ
عَنْ عُقْبَةَ بْنِ قَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَسْلَمْتُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَ لَيْسَعَكَ يَدَيْكَ وَ أَيْكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ -
خانہ نشین ہو جا اور روتارہ اپنی خطا پر۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے مرقوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرایا کہ فرمایا آپ نے جب صبح کرتا ہے آدمی سب اعضا اس کے عاجزی کرتے ہیں زبان کے آگے اور کہتے ہیں ڈر تو اللہ تعالیٰ سے ہمارے مقدمہ میں اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوئی تو ہم سب سیدھے ہوئے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوئے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَبَحَ بَدَأَ مَرَاتِ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُنْكَفِرُ اللِّسَانَ تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ زَيْنًا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَنَابِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَ إِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا

ف! روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حماد بن زید سے مانند اس کے اور مرقوع نہ کیا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسیٰ کی حدیث سے۔ اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد کی روایت سے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے

حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَوَكَّلْ لِي
مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَا بَيْنَ يَدَيْهِ أَتَوَكَّلْ
لَهُ بِالْجَنَّةِ۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو ضامن ہو مجھ سے اپنی دونوں ڈالھوں اور دونوں
پیروں کے بیچ کی چیز کا ضامن ہوں گا میں اس کے لیے
جنت کا۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے فریب ہے۔

مترجم ڈالھوں کے بیچ میں زبان ہے اس کا ضامن ہونا یہ کہ کذب و غیبت و بہتان و افتراء و کلمات کفر سے اسے
بچا دے اور پیروں کے بیچ میں عورت غلیظہ اس کا ضامن ہونا یہ کہ زنا و لواطت و سحاق و زرق سے بچا دے چونکہ ان دونوں
اعضائے بڑے بڑے گناہ واقع ہوتے ہیں اس لیے خاص کر لیا ان کو ساتھ ذکر کے اور یقین ہے کہ جب آدمی ان اعضا کی
آفات سے محفوظ رہے گا تو اور بلیات سے بھی غالب ہے کہ بچتا رہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَفَّاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا
بَيْنَ يَدَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ
دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس کو بچایا اللہ تعالیٰ نے دونوں ڈالھوں کے درمیان
اور دونوں پیروں کے درمیان کی چیز کے فساد سے داخل ہوا
وہ جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حازم جو سہل بن سعد سے راوی ہیں وہ ابو حازم زاہد مدینی ہیں نام ان کا سلمہ
بن دینار ہے اور وہ ابو حازم جو ابو ہریرہؓ سے راوی ہیں نام ان کا سلمان بن اشجعی ہے وہ مولیٰ ہیں عترۃ الاشجعیۃ کے اور
وہ کوئی ہیں۔

عَنْ سَعْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيِّ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ
قُلْتُ تَرَى اللَّهَ ثُمَّ اسْتَقِمُ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَعَاوَى
عَنِّي فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ
هَذَا۔

روایت ہے سعیان بن عبد اللہ سے کہا عرض کی میں
نے یا رسول اللہ بیان فرمائیں مجھ سے ایک ایسی بات کہ
مضبوط پکڑوں میں اس کو فرمایا آپ نے کہ تو رب میرا اللہ ہے
پھر قائم رہ اس بات پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ
کیا چیز ہے خوف کی اور کس چیز سے ڈرتے ہیں آپ مجھ سے
سو پکڑی آپ نے اپنی زبان اور فرمایا یہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے سعیان بن عبد اللہ تقفی سے۔

مترجم یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا قائل ہونا اور اس پر استقامت کرنا اس میں سب دینداری کا معاملہ داخل ہو گیا
اس لیے کہ ربوبیت اس کی مستلزم ہے اس کی عبادت و طاعت کو اور عبادت اس کی دو قسم ہے ایک دل سے یعنی عقائد صحیحہ
حاصل کرنا دوسرے جوارج سے یعنی اعمال صالحہ بجالانا۔

عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ تَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَعْيُنَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبَ لِقَاسِي.

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کلام زیادہ کرو سوا ذکر الہی کے اس لیے کہ کثرت کلام کی بغیر ذکر الہی کے سبب ہے دل کی سختی کا اور تر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ سے سخت دل والا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی النضر نے انہوں نے ابی النضر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب کی روایت سے۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ تَرَوُجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلَامٍ مِنْ أَدَمَ عَلَيْهِ لَأَنَّهُ إِذَا أَمُرُ بِعُرُوفٍ أَوْ كُنْهُيْ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ ذَكَرَ اللَّهَ.

روایت ہے ام حبیبہ سے جو بی بی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی باتیں انسان کی ہیں سب اس کی گردن پر ہیں نہیں ہے اس کو کچھ ثواب مگر امر بالمعروف اور نہی منکر یا ذکر الہی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے۔

باب

ان حقوق کے بیان میں جو مسلمان بیان کرتے ہیں

عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِذْ فَزَّرَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَقَالَ مَا شَأْنُكَ مُبْتَدِئَةً قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا تَأْتِيكَ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذْ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا يَا بِلَّ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَكُلْ فَلَمَّا كَانَ التَّلِيلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُومَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ تَمَرْنَا مَرَّ شَمَّ ذَهَبَ لِيَقُومَ قَالَ لَهُ تَمَرْنَا مَرَّ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ قِمْرًا لَأَنْ فَصَلِّيَا فَقَالَ إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَبِطَائِفَةٍ

روایت ہے ابی حبیفہ سے کہا کہ بھائی چارہ کرو ادبیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابی الدرداء میں پھر ملاقات کو آئے سلمان ابی الدرداء کے یہاں اور دیکھا ام الدرداء یعنی ان کی بیوی کو میلی کچیلی پوچھا کیا حال ہے تمہارا تم میلی کچیلی ہو رہی ہو وہ بولیں تمہارے بھائی ابوالدرداء کو کچھ رغبت نہیں دنیا کی کہا انہوں نے پھر جب آئے ابوالدرداء کھانا سامنے لائے سلمان کے اور کہا ابوالدرداء نے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں تو سلمان نے کہا میں ہرگز کھانے والا نہیں جب تک کہ تم نہ کھاؤ۔ کہا راوی نے پھر لکھایا ابوالدرداء نے بھی پھر جب رات ہوئی گئے ابوالدرداء کہ نماز شب ادا کریں یعنی نوافل سو کہا ان سے سلمان نے سو جاؤ پھر وہ سو گئے پھر اٹھے کہ چلیں اور نماز پڑھیں کہا ابوالدرداء نے پھر جب صبح نزدیک ہوئی

عَلَيْكَ حَقًّا وَيُخَيِّفُكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ إِنْ
لَا هَلْكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ
فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ -

یعنی تنویری شب رہی تو کہا سلمان نے کہ اٹھو اب پھر دونوں
اٹھے اور نماز تہجد ادا کی پھر کہا سلمان نے ابالدر دار سے کہ تمہارے
نفس کا تم پر حق ہے یعنی کھانا پینا سونا وغیرہ ذالک اور تمہارے
رب کا تم پر حق ہے یعنی صوم و صلوٰۃ وغیرہ اور تمہارے مہمان

کا تم پر حق ہے یعنی اطعام طعام وغیرہ اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے یعنی جماع و مباشرت وغیرہ پس ادا کرو ہر صاحب
حق کا حق پھر دونوں حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا دونوں نے اس گفتگو کا جو آپس میں ہوئی تھی
تو فرمایا آنحضرتؐ نے سچ کہا سلمان نے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالعمیس کا نام عقبہ بن عبد اللہ ہے اور وہ بھائی ہیں عبدالرحمن بن عبد اللہ المسعودی کے
مترجم: اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں:

اول یہ کہ عبادت وہی ہے کہ موافق سنت کے ہو اور جو شخص سنت کی حد سے متجاوز ہو اتلاف حقوق میں پھنسا۔
اور واللہ کہ کوئی پیر اور مرشد تجھ کو تہ ملے گا جو توسط حقیقی پر تجھے چلا دے اور جمیع اطراف کی رعایت رکھے اور ہر حقوق
کی مراعات کرے سنت رسول اللہ سے بڑھ کر۔

دوسرے یہ کہ حق اخوت یہ ہے کہ تفقد کرنا بھائی کے حالات کا اور نصیحت کرنا جس میں بھلائی ہو داریں کی اور اپنے
بھائی کی نصیحت کو قبول کرنا اور اس کی خاطر کے لیے نفل روزہ کھول دینا۔

تیسرے مسنون ہے، اول شب میں آرام فرماتا آخر شب کو زندہ رکھنا۔

چوتھے تفصیل حقوق کی اور حقوق دو حال سے خالی نہیں یا اپنے نفس کے یا غیر اپنے کے، نفس کے حقوق جیسے اکل
شراب و نوم و لباس اور بول و بزار سے فارغ ہونا کہ بعض اوقات مقدم ہے ان کا ادا کرنا حقوق الہیہ پر چنانچہ مدافعت
اجبتین کے وقت نماز نہ پڑھنا چاہیے جب تک فارغ نہ ہو اور اسی طرح جب کھانا سامنے آوے تو پہلے کھانا کھا لیتا
اور جب نیند کا غلبہ ہو سو رہنا۔ شارع نے اس کی اجازت دی۔ اسی لیے سلمان نے بھی اسی کو مقدم کیا اور چونکہ مشکوٰۃ
نبوت سے قلب ان کا نورانی تھا پہلے اسی کو ذکر کیا۔ دوسرے قسم حقوق غیر ہیں کہ اس میں سب سے مقدم اللہ تعالیٰ
کا حق ہے اور وہ تین قسم ہے ایک متعلق ہے قلب سے اور وہ معرفت اس کی اور پہچاننا اس کی ذات و صفات کو اور
مراد معرفت سے اس مقام میں وہ معرفت ہے جو انبیاء نے اپنی امتوں کو تعلیم کی ہے اور بندے اسی معرفت کے مکلف ہیں
اور ہر وایات صحیحہ و باخبار صحیحہ ہم تک پہنچے ہیں، نہ وہ معرفت کہ منکران نبوت اور اہل بدعت نے خود بخود گھڑ لی ہے اور فلاسفہ
یا ملحدہ نے تصور کر لی ہے۔ دوسرے اطاعت اس کی جو ارح سے جیسے صوم و صلوٰۃ تیسرے اطاعت اس کی مال سے جیسے
ادائے زکوٰۃ و صدقات و میراث و انفاق مال فی سبیل اللہ اور اطعام طعام یتامی و مساکین و اراذل کو اور دوسرے
قسم حق غیر کے حقوق الہیہ کے بعد اپنے گھر والوں کے حق ہیں کہ لفظ اہل کا ان کو شامل ہے اور وہ نان و نفقہ ہے بیوی
کا اور حسن معاشرت اور جماع و مباشرت اس کی اور سب سے موافق طاقت کے اور پرورش عیال کی۔

باب

باب اس بیان میں کہ رضائے الہی کو رضائے خلق پر مقدم رکھنا ضروری ہے

عَنْ عَبْدِ التَّوَّابِ بْنِ التُّومَادِ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى
عَائِشَةَ أَنْ الْكُتَيْبِيُّ إِلَى كِتَابًا يُوصِيَنِي فِيهِ وَ
لَا تُكْثِرِي عَلَيَّ قَالَ فَكُتِبَتْ عَائِشَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ
سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ التَّمَسَّ
رِضَا اللَّهِ بَسَّحَطِ النَّاسِ كَفَاكَ اللَّهُ مَوْتَةَ النَّاسِ
وَمَنِ اتَّمَسَّ رِضَا النَّاسِ بَسَّحَطِ اللَّهُ وَكَلَهُ
اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ .

روایت ہے عبدالوہاب بن ورد سے کہ ایک مرد نے مدینہ کے کہا کہ لکھو بھیجا معاویہ نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ مجھے ایک خط لکھیے اور اس میں وصیت کیجئے مجھ کو اور بہت نہ لکھیے کہا راوی نے پھر لکھو بھیجا... حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے معاویہ کو کہ سلام علیک کے بعد معلوم کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو ڈھونڈے اور طلب کرے رضامندی اللہ کی لوگوں کے غصہ میں کفایت کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کی تکلیف کو اس سے اور جو ڈھونڈے رضامندی لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے غصہ میں اللہ تعالیٰ مقرر کر دے گا انہیں لوگوں کو اس کے تکلیف دینے کے لیے اور سلام ہے تم پر،

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شہام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لکھو بھیجا انہوں نے حضرت معاویہ کو پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث اول کے اور مرفوع نہ کیا اس کو

مترجم یعنی ایک امر ایسا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور لوگ غصہ ہوں گے تو اس میں جو اللہ کی رضامندی کے لیے قدم رکھے اور لوگوں کے غصہ ہونے سے خوف نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی بھی عنایت کرے گا اور لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رکھے گا اور اگر لوگوں کی رضامندی سے اسے ترک کر دے اور خدا کی رضامندی کی پرواہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کے ہاتھ سے اسے ایذا اور تکلیف پہنچا دے گا۔ اور اپنے فیض مدد سے محروم کرے گا اس حدیث میں بڑی تشبیہ ہے ان لوگوں کی جو بخوف خلق امر معروف اور نہی منکر چھوڑ کر بیٹھ رہیں اور ڈر کے مارے زبان نہیں کھولتے آخر جب وہ لوگ ہدایت پا جاتے ہیں خود ان کے دشمن ہو جاتے ہیں کہ یہ مولوی اتنے دن سے ہمارے شہریا محلہ میں ہے اور ہم کو اس راہ نیک کی خبر نہ دی اور چاہ صلاحیت سے نہ نکال لے شک یہ ہمارا دشمن ہے اور اگر یہ معاملہ دنیا میں نہ ہو تو آخرت میں ہوتا ہے۔

ابواب صفة القيامة

یہ باب میں قیامت کے بیان میں

مترجم: قیامت اور قیام مصدر ہے کھڑا ہونا اور اصل اس کی توام تھی واؤ بسبب کسرہ ماقبل کے مبدل بیاد ہوا۔ یوم القیامة روزِ ستیخیز یعنی قیامت کا دن اور روزِ قیامت شاید اس لیے کہا کہ ان الناس یقومون بیئین یدئیر بہم

شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَ ثُمَّ يَنْظُرُ أَشَاءَ مَا فَلَا
يَبْرِي شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَ ثُمَّ يَنْظُرُ تَلْقَاءَ
وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ
أَنْ يَتَقَى وَجْهَهُ النَّارِ وَنُوْبَشِقِي
ثَمْرًا فَلْيَفْعَلْ

وہ اپنی داہنی طرف پس دکھائی نہ دے گی اسے کوئی چیز مگر
وہ جو آگے بھیجی اس نے یعنی عمل اپنے اور دیکھے گا اپنے
بائیں طرف پس نہ دیکھے گا کوئی چیز مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی
اس نے پھر دیکھے گا اپنے منہ کے سامنے سوا کے نظر آوے گی اسکو
دوزخ۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طاقت
رکھے تم میں سے اور جس سے ہو سکے بچاؤ سے اپنا منہ دوزخ سے

اگرچہ ایک پھانک کھجور کی دے کر بچاؤ سے پھر جس سے ہو سکے اب کرے۔

متوجہ: جہیمہ ایک فرقہ ہے فرق باطلہ سے اور جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے اور منکر ہے صفات الہی کا اور رؤیت و
کلام و استواء و نزول و وحی کا کہ قرآن و احادیث میں مذکور ہے اور اکثر اہل اسلام میں خصوصاً اس زمان پر فتن میں عقائد باطلہ
اس کے ایسے سملے ہیں کہ چندیں ہزار عوام کا لانا عام بلکہ بعض خاص ناس بھی ان عقائد کو اہل سنت کے عقائد خیال کیے ہوئے
ہیں حالانکہ وہ اسی گمراہ فرقہ کے عقائد باطلہ..... ہیں اور ساتھ ہو گیا ہے اس فرقہ باطلہ کے ایک گروہ متکلمین کا کہ تہ تیغ دی
اہل سنت نے عقائد فلاسفہ اور مفہومات حکماء کو کتاب و سنت پر اور انکار کیا انہوں نے نسو ص قرآن یہ اور روایات صحیحہ کا جو وارد ہوئے
تھے صفات الہی میں اور پھیل گیا فتنہ ان عقائد باطلہ کا ایک جہان میں، اور بہت بڑا مسئلہ کہ جس میں خلاف کیا جہیمہ نے اہل سنت
کا یہی مسئلہ صفات ہے اور آیات و احادیث صفات میں تین قول ہیں اہل قبلہ کے اور ہر قول پر دو جماعتیں قائم ہیں، قول اول یہ
کہ جاری کرو ان آیات و احادیث کو ظاہر پر، قول ثانی یہ کہ کل آیات و احادیث صفات ظاہر ہیں قول ثالث یہ کہ ان آیات
و احادیث میں سکوت کرنا ضرور ہے۔ اب قول اول کی رو سے جو جاری کرنے والے ہیں ان آیات و احادیث کو ظاہر پر دو جماعتیں ہیں
پہلی جماعت جاری کرتی ہے آیات کو اوپر ظاہر ان کے اور ٹھہراتی ہے ان کے ظاہر کو جنس سے صفات مخلوقات کے اور یہ لوگ مشبہ
ہیں اور مذہب ان کا باطل ہے انکار کیا ان پر سلف نے اور اہل حق ان کی طرف متوجہ ہوئے رد کرنے کو۔ دوسری جماعت ان
دونوں میں سے وہ ہے کہ جاری کرتی ہے ان آیتوں کو اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ بزرگی اللہ تعالیٰ کے جس طرح کہ
جاری کرتی ہے اسمِ علیم و قدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا ان کے اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ
جلال اللہ عزوجل کے کیونکہ ظاہر ان صفات کا بیچ حق مخلوق کے یا جوہر ہیں نو پیدا یا عرض ہیں قائم ساتھ اس جوہر کے پس علم اور
قدرت اور کلام اور مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل ان کے بندوں کے حق میں اعراض ہیں اور منہ اور ہاتھ اور آنکھ
بندوں کے حق میں اجسام ہیں اور جب موصوف ہوا اللہ عزوجل اہل اثبات کے نزدیک ساتھ علم اور قدرت اور کلام و مشیت
کے اگرچہ ان میں سے کوئی ایسا عرض نہیں کہ جاری ہوں اس پر صفتیں مخلوقین کی پس جائز ہوا یہ کہ ہو اللہ تعالیٰ کا منہ اور دونوں
ہاتھ ایسی صفت اس کی کہ جاری نہ ہوں اس پر صفات مخلوقین کی اور یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اس کو خطابی نے اور لوگوں
نے سلف سے اور اسی پر دلالت کرتا ہے کلام جہور سلف کا اور کلام باقی اماموں کا یہی اس کے مخالف نہیں اور یہ امر واضح ہے کیونکہ
ذات مثل صفات ہوتی ہیں پس جب ذات الہی ثابت ہے حقیقتاً یعنی اس ام کے کہ جنس سے ذات مخلوقات کی ہو اسی طرح

صفات اللہ کی ثابت ہیں حقیقتہً یعنی اس امر کے کہ جنس سے صفات مخلوقات کے ہیں پس اگر کوئی شخص کہے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں علم اورید کو مگر جنس سے اس علم ابدید کے جو مقرر اور مشہور ہیں کہا جاوے گا اس سے کس طرح سمجھتا ہے تو ذات الہی کو بغیر جنس مخلوقات کے اور یہ بات تو معلوم ہے کہ صفات ہر موصوف کے مناسب ہوتے ہیں اس کی ذات کے اور مناسب ہوتے ہیں اس کی حقیقت کے پس جو شخص یہ نہ سمجھے صفات رب کو کہ جنس کی مشابہت میں مگر مشابہت صفات مخلوق میں کے پس گمراہ ہوا اپنی عقل میں اور دین میں، کیا خوب کہا ہے بعضوں نے جس وقت کہے تجھ کو جہی کہ استواء کس طرح ہے اور کس طرح ہے اترتارب کا آسمان دنیا میں اور کس طرح ہیں دونوں ہاتھ اس کے یا مثل اس کے اور صفاتوں کو کہے تو کہہ تو اس کو کہ کس طرح ہے وہ ذات اپنی میں جب کہے جہی اس کے جواب میں کہ نہیں جانتا کوئی اس کو مگر وہی اور کہہ باری تعالیٰ کی غیر معلوم ہے واسطے بشر کے پس تو کہہ اس کو کہ علم کیفیت صفات کا مستلزم ہے علم کیفیت موصوف کو پس کیونکہ معلوم ہو کیفیت اس کی صفت کی جس کی خود کیفیت معلوم نہ ہو۔ اور وہ دو گروہ کہ نفی کرتے ہیں ان آیات کے ظاہر کی یعنی کہتے ہیں کہ ان آیتوں کے باطن میں کوئی معنی ایسے نہیں ہیں کہ وہ صفت ہوں باری تعالیٰ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی ثبوتی صفت نہیں ہے بلکہ صفات اس کے یا صلی ہیں یا اضافی یا مرکب ہیں ان دونوں سے اور ثابت کرتے بعض صفات کو کہ وہ صفات سیدہ ہیں یا ثمانیہ یا قسہ عشر یعنی سات یا آٹھ یا پندرہ ہیں اور ثابت کرتے ہیں احوال کو نہ صفات کو جیسا کہ معلوم ہے مذاہب سے متکلمین کے پس یہ بھی دو قسم ہیں ایک قسم تاویل کرتے ہیں آیات کی اور مقرر کرتے ہیں مراد کو جیسے کہتے ہیں استواء بمعنی استولی ہے یعنی معنی غالب اور کہتے مراد استواء سے علم مکانی ہے اور قدر اور ظہور نور اسکے کا واسطے عرش کے یا بمعنی انتہا ہے خلق کی طرف اس کے اور سوا اس کے اور معانی جو متکلمین ذکر کرتے ہیں اور دوسری قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے ارادہ اپنا ان آیات سے لیکن اس قدر جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا جو خارج ہو جاوے ہمارے علم سے۔

اب رہا تیسرا قول یعنی سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ ان میں سے کہتا ہے جائزہ کہ ہووے مراد ان آیات سے ظاہر معنی ان کے کہ لائق ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جائزہ ہے کہ نہ ہو صفت اللہ تعالیٰ کی اور اسی طرح کے اور اقوال ہیں ان کے اور یہ طریقہ ہے اکثر فقہاء وغیرہ کا اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ہم بالکل خاموش ہیں ان سے اور نہیں پڑھتے اور تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت حدیث کے یعنی اس کی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا بے سمجھے اور روکتے ہیں دل اور زبان کو اپنی سب باتوں سے اور صواب اکثر آیات و احادیث کی رو سے قول اول میں طریقہ دوسرے گروہ کا ہے کہ دلالت کرتے ہیں آیات و احادیث کہ وہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ انتہی مقال ابن تیمیہ فی الجمویہ۔

اقول غرض مذہب صحیح صفات میں یہی ہے کہ یہ سب صفات محمول ہیں اپنے معنی ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لائق ہیں بلا تشبیہ و تاویل و بلا کیفیت و تعطیل اور یہی مذہب ہے اکابر سلف اور صلحائے خلف کا اور صفات الہی سے کہ ناطق

لہ غرض یہی مذہب ہے محدثین اور اکابر سلف اور محققین خلف کا جمیع صفات الہیہ میں کہ حقائق ان کے ثابت ہیں اور کیفیات محمول یعنی کہ حقیقت

ذات ثابت ہے اور کیفیت اس کی محمول ۱۲

ہوا اس کے ساتھ قرآن اور وارد ہوئیں اس کے ساتھ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلًا عن عیسیٰ علیہ السلام
 تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ اور اصابع چنانچہ وارد ہوا حدیث میں قلوب العباد بین اصبغین من
 اصابع الرحمن تعلیم کیا کیسا اور مجی یعنی آتا اس باری تعالیٰ کا قیامت کے دن جیسا کہ فرمایا وَجَاءَ سَأْبُكَ وَالْمَلَكُ
 صَافًا اور قریب ہوتا ہے وہ اپنی خلق سے جیسا چاہیے چنانچہ فرمایا وَنَحْنُ اقْرَابُ الْكَيْبِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور اسی
 قبیل سے ہے دونوں ہاتھ یعنی فرمایا بِلْ يَدَاكَ مَيْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ اور میں والسموات مطویات ہمینہ اور
 قبضہ یعنی مٹھی والارض جمعاً تَبَضَّتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور قدم اور رَجُلٍ اور رَجُلٍ اور عین اور نزول اور انیان اور کلام اور
 قول اور ساق اور حقو اور خبث اور فوق اور استواء اور قُوَّةُ اور قُرْبُ اور لَعْدُ اور ضحك اور تعجب اور حُب اور كَرَامَتٌ اور نَقْتٌ اور
 اور رضا اور غصبت اور مَحْظٌ اور علم اور حَيَوَةٌ اور قُدْرَتٌ اور ارَادَةٌ اور مَشِيَّتٌ اور سَمْعٌ اور بَصَرٌ اور مَعِيَّتٌ اور فَرْخٌ وغیرہ کہ وارد
 ہوئے ہیں احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں، اور داخل ہوا جہم بن صفوان امام مالک کی مجلس میں اور پڑھا الرحمن علی العرش
 استوی کو اور پوچھا کیف استوی یعنی کیونکر استوی کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر آپ نے فرمایا الاستواء معلوم و الکيف
 مجهول و الايمان به واجب والسؤال عنه بدعة یعنی استواء باعتبار معنی ظاہری کے معلوم ہے اور کیفیت اس کی مثل
 کیفیت سائر صفات کے مجهول ہے اور ایمان اس کے لفظ و معنی پر واجب ہے اور سوال کیفیت سے بدعت ہے اور یہ ایک کلیہ ہے
 جمع صفات الہیہ میں مثل ید و وجہ وغیرہ کے جو اوپر مذکور ہوئے۔

روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 نہ اٹھیں گے دونوں قدم ابن آدم کے قیامت کے دن اس کے رب
 کے پاس سے یہاں تک کہ پوچھی جاویں اس سے پانچ چیزیں
 اول عمر اس کی کہ کس میں صرف کی دوسرے جوانی اس کی کہ کس میں
 خرچ کی تیسرے مال اس کا کہ کہاں کمایا اور چوتھے کس کام میں
 لگایا پانچویں کیا عمل کیا اپنے علم میں سے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ
 عَنْ عُمُرِهِ فَيَمَّا أَفْتَاهُ وَعَنْ شَيْءٍ فَيَمَّا أَفْتَاهُ وَعَنْ
 مَالِهِ مِنْ أَيْنِ اتَّسَبَهُ وَفِيْمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا
 عَمِلَ فَيَمَّا عَمِلَ۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن مسعود کی روایت سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
 ہیں مگر حسین بن قیس کی استاد سے اور حسین ضعیف ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی سعید سے
 بھی روایت ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ سلمی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے نہ اٹھیں گے قدم کسی بندے کے یہاں تک کہ پوچھا جاوے
 اس سے کہ عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم سے اپنے کس پر عمل
 کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کو کس

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ
 عُمُرِهِ فَيَمَّا أَفْتَاهُ وَعَنْ عَلَيْهِ فَيَمَّا فَعَلَ وَعَنْ
 مَالِهِ مِنْ أَيْنِ اتَّسَبَهُ وَفِيْمَا أَنْفَقَهُ وَ
 جِسْمِهِ فَيَمَّا أَفْتَاهُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبد اللہ بن جریج مولانا میں ابی ہریرہ سلمیٰ کے اور ابو ہریرہ سلمیٰ کا نام نفاہ بن عبید ہے۔

روایت سے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا خیر دو مجھے کہ مفلس کون ہے، عرصہ کی صحابہ نے کہ مفلس ہماری اصطلاح میں یا رسول اللہ وہ ہے کہ وہ ہم و متاعِ خانگی نہ رکھتا ہو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفلس میری امت میں وہ ہے کہ قیامت کے روزہ نماز اور زکوٰۃ لیکر آدمی اس صورت سے آئے گا کہ بُر کہا ہو کسی کو اور کالی دی ہو کسی کو اور کھا گیا مال کسی کا اور بہا گیا ہو خون کسی کا اور مالا ہو کسی کو پس بھاویں اس کو بدلہ میں دیویں مظلوموں کو نیکیاں اس کی پھر اگر نیکیاں اس کی تمام ہو گئیں اس سے پیشتر کہ بدلہ پورا ہو اس کے ظلموں کا تو لیے جاویں گت مظلوموں کے اور رکھ دیے جاویں اس پر اور ڈال دیا جاوے دوزخ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتُّدْرُونَ مِنَ الْمُفْلِسِ قَالُوا الْمُفْلِسُ فَيَتَى يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلْوَةٍ وَصِيَابِ مَرَّةٍ لَوْ قِيَامِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَدَّتْ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا أَيْقَعُدُ يَنْقُصُ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ قَنَيْتَ حَسَنَاتُكَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْكَ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس بندے پر کہ جس پر کچھ مظلوم ہو اپنے بھائی کا اس کی عزت یا مال میں پھر آیا وہ اور اس سے معاف کروا لیا قبل مؤاخذہ آخرت کے اور وہاں تو نہ ہوگا درہم اور نہ دینار پھر اگر ہو نہیں ظالم کی نیکیاں لیا جاوے گا بدلہ اس کی نیکیوں سے اور اگر نہ ہو نہیں نیکیاں رکھ دیئے جاویں گے گناہ مظلوم کے ظالم کی گردن پر۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيهِ عِنْدَهُ مَطِيمَةٌ فِي مَرَضٍ أَوْ مَالٍ فَجَاءَهُ فَاسْتَعْلَمَهُ قَبْلَ أَنْ يُؤَخَّذَ وَلَيْسَ ثُمَّ دِيْبَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَلُوا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماتدا اس کی۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورے دیئے جاویں گے اہل حقوق کو حق ان کے یہاں تک بدلہ لیا جاوے گا بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدَّ الْعُقُودُ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى تَقَادَ الشَّاةُ الْجَلْعَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ

ف: اس باب میں ابی ذر اور عبد اللہ بن انس سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے مقدار سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب ہوگا قیامت کا دن قریب کیا جاوے گا آفتاب بندوں سے یہاں تک کہ ہو جاوے گا بقدر ایک میل کے یا دو میل کے یعنی اتنے قاصدے پر ہوگا، کہا سلیم بن عامر نے انہیں جانتا میں کونسی میل مراد لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا مراد لی مسافت نہ مین کی یعنی جسے کو س کہتے ہیں یا سلمانی جس سے سر مرہ لگاتے ہیں آنکھ میں پس فرمایا آپ نے پس گچھا دیوے گا ان کو آفتاب پھر ڈوب جاوے گا وہ لپٹنے میں اپنے اعمال کے موافق سو کسی کو پہنچے گا پسینہ اڑی رہی تک کسی کو دونوں گھٹنوں تک کسی کو کمر تک کسی کو منہ تک کہ لگام کی مانند ہو جاوے گا پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اشارہ فرماتے تھے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف یعنی لپٹتے لوں لگ جاوے گا

بَابُ عَنِ الْمَقْدَادِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَبَتْ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى يَكُونَ قَيْدًا مِثْلَ اثْنَتَيْنِ قَالَ سَلِمَةُ بْنُ عَاهِرٍ لَا أَدْرِي أَيْ مِيلَيْنِ عَنِّي أَمْ سَافَةٍ الْأَرْضِ أَمْ مِثْلَ ذَلِكَ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَضَمَّرُ لَهُمُ الشَّمْسُ تَكُونُونَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُكَ إِلَى عَقْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُكَ إِلَى كَتِفِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُكَ إِلَى حَقْوَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ إِنْجَامًا قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدَيْهِ إِلَى فَيْرِ آئِي لُجْمَةٍ إِنْجَامًا -

اس کے منہ تک جیسے لگام لگی ہوتی ہے۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابن سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے مجمع سے روایت کی ہم سے ابو زکریا نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی جس دن کھڑے ہوں گے لوگ اب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہمارے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے ابن عمون سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے بنی سلمی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

باب حشر کے میدان میں

روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر میں لائے جائیں گے لوگ قیامت کے دن ننگے بدن ننگے پیر بغیر قند کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت کما بدانا اول خلق نفیہ الایۃ یعنی جیسے پہلے پیدا کیا ہم نے دوبارہ ویسے ہی پیدا کریں گے ہم وعدہ ہے ہمارے ذمہ پر بے شک ہم کرتے والے انتہی اور جیسے کھڑے ہوتے جاویں گے خلائق میں سے ابراہیم

باب مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحَشْرِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحَشْرِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَفَاةً مَرَأَةً عُرْلاً كَمَا خَلَقُوا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ لَوْحٍ نَحْنُ نَعْبُدُهُ وَعُدُّوا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يَكْسَى مِنَ الْخَلَائِقِ إِبْرَاهِيمُ وَيُؤْخَذُ مِنْ عَمَائِهِ بِرِجَالِ ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ

فَأَقُولُ يَا رَبِّ اصْحَابِي نِيْعَالٍ إِنَّكَ لَا تَدْرِي
مَا أَخَذْتُمْ وَأَبْعَدَكَ إِنَّهُمْ سَمَّ سَيِّئًا كَوْنَا
مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُتَّكِفِينَ قَا رَقَاتِهِمْ
فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْغَيْدُ الصَّالِحُ إِنَّ تَعْدِيَهُمْ
يَأْتِيهِمْ عِيَادُكَ وَإِنْ تَعَفَّرَ لَهُمْ فَسَاءَتْكَ
أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ۔

علیہ السلام ہوں گے اور لے جائیں گے بعض اصحاب کو میری دلہن
طرف یعنی عرش کے اور بعض کو بائیں طرف پھر میں کہوں گا یعنی
بائیں طرف والوں کے لیے اے رب یہ اصحاب ہیں میرے
پھر کہا جاوے گا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں
نے بعد تمہارے اور ہمیشہ رہے گا پیچھے لوٹتے اپنی ابریلوں پر
جب سے کہ جُبا ہوا تو ان سے سو کہوں گا میں جیسے کہا بندے صالح
نے یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے ان تعذبہم لآیۃ یعنی اگر عذاب کرے تو ان کو تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشنے تو زبردست
ہے حکمت والا۔

فان روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنی نے دونوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ
سے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔

متوجہ اور پہلے جیسے کپڑے پہنائے جائیں گے ابراہیم ہوں گے اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے راہ خدا میں
سب سے پہلے اتارے گئے اور آگ میں ڈالے گئے۔ قولہ اور بعض کو بائیں طرف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک عمل و
ایمان درست نہ ہو آدمی عذاب سے بچ نہیں سکتا اگرچہ صحبت یافتہ رسول کے ہوں پھر اور کسی صحبت پر متغیر ہونا اور مغرور
ہو کر عمل میں سستی کرنا محض جہالت ہے۔ اکثر صحبت یافتہ مشائخین کے اس مرض مہلک میں گرفتار ہیں۔ قولہ، تم نہیں جانتے
کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے آہ۔ معلوم ہوا کہ دین میں نئی بات نکالنا اور اس پر عامل اور مصر ہونا اس سے بڑھ
کہ کوئی گناہ نہیں چنانچہ فرمایا آپ نے دوسرے مقام میں شَرُّ الْأُمُورُ مُحَدَّثَاتُهَا قَوْلُهُ، اور ہمیشہ رہے پیچھے لوٹتے اپنی ابریلوں پر
یعنی مرتد ہو گئے دین سے یعنی جیسے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وقت مالغان زکوٰۃ مرتد ہو گئے تھے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّكُمْ تُعْشَرُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَ
تُجْرُونَ عَلَى وَجْهِكُمْ

بند مذکور روایت ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کہ تم میدانِ حشر میں لائے جاؤ گے پیدل
اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض لوگ اپنے
موہوں پر

فان اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب مَا جَاءَ فِي الْعَرَضِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ
عَرَضَاتٍ فَمَا عَرَضَتَانِ فَعِدَالٌ وَمَعَادِيكٌ وَمَا
الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تُطِيرُ الصُّحُفُ فِي

باب آخرت کی رو بکاریوں کے بیان میں
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پیش کیے جاویں گے اور رو بکاری میں آویں گے
لوگ قیامت کے دن پھر دو بار میں گفت و شنید اور عذر و
معذرت ہے اور تیسرے بار اڑیں گے نامہ اعمال ہاتھوں میں

قَالَ فَاحْبِئْ بِمِثْلِهِ وَاحْتَدِ بِشَيْءٍ لِّهِ -

تو کوئی داہنے ہاتھ میں لینے والا ہے کوئی بائیں میں

ف: اور صحیح نہیں یہ حدیث اس نظر سے کہ حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہ سے پس کوئی راوی دونوں کے پیچ میں چھوڑ ہے اور سند متصل نہیں اور روایت کی بعضوں نے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہیں انہوں نے حسن سے انہوں نے ابو موسیٰ سے ان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب مناقشہ حساب کے بیان میں

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سختی کیا گیا اور تقیر و تطہیر سے پوچھا گیا حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جس کو کتاب ملی داہنے ہاتھ میں اس سے حساب لیا جاوے گا آسانی سے، فرمایا آپ نے وہ فقط عملوں کا روبرو کر دینا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كُتِبَتْ الْحِسَابُ لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ قَامًا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ يَمِينِهِ فَسَوَّاهُ يَحَاسِبُ سَائِلًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرُضُ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے۔

باب بندہ بے خیر کے بیان میں

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے لائیں گے ایک ابن آدم کو قیامت کے دن گویا کہ وہ بچہ ہے پھر پاپا کا یعنی کمال ذلت سے لاویں گے پھر کھڑا کیا جاوے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے پھر فرماوے گا اللہ تعالیٰ دیا میں نے تجھ کو مال و اسباب اور عنایت کیے تجھ کو لونڈی اور غلام اور انعام کیا میں نے تجھ پر پھر کیا عمل کیا تو نے سو کہے گا جمع کیا میں نے اس مال کو اور بڑھایا اس کو اور چھوڑا اسے دنیا میں اس سے زیادہ کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر بھیج دنیا میں کہ اسے لیکر آؤں سب کا سب تب فرماوے گا اللہ تعالیٰ دکھا مجھے جو تو نے آگے بھیجا ہو یعنی صدقات و خیرات میں دیا ہو پھر وہ کہے گا اے رب میں جو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا اسے زیادہ اس سے کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر دنیا میں بھیج کہ میں سب لیکر آؤں اور یہ اس بندے کا حال

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ يَذُجُ بِيَوْمٍ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ تَعَالَى يَقُولُ اللَّهُ عَطَيْتُكَ مَوْلُوكَ وَاعْتَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا اصْنَعْتَ يَقُولُ لَعْنَةُ وَشْرَتِكَ وَتَرَكْتَهُ أَكْثَرَمَا كَانَ رُجِعْتَنِي إِلَيْكَ بِهِ كُلَّهُ يَقُولُ لَهُ أَمْرَانِي مَا مَتَّ يَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتَهُ وَشْرَتَهُ أَكْثَرَمَا نَ كَانِ رُجِعْتَنِي إِلَيْكَ بِهِ كُلَّهُ قَالُوا أَعْبُدُكُمْ يَقْتَدِمُ يُرَادُ بِمُضَى بِهِ إِلَى النَّارِ -

الکاس نے کسی امر خیر میں مال نہ خرچا ہوگا پھر لے جائیں گے اسے دوزخ میں۔

کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حسن سے اور کہا اس کو انہیں کا قول اور مرفوع نہ کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقولہ نہ ٹھہرایا اور اسماعیل بن مسلم صنف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے روایت ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَا قَالَ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتَى بِالْعَبْدِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ اَلَمْ اَجْعِدْ تَاكِ سَمْعًا
 وَبَصَرًا اَوْ مَالًا وَاَوْ كَدًا اَوْ سَخِرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ
 وَاَعْرَضْتَ وَتَرَكْتُكَ تَرُدُّسَ وَاَسْ وَتَرَبُّعًا فَاَنْتَ
 تَطْعُنُ اِنَّكَ مُلَاقِيْ كَيَوْمِكَ هَذَا يَقُوْلُ لَا
 يَقُوْلُ لَهُ الْيَوْمَ اَنْتَ اَوْ كَمَا نَسِيتَنِيْ۔

ظہیرہ وسلم نے لائیں گے ایک بندہ کو قیامت کے دن اور فرادے
 گا باری تعالیٰ اس سے کیوں میں نے تجھ کو نہ دیتے تھے کان اور
 آنکھ اور مال اور اولاد اور تابع نہ کر دیا تیرا چار پایوں کو اور کھیتی کو
 اور چھوڑ دیا تجھے کہ نہیں بنا پھر سے قوم کا اور چوتھ لیا کرے ان
 سے پھر تجھے خیال تھا کہ ایک دن مجھ سے ملنا ہے تجھ کو اور وہ دن
 ہے آج کا سو وہ کہے گا مجھے تو خیال نہ تھا اس کا فرادے گا اللہ تعالیٰ

سو آج میں تجھے بھول جاتا ہوں جیسے تو مجھے بھول گیا تھا دنیا میں۔

متوجم، بھولنے سے مراد ہے آج کے دن چھوڑ دوں گا میں تجھے عذاب میں پڑا رہے گا تو جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہے
 ایسے ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت کی بھی فالیوم ننساہم یعنی آج کے دن ہم ان کو بھول جائیں گے یعنی
 چھوڑ دیں گے ان کو عذاب میں پڑا ہوا۔

بَابُ مِنْهُ

بَابُ زَمِيْنِ كِيْ كُوَاهِيْ كِيْ بِيَانِ مِيْنِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یہ آیت یومئذ تحدث اخبارها یعنی اس
 دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں پھر فرمایا اصحاب سے جانتے
 ہو تم کیا ہیں خبریں اس کی عرض کی انہوں نے اشد اور رسول
 خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے اخبار اس کے یہ ہیں کہ گواہی دے
 گی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالیٰ کے آگے اس عمل کے جو کیا اس
 نے اس کی پیٹھ پر اس طرح پر کہ کہے گی وہ عمل کیا اس نے ایسا اور ایسا فلاں فلاں دن میں فرمایا آپ نے اسی کا حکم دیا
 اس زمین کو اللہ تعالیٰ نے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تَحْدُثُ اَخْبَارَهَا قَالَ
 اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوْا اللّٰهُ وَاَسْ وَاَسْ وَاَسْ
 قَالَ قَاتِ اَخْبَارُهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ
 اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا اَوْ كَذَا
 فِيْ يَوْمٍ كَذَا اَوْ كَذَا اَقَالَ بِهَذَا اَمْرَهَا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّوْرِ

بَابُ صُوْرِ كِيْ بِيَانِ مِيْنِ

متوجم صور کی حقیقت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ چھونکا جاتا ہے جس میں مجاہد نے
 کہا صورت اس کی مانند بوق کے بعضوں نے کہا صور جمع ہے صورت کی اور یہی قول ہے حسن کا اور اصح قول اول ہے اور

احادیث باب اس کی مؤید ہیں۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ آیا ایک گنوار

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ
 اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے فرمایا آپ نے
 ایک نونگا ہے کہ اس میں چھونکا جاوے گا قیامت کے دن۔

مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يَنْفَعُ قَيْسًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث سلمان تمیمی سے اور نہیں جانتے ہم اسے گمراہی کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ أَنْعَمَ وَمَا حَبِ الْقَرْنِ قَدْ أَنْعَمَ الْقَرْنُ وَأَسْمَعُ الْأُذُنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالْتَّفَحِ يَنْفَعُ فَكَاتَ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُولُوا أَحْسِنًا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکہ آرام کروں میں اور صاحب قرن یعنی اسہ اقبل علیہ السلام قرن کو منہ میں لیے ہوئے اور کان لگائے ہوئے ہے کہ کب حکم ہووے پھونکنے کا کہ اسی وقت پھونک دے سو گویا یہ امر سمجھ کر گزرا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آپ نے کہو تم حسبتنا اللہ نعم الوکیل علی اللہ تو کلنا یعنی کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا ہے وکیل اللہ پر تو کل کیا ہم نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عطیہ سے اور انہوں نے روایت کی ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

باب صراط کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصِّرَاطِ
عَنْ الْبَغِيضَةِ بَيْنَ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَاءُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الصِّرَاطِ سَلِمَ سَلِمَ۔

روایت ہے معینہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شعراء مومنوں کا پہل صراط پر یہی ہے اسے رب سلامت رکھو اسے رب سلامت رکھو۔

ف: یہ حدیث عزیز ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت سے۔

عَنْ أَسْبِنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا قَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّنَ أَطْلُبُكَ قَالَ أَطْلُبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنَّ لِمِثْرَانِ قَالَ أَطْلُبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنَّ لِمِثْرَانِ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبُنِي عِنْدَ الْعَوْضِ فَإِنِّي كَأَنَّ هَذِهِ الثَّلَاثُ الْمَوَاطِنَ۔

روایت ہے اس رضی سے کہا سوال کیا اور درخواست کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ شفاعت کریں میری قیامت کے دن فرمایا آپ نے میں کرنے والا ہوں پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ کہا ڈھونڈو میں آپ کو فرمایا پہلے تو مجھے پہل صراط پر ڈھونڈو میں نے کہا اگر وہاں نہ ملوں میں آپ سے فرمایا آپ نے ڈھونڈو میز ان کے پاس میں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملوں میں آپ سے فرمایا ڈھونڈو مجھے حوض کوثر پر اور میں خطا نہ کروں گا ان تین مواطن سے یعنی خواہ نخوہ ملوں گا انہیں

تین مقاموں میں سے کسی مقام پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے، عزیز ہے نہیں جانتے ہم اسے سند سے۔

باب ماجاء فی الشفاعة

باب شفاعت کے بیان میں

متروجم شفیع اور شفاعت مصدر ہے معنی اس کے سوال کرنا واسطے تہجد کے جرائم و ذنوب سے اور شفیع یکسر فاوہ شخص سے کہ شفاعت قبول کرے اور نفع فاوہ میں کی شفاعت قبول کی جائے اور شفیع قبول کرنا شفاعت کا اسمی سے ہے حدیث اشفع شفیع یعنی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جاوے گی پس شفیع کا مصدر شفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لازم آتا ہے تو شفاعت عظمیٰ مراد ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث اعطیت الشفاعة میں شکر یہ ہے شفاعت عظمیٰ کے عنایت ہونے کا، اور نہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیاء بلکہ علماء اور شہداء کو بھی، یا مراد ہے شفاعت کبار کی کہ مخصوص ہے بنجام رسالت کے ساتھ یا شفاعت مقبولہ کہ کبھی رد نہ ہو یا شفاعت اسکی کہ جس کے دل میں ذرہ بھرا ایمان ہو اور شفاعت مطلق کسی قسم سے یعنی سوا شفاعت عظمیٰ کے کبھی تشقیل اعمال امت کے لیے ہے میزان پر کبھی خروج کے لیے ہے ناری سے کبھی ادخال جنت کے لیے یعنی حساب و کتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لیے اور تخفیف کبھی النار عذاب میں سے کبھی تقبیل مکت میں اسی طرح شفاعت کبھی رفع درجات کے لیے ہے جنت میں کبھی اسم جہنمی کے لیے بہشت میں کبھی اقامت قدم کے لیے مراط پر کبھی تکثیر حور کے لیے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا انا اول شفیع و اول مشفوع یعنی میں پہلے باب شفاعت کھوتے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جاوے گی، اور فرمایا آپ نے انا اول شافع فی الجنۃ مراد اس سے دخول جنت ہے یا رفع درجات جنت میں اور نزول برکات بہشت میں، اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فیہ ذنوب لہ فی الشفاعة مراد اس سے مقام محمود ہے اور پہلے شفاعت اراحت اہل موقف کے لیے ہوگی ہول اور خوف قیامت سے اور اس شفاعت کے متکرر معتزل بھی نہیں اور اسی طرح رفع درجات کے لیے جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جس میں خروج عن النار مذکور ہے اور اہل سنت کے نزدیک خروج عن النار شفاعت انبیاء و صلحاء علی انصوص بشفاعت سید الانبیاء و صدق الاصفیاء باسانید صحیحہ ثابت ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابوطالب کو میری شفاعت نفع دے گی مراد اس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے مشفع لہ کو ویسی ہی موجب ثواب و اجر ہے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے اشفعوا فلتخرجوا یعنی شفاعت کرو تاکہ اجر حاصل ہو اور آیت من شفیع شفاعتہ حسنہ بھی شاہد اس مقصود کی ہے اور شفیع کے معنی لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ واشفع والوتر میں بھی مراد ہے یعنی حفت اور طاق اور حدیث امر بلال ان یشفع الاذان میں بھی مراد ہے یعنی اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ واشفع والوتر میں یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے مل کر حفت ہو جائے اور وتر سے یوم عرفیا وتر سے ذات مقدس باری تعالیٰ مراد ہے کہ ثانی و نظیر اس کا مفقود ہے اور شفیع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا حفت و جوڑا موجود ہے۔

<p>روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پھر اٹھایا آپ نے اس میں سے دست اور اچھا لگتا تھا اور پتہ آتا تھا وہ آپ کو پھر نوچا آپ نے ایک بار اس میں سے اپنے دندان مبارک یا</p>	<p>عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُوقُ فَمِ إِلَيْهِ النَّوَامُ فَأَكَلَهُ وَكَانَ يُعِيبُهُ فَتَهَشُّ مِنْهُ تَهَشَّةٌ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَذُوقُونَ</p>
---	---

مَذَٰلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الْآقِلِينَ وَالْآخِرِينَ
 سَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الْوَعْدَ وَيَقْدِرُهُمْ
 بِصَرِّ وَتَدْنُوا لِلشَّمْسِ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ
 بِتِ الْعَمِ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَ لَا
 يَحْمَلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ تَشْفَعُ
 لَكُمْ إِلَىٰ رَبِّكُمْ قَيُّوْلُ النَّاسِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 يَكْتُمُ بَادِرًا مِّنْ يُّوتُونَ أَدْمَقُ قَوْلُونَ أَنْتَ أَيُّ
 لِبَشَرٍ خَلَقَكَ اللَّهُ بِبِدَاةٍ وَ نَفَخَ فِيكَ مِنْ رُّوحِهِ
 وَ أَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ إِشْفَعُ لَنَا إِلَىٰ
 رَبِّكَ أَمَا تَرَىٰ إِلَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَىٰ
 مَا قَدْ بَلَغْنَا قَيُّوْلُ لَهُمْ أَدْرَأْتِ رَأَيْتُ قَدْ
 نَقِصَبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَ
 لَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَ إِنَّهُ قَدْ نَهَا قِي
 مَنِ الشَّجَرَةَ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا
 إِلَىٰ الْغَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَىٰ نُوحٍ قَيُّوْلُونَ
 نُوحًا قَيُّوْلُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ
 إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ قَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا
 إِشْفَعُ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ أَلَا تَرَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَىٰ
 مَا قَدْ بَلَغْنَا قَيُّوْلُ لَهُمْ نُوحُ إِنَّ رَأَيْتُ قَدْ نَقِصَبَ
 الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَ لَنْ يَغْضَبَ
 بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَ إِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا
 عَلَىٰ قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَىٰ الْغَيْرِي
 إِذْ هَبُوا إِلَىٰ إِبْرٰهِيْمَ قَيُّوْلُونَ إِبْرٰهِيْمَ قَيُّوْلُونَ
 يَا إِبْرٰهِيْمَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَ حَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ
 الْأَرْضِ فَاشْفَعُ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ أَلَا تَرَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ
 قَيُّوْلُ إِنَّ رَأَيْتُ قَدْ نَقِصَبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ

ڈارھوں سے پھر فرمایا میں سردار ہوں آدمیوں کا قیامت کے دن
 تم جانتے ہو کہ کیوں اس لیے کہ جمع کرے گا اللہ عزوجل اگلے پچھلے
 لوگوں کو ایک پیٹری زمین پر پھر اس طرح اکٹھے ہوں گے کہ سنا
 سکے گا ان کو آواز ایک پکارنے والا اور دیکھ سکے گا ان کو صاحب
 بصر اور قریب ہوگا ان سے آفتاب اور لوگوں میں غم و کرب اس
 درجہ پہنچ جاوے گا کہ طانت نہ رکھ سکیں گے اور متحمل نہ ہو سکیں گے
 وہ اس کے کہیں گے یعنی لوگ بعض سے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ کہاں
 تک پہنچی مصیبت تمہاری کیا دیکھتے نہیں تم ایسے شخص کو شفاعت
 کرے تمہارے رب کے پاس، سو کہیں گے بعضے بعض سے چلو تم آدم
 علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور
 کہیں گے تم ابو البشر ہو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست
 مبارک سے اور پھونکی آپ میں اپنی پیدا کی ہوئی روح اور حکم فرمایا
 فرشتوں کو کہ انہوں نے سجدہ کیا آپ کو سو شفاعت کیجیے ہماری
 اپنے رب کے پاس کیا دیکھتے نہیں آپ کہ ہم سب کس بلا میں گرفتار
 ہیں کیا دیکھتے نہیں آپ کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے
 ان کو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہے ایسا کبھی اس سے
 پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اس کے بعد اور اس نے مجھے منع فرمایا تھا
 ایک درخت سے سونا فرمائی کی میں نے اس تعالیٰ شانہ کی نفسی نفسی
 نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس پھر آئیں
 گے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے نوح تم پہلے
 رسول ہو کہ بھیجے گئے زمین والوں کی طرف اور نام رکھ دیا تمہارا اللہ
 جل جلالہ نے تیرا شکر گزار شفاعت کر دہماری اپنے پروردگار کے
 پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم ہم کس بلا میں ہیں کیا نہیں دیکھتے تم کہ
 کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان سے نوح علیہ السلام
 میرا رب آج کے دن غصہ میں ہے ایسا کہ کبھی غصہ میں نہ ہوا اس
 سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا اس کے بعد اور میرے واسطے ایک دعائے
 مقبول و مستجاب تھی تو وہ خرچ کر دی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے

قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي لَأَكْتُبُ
 لَكَ ثَلَاثَ كِتَابَاتٍ كَذَا كَرِهْتَ إِيَّاهُنَّ فِي
 الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي
 إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى يَا تُوتُونَ مُوسَى يَقُولُونَ يَا مُوسَى
 أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَدَلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَامِهِ
 عَلَى النَّاسِ إِشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَكَ تَرَى مَا نَحْنُ
 فِيهِ نَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ فَغَضِبَا
 لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
 وَإِنِّي قَدْ مَاتَتْ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي
 نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى
 عِيسَى يَا تُوتُونَ عِيسَى يَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ
 رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحُ
 مِثْلَهُ وَكَلِمَتِ النَّاسِ فِي الْمَقْدِ إِشْفَعُ لَنَا إِلَى
 رَبِّكَ أَكَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ نَقُولُ عِيسَى إِنَّ
 رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ فَغَضِبَا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ
 مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَدْكُرْ
 ذُنُوبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي
 إِذْ هَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا تُوتُونَ
 مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ
 أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ لَكَ مَا
 تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ إِشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ
 أَكَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ قَانَطَلِقُ فَإِنِّي تَحْتَ
 الْعَرْشِ فَأَخِرُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ
 اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَعَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ
 شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يَقَالُ
 يَا مُحَمَّدُ أَرْفَعُ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعُ
 تُشْفَعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي قَائِلًا يَا رَبِّ أُمَّتِي

نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ
 السلام کے پاس اور کہیں گے اے ابراہیم تم نبی اللہ کے ہو اور خلیل یعنی
 دوست اس کے زمین والوں میں سے سو شفاعت کرو ہمارے واسطے
 اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ
 کہیں گے بے شک میرا رب ایسا غضب ناک ہے آج کے روز کہ
 کبھی ایسا نہ ہوا اور نہ ہوگا اور میں نے تین جھوٹ بولے پھر ذکر کیا
 ابو حنیان نے اپنی روایت میں نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس
 سو میرے جاؤ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے موسیٰ علیہ
 السلام کے پاس اور کہیں گے اے موسیٰ تم رسول ہو اللہ کے فضیلت
 دی تم کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اپنی رسالت کے اور کلام کے تمام لوگوں پر
 تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم
 کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک رب میرا آج کے روز اس
 قدر غضب ناک ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوگا اور میں نے مار ڈالی ہے ایک
 جان یعنی تبلی کہ نہیں حکم ہوا تھا مجھے اس کے مارنے کا مجھے آج اپنی
 جان کی نکر ہے نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس
 جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب عیسیٰ علیہ السلام کے
 پاس اور کہیں گے اے عیسیٰ تم رسول ہو اللہ تعالیٰ کے اور کلمہ اس کا
 کہ ڈالا اس نے مریم کی طرف یعنی بغیر اسباب ولادت کے فقط اللہ
 کے کن فرمانے سے پیدا ہو گئے ہو اور روح اس کی طرف سے اور کلام
 کیا تم نے لوگوں سے گود میں یعنی اپنی ماں کے تم شفاعت کرو ہماری
 اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس مصیبت میں ہیں
 پھر کہیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا
 کہ کبھی نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسیٰ نے کسی اپنی خطا
 کا اور کہا نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس، جاؤ
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آئیں گے وہ سب محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس اور کہیں گے اے محمد تم رسول ہو اللہ عزوجل کے
 اور تم میرے جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس، جاؤ

اَمْتِي يَا رَبِّ اَمْتِي يَقُولُ يَا مَعْشَرَ اَدْخِلْ
مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ
الْاَيْمَنِ مِنَ الْبُوابِ الْعَجَّتِ وَهُمْ شُرَكَاءُ
النَّاسِ فَيَمَّا سَوَى ذَلِكِ مِنَ الْبُوابِ
شُحْرُ قَالَ وَ اَلَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ مَا بَيْنَ
مَكَّةَ وَهَجْرَةَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبَصْرَةَ

شفاعت کرو تم ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے آپ
کہ ہم کس مصیبت اور بلا میں ہیں سو میں چلوں گا اور آؤں گا نیچے عرش
کے اور گہر پڑوں گا سجدہ میں اپنے رب کی تعظیم کے لیے پھر کھولے
گا اللہ تعالیٰ میری حینان ولسان پر اپنی محامد اور حسن وشنا کو اس
قدر کہ نہ کھولا ہو گا کسی پر مجھ سے پہلے پھر کہا جاوے گا مجھ سے اسے
محمدؐ اٹھاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤ گے اور شفاعت کرو تمہاری
شفاعت قبول کی جائے گی پھر اٹھاؤں گا میں اپنا سرا اور کہوں گا اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب
مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی پھر فرماوے گا باری تعالیٰ شانہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم داخل کرو تم اپنی امت میں سے
ان لوگوں کو جن پر حساب و کتاب نہیں ہے دہانے دروازے میں جنت کے اور وہ لوگ شرک میں سے اور دروازوں میں سے بھی
لوگوں کے یعنی داخل ہوتے ہیں پھر فرمایا تم سے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ دوپٹ میں جنت کی پٹوں سے
ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور یحیر میں یا جیسا مکہ اور بصرہ میں۔

ف: اس باب میں ازنا بکر صدیق اور انس اور عقیقہ بن عامر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے۔

مترجم نوٹ: اٹھایا دست اور اچھا لگتا تھا آپ کو الہ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اس لیے حضرت کو پسند تھا۔
قولہ فَتَمَسَّ نَهَشَةً یعنی نوچا ایک بار نوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بھی وارد ہوا ہے اور اگر بسین معجم پڑھا جائے تو معنی اس کے نوچنا
گوشت کا ہڈی پر سے دانت کے کناروں سے اور بسین مہملہ نوچنا گوشت کا ڈاڑھوں سے (علی ما قالہ الطیبی) قولہ میں سردار ہوں
آدمیوں کا، غرض سید کے دو معنی ہیں اول مالک و متصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے سید
نہیں بلکہ سوا باری تعالیٰ کے یہ معنی کسی میں پائے نہیں جاتے۔ اس معنی سے حدیث میں وارد ہوا "السید ہوا اللہ" یعنی سید اللہ
ہی ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مالک کا حکم مملوکوں کی طرف اترے تو پہلے اس شخص پر اترے اور وہ سب لوگوں کو سنا
دیوے اس معنی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سردار ہیں چنانچہ اس حدیث میں اس معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا
کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ کی صفات میں سے ہے بدو وجہ وغیرہ اور ثابت ہیں وہ اس ذات
مقدس کے لیے جیسے کہ ثابت ہیں سمیع اور بصیر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا کیفیت ان کو ثابت کرنا پر ضرور ہے۔ نہیں
انکار کیا ان کا مگر طاعت جہمیدہ نے خذلہم اللہ، اور فرمایا اللہ عزوجل نے لَمَّا خَلَقْتُ بَيْدَتِي اور نہ انکار کیا اس کا آدم علیہ السلام کے شیطان
نے بھی اور اگر مراد ہوتی ید سے قدرت وغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا میں تیری قدرت سے نہیں بنا ہوں پس باطل ہوا قول ان کا جو تاویل کرنے
ہیں اس کی ساتھ قدرت اور قوت وغیرہ کے اور نہ انکار کیا اس کا یہود نے بلکہ عیب لگایا اس کو مغلول ہونے کا باوجود اثبات ید
کے اور ملعون ہو گئے وہ فقط عیب لگانے سے اس میں پھر کیا حال ہو گا ان کا جو بالکل اس کی نفی کے درپے ہیں اور تفسیر معالم التنزیل
میں ہے يَدُ اللّٰهِ صِفَةٌ مِّنْ ذَاتِهِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْوَجْهِ وَكَمَا لِحَلِّ ذِكْرُهُ لَمَّا خَلَقْتُ بَيْدَتِي وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ يَدَيْهِ يَمِينٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَعْنَاهِ فَعَلَى الْعِبَادِ فِيهَا الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ
وَقَالَ أَيْمَنُ السَّلَفِ وَأَهْلُ السُّنَّةِ فِي هَذِهِ الصِّغَاتِ آمِنٌ وَهَذَا كَمَا جَاءَتْ بِهَا كَيْفَ.

یعنی یہ ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ کی اس کی صفات میں سے مانند سمع و بصر و غیرہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزوجل نے لما خَلَقْتُ بَيْتَكَ
اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اس تعالیٰ شانہ کے برکت والے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتوں کو اور واجب
سندوں پر ایمان لانا اس پر اور مان لیتا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتوں کے باب میں کہ جاری کرنا کو جیسے
آئی ہیں بلا کیف انتہی۔

قولہ نفسی نفسی الخ یعنی میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اس کی کرے (مجمع) وہ خرچ کی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت
کے لیے آہ، حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دُعا مقبول ہے میں نے اپنی دُعا کو رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کی شفاعت
میں خرچ کر دوں گا۔ اور حضرت توح علیہ السلام کی دُعا سے مراد ہے یہ دُعا: لَا تَذُرْ عَلَيَّ الْأَرْضَ مِنَ الْكَافِرِينَ دِيَارًا أَوْ كُوْلًا
اور میں نے تین مچھوٹ بولے الخ پہلا یہ کہ کفار سے آپ نے فرمایا جب انہوں نے اپنے میدان میں بلایا اِنِّي سَقِيمٌ یعنی میں بیمار
ہوں اور جب کفار نے پوچھا بتوں کو تم نے توڑا تو آپ نے فرمایا بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ يَعْنِي بُرْءُ نَبِيِّكَ تَوْرًا أَوْ حَبِيبِ
بادشاہ جابر کے ملک سے آپ کا گذر ہوا تو سارہ کو اپنی بہن فرمایا۔ انتہی۔

فَأُذِنَ: نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہلسنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اس کا سمعاً
بدلیل قولہ تَعَالَى يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا اور روایات صحیحہ اس قدر
ثبوت شفاعت میں وارد ہوئی ہیں کہ تو انہر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور اجماع ہے سلف صالح کا اس پر اور انکار کیا بعض خوارج
اور معتزلہ نے اس لیے کہ ان کا مذہب ہے کہ مذہبین محدثی النار ہیں اور استدلال کیا انہوں نے ان آیتوں سے مَا لِلظَّالِمِينَ
عِلْمٌ حَيْمٌ وَكَاشْفِيعٌ يُطَاعُ اور آیت فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ سے اور جواب دیا ہے اہل سنت نے مراد
آیہ اول میں ظلم سے شرک ہے اور آیہ ثانی کفار کے حق میں ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد
ان سب شفاعتوں سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحۃً ان کے لفظان
مذہب پر وال ہیں اور مثبت ہیں خروج مذہبین کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم سے اول واسطے نجات اموال موقف سے
اور یہ مخصوص ہے آنحضرت کے ساتھ دوسرے دخول جنت کے لیے تیسرے مستوجبان نار کے لیے چوتھے خروج مذہبین کے لیے
نار سے کہ خروج ان کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مؤمنین کے پانچویں رفع درجات
کے لیے۔

دوسرا باب اسی بیان میں

باب منہ

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لیے میری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ
مِنْ أُمَّتِي۔

marfat.com

ف: اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہے کہا محمد بن علی نے کہا مجھ سے جابرؓ نے اسے محمد جو نہ ہوئے اہل کبائر سے اسے شفاعت سے کیا تعلق۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ لِي جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكِبَائِرِ فَكَلِمَةٌ وَلِلشَّفَاعَةِ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: یہاں وہی شفاعت مراد ہے جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہی مطلب ہے جابرؓ کے قول کا۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار نے کہ داخل کرے گا جنت میں میری امت سے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب ہے ان پر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے۔

عَنْ أَبِي إِمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي مَا بَدَأَ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَهُ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَتِيَّاتٍ مِنْ حَتِيَّاتِ سَابِئِي۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: جہیہ اس حدیث کو سن کر کف انسوس ملتے ہیں، معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتے ہیں۔ عرض منکران صفات ہر طرف ہاتھ پیر مارتے ہیں اور مؤولین بہر حال جان مارتے ہیں، محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہے وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حتیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا ان کی کیفیت کو علم الہی پر اور یہ الفاظ مجہول ہیں اپنے معانی ظاہر پر بلا تاویل و بلا تشبیہ و تعطیل۔

روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا تھا میں ایک جماعت کے ساتھ ایلیا میں سوکھا ایک مرد نے ان میں سے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ داخل ہوں گے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کے لوگوں سے بڑھ کر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ مرد سوا آپ کے ہے فرمایا آپ نے ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بَأَيْلِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْخِلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ فَلَمَّا قَامَ كَلَّمْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ۔

وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جس نے یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابن ابی الجذعار ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن ابی الجذعار کا نام عبد اللہ ہے اور ان کی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے۔

مترجم: مراد اس شخص سے عثمان ہیں یا اولس قرنی رحمت اللہ علیہ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَنْفَعُ بِنَفْسِهِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ بِكَفَيْلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ بِعَصِيْبَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّحِيلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ -

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں سے کوئی شفاعت کرے گا کئی جماعتوں کی آدمیوں سے اور کوئی ان میں سے شفاعت کرے گا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک مرد کی یہاں تک کہ داخل ہوں گے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ متوجہ فرمائیے کہ جمع ہے آدمیوں کی اور ذمہ یعنی جماعت اور بعضوں نے کہا فرمائیے جماعت متعدده اور واحد اس کا لفظ سے کوئی نہیں اور عصبہ وہ جماعت ہے کہ اس کے واسطے سے جنت میں داخل ہوں۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي أَتِي مِنْ عِبَادَتِي يَدْخُلُ فِي بَيْنِ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَأَخَذْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ قَاتَلَ بِشَيْءٍ بِاللَّهِ شَيْئًا -

روایت ہے عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آنے والا میرے پاس آیا میرے رب کی طرف سے اور مجھے مجتہد کیا اس باب میں کہ داخل ہو میری نصف امت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اس کے واسطے سے جو مرے اور

شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں ایک اور صحابی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ آنحضرت سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عوف بن مالک کا۔

متوجہ فرمائیے: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پتھر پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سے کچھ بہرہ نہیں اور جنت تک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بت بھی یہی ہے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شافع المذنبین ہیں نہ شفیع المشرکین۔

باب حوض کوثر کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثَةٌ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِحَوْضِي -

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میرے حوض میں صحابہ ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر۔

ف: حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے اس سند ہے۔

روایت ہے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ فخر کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے پر اس باب میں کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَأَمَّهُمْ بَيْتَاهُونَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَأَنَا فِي أَرْجَاؤِكُمْ -

کُفْرًا وَإِرَادَةً

زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں یعنی اللہ کے فضل سے

میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں۔

ف: یہ حدیث غریبہ ہے اور روایت کی اشعث بن عبد الملک نے یہ حدیث حسن ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

سُئِلَ وَأُورِدَ ذَكَرَ كَيْبَا فِي سَمْرَةَ كَا أَوْرِدَ صِيحِحْ تَرَبِے۔

باب ظروف حوض کے بیان میں

روایت ہے ابی سلام حبش سے کہا انہوں نے بھیجا

میری طرف عمر بن عبدالعزیز نے پیغام اور میں سوار کیا

گیا برید پر پھر جب داخل ہوا میں ان پر کہا اے امیر المؤمنین

شاق گداری مجھ پر سواری برید کی فرمایا عمر بن عبدالعزیز نے

اے ابوسلام مجھے یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں

تے تمہیں اس لیے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایک

حدیث بیان کرتے ہو بواسطہ ثوبان کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے حوض کوثر کے باب میں تو میں نے چاہا کہ تم سے بالمشافہ

سُن لوں کہا ابوسلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان نے کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حوض میرا عدن سے عمان تک

ہے پانی اس کا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور نہ زیادہ

میٹھا ہے شہد سے آبخور سے اس کے جتنے آسمان کے تارے

جس نے ایک بار اس میں سے پیا پیاسا نہ ہوگا بعد اس کے کبھی

پہلے جو لوگ اس پر آئیں گے فقراء مہاجرین ہوں گے گرد آلود

سراں کے میلے کچیلے کپڑے نکاح نہیں کرتے ناز پروردہ عورتوں

سے اور نہیں کھولے جاتے ان کے لیے دروازے کہا عمر

بن عبدالعزیز نے و لیکن میں نے تو نکاح کیا ناز پروردہ

عورتوں سے اور کھولے گئے میرے لیے دروازے، نکاح

کیا میں نے فاطمہ بنت عبد الملک سے مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں

نہیں دھوتا اپنا سر جب تک کہ چکٹ نہ جاوے اور نہیں دھوتا

اپنے وہ کپڑے کہ میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے

بَاب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ

سُنَ أَبِي سَلَامٍ الْكُحَيْشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ

بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَدَّثْتُ عَلَى الْبَرِيدِ قَلَمًا

خَلَّ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ

إِلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا سَلَامُ مَا

مَادَتْكَ أَنْ أَشَقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ

بَدِيئٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَخْبَيْتُ أَنْ تُشَاهِدَنِي بِهِ

أَلْ أَبُوسَلَامٍ حَدَّثَنِي ثَوْبَانٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى

عَمَانَ الْبَلْقَاءِ وَمَاءُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّيْلِ وَ

خَلِي مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نَجُومِ

السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَهُ لَمْ

يَطْمَأَنَّ بِعَدَاهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ

مُرُودًا عَلَيْه فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ اشْتَعَتْ

رُءُوسًا أَلْدَسِي تَبَا يَا الَّذِينَ لَا يَشْكُ حُوتَ

الْمَمْتَعَاتِ وَلَا يُفْتَهُ لَهُمُ السُّدُ قَالَ

مُرُ الْكُتُبِي نَكَحْتُ الْمَمْتَعَاتِ وَفَتَحْتُ لِي

السُّدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ

بِحَرَمِ آتِي كَا أَعْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَبْعَثَ وَلَا

يَسِيلُ ثَوْبِي أَتَذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى

تَسْبَخَ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مزوی ہوئی ہے یہ حدیث سعدان بن ابی طلحہ سے انہوں نے روایت
توبان سے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو سلام حبشی کا نام مسموع ہے۔

متوجم: برید لفظ فارسی ہے اصل میں فخر کو کہتے ہیں اور ترجمہ ندوی میں کہا ہے برید وہ فخر ہے کہ بارہ میل کی سواری
کے لیے مستعد رکھیں اور عمان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع ہے شام میں اور یفعم عین اور بہ تخفیف میم ایک
موضع بحرین میں اور یقباد ایک شہر ہے شام میں اور فلن جزیرہ مشہور ہے کہ مگر ہے حجاج کا اور یہ لفظ منفوت ہے اور غیر منفوت
بھی وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں بتی اس پر ہے کہ سامع کے ذہن میں اس کی بطائی آجادے، یہ
مقصود نہیں کہ مقدار اس کا بعینہ مذکور ہو اس لیے ہر مقام میں حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہو اور بسیار شد ہو
قولہ، نکاح نہیں کرتے یعنی خود بھی صحبت باز نہ پورہ عورتوں کی نہیں چاہی اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی ان کے غلط
کو قبول نہ کرے، اور نہیں کھولے جاتے دروازے یعنی کسی کے دروازے سے پر اذن مانگیں داخل ہونے کو تو اذن نہ ملے عرض
نہایت ابتلال و محجز سے وہ دنیا میں رہے ہیں اور کسی طرح کا جاہ و منزلت اور علوم تربت زمین پر نہیں چاہتے منظر حدیث ہیں
اور معدن کسرو انکسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راعب جاہ افتخار۔

روایت ہے ابی ذر سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے
یا رسول اللہ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے فرمایا آپ نے
قسم ہے اس پر و درگاہ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے
بے شک برتن اس کے آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اس رات
میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھل گیا ہو اور وہ برتن جنت
کے برتنوں سے ہیں جس نے پیا اس میں سے کبھی میا سنا نہ ہو گا
آخر وقت تک عرض اس کا طول کے برابر ہے یعنی جو کور ہے عمان
سے ایلہ تک پانی اس کا دو دھرے زیادہ سیندا اور شہد سے زیادہ میٹھ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَلْتُ يَمَّارَ رَسُولَ اللَّهِ
مَا أُنِيَّتُهُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَأُنِيَّتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ
وَكَوَأَكْبَفًا فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَّةٍ مِنْ أُنِيَّةِ
الرَّجَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْطَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ
عَرُضَةٌ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ سَمَانِ إِلَى أُنِيَّةِ
مَاءِهَا أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَآخِلَى مِنَ
الْعَسَلِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں حذیفہ بن الیمان اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اسلمی
اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حوض میرا کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

متوجم: قولہ برتن اس کے آسمان کے تاروں سے الخ یعنی جس شب میں اندھیرا ہو چاندنی نہ ہو اس لیے کہ چاندنی میں لکڑی
چھوٹے تارے نظر نہیں آتے اور ابر فلک سے کھل گیا یعنی بیتہ برس کر بدلی کھل گئی ہو کہ جو سماء گرو و غبار سے پاک ہو اور
کوئی شئی حاصل نہ ہو رانی اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تارے کثرت سے چھٹکے ہوئے ان گنت نظر آتے ہیں
اس سے زیادہ برتن ہیں اس حوض کے۔

باب

ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت ہوں گے

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ جب شب معراج میں تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو گزرے آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک قوم تھی یعنی ان کی امت اور گزرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک رہسط تھی اور گزرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا یہاں تک کہ گزرے آپ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ کہا گیا یہ موسیٰ ہے میں اور ان کی قوم دس لاکھ تھیں اور نظر کرو تو بیکار ایک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اس نے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس کے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے پھر یہاں تک فرما کر آنحضرت گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نہ پوچھا کہ ستر ستر کون لوگ ہیں اور آپ نے تفسیر بھی نہ کی ان کی سو بعض اصحاب کہنے لگے شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنی اصحاب آپ کے اور بعضوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے پھر نکل آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرتے ہیں اور نہ بدفالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کھڑے ہو گئے عکاشہ بن محسن اور عرض کی کہ میں ان میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے ہاں، پھر آئے دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں فرمایا آپ نے سبقت کی تم پر عکاشہ نے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَسْأَلُ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيِّينَ وَكَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى مَسَّرَ سَوَادٍ عَظِيمٍ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قِيلَ مُوسَى وَ قَوْمُهُ وَلَكِنْ أَرْفَعُ رَأْسَكَ فَانظُرْ قَالَ فَإِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيمٌ قَدْ سَدَّ الْأَفَقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيلَ هُوَ لَأُمَّتِكَ وَسَوَى هُوَ لَأُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْعَتَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَكَمْ نَبِيًّا نُوِّهَ كَمْ نَبِيًّا لَمْ يَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوا نَعْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُونَ هُمْ بَنَاءُ الَّذِينَ وُلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْأَسْلَابِ حَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بَيْنَ مَحْصِنٍ فَقَالَ إِنَّا نَمْنَعُكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ خَازَهُ آخِرُ فَقَالَ إِنَّا نَمْنَعُكُمْ فَقَالَ سَيَقُوكَ بِهَا عَكَاشَةُ -

و: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

متوجہ رہسط جماعت مردوں کی جو دس سے کم ہوں اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہ ہو اس میں کوئی عورت اور واحد اس کا اس کے لفظ سے نہیں اور جمع اس کی رہسط اور رابطہ اور جمع الجمع رابطہ آتی ہے اور تصغیر اس کی رہسط ہے اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کی، اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اسکی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات و سکنات میں کسی کو متصرف نہ جان کر کالمیت فی الغسل اس فعال ملیدرید کے سامنے ہو جاوے اور نظر اپنی اسباب ہر نہ رکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی

ظنی، وہی یقینی جیسے لقمہ منہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیری کا مباشرت ان افعال کی منافی توکل نہیں بلکہ ترک اس کا جو وسفاہت ہے اور موجب اثم و معصیت اور ظنی وہ کہ جاری ہوئی سنت الہی اور تقدیر اس کی عامرہ خالق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور ملاہمت بادویہ طبریہ کہ حاصل ہوا ہے ظن اس کے نفع کے ساتھ اور مانند اعتیاد نفس کے اس چیز سے کہ غالب اس میں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی چیز میں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کے آنے کی مثلًا اور یہ قسم کبھی ساقط ہو جاتی ہے نظر سے اہل توکل کے اور یقین ہوتا ہے ان کو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اس کی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بے اذن پروردگار کے نہیں ہل سکتا اور کوئی چیز یہ تقدیر اور اندازہ اس کے وقوع میں نہیں آسکتی اور اسباب و اہمی واجب ہے ترک اس کامر و متوکل کو اور مباشرت اس کی منافی توکل ہے بالکل جیسے کہ قیام و مقام نہ کرنا ایسے وقت میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا اور بجز تو ہم اس سے محترز ہونا اور افسوس تو ہلے جاہلیت اور نظیر اور مانند اس کے جن چیزوں کی شارع نے نفی کی ہے اس قسم سے ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے ہے ظاہرہم۔ کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

قولہ، وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں الخ اس لیے کہ داغ اسباب و ہمیشہ سے ہے اور وارد ہوئی ہے اس سے نہی، قولہ اور نہ منتر کر داتے ہیں الخ مراد اس سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ جس میں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اس میں جمیع منتر کر جس کے معنی معلوم نہ ہوں کہ احتمال ہے اس میں کفر و شرک کا، قولہ سو کھڑے ہوئے عکاشہ بن محسن الخ اس میں دلالت ہے اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکوں میں اور طلب دعا کی صالحین سے دوسری روایتوں میں تصریح وارد ہوئی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے اس گروہ میں داخل کر دے۔ قولہ، سبقت کی تم پر عکاشہ نے۔ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مرد دوسرے سعد بن عبادہ تھے گویا آپ کو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے پھر جو سابق ہو وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اس کے میں اور ٹوٹ گئی ان کی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرتؐ نے ان کو ایک چوب یا شاخ خرمائے خشک شک راوی ہے سو ہو گئی ان کے ہاتھ میں شمشیر، اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرتؐ نے ان کو بہشت کی اور وہ فضلاء صحابہ سے تھے اور وفات پائی خلافت صدیقؐ میں زمن ردت میں اور عمر مبارک ان کی پینتالیس سال ہے روایت کی ان سے ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے بہن ان کی ام قیس بنت محسن ہیں (شرح مشکوٰۃ)

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں اب کوئی شے ان میں سے جس پر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ۔ ابو عمران جوئی کہتے ہیں کہا میں نے کہا ہے نماز فرمایا انسؓ نے کیا تم نے نہیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ آيِنَ الصَّلَاةِ كَالِأَوَّلِ تَصَنُّعُوا فِي صَلَاتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ۔

ہاں میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنی اس میں بھی تم گمستی اور کاہلی کرتے ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے۔

متروجم اللہ اللہ! اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زمان معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم و کمال ایمان کا اور ظہور قصور اقیان کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرت سے کہتے ہیں کہ میں حضرت کے زمانے کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جاوے کہ وفات مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سہ برس کامل ہوتے کو میں دو بار سال باقی ہیں وہ بھی متن و ترازل و رنج و محن سے دوچار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضہ اقتدار میں آگئے ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجہ اتم ہے تنفر لوگوں کے امر جہ میں اثر کرتا جاتا ہے تستن مثل تھا گم ہے بندگان بیدار روتے ہیں اور نامان غفلت سوتے ہیں اور نہ ان میں جوش مردانہ ہے نہ ان میں ہوش عاقلانہ اور این ریاست اہل اسلام سے مسلوب اور قوا حد سیاست ان کے پاس معیوب نہ اس پر وقوف نہ اس پر شعور ہزار ہا مساجد بے تاریخ اور معابد آشیانہ زارخ ہو رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنا فی مصیبتنا واخلف لنا خیرا مینہا۔

روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ بُرا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترا یا اور بھول گیا خدائے بزرگ و برتر کو اور بُرا ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا اس نے اور زیادتی کی اور بھول گیا جبار برتر کو بُرا ہے وہ بندہ کہ کھیل میں مشغول ہو گیا اور بھول گیا قبروں کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو بُرا ہے وہ بندہ کہ حد سے تجاوز کیا اس نے اور سرکشی کی اور بھول گیا اپنی ابتائے خلقت کو اور انتہائے کار کو بُرا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے بُرا ہے وہ بندہ کہ ملاقات دین اپنا ساتھ شہوں کے بُرا ہے وہ بندہ کہ اس کو طمع کھینچے پھرتی ہے بُرا ہے وہ بندہ کہ اس کو ہوائے نفسانی گمراہ کرتی ہے بُرا ہے وہ بندہ کہ اسکو حرص ذیل کرتی ہے۔

عن اسماء بنت عمیس الخثعمیة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بئس العبد عند تغفل واختال ونسي كبير المتعال وبئس العبد عند تجبر واعتدای ونسي جبارا الا على بئس العبد عند سهي ولهي ونسي المقابر واليلى بئس العبد عند غتا وطمع ونسي الميتاء والمنتهى بئس العبد عند يغفل الدنيا بالدان بئس العبد عند يغفل الدين بالشبهات بئس العبد عند طمع يقودك بئس العبد عند نوى يضله بئس العبد عند غف

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور استاد اس کی قوی نہیں۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کھلاوے کسی مومن کو بھوک کے وقت کھلاوے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میووں سے اور جو مومن کہ بلاوے کسی مومن کو پیاس کے وقت

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مؤمن طعم مؤمنا على جوع اطعمه الله يوم القيامة من ثمار الجنة وایما

مُؤْمِنٍ سَفِيٍّ مُؤْمِنًا عَلَى ظَهْمٍ سَكَاةً اللَّهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ تَرْحِيقِ الْمُخْتَوِمِ وَ
أَيْتَامُؤْمِنٍ كَسَامُؤْمِنًا عَلَى عُرَى كَسَاةً اللَّهُ
مِنْ خَضِرِ الْجَنَّةِ

پلاوے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحیق مختوم سے لگا
جو مؤمن پناوے کسی مومن کو ننگے بدن ہونے کے وقت پناوے
گا اسے اللہ تعالیٰ سبز عتوں سے جنت کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابی سعید سے موقوفاً اور یہ
صحیح تر ہے میرے نزدیک اور اشہر۔

متوجم: رحیق نام ہے شراب کا، مختوم مہر لگی ہوئی اس کے شیشے پر۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ
أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَثُولَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةٌ
أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو ڈرا اول شب سے چلا اور جو اول شب سے چلا منزل
کو پہنچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی گراں قیمت سے آگاہ ہو کہ
پونجی اللہ تعالیٰ کی قیمت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی انصاری کی روایت سے۔
متوجم جو ڈرا شیخون سے کہ ایک قوم رات کو آن کر اپنی بستی اور شہر اور زن و بچوں کو قتل کرے گی پھر اول شب
سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی جگہ میں پہنچ گیا۔ یہ حضرت نے بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب
سے کہ لیللاً اور تہاراً اس پر کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دائماً سر پر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کرنے کا طریقہ اختیار کیا
اور عادات سابقہ اور معاصی ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں سے صبح قیامت کو
یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہنچ گیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے آکر اس کا مال لوٹا اور اس کے اہل و
عیال اسیر کیے اور وہ ہلاک ہو گیا اور سلوہ متاع خانگی یا جو چیز کہ معرض بیع میں لائی جاوے اسی طرح جنت کے مسلمانوں
کے اعمال صالحہ کے عوض میں بیع ہوئی ہے مگر قیمت اس کی بہت گراں ہے جب تک رہائے مولیٰ نہ ہو اس کا ملنا
دشوار ہے۔

عَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ وَكَاتٍ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ
مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا يَأْسُ
بِهِ خَدًّا أَلَيْمًا بِهِ يَأْسُ۔

روایت ہے عطیہ سعدی سے اور تھے وہ اصحاب سے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ پہنچے گا بندہ درجہ پر متقیوں کے جب تک کہ نہ چھوڑے
اس چیز کو جس میں شبہ نہیں ہے اس چیز سے بچنے کے لیے
کہ جس میں شبہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔
عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

روایت ہے حنظلہ اسیدی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ
 هِيَ لَا تَطَّلِكُكُمْ إِلَّا بِكَيْفَةٍ يَأْجِدُ حَقِيقَتَهَا -
 علیہ وسلم نے اگر تمہارے دل ویسے رہیں جیسا کہ میرے پاس رہتے
 ہیں تو سایہ کریں تم پر فرشتے اپنے پرول سے۔

فتاویٰ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندوں سے۔
 طلہ اسیدی سے اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے۔

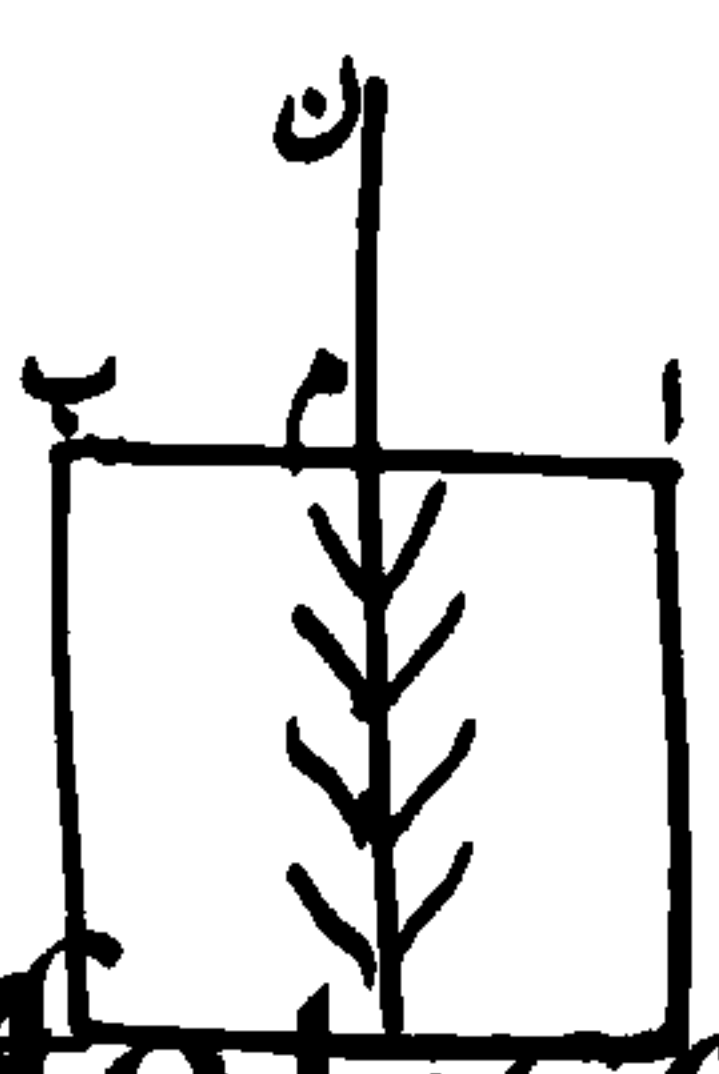
متوجہ: اس حدیث میں دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علیٰ ہذا القیاس اثر صحبت پر
 صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت بشر پر کہ حاصل ہوتی ہے یہ صحبت انبیاء علیہم التحیۃ والثناء

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہر شئی کی ایک حرص و نشاط ہے اور ہر حرص و نشاط کی ایک
 فترت ہے پھر اگر صاحب اس کا متوسط چال چلا اور حق سے
 نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اس کی بہتری کی اور اگر اشارہ کیا
 جاوے اس کی طرف انگلیوں سے تو اسے کچھ شمار میں نہ لاؤ۔

فتاویٰ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالک سے انہوں نے روایت
 کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافی ہے آدمی کو اتنا شرکہ اشارہ کیا جاوے انگلیوں سے دنیا میں یا دین میں مگر
 میں کو بچاوے اللہ تعالیٰ۔

متوجہ: یعنی ہر شے کی ابتداء میں ایک نشاط و خوشی و فرحت و جوش ہوتا ہے اسی طرح عبادت و زہد و ریاضت کی ابتداء
 میں بھی آدمی کو خوب شوق و ذوق رہتا ہے پس اگر محنت رہا آدمی افراط و تفریط سے اور ثابت رہا صراطِ مستقیم پر اور
 سبب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزل مقصود کو پہنچے اور اگر شہرت ان کی ایسی ہوئی کہ جبر نکلا انگلیاں اٹھنے لگیں کہ یہ
 اعلیٰ ہے بڑا زاہد ہے توفیق سے بچنا اور دولت سے محفوظ رہتا معتد ہے مگر جیسے اللہ تعالیٰ بچاوے غرض اقتصاد فی الامور
 ہی بیخ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور نہ ہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت و ندامت۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ کھینچی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کے اندر ایک لکیر اور کھینچی اور لکیر اس
 مربع کے باہر اور کھینچی اس خط کے گرد جو وسط مربع میں واقع تھا کسی
 لکیر میں کھینچیں پھر فرمایا یہ ابن آدم ہے یعنی وسط مربع میں اور یہ اہل اسکی
 ہے یعنی وہ خطوط جو اسے ہر طرف سے گھیرے ہیں
 اور یہ جو بیچوں بیچ میں ہے انسان ہے اور یہ خطوط
 بیات و آفات اس کے ہیں اگر ان سے بچا تو لبیا اس خط
 یعنی نے اسکو اور خط خارج اسکی امید ہے۔



ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ متوجہم خط مربع جو الف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جو انب اور بعد سے اسے گھیرے ہوئی ہے اور ف ک کا جو خط وسط مربع میں ہے انسان ہے اور خطوط متعارف اس کے عین و بسیار حوادث و بلیات و آفات و امراض و حوادث ہیں کہ اس سے اعزاز ممکن نہیں اور خط بیروں مربع جو م ن سے مرکب ہے اہل اور امید دراناس کی ہے کہ اس خیال غام میں دوڑتا دھوپتا ہے اور سعی اور کوشش کرتا ہے آخر شش مرجاتا ہے اور کف انسوس ملتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرُمُ بِنُ أَدَمَ وَتَشْتَبُ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْهَرُصُ عَلَى الْمَالِ وَالْجُرُصُ عَلَى الْعُمُرِ۔
روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص مال کی دوسرے حرص زندگی کی۔
ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ابْنِ أَدَمَ وَإِلَى جَنِبِهِ سَعَةٌ وَتَسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَتَايَا وَقَعَ فِي النَّهْمِ۔
روایت ہے عبداللہ بن الشخیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صورت بنائی گئی انسان کی اور اس کے بازو پر ننانوے موتیں ہیں اگر ان موتوں سے بچ گیا تو گرفتاری پیری ہوا۔
ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

متوجہم صورت بنائی گئی یعنی عالم مثال میں اس طرح مثل ہوا یا خلقت اس کی مستلزم ہے ان امراض و آفات کی جس کا انجام موت ہو پھر اگر ان سب سے بچا طبت الہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لا دوا میں گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ہے ع۔ پیری و صدعیب جنہیں گفتمہ اند۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرم سے یعنی پیری سے پناہ مانگی ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثَلَاثًا اللَّيْلُ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ أَذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ الرَّاحِقَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِقَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أَيْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْتُبُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ لَجَعَلُ لَكَ مِنْ صَلَوَاتِي قَالَ مَا شِئْتُ۔
روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے جب دوثلث رات گزر جاتی اور فرماتے اے آدمیو! یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آگنی کھڑکھڑانے والی ساتھ لگی ہے اس کے دوسری، آگنی موت اپنی فوج لے کر آگنی موت اپنی فوج لے کر کہا ابی نے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ میں بہت درود پڑھا کرتا ہوں آپ پر سو کتنا وقت مقرر کروں آپ پر درود پڑھتے کے لیے یعنی اپنے ولیفہ کے وقت میں سے فرمایا آپ نے جتنا تم چاہو میں نے کہا چوتھائی آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے۔

قُلْتُ الرَّبِيعُ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ رَدَّتْ فَمَوْخِرٌ لَكَ قُلْتُ قَالَ لَتِصْفُ قَالَ مَا شِئْتُ۔
میں نے کہا ربیع نے کہا جتنا تم چاہو میں نے کہا چوتھائی آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے۔

إِنْ زِدْتُمْ كَهْرًا خَيْرٌ قُلْتُ فَتَكُنِّي فَسَأَلَ مَا
كُنْتُ فَإِنْ زِدْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ
سَلَوَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا كُنْفِي هَمَّكَ وَيُعْمَرُ ذَنْبَكَ -

تمہارے حق میں میں نے کہا نصف آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو
اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے میں نے کہا وثلث آپ
نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے

کہا میں تمام وقت میں وظیفہ کے درود ہی پڑھا کروں گا آپ پر آپ نے فرمایا تو اب کفایت کرے گا درود تمہارے سب
فکروں کو اور سختے جائیں گے گناہ تمہارے -

ف: یہ حدیث حسن ہے -

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا مِنْ اللَّهِ
حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا سَيِّدِي اللَّهُ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلَكِنَّ إِذْ اسْتَحْيَاءُ
مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا
وَعَلَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ
وَالْبِلَى وَمَنْ أَسْرَأَ إِذَا خَرَجَ تَرَكَ زِينَتَهُ الدُّنْيَا
فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَى لِعَنِي مِنَ اللَّهِ
حَقَّ الْحَيَاءِ -

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جیا کرنا اللہ تعالیٰ سے جیسا حق ہے جیسا کاہم نے
کہا اسے نبی اللہ کے ہم جیا کرتے ہیں اور شکر ہے اللہ کا فرمایا
آپ نے یہ حق ہے ولکن جیا کرنا اس سے جو حق ہے جیا کا
یہ ہے کہ حفاظت کرے تو سر کی اور جو سر میں ہے یعنی چشمہ گوش
ولسان کی اور حفاظت کرے تو پیٹ کی اور جس کو اس نے جمع کیا
اور یاد رکھے تو موت کو اور ہڈیوں کے گل سر جاتے کو اور جس نے
الادہ کیا فوزہ آخرت کا چھوڑ دے زینت دنیا کی پس جس نے یہ
سب پورا کیا اس نے جیا کی اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسا حق ہے اس

سے جیا کا -

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنی روایت سے ابان بن اسحاق کی وہ روایت کرتے

میں صباح بن محمد سے - مترجم: قولہ ہم جیا کرتے ہیں یعنی محرمات سے بچتے ہیں اور کیا کرے اور یہ پہلا درجہ ہے جیا کا
اصیاب نے اس کو بیان کیا، حضرت نے فرمایا میری غرض یہ نہیں بلکہ میں اعلیٰ درجہ کی جیا کی تعلیم دینا چاہتا ہوں پھر اسے بیان فرمایا -
قولہ حفاظت کرے تو سر کی اور جو اس میں ہے یعنی آنکھ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سے اور ملاہی وغیرہ سے
اور لسان کو کلام لغو و بیہودہ اور کذب و افتراء سے باز رکھے اور اس حفاظت کا جو کرے - قولہ اور حفاظت کرے تو پیٹ
یعنی یعنی حرام و شہوات سے نہ بھرے بلکہ ورع و زہد اختیار کرے، قولہ اور جس کو اس نے جمع کیا یعنی پیٹ نے مراد اس سے
اعضاء باقیہ ہیں مثل فرج اور ہاتھ اور پاؤں کے کہ ان کو لواطت، سحاق، زنا مباشرت اجنبیہ سے بچا دے اور ان سب اعضا
و رضائے الہی میں اور خوشنودی باری تعالیٰ میں لگا دے اور اس پر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ منزلت
مطالب نہ ہو اس نے حق اللہ سے جیا کرنے کا پورا کیا اور جس میں کچھ نقصان ہے اس کی جیا میں اتنا ہی زیباں ہے

روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ عظیم روہ سے کہ عبادت میں لگا دے اپنے نفس کو
عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيْسُ مَنْ رَانَ نَفْسُهُ

فَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِلُ مَنْ أَتْبَعَهُ
نَفْسَهُ هُوَ هَادٍ كَمَا تَلَى عَلَى اللَّهِ

اور عمل کرے بالبعد موت کے واسطے اور بے وقوف وہی ہے کہ

پچھے پلٹا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر

ف ایہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا من دان نفسه یعنی حساب کرے اپنے نفس کا دنیا میں قبل اس کے کہ حساب کیا جاوے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا انہوں حساب کرو اپنے نفسوں کا قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور تدبیر کرو پہلے سے عرض اکبر کے لیے یعنی رو بکاری آخرت کے لیے اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اس شخص پر جو حساب کرتا رہے اپنے نفس کا دنیا میں اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا متقی نہیں ہوتا بندہ جب تک کہ حساب نہ کرے اپنے نفس سے اس طرح کہ جیسے کہ حساب کرتا رہے اپنے شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کھانا کہاں سے ہے یعنی حلال سے یا حرام سے یا شبہات سے۔

متروجم: قولہ اور غرور کرے یعنی گناہ سے باز نہ آوے اور اللہ تعالیٰ پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعض بے وقوف کہتے ہیں کہ آخر اس کو اپنے کیے کی شرم آوے گی اور ہم کتنا گناہ کریں اس کی مغفرت سے بخش دیتے جاویں گے اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتیں بے وقوفی کی ہیں۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلیٰ میں اور دیکھا کئی شخصوں کو کہ وہ سنس رہے تھے فرمایا آپ نے آگاہ ہو اگر یاد کرو تم بہت ہاذم لذات کو تو باز رکھے تم کو اس سے کہ جس میں تمہیں دیکھا میں سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنی موت کو اس لیے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہے وہ سو کہتی ہے میں گھر ہوں غربت کا میں گھر ہوں تنہائی کا میں گھر ہوں خاک کا میں گھر ہوں کیڑوں کا پھر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے قبر اس سے مر جیاد اہلاً آگاہ ہو یہ شک تو بہت پیارا تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو میری طرف آگیا تو دیکھے گا تو میرے حسن سلوک کو جو میں تیرے ساتھ کروں گی پھر کشادہ ہو جاتی ہے اس کے لیے جہاں تک کہ اس کی نظر پہنچتی ہے اور کھول دیا جاتا ہے اس کے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتی ہے اس کو قبر

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَلَّةَ قَرَأَى نَاسًا كَانَتْهُمْ يَلْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا أَنْتُمْ كَوَالْتَرْتُمْ ذَكَرْتُمْ هَذَا مِنْ أَلَدَاتِ لَشَعْلِكُمْ مَعَنَا أَمْ أَيْ فَاكْتَرْتُمْ مِنْ ذَكَرِ هَذَا مِنْ أَلَدَاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمًا إِلَّا تَكَلَّمَ بِقَوْلِ أَنَابَيْتِ الْغُرَبَاءِ أَنَابَيْتِ الْوَحْدَةِ وَأَنَابَيْتِ الشُّرَابِ وَأَنَابَيْتِ الدُّودِ فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَ أَهْلًا أَمَا إِنَّ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمِشِي عَلَى ظَهْرِي الْيَوْمَ فَصَلِّ عَلَى صَنِيعِي بِكَ فَيَتَسَعَّرُ لِمَدِّ بَصَرِي وَيُقِيمُ لِي بِابِ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَ لَا أَهْلًا أَمَا إِنَّ كُنْتَ لَا تَعْصَمُ مِنْ يَمِشِي عَلَى ظَهْرِي الْيَوْمَ فَصَلِّ عَلَى صَنِيعِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ قِيلَ لَنَا مُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يُدْتَقَى
بِهِ وَتَشْتَلِكُ أَصْلَاعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ
فِيهَا فِي جَوْتِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيِّضُ لَهُ
سَبْعِينَ تَبِينًا نَوَاتٍ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي
أَنْفِهِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَّا بَقِيَتْ الدُّنْيَا
بِنَفْسَتِهِ وَيَعْدُ شَيْئًا حَتَّى يُقْطَعُ بِهِ إِلَى
حِسَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ مَرُوضَةٌ مِّنْ مَّرَايِحِ
جَنَّةٍ أَوْ حُقْرَةٍ مِّنْ حُقْرِ النَّارِ -

جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں، پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی
اور تو ان پڑا میری طرف سو دیکھے گا تو میری بدسلوکیاں جو تیرے
ساتھ کروں گی پھر دباتی ہے وہ اس کو اور زور ڈالتی ہے ہر طرف
سے اس پر اور مختلف ہو جاتی ہیں پسلیاں اس کی، کہا راوی نے
اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اور
داخل کیا بعض کو بعض میں، فرمایا اور مقرر کیے جاتے ہیں اس پر
ستر اڑدھا اگر ایک ان میں سے پھونک دے زمین پر ایک بار
تو کبھی گھاس نہ اُگے جب تک کہ دنیا باقی رہے پھر کاٹتے ہیں
اس کو دانتوں سے اور نوچتے ہیں یہاں تک کہ لے جا دیں گے اُسے
حساب کی طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بے شک قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے یا ایک گڑھ ہے دوزخ کے گڑھوں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

متوجہم قولہ، ہا دم اللذات یہ لفظ بذال معجمہ اور مہملہ دونوں طرح مروی ہے اور دونوں صحیح ہیں، قولہ مرحیا و اہلا یہ
کہ ہے کہ عرب قادم کو کہتے ہیں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جن سے انس کرے گا، قولہ بے شک
بہت پیارا تھا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خدا کا دوست ہے اس کو جمادات و نباتات سب دوست رکھتے ہیں اور
ان کے دشمن کی سب چیز دشمن ہے۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ خیردی مجھ کو
عمر بن خطاب نے کہا داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے تھے رمل حصیر پر سو
دیکھا میں نے کہ اثر کر گیا تھا وہ آپ کے بازو میں اور اس
حدیث میں ایک قصہ ہے طویل۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ قِيلَ لَنَا مُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يُدْتَقَى
بِهِ وَتَشْتَلِكُ أَصْلَاعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ
فِيهَا فِي جَوْتِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيِّضُ لَهُ
سَبْعِينَ تَبِينًا نَوَاتٍ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي
أَنْفِهِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَّا بَقِيَتْ الدُّنْيَا
بِنَفْسَتِهِ وَيَعْدُ شَيْئًا حَتَّى يُقْطَعُ بِهِ إِلَى
حِسَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ مَرُوضَةٌ مِّنْ مَّرَايِحِ
جَنَّةٍ أَوْ حُقْرَةٍ مِّنْ حُقْرِ النَّارِ -

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ متوجہم قولہ رمل حصیر رمل بفتح راء و سکون میم بمعنی نسج یعنی بناوٹ اور حصیر بوریہ
دوپہ ہے کہ بوریہ کے اور آپ کے پیچ میں کوئی اور فرش نہ تھا اور بوریہ کی بناوٹ کے نقش نے آپ کے بدن میں
بھر کر اثر کیا تھا اور بعض روایتوں میں رمال حصیر آیا ہے اور من قبیل افاضت جنس کے ہے نوع کی طرف ای رمال من
بہر مسوج من ورق النخل یعنی بناوٹ حصیر کی جو بنا ہوا تھا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری میں اسی طرح مروی ہے کہ فرمایا
ابن عباس نے میں آرزو رکھتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمر سے حال ان دو عورتوں کا ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کے
پ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ تَشْوِيًا اِلَى اللّٰهِ فَتَقَدَّرُ مِنْهُ الْوَيْلُ لِكُلِّ اِنْسَانٍ لِّمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْفٰسِقِيْنَ
marfat.com

ہیں تمہارے دل سوچ کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ اور ذراہ سے کنارے ہوئے وہ اور کتاب سے ہوا میں ان کے ساتھ
 چھا گل لے کر پھر وہ پاخانہ گئے اور آئے اور ڈالا میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی چھا گل سے اور وضو کیا انہوں نے پھر کہا میں
 نے اے امیر المؤمنین وہ دو عورتیں کون ہیں۔ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے حق میں اللہ تعالیٰ سے فرماتا ہے
 اگر تو بہ کرو تم تو جھکے ہیں تمہارے دل تو انہوں نے کہا تعجب ہے تم کو اے ابن عباسؓ تم کو اب تک یہ بات معلوم نہیں
 وہ دونوں عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں پھر بیان کرنے لگے عمرؓ قصہ ان کا اور کہا انہوں نے کہ میرا ایک ہمساہ تھا۔ انصاری بنی امیہ
 کے قبیلہ سے۔ اور میں اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی ایک دن
 وہ اور ایک دن میں پھر جب میں حضرت کے پاس آتا تھا تو لوٹ کر اس دن کی کیفیت سے اس کو اطلاع دیتا تھا اور وہ بھی ایسا
 ہی کرتا تھا اور ہم معشر قریش تھے کہ دبا رکھتے تھے اپنی عورتوں کو پھر جب انصاری آئے تو وہ ایسے تھے کہ عورتیں ان پر غالب
 تھیں۔ تو ہماری عورتیں ان کی عادتیں سیکھنے لگیں۔ سو ایک دن ڈانٹا میں نے اپنی عورت کو تو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ تو میں نے
 تعجب کیا اس کے جواب دینے پر سو اس نے کہا تم کو کیوں تعجب ہوتا ہے میرے جواب دینے کا قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کو جواب دیتی ہیں۔ اور ایک ایک ان میں کی حضرت سے الگ ہو بیٹھتی تھے یعنی خفا ہو کر سارے
 دن رات تک سو میں یہ سن کر گھبرایا اور میں نے کہا وہ بڑی کم بخت ہے جو ایسا کرے پھر لڑنے میں نے اپنے کپڑے یعنی باہر
 جانے کے۔ اور داخل ہوا میں حفصہؓ کے پاس اور کہا میں نے اے حفصہؓ تم میں سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے دن رات تک۔ سو انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا محروم ہوئی خیر سے اور
 نقصان پایا اس نے کیا تو نڈر ہے اس سے کہ غصہ کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ بسبب غصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
 ہلاک ہو جاوے تو مت زیادہ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی جواب نہ دے ان کو کسی بات کا۔ اور مت
 جدا ہو کر ان سے اور مانگ لے مجھ سے جو تجھے ضرور دے۔ اور دھوکا مت کھا تو اس پر کہ ساتھی تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت
 ہے اور پیاری ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی عائشہؓ مراد یہ ہے کہ تو اس کی برابری مت کر اور انہیں ذلیل
 میں چرچا تھا کہ بنی عسنان کے لوگ حیار می کر رہے ہیں ہم سے لڑنے کی۔ سو گیا میرا ہمساہ اپنی باری کے دن آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ کھونکا بہت زور سے اور کہا گیا سو گئے ہو سو
 میں گھبرایا اور نکل کر اس کے پاس آیا اس نے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا کیا آئے ہیں عسنان اس نے کہا نہیں اس
 سے بھی بڑا اور طویل ایک حادثہ یہ ہے کہ طلاق دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو میں نے کہا محروم ہوئی
 اور نقصان پایا حفصہؓ نے میں پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہو گا سو لیے میں نے اپنے کپڑے اور نماز پڑھی میں نے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی اور داخل ہو گئے آپؐ عرفہ میں اور اکیلے بیٹھ گئے وہاں سو
 گیا میں حفصہؓ کے پاس اور وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیوں روتی ہے میں تجھے ڈرانا نہیں تھا اور منع نہیں کرتا تھا یعنی
 حضورؐ سے کسی گستاخی کرنے سے کیا طلاق دی تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس نے میں نہیں جانتی اور وہ اس عرقہ
 میں تشریف رکھتے تھے سو نکلا میں اور آیا منہ کے پاس یعنی مسجد میں اور منہ کے پاس کچھ لوگ تھے کہ بعض ان میں رو رہے

سو وہ توڑی دیر بیٹھا میں ان کے ساتھ پھر غالب ہوا مجھ پر جو خیال مجھے تھا اور آیا میں غرقہ کے پاس جس میں حضرت نے سو کہا میں نے حضرت کے غلام سیاہ سے کہ اجازت مانگ تو عمر کے لیے اندر آنے کی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کی کہ نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چپ ہو رہے پھر میں لوٹا اور بیٹھ گیا متبر کے پاس لوگوں میں پھر غالب ہوا مجھ پر وہی خیال اور آیا میں نے اسی غلام سے اور پھر اس نے آکر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر بیٹھا میں متبر والوں کے پاس پھر غالب ہوا مجھ پر وہی خیال اور گیا میں غلام کے پاس اور کہا میں نے اجازت مانگ عمر کے لیے سو پھر اس نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر جب میں نے بیٹھ پھیری لوٹنے کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر داخل ہوا میں آپ کے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رومال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپ کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اور اتر کر گئی تھی اس کی بناوٹ آپ کے بازوئے مبارک پر ٹیکا دیتے ہوئے تھے آپ ایک تکیہ پر کہ چڑے کا تھا اس میں کھجور کی مچال بھری تھی پھر سلام کیا میں نے اور کہا کھڑے کھڑے کیا طلاق دی آپ نے اپنی عورتوں کو پھر نظر اٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت نے اور فرمایا نہیں پھر میں نے کہا اور میں کھڑا تھا حضرت کے دل بہانے کو کہ یا رسول اللہ جہاں دیکھے آپ کہ ہم گروہ بریشیں و باکرہ کہتے ہیں اپنی عورتوں کو یعنی ڈرا دھمکا کر پھر جب آئے ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسی ہے کہ ان کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں پھر یاد کیا آپ نے اور مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں نے عرض کی کاش کہ آپ دیکھتے جب میں داخل ہوا حفصہ نے پاس اور میں نے کہا تو اس بھروسے نہ رہ کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد سوت سے عاشرؓ ہیں تو پھر دوبارہ مسکرائے اور میں بیٹھ گیا جب آپ کو مسکراتے دیکھا پھر میں نے آپ کے گھر میں نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کہ کوئی چیز نہ پائی کہ جس کو دیکھ کر میری نگاہ لوٹے بجز تین چمڑوں کے سو کہا میں نے دعا کیجئے آپ کہ اللہ سعادت دے آپ کی امت کو اس لیے کہ فارس و روم کو فراخی دی گئی ہے اور دنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے اور آپ تکیہ لگائے تھے پھر کہا ابھی تم شک میں ہو اسے ابن خطاب فارس و روم وہ لوگ ہیں کہ دیتے گئے طیبات ان کے دنیا کی زندگی میں یعنی آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں سو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ استغفار کیجئے میرے واسطے سو کنارہ لیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتوں سے اس بات کے سبب سے جو پہنچا یا حفصہؓ نے عاشرؓ تک اور فرمایا تھا کہ میں داخل نہ ہوں گا تم پر ایک مہینہ اور آپ کو غصہ اس لیے آیا کہ عتاب کیا باری تعالیٰ نے آپ پر یعنی گویا سبب عتاب ہی ہو میں پھر جب گزر گئے اسیس روز داخل ہوئے آپ حضرت عاشرؓ رضی اللہ عنہما پر اور شروع کیا آپ نے عاشرؓ سے عرض کی عاشرؓ نے کہ قسم کھاٹی تھی آپ نے کہ داخل نہ ہوں گے ہم پر ایک مہینہ تک اور آج ہم نے صبح کی ہے اسیسویں سال کی اور میں تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینہ اسیس دن کا بھی تو ہوتا ہے اور وہ مہینہ اسیس ہی کا تھا کہا عاشرؓ نے پھر نازل ہوئی یہ آیت تخییر سو شروع کیا حضرت نے مجھ سے یعنی اس کا بیان کرنا سب عورتوں سے پیشتر اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اس کے جواب دینے میں جب تک کہ مشورہ نہ لے لینا

اپنے ماں باپ سے کہا عائشہ نے یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ کہ میرے ماں باپ مجھے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے آپ سے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَ أَدْرَأَاجِلِكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكُمْ أَنْ تَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا** کہ اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں نے اختیار کیا اللہ کو اور رسول اس کے کو اور دارِ آخرت کو پھر تخمیر فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب بیبیوں کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا یعنی سب نے ترک دنیا اور تحصیل آخرت اختیار کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔

روایت ہے مسور بن مخزوم سے کہ عمر بن عوف کہ حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ کے ساتھ انہوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو پھر وہ کچھ مال لے کر آئے بحرین سے اور سنا انصار نے کہ ابو عبیدہ آئے ہیں پھر وہ حاضر ہوئے صلوات فجر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور انصار آپ کے سامنے ہوئے مسور مسکرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کو دیکھا اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ سنا تم نے کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے پھر خوشخبری سن لی اور امید کھو جو تمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم پر نقر سے نہیں ڈرتا ہوں لیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کی جاوے تم پر دنیا جیسے کہ کشادہ کی گئی تم سے اگلوں پر اور رغبت اور حرص کرو تم اس کی جیسے کہ رغبت کی تم سے اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تم کو جیسا کہ ہلاک کیا اس نے تم سے اگلوں کو۔

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا مالگامیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ مال سوعطا کیا مجھ کو پھر مالگامیں نے پھر دیا مجھ کو پھر مالگامیں نے پھر دیا مجھ کو پھر فرمایا آپ اے حکیم تحقیق یہ مال ہر ہر اسے بیٹھا پھر جس نے لیا اسے سہاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اس میں اور جس نے لیا

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ وَ عُمُوفَ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدًا يَدْرَأُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهْبَنَةَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عَبِيدَةَ فَأَوْصَلُوا الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَسَّوهُمُ قَالَ أَظَنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عَبِيدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَنْبَشُوا وَأَمَلُوا مَا يَشْرِكُكُمْ قَوْلَ اللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَالْكَرْبُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الْأَنْبِيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوا كَمَا تَنَافَسُوا لِهَيْبَتِكُمْ كَمَا أَهْلَكْتُمُ

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ وَحُلُوهُ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَعَاوَةِ نَفْسٍ يُؤْرِكْ لَهُ نَفْسَهُ وَوَجَّهَ نَفْسَهُ

يَا شَرَّ اَنْفُسٍ لَّمْ يَبْرَأْكَ لَكَ فِيهِ وَكَانَ
كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَاللَّيْلُ الْعَلِيَا خَيْرٌ مِنَ
الْيَوْمِ السُّفْلَى تَقَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَأَى أَحَدًا يَبْعَدُكَ
شَيْئًا حَتَّى أَقَارِبَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو
حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ نِيَابِي أَنْ يَقْبَلَكَ ثُمَّ أَنْتَ عَمَّا
دَعَا لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ
عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى
حَكِيمٍ ابْنِي أَعْرَضَ عَلَيْهِ حَقُّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ
فِيَابِي أَنْ يَأْخُذَ فَلَمْ يَزِدْهُ حَكِيمٌ أَحَدًا
مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ -

اپنے نفس کو ذلیل کر کے برکت نہ دی جاوے گی اس کو اور اس
کی مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھاوے کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے
اس کا اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے
یعنی لینے والے سے سو عرض کی حکیم نے اسے رسول اللہ کہ قسم
ہے اس پروردگار کی کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ
کسی کا مال نہ گھٹاؤں گا میں آپ کے بعد یعنی کسی سے سوال
نہ کروں گا یہاں تک کہ چھوڑوں میں دنیا کو پس تھے ابو بکر کہ
بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھ دیں پس وہ انکار کرتے تھے اس کے
قبول کرنے سے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بلایا ان کو تاکہ کچھ دیں تو بھی قبول
نہ کیا ان سے کچھ پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے میں گواہ کرتا ہوں تم کو اسے
گروہ مسلمانوں کے حکیم پر اس بات کا کہ میں پیش کرتا ہوں اس
پر اس کا حق فے سے اور وہ انکار کرتا ہے اس کے لینے سے پھر
نہ گھٹایا یعنی نہ لیا حکیم نے کسی شخص کے مال سے کچھ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم از بے رغبتی دنیا سے اس کا نام ہے کہ مال دنیا باوجود اپنے کے بھی قبول نہ
کرے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کی
بھری ہو فقط

روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہا انہوں نے آزمائے
گئے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تکلیف اور تنگی میں
سو صبر کیا ہم نے پھر آزمائے گئے ہم بعد ان کے ساتھ دست
اور خوشی کے سو صبر نہ کر سکے ہم۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے بے
پروائی اس کے دل میں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اس کی
اور آتی ہے دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر اور جس کا مقصود
دنیا ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے محتاجی اس کی دونوں کھول
کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اس کی اور نہیں آتی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ
أَيْتَلِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِالضَّرَاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتَلِينَا بَعْدَهُ
بِالسَّرَاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ -
ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ
هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ غَنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَهُ لَهُ شِمْلَهُ
وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ سَاعِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا
هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَرَّتْ
عَلَيْهِ شِمْلُهُ وَكَمْ يَأْتِيهِ مِنَ الدُّنْيَا

إِلَّا مَا قَدَّرَ لَهُ -

دنیا اس کے پاس مگر جتنی مقدر ہو

متوجم، یعنی طلب دنیا سے کچھ زیادہ نہیں ملتا اور طلب آخرت سے کچھ کم نہیں ملتا جتنا مقدر ہے اتنا ہی ملتا ہے۔ طالب دنیا کو ذلت سے اور طالب عقبی کو عزت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَقَرَّعْ بِعِبَادَتِي أَمْ لَكَ صَدْرَكَ فَغِيٌّ وَ أَسَدٌ فَقَرَّكَ وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَايَكَ سُفْلًا وَ لَمْ أَسَدَ فَقَرَّكَ -

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اسے بیٹے آدم کے مشغول رہ کر میری عبادت میں بھر دوں گا میں تیرا سینہ غنا سے اور کھوکھلا رکھوں گا تجھ سے محتاجی کو اور اگر نہ کرے گا تو میری عبادت تو بھر دوں گا میں دونوں ہاتھ تیرے محنت مزدوری میں اور نہ

دور کروں گا تجھ سے محتاجی تیری۔

ت: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو خالد والی کا نام ہر مزہ ہے۔

يَا بَعْثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لَنَا قِرَادَةٌ سَتَرْنَا فِيهَا تَمَاتِيلُ عَلَى يَأْيِي قَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْزَعِيهِ فَإِنَّهُ يَدَاكِرُنِي الثَّانِيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمْلٌ قَطِيفَةٌ عَظْمًا حَرِيئًا كُنَّا نَلْبَسُهَا -

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا کہ اس میں تصویریں تھیں اور میرے دروازے پر بٹھا تھا سود کھیا اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اس کو دور کرو اس لیے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجھے دنیا کو کہا انہوں نے کہ تھی ہمارے یہاں ایک چادر پرانی

روٹی دار کہ اس میں نشان بنے ہوئے تھے ریشم سے کہ ہم اسے اوڑھتے تھے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ متوجم قرام ستر یعنی پردہ باریک اور بعضیوں نے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اس کی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضیوں نے کہا قرام پردہ باریک سے پردہ غلیظ کے سوا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وَسَادَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يُصْطَبِحُ عَلَيْهَا مِنْ أَدْرِ حَشْوِهَا لَيْفٌ -

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا ایک چمڑے کا تکیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اس پر لیٹتے تھے بھرتی اس کی کھجور کی جھال تھی۔

ت: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتْفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتْفِهَا -

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ذبح کی ایک بکری سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا باقی رہا اس میں سے کہا حضرت عائشہ نے نہیں باقی رہا اس میں سے

مگر دست اس کا فرمایا آپ نے باقی رہا سب سوا دست کے۔

ف ایہ حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمر دین شرجیل ہے متوجم وہ بکری نہ سج کر کے خیرات دے اور ایک دست باقی تھا سو حضرت نے فرمایا جو خدا کی راہ میں دے دی وہی باقی ہے اور جو ہمارے خرچ میں آویگی قاتی ہے گویا اشارہ کیا آپ نے اس آیت کی طرف ما عند کمریتفدا و ما عند اللہ یاق۔ یعنی جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے۔

روایت سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھے کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تھے آگ یعنی کچھ نہ پکاتے ہماری خوراک تھی فقط پانی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كُنَّا أُلْ مُحَمَّدٍ
تُكْتُ شَهْرًا أَمَا سَتَوْقِدُ نَارًا إِنْ هُوَ
أَلِ الْمَاءِ وَالشَّمْرِ۔

اور کھجور۔ ف : یہ حدیث صحیح ہے۔

روایت سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تے اور ہمارے پاس کچھ جو تھے پھر کھایا ہم نے اس میں سے جتنی مدت اللہ نے چاہا پھر کہا میں نے جاریہ سے ماپ تو اس کو پھر ماپا اس نے پھر نہ دیر کی اس نے تمام ہونے میں یعنی جو نے، فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر ہم چھوڑ دیتے اس کو یعنی نہ ماپتے تو کھاتے اس میں سے اس سے زیادہ مدت تک۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيرٍ فَكَلْنَا
بِحِمِّ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قُلْتُ لِبَجَارِيَةَ كَيْلِيهِ
كَأَلْتَهُ فَلَمْ يَلِيْبْ أَنْ قَتِي قَالَتْ فَذُو كُنَّا
لَوْ كُنَّا لَا كَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ۔

ف ایہ حدیث صحیح ہے شَطْرٌ مِنْ شَعِيرٍ یعنی قدرے جو۔

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ڈرایا گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا کہ نہیں ڈرایا گیا کوئی اور بے شک ایذا دیا گیا ہوں میں ایسی کہ نہیں ایذا دیا گیا کوئی اور اور گزرے ہیں مجھ پر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لیے کوئی کھانا نہیں تھا کہ جس کو ذوق بد کھاوے مگر کچھ قدرے کہ چھپاتی تھی اس کو بجل بلال رضی اللہ عنہ۔

عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَخْفَتُ فِي اللَّهِ وَمَا يَخْفَأُ
حَدًّا وَلَقَدْ أُذِيتُ فِي اللَّهِ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدٌ
لَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَوَلِيَّتِي
وَمَا لِي وَبِلَالٍ طَعَامٌ يَا كَلْبَةُ ذُو كَيْدٍ إِيَّا
نِيَّ يَوْمَ رِيهِ إِبْطِ بِلَالٍ۔

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہیں کہ جب نکلے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہو کر اہل مکہ سے آپ کے ساتھ بلال تھے اور بلال کے ساتھ کچھ کھانا تھا کہ وہ اپنے بغل میں دبائے تھے۔

متوجم ایہ خروج سوائے ہجرت مدینہ ہے اس لیے کہ مدینہ کی ہجرت میں بلال ساتھ نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپ ابتداءً تبوت میں طائف کی طرف تشریف لے گئے عبدیالیل کے پاس

میں نہیں ڈرایا جاتا تھا کہ مسلمان کوئی نہ تھا واللہ اعلم ۱۲
marfat.com

جو حاکم کائف تھا اس لیے کہ وہ حمایت کرے آپ کی اہل کلمہ کے مقابلہ میں کہ آپ پھردی کو میں رسالت باری تعالیٰ شانہ کو پھر مسلط کر دیا اس نے آپ پر طرکوں کو کہ وہ ڈھیلے مارتے تھے اور زخمی ہو گئے آپ کے ٹخنے اور اس سفر میں آپ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے نہ بلال رضی اللہ عنہم بمرادہ ورسولہ (لمعات)

سوال عمر مبارک آپ کی بہ نسبت اکثر انبیاء کے کم تھی پھر یہ فرمانا آپ کا کہ کسی کو راہ خدا میں اس قدر اذیت نہ ہوئی جیسی مجھ کو ہوئی کیونکہ صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوب کا سنگ زنی کفار کی حضرت نوح ؑ کو، آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم ؑ کا نہایت مشہور ہے۔

جواب اس کا کئی طور پر ہے، اولاً یہ کہ فرمانا آپ کا بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کے زمانہ مبارک میں جو تکلیف کہ آپ کو ہوئی کسی کو نہ ہوئی ہوگی۔ ثانیاً یہ کہ آپ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپ کے مہاجرین و انصار سے سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا بعینہ آپ کو ہوئی اس لیے کہ عربی کی مثل ہے ضرب الغلام اہاتہ المولیٰ بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کی مصیبت اور تکلیف کو اپنی ذاتی مصیبت سے بڑھ کر جانتا ہے اور استاد شفیق شاگرد رقیب کی اذیت اپنی اذی نفسی سے وہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپ کی سائر انبیاء سے صد چندان زیادہ ہوگی اور حقیقت میں آپ کے اصحاب نے وہ وہ اذیتیں پائی ہیں اور آپ کی رفاقت میں وہ وہ بلائیں اٹھائی ہیں کہ قلم کا سینہ ان کی تحریر سے شوق ہوتا ہے اور زبان کا چہرہ اس کے بیان سے فقہ سینکڑوں کفار کے ہاتھ سے مقتول و مصلوب ہوئے ہزاروں مسجون و مغلوب کتنوں کے زن و بچہ درجہ شہادت کو پہنچے کتنوں کے آب و جد اس سعادت پر قائل ہوئے پھر قیامت تک جو کچھ علمائے حقانی اور فقہائے ربانی پر آلام و مصائب امر معروف اور نہی منکر اور اقامت حدود اللہ میں گزری اور گزرے گی وہ سب گویا آپ کے نفس نفس پر تھی جزا الہیہ عتاقیر الجزا۔ صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ کا حیات مبارک میں اور شہادت حسین کی خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ کہ ان مصائب میں آپ راضی برضا تھے اور شاکر لقسا، بلکہ جالب فقر و اذی و طالب اذیت و بلا چنانچہ فرمایا: اشہ الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل قال امثل۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ نکلا میں جاڑے کے دنوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور لیا میں نے ایک چمڑا بدبودار جس کے بال جھڑے ہوئے تھے پھر کاٹ ڈالا میں نے اس کو بیچ سے اور ڈال لیا میں نے اس کو گردن میں اور باندھ دی میں نے اپنی کمر سو باندھ میں نے اس کو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھی اور اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کچھ کھانا ہوتا تو میں کھاتا اس میں سے سو نکلا میں طلب کرتا ہوا کسی چیز کو سو

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوقًا فَجَوَيْتُ وَسَطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ فِي عُنُقِي وَشَدَدْتُ وَسْطِي فَخَرَمْتُهُ بِخُوصِي النَّخْلِ وَإِنِّي لَشَدِيدُ الْجُوعِ وَنُوكَاتٍ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَطَعَنْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ التَّمِسُ شَيْئًا قَمَرًا رَأَيْتُ بِيَهُودِيٍّ فِي مَسَالِكِ لَدَوِ

وَأَسْقَى بِبِكْرَةٍ لَهُ فَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْتِي
 فَأَلْمَأُ يُطْفِقُ قَالَ مَا لَكَ يَا عَرَابِي هَلْ لَكَ فِي
 لُبِّ بَيْتِي تَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقْبَمَ الْبَابَ حَتَّى
 دَخَلَ فَفَقَمَ قَدَاخَلْتُ فَأَعْطَانِي دَلْوَةً فَمَلَمَّا
 شَرَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً حَتَّى إِذَا امْتَلَأْتُ
 سَقَى أَمْرًا سَلْتُ دَلْوَةً وَقُلْتُ حَسْبِي فَأَكَلْتُهَا
 ثُمَّ جَرَعْتُ بِالْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ حَيْثُ الْمَسْجِدِ
 فَوَحَّدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ -
 ہے مجھ کو اور کھائی میں نے وہ اور دو تین گھونٹ پانی پیا پھر آیا میں مسجد میں اور پایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اس میں -

گذرا میں ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ میں تھا اور پانی
 دے رہا تھا ساتھ ایک بکرہ کے سوجھانکا میں نے اس کو
 ایک دیوار کے سوراخ سے سوکھا اس نے کیا ہے اسے اعرابی
 کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچے گا میں نے کہا ہاں پس
 کھول دے تو دروازہ کہ میں داخل ہوں پھر کھولا اس نے دروازہ
 سو میں داخل ہوا اور دیا مجھے اس نے ڈول اپنا کہ جب میں ایک
 ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہاں تک کہ جب بھر
 گئی میری مٹھی چھوڑ دیا میں نے اس کا ڈول اور کہا میں نے بس
 پیا پھر آیا میں مسجد میں اور پایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اس میں -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب سے مترجم اباب چڑا سے معطونا یعنی بدبودار کہ جس کے بال جھڑ گئے ہوں، بکرہ
 ایک خشک مستدیرہ ہے کہ اس کے پیچ میں ایک لکڑی ڈال کر پانی کھینچتے ہیں فارسی میں اسے چرخ اور ہندی میں اسے
 گراہی کہتے ہیں اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب اور فقر رسالت مآب اور زہد اہل بیت ثابت ہوا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ
 فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً -
 روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ پہنچی اصحاب کو بھوک
 اور دی ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 ایک کھجور۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم ابو ہریرہ اصحاب صفہ میں ہیں اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف
 میں تھے اس لیے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا، پھر غلبہ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تھا آنحضرت ان سب کو تقسیم فرماتے
 اکیلے تناول نہ فرماتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْنُ ثَلَاثُ
 مِائَةٍ نَحْمِلُ مَرَادَنَا عَلَى مَرَاتِبِنَا فَفَقِينَا تَرَادُنَا
 حَتَّى كَانَتْ تَكُونُ لِتَرْحِيلِ مَنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً
 فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَآيِينَ كَانَتْ تَقَعُ
 التَّمْرَةُ مِنَ الرَّحِيلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا قَدَهَا
 حِينَ قَدَدْنَا هَا فَأَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ
 قَدْ قَدَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشْرًا
 روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ بھیجا ہم کو رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم تین سو تھے اٹھائے ہوئے
 اپنا اپنا توشہ اپنی گردنوں پر یعنی قلیل الزاد تھے یہاں
 تک تو بت پہنچی کہ ہوتی تھی ہر آدمی کے حصہ میں ایک ایک
 کھجور سو لوگوں نے کہا اسے ابا عبد اللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک
 آدمی کا ایک کھجور میں فرمایا انہوں نے پایا ہم نے فقدان اس کا بھی
 جب کہ وہ ہو چکی یعنی وہ ایک ملنا بھی موقوف ہو گئی پھر پہنچے ہم
 دریا سے شور کے کنارہ پر اور یکا یک وہاں ایک مچھلی ہے کہ

يَوْمًا مَا أَحْيَيْنَا۔

بھینک دیا ہے اس کو دیا نے سوکھایا ہم نے اس میں سے اٹھانے

دن جس قدر جاہ یعنی خوب سیر ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ متنو جم: یہ روایت صحیح مسلم اور مؤطا میں بھی ہے، مسلم میں مروی ہے کہ امیر اس سر پر ابو عبیدہ تھے اور تلاش تھی ان کو ایک قافلہ قریش کی کہ ان کو لو میں اور جراب تمراں کے ساتھ تھی اور ایک ایک تم روز بٹا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم سے ہر ایک اسے چوستا تھا جیسے لڑکا پستان چوستا ہے پھر اس پر پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہم کو کفایت کرتا تھا اور اپنی لاطیوں سے ہم پتے درختوں کے جھاڑ لیتے تھے اور پانی میں بھگو کر کھاتے سوچ گزرے ہم کنارہ دریا پر وہاں ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کے نظر آئی پھر جب ہم نے اس کو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی جانور کہ اسے عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا وہ میتہ ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم بھیجے ہوئے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ میں ہیں یعنی جہاد میں اور تم لوگ بھوک کے مارے مضطر ہو سو کھاؤ، کہا راوی نے کہ ہم اس کے پاس ایک ماہ کامل ٹھہرے اور ہم تین سو تھے اور یہاں تک کھایا کہ موٹے ہو گئے ہم کہا راوی نے کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ بھر بھراتے تھے اس کے ہر قدم چشم سے بڑے بڑے ٹکے چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتے تھے اس میں سے ٹکڑے بیل کے برابر اور لیا ہم سے ابو عبیدہ نے تیرہ آدمیوں کو اور بھلایا ان کو ہر قدم چشم میں اور لی ایک لسی کی ہڈی اس کی ہڈیوں سے اور اسے بطور محراب کھڑا کیا پھر سب سے بڑا اونٹ کس کر اس کے نیچے سے نکالا تو نکل گیا پھر تو شہ لے لیا ہم نے اس کے گوشت سے ابال کر پھر جب ہم مدینہ میں آئے ذکر کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپ نے وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے پھر فرمایا اس کے گوشت سے کچھ ہو تو ہم کو کھلاؤ پھر بھیجا ہم نے کچھ گوشت اور کھایا آپ نے۔ تمام ہوئی روایت مسلم کی۔ اور اس حدیث کو جیش خبرط کہتے ہیں اور جنط اصل میں جھاڑے ہوئے پتے ہیں درختوں کے چونکہ وہ اس شکر مبارک میں کھائے گئے تھے اس لیے اسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہے اور میتہ حرام ہے پھر متعیر ہوا اجتہاد ان کا اور انہوں نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اس لیے کہ تم جہاد میں ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نے میتہ مضطر غیر باغ ولا عار کو سوکھاؤ اس میں سے اور طلب کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے گوشت میں سے اور کھانا اس واسطے تھا کہ خوش ہوں ان کے دل اور اطمینان کامل ہوں ان کو اس کی اباحت اور حلت کا اور شک نہ رہے اس میں کسی طرح کا یا اس واسطے ہو کہ قصد کیا آپ نے اس سے تبرک کا اس لیے کہ وہ طعمہ غیبی تھا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تھا گویا صیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدان جہاد کے لیے، اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی شے کا کہ دینے والے کو ناگوار نہ ہو بلکہ خوش ہوا پتے رفیق سے جائز ہے اور یہ سوال منہی عتہ سے نہیں اس لیے کہ سوال منع وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہو اجانب سے اور یہ سوال تو ملا طقت اور مواسست کی حیثیت سے تھا، اور اس سے ثابت ہوا جو اجازت اجتہاد کا زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جیسا کہ ثابت ہے جو اجازت اس کا بعد آپ کے اور ثابت ہوا استجاب اس امر کا کہ مفتی کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جس میں شک ہو مستفتی کو اس سے مانگ کر خود استعمال کرے تاکہ مستفتی کو تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت مانگ کر کھایا اور ثابت

وئی اس حدیث سے اباحت جمیع حیوانات بھری، ایسا ہے یہ کہ وہ جانور خود مر گیا ہو یا شکار کرنے سے مراد ہو اور اجماع ہے مسلمانوں
 اباحت سمک میں، کہا اصحاب شافعی نے کہ حرام ہے مینڈک اس سے کہ نہیں وارد ہوئی ہے حدیث میں اس کے قتل کی اور اس کے
 سوا میں تین قول ہیں، قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب چیز دریا کی اسی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور دوسرا قول عدم صل
 ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کی رو سے گھوڑا دریا کی اور بکری اور ہرن
 لکھا یا جاوے اور کلیب و خنزیر اور حمار نہیں۔ اور اصحاب شافعی نے کہا کہ حمار بئر میں اگر چہ ماکول بھی ہے یعنی حمار وحشی مگر
 غالب اس میں غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بکری کو حمار غیر ماکول بیری پر یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور جو لوگ قائل
 ہیں جمیع حیوانات دریا کی حلت کے سوا مینڈک کے ابو بکرؓ میں عمرؓ اور عثمانؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے تصدق
 اور جمیع حیوانات بکری کو حلال کہا ہے اور ابو حنیفہؒ نے کہا حلال نہیں سوا سمک کے اور لیکن سمک طاقی یعنی جو دریا میں مرجاوے
 یعنی کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اس کی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علمائے صحابہؓ کا اور جو ان کے بعد ہیں انہیں
 میں ہیں ابو بکر صدیق اور ابو ایوب اور عطا اور مکحول اور امام تحفی اور امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور داؤد وغیر ہم اور کہا
 جابر بن عبد اللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابو حنیفہؒ نے کہ طاقی حلال نہیں دلیل ان کی جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تعالیٰ
 کا احل لکم صید البحر و طعامہ کہا ابن عباس نے اور جہور نے کہ وہ صید ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا
 نے پھینک دیا یعنی طاقی دوسرے یہی حدیث جو اوپر گزری تیسری حدیث هو الطهور ماء و ماء و الاحل میتة اور یہ حدیث
 صحیح ہے اور سوا اس کے اور اس شیا مشہورہ کہ جس کو ہم نے ذکر نہیں کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنی حنیفہ نے جس سے
 استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا اتَقَا الْبَحْرَ اَوْ حَرَزَعْنَه فَاَكَلُوْهُ وَاَمَاتَ فِيْه فَطَقًا فَلَا
 تَأْكُلُوْهُ پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لائق نہیں اگر کوئی حدیث اس کے معارض بھی
 نہ ہو اور جب کہ معارض ہوئیں وہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں آیات و احادیث سے تو پھر کب لائق احتجاج رہی، کہا نووی
 نے بیان کیا ہے میں نے اس کا صنعت اور حال شرح مہذب کے باب الاطعمہ میں اور اگر کوئی کہے حدیث عنبر سے حلت
 طاقی کی ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں خود مذکور ہے کہ وہ مضطر ہے تو ہم کہیں گے احتجاج اس میں اصحاب کے
 کھانے سے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ضرورت مانگ کر توش فرمانے سے ہے اور یہ جو کسی روایت میں مذکور
 ہے کہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی میں ہے کہ مہینہ بھر تک تطبیق اس کی یوں ہے کہ مراد ایام اول میں ترمہ و
 تازہ گوشت اس کا ہے اور مراد ایام ثانی میں قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینہ بھر تک کھاتے رہے بلکہ مدینہ طیبہ
 تک پہنچا اور وہاں بھی ماکول و مستعمل ہوا۔ (خلاصہ ماقی النووی)

فقیر کہتا ہے کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کی رو سے حلت جمیع حیوانات بھری ہے اور طاقی حلال ہے بہر حال حق
 یہی ہے و ما اذا بعد الحق الا الضلال اور حرمت اس کی جو بروایت صحیحہ ماکول نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو چکی ہو اور آپ
 کے لب ہائے مبارک تک پہنچ چکی ہو بلکہ جتو بدن مقدس و مکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور ترک تادیب کے اور کیا
 ہو گا۔ غرض مذہب حنیفہ کا اس باب میں نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکھا

شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے مستوی شرح موتی میں کہ ظاہر قرآن حدیث اباحت ہے میتات بھر کی اور مراد اس سے وہ جانور ہے کہ جو زندہ رہے دیا میں اور جب نکالا جاوے تو زندگی اس کی مثل بندوبست و غسل کے ہو یعنی تریب تریب کر جانور دینے لگے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہیں بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اس کا برہ میں کھایا جاوے جیسے بقر و غنم یا نہ کھایا جاوے جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب سمک ہیں یعنی کلب و خنزیر دریا کی بھی مچھلی میں داخل ہے اور حکم ان کا بھی حلت میں مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورت میں مختلف ہوں بخلات اس جانور کے جو دریا میں زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جاوے پھر بھی اس کی حیات باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے لطا اگر ذبح کی جاوے حلال ہے اور میت اس کی حلال نہیں اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدرع اور سرطان اور سلحفاہ اور ذوات سموم کے جیسے جتہ اور عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔ میں کہتا ہوں اس تقدیر پر قول اللہ تعالیٰ کا اَحِلَّ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باعتبار و بقصد شکار کریں اور طعام سے میتات بھر کہ باعتبار و بقصد شکار نہ ہوں اور اس کو طعام فرمایا اور میت نہ فرمایا اس لیے کہ میت کا ذکر کھانے پینے کے مقام میں کرنا بہت سے خالی نہیں اور متاعاً لکم سے مراد اباحت اہل حضر کو اور للتیاریہ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابو حنیفہ نے کہا کہ جمیع حیوانات بجز حرام ہیں مگر سمک معروف، امام محمد نے کہا کہ مچھلیاں جب مر جاویں گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالے ایک ان کی تو کچھ مضائقہ نہیں ان کے کھانے میں پھر اگر وہ خود مر جاوے اور طافی ہو جاوے وہ مکروہ ہے اگر مچھلی کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلی کی اگر ہو تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں اور علی العموم حلال کہا امام شافعی نے دریائی میتہ کو ر انتہی ما قال شاہ ولی اللہ فی المستوی

اور مؤطا میں نافع سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن ابی ہریرہ نے سوال کیا عبداللہ بن عمر رض سے اس چیز سے کہ پھینک دیا ہے دریا نے یعنی طافی سے پس منع کیا انہوں نے اس کے کھانے سے کہ نافع نے پھر پھر سے عبداللہ اور منگایا قرآن پھر پڑھی یہ آیت اَحِلَّ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ مَتَاعاً لَكُمْ یعنی طعام عام ہے خواہ شکار کر دیا نہ یعنی طافی بھی اس میں داخل ہے پھر کہا نافع نے کہ بھیجا مجھے عبداللہ بن عمر رض نے عبدالرحمن بن ابی ہریرہ کی طرف اور کہا بھیجا کہ طافی کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمر رض سے ان مچھلیوں کے کھانے سے کہ قتل کرے بعض ان کا بعض کو یا مر جاویں سردی سے تو فرمایا ان میں کچھ مضائقہ نہیں کہا سعد نے پھر پوچھا میں نے عبداللہ بن عمر رض سے تو انہوں نے بھی مثل اس کے کہا جیسا سعد نے کہا تھا اور ابی ہریرہ اور زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونوں اس کے کھانے میں مضائقہ نہ کرتے تھے جسے دریا

نے یا سردی دیا ہو۔ (کلہا فی المؤطا)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ
إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا
بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْقِ وَفَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِدَيْ كَاتٍ

روایت ہے علی بن ابی طالب سے فرماتے تھے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں کہ آئے ہم پر مصعب بن عمیر کہ نہ تھی ان کے بدن پر مگر ایک چادر کہ پوند لگے ہوئے تھے اس میں پوستین کے پھر جب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے لگے اس تازہ نعمت کو...

بِسْمَةِ وَاللَّهِ هُوَ قِيَمَةُ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بَيْتُكُمْ إِذَا عَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَأْسٍ فِي حُلَّةٍ وَوَضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسْتَرْتُمْ بِيُوتِكُمْ كَمَا سْتَرْتُمُ الْكَلْبَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ حَيْرٌ مِمَّا الْيَوْمَ نَتَقَرَّرُ فِي الْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمَوْتَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتُمْ الْيَوْمَ حَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ -

انہیں بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو ان دنوں سے۔

خیال کر کے جس میں وہ پہلے تھے اور ان دنوں کا حال ان کا دیکھ کر پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم میں سے ایک شخص صبح کرے گا ایک جوڑے میں اور شام کرے گا دوہرے جوڑے میں یعنی صبح و شام کپڑے بدلے گا اور رکھا جاوے گا اس کے آگے ایک برتن کھانے کا اور اٹھایا جاوے گا دوسرا یعنی قسم قسم کے کھانے ہوں گے اور پردہ ڈالو گے تم اپنے مکانوں میں جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ میں عرض کی صحابہ نے اس دن ہم بہت اچھے ہوں گے آج سے فارغ ہوں گے عبادت کے لیے اور بچپن کے محنت و مشقت سے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

فتاویٰ حدیث حسن ہے فریبہ سے اور یزید بن زیاد مدینی ہیں روایت کی ان سے مالک بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ بن سے نہری نے روایت کی ہے ان سے وکیع نے اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی ان سے سفیان نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ائمہ سے۔

متروجم اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی سے اصحاب کی دنیا سے اور شفقت اور رافت اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے حال پر اور فضیلت فقر کی غنا پر کہ اس میں راحت ہے جسم کی اور قلت ہے فکر کی دنیا میں اور رغبت ہے حساب کی آخرت میں اور دست رکنا مال کا فراغ عبادت کے لیے نہ اتباع شہوات کے لیے اور کراہیت تکلف کی لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دنوں کی کثرت کا۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کی طرف نہ مال کی طرف اور قسم ہے اس معبود برحق کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ میں البتہ بیگنا تھا اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کی راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اسی طرف سے سو گزرے مجھ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کلام اللہ کی نہیں پوچھی میں نے مگر اس لیے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاویں پھر وہ چلے گئے اور مجھے ساتھ نہ لے گئے پھر گزرے مجھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کلام اللہ کی اور نہ پوچھی تھی میں نے مگر اس لیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ أَهْلُ الصَّفَةِ أَضْيَاقَ أَهْلِ الْأَسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا كَالْمَالِ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لِأَعْتَدُ بِكَيْدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَأَشَدُّ الْحَجْرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ تَعَدَّتْ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ سَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَسْتَبِيْعِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَسْتَبِيْعِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ فَعَبَسَ شَمْسُ حِينَ رَأَىٰ فَقَالَ أَيُّوهَا يَبْرُتُ
 قُلْتُ لَتَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أُنْتَىٰ وَ مَضَىٰ
 فَاتَّبَعْتُهُ وَ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنَتْ فَأَذِنَ لِي
 فَوَجِدَ قَدًا حَامِينَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا
 اللَّبَنِ لَكُمْ قِيلَ أَهَذَا كُنَّا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّوهَا يَبْرُتُ قُلْتُ لَتَبَيْكَ
 قَالَ الْحَقُّ إِلَىٰ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَأَنعَمُ لَهُمْ وَ هُمْ
 أَضْيَافُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُدُونَ عَلَىٰ أَهْلِ وَ
 مَالٍ إِذَا أَتَتْهُ الصُّدَاقَةُ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَ لَمْ
 يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَ إِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أُرْسِلَ
 إِلَيْهِمْ فَأَصَابَ مِنْهَا وَ أَشْرَكَ لَهُمْ فِيهَا فَسَاءَ لِي
 ذَلِكَ وَ قُلْتُ مَا هَذَا الْقَدَّاحُ بَيْنَ أَهْلِ
 الصُّفَّةِ وَ أَنَا سَأَلْتُهُ إِلَيْهِمْ نَسِيًا مُرِنِي
 أَنْ أُدِيرَكَ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسَىٰ أَنْ أُصِيبَ بِنِي مِنْهُ
 وَ قَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أُصِيبَ مِنْهُ مَا يُغْنِينِي
 وَ لَمْ يَكُ بُدَّ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَ طَاعَةِ رَسُولِهِ
 فَأَتَيْتُهُمْ قَدَاعًا وَ تَوَلَّوْهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ
 فَأَخَذُوا مَعًا لِسَلْمٍ قَالَ أَيُّوهَا يَبْرُتُ خَذَّ الْقَدَّاحُ
 فَأَعْطَاهُمْ فَأَخَذْتُ الْقَدَّاحَ فَجَعَلْتُ أَتَاوَلُهُ
 الرَّجُلُ فَيَشْرَبُ حَتَّىٰ يَرَوِي ثُمَّ يَرُدُّ
 فَأَتَاوَلُهُ الْآخِرَ حَتَّىٰ انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَىٰ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ سَأَلْتُ الْقَدَّاحَ
 كَلِمَةً فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَّاحَ
 فَوَضَعَهُ عَلَىٰ يَدَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِرَأْسِهِ فَتَبَسَّمَ
 وَ قَالَ أَيُّوهَا يَبْرُتُ أَشْرَبُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ
 أَشْرَبُ فَلَمْ أَسْرُلْ أَشْرَبُ وَ يَقُولُ
 أَشْرَبُ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا

کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاویں مگر وہ بھی ساتھ نہ لے گئے پھر گزرے
 مجھ پر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسکرائے آپ مجھے دیکھ کر
 اور کہا ابو ہریرہؓ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا آپ
 نے ہمارے ساتھ چلو اور چلے اور میں ساتھ ہو لیا ان کے اور
 داخل ہوئے آپ اپنے گھر میں، پھر اجازت چاہی میں نے پس
 اجازت دی مجھے اندرانے کی سو پایا آپ نے یعنی اپنے گھر
 والوں سے ایک پیالہ دودھ کا فرمایا آپ نے کہاں سے بلا یہ
 دودھ تم کو کہا گیا ہدیہ بھیجا ہم کو کسی نے سو فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم اسے ابو ہریرہؓ عرض کی میں نے لبیک فرمایا
 جا بلو اہل صفہ سے اور بلاؤ ان کو اور وہ مہمان تھے اہل اسلام
 کے نہ رکھتے تھے اہل اور نہ مال، جب آنحضرت کے پاس صدقہ آتا
 تھا ان کے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے آپ بھی نہ لیتے اور
 جب ہدیہ آتا تو ان کو بلا بھیجتے اور آپ بھی اس میں سے کچھ لیتے تھے
 اور ان کو بھی شریک فرماتے پھر یہ بھیجنا آپ کا مجھ کو ذرا سے دودھ
 کے لیے ناگوار ہوا اور میں نے کہا کیا حقیقت ہے اتنے سے قدح کی
 اہل صفہ کے سامنے اور میں انہیں بلانے جاؤں پھر مجھے حکم فرماویں
 گے حضرت کہ ان پر دورہ کروں اس قدح کو لے کر مویقین ہے مجھے
 اس میں سے کچھ نہ لے گا اور مجھے تو امید یہ تھی کہ اس میں سے مجھے
 اتنا لے گا کہ مجھے کفایت کرے گا اور وہ تھا بھی اتنا ہی مگر کچھ چارہ
 نہ تھا اطاعت سے اللہ اور رسول کے یعنی چارنا چار اہل صفہ سے
 دو چار ہونا پڑا سو آیا میں ان کے پاس اور بلایا ان کو پھر جب
 داخل ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہوں میں بیٹھ گئے فرمایا مجھ سے آپ
 نے اسے ابو ہریرہؓ کو وہ پیالہ سو دو ان کو سولیا میں نے وہ پیالہ اور
 دینے لگا میں ایک ایک شخص کو پھر جب پی لیتا وہ یہاں تک کہ
 سیر ہو جاتا تو پھر دیتا میں دوسرے کو یہاں تک کہ پہنچ گیا میں رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک اور ساری قوم سیر ہو چکی تھی سولیا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اور رکھا اسے اپنے ہاتھ پر پھر

اٹھایا سر مبارک اپنا اور مسکرائے اور فرمایا اسے ابا ہریرہؓ پیو سو پیا میں نے پھر فرمایا پیو پس میں پیتا رہا اور آپ یہی فرماتے رہے پیو آخر میں نے نہیں پیا آپ نے پیالہ اور مد کی اللہ تعالیٰ کی اور بسم اللہ کہی اور پیا۔

ف ایہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم اس حدیث میں بڑے قوائد ہیں اول دوام ضیافت اہل اسلام کہ عمدہ ترین سند سے ابراہیم علیہ السلام کی۔ دوسرے حقیر ہونا اہل و مال کا تحصیل علم کے سامنے اس لیے کہ اصحابِ صفہ حضرت کی خدمت میں تحصیل علم کرتے تھے۔ اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرت کی سنتیں سیکھتے تھے، تیسرے واجب ہونا مسلمانوں پر کہ جو طلب علم میں ہو اس کی حوائج ضروریہ کی خبر گیری کریں تاکہ وہ پریشان خاطر نہ ہو جیسے کہ اصحاب کی عادت تھی اہل صفہ کے ساتھ۔ چوتھے کنایہ کرنا اپنے اظہار حاجت ضروری کا اس شخص سے کہ جس سے امید تائید ہو جیسے ابو ہریرہؓ کرتے تھے۔ پانچویں تبسم اپنے دوست سے ملتے وقت کہ مسنون ہے جیسا کہ آنحضرتؐ نے کیا ابو ہریرہؓ کے سامنے، چھٹے مسنون ہونا استیذان کا گھر میں داخل ہوتے وقت، ساتویں حکم ہدیہ کا اور اباحت اسکی آنحضرتؐ کے لیے اور حرمت صدقہ کی آپ پر اور یہ کمال شرف ہے آپ کے واسطے کہ عالی سے حوصلہ آپ کا اور آپ کے اہلیت کا اور ساختہ مال سے لوگوں کے آٹھویں مسنون ہونا شرکت احباب کی اور مواساة ان کے ہدیہ کی چیز میں، نویں ظہور اعجاز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ کفایت کرنا ہے بشیر قلیل کا جماعت کثیر کو اور سیر ہونا ان کا اتنے سے بشیر میں۔ دسویں ضرور سمجھنا اطاعت خدا اور رسول کو اگرچہ امران کا خلاف نفس ہو جیسا کہ بحالائے حق فرمانبرداری کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضرور ہے یہی ہر اہل اسلام کو۔ گیارہویں کہ مستون ہے ایک پیالہ یا ایک برتن میں بطور دورہ پیتے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہینہ کثرت پیالوں ظروف صغار کی جیسے کہ عادت ہے متکلفین دنیا دار کی۔ بارہویں اجیر میں پینا ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم آخر ہم شرباً تیرھویں مسنون ہونا حمد کا اطعام کے بعد کہ آنحضرتؐ نے جب دیکھا کہ یہ سب کو کفایت کر گیا اور عنایت الہی نے برکت بے اندازہ عطا کی اس پر حمد فرمائی، چودھویں مسنون ہونا بسم اللہ کا اکل و شرب کی ابتداء میں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجِشُّ سَاحِلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَنَّا جُشَاءَكَ يَا قَاتِ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ڈکار لی ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا آپ نے دور رکھ ہم سے اپنی ڈکار اس لیے کہ بہت پیٹ بھر کر کھانے والا دنیا میں بہت دیر تک بھوکا رہے گا قیامت کے دن۔

ف ایہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی حمیفہ سے بھی روایت ہے۔ مترجم؛ ڈکار کے دور رکھنے سے مراد ہے منع کرنا پیٹ بھر کر کھانے سے اور دوام شبع کا مکروہ ہے کہ موجب ہے فیقروں کو بھول جانے کا اور ان کی طرف التفات نہ کرنے کا اگرچہ اجیاناً پیٹ بھر کر کھانا رہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْوَنَا مَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَتْنا السَّمَاءُ۔

روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا انہوں نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے میرے اگر دیکھنا تو ہم کو اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر

لَقَدْ قَالَ نَعْمُ قَالَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ نَعْمُ
قَالَ سَأَلْتُ وَلَيْسَ أَيْدٍ حَقٌّ إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا أَنْ
صَلَّكَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللَّهِ مَا دَامَ
مِنهُ عَلَيْهِ حِرْفَةٌ -

کہا ہاں، پھر کہا گو ابھی دیتا ہے تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول
اس کے ہیں اس نے کہا ہاں، پھر پوچھا کہ روزے رکھتا ہے تو
رمضان کے کہا ہاں، سر یا ابن عباس نے سوال کیا تو نے اور
سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کریں تیرے
ساتھ، پھر دیا اس کو ایک کپڑا پھر فرمایا سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ پہناوے
کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہے گا اللہ تعالیٰ کی امان میں جیت تک کہ وہ کپڑے سے رہے اسکے بدن پر ایک پارچہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم اس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباس نے اس کا اسلام دریافت
کیا اس لیے کہ حدیث میں مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمَدِينَةَ
انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ
فَلَمَّا اسْتَيْدْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ
وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
أَفْسُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ
يَأْتُونَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ -

روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہا کہ جب آئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مدینہ میں لوگ دوڑے آپ کی طرف اور
کہا گیا کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو میں بھی آیا لوگوں
کے ساتھ کہ دکھیوں آپ کو پھر جب ظاہر ہوا مجھ پر چہرہ مبارک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پہچانا میں نے کہ یہ چہرہ
جھوٹ بولنے والے کا نہیں اور پہلے جو کلام کیا آپ نے یہ تھا
کہ فرمایا اے لوگو! افشاء کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور نماز پڑھو
جب لوگ سوتے ہوں تہجد کی داخل ہو جاؤ جنت
میں سلامتی سے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم عبداللہ بن سلام کبار علمائے یہود سے تھے اور کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ثنا دیکھ کر مشتاق
قدوم تھے جب حضرت مدینہ میں پہنچے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ قولہ افشاء کرو یعنی پھیلاؤ اور رواج
دو اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جس کو پہچانو اس پر بھی اور جسے نہ پہچانو اس پر بھی اور سلام کے فضائل احادیث میں بہت ہیں اور
قرآن میں اللہ تعالیٰ نے تحیۃ مبارکہ طیبہ فرماتا ہے۔ اور عبداللہ بن سلام کو دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام بھی لفظ سلام
پر کرتا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحان عرب و عجم پر پوشیدہ نہیں ہے مگر قسرت سلیم چاہیے۔

عَنْ أَنَسِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ آتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا آتَانَا قَوْمًا أَيْدِلَ مِنْ كَثِيرٍ قَوْمًا

روایت ہے انس سے کہا کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
میں حاضر ہوئے ان کے پاس مہاجرین اور عرض کی کہ اے رسول اللہ
کے نہیں ہو کبھی ہم نے کوئی قوم بڑی خرچ کرتے والی مال کثیر سے

أَحْسَنَ مَوَاسَاةٍ مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ تَزَلُّنَا بَيْنَ
أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كُنَّا الْمُسُونَةَ وَاشْرَكُونَا فِي
الْمَهْنَاءِ وَحَتَّى لَقَدْ خُفْنَا أَنْ تَنْهَبُوا بِالْأَجْرِ
كَلِمَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَا
دَعَوْتُمْ اللَّهَ لَهُمْ وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ -

جب تک تم دعا کرتے رہو گے ان کے لیے اور شکر یہ ادا کرتے رہو گے ان کا۔

اور نہ محسن مواساتہ کرنے والی مال قلیل سے اس قوم سے پیسو کہ
جس کے درمیان ہم اترے ہیں اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ
باز رکھا انہوں نے ہم کو محنت و مشقت سے اور شریک کیا ہم کو
آرام و راحت میں یہاں تک کہ ہم ڈر رہے ہیں کہ سب ثواب
ہماری نیکیوں کا وہی نہ لے جاویں ورنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ متوجہ قول نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہیں کہ جب
مہاجرین ان کے وطن میں آئے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہو گیا تو انہوں نے اپنے مال تقسیم کر دیتے بلکہ اپنی
حاجات پر ان کی حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کی تعریف میں فرمایا و یوشرون علی انفسهم و لو کان بہم
خصاصۃ، تو مہاجرین نے ان کا شکر یہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر ان کے پاس مال بہت ہوتا تو بھی بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور اگر
فقوراً ہوتا ہے تو بھی مروت اور مدارات سے بھائیوں سے کنارہ نہیں کرتے چنانچہ تفصیل اس کی یہ کہی کہ انہوں نے محنت و مشقت کسب و
تجارت و زراعت وغیرہ کی تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چرندم خوردم میں ہم کو بھی شریک کیا ہے۔ قول، ہم ڈر رہے ہیں آہ یعنی
آخرت میں ہماری سب نیکیوں کا ثواب انہیں کو مل جاوے اور ہم محروم رہیں، حضرت نے فرمایا ان کی محنت اور مشقت کا بدلہ اگر
تم کرتے رہو گے تو یہ بات نہ ہوگی اور وہ دو چیزیں فرمائیں ایک دُعا ہے خیر ان کے واسطے، دوسری ثنائے خیر کہ ہر مومن کو اپنے
محسن کے لیے ضرور ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الطَّلَعُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّادِقِ
ف ایہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے
والا شکر گزار ثواب میں برابر ہے صابر روزہ دار کے۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا نہ جنوروں میں تم کو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کس پر
حرام ہے آگ یعنی دوزخ کی اوپر ہر قریب سکیٹہ اور وقار اور آسانی
کرنے والے کے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ
يُحْرَمُ عَلَى النَّارِ وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ
قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ -

ف ایہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ الْأَسْوَدِيِّ بْنِ بَيْرُودٍ قَالَ قُلْتُ يَا عَالِيَةُ أَيْ
شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا
دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا
حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَصَلَّى -

روایت ہے اسود بن بیرود سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے
کہ اسے عائشہ ام المومنین کیا کرنے لگتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب داخل ہوتے اپنے گھر میں، فرمایا انہوں نے کام کاج کرنے لگتے
اپنے گھر کا جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہو کر نماز پڑھتے لگتے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَمَاحَهُ لَا يُبْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ يُبْزِعُ وَلَا يَهْرُفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَهْرُفُ وَلَمْ يَرْمَقِدْ مَا كُتِبَتْهُ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سامنے آتا آپ کے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپ سے نہ نکالتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے یہاں تک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتھ اور نہ پھیرتے اس کی طرف سے منہ اپنا یہاں تک کہ وہی پھیرتا اپنا منہ، اور نہ دیکھے ان کے پیر پھیلے کسی نے ان کے ہمنشین کے آگے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مَيِّتٌ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حَلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ أَوْ قَالَ يَتَلَجَّلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلوں میں کا ایک جوڑا اپنا پس کر اتراتا تھا وہ اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو پس پکڑا اس کو زمین نے اور وہ دہنستا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک، راوی کو شک ہے کہ تیلجلی فرمایا آپ نے یا تیلجلیج۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم تیلجلیج کا مصدر جلیجہ ہے اور جلیجہ وہ حرکت ہے کہ جس کے ساتھ آواز ہو اور تیلجلیج کا مصدر تیلجلیج یعنی تروڑ کے۔ غرض کہ وہ ادھر ادھر کر ڈیں لیتا مثل غریق کے دھنستا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پاتا، معاذ اللہ من ذلک بسند مذکور روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حشر میں لائے جائیں گے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیوں کی صورتوں میں مردوں کی ڈھانچے کی ان کو ذلت ہر جگہ سے۔ ہنکائے جاویں گے جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف کہ اس کا نام بوس ہے اُبالے گی اور جوش میں لاوے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جاویں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طینتہ العجبال کہتے ہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْحَشِدُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالُ الدُّرِّ فِي صُورِ الرِّجَالِ يُعْشَاهُمُ الذَّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجِّينَ فِي جَهَنَّمَ يُسْتَبَى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارٌ أَلَا تَيَّارٌ يُسْقَوْنَ مِنْ عَصَا سَرَّوْةٍ أَهْلِ النَّارِ طِينَتِهِ الْغِبَالِ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے، مترجم، مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے۔ کہ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے۔ چنانچہ آگے بھی یہی فرماتے ہیں کہ ڈھانچے کی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جہنم ان کا چیونٹیوں ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردوں کی ہو اور بوس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جہنم میں ایک قید خانہ کا جسے جہنم کے واسطے، قولہ تعالیم یعنی ابا علی کی، غلی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے

قولہ نارالانیا یعنی آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس جہنم میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے، قولہ عصارہ دوزخیوں کا، عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے پتھروں سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا، مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دماہیل سے بہ رہا ہے۔ قولہ طینۃ النبال طینہ کچھڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑ گئی ہو اور خبال معنی نساد ہے یعنی بگڑی ہوئی چیز یعنی وہ کچھڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہو گئی ہے اور عصارہ اہل نارسے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی، معاذ اللہ من ذلک۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ جن میں ہوں چھلاوے گا اس پر اللہ تعالیٰ کفن اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں، پہلے نرمی معنیف پر دوسرے شفقت والدین پر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنْتُ فِيهِ نَشَرْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ كَفَنَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رَافِقٌ بِالطَّعِيفِ وَالشَّفَقَةِ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانَ إِلَى الْمَمْلُوكِ۔

تیسرے احسان نوٹڈی غلام پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ سزا جاتا ہے اللہ بزرگ و بڑتر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں سختی سے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور کچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جاویں اتنی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک مچھر کے پیر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور کچھلے اور زندے اور مردے اور تر و خشک جمع ہو جاویں اتنی قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پیر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور کچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جاویں ایک

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي كَلِمَةٌ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُّوا فِي الْمُهْدَى ... أَهْدِكُمْ وَكَلِمَةٌ فَيُرِ الْآمَنُ مَنْ أَعْنَيْتُ فَسَلُّوا فِي أَسْرَارِكُمْ وَكَلِمَةٌ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَاقَبْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ آتِي دُونَكَ عَلَى الْغُفْرَةِ فَاسْتَعْفِرْ فِي غُفْرَتِكَ لَهُ وَلَا أَبَالِي وَكَلِمَةٌ أَوْ لَكُمْ وَأَخْرَاكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَمَا طَبَّكُمْ وَيَا سِكُمْ اجْتَمِعُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِي عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا تَرَا دَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَكَلِمَةٌ أَوْ لَكُمْ وَأَخْرَاكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَمَا طَبَّكُمْ وَيَا سِكُمْ اجْتَمِعُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِي عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا تَقَى ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَكَلِمَةٌ أَوْ لَكُمْ وَأَخْرَاكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَمَا طَبَّكُمْ وَيَا سِكُمْ اجْتَمِعُوا فِي سَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ

كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا يَلْعَنُ اٰمِنِيَّتُهُ فَاَعْطَيْتُ
 كُلَّ سَاغِلٍ مِّنْكُمْ مَا نَفَقَ ذٰلِكَ مِنْ مٰلِكَى الرَّا
 كَمَا لَوَاتٍ اَحَدًا كُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيْهِ
 اِبْرًا ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّ جَوَادٍ وَّ اِحَدًا
 مَا جِدَّ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَاىُّ كَلَّا وِعَدًا بِى
 كَلَامًا اِنَّمَا اَمْرِيْ شَيْءٌ اِذَا اَسَادَتْ اَنْ اَقُوْلَ
 لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ -

ہو اس کی اور دونوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک
 سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبو دے اس
 میں ایک سوئی پھر نکالے اس کو اور یہ اس سبب سے ہے کہ میں جو اد
 ہوں واحد ہوں ماحد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں دین دینا میرا
 فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بے شک میرا حکم کسی چیز
 کے لیے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو یا بس وہ
 ہو جاتا ہے -

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شہزین جو شب سے انہوں نے معذکیرب سے انہوں نے
 ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماندا اس کی -

مترجم اقولہ جمع ہو جاویں اتنی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنی اگر تمام جہان کے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل علیہ
 السلام کے برابر تقویٰ میں ہو جاویں تو سلطنت اس شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ کی مچھر کے پر برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کے
 لوگ و جبال اور فرعون کے برابر شقی اور بدبخت ہو جاویں تو ایک مچھر کے پر برابر اس کی سلطنت نہ گھٹے، قولہ میں جو اد ہوں واحد
 ہوں ماحد ہوں، جو اد سخی برابر ہے اس میں مذکر و مؤنث اور اجواد اور اجاود اور جواد اور جودہ اس کی جمع ہے رشتہ جعفر
 نے کہا سخی وہ ہے جو مانگنے اور سوال کرنے سے دیوے اور جو اد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہو جاوے اور بے مانگے عطا کرے
 اور یہ صفت باری تعالیٰ شانہ کی ہے نہیں پاسکتے یہ کسی مخلوق میں اس لیے کہ خزانہ اس کا بے حد ہے اور عطا اس کی بے عدد
 نہ اس کی انتہا ہے نہ اس کی منتہا اور واحد وہ غنی ہے کہ مفتقر نہ ہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہو اور یہ شان ہے باری تعالیٰ شانہ
 کی کہ وہ تمام مخلوقات سے بے پروا ہے اور سائر موجودات سے مستغنی اور ماحد صاحب فضیلت و شرافت اور مجد لغت میں شرف
 واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنی ہے ماحد سے اس لیے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنی جلیل و وہاب و کرم کو اور یہ صفت
 ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ شرف اس کا غیر منتہی ہے اور فضل اس کا غیر تناسی، قولہ دین میری فقط کلام ہے اور عذاب میرا
 فقط کلام ہے یعنی جیسے اور مخلوقات کو عطا کے وقت ہزاروں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً -

اولاً موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو، دوسرے زاید ہونا اپنی حاجت سے تیسرے متعلق نہ ہونا حق غیر کا اس
 میں اور بغیر اس کے اور کو مشکل ہوتی ہے اور باری تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں اس لیے کہ وہاں فقط کُن کے کہنے سے معدوم
 موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود سے کمال بے پروائی اس ذات مقدس کو ہوتی ہے چنانچہ فرمایا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ اور
 متعلق نہیں ہوتا اس میں حق کسی غیر کا بلکہ خاص ہوتی ہے وہ شئی باری تعالیٰ شانہ کی اور اسی طرح عذاب میں فقط حکم دینے کی
 حاجت ہوتی ہے چاہے شئے مولم اور مایعذب ہم موجود ہو یا نہ، غرض اس حدیث میں بڑی عظمت اور کبریا باری تعالیٰ شانہ کی
 مذکور ہے اور ہادی و رزاق و قادر و غفور ہونا اس ذات مقدس کا مسطور ہے۔ افسوس ہے ان بندوں پر جو اس درگاہ کی بندگی
 کا اقرار کر کے اپنی حاجات اور رول سے مانگتے ہیں اور اس کی عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھ کر اولیاء اور انبیاء اور پیرو شہید

سے التجا کرتے ہیں، معاذ اللہ من ذالک گو یا مضمون اس شعر کا ان کے گوش ہوش میں نہیں پڑا۔ شعر:

حاجت طلبی بغیر مولے

عیب است غلام باوقار

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ لَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ الْكُفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبِ عَمَلَةٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَلَمَّا قَطَعَتْهَا سَبَّتَيْنِ دِينَارًا أَعْلَى أَنْ يَطَّاهَا فَلَمَّا قَعَدَتْ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ أُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ أَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَ لَكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَ مَا حَمَلْتَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةَ فَقَالَ تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا وَ مَا فَعَلْتِهِ إِذْ هِيَ فِيهِ لَكَ وَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَغْصِي اللَّهُ تَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبٌ عَلَى يَاسِبِهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَضِبَ الْكُفْلَ -

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر کسی ہوتی میں نے ایک یا دو بار یہاں تک کہ گناہات تک تو نہ بیان کرتا میں بلکہ کستی ہے میں نے اس سے اس سے زیادہ مرتبہ سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے ایک مرد بنی اسرائیل سے کہ نام اس کا کفل تھا کہ وہ پرہیز نہ کرتا تھا کسی گناہ سے سو آئی اس کے پاس ایک عورت اور دیتے اس نے اس کو ساٹھ دینار اس بات پر کہ جماع کرے اس عورت سے پھر جب بیٹھا وہ اس کے آگے جیسا کہ بیٹھتا ہے مرد اپنی عورت کے آگے کانپی وہ اور رونے لگی سو پوچھا اس نے کیوں روئی تو کیا میں نے زبردستی کی تجھ پر وہ بولی کہ نہیں آج میں وہ کام کرتی ہوں جو کبھی نہیں کیا اور باعث اس کا کوئی نہیں سوا حاجت کے سو کہا اس نے تو یہ کام کرتی ہے اور کبھی تو نے نہیں کیا جا وہ تیرے دینار تیرے لیے ہیں اور کہا اس مرد نے قسم سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں گا میں اللہ تعالیٰ کی اس کے بعد کبھی سوا انتقال

کر گیا وہ اسی رات کو سو صبح کو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا کفل کو۔

و اب یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی ابو بکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہے اور عبداللہ بن عبداللہ الرازی کوئی ہیں اور عدہ ان کی سر یہ تھیں علی بن ابی طالب کی اور روایت کی عبداللہ بن عبداللہ الرازی سے عدہ ضعیف اور حجاج بن ارطاط اور کئی لوگوں نے۔

روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہوں نے کہ بیان کہیں

ہم سے عبداللہ نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنی موقوف اور دوسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یعنی مرفوعا کہا عبداللہ نے مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ میں سے اترتا ہے کہ وہ اس پہرے پہرے سے یعنی عذاب الہی کا پہاڑ

عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ تَنَا عَلِيًّا اللَّهُ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ فِي أَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْقَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ عَلَى

وَقَعْنَا عَلَىٰ أُنْفُسِهِمْ قَالَ بِهِ هَكَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْرَمُ بِتُوبَتِهِ
 أَحَدًا كَمَنْ رَجِبَ بِأَسْمَانِ فَلَا ذَوْبَةَ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ
 لِأَحْلِكَ عَلَيْهِمَا تَارَادَا وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ
 فَأَضَلُّهَا فخر جبر فی طیبہا حتی إذا أدراکہ الموت
 قال ارجع الی مکاتی الذی اضللتہا فیہ فاموت
 فیہ فارجع الی مکانیہ فغلبتہ عینہ فاستیقظ
 فاذا اراحلتہ عندا سرا اسیہ علیہا طعامہ وشرابہ
 وما یصلحہ۔

سامنے نظر آتا ہے اور ناجرد دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند ایک مکھی
 کے کہ بیٹھی اس کی تاک پر اور اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اڑ
 گئی اور یہ حدیث موقوف تھی اور حدیث مرفوع یہ ہے کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ عزوجل بے شک زیادہ
 خوش ہونے والا ہے تم میں سے ایک کی توبہ پر بہ نسبت اس مرد
 کے کہ تھا وہ چٹیل زمین میں کہ جس میں گھاس تھی یا ہلاک کرنے
 والی تھی وہ زمین، اس کے ساتھ تھی اونٹنی اس کی کہ اس پر تھا تو شر
 اس کا اور کھانا پینا اس کا اور جس کی اس کو حاجت ہو پس کھو دیا
 اس نے اس اونٹنی کو سونکلا وہ اس کے ڈھونڈنے کو یہاں تک کہ جب

وہ قریب ہلاک کے پہنچا کہا اس نے کہ لوٹوں میں اس جگہ میں کہ جہاں کھو یا میں نے اس اونٹنی کو اور چراؤں وہیں پس لوٹا وہ
 اس مکان کی طرف سو لگ گئی اس کی آنکھ بھر جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کی اس کے سر پر اس موجود ہے اس پر ہے اس کا کھانا
 اور پینا اور جس کی اسے حاجت ہو۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک سے بھی روایت
 ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

متروجم المسلم میں باختلاف لیسیر یہ روایت انس سے مروی ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب وہ اونٹنی اس کو
 مل گئی پکڑ لی اس نے مہار اس کی اور خوشی کے مارے کہنے لگا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَيْدِيْ وَ اَنَا رُبُّكَ یعنی یا اللہ تو میرا بندہ
 ہے اور میں تیرا رب، خطا کی اس نے شدت فرح سے انتہی اور یہ ایک مثال ہے اور تشبیہ ہے باری تعالیٰ کے خوش ہونے
 کی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینے پر مستعد ہو گیا تھا اور کوئی صورت حیوۃ کی نظر نہ آتی تھی پھر یکبارگی سب سامان راحت اور
 استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے مارے کچھ کا کچھ زبان سے نکل گیا، حالانکہ ایسی خطا باری تعالیٰ پر محال ہے مگر یہ
 اس کے خوش ہونے کے باعتبار فضل و کرم کے ایک مثال ہے غرض یہ کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہی باری
 اس کی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور ہلاکت گناہ سے بندہ کو نجات ملی ہے خوش ہوتا ہے۔
 وذلک ہوالغور العظیم۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہر بیٹیا آدم کا خطا کار ہے اور بہتر خطا کاروں کے
 توبہ کرنے والے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَيْرُ الْخَطَّائِينَ
 التَّوَّابُونَ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر علی بن مسعدہ کی روایت سے کہ وہ قتادہ سے
 روایت کرتے ہیں۔

**بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ رُضِيقَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمِتْ**

روایت ہے لڑی ہر شخص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور کچھ دن پر پس چاہیے کہ اگر ام
تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور کچھ
دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں عائشہ اور انس اور ابی شریح کہیں سے بھی روایت ہے اور ابی شریح عدوی ہیں
اور نام ان کا خود بلد بن عمرو ہے۔

**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمِتَ كَجَا**

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن ابیہ کی روایت سے۔

**بَابُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ
مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِيهِ**

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے فرمایا آپ نے
جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسیٰ کی روایت سے۔

**عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَدَّى أَخَاكَ بِدَائِبٍ
لَمْ يَمِيتْ حَتَّى يَجْمَلَهُ قَالَ أَحْمَدُ قَالُوا مِنْ
ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ**

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس نے عدا دلیا اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے
گا جب تک کہ اس سے وہ گناہ صادر نہ ہو گا احمد نے کہ
محدثین کا قول ہے کہ مراد اس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ

شخص توبہ کر چکا ہو یعنی بعد توبہ کے پھر عدا دلیا نہ چاہیے۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں، خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور مروی ہے کہ خالد
بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

**بَابُ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْتَعِمِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشِّمَاتَةَ
لِأَخِيكَ فَيُرْحِمَهُ اللَّهُ وَيُبْتَلِيكَ**

روایت ہے وائلہ بن استعم سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مت ظاہر کرو شماتت اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ
رحم کرے گا اس پر اور مبتلا کرے گا تجھ کو یعنی اس بلا میں کہ جس پر

تو نے شماتت کی تھی۔

یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے وائلہ بن استعم سے اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور بعضوں نے

کہا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور کچھول شامی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور وہ غلام تھے پس آزاد کیے گئے اور کچھول ازدی لبری نے سنا ہے عبد اللہ بن عمر سے اور روایت کرتے ہیں ان سے عمارہ بن تاذان، روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے کہا انہوں نے کہ بہت سنا میں نے کچھول سے کہ لوگ ان سے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے ندائم یعنی میں نہیں جانتا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوست رکھنا ہوں میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگر چہ مجھے اتنا اتنا ہو یعنی مال دنیا سے۔

بَابُ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ حَكِيمٌ أَحَدًا وَأَتَى كَذَا وَكَذَا -

فایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک مرد کا سو فرمایا آپ نے کہ نہیں پسند آتا مجھ کو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگر چہ مجھے ملے اتنا اور اتنا یعنی مال کہا حضرت عائشہ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ بے شک سفید ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے اسی طرح یعنی

عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكِيمٌ لِتَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا لِيُتْرَنِي أَلِي حَكِيمٌ رَجُلًا وَأَتَى كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةً وَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا كَأَنَّهَا تَعْنِي قَوِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ هَرَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ هَرَجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمُرَجَ -

وہ ٹھکنی ہے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تو نے ایسی بات ملائی اپنی باتوں میں کہ اگر ملائی جاوے وہ دریا کے پانی میں تو بدل جاوے یعنی خراب ہو جاوے۔

مترجم ایہ ہاتھ سے اشارہ کرنے کو بھی آپ نے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا منہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اسکی خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں مادہ جاوے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جاوے یہ ایک تمثیل ہے اس کی خرابی کی۔

روایت ہے یحییٰ بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبی سے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم، کہا یحییٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ اس شخص نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ ملے لوگوں سے اور صبر کرے ان کی تکلیف پر بہتر ہے اس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں سے اور نہ صبر کرے ان کی تکلیف پر۔

بَابُ عَنِ يَحْيَى بْنِ وَثَابٍ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا كَانَتْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَىٰ إِذَا هُمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَىٰ إِذَا هُمُ -

فایہ حدیث میں کہ وہ راوی ابن عمر ہیں۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم آپس کی بُرائی سے یعنی پھوٹ اور بغض و عداوت سے کہ وہ مونٹنے والی ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَرَى كُفْرًا وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الرَّعَابَةُ -

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور سووفات البین سے ملاطوت و فیضان آپس کی، اور یہ جو فرمایا کہ مونڈنے والی ہے یعنی دین کی مونڈنے والی ہے۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خبر نہ دل میں تم کو ایسی چیز کی جو درجہ میں افضل ہے صیام و صلوٰۃ و صدقہ سے کہا صحابہؓ نے کیوں نہیں فرمایا آپ نے ملاپ اور محبت آپس میں اس لیے کہ پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحِبُّكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْعَاقِبَةُ

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتی ہے بال کو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنی استیصال کر دیتی ہے دین کا۔

روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھس گیا ہے تم میں مرض اگلی امتوں کا یعنی حسد اور بغض اور مونڈنے والا ہے نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو ولکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جہان اس کے ہاتھ میں ہے داخل نہ ہو گے تم جنت میں جہنم تک مومن نہ ہو گے اور مومن نہ ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کر دو گے اور تباہوں میں تم کو ایسی چیز کہ جو جاوے تم کو محبت میں رواج دو سلام کو آپس میں۔

عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءٌ أَلَا مَمَرٌ قَبْلَكُمْ حَسَدٌ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْعَاقِبَةُ لَا أَقُولُ تَخْلُقُ الشَّعْرَ وَلكِنْ تَخْلُقُ الدِّينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أَنْتُمْ كُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَلِكَ لَكُمْ أَنْفُسُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ لائق تر نہیں کہ سزا اس کے مرکب کو جلد دینا میں ملے اور کچھ جمع بھی رہے آخرت میں یعنی اور قطع رحم سے زیادہ۔

بَابُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحَدًا أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِمَصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدْخُرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

یہ حدیث صحیح ہے۔ متوجہ: یعنی خروج کرنا حاکم اسلام کی اطاعت سے کہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دیتا ہے۔ قتل و اسرو و نهب اموال وغیرہ سے اور آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا اور اسی طرح قطع رحم کا حال ہے یعنی ناتنے داروں سے بدسلوکی کا بھی یہی متوال ہے۔

بسنند مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

تھے دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں گی لکھے گا اللہ تعالیٰ اسے شاکر

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا أَصَابًا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ نَافِيَةً لَمْ يَكْتَبْهُ اللَّهُ شَاكِرًا أَوْ لَا صَابًا مَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ قُوَّتُهُ فَأَقْتَدَى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونُهُ فَعَيَّدَ اللَّهُ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا أَصَابًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونُهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ قُوَّتُهُ فَأَقْتَدَى بِهِ فَكَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا أَوْ لَا صَابًا -

اور صابر اور جس میں نہ ہوں گی نہ لکھے گا اسے سزا اور نہ صابر تفصیل ان کی یہ ہے کہ جس نے نظر کی دین میں اس شخص کی طرف جو اس سے بڑھ کر ہے اور پیروی کی اس کی اور نظر کی دنیا میں اس شخص کی طرف جو اس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اس فضل پر کہ اس پر ہوا۔ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو سزا کر اور صابر اور جس نے نظر کی دین میں اپنے سے کم پر اور نظر کی دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور اتسوس کیا اس دنیا پر جو اسے نہ ملی نہ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو سزا کر اور نہ صابر۔

متوجہ یعنی دین میں اپنے سے زیادہ پر نظر کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے جو دین میں اپنے سے کم ہو اس پر نظر کرنے سے عجب اور خوش پسندی اپنی نظر میں آتی ہے اور تھوڑی عبادت بھی اپنی بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال و متاع اپنے سے زیادہ رکھتا ہے اس پر نظر کرنے سے ناشکری اللہ کی ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سے کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے اور تھوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے۔ انتہی کلام المترجم۔

روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے علی بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے مثنیٰ بن صباح سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ذکر کیا سوید نے عمرو بن شعیب کے بعد ان کے باپ کا اپنی روایت میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَدْرُسُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ -

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کرو اس کی طرف جو تم سے کم ہے یعنی نساء دنیوی میں اور مت نظر کرو اس کی طرف جو تم سے زیادہ ہے اس لیے کہ اس میں امید ہے کہ تم حقیر نہ جاتو گے اللہ تعالیٰ کی نعمت

کو جو تمہارے پاس ہے۔

باب عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسِيدِيِّ وَكَانَ مِنْ تَتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ مَالِكٌ يَحْضَنْظَلَةُ فَقَالَ مَا فُقِّحَ حَنْظَلَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ تَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرُسُونَ بَالثَّامِرَ وَالْجَعْفَرَ

روایت ہے ابی عثمان سے کہ حنظلہ اسیدی جو کاتب تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روتے ہوئے گزرے ابو بکر پر سو فرمایا ابو بکر روتے کیا ہوا تم کو اسے حنظلہ کہا انہوں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ اسے ابو بکر روتے اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب رہتے ہیں ہر روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ یاد دلاتے ہیں

كَانَ رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَاكِسْنَا الْأَشْرَاقَ
وَالضُّبَيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَوَاللَّهِ
أَنَا كَذَلِكَ أَنْطَلِقُ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْنَا فَلَمَّا سَأَلْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَكَ
يَا مَنْظِلُهُ قَالَ نَاقِقٌ حَنْظَلَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
تَكُونُ عِنْدَكَ تَذَكُّرًا بِالْأَمْرِ وَالْعِبْرَةِ حَتَّى كَانَا
سَأَلْنَا عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَاكِسْنَا الْأَشْرَاقَ وَالضُّبَيْعَةَ
وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ تَدْرُمُونَ عَلَى الْعَالِ النَّبِيِّ تَقُومُونَ بِهَا
مِنْ عِنْدِي لَصَافَحْتُمْ الْمَلَائِكَةَ فِي مَجَالِسِكُمْ
وَعَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ
سَاعَتُهُ وَسَاعَتُهُ -

ہم کو روزِ ح اور حنیت تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب
لوٹتے ہیں ہم ان کے پاس سے اور ملتے ہیں اور مشغول ہوتے ہیں
ہم بیسیوں اور سالانہ دنیوی میں بھول جاتے ہیں ہم بہت بچہ ان
نعمتوں میں سے پس کہا ابو بکر نے قسم ہے اللہ کی ہمارا بھی یہی
حال ہے جاو ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر
گئے ہم پھر جب دیکھا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا حال ہے تمہارا اسے حنظلہ! عرض کی کہ حنظلہ منافق ہو گیا یا رسول
اللہ ہوتے ہیں ہم آپ کے پاس اور آپ خوف دلاتے ہیں ہم کو نار سے
اور امید دلاتے ہیں حنیت کی یہاں تک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں
ان دونوں کو یعنی ایسا یقین ہوتا ہے، پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپ
کے پاس سے اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں عورتوں سے اور
مشغول ہوتے ہیں سالانہ دنیا میں بھول جاتے ہیں بہت سی باتیں
ان میں کی، کہا راوی نے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ یہی حال پر رہو گے اٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مصافحہ کریں تم سے فرشتے تمہاری
مجلسوں میں اور تمہارے بچھوٹوں پر اور تمہاری راہوں میں و لیکن اسے حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسی۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ کمال ایمان تھا صحابہ کا کہ غفلت اور نسیان کو منجمد نفاق گنا اور اپنے
نفس پر نفاق سے بڑے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم دوام حضور کے ساتھ مکلف نہیں مگر ساعت فساعت۔

روایت ہے انس رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن
کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہاں تک کہ دست رکھے اپنے بھائی
کے لیے جو دست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ
مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ -

فایہ حدیث صحیح ہے۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تمہا میں پیچھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک دن سو فرمایا آپ نے اسے لڑکے سکھاؤں
میں تجھے چند کلمہ یاد رکھو تو اللہ کو کہ وہ یاد رکھے گا تجھ کو یاد رکھ
اللہ کو کہ پاوے گا تو اس کو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ
اللہ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالیٰ سے اور جان
تو کہ اگر لوگ جمع ہو جاویں اس پر کہ نفع پہنچاویں تجھ کو کچھ تو ہرگز نہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي
أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِحْفَظِ اللَّهُ يَعْظُمَكَ إِحْفَظِ اللَّهُ
تَجِدْ كُنْ جَاهِلًا إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا
اسْتَعْنَيْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ
اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا

سَيُكْتَبُ لَكُمْ فِي يَوْمِئِذٍ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
 لَكُمْ فِي يَوْمِئِذٍ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
 لَكُمْ فِي يَوْمِئِذٍ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
 لَكُمْ فِي يَوْمِئِذٍ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

نہ پہنچا سکیں گے مگر اتنا کہ لکھا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اور اگر مجتمع ہو جاویں اس پر کہ ضرر پہنچا دیں تجھ کو کچھ تو ضرر نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اتنا کہ اللہ نے لکھا ہے تیرے لیے اٹھایے گئے علم اور سوکھ گئے صحیفے یعنی کتابت تقدیر کی۔

ف! یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور جان ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری اس کی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچانا ہے اسے معافی سے اور توفیق خیر بخشنا اس کا اور مدد و اعانت کرنی اس کی تو اسب و مصائب میں اور فرمایا جب مانگے تو مانگ اللہ سے اس میں رد ہوا ان مبتدعین و مشرکین پر جو اولیاء و انبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور دُور دُور سے ان کو پکارتے ہیں اور ان کی تائید اور مدد کی امید پر نذیریں تیار کرتے ہیں کوئی پڑھتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیعنا اللہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد سے کوئی کہتا ہے یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہیں اللہ تعالیٰ کے رُوبرو اور ایک ذرہ نفع و ضرر پر اختیار نہیں رکھتے، قولہ اٹھایے گئے قلم یہ کنا یہ ہے تقدیر کے تمام ہو جانے سے اور اس سے فراغت تمام حاصل ہونے سے :-

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْقَلْهَا وَاتَّوَكَّلْ أَوْ اَطْلِقْهَا وَ
 اتَّوَكَّلْ قَالَ اعْقَلْهَا وَتَوَكَّلْ -

روایت ہے انس سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کی باندھوں میں پیر اونٹ کا اور توکل کروں یا اس کو چھوڑ کر توکل کروں فرمایا آپ نے اونٹ کا پیر باندھا اور توکل کر۔

ف! کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ نے اور یہ میرے نزدیک حدیث منکر ہے کہا ابو عبیدہ نے یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند اور مروی ہوئی ہے عمرو بن امیر مضر سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترک اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل بھی ہے کہ اسباب کو بجا لاکر مہیب الاسباب پر بھروسہ کرنا اور نظر اور اعتماد اسباب پر نہ کرنا۔

عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةَ مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَئِنِّيَّةٌ وَالْإِتِّقَانَ الْكِبْرِيَّةُ وَفِي الْحَدِيثِ قَمَّةٌ -

روایت ہے ابی الحویرث سعدی سے کہا انہوں نے حسن بن علی سے کیا یاد کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ فرمایا انہوں نے کہ یاد کیا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چھوڑ دے وہ چیز کہ شک میں ڈالے تجھ کو طرف اس چیز کے کہ شک میں ڈالے تجھ کو طرف اس چیز کے کہ شک میں نہ ڈالے تجھ کو اس لیے کہ صدق الطبیان سے دل میں اور کذب اضطراب

ف! یہ حدیث صحیح ہے اور ابو الحویرث کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشائر نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے برید سے مانند اس کے۔

متروجم یعنی چھوڑ دے شک کی بات کو جیسے کہ قرأت کو چھوڑ دیا تو نے کہ میں میں شک نہیں اور صدق پر دل
مسلمین ہوتا ہے اور قلب کو تسلی ہو جاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور ہتھیرا اور دل میں حرکت رہتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ مِنْهُمَا
مَنْ لِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْدًا وَاجْتِهَادًا وَذِكْرًا
آخِرًا بِرِيْضَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُجْدَلُ بِإِيْرَمَةٍ -

روایت ہے جابر سے کہا ذکر کیا گیا ایک مرد کا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا
گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
برابر نہیں کی جاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کے۔

ف ایہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی وجہ سے۔

متروجم: اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے
کہ محرمات میں نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اس لیے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال
اس کی یہ ہے کہ ایک مرلین پر ہیز کرتا ہو اگر چہ دعا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہو جاتا ہے اور دوسرا اگر چہ دعا بہت کرے
مگر بد پر ہیزی اختیار کرے تو دوا ضائع ہوتی ہے اور مرض بڑھتا ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيْبًا وَعَمِلَ
فِي سُنَّتِهِ وَأَمِنَ النَّاسَ بِوَأْتِقَةٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ
قَالَ تَسِيلُونَ فِي قُرُونٍ بَعْدِي -

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس نے کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں رہے لوگ
اس کے شر سے داخل ہو اجنت میں سو عرض کی ایک شخص نے یا رسول اللہ
ایسے لوگ تو اس زمانہ میں بہت ہیں آپ نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں
میں بھی ہوں گے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کی روایت سے روایت کی ہم سے عباس نے انہوں
نے بجلی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ہلال بن مقداص سے مانند حدیث قبیعہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى يَدَهُ وَمَنَعَ يَدَهُ وَأَحَبَّ إِلَهُ
وَأَلْبَسَ يَدَهُ وَأَتَى يَدَهُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ
إِيْمَانَهُ -

روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے دیا اللہ کے لیے اور روکا اللہ کے لیے اور محبت کی اللہ کے
لیے اور عداوت کی اللہ کے لیے اور نکاح کیا اللہ کے لیے سو
پورا ہو گیا ایمان اس کا۔

یہ باب ہیں صفت میں جنبت کے جو وارد ہوئے

ابواب صفة الجنّة

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُقَدَّمَةٌ مِنَ الْمُتَرْجِمِ اجنت اصل لغت میں معنی چھپانے کے ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کے واسطے ہے۔
چنانچہ جنین بھی اسی سے مشتق ہے کہ لطن مادر میں پوشیدہ ہے اور جنون بھی اس سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانے والا ہے اور

مِنْ مَعِينٍ اور کاس کا نور اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا اور کاس زنجبیل
 وَ يُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا اور سقايت ميں وَ سَقَّوْهُمْ سَاءً بِمُشْرَبًا اَبَاطُورًا
 اور مشروبات کے ختم ميں يُسْقَوْنَ مِنْ تَرْحِيْقٍ مُّخْتَلِفٍ رَاحًا مِثْلَ مِسْكِ اور قمارِ خانگی ميں سے ذکر کیا اِوَابٌ وَاِبْرَاقٌ
 و کاس کا پانچواں اور آٹھواں اور نین اور ثياب ولبیہ کا قَالِیْهُمْ شِیَابٌ سُنْدٌ مِنْ
 خُضْرًا وَ اِسْتَبْرَقٌ وَ حُلُوًّا اَسَاوِرًا مِنْ فِضَّةٍ اور اراک کا مُتَّكِلِيْنَ فِيهَا عَلٰی اَلْاَسَاوِرِکَ اور
 عَلٰی اَلْاَسَاوِرِکَ یَنْظُرُوْنَ اور هُمْ وَاَنْتُمْ وَاَجْمَلُكُمْ فِي ظِلَالٍ عَلٰی الْاَسَاوِرِکَ مُتَّكِلُوْنَ اور فرشتوں
 کا مُتَّكِلِيْنَ عَلٰی کُرْسِیِّ بَعَائِثِهِمْ اِسْتَبْرَقٍ وَ کُرْسِیِّ مَرْفُوعَةٍ اور زبانی کا وَ زُرَّابِیُّ مَبْنُوکَةٌ
 اور نمارق کا وَ نَمَارِیْقٍ مَصْفُوفَةٌ اور لباس کا وَ لِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِیرٌ اور صحاف کا یَطَافُ عَلَیْهِمْ
 بِصِعَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَ اَنکواب اور رقت و عبقری کا مُتَّكِلِيْنَ عَلٰی سَافِرٍ خُضْرٍ وَ عَبَقَرِیِّ حِسَابٍ اور
 اساور اور لؤلؤ کا یَعْلَوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرٍ مِنْ ذَهَبٍ وَ لؤلؤ اور مکالوں سے ابواب کا جَنَاتٍ عَدْنٍ
 مُّفْتَحَةٌ لَّهُمْ الْاَبْوَابُ اور غرفوں کا وَ هُمْ فِي الْغُرُفِ اَمْنٌ اور اَللَّیْلِ یُجْرَوْنَ الْغُرُفَةَ
 بِمَا صَبَرُوا اور مساکن و مساکین طَیِّبَةٌ فِي جَنَّتِ عَدْنٍ اور امن کا مقام اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِي مَقَامٍ اَمِیْنٍ
 اور ساکنانِ جنت سے ازواج اهل جنت کے وَ لَهُمْ فِيهَا اَنْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور حور و نساء وَ جَنَّتُهُمْ بِحُورٍ عِیْنٍ
 اور بیان کی جیا ان کی وَ عِشْرٌ هُمْ قاصِدَاتُ الطَّرَافِ عِیْنٍ کَا تَهْنِیْ بِیضٍ مَکْنُونٌ اور رنگ بدن ان کا
 کَا تَهْنِیْ الْاَبْهَاطُوتُ وَ الْمَرْجَانُ کَا تَهْنِیْ بِیضٍ مَکْنُونٌ وَ حُورٌ عِیْنٍ کَا مِثَالِ الْاَلْوَلُوِّ الْمَکْنُونِ
 اور ہم عمری ان کی فَجَعَلْنَهُنَّ اَبْکَارًا عُرْبًا اَسْوَابًا لِاصْحَابِ الْیَمِیْنِ اور سایہ پروردگی ان کی حُورٌ مَقْصُورَاتٌ
 فِي الْخِیَامِ اور بکارت ان کی فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْکَارًا اور لَمْ یَطِیْبُنَّ اَنْسُ قَبْلَهُمْ وَ لَاجِنَاتٌ اور حسن ان کا بَهْرَتٌ
 خِیْرَاتٌ حِسَابٌ اور تکعب ان کا وَ کَوَاعِبُ اُنْتَابًا اور پیار ان کا اپنے شوہروں پر عُرْبًا اَسْوَابًا اور نشوونما ان کا
 بطور عجیب برخلاف دوسری مخلوقات کے اِنَّا اَنْشَاْنَا هُنَّ اَنْسَاءً اَمٰی اِنْشَاٌ وَعَجِیْبًا عَرَبِیًّا اور تزویج ان کی جلیبی طور پر
 وَ زَوْجَانَهُمْ بِحُورٍ عِیْنٍ اور ذکر کیا ساکنانِ جنت سے غلامان کو وَ یَطُوفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ کَا تَهْنِیْ لؤلؤ
 مَکْنُونٌ اور دلدان کو وَ یَطُوفُ عَلَیْهِمْ وَاِنَّ اَنْتُمْ لَمُتَّكِلُونَ اور تشبیہ دی لؤلؤ نشور سے اِذَا سَأَلْتَهُمْ حِسَابَهُمْ
 لؤلؤ اَمَّنُّوْا اور خازن کو وَ قَالَ لَهُمْ حَسْبُنَا سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِیْبٌ فَا دَخَلُوْهَا خَلِیْدِیْنَ

جنتیوں کے افعال و احوال سے ذکر کیا نفرت و سرور کو وَ لَقَدْ نَصَرَكَا وَ سُرِّرْنَا اور حمد باری تعالیٰ کی الْحَمْدُ
 لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیْ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ ، وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ
 الْعَالَمِیْنَ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْغَمَّ اور سلام اللہ تعالیٰ کا ان پر سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِیْمِ
 اور سلام خزانہ جنت کا ان پر وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهُمْ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِیْبٌ فَا دَخَلُوْهَا خَالِدِیْنَ اور سلام دوسرے فرشتوں کا
 ان پر وَ الْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِنْ کُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبٰی الدّٰرِیْنِ اور سلام ان کا

اپس میں دَعِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ، لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا نَغْوًا إِلَّا سَلَامًا وَيَقُولُونَ فِيهَا تَحِيَّةٌ وَسَلَامًا کلام ان کا
 آپس میں اِنَّ اصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ اور جہانگنا ان کا اہل نار پر قاطعاً قرآن و
 سَوَاءِ الْجَحِيمِ، اور پکارنا ان کا دوزخیوں کو وَ نَادَى اصْحَابَ الْجَنَّةِ اصْحَابَ النَّارِ الْآيَةَ اور ہنسنا ان کا کفار پر۔
 فَا يُبَوِّدُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَصْحَكُونَ اور مطلق ہنسی خوشی ان کی وَ جُودٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفَرٌ وَ ضَاكَّةٌ
 مُّسْتَبَشِّرَةٌ اور عیش خوشی ان کا فَمَوْ فِي عَيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اور خلود ان کا هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا
 اور صاف دلی ان کی آپس میں وَ نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍ اِخْوَانًا عَلٰى سُرٍّ مُّتَّقِلِينَ اور راضی ہونا باری تعالیٰ
 شانہ کا اُن سے وَ رَاضُونَ مِنَ اللّٰهِ الْكِبْرُ اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَاضُوا عَنْهُ اور نظر کرنا ان کا اس تعالیٰ شانہ
 کی طرف چشم سر سے بھرت فوق میں وَ جُودٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رِيْقِهِمْ نَاطِرَةٌ یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کے
 کہ قرآن عظیم الشان نے ان کو مقامات متعددہ میں اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے
 اس کا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اس سے پُر شوق ہیں اور کام جان حافظین کی اس سے پر ذوق ہزاروں نے
 اس متردہ کے استماع سے جام شہادت پی لیے اور لاکھوں لصدور ریاضت و عبادت جی لیے غرض شوق نے مومنوں کو بے قرار
 کیا اور اشتیاق نے پرانہ اضطرار۔ بیت۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوم

در صفات سلبیہ جنت کے قرآن عظیم الشان بہ نفی آل پر داختمہ است

اور وہ بارہ چیزیں ہیں کہ قرآن نے دامن جنت کو اس سے پاک کیا اور برأت ساخت اہل جنت کی ان چیزوں سے فرمائی
 اس میں لغو ہے چنانچہ فرمایا لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً۔ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا نَغْوًا إِلَّا سَلَامًا اور مرگ لَا يَبْدُو قُوت
 فِيهَا الْمَوْتِ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُولٰٓئِ وَ اور جوع اور عریانی وَ اِنَّ لَكَ اَنْ لَا تَجُوعَ فِيهَا وَ لَا تَعْرٰى وَ اور تشنگی اور
 دھوپ وَ اِنَّكَ لَا تَطْمَأِنُّ فِيهَا وَ لَا تَصْحٰى وَ اور کذب لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا نَغْوًا وَ لَا يَكْتٰبٰٓهَا اور تائبم یعنی گناہ کی بات
 لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا نَغْوًا وَ لَا تَأْتِيهَا الْاَقْيِلُ سَلَامًا اور سردی اور گرمی لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا شُمْسًا وَاَلَا تَرٰهُمْ يَوْمَ
 اور تکلیف اس میں اور خروج اس سے لَا يُمْسَهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَ مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ یہ صفات ہیں جنت کے
 کہ وارد ہوئے ہیں قرآن عظیم الشان میں اور نہ پاوے گا تو اکثر مقام میں اس اختصار کے ساتھ تفصیل اس کی کہ موفق ہوا یہ فقیر اس کے
 بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم سے واللہ ذو الفضل العظيم اور مزید تفصیل اس کی وارد ہوئی ہے احادیث میں یا اقوال مفسرین
 میں پاوے گا تو اسے ابواب ذیل میں انشاء اللہ تعالیٰ انتہی قول المترجم بفضل خالق المتمم۔

باب ما جاء في صفة شجر الجنة۔ باب جنت کے درختوں کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرٌ
لَيْسَ بِالتَّرَائِبِ فِي ظِلِّهَا مِائَةٌ مِائَةٍ لَا يَقْطَعُهَا قَاتٌ
وَأُولَئِكَ الْجَنَّةُ الْمَسْكُودَةُ -

عَنْ أَبِي مَرْيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرًا
لَيْسَ بِالتَّرَائِبِ فِي ظِلِّهَا مَا تَحْتَهُ عَائِدٌ -

حجرت میں ایسے درخت ہیں کہ چلا جاوے سوار اس کے سایہ
میں سو برس تک اور پھرانہ ہو سایہ اس کا فرمایا آپ نے مراد ظل
ممدود سے جو قرآن میں مذکور ہے وہی سایہ ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ حجرت میں ایک درخت ایسا ہے کہ چلا جاوے سوار اس کے
سایہ میں سو برس تک۔

ف اس باب میں انس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي مَرْيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرٌ إِلَّا وَسَاءَ لِمَا
مِنْ ذَهَبٍ -

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے حجرت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تنا سونے
کا نہ ہو۔

ف اس حدیث غریب ہے حسن ہے۔ من ترجم ایک روایت میں آیا ہے یسیر الترائب الجواد المضمون التثویع
یعنی اگر چلے سوار مضمون گھوڑے کا تیز رو سو برس تک تو بھی قطع نہ کرے مسافت اس کے ظل کی اور مضمون گھوڑا ہے کہ جس کو اول
دازہ چارہ دے کر خوب موٹا تازہ کریں اور بعد اس کے بتدریج خوراک اس کی کم کریں کہ ڈبلا ہو مگر قوت خدائے سابق کے باقی
رہے اور بدن ہلکا ہو جاوے اور اس کے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہیں سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے کہ جہاں تک اس
کی شاخیں پھیلی ہوں اور اعضاء منتشر ہوں (نودی)

باب نعمم حجرت کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا عرض کی ہم نے کہ اے رسول
اللہ کے کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہیں ہم آپ کی خدمت
میں نرم رہتے ہیں دل ہمارے اور بیزار ہوتے ہیں ہم آپ یعنی
دنیا سے اور ہوتے ہیں ہم اہل آخرت سے پھر جبکہ ہم نکل جاتے ہیں
آپ کے پاس سے اور انس کرتے ہیں ہم اپنے گھر والوں سے اور ہوتے
ہیں یعنی پیار کرتے ہیں اولاد کو، بدلا ہوا ہاتے ہیں ہم اپنے دلوں
کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اسی حال پر رہو جس
حال سے میرے پاس سے نکلے ہو تو ملاقات کریں تم سے فرشتے
تمہارے گھروں میں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ لاوے
اور مخلوقات کو یعنی تمہارے سوا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ
ان کے گناہ معاف کرے یعنی بعد ان کے استغفار کے یا قبل

يَأْبُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا -
عَنْ أَبِي مَرْيَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَأَيْتُ قُلُوبَنَا وَتَرَاهُنَا
وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ
فَأَنسْنَا أَهْلِيْنَا وَشَمِينَا الْأَوْلَادَ أَفَلَا نَأْتِيْنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ
تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ
ذَلِكَ لَتَرَأَيْتُمْ الْمَلَائِكَةَ فِي بُيُوتِكُمْ وَكُنْتُمْ
تَدْنِيوْنَ الْجَنَّةَ اللَّهُ يَخْلُقُ جَدِيدًا كَمَا يَدْنِيوْنَ
فَيَغْفِرُ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ
خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ
مَا يَنَابُهَا قَالَ لَيْسَ مِنْ نَفْسَةٍ وَلَيْسَ مِنْ دَهْنٍ

مِلَا طَهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبًا وَهَا الْكُوْمُو
وَالْيَا قُوْتُ وَتُرْبُهَا التَّرَعْفَرَانُ مَنْ تَيْدُ خَلْقَهَا
يُتَعَمَّرُ لَا يَبْيَاسُ وَيُحْدَلُ لَا يَبُوتُ وَلَا تَبْلَى
ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ تَلْتُ كَا
يُرْدُّ دَعْوَتَهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِينَ يُفِطِرُ
وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَيُقْتَحَمُ
لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ التَّرْبُ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى وَعِزَّتِي لَا نَصْرَ لَكَ وَتَوْجِدَ حِينَ

اس کے کہا راوی نے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ کس سے پیدا
کی گئی مخلوق فرمایا پانی سے عرض کی میں نے جنت کا ہے سے
بھی ہے اس کی فرمایا آپ نے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک
اینٹ سونے کی اور گارا اس کا مشک اذفر سے اور کنگر اس کے
موتی اور یا قوت ہے اور خاک اس کی زعفران جو داخل ہو گا
اس میں عیش کرے گا اور تکلیف نہ پائے گا اور ہمیشہ رہے گا
اور مرے گا نہیں نہ پڑانے ہوں گے کپڑے اس کے اور نہ فنا ہوگی
جوانی اس کی پھر فرمایا آپ نے تین شخصوں کی ڈعا پھیری نہیں جاتی
یعنی ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور صائم کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کرتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ بدلی کے
اوپر یعنی جاتی ہے آسمان پر اور کھولے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ قسم ہے
مجھے اپنی عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد کروں۔

وہ اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی قوی نہیں اور میرے نزدیک وہ متصل نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی ہریرہ سے اور اسناد سے۔

باب جنت کے غرفوں کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرَى طُهُورُهَا
مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ طُهُورِهَا فَتَقَامُ إِلَيْهِ
أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا سَيِّدِي اللَّهُ قَالَ هِيَ لِمَنْ
أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطَعَمَ الطَّعَامَ وَأَادَمَ الصَّبِيَّامَ
وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نَبِيًّا مَرَّ

روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جنت میں جھروکے ہیں کہ نظر آتا ہے ان کا باہر ان کے اندر سے
اور ان کا اندر ان کے باہر سے سو کھڑا ہو گیا آپ کے سامنے ایک
اعرابی اور عرض کی کہ وہ کن لوگوں کے لیے ہیں اے نبی اللہ کے فرمایا
آپ نے وہ ان کے واسطے ہیں کہ اچھا کیا انہوں نے کلام یعنی شیریں
زبانی سے حق گوئی کی اور کھلایا کھانا اور پے در پے ہمیشہ روزے

رکھے یعنی سوائے ایام منوعہ کے اور نماز پڑھے اللہ کے لیے رات کو جب لوگ سوتے ہوں یعنی تہجد کی۔

وہ یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمن بن اسحاق میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور وہ کوفہ
کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمن بن اسحاق قرشی مدینہ کے رہنے والے ہیں اور وہ اہل بیت ہیں عبدالرحمن کوفی سے۔

روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بے شک جنت میں دو باغ ہیں ایک چاندی کا کہ برتن
اس کے اور جنتی چیزیں اس میں ہیں سب چاندی کی ہیں۔
اور دوسرا سونے کا کہ برتن اس کے اور جنتی چیزیں اس میں ہیں
سب سونے کی ہیں اور جنت کے لوگوں میں اور ان کے پروردگار

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ
أَنْبِيَّتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ
أَنْبِيَّتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ
أَنْبِيَّتُهُمَا وَإِلَى رَبِّهِمَا كَأَنَّ مَادَا الْكُتُبِ بِيَأْتِي عَلَى وَجْهِهِ

فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ وَمِطْرٍ إِسْدٍ وَعِنَ الرَّبِّي مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِثْرَ دُرَّةٍ مَجْوُوفَةٍ عَزْمًا سَائِلُونَ مُبِلًا فِي كُلِّ مَرَّ أَوْ يَتَرْتَمِفًا أَهْلٌ لَا يَرُونَ الْأَتْرَابِينَ يُعْطُونَ عَلَيْهِمُ الْمَؤْمِنِينَ -
میں اگر نظر کریں تو کوئی چیز مانع نہیں مگر چادر اس کی بڑائی کی کہ ہے اس کے مبارک منہ پر جنت عدن میں اسی اسما سے موسیٰ ہے بنی علی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک خیمہ ہے ایک موتی کا انداز سے تراشا ہوا کہ چھٹان اس کی ساٹھ میل ہے ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں کہ نہیں دیکھتے دوسرے کو طواف کرے گا ان پر مومن۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے ادا ابو عمران جوئی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابو بکر بن ابی موسیٰ کا نام معلوم نہیں ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے اور ابی موسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

مترجم: سورہ رحمن کے اخیر رکوع میں بھی اللہ جل جلالہ نے بالتفصیل دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کی نعمتیں جدا جدا شمار کی ہیں یہ حدیث اسکی مصدق ہے قولہ ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں یعنی حوریں ہیں قولہ طواف کرے گا یعنی جماع کرے گا۔

باب در جہات جنت کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں سو درجے ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةٌ عَامٍ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا رمضان کا اور نماز پڑھی اور حج کیا بیت اللہ کا کھاراوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا زکوٰۃ کا یا نہیں پھر فرمایا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر یعنی براہ فضل و کرم یہ کہ بخشے اس کو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ میں یا رہے اسی زمین میں جہاں پیدا ہوا ہو کھا معاذ نے کہا نہ خبر دوں میں اس کی لوگوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو لوگوں کو کہ عمل کرتے رہیں، اس لیے کہ جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب کے بیچوں بیچ اور اس کے اوپر ہے عرش رحمن کا اور اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالیٰ سے تو فردوس مانگو۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْطِيَ لَهُ إِنَّ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَكَتَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ إِلَّا أَحْبَبْتُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْغُرُؤُوسِ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا فَوْقَ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهَا تَفْجُرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ -

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ نَامُوسَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ كُلُّ صُورَةٍ الْقَمَرِ كَلَيْلَةِ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ كُلُّ كَوْنٍ أَحْسَنَ كَوْنٍ دَرَّتِي فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ نَامُوسَةٌ عَلَى كُلِّ نَامُوسَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُوهُمْ سَائِقِمًا مِنْ رَأْسِهَا۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان میں ہے اس کے رنگ پر ہے ہر مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر ملے ہیں کہ دکھائی دیتا ہے مغز اس کی پستلی کا باہر سے۔

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم ازواج اہل جنت کا حال اور ان کی دس صفیتیں ہم نے ابتدائے ابواب میں لکھ دیں بعون اللہ وقوتہ اور یہاں تفصیل اور تفسیر ان آیتوں کی مستغنیاً باللہ تحریر کرتے ہیں سو آیہ اول و لَمْ يَجْعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا آتْرَاجٌ مُطَهَّرَةٌ سے الآیہ پس اللہ جل جلالہ نے ان کو مطہر فرمایا یعنی پاک ہیں وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور لباق اور مخاط اور منی اور ولد اور بہر قدر اور نجس سے۔ ابراہیم نخعی نے کہا جنت میں جماع ہے مگر ولد نہیں، حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتیں چند ہی دہندھی کہ پاک ہو گئی ہیں قدرت دنیا سے اور بعضوں نے کہا کہ پاک ہیں مساوی اخلاق سے (یعنی) اور یہ آیت الم کے پارہ اول میں وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیت مبارکہ میں جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات سے اور انہار و شمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سے اور نعیم قلب کو قرۃ عین وغیرہ سے اور دوام اس عیش کا اور ابدیت اور عدم انقطاع اس کا اور ازواج جمع کے زوج کی عورت زوج ہے مرد کی اور مرد زوج ہے عورت کا اور یہی لغت فصیح ہے قریش کی کہ نازل ہوا ان کی زبان میں قرآن اور عبدالرحمن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نے اور وہ حالتہ تہ ہوتی تھی پھر جب نافرمانی ہوئی ان سے فرمایا باری تعالیٰ نے میں تجھ سے جاری کروں گا خون جیسے جاری کیا تو نے شجرہ منہبہ سے، دوسری آیت وَتَرَوْنَهَا مَجْرُومًا عَيْنٌ یعنی قرین کر دیا اور نزدیک کر دیا ہم نے ان کو حور عین سے اور مراد اس سے عقد تزویج نہیں ہے اس لیے کہ عرب نہیں کہتا زوجتہ باموائۃ ابو عبیدہ نے کہا جوڑا لگا دیا ہم نے مومنوں کا ان کے ساتھ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہے نعل کے ساتھ اور حور نقیات بیاض عورتیں ہیں مجاہد نے کہا حور انہیں اس لیے کہا کہ آنکھیں دیکھنے سے حیران اور متحیر ہوتی ہیں اور بیاض اور صفائی لون سے ان پر نظر نہیں ٹھرتی ابو عبیدہ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اس کی آنکھ کی سفیدی اور سفیدی دونوں لشدت ہوں واحد اس کا حور ہے اور عین جمع ہے عینا کی اور عینا بڑی آنکھ والی عورت ہے (یعنی ابن عباس سے مروی ہے کہ حور کلام عرب میں گوری عورت ہے اور قتادہ کا بھی یہی قول ہے اور مقاتل نے کہا بیض الوجوہ، ابو عمر نے کہا حور سیاہی آنکھ ہے جیسے چشم آہو میں ہوتی ہے (عادی الارواح)

تیسری آیت وَعِنْدَهُمْ قَصْرَاتُ الظُّرُفِ عَيْنٌ كَأَمْشَقِ بَيْضٍ مَكْنُونٍ یعنی نیچی نگاہ والیاں روکی ہوئی ہیں نگاہیں اپنی کہ نظر نہیں کرتیں سوا اپنے شوہر کے اور ارادہ نہیں کرتیں ان کے سوا خیر کا ابن زید نے کہا وہ اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ قسم ہے میرے پروردگار کی عزت کی میں جنت میں کوئی چیز تم سے بہتر نہیں دیکھتی سب تعریف ہے اس اللہ کو کہ جس نے تم کو میرا جوڑا بنا یا حدیث کو تمہاری بیوی (یعنی) اتولہ تعالیٰ کا نہیں بیٹھتا یعنی وہ گویا ان سے میں محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے ان کو

بعض نعام سے کہ مکنون و مستور ہوا اس کے پردہ میں اور محفوظ ہو کر وہ بخار سے سو رنگ اس کا سفید ہے زردی مائل اور کہا ہے کہ یہ احسن الوان نساء ہے کہ گوری ہو تو ملی ہو ساتھ مصفرقہ کے اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہے بیعت نعام سے اور بیعت جمع ہے بیعت کی۔

جو تھی آیت **كَاتَمُوكَ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ** تادمہ نے کہا صفائی بدن ان کی مثل یا قوت کے ہے اور بیاض ان کی مثل مرجان کے، عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حود عین ستر علی پختہ ہے اور مخ ساق اس کا اوپر سے نظر آتا ہے جیسے شراب سُرخ شیشہ سپید میں نظر آتی ہے۔

پانچویں آیت **وَ عِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ اَتْرَابًا** اور اتراب مستویات الا سنان ہیں یعنی جن کی عمریں برابر ہوں اور وہ سب تینتیس برس کی ہیں اور اتراب جمع ہے ترب کی کہ مشتق ہے تراب سے۔ عرب دو لڑکے جو وقت واحد میں پیدا ہوں ان کو اتراب کہا ہے اس لیے کہ دونوں کو ایک وقت میں تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ آپس میں محبت کرنے والیاں ہیں بغض و معارفت نہیں رکھتیں (یعنی) اور عجباً میں دو قرأتیں ہیں، حمزہ اور اسی عیسیٰ نے نافع اور ابو بکر سے لسکون راہ روایت کیا ہے اور یاقیوں نے بضم راہ پڑھا ہے اور وہ جمع ہے عرب کی یعنی عاشق اور پیار کرتے والی ہیں اپنے شوہروں کو یا چہیتیاں کہ بے حد سے سہاگ ان کا عکس کرنے کا غنج و دلال والیاں ہیں، اسلم بن زید نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر ہیں شیریں زبان

چھٹی آیت حور مقصورات فی الخیام اور کچھ تفسیر اس کی قاصرات کے ضمن میں تیسری آیت کے ذیل میں گزری۔ ساتویں آیت **فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَامًا** البکار جمع ہے بکر کی مسیب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑھیاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخلق جدید باکرہ کر دیا ہے جب ان کے شوہران کے پاس آتے ہیں باکرہ پاتے ہیں اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین ہیں کہ پیدا کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے نہیں واقع ہوئی ان پر ولادت اور اللہ نے ان کو باکرہ کیا ہے اور انہیں درد نہیں ہوتا۔

آٹھویں آیت **فِيْهِمْ خَيْرَاتٌ حَسَنَاتٌ** حسن نے اپنے باپ سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجھے خیرات سے فرمایا آپ نے وہ خیرات الاخلاق ہیں اور حسان الوجوه۔ نویں کواعب اترا با۔ یعنی وہ نوجوان نوجوان ہیں کہ اونچی ہیں چھاتیاں ان کی اور کواعب جمع ہے کاعب کی اور مراد یہ ہے کہ چھاتیاں ان کی گول ہیں اور بلند نیچے لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔

دسویں گیارہویں عو با اترا با اس کی شرح اوپر گزری انا انشاء اللہ اس میں ضمیر ہن کی حوروں کی طرف راجح ہے اگرچہ اوپر اس کا ذکر نہیں اس لیے کہ اوپر اس کے مذکور ہے وفسائش مرفوعہ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حوروں کے اس لیے کہ وہ محل ان کا ہے۔ اور بعض مفسرین نے کہا بھی ہے کہ فرش مرفوعہ سے مراد ازدواج جنت ہیں اور رفعت سے ان کی رفعت شان مراد ہے اور بلندی قدر۔ اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتوں کی طرف جیسے قواریر وغیرہ سے مگر قول صائب یہی ہے کہ مراد اس سے بستر ہونے کا ہے اور مراد اس سے عورتیں دنیا کی ہیں یا حوریوں

اس میں مفسرین کے دو قول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جَمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةً كَذَا وَكَذَا آمِنَ الْجَمَاعِ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ يُعْطَى
قُوَّةً مِائَةً -

باب جماع اہل جنت کے بیان میں

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دی جاوے گی جنت میں قوت اتنی اتنی جماع کی کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت رکھے گا وہ اس کی فرمایا آپ نے دی جاوے گی اس کو قوت سو آدمیوں کی۔

ف: اس باب میں زید بن ارقم سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے قنادہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہوں مگر عمران قطان کی روایت سے۔

متروجم: فرمایا اللہ عزوجل نے اِنَّ اَصْحَابِ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكْرَهُوْنَ۔ ابن کثیر اور نافع نے شغل لسکون غین پر صاف ہے اور باقیوں نے بضم شین وغین اور لغت میں دونوں وارد ہوئے ہیں مثل سُحْتِ اور سُحْتِ کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے معنی شغل میں ابن عباس نے کہا مراد اس سے اقتضاض ایکار ہے اور وکیع بن جراح نے کہا سماع ہے۔ قلبی نے کہا مشغول ہیں وہ اہل نار سے یعنی غافل ہیں کہ ان کو یاد نہیں کرتے ہیں اور ان کی فکر میں نہیں ہیں، حسن نے کہا مشغول ہیں نعماد جنت میں غافل ہیں عذاب نار سے، ابن کیسان نے کہا، ملاقات میں ہیں بعض بعض کی، بعض نے کہا صیافت الہی میں ہیں (یعنی) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انہوں نے کہ یا رسول اللہ جماع کریں گے ہم جنت میں فرمایا آپ نے ہاں قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جماع کریں گے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پھر بلا ہوں گے اپنی بی بی سے وہ پاک ہوگی اور باکرہ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا جماع کریں گے اہل جنت فرمایا آپ نے وَجْمًا وَجْمًا اور دہم لغت میں معنی نکاح ووطی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتھ ہو اور تکرار تاکید کے لیے ہے و لیکن نہ متنی ہے نہ نئیہ یعنی موت مراد یہ ہے کہ نہ انزال ہے نہ موت۔ (رعادی الارواح لابن اقیم)

باب صفت میں اہل جنت کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ -
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَىٰ مَرَّةٍ تَلِيحُ الْجَنَّةَ صُورًا تَهْمُرُ عَلَىٰ صُورَةِ الْقَمَرِ كَلْبَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَسْتَحْطُونَ وَلَا يَتَخَوَّطُونَ أَنْيَابُهُمْ فَيَقَامُونَ لَذَائِبِ وَأَمْشَاطِهِمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْقِصَّةِ وَرَجَائِرُهُمْ مِنَ الْكُلُوفِ وَرَأْسُهُمْ الْمَسْدُ وَبُكُلٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَرَاوَجْتَانِ يُدْرِي مَتَىٰ سَوْتُهُمَا مِنْ رَأْسِ اللَّحْمِ مِنَ الْعُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگی نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے، برتن ان کے جنت میں سونے کے ہیں اور کنگیاں ان کی سونے اور چاندی کی ہیں اور انگیٹھیاں ان کی عود سے ہیں اور پسینہ ان کا مسک ہے ہر ایک کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں کہ دکھائی دیتا ہے گودا ان کی رانوں کا گوشت کے بلکہ سب کمال حسن کے ان لوگوں میں اختلاف نہیں۔

تَبَافُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ
يَسْتَبْحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا -
ہے اور نہ عداوت ہے دل ان کے مانند ایک دل کے ہیں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صبح و شام۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ مجاہد ہم من الاوۃ مجربا لکسر مفرد ہے مجاہد اس کی جمع ہے اور معنی اس کے موضع نار ہیں یعنی اٹھکھی اور مجرب ہمیم جو چیز کہ اٹھکھی میں جلائی جاوے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يَقْلُ ظُفْرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأُ لَتَزَحَرَفَتْ لَمَعًا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَذَوَاتِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَ قَبْدًا أَسَاوِمًا لَا تَطْمَسُ ضَوْءُ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءُ النُّجُومِ -
روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ناخون کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کی چیزوں میں سے تو چمکا دیسے جو کچھ آسمان و زمین کے کناروں میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جھانکے اور ظاہر ہوں اس کے کنگھی تو ملا دیں روشنی آفتاب کی جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر ابن سعید کی روایت سے اور روایت کی یحییٰ بن ابیوب نے یہ حدیث نیز بدین ابی حبیب اور کہا اس میں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ تَيَّابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ -
باب اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي صِفَةِ تَيَّابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ -
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ جو مرد ہیں کھلی نہیں تھا ہوگی جوانی ان کی اور نہ پڑنے ہوں گے کپڑے ان کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: جو وہ شخص ہے کہ اس کے بدن پر بال نہ ہوں اور مراد اس کے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ جس کا نہ ہوتا موجب حسن ہے اور مرد جمع ہے مرد کی امر وہ کہ دائرہ صی مودنچہ نہ رکھتا ہو اور جوان ہو عالم شباب میں کھلی جمع ہے کھیل کی بمعنی اکھل مراد اس سے وہ شخص ہے کہ پلکیں اس کی دراز ہوں اور منبت اس کے سیاہ گویا بغیر ہر مرہ لگائے معلوم ہوتا ہے کہ سر مرہ لگا ہوا ہے۔ (ملعات)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يَقْلُ ظُفْرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأُ لَتَزَحَرَفَتْ لَمَعًا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَذَوَاتِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَ قَبْدًا أَسَاوِمًا لَا تَطْمَسُ ضَوْءُ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءُ النُّجُومِ -
روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ تفسیر میں قول الہی کے و فریش مرفوعہ کہ بلندی ان کی فرشوں کی زمین سے آسمان تک ہے پانچ سو برس کی راہ

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشید بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اس کی یوں کی ہے کہ مراد فرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک آتا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں۔

مترجم: علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعہ علی الاسرۃ یعنی بچھونے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھے ہوئے ہیں اور ایک جہالت نے مفسرین کی کہا ہے کہ ایک دوسرے پر بچھے ہوئے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فرش سے عورتیں

میں اور عرب عورت کو فرش و لباس کتا ہے بطور استعارہ کے اور مرقوعہ سے مراد رفعت ان کے حسن و جمال کی کہ نساہ دنیا سے ان کا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لَاتَأْتُوا النِّسَاءَ اِنَّ النِّسَاءَ اُنْثٰۤا تَاۤمُنٰۤتِ اُنْثٰۤا اُنْثٰۤا اسی کی تائید ہے اس لیے کہ صنیرہؓ کی عورتوں کی طرف راجح ہے اور فرش سے اگر عورتیں مراد نہ لیں تو اعمار قبیل الذکر لازم آتا ہے مگر اس کے جواب میں کہا ہے کہ فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بھی اعمار قبیل الذکر لازم نہیں آتا اس لیے کہ قرینہ فرشوں کا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اس لیے کہ وہ محل ہے ان کا پس اس قرینہ سے اعمار اس کا جائزہ ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مُتَّكِيۡنَ عَلٰۤی فُرُشٍ بَطَّارِحُهَا مِثۡ اِسْتَبْرَقٍ اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر دوام کے اول یہ کہ بطائن اس کے استبرق کے ہیں اور بطائن استر ہے جو اندر ہوتا ہے پھر حجب بطائن استبرق سے ہے تو طہارہ اس سے بھی عمدہ اور بہتر ہے اس لیے کہ طہارہ سے مقصود ہوتا ہے جمال و تزئین اور مراد ہوتی ہے اس پر مباشرت اور استراحت پھر وہ خواہ مخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باری تعالیٰ نے حال بطائن کا کہ بدرجہ اولیٰ معلوم ہو جاوے حال طہارہ کا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ فرش عالیہ ہیں کہ ان میں حشو اور بھرن ہے اور اس کی بھرن اور بندی میں آثار مروی ہیں، منجمد ان کے حدیث باب جو رشید بن سعد سے مروی ہے اور رشیدین صاحب مناکیر سے دارقطنی نے کہا وہ قوی نہیں احمد نے کہا اسے احتیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہے مگر وہ لا باس بہ ہے رفاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید ہے مجھے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحییٰ بن معین نے کہا یس لشیء اور ابو زرہ نے کہا ضعیف ہے۔

باب جنت کے پھلوں کے بیان میں

روایت ہے اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا آپ نے سدا لمنتهی کا اور فرمایا راکب اس کی شاخوں میں چلا جاوے گا سو برس تک یا فرمایا رہیں گے اس کے سایہ میں سو سوار شک کیا اس میں یحییٰ نے اس پر پتنگے ہیں سونے کے گویا کہ پھل اس کے ٹھکے ہیں بڑے بڑے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثَمَارِ الْجَنَّةِ
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ كَالَّتِ سَمِعَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ
الْمُنْتَهَى قَالَ يَسِيرُ الرَّكْبُ فِي ظِلِّ النَّعَانِ مِنْهَا
مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ
شَكَ يَحْيَى فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ
كَمَرًا هَا الْفَلَاحُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ متوجم اس درخت میں سیری کے درخت کو کہتے ہیں منتہی اسے اس لیے کہا کہ جو چیز اوپر سے اترتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جو اوپر چڑھتی ہے وہیں تک منتہی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہی ہوا علم خلق کا وہیں تک اور پوچھا ابن عباسؓ نے حال سدرۃ المنتہیٰ کا تو کہا کوب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش میں جملہ عرش کے سر پر منتہی ہوتا ہے علم خلاق کا اس تک کہ اسکے بعد غیب ہے کہ نہیں جانتا اس کو مگر اللہ تعالیٰ متقابل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حال ہے زیور کا اہل جنت کے لیے اور حلوں کا اور پھلوں کا جمیع الوان سے اگر ایک پتہ اس کا رکھو یا جاوے زمین پر تو روشن کر دے اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبیٰ لہم و حسن تآب میں طوبیٰ سے وہی شجر پھر ثمر مراد ہے۔ چنانچہ ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ کر رہا ہے تمام جنتیوں کو اور عبید بن عمیر نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن میں کہ طوبیٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ نور کا شانہ میں ہے

ہے اور ہر گھر میں جنت ہے اور فرقہ میں اس کے ایک شاخ ہے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی رنگ اور رونق نہیں پیدا کی کہ اس میں نہ پائی جاتی ہے مگر سیاہی اور کوئی فقا کہ اور شمر نہیں پیدا کیا کہ اس میں موجود نہیں اور اس کی جڑ میں دو نہریں بہتی ہیں ایک کا فور کی اور دوسری سلسبیل کی، اور مقاتل نے کہا اس کے ہر پتہ میں اتنی وسعت ہے کہ گھیر لیوے ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کی بالواری تسبیح۔ اور ابو سعید خدی سے مروی ہے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طوبی سے کیا مراد ہے فرمایا آپ نے ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ اس کا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اسی کے گاہوں سے نکلتے ہیں۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ راکب اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جاوے اور قطع نہ کرے چکے پر طھو اگر تم چاہو وَ خَلِقِ شَمْدُودٍ۔ سو پہنچی یہ خبر کعب کو انہوں نے فرمایا کہ سچ کہا ہے قسم ہے اس پروردگار کی جس نے توراہ اتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڑھا ہو کر گر جاوے مگر اس کی جڑ کا ٹودہ پورا نہ کر سکے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اس میں روح پھونکی ہے اور شاخیں اس کی فصیل جنت سے باہر نکلی ہوئی ہیں جنت میں کوئی نہر نہیں جو اس کی جڑ سے نہ نکلی ہو نام اس کا طوبی ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجھ سے مانگیں اہل جنت اور قرآن کریم تو شوق ہو جا اور ان کو نکال دے سو نکلتے ہیں اس میں سے گھوڑے زین لگے ہوئے اور لجام بندھے ہوئے جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلتی ہے اس میں سے اونٹنی مع کچا وہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو در خواست کرے جنتی (یعنی)

باب طیور جنت کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ -

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے یعنی جنت میں پانی اس کا سفید زیادہ ہے دودھ سے اور شیریں زیادہ ہے شہد سے اس میں چڑیاں ہیں کہ گردنیں ان کی اونٹوں کی سی ہیں عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت میں ہیں فرمایا آپ نے ان کے کھانے والے ان سے زیادہ نعمت میں ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكُوثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللَّهُ يَفِيئُ فِي الْحَبَّةِ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْتَقَهَا كَاعْتِاقِ الْجُبْرِ قَالَ عُمَرُ إِنَّ هَذَا لَنَا عِمَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمَهَا أَنْعَمْتُمْهَا -

ف: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم بھتیجے ہیں ابن شہاب زہری کے۔ متوجہ قولہ تعالیٰ وَ نَحْمُ طَيْرِهَا... لیشتون، ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کاپرندوں کے گوشت کھانے کو تو اسی وقت وہ مثل ہو جاتا ہے اس کے سامنے جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہیں کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن میں جنتی کے اور وہ کھاتا ہے جتنا چاہتا ہے اس میں سے پھر وہ زندہ ہو کر اڑ جاتا ہے (یعنی) اور اللہ جل جلالہ نے ماکولات میں سے ذکر کیا آٹھ چیزوں کا کہ جس کو ہم اجمالاً مقدمہ ابواب میں ذکر کر چکے ہیں۔ اور

اس مقام میں ہم تفسیر اس کی تحریر کرتے ہیں، چنانچہ پہلی چیز ان میں کی فاکہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَفَاكِتِهِ كَثِيرَةٌ لَا تُمَقَطُونَ** اور **عَفْوَةٌ** ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہیں ہوتا اگر میوہ توڑا جاوے اور کسی کو اس میوہ کا لینا مشکل نہیں ہوتا۔ وہ عفوئوں نے کہا مقطوع نہیں طویل زمان سے اور ممنوع نہیں بالاثمان یعنی فصل اس کی تمام نہیں ہوتی اور کچھ قیمت اس میں نہیں لگتی جیسے شمار دنیا میں، اور وارد ہوا ہے کہ جب توڑ لیا جاتا ہے کچھ میوہ اس میں سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے بدل اس کا ڈونا اس سے اور مسلم میں جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھا دیں گے اہل جنت اور یہویں گے اور نہ بھوکیں گے اور نہ پاخانے جاویں گے اور نہ پیشاب کریں گے کھانا ان کا مہتم ہو جاوے گا ایک ڈکار میں کہ خوشبو اس کی مثل مشک کے ہے الہام ہوگی ان کو تسبیح اور تکبیر جیسے دنیا میں دم آتا جاتا ہے۔ اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور اس نے کہا اے ابا القاسم تم کہتے ہو کہ جنتی حیت میں کھاتے پیتے ہیں اور اپنے لوگوں سے وہ یہودی کہتا تھا کہ اگر وہ اقرار کریں گے اس بات کا تو میں ان سے تقریر کروں گا یعنی آنحضرتؐ سے، سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اہل حیت کو دی جاوے گی ہر ایک کو ان میں سے قوت سو مردوں کے کھانے پینے اور جماع کی سو کھا یہودی نے کہ جو کھاوے گا اور پیے گا ہوگی اس کو حاجت یعنی بول و براز کی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجت ان کی رفع ہوگی اس طرح کہ ایک لپینہ ان کا ہے گا ان کی جلدوں میں مثل مشک کے پھر پیٹے ان کا خالی ہو جاوے گا۔ اور لحم طبر سو ابن مسعود مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو نظر کرے گا جنت کے پرندوں کی طرف اور خوش آواز کرے گا تو ان کی سو اسی وقت وہ گرے گا تیرے آگے بھونا ہوا۔ (حادی)

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہووے گی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ تھپکے گا اسے جبار اپنے ہاتھ سے جیسا کہ تھپکتا ہے ایک تم میں سے اپنی روٹی سفر میں مہمان کے لیے اہل جنت کے پھر آیا مرد یہود سے اور اس نے کہا یارب الرحمن یا ابا القاسم کیا خبر دوں میں تم کو اہل حیت کی مہمانی کی قیامت کے دن کہا آپ نے ہاں، کہا اس نے ہو جاوے گی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تھے سو دیکھا آپ نے اصحاب کی طرف اور ہتھ سے یہاں تک کہ کھل گئیں کچیاں آپ کی پھر کہا اس یہودی نے کیا خبر دوں میں تم کو ان کے سالن کی کہ بالام و نون ہے اصحاب نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا بیل اور مچھلی کہ کھا لیوے گا اس کے زاید کبیر سے ستر ستر آدمی (منق علیہ)

اور سدر مخصود یعنی جس میں کاٹھا نہیں گویا کہ چن ڈالے گئے ہیں کانٹے اس کے یہ قول ہے ابن عباس اور عکرمہ کا اور حسن نے کہا ہاتھ کو زخمی نہیں کرتا ابن کیسان نے کہا اس میں اذیت نہیں اور میووں پر حیت کے غلاف اور چھلکا اور اندر اس کے گھٹی تنگی نہیں جیسا کہ دنیا کے میووں میں ہے بلکہ سب چیز ان میں ماکول و مشموم و منظور ہے اور قابل اکل اور لائق تلذذ، سجد بن جبیر نے کہا شمار اس کے ٹکوں کے برابر ہیں بلکہ اس سے بڑے، اور ابو العالیہ اور ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانوں نے طرف وادی درج کی طائف میں اور پسند آئے ان کو بیروہاں کے اور آرزو کی انہوں نے اس کے مثل کی پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت **فِي سَدْرِ مَخْضُودٍ وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ** یعنی موز اور طلحہ کا واحد طلح ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہیں ہے بلکہ ایک درخت ہے کہ ظل باہر سے نکلتا ہے اور ابو عبدہ نے کہا طلح عرب میں ایک درخت ہے

بڑا کما میں کانا ہے۔ انصاف کے معنی متراکم و تہ بہ تہ، مسروق نے کہا اشجار جنت سر سے لے کر جڑ تک تہہ بہ تہہ میں نالی اکل اور خوشیوں میں جنت کے فرمایا قطفہا دانہ یعنی بیوہ اس کا سہل اوصول ہے کہ جنتی تناول کرنا ہے اسے قائماً قائماً مضبوطاً اور توڑ لیتا ہے جس طرح چاہتا ہے چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول ان کے فوقانی اور فروغ نیچے لگتے ہوئے اور پھیلے ہوئے اور اوقات طعام میں دو وقت بیان فرمائے باری تعالیٰ نے چنانچہ فرمایا ولہم رزقہم فیہا بکرۃ و عشیاً اہل تفسیر نے کہا جنت میں رات نہیں کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور میں ہیں دائماً و لیکن رزق ان کو دن کے دونوں کناروں کے انداز پر اور مقدار پر پہنچتا ہے جیسے متنعین کی دنیا میں عادت تھی غرض اللہ تعالیٰ نے اس مقدار کو بکرہ و عشی فرمایا نہ یہ کہ وہاں صبح و شام ہے حقیقتاً اور بعضوں نے کہا کہ پہچان لیں گے جنتی دن کو پردوں کے اٹھ جانے سے اور رات کو پردوں کے گر جانے سے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جس میں تنگی نہ ہو نہ اوقات مذکورہ اور حسن بصری فرماتے ہیں کہ عرب اس سے اقتل کوئی عیش نہیں جانتا کہ صبح و شام طعام طعام ہو اور بکرہ و عشی رزق پاویں پس اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتھ اور فرمایا نخل و دربان کے بیان میں فیہا فاکتہ و نخل و دربان مفسرین نے کہا ہے کہ نخل و دربان فواکہ میں داخل نہیں، اس لیے عطف کیا اس کا اللہ تعالیٰ نے فاکتہ پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ دونوں فواکہ میں داخل ہیں مگر عطف ان کا فواکہ پر تخصیص اور تفصیل کے لیے ہے جیسے عطف جبرئیل و میکائیل کا ملائکہ پر اس آیت میں مَنْ لَانَ عِدَا تَتَدْرَمَلَا مکتہ و رسلہ و جبرئیل و میکائیل و یحییٰ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ جاوے گا اہل جنت سے کُلُوا و اشربوا ہنیئاً بما اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْغَالِبِۃِ یعنی کھاؤ پیو گوارا عیش میں ان عملوں کے کہ کیے تم نے ایام مائتہ میں یعنی دنیا میں یہ ہے تفسیر ان آیات کی جن کا ذکر کیا تھا ہم نے مقدمہ ابواب میں۔

باب خیال جنت کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

روایت ہے بریدہ سے ایک مرد نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اس نے یا رسول اللہ آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا آپ نے اگر تجھ کو داخل کیا اللہ تعالیٰ نے جنت میں توجب چاہے گا تو سوار کیا جاوے گا گھوڑے پر یا قوت سوار کے کہ وہ تجھے لے کر اڑتا پھرے گا جنت میں جہاں توجب چاہے گا کہا راوی نے کہ پھر بوجھا آپ سے ایک اور مرد نے کہ یا رسول اللہ آیا جنت میں اونٹ ہیں کہا راوی نے پھر جواب نہ دیا آپ نے اس کو جیسے جواب دیا تھا اس کے صاحب کو یعنی سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کرے گا تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں ہوگی تیرے لیے جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پاویں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَ الْعَبْدَةَ فَلَ تَسْأَلُونَ عَنْ رَحْمَتِي فَيَقُولُ بَلَىٰ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ لَو تَطَيَّرْتُمْ بِحَيْثُ شِئْتُمْ قَالَ وَمَا لَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ قُلْتُمْ يَقُولُ لَهُ مَا قَالَ لِي مَا جِئْتُمْ فَقَالَ إِنَّ يَدْخُلَكَ اللَّهُ الْعَبْدَةَ يَكُونُ لَكَ فِيهَا مَا أَشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَكَذَّبَتْ عَيْنُكَ -

ف: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمن بن باسط

لہ تاوس میں ہے خیل جماعت گھوڑوں کی کہ اس کا واحد نہیں بلکہ اس کا داخل ہے اس میں احتمال ہوتا ہے یعنی بکتر ۱۲۔

سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اسی کے ہم معنی اور یہ روایت صحیح تر ہے حدیث مسعودی سے۔

روایت ہے ابی ایوب سے کہا کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں... گھوڑوں کو آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کیا جاوے گا تو جنت میں تو لے گا تجھے گھوڑا یا قوت کا کہ اس کے دو بازو ہیں اور سوار کیا جاوے گا تو اس پر پھروں تجھے لے کر اڑے گا جہاں تو چاہے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ الْغَيْلَ أَتَى الْجَنَّةَ حَيْدُكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُدْخِلَتِ الْجَنَّةَ أُتِيَتْ بِفَرَسٍ مِنْ يَأْقُوتَةَ لَهُ جَنَاحَاتٍ فَحَمَلَتْ عَلَيْهِ ثَمَرًا بِكَ حَيْثُ شِئْتَ۔

ف: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسے ابی ایوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابو سوری، بھتیجے ہیں ابی ایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سنائے نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے کہ ابو سوری یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسی مناکیر ابو ایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا ان کے راویوں کی۔

باب اہل جنت کے سن کے بیان میں

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوں گے جنت کے لوگ جنت میں کہ بدن پر ان کے بال نہ ہوں گے اور نہ داڑھی موچھڑے سر مرگوں آنکھیں ان کی بغیر سر مرگائے تلیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرَدًا مُرَدًّا مَكْتَلِينَ أَيْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ سَنَةً يَأْتِيَتِيَسُ بَرَسٍ كَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کی یہ مرسل اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

باب اہل جنت کی صفوں کے بیان میں

روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں انہی صفیں اس امت کی اور چالیس امتوں سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمِّ صَفِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفِّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِائَةٌ هَذَا الْكُمَّةِ وَأَمَّا بَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْكُمَّةِ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بریدہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی محارب بن دثار سے حسن ہے اور ابی سنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابوستان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابوستان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور وہ قسملی ہے۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہو تم اس پر کہ ہو جو نھائی جنت والوں کی، کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہوتھائی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَعْوَا مِنْ أَرْبَعِينَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُضَوَّنَ

أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا كُنْتُمْ قَالِ
اَتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ أَلْبَسْتُمْ
لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسَلِّمَةٌ مَا أَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ
إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ
كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ -

جنت والوں کی کہا صحابہ نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف
جنت والوں کے بے شک جنت میں داخل نہ ہو گا مگر نفس مسلمان
اس لیے کہ نہیں ہو تم اہل شرک کی نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال
سفید ہو کالے بیل کی کھال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل
کی کھال پر۔

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح سے اول اس باب میں عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے۔

باب ماجاء فی صفة ابواب الجنة -

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ امْتِي
الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مِثْرَةٌ
التراب المجدود ثلث ثلث ثلث ثلث ثلث ثلث ثلث
عَلَيْهِ حَتَّى تَكَادَ مَنَّا كِهْمُ تَرْوُلٍ -

روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ
سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دروازہ کہ میری
امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑائی اس کی برابر ہے
لاکھ مجھوڑ کے سیر کی جو تین دن تک چلا جاوے پھر باوجود اس کے ایسی
مزاحمت ہوگی ان کو کہ قریب ہے کہ ان کے بازو تر جاویں۔

ف ایہ حدیث غریب ہے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کی بہت منکر روایتیں

ہیں کہ سالم بن عبد اللہ سے مروی ہیں۔

باب ماجاء فی سوق الجنة -

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ لَقِيَ أَبَاهُ يَوْمَ
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ
أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا تَزَلُّوا فِيهَا
بِقَضَائِلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤَدُّنَ فِي مَقَادِرِ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ مِثْرَاتِ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيُرَوْنَ رَبَّهُمْ
وَيَبْرُونَ لَهُمْ عَرْشُهُ وَبَيْتَاتُ لَهُمْ فِي سَائِرِ
مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ تَتَوَضَّعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ
وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ياقوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ
زَبُرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ
وَيَجْلِسُ أَزْوَاجُهُمْ وَمَقَامُهُمْ مِنْ دَرَجَاتٍ عَلَى

باب بازار جنت کے بیان میں

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ملے وہ ابو ہریرہ سے
سو کہا ابو ہریرہ نے سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کر دے
مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں سو کہا سعید نے کیا جنت میں
بازار ہے کہا ابو ہریرہ نے ہاں خبر دی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ اہل جنت جب داخل ہوں گے جنت میں اتریں
گے وہاں اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جاویں گے مقدار
پر جمعہ کے ایام دنیا سے سوزیارت کہیں گے وہ اپنے رب
کی اور ظاہر ہو گا ان کو عرش اس کا اور نظر آوے گا وہ ان کو ایک
باغ میں جنت کے باغوں سے اور رکھے جاویں گے ان کے لیے
مینبر نور کے اور مینبر موتی کے اور مینبر یاقوت کے اور مینبر زمرد
کے اور مینبر سونے کے اور مینبر چاندی کے اور بیٹھیں گے ادنیٰ درجہ
والے اگر چہ ان میں ادنیٰ کوئی نہیں ٹیلوں پر مشابہ اور کافور کے

ثَبَّانِ الْمَسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرُونَ أَنَّ اصْحَابَ
 الْكُرْسِيِّ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ شَرَى رَبِّي قَالَ نَعَمْ هَلْ
 تَتَمَارُونَ مِنْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
 قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَاتَتَمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ
 وَكَأَيُّ قِيٍّ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ
 مَعَاصِرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ
 فُلَانُ أَتَدْرِكُ يَوْمَ قُلْتُ كَذًا وَكَذَا أَقِيدُ كِرًا
 بَعْضُ غَدَاةٍ فِي الدُّنْيَا يَقُولُ يَا لَيْتَ أَنْتُمْ
 تَتَغَفَّرُونَ لِي يَقُولُ بَلَى فَيَسْبَعُهُ مَغْفِرَاتِي يَلْفُتُ
 مِزْلَتِكَ هَذِهِ فَبَيْنَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ عَشِيَّتُهُمْ
 سَعَابَةٌ مِنْ قَوْمِهِمْ قَامَطَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيْبًا
 لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا تَطُّ وَيَقُولُ رَبَّنَا
 قَوْمُوا أَعَدَدْتُمْ لَكُمْ مِنَ الْكِرَامَةِ فَغَدُوا مَا
 اسْتَلَيْتُمْ فَنَاتِي سَوْقًا قَدْ حَقَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهِ
 مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعِيُونَ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَمْسِسِ الْأَذَانُ
 وَلَمْ يَحْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيَحْمَلُ إِلَيْنَا مَا
 اسْتَهَيْنَا لَيْسَ بِيَاغٍ فِيهَا وَلَا يُسْتَوَى وَفِي ذَلِكَ
 السُّوقِ يَلْتَقِي أَهْلُ الْعَيْتَةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَتَالَ
 فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمِزْلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ
 فَيُلْقِي مَنْ هُوَ ذُو تَةٍ وَمَا فِيهِمْ دَنِي فَيُرْوَعُهُ
 مَا بِيَدِي عَلَيْهِ مِنَ الْبِئْسَ فَمَا يَتَّقِيهِ أَخْرَجَ
 حِدِيثِهِ حَتَّى يَتَغَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ
 وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَ فِيهَا
 ثُمَّ تَنْصَرِفُ إِلَى مَنَارِنَا فَنَلْقَانَا أَنَا وَاجْتَابَ قُلُوبُنَا
 مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتِ وَإِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ
 أَفْضَلُ مِمَّا قَامَرْنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَاهِلُونَ

اور نہ خیال کریں گے وہ لوگ کہ کسی والے ان سے افضل جگہ بیٹھ
 ہیں یعنی کوئی اپنے تئیں ادنیٰ سمجھ کر محزون نہ ہوگا کہا ابو ہریرہؓ
 نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے رب کو
 فرمایا آپ نے کہ ہاں بھلا تم کچھ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے
 دیکھنے میں چودھویں رات میں ہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپ نے
 ایسا ہی شک نہ کر دے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور باقی نہ
 رہے گا اس مجلس میں کوئی مرد کہ روبرو نہ ہووے گا اس کے اللہ تعالیٰ
 بالمشافہ یہاں تک کہ فرماوے گا کسی مرد کو ان میں سے اسے فلانے
 بیٹے فلانے کے تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ویسا کیا تھا پھر
 یاد دلاوے گا اس کو بعض گناہ اس کے جو صادر ہوئے تھے اس سے
 دنیا میں، سو وہ عرض کرے گا کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا ہے رب
 میرے تب فرماوے گا اللہ تعالیٰ کیوں نہیں میری ہی وسعت مغفرت
 کے سبب سے تو تو اس مرتبہ کو پہنچا سو وہ اسی قیل وقال میں ہوں گے کہ
 ڈھانچے گی ان کو ایک بدلی اوپر سے اور برے گی ان پر ایسی
 خوشبو کہ نہ پائی ہوگی انہوں نے اس کے برابر کوئی بولکھی اور فرماوے گا
 ان سے رب ہمارا کہ اٹھو جاؤ اس کرامت کی طرف کہ تیار کی ہے میں
 نے واسطے تمہارے سو تم جو چاہو پھر آؤں گے ہم ایک بازار میں
 کہ گھیرے ہوئے ہوں گے اس کو فرشتے اور اس میں وہ چیزیں ہونگی
 کہ نہیں دیکھیں ان کی مثل کبھی آنکھوں نے اور نہ سنی کانوں نے اور نہ
 خیال آیا اس کا کسی دل میں سولائی جاوے گی ہمارے پاس جو چیز
 کہ ہم چاہیں گے کہ نہ ہوگی وہاں بیع اور نہ شراہ اور اس بازار میں ملاقات
 کریں گے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپ نے پھر منوجہ ہوگا اور ملے گا
 ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہیں ہے ان میں کوئی
 کم درجہ والا سو پتہ کرے گا اور عجیب معلوم ہوگا اس کو وہ لباس جو
 بلند رتبہ والے پر ہے سو نہیں پوری ہوگی بات اس کی کہ ظاہر ہوگا
 اس کے بدن پر اس سے بہتر لباس یعنی جس کی آرزو کی تھی اور یہ ایسے
 ہوگا کہ شان نہیں کسی کی کہ غمگین ہو وہاں پھر لوٹیں گے ہم سب اپنے

الْيَوْمَ رَبَّنَا الْعَجَابُ كَيْفَ عُنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا
أَنْقَلَبْنَا -

معاذ کی طرف اور ملاقات کریں گے ہم اپنی بیویوں سے سو کہیں گی
وہ مر جیادو ہا تم ہمارے پاس اس سے بہتر جمال لے کر آئے جو کہ جس
پر جدا ہوئے تھے ہم سے سو ہم کہیں گے مجاہد کی ہے ہم نے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتھ اور مستحق ہیں ہم کہ ایسا ہی جمال لے کر
پھر میں جیسا لے کر پھرے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ مترجم: قولہ پھر جیسا سے جاویں گے مقدار پر جمعہ کے الخ
یعنی جیسے ہر ہفتہ میں دنیا میں ایک دن جمعہ کا ہوتا ہے اسی طرح اس اندازہ اور مقدار پر وہاں ہمیشہ وہ ندا اور پکار ہوگی اگرچہ جنت
میں دن اور رات نہیں اور اس میں فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب و تخریض ہے اس کے ادا کرنے کی سنن و واجبات سے اور
حضور صلوٰۃ و جماعات سے وغیر ذلک، قولہ سوزیارت کریں گے یعنی دیکھیں گے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے حدیث
اور سلف کا اور باتیں کریں گے اس سے سنے گا ہر ایک ان میں سے کلام پاک اس تعالیٰ شانہ کا حروف اور اصوات کے ساتھ جیسا
کہ سمجھ رہے ہیں بعض متکلمین متکشف نے یا فلاسفہ قشیر نے۔ قولہ مگر ان میں ادنیٰ کوئی نہیں الخ یعنی اگرچہ تفاوت درجات کا ان
کے درمیان ہے مگر دنیٰ اس میں کوئی نہیں یعنی خبیث اور بخیل کہ مشتق ہے ذنات سے کہ بمعنی خناس است کے ہے، قولہ اور نہیں ہے
کوئی ان میں کم درجہ والا یعنی خبیث نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْعَبْتِ لَسُوقًا مَافِيهَا شَرٌّ وَلَا بَيْعٌ
إِلَّا الصُّومُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَرَى
الرَّجُلُ صَوْمًا دَخَلَ فِيهَا -
وہی صورت اس کی ہو جاوے گی۔

روایت ہے حضرت علیؑ کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایک بازار ہے کہ نہیں ہے اس میں
خرید اور نہ فروخت مگر اس میں تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پھر
جب پسند کرے گا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جاوے گا وہ اس میں یعنی

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

باب دیدارِ الہی کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
عَنْ جَوْبِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْلِيِّ قَالَ كُنَّا
جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَظَّرَ إِلَى الْقَبْرِ
لَيْلَةَ الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَيَّ رَيْكُمْ
فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرًا لَا تَقَامُونَ فِي
رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ
قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا
كَمَا قَرَأَ فِي سَبْحِ مُحَمَّدٍ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ
قَبْلَ الْغُرُوبِ -

روایت ہے جبریر بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے کہ ہم
بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو نظر کی آپ نے چاند کی طرف کہ چودھویں
رات کا تھا اور فرمایا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اس
کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو اور زحمت نہ اٹھاؤ گے تم اس کی رؤیت میں
سوا اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم اس نماز میں کہ قبل طلوع شمس ہے
اور اس نماز میں کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھی آپ نے یہ آیت فَسَبِّحْ
بِعَمْدٍ رَبَّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ یعنی تسبیح کرو ساتھ محمد
رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے۔

دس گنا یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حسنیٰ حسنه ہے اور زیادہ مغفرت اور رضوان فقیر کتا ہے۔ قول اول بہت صحیح اور مؤید باحدیث (بغوی) اور بیضاوی نے فرمایا حسنیٰ صفت ہے ثنویۃ کی یعنی تقدیر آیت یوں ہے للذین احسنوا المثوبات الحسنیٰ اور زیادہ سے مراد ہے وہ زیادتی کہ جو براہ فضل جزا سے زیادہ عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویزیدکھ من فضلیہ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حینت میں ادنیٰ درجہ والا وہ ہے کہ نظر کرے گا اپنے باغوں اور بیبیوں اور نعمتوں اور خدمتگاروں اور تختوں کی طرف کہ ہیں وہ ایک ہزار برس کی مسافت تک اور سب سے زیادہ نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کرے گا اس تعالیٰ شانہ کے درجہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وُجُوہٌ یَوْمَئِذٍ لِّعِبَادٍ مِّنْهُمْ اس دن تازہ ہیں اپنے رب کی طرف نظر کرنے والے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَذَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ لِّمَنْ يَنْظُرُ إِلَى حَتَائِدِهِ وَنَرَاوِيَاتِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُورِهِ مَسِيرَةً الْفَسْتَهَ وَكَرْمَهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غَدَاوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهُ يَوْمَئِذٍ تَلْخَصَرَةً إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةً۔

ف: اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل سے انہوں نے روایت کی سویر سے انہوں نے ابن عمر سے مرفوعاً اور روایت کی یہ عبدالملک بن الجمر نے سویر سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور روایت کی عبید اللہ شجعی نے سفیان سے انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ روایت کی یہ ہم سے ابو کریم محمد بن علانے انہوں نے عبید اللہ شجعی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے مانند اسکے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: آیت مبارک کی تفسیر میں ابن عباس نے کہا ناصرة سے مراد حسنه ہے یعنی چہرے ان کے خوبصورت ہیں مجاہد نے کہا مسرورہ ابن زید نے کہا ناعمة، مقاتل نے کہا بیض یعلو بالنور، سدی نے کہا مصنیۃ، میان نے کہا مسفرة، فراء نے کہا مشرقہ بالنعم الی ربہا ناظراۃ ابن عباس اور اکثر مفسرین نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے رب کی طرف عیناً بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے خالق کی طرف اور کیوں نہ تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بغوی) بعد اس کے ذکر کی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی حدیث جو اوپر گزری۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مزاحمت ہوتی ہے تم کو رویتِ قمر میں چودھویں رات کو یا مزاحمت کی جاتی ہے تم پر رویتِ شمس میں عرض کی صحابہ نے کہ نہیں فرمایا بے شک دیکھو گے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودھویں رات کا نہیں مزاحمت ہوگی اس میں تم کو کسی طرح۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَامُونَ فِي رَأْيِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ تَصَامُونَ فِي رَأْيِي الشَّمْسِ قَالُوا لَا قَالَ يَا تَكْمَلُونَ رَأْيَكُمْ لَمَّا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ تَصَامُونَ فِي رَأْيِي۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن سے اور البیہاقی نے روایت کی ہے سحلی بن علی اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح

سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت بھی صحیح ہے۔

باب رضائے الہی کے بیان میں

روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ فرماوے گا حیت والوں کو اسے اہل جنت اور عرض کریں گے بیک اسے رب ہمارے اور سعید یک پھر فرماوے گا آیا تم راضی ہوئے سو وہ عرض کریں گے کیا ہوا ہم کو کہ ہم راضی نہ ہوں گے اور تو نے عنایت فرمائی ہم کو ایسی چیز کہ نہیں دی کسی کو اپنی مخلوقات سے سو فرماوے گا باری تعالیٰ میں دوں گا تم کو اس سے بھی افضل وہ کہیں گے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرماوے گا اللہ تعالیٰ اتارنا ہوں میں تم پر رضامندی ایسی کہ نالماض نہ ہوں گا میں تم سے کبھی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي رِضَى اللَّهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قِيُولُونَ لَتَيْبِكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ قِيُولُونَ هَلْ رَضِينَا قِيُولُونَ مَا لَنَا لَا تَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِمَّنْ خَلَقْتَ قِيُولُونَ إِنَّا أُعْطِينَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَأَلْوَا وَ أَيْ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أُحِلَّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا اسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم یعنی اللہ جل جلالہ کی ناراضی فستق و تجور اور اس کی نافرمانی سے ہوتی ہے اور مدار اس کا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام تمام ہو گئے پس رضامندی الہی ابدی ان کے لیے ثابت ہوئی اور سہ نہیں ہے یہ مگر فضل اس تعالیٰ شانہ کا وہو ذو الفضل العظیم اللہم اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ وَ ارْضَ عَنَّا بِرَحْمَتِكَ رِضَاءً أَلَّا تَسْخَطَ بَعْدَهُ أَبَدًا رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

باب اہل جنت کا غرفوں سے دیکھنے میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے غرفوں میں جیسے دکھائی دیتا ہے تارہ شرقی یا غربی غروب ہونے والا کنارہ آسمان میں یا طلوع کرنے والا تفاضل درجات میں سو عرض کی صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ وہ لوگ انبیاء ہیں فرمایا نہیں بلکہ قسم ہے اس پر درگاہ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبروں کی یعنی مومنین ہیں انبیاء نہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ كَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرُفِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ الشَّرْقِيَّ وَالْكَوكِبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ وَالطَّالِعَ فِي تَفَاضِلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَيْكَ الْغَيْبُونَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے مترجم: اس حدیث میں آپ نے تشبیہ دی تفاعل و درجات کی کہ آپس میں ایسا فرق رکھتے ہیں کہ جیسے تارہ دور نظر آتا ہے اسی طرح وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہیں پھر صفت کی اس تارہ کی کہ کنارہ شرق میں ہے یا غرب میں اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع تاکہ دلالت کرے کمال بعد میں لے کر دیکھنے والے کے سر پر جو تارہ ہے اس کی بہ نسبت

نزدیک ہے اور دنیا میں کوئی چیز مریات میں اس سے بڑھ کر نہیں۔

باب اہل جنت اور اہل نار کے خلود میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمع کرے گا اللہ تعالیٰ آدمیوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر پھر جہانکے گا ان پر رب العالمین اور فرماوے گا کیوں نہیں چلا جانتے ہر انسان اپنے معبود کے ساتھ پس صورت بن کر آوے گی... صاحب صلیب کے آگے صلیب اس کی اور صاحب تصویر کے آگے تصویریں اس کی اور صاحب نار کے آگے نار اسکی یعنی جسے وہ پوجتے تھے سو ساتھ ہو جاویں گے تمام لوگ جن کو پوجتے تھے اور باقی رہ جاویں گے میدان حشر میں مسلمان سو جہانکے گا ان پر رب العالمین اور فرماوے گا تم کیوں نہیں ساتھ گئے لوگوں کے وہ عرض کریں گے نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک یعنی اللہ کی پناہ تجھ سے اللہ کی پناہ تجھ سے۔ ہمارا معبود تو اللہ ہے ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کرے گا ان کو اور ثابت قدمی دے گا ان کو پھر صلیب جاوے گا پھر مطلع ہوگا اور فرماوے گا تم کیوں نہ گئے آدمیوں کے ساتھ پھر وہ کہیں گے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اس تعالیٰ شانہ کو یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تم پر کچھ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو انہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا اسی طرح تم کو کچھ مزاحمت نہ ہوگی اس کے دیکھنے میں اس وقت پھر چھپ جاوے گا پھر مطلع ہوگا اور معرفت اپنی ذات کی عنایت فرماوے گا ان کو، پھر فرماوے گا میں ہوں رب تمہارا سومیرے ساتھ چلو تب کھڑے ہو جاویں گے مسلمان اور رکھی جاوے گی صراط یعنی پشت دوزخ پر سو گزرے گا اس پر ایک گروہ مثل عمدہ تھوڑوں کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹوں کے اور ان کا یہی کہنا ہوگا اس پر سلم سلم یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ اور آتی رہ جاویں گے اہل نار سو ڈالی جاوے گی ایک فوج اس میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي
صَعِيدٍ قَاحِدٍ ثُمَّ يُطَلَعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ
فَيَقُولُ أَكَايِقِبِعُ كُلِّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ
فَيَمَثُلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلِيبُهُ وَ لِصَاحِبِ
التَّصَاوِيرِ تَصَاوِيرُهُ وَ لِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ
فَيَتَّبِعُونَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَتَّبِعِي السُّلْمُونَ
فَيُطَلَعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَالْتَتَّبِعُونَ
النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ وَ نَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْكَ اللَّهُ رَبُّنَا وَ هَذَا مَا كَانُوا حَتَّى
تَرَى تَبَارَهُ وَ يَأْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ ثُمَّ تَوَارَى
ثُمَّ يُطَلَعُ فَيَقُولُ أَالْتَتَّبِعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ
نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ اللَّهُ رَبُّنَا
وَ هَذَا مَا كَانُوا حَتَّى تَرَى رَبَّنَا وَ هُوَ يَأْمُرُهُمْ
وَيُثَبِّتُهُمْ قَالُوا وَ هَلْ تَرَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
وَ هَلْ تُصَارُونَ فِي سُرُوتِهِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُصَارُونَ
فِي سُرُوتِهِ تِلْكَ السَّاعَةُ ثُمَّ تَوَارَى ثُمَّ يُطَلَعُ
فَيَعْرِدُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ أَتَأْتِيكُمْ فَاتَّبِعُونِي
فَيَقُومُ الْمُسْلِمُونَ وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ قِيَمْرُ عَلَيْهِ مِثْلُ
جِيَادِ الْخَيْلِ وَ ابْتِكَابُ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلِمَ سَلِمَ
وَيَتَّبِعِي أَهْلَ النَّارِ فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيهَا فَوْجٌ
فَيَقَالُ هَلْ أَمْتَلَأْتِ يَقُولُ هَلْ مِنْ قَمْرٍ يَدِ
ثُمَّ يُطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ فَيَقَالُ هَلْ أَمْتَلَأْتِ يَقُولُ
هَلْ قَمْرٍ يَدِ حَتَّى إِذَا أُوعِبُوا فِيهَا وَضَعُوا فِيهَا

قَدَمَهُ فِيهَا وَأُتْرِي بَعْضًا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ
قَطَّ قَالَتْ قَطِّ قَطِّ فَإِذَا أَدْخَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلَ
الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أُتِي بِالْمَوْتِ
مَلْبِيًا فَيُوكَفُّ عَلَى الشُّورِ الَّتِي بَيْنَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ
فِيَطْلَعُونَ كَأَنفِيسٍ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ
فِيَطْلَعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ يَرْجُونَ الشَّقْلَةَ فَيُقَالُ
لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا هِلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا
فَيَقُولُونَ هُوَ كَأَنَّهُ هُوَ كَأَنَّهُ قَدْ عَرَفْنَا هُوَ الْمَوْتُ
الَّذِي وَكَلَّ بِنَا فَيُضَجُّ فَيُذَابِحُ ذَبْحًا عَلَى الشُّورِ
ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ كَالْمَوْتِ وَيَا
أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ كَالْمَوْتِ -

اور کہا جاوے گا نار سے کیا تو سیر ہو گئی سو وہ کہے گی کہ اور کچھ پھر ایک
توج ڈالی جاوے گی اس میں اور کہا جاوے گا تو سیر ہو گئی وہ کہے گی
کچھ اور ہے یہاں تک کہ جب سب ڈالے جاویں گے اس میں جب بھی
وہ سیر نہ ہو گی تو رکھ دیوے گا اس میں رجم قدم اپنا اور سمٹ جاوے
گا ایک ٹکڑا اس کا دوسرے پر پھر فرماوے گا یعنی رجم لیس ہے وہ کہے گی
لیس ہے لیس ہے پھر جب داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت
میں اور اہل نار کو نار میں لائیں گے موت کو کھینچتے ہوئے سو کھڑا کریں
گے اسے دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچ میں سے اور پکارا جاویگا
اسے جنت والو سو وہ جھانکنے لگیں گے ڈو کر پھر پکارا جاوے گا اے دوزخ
والو سو وہ جھانکنے لگیں گے خوش ہو کر امید ہو گی ان کو شفاعت کی پھر کہا
جاویگا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اس کو تو کہیں گے یہ بھی اور وہ
بھی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اسے وہ موت ہے کہ ہم پر مؤکل تھی سو
سائی جاوے گی وہ اور ذبح کر دی جاوے گی ایک بارگی اس دیوار پر اور نادی کی جاوے گی اسے اہل جنت تمہیں ہمیشہ رہنا ہے جنت
میں اور موت نہیں اور اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے دوزخ میں اور موت نہیں -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں کہ بعد شرح حدیث تحریر ہوں گے تو
سو جھانکنے گا ان پر رب العالمین اور فرماوے گا تم کیوں نہ ساٹھ گئے لوگوں کے اور اس تجلی اور اطلاع میں دو قول ہیں محدثین کے اول یہ کہ
یہ جھانکنے والا ملک ہے نہ مالک الملک اور اسناد جھانکنے کا اللہ تعالیٰ کی طرف مجازاً ہے گویا نامور کے فعل کو امر کا فعل فرمایا اب جو
انہوں نے جواب دیا کہ لغوہ بالذمتک یعنی ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اس میں کچھ اشکال نہ رہا اور دوسرا قول یہ کہ فرمانے والا اور مطلع خود
باری تعالیٰ ہے اور اس میں امتحان مومنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز میں تیامت کے دن تک کچھ اختلاف نہیں چنانچہ نووی
نے کہا ہے یہ آخر امتحان ہے مومنین کا پھر جب منظور ہوگا باری تعالیٰ کو کہ میں اپنی معرفت ان کو عنایت کر دوں اس وقت پہچانیں گے
اور کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ چلیں گے، تو کہ اور رکھی جاوے گی صراط الہی اس میں ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل
حق کا ہے اثبات اس کا اور اجماع ہے سلف کا اس کے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکھا جاوے گا پشت دوزخ پر اور متکلمین
وغیرہم نے کہا ہے کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ تو کہ رکھو دے گا رجم اس میں قدم اپنا، اپنا قدم ایک صفت
ہے باری تعالیٰ کی معلوم المعنی مجہول الکلیف اس کے لفظ اور معنی پر بالمشیہ ایمان ہے مومنین کا اور نہیں انکار کیا ان صفتوں کا مگر چنداں فراخ
فلاسفہ اور بعض متکلمین تفسیر یہ نے کہ لازم کر لی جنہوں نے اپنے نفسوں پر تعلیب معتزلہ کی اور چھوڑ دی صراط مستقیم سنت کی اور پکڑ گئے ہادیہ
حجیم بدعت میں، اعادنا اللہ منہا۔ تو کہ لائیں گے موت کو، بعض روایات میں ہے کہ موت کو بصورت دنیہ ارتق لائیں گے اور بعد
ترتیب مردم کے ذبح فرمائیں گے، تو کہ اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس کے اثبات غلوہ نار کا ہے جیسا کہ غلوہ ہے اہل جنت کو جنت

میں اور نہیں اختلاف اس میں اہل حق کا اور نہیں ثابت ہے خروج کفار و مشرکین کا نام سے ہرگز، تمام ہوئی شرح حدیث کی

اس حدیث میں اثبات ہے کلام الہی کا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلام ایسے حروف و اصوات سے مرکب ہے کہ سامعین کو مفہوم ہوتا ہے محض تخمیں اور خیال نہیں جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگوں نے اور داخل ہیں صاحب تصاویر میں، وہ لوگ کہ تصاویر اولیاد اور انبیاء کی تعظیم بجالاتے ہیں اور آداب عبادت ان کے سامنے کرتے ہیں اور اسی طرح داخل ہیں عابدانِ نار میں اکثر اہل دکن جو محرم میں آلاؤں کے گرد گھومتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور اس کی نذر دنیا زنت کرتے ہیں۔ روایت الہی کی تشبیہ قر سے دینے میں اثبات ہے مرئی کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باری تعالیٰ کی آیات متکاثرہ اور احادیث متواترہ المعنی سے نہیں انکار کیا اس کا مگر فرار غامض نے

روایت ہے ابی سعید سے کہ مرفوع کرتے تھے وہ اس سعادت کو
عنی کتھے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو گا دن قیامت
کا لاویں گے موت کو مانند حیت کبریٰ بھیر کے سوکھڑی کی جاوے گی
جنبت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کی جاوے گی اور وہ نظر کرتے
ہوں گے سواگر کوئی مڑتا ہوتا ان دنوں خوشی سے تو مڑ جاتے جنبت والے
اور اگر کوئی مڑتا ہوتا غم سے تو مڑ جاتے دوزخ والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی روایتیں مثل اس کے کہ جن میں مذکور ہے دیدار الہی کا کہ اس طرح دیکھیں گے لوگ اپنے پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیاء کے یعنی ید و وجہ و ساق و جنب و عین و سمع و بصر وغیرہ اور مذہب ائمہ اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا یہ ہے کہ روایت کیں انہوں نے یہ چیزیں اور کہا روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور نہیں کہی جاتیں یہ صفیتیں کہ کیسے ہیں اور کیونکر ہیں اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کی جاویں یہ اشیاء جس طرح کہ آئی ہیں اور اس پر ایمان رکھا جاوے اور تفسیر اس کی نہ کی جاوے اور وہم نہ کیا جاوے اس میں اور نہ کہا جاوے کہ وہ کیسے ہیں اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کہ گئے ہیں اس طرف اور مراد فیہم نفسہ سے جو اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ تجلی کرے گا ان پر۔ مترجم قولہ اور روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے یعنی ایمان لاتے ہیں ہم ان کے لفظ اور معنی پر اس لیے کہ یہ الفاظ معلوم المعنی ہیں کہ عرب ہمیشہ اپنی لسان میں استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک ان کے مفہوم کو بخوبی جانتا ہے اس لیے کہا ہے علمائے کہ یہ آیات واحادیث متشابهہ الکیفیت ہیں اور محکم المعنی اور فرق کیفیت اور معنی میں ظاہر ہے کہ اول ان میں سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونوں مجہول ہوتے تو ایمان ان آیات واحادیث پر ممکن نہ تھا اس لیے کہ ایمان فرع ہے معرفت کی پھر معرفت اس لفظ کی کہ جو واضح نے ایک معنی کے لیے وضع کیا ہے بغیر پہلے معنی کے کچھ معنی نہیں رکھتے اور اگر کیفیت و معنی دونوں مجہول ہوتے تو افاضل سور اور آیات صفات دونوں کیساں ہو جاتے حالانکہ تصریح کی ہے علمائے کہ ان دونوں میں بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزودی نے اثبات الیہ والوجہ حق عندنا لکنہ معلوم باصلہ و متشابهہ بوصفہ واللہ یجوز البطل الاصل بالعجز عن درک الصفات بالکیف و اما ضلت المعزلة من ہذا الوجہ فانہم ردوا لاصول بجلہم بالصفات علی الوجہ المعتاد و موطا و غیرہ شرح الفقہ الاکبر یعنی اثبات ہاتھ اور منہ کا اللہ تعالیٰ

کے واسطے حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اس کی اور متشابہ ہے وصف ان کا یعنی کیفیت ان کا اور نہیں جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیفیت صفات کی ادراک سے اور گمراہ ہو گئے معززہ اسی سبب سے کہ انہوں نے رد کر دیا اصول صفات کو بسبب نہ جانتے صفتوں کے علی وجہ المعقول اور ہو گئے محطہ، اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے اور پھر فرمایا اہل السنۃ والجماعۃ اثبتوا ما ہوا اصل المعلوم بالنص اے بالآیات القطعیۃ والدلائل الیقینیۃ وتوفقوا فیما ہوا المتشابه وهو لکیفیۃ ولم یجوزوا الاشتغال بطلب ذلک انتہی یعنی اہل سنت اور جماعت نے ثابت کیا اس اصل کو کہ معلوم ہے ساتھ نص کے یعنی ساتھ آیات قطعیہ کے اور دلائل یقینیہ کے اور مراد اس سے معنی معلوم ہے اور توقف کیا اس میں جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جائز نہ رکھا اشتغال اسکی طلب میں انتہی۔

اور فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غیۃ الطالبین میں وہی صفتہ لازمتہ لہ وللا یقینہ بہ کالید والوجہ والعیق والسمع والبصر والحیوۃ والقدرة وکونہ خالقاً ورازقاً ومحبباً وممیتاً موصوفاً بہا ولا یخرج من الکتاب والسنۃ فقرات الآتیۃ والخبر ونومن بہا فیہا ونکل الکیفیۃ فی الصفات الی علم اللہ انتہی۔ یعنی یہ صفت یعنی استواء وغیرہ لازم ہے اس کو اور لائق ہے اس کے مانند یہ وجہ وسمع ولبصر وحویۃ و قدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے انکا خالق ورازق ورحی وممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتھ ان کے اور نہ نکلے جاویں کتاب و سنت سے وہ فقرے آتیوں اور حدیثوں کے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور سوچتے ہیں ہم کیفیت صفتوں کی اللہ پاک کے علم پر انتہی، اس قول میں بھی تصریح ہے کہ مقوض بعلم الہی فقط کیفیت ہے نہ لفظ ومعنی پس مدار ایمان ان دونوں پر ہے اور فرمایا امام ابو عبیدہ قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے ہذہ احادیث صحاح حملہا اہل الحدیث والفقہاء بعضہم عن بعض وہی عندنا حق لا شک فیہا ولا کن اذا قیل کیف لھیک قلنا لفسرنا ولا سمعنا احد یفسرہ رواہ الذہبی فی کتابہ لعرش باسنادہ یعنی یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا ان کو اہل حدیث نے اور فقہانے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہے یعنی موصوف ہونا باری تعالیٰ کا ان صفات سے کہ ان حدیثوں میں مذکور ہے، حق ہے کسی طرح کا شک نہیں اس میں، ولکن حب کہا جاوے کہ کیونکر ہنستا ہے باری تعالیٰ اور کیا کیفیت ہے اس کی، کہیں گے ہم تفسیر نہیں کرتے ہم اس کی اور نہیں سنی ہم نے تفسیر اس کی کسی سے کہ کوئی کرتا ہو انتہی اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اس تفسیر سے جو اس مقام میں منتج ہے بیان کرنا کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی نہ یہ کہ ترجمہ اس کا نہ کیا جائے۔ قولہ اور وہم نہ کیا جائے اس میں یعنی کیفیت اس کی جو وہم وخیال میں آوے اس سے تترسید باری تعالیٰ کی ضرور ہے اور نفی ان صفات کی اس خیال سے کہ اس میں تشبیر یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نہ چاہیے جیسے کہ سمع ولبصر کا اثبات بلا تشبیر و تکلیف کہا جائے اسی طرح دید و وجہ کا اثبات بلا تشبیر و تکلیف و تجسیم ضرور ہے، تعجب ہے ان لوگوں سے کہ اثبات سمع ولبصر بلا تکلف کرتے ہیں اور ثبوت دید و وجہ میں تجسیم سے ڈرتے ہیں حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے۔

باب ما جاء حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ
وَحَقَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ -

باب گھیرنے میں حجت و دوزخ کے

روایت ہے اس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
گھیری گئی جنت ساتھ تکلیفوں کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحَقَّتِ النَّارُ
بِالشَّهَوَاتِ -

ف: یہ مدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم یعنی حنت عبادت شاقہ اور ایمانات شرمیہ کے بجالانے سے متنی ہے اور معائب و ملیات میں اور زہد و طاعات میں صبر کرنا اس کی تفصیل کے لیے ضروری ہے پھر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سے بھی دیکھنا اس کے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹے اس کے گردا گرد لگائے گئے ہیں جیسے باغ و باغ کے گرد کانٹے لگانے ہیں اسی طرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب دخول نار ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرائیل کو جنت کی طرف اور فرمایا نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا ہے میں نے اس کے رہنے والوں کے لیے جنت میں فرمایا آپ نے پھر اپنے جبرائیل اور دیکھا اس کو اور جو تیار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے اہل کے لیے اس میں کہا پھر لوٹ کر آئے اللہ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا کوئی اس کا حال مگر ہوگا اس میں پھر حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتھ تکلیفوں کے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اس کی طرف اور دیکھو کیا تیار کیا ہے میں نے اس میں اس کے اہل کے لیے فرمایا آپ نے پھر گئے جبرائیل اس کی طرف اور دیکھا کہ وہ گھیری ہوئی ہے تکلیفوں سے اور لوٹ کر آئے باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہوگا اس میں کوئی یعنی ان تکلیفوں کے سبب جو اس کے گرد ہیں پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی جبرائیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا میں نے اس کے اہل کے لیے اس میں پھر گئے وہ اس کی طرف اور دیکھا کہ چڑھا جاتا ہے ایک ٹکڑا اس کا دوسرے

پر سو لوٹ کر آئے وہ باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا اس کا حال کوئی شخص کہ پھر داخل ہو اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ شہوتوں سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اس کی طرف اور وہ پھر گئے اس کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نہ نجات پاوے گا اس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جاوے گا اس میں۔

باب جنت اور نار کے احتجاج میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تکرار ہوئی جنت اور نار میں سو کہا جنت نے داخل ہوں گے

میں مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہوں گے

باب ماجاء فی احتجاج الجنة والنار
عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اختلفت الجنة والنار فقالت
الجنة یدخلنی الضعفاء والمساکین والنار فقالت

marfat.com

مجھ میں ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کو ان کے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب میرا ہے میں بدلہ لوں گا ساتھ تیرے جس سے چاہوں اور فرمایا جنت سے تو رحمت میری ہے رحم کروں گا تیرے

النَّارُ يَدْخُلْنِي الْجَنَّةُ وَالْمَسْكِينُونَ فَقَالَ
لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَنْتِ قَمْرُكَ مِنْ مَثَلِ شَيْءٍ
وَقَالَ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَمَّا حَمْرُكَ مِنْ شَيْءٍ

ساتھ جس پر چاہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب ادنیٰ جنتی کی ملک و سلطنت کا بیان

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنیٰ جنتی وہ ہے کہ جس کے انسی ہزار خادم ہیں اور بہتر بیبیاں ہیں اور لگایا جاوے گا اس کے لیے ایک خیمہ موتی اور زرد اور یا قوت سے جا بیہ سے صغتا تک اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنی دنیا میں ہو جاوے گا تینتیس برس کا جنت میں اس پر زیادہ نہ ہوں گے کبھی بھی یعنی یہی سن رہے گا اور یہی عمر ہوگی اہل دوزخ کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ان پر تاج ہیں کہ کم سے کم اس میں موتی ایسا ہے کہ چمک ہووے اس سے ما بین مشرق و مغرب کے۔

يَا بَ مَاجَاءَ مَا لَدُنِّي أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنَ الْكِرَامَةِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الَّذِينَ
لَهُمْ كَمَا تُونَ الْفَخَادِمِ وَالْمَتَانِ وَسَيُحُونَ
زَوْجَةً وَنُصَبَ لَهُ كَيْتُهُمْ مِنْ لُؤُؤٍ وَتَرَابُجٍ
وَيَأْقُوتُ كَمَا بَيْنَ الْعَبَائِيَّةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَبِهَذَا
الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ
يُرْقُودُ بَيْنِي ثَلَاثُونَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ
عَلَيْهَا أَيْدٍ أَوْ كَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ
التَّيْجَانَ إِنَّ أَدْنَى لُؤُؤٍ مِنْهَا لَتُضِيُّ مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جاتے ہم اسے مگر رشید بن سعد کی روایت سے۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن جب خواہش کرے گا ولد کی جنت میں تو حمل اور جنتا اور عمر اسکی یعنی برابر جنیتوں کے ہو جاوے گی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہے گا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَشْتَهَى
الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَتْ حَمْلُهُ وَوَضَعُهُ وَسِئْتُهُ
فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهَى

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس میں سو لفظوں نے کہا جنت میں جماع ہے اولاد نہیں ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا محمد نے اسحاق بن ابراہیم سے روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب خواہش کرے گا مومن ولد کی جنت میں ہووے گا ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہتا ہوگا و لیکن وہ نہ چاہے گا اور آرزو نہ کرے گا ولد کی، کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل جنت کے ولد نہ ہوگا اور ابو صدیق تاجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی انہیں کہتے ہیں۔

متوجہ: ظاہر اولد میں کچھ اختلاف نہیں اس لیے کہ جو لوگ ان کی نفی کرتے ہیں مراد ان کی یہ ہے کہ ولد معتاد نہیں جیسے دنیا میں عادت ہے کہ ولد نیتہ جماع و نکاح ہے اور جنہوں نے اثبات ولد کیا ہے مراد ان کی یہ ہے کہ علی سبیل اشتدود اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان لگتا ہے اس لیے کہ جنتیوں کی سب خواہشیں پوری کی جاویں گی اور کسی آرزو میں تاخیر و تاخیر نہ ہوگی۔

باب ماجاء فی کلام الخویر العین۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں جو عین جمع ہوتی ہیں اور آواز بلند کرتی ہیں کہ مخلوق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا ہوتی والی نہیں اور ہم ناز و نعمت میں رہنے والی ہیں کبھی تکلیف اٹھانے والی نہیں اور ہم اپنے شوہروں سے لافتی رہنے والی ہیں کبھی ناراض ہونے والی نہیں۔ مبارکباد ہے جو ہمارے لیے ہو اور ہم اس کے لیے ہوں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْخَوَيْرِ الْعَيْنِ يَرْقَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعْ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَعْنُ الْعَالِدَاتُ فَلَا تَبِيدُ وَنَعْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا تَبْأَسُ وَنَعْنُ الرَّاغِبَاتُ فَلَا تَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَتْ لَنَا وَكُنَّا لَهُ۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی غریب ہے۔

متوجہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے جو عین کی صورت ظاہری موزوں اور حسین ہے ویسی ہی طبیعت بھی ان کی کمال موزوں ہے اور نہایت فصاحت خیر اور بلاغت انگیز کہ حقوڑا سا کلام ان کا جو منقول ہوا عجیب قوافی اور اسجاع سے بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہیں مگر وزن شاعرانہ ہے اور ان کا یہ فرمانا مجاز نہیں بلکہ محققانہ ہے ناز پروردگی اور خلود میں دعویٰ انہیں کا سچا ہے اور مبارکبادی کا مستحق ہونا انہی کے لیے اچھا وہی ہیں خالدا ت بے فنا اور تا عمارت بے عنا۔

باب ماجاء فی صیفہ انہار حنیت کے بیان میں۔

روایت ہے معاویہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکل رہی ہیں نہروں اس کے بعد یا نکلیں گی جب جنتی حنیت میں داخل ہوں گے۔

باب ماجاء فی صیفہ انہار حنیت۔
عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَعْثَ الْمَاءِ وَبَعْثَ الْعَسَلِ وَبَعْثَ اللَّبَنِ وَبَعْثَ الْعَمْرِ ثُمَّ تَشَقُّقُ الْأَنْهَارِ بَعْدُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ وہ والد ہیں بہز کے۔ متوجہ: یعنی تو یہ بمنزلہ دریا کے چاروں بھری ہیں جب جنتی حنیت میں جائیں گے بہتی نہریں پائیں گے کہ ہر ایک کے گھر میں ایک نہر ہوگی۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مانگی اللہ تعالیٰ سے جنت تین بار، کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اس کو جنت میں اور جس نے پناہ مانگی دوزخ سے تین بار، کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دے اس کو دوزخ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْعَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْعَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ اللَّهُمَّ اجْرُهُ مِنَ النَّارِ۔

ف: اسی طرح روایت کی یہ لوہن نے ابی اسحق سے انہوں نے ابن بید بن مریم سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 تندر اس کے اور مروی ہوئی ابی اسحق سے انہوں نے روایت کی بید بن ابی مریم سے انہوں نے انس بن مالک سے قول ان کا
 متوجہ اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتے ہیں
 اس پر فوائد معتد بہا اور ترغیب و تخریض ہے جنت کے طلب کرنے پر اور دوزخ سے پناہ مانگنے پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور
 دوزخ عقل و فہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں
 ویسی ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبَانِ الْمِسْكِ أَمَّا أَحَدُهُمْ
 الْقِيَامَةُ يَخِيطُهُمْ كَالْوَتُونِ وَالْآخِرُونَ رَجُلٌ
 يُتَادَى بِالصَّلَاةِ الْخَمْسِينَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَيْسَلِيَّةٍ
 وَمَا جَلُّ يَوْمًا تَوْمًا وَهُمْ يَبْهَمُونَ وَوَعِيدٌ
 آذَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوَالِيَهُ -

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں
 میں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن کہ رشک کریں گے ان پر گلے
 اور کھپے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن
 میں دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی
 ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے آقاؤں کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سیفیان ثوری کی روایت سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن عمیر
 ہے اور ان کو ابن قیس بھی کہتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ وَقَالَ
 ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ قَامَ مِنَ
 اللَّيْلِ يَتَكْوَى كِتَابَ اللَّهِ وَمَا جَلُّ تَصَدَّقَ
 بِبَيْتِهِ يُعْفِيهَا قَالَ أَمَّا أَحَدُهُمْ شِمَالُهُ وَمَا جَلُّ
 كَانَ فِي سِرِّيَّةٍ فَأَنْهَزَ مَا صَحَابُهُ
 فَاسْتَقْبَلَ الْحَدَاؤَ -

روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث
 کو یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں دوست
 رکھتا ہے ان کو اللہ عز و جل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو کلمات کو تلاوت
 کرتا ہے قرآن کی دوسرے وہ کہ صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اور
 چھپاتا ہے اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے بائیں ہاتھ
 سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹے لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب
 اس کے تے اور اس نے مقابلہ کیا دشمن کا یعنی اکیلے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہے اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعبہ وغیرہ نے منسوخ سے انہوں نے ربیع بن
 بن حراش سے انہوں نے زید بن طہیان سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔
 متوجہ اس حدیث میں ایک ٹکڑا ہے بڑے لشکر سے کہ جسے حبش کہتے ہیں انتہائی عدد اس کا چار سو تک ہے جمع اس کی سرایا ہے مسعی ہوا وہ
 اس نام سے اس لیے کہ وہ خلاصہ لشکر ہے اور چنا ہوا ان میں کا عرب کہتا ہے السری النقیس والسری خلاصۃ الشئی اور جو بعض اہل لغت
 نے کہا ہے وہ بھیجا جاتا ہے سر یعنی خفیہ اس لیے اسے سر یہ کہا ہے سو یہ غلط ہے اس لیے کہ سر جو بمعنی احق ہے وہ معاف ہے اور
 سر یہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اس کا سر سے باطل ہے قولہ اور بھیجا جاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چھپاتا

اس شخص سے ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ بحکال اخیالیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَكُونُ الْفِرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَذِبَتَيْنِ الذَّهَبِ مَنْ حَمَرَهُ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ نِكَاحًا
روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ کھولے گا فرات ایک خزانہ سونے کا پھر جو حاضر ہو اس پر نہ لے اس میں سے کچھ۔

یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو سعید اشجعی نے انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا یحسر عن جبل من ذهب یعنی کھولے گا فرات ایک پہاڑ سونے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمْ فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَتِهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ يَا عِيَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمًا سَأَرُوا إِلَيْتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ الثُّومُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعَدُّ بِهِ تَوَضَّعُوا سَاءُ وَسَاءُ قَامَ يَسْمَلُكُنِي وَيَتَلُوا أَيَّتِي رَجُلٌ كَانَ فِي سِرِّيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهَرَمُوا فَأَقْبَلَ بِصُدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ الرَّائِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالغَنِيُّ الظُّلْمُ۔
روایت ہے ابو ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان میں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواوسطہ خدا تعالیٰ کے اور نہیں سوال کیا بواوسطہ کسی قرابت کے جو اس کے اور قوم کے پیچ میں ہو سو نہ دیا قوم نے اسے کچھ پس پیچھے پھر ایک شخص ان میں سے اور دیا اس سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اس کے عطیہ کو مگر اللہ تعالیٰ نے یا اس نے کہ جس کو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہاں تک کہ جب نیند ان کو پیاری ہوئی ان چیزوں سے کہ جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کھڑا ہوا وہ شخص اور عاجزی اور چالوسی کرنے لگا میری اور پڑھنے لگا میری آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ شکر میں تھا اور مقابلہ ہوا عدو کا اور شکست کھائی شکر نے سو وہ سینہ سپر ہو کر دشمن کے مقابل میں گیا کہ قتل کیا جاوے یا کہ فتح ہوا سکے ہاتھ پر۔ اور وہ تین شخص جن کو دشمن

رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پہلا بڑھازانی، دوسرا فقیر متکبر اترانے والا تیسرا غنی ظالم۔

ف روایت کی ہم سے محمود بن غیدان نے انہوں نے نصر بن شیبیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اسکی، یہ حدیث صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی شیبان نے منصور سے مانند اس کے اور صحیح تر ہے ابی بکر بن عیاش کی روایت سے۔

مترجم: مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اس باب میں ذکر کیں مگر منعقد کیا تھا اس باب کو انہار جنت کے بیان میں اور انہار جنت مشروبات ہیں پس تفصیل مشروبات کی حسب اجمال مقدمہ سابق مذکور ہوتی ہے قولہ تعالیٰ تجوی من تختہا اراؤنھا یعنی بہت ہی نیچے ان بانوں کے تہوں، ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہار جنت بہت ہی نیچے جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمع ہے نہر کی اور وہ مہر ہوا سے جدا ہے نہر بادہ اور کچھ سے کم مانند نیل اور فرات کے اور مراد

جسیران انہار سے جسیران ان کے پانیوں کا ہے اور اسناد جسیران کا انہار کی طرف مجازاً ہے۔ مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اخذود کے بہتی ہیں یعنی پانی ان کا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑھے کے اندر۔ اور بیضاوی نے فرمایا ہے تجری من تحت اشجار بالیعنی مصاف اس جگہ محذوف ہے مراد یہ ہے کہ بہتی ہیں نہریں جنات کے درختوں کے نیچے سے۔ یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت اہلہا یعنی بہتی ہیں نہریں جنات والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عن فرعون ہذہ الانہار تجری من تحتی اسے بامری اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیاء کو کہتے ہیں چنانچہ نہار اسی سے مشتق ہے اسی لیے نہر کو نہر کہا بسبب کمال وسعت اور صفائی آپ کے۔ قولہ تعالیٰ فیہا انہار من ما یر غیر آسن یعنی اس میں نہریں ہیں پانی سے جو بگڑے اور سڑا نہیں لفظ آسن بعضوں نے بید اور بعضوں نے بقصر پڑھا ہے، مصدر اس کا آسون ہے اور امون اور اجون دونوں بمتزلہ تغیر وارد ہوئے ہیں، آسن یعنی آسن مراد اس سے متغیر اللون متن الزنج ہے قولہ تعالیٰ وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ یعنی نہریں ہیں دودھ کی کہ نہیں بدلا مزہ ان کا یعنی محفوظ ہے وہ پھٹ جانے سے اور دہی ہو جانے سے اور مٹھان جانے سے۔ قولہ تعالیٰ وانہار من خمر تذہ للشارب یعنی اور نہریں ہیں شراب سے کہ لذت ہے پینے والوں کے لیے۔ انتہی۔ اور لذت اگرچہ مصدر ہے مگر محمول کیا اس کو کمال مبالغہ کے واسطے اور بیان فرمایا کمال تباہن اس کا خور دیتا ہے اس لیے کہ خور دیتا کر بہت فائدہ اور ریح متنہ رکھتی ہیں بد مزہ بدبودار ہوتی ہیں اور اگر اس کو مقصود نہ ہو تو کبھی کوئی اس کا استعمال نہ کرے بخلاف خمر جنات کے کہ کمال لذت اور خوش مزگی سے ممتاز ہیں اور سکر اور خمار سے بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرقوع پڑھا ہے اس لیے کہ صفت ہے انہار کی اور بعضوں نے منصوب اس لیے کہ علت ہے جیسے مزبہ تادیبا، قولہ وانہار من عسل مستقی یعنی اور نہریں ہیں عسل مصفی سے کہ صاف ہے اور پاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے اور محفوظ ہے گردوغبار سے اور مصنون ہے حسن رخا سے نہیں ڈالا اس میں کسی نے ہاتھ اپنا اور نہیں ماکول و مشروب ہوا کسی آکل و شارب کا اور ان چیزوں کو یضمن انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیاء اور صفا پر اور دلیل ہو اس کے وفور و تکاثر کی اس لیے کہ جسیران موجب صفا و نور ہے جیسے کہ مستلزم تکاثر و وفور۔ قولہ تعالیٰ یفجر وہا یفجر اہاتے ہیں اس کو جیسا حق ہے بہانے کا۔ یعنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کھینچ لے جاتے ہیں ان کو جہاں چاہتے ہیں اپنے منازل اور قصور میں یعنی وہ نہریں جناتیوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ ناقہ مہار دار قائد کے اختیار میں ہے۔ قولہ تعالیٰ فیہا عین جاریہ یعنی اس میں نہر ہے بہنے والی یعنی ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہیں ہوتا جسیران اس کا، قولہ تعالیٰ و ما یر مسکوب یعنی مصبوب یعنی پانی بہایا گیا کہ بہتا ہے دائماً بغیر اخذود کے موقوف نہیں ہوتا بہتا اس کا گویا بطور چادر کے اوپر سے گری رہا ہے نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا، قولہ تعالیٰ عیناً فیہا تسملی سلسبیل یعنی ایک نہر ہے اس میں کہ نام ہے اس کا سلسبیل قتادہ نے فرمایا کہ وہ سلسلہ ہے کہ مطیع و متقاد جناتیوں کے پھرتے ہیں اسے جس طرف چاہتے ہیں مجاہد نے کہا حدیدۃ الجریۃ یعنی تیز بہنے والی، ابو العالیہ اور مقاتل بن حبان نے کہا سلسبیل اسے اس لیے کہا کہ سیلان ہوتا ہے اس کا راستوں میں جناتیوں کے اور ان کے مکانوں میں یعنی مثل سیل کے بہتے ہیں نہایت زور سے منبع اس کا اصل عرش ہے حسنت عدن میں بہتی ہیں اہل جنان کی طرف اور مشروب ہے وہ اہل حسنت کی برکت اس کی کا نور کی ہے اور مزہ زنجبیل کا اور بو مسک کی زجاج نے کہا وہ موسوم بہ سلسبیل اس لیے ہوئی کہ پانی اس کا غایت سلاست میں ہے کہ نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا حلق میں اترنے کے وقت یعنی کمال آسانی بقایت خوشگوار سی گلوں میں اترتا ہے اور تسملی بمعنی توصف ہے اس لیے کہ اکثر علماء قائل ہیں کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہیں (یعنی) قولہ تعالیٰ و مزاجہ من تسنیم تسنیم سینام سے مشتق ہے اسی سے سنم

بعض یعنی کوہان اونٹ کا کماں کے اعضاء میں مسک زیادہ ملتا ہے اس لیے بعض مفسرین نے کہا کہ ایک نہر ہے کہ وہاں بہتی ہے بلند اور خستہوں کے طرفوں اور مناہل میں انبساط اس کا ہوتا ہے حسب خواہش ان کے اوسا می طرح اوانی اور طرف ہیں اہل جنت کے علی قدر ملتا پانی اس کا اثر ہے پھر جب وہ بھر جاتے ہیں ٹھہر جاتا ہے۔ یہ معنوں ہے قتادہ کے قول کا اور خدا نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے، ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص ہے مقررین کے لیے کہ وہ اس کو بغیر طونی کے پیتے ہیں اور سائراہل جنت اسے مثل گلاب اور کیوڑے کے اور مشروبات میں ماکرا استعمال کرتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ وکأس من معین یعنی پیالہ ہے شراب جاری سے کہ جس کی نہر بہتی ہیں اور وہ دنان میں دھرا ہوا نہیں کہ کیڑے پڑیں اور یہ تمدد زماں سڑیں اور پینے والوں کو اس سے بدبو آوے اور طبیعت متنفر ہو جاوے بلکہ بسبب جزیان کے کمال معانی اور نظافت اس میں ہے اور شراب اس کا صداع، خمار، غول، اور سکر و زون سے مترا ہے اور عقلت اور علیان اور ہمہوشی اور ہذیان سے معرا۔ قولہ تعالیٰ یشرکون من کأس کان مزاجاً کافوراً اور مہر لگائی جاوے گی اس میں مسک کی، عکرمہ نے کہا مزاج سے اس کا مزہ مراد ہے اہل معانی نے کہا کہ بیاض اس کی مثل کافور کے ہے اور طیب ریح اور برودت اس لیے کہ کافور منجمد مشروبات نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حتیٰ اذا جعلہ ناراً یعنی گناہ پر یہ معنوں ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نے کہا خوشبو اس میں کافور کی ملائی جاوے گی۔ ابن کبیر نے کہا مطیب کیلئے اس کو کافور و مسک وزنجبیل سے اعطاء اور کلیبی نے کہا کافور نام ہے ایک چمچہ آب کا حنت میں (یعنی)

قولہ تعالیٰ ولیستوی فیہا کاسا کان مزاجاً زنجبیل یعنی پلایا جاوے گا ان کو وہ پیالہ کہ مزاج اس کا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہوج ہے طبائع کی طرف جماع کے وقت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نغوٹا لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امر جہ بارہ کو اور انزعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اس کو اپنے خوشبوؤں اور تمہوں میں استعمال کرتا ہے۔ سو وعدہ کیا رازق حقیقی نے کہ پلائی جاوے گی وہ جنت میں۔ مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سے مشابہ نہیں۔ ابن عباس نے کہا جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں جنت کی چیزوں کا اور نام لیا ہے اس کا اس کی مثل دنیا میں کوئی شے نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت میں کہ پایا جاتا ہے اس میں مزہ زنجبیل کا قتادہ نے کہا کہ مقررین اس کو بغیر طونی کے صرفاً استعمال کریں گے اور سائراہل جنت بطور طونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہم نے تسنیم میں۔

قولہ تعالیٰ ولسقاہم ریحہم شراباً طهوراً۔ یعنی پلایا ان کو رب نے شراب طہور یعنی پاک و صحت و مطہر کہ اپنے شارب تک کو اخلاق ردیہ اور عادات تبیحہ سے پاک کر دے اور قلب و روح میں ایک طہارت ابدی اور نظافت سرمدی بخشنے اور طبائع میں تشہر محبت الہی اور مؤدت لانتناہی پیدا کرے۔ دماغ میں علم اور طبیعت میں لینت اور حسن خو کا سبب ہو، بدن میں جا کر مولد نجاست و اقدار نہ ہو بلکہ موجد قوی و انوار ہو، مفسرین نے کہا ہے کہ متدلس نہیں کیا اس کو ایدی اور ار جہل نے مثل خمر دنیا کی۔ ابو قتادہ اور ابراہیم نے کہا ہے کہ لطن میں جا کر بول بخش نہیں ہوتا بلکہ بسبب ہو جاتا ہے۔ کہ خوشبو اس کی مثل مسک کے ہے اور عادت اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہیں اور جب اس سے فارغ ہوتے ہیں شراب طہور پلائے جاتے ہیں کہ لطن ان کے پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور وہ کھانا ایک پسینہ خوشبودار ہو کر ان کے جلوہ سے بہ جاتا ہے اور پیٹ ان کا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتی ہے مقاتل نے کہا وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جس نے اس میں سے پیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل سے بغض و حسد اور غل و غش نکال لیا۔ قولہ تعالیٰ لیستون من سرجق

موسم ختامہ مسک یعنی پائے جائیں گے شراب صاف کہ اس پر مہر ہے مسک کی انتہی، ریحی خمر صافی طیب ہے۔ مقاتل نے کہا مہر بیضا یعنی سفید، مختوم یعنی مہر لگایا ہوا ہے تاکہ کسی کا ہاتھ اس میں نہ لگے اور تصرف غیر سے بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین اور امرا کی تودوں اور ضامیوں پر ان کے دار و فہرہ معتبر مہر لگاتے ہیں کہ وہ ان کے سامنے کھولی جاتی ہے۔ مجاہد نے کہا مختوم سے مراد سطلین ہے ختام یعنی طین کہ جس پر مہر لگائی جاوے گی مسک سے یہ مراد ہے کہ اخیر میں اس کے مزہ مسک کا آجاتا ہے یعنی ختام سے ختم اس کا مراد ہے۔ قتادہ نے کہا اس میں کا فور ملا کر مسک کی مہر لگا دیتے ہیں اور قرأت عامہ ختامہ ہے یہ تقدیم تاہ اور کسائی نے خاتمہ پڑھا ہے یہ تقدیم الف اور یہی قرأت ہے علی اور علقمہ کی اور معنی ان دونوں کے ایک ہیں جیسے عرب کہتا ہے فسدان کریم الطایع والطياع اور خاتم اور ختام آخر ہر شئی کا۔ یہ ہے تفسیر ان آیتوں کی کہ ذکر کی تھی ہم نے مقدمہ ابواب میں بحمد اللہ والمنته کہ تمام ہوا بیان جنت کا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کے ساتھ بجمع احباب اس فقیر کو حنت میں پہنچا دے اور عذاب دوزخ سے بچا دے اور سائر مومنین و مسلمین کو اس نعمت ابدیت سے سرفراز فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ باب میں بیان میں جہنم کے جو وارد

ابواب صفة جہنم

ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مقدمہ عن المترجم: صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ جہنم لفظ عجیب ہے اور بعضوں نے کہا عربی ہے۔ موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب بعد قرآن کے اسی سے ہے قول عرب کا رکتہ جہنم بکسر جیم وہاں تشدید نون یعنی کنواں بعبیۃ القعر اور اسی سے ہے حدیث یقال لہم الجہنمیون یعنی ان کو جہنمی کہیں گے مراد ان سے وہ لوگ ہیں کہ جہنم سے نکل کر حنت میں داخل ہوں گے اور عتقاء اللہ کہلائیں گے اور ان کو جہنمی کہتے ہیں، تنقیص شان منظور نہیں بلکہ تذکیر ہے ان کے نجات کی تاکہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہوا ان کو مسرت فوز و نجات پر اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلیٰ درجات نامہ ہے کہ مختص ہے عبایۃ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور وہی ہے کہ چند روز میں اپنے ساکنوں سے خالی ہو جاوے گی اور ہوائیں اس کے دروازوں کو بجاویں گی غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت اور طبقات کے، پھر اس کے تین جہنم اس لیے کہا کہ وہ جہنم کرتی ہے عورتوں اور مردوں کے مونہوں پر اور کھا جاتی ہے ان کے گوشتوں کو اور دوسرا طبقہ لظی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نزاعۃ للشوی یعنی کھا جانے والی ہے اطراف بیدین اور جلیں کو لغت میں شوی ہاتھ پیر کے کناروں کو کہتے ہیں۔ مجاہد نے کہا شوی سے مراد سر کی کھال ہے ابراہیم نے کہا کھینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے، ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کھینچ لیتی ہے، ابن عباس نے فرمایا عصب اور عقب کو کھینچ لیتی ہے۔ کلبی نے کہا خوراک اس آگ کی ام دماغ ہے کہ جب وہ اسے کھا جاتی ہے پھر از سر نو عود کرتا ہے یہی اس کا داب ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق کھا جاتی ہے۔ ابوالعالی نے کہا محاسن و جہر نکل جاتی ہے بھاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحمیہ سے۔

تیسرا طبقہ سقر ہے اور سقر سے اس لیے کہا کہ کھا جاتی ہے گوشت عورتوں اور مردوں کے کہ نہیں باقی رہتا ان کی ہڈیوں پر

یضاوی نے فرمایا الجحیم المتاج من النار یعنی آگ شعلہ دار۔ اور یغوی نے کہا الجحیم معظم النار، بعضوں نے کہا نار شدیدۃ المتاج یعنی آگ بہت زور سے شعلہ دار نے والی اور وہ آگ کہ بعض اس کا اوپر پار کے ہے کہ تہ بہ تہ ڈھیر لگی ہوئی ہے۔ ابو مالک نے کہا جحیم ما معظم من النار (لیفظہ)

چھٹا طبقہ سعیر ہے اس لیے اسے سعیر کہا کہ وہ سدگانے والی ہے آگ کی اس میں تین سو قصر ہیں ہر قصر میں تین سو بیت ہیں ہر بیت میں تین سو طرح کا عذاب ہے اور اس میں سانپ اور بچھیر ہیں اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور انکال اور اسی میں ہے حُبُّ الحزن اور اس سے اشد عذاب کسی طبقہ میں نہیں جب حُبُّ الحزن کھولا جاتا ہے اہل نار حزن شدید ہوتا ہے۔ (لیفظہ)

ساتواں طبقہ ہادیہ ہے کہ جو اس میں گر کر کبھی نہ نکلا۔ اسی میں ہے بیر الہب کہ جب کھولا جاتا ہے دوزخ اس سے پناہ مانگتی ہے اور اسی میں ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑھیں گے دشمنان خدا اس پر اپنے منہ کے بل بندھے ہوں گے ہاتھ ان کے گردنوں میں اور تہ بانہ کھڑے ہوں گے ان کے سروں پر ان کے ہاتھوں میں موتگریاں ہیں لوہے کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سنتے ہیں آواز اس کی ثقلین اور دروازے اس کے لوہے کے ہیں فرشتہ اس کا چنگاریاں ہیں غشاوہ اس کا ظلمت سے زمین اس کی تانبے کی ہے اور رصاص اور زجاج کی اوپر اور نیچے اس کے آگ ہے اوپر ان کے نکل ہیں نار کے اور نیچے ان کے نکل ہیں سدگٹے گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سُرخ ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سپید ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئے۔ اب وہ تہایت تیرہ دن تک ہے اور مزوج ہے ساتھ غضب الہی کے (لیفظہ) یہ ہے تفصیل اس کے طبقات کی اور تفصیل اس کے احوال و احوال کی ضمن ابواب میں اور کچھ خاتمہ میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب بیان میں نار کے

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاوے گی جہنم اور اس دن اس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کہ کھینچ رہے ہوں گے اس کو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَاءْنَا فِي صَفَةِ النَّارِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ
كَهَاسَبُوعَاتٍ أَلْفَ نِجْمٍ مَعَهُ كُلُّ نِجْمٍ سَبْعُونَ
أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا۔

ف کہا عبداللہ بن عبد الرحمن نے اور ثوری، سے مرفوع نہ کرتے تھے۔ روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن حمید نے انہوں نے عبدالملک سے اور ابو عامر عقدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمار سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی ایک گہرے دوزخ سے قیامت کے دن اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دکھتی ہوں گی اور دو کان ہوں گے کہ سنتے ہوں گے اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی کہے گی کہ میں مقرر ہوئی ہوں، تین شخصوں کے نکلنے کو ایک جبار عبید دوسرے جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ عَنْهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَهُ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يُنْطِقُ
يَقُولُ إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةِ بَكْلِ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَبِكْلِ
مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ بِالْمُصَوِّرِينَ۔

ف: یہ حدیث من ہے، صحیح ہے، غریب ہے۔ متوجہ اس حدیث میں بڑی مذمت اور تحویف ہوئی مصوروں کی جو جاندار چیزوں کی تصویر بناتے ہیں کہ حضرت نے ان کو مشرکوں کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکوں کے ساتھ ایک ہی گردن کا لقمہ ہونگے اس وقت میں بعض سفہاء تصویروں کی طرف بہت راغب ہیں بلکہ اس کے جواز میں تصویر و تقریر سے پیش کرتے ہیں ہاں ہم اللہ۔ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونوں حکم میں برابر ہیں کہ جس گھر میں ہوں فرشتہ رحمت قدم نہ رکھے اور آدمی اشک و غلغلات ہو کر اس سے دل لگا دے معاذ اللہ من ذالک اذین مولف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا اس باب میں جہنم کے میدان حشر میں لانے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں کئی مقام میں یہ مضمون فرمایا عرضنا جہنم لیمیز لکافرین عرضنا الذین کانت اعینہم فی غطاء من ذکرى وکانوا لا یستطیعون سماعاً۔ یعنی ہم سامنے لاویں گے جہنم کو اس دن کافروں کے لیے کہ آنکھیں ان کی پردہ میں تھیں؛ زسے ذکر سے اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے کی انتہی، قولہ، سامنے لاویں گے یعنی سب لوگ اسے بخوبی دیکھیں گے عیاناً اور غطا اور غشا جو چیز کہ ڈھانپنے کسی کو اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے یعنی سمع قبول نہ رکھتے تھے۔

باب ما جاء فی صفة قعر جہنم

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُثْبَةُ بْنُ عَزْوَانَ عَلَى مُبَرِّئِنَا هَذَا مِنْبِرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصُّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَتُنْقَلَى مِنْ سَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تَقْضَى إِلَى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَكْثَرُؤُا ذِكْرًا النَّارِ قَاتَ حَرَّهَا شَدِيدًا وَأَنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ وَأَنَّ مَقَامِعَهَا حَكِيدٌ۔

روایت ہے حسن رضی سے کہا فرمایا عقبہ بن عروان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہے ہماری نماز کا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جاوے کنارہ جہنم سے اور جلا جاوے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو بھی نہ پہنچے اس کی جڑ میں کہا عقبہ نے اور تھے حضرت عمر کہ فرماتے تھے بہت یاد کرو دوزخ کی آگ کو کہ گرمی اس کی شدید ہے اور قعر اس کا بعید اور موگریاں اس کی ہیں حدید۔

ف: ہم نہیں جانتے کہ حسن کو سماع ہو عقبہ بن عروان سے اور آئے تھے عقبہ بصرہ میں حضرت عمر رضی کے زمانہ خلافت میں اور پیدا ہوئے حسن جب باقی رہی خلافت عمر دوسریں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّخْرَةُ الْعَظِيمَةُ لَتُنْقَلَى مِنْ سَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تَقْضَى إِلَى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَكْثَرُؤُا ذِكْرًا النَّارِ قَاتَ حَرَّهَا شَدِيدًا وَأَنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ وَأَنَّ مَقَامِعَهَا حَكِيدٌ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہے اس پر کافر ستر برس تک پھر گرتا ہے اتنی ہی مدت میں ہمیشہ اسی عذاب میں ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن ابیہ کی روایت سے۔ متوجہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سَأَرْحِقُهُمْ صَعُودًا لِعَنِي جَاهًا وَيَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تَقْضَى إِلَى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَكْثَرُؤُا ذِكْرًا النَّارِ قَاتَ حَرَّهَا شَدِيدًا وَأَنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ وَأَنَّ مَقَامِعَهَا حَكِيدٌ۔

مشقت کا کہ اسے راحت نہ ہو اس میں اور مروی ہے حضرت سے کہ فرمایا آپ نے کہ وہ پہاڑ ہے دوزخ میں آگ کا کافر کو اس پر چڑھاویں گے پھر جب وہ ہاتھ رکھے گا پہاڑ پگھل جاوے گا پھر جب اٹھائے گا ویسا ہی ہو جاوے گا جیسا تھا۔ کلبی نے کہا صعود ایک سنگ اٹس (چکنا) ہے کہ کافر کو اس پر چڑھنے کی تکلیف دیں گے اور اس کو سانس نہ لینے دیں گے چڑھنے میں ادا گے کھینچیں گے اسے سلاسل حدید سے اور پچھلے سے ماریں گے مقام حدید سے پھر چڑھے گا وہ چالیس برس میں پھر جب اس کی ذرہ پر پہنچ جاوے گا دھکیل دیا جاوے گا نیچے کو پھر اسی طرح چڑھایا جاوے گا اسی طرح ہوتا رہے گا ہمیشہ، اور ضمیر سارہقہ کی ولید بن مغیرہ مخرومی کی طرف راجع ہے کہ عرب میں وہ وحید مشہور تھا اور اپنی قوم میں کثیر المال والا ولاد یہ آیات سورہ مدثر میں اسی کے حق میں نازل ہوئی ہیں (یعنی)

باب اہل نار کے جہنم کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کافر کی تیامت کے دن احد کے برابر ہے اور ان اس کی بیضا کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں تین دن کی راہ تک ہے مثل ریزہ کے اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ مثل ریزہ کی یعنی جتنا فاصلہ ہے مدینہ سے ریزہ تک اور بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے

بَاب مَا جَاءَ فِي عَظِيمِ أَهْلِ النَّارِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْبُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ
أُحْدَاذِ فِجْدَاءٍ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعُدُ كَامِنِ النَّارِ
مَسِيرَةُ ثَلَاثِ مِثْلِ الْبَرِيدَةِ يَعْنِي بِهِ كَمَا بَيْنَ
الْمَدِينَةِ وَالْبَيْضَاءِ حَيْلٌ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے ابو کریم نے انہوں نے مصعب بن مقدم سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس کو کہ فرمایا آپ نے ڈاڑھ کافر کی مثل احد کے ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم شجعی ہیں اور نام ان کا سلمان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عذرة الاشجعیۃ کے۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک کافر کھینچے گا اپنی زبان ایک یاد و فرسخ تک روندیں گے اس کو لوگ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْعَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ
أَوْ فَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُ النَّاسُ -

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کو فی روایت کی ان سے کئی اماموں نے اور ابو الخوارزمی کچھ مشہور نہیں۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی کھال کا ٹل بیاباں گز رہے اور اس کی ڈاڑھ احد کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ غِلظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَتَانِ وَأَمْرُ لُجُوجِ
ذِمَارِ عَاقِوَاتِ ضَرْبِهِ مِثْلُ أُحْدَاوَاتِ مَجْلِسِهِ
مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کی روایت سے۔ مترجم: جلد اور اعقاد کی مقدار میں جو

فساد و شرکافر کا زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا جسم عزیز و عزیزان زیادہ ہوگا کہ جمع کرے اسما ہندسب احوال کمال کجا ہے
 پر اور یہی حال ہے عصاة مومنین کا چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے
 کسی شخص کا بدن اتنا بڑھا ہو جاوے گا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا بھر جاوے گا۔ انتہائی ہی معنوں سے قرطبی کے قول کا۔ (فقہ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ **باب اہل نار کے مشروبات کے بیان میں**

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكِ الْتَرْتِيبِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ قَرْوَةٌ وَوَجْهِهِ فِيهِ -
 روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب دوزخی اپنے منہ کے پاس لے جاوے گا مگر پڑے گی کھال اس کے منہ کی اس پیالی کے اندر۔

ت: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشیدین بن سعد کی روایت سے اور رشیدین میں کلام کیا گیا ہے ان کے حافظہ کی طرف سے۔ مترجم، فردہ اصل میں کھال ہے سر کی معدی بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو منہ کی کھال کے لیے اور قولہ مہل کی تفسیر یعنی قرآن میں جو وارد ہوا ہے وان يستغيثوا يغاثوا بماءٍ كالمهل يشوي الوجوه الآية اس کی تفسیر میں حضرت نے فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہے یعنی رنگ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ آب فلیطہ ہے مثل ورد زیت کے مجاہد نے کہا کہ وہ قح دم ہے اور ابن مسعود سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے سو منگوایا انہوں نے سوتا اور چاندی اور پگھلایا اسے اور کہا کہ یہ بہت اشیہ ہے مہل سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَجِيمَ يُصَبُّ عَلَى سُرُوفِهِمْ فَيَنْفُذُ الْعَجِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْكُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمُرَّ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يَعَادُ كَمَا كَانَ -
 روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجم ڈالا جاوے گا ان کے سروں پر سو نفوذ کر جاوے گا یہاں تک کہ پہنچ جاوے گا دوزخی کے جوف میں اور کاٹ ڈالے گا جو کچھ اس کے جوف میں ہے یعنی آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہاں تک کہ نکل جاویں گی یہ چیزیں اس کے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے اور یہی مراد ہے صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پھر ہو جاتا ہے اس کا جوف جیسا تھا۔

ت: ابن حجر کا نام عبدالرحمن بن حجر مصری ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔
 مترجم قولہ نقاذ کر جاوے گا یعنی اندر سما جاوے گا اور داغ و دل و لپٹن میں اتر جاوے گا، قولہ اور یہی مراد ہے صہر سے، صہر کے معنی اصل لغت میں پگھلنے کے ہیں۔ چنانچہ عرب کہتا ہے صہرت الشحم اصہرہ اذا ذبتہ یعنی پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلانا ہوں میں اس کو جب پگھلاوے تو اس کو اور یہاں اشارہ ہے اس آیت مبارکہ کی طرف يُصَبُّ مِنْ كَوْنِ سُرُوفِهِمْ الْعَجِيمُ يُصْرَبُ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ الآية یعنی ڈالا جاوے گا ان کے سروں پر عجم کہ پگھل جاوے گا اس سے جو کہ ان کے پیٹوں میں ہے اور نکھالیں، لغوی کے فرمایا عجم پگھلانا پانی ہے کہ اتہا

کو پہنچ گئی ہو حرارت اس کی یُضْرُأُی یذاب بالحمیم یعنی پگھل جاوے گا بسبب حمیم کے یعنی جب ان کے سروں پر پڑے گا شوم اور احتشاد اور جلوہ کو پگھلا دے گا اور بھون دے گا کہ وہ جل کر بدن سے جدا ہو جاویں گے۔ بیضاوی نے فرمایا حرارت اس کی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں سو پگھل جاتا ہے اس سے احتشاد اس کا جیسے کہ پگھل جاتی ہے جلوہ اور یُضْرُأُی کو بعضوں نے یہ تشدید ہا، پڑھا ہے تاکہ دلالت کرے کثرت لفظ کثرت معنی پر جیسے شدت مہری کو عرب نے شغذاف کہا۔ بسبب بڑا ہونے کے۔ شغذایف سے کما ذکرہ صاحب الکشاف فی تفسیرہ

روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں وَ لَسِيقِي الْاَيَةَ فرمایا کہ قریب کیا جاویگا ماء صدید اس کے منہ کے اور وہ کراہت کرے گا اس سے پھر جب اور نزدیک کیا جاوے گا بھن جاوے گا اس سے منہ اس کا اور گر پڑے گی کھال اس کے سر کی پھر جب اسے پیوے گا کٹ جاویں گی اس سے آنتیں اس کی یہاں تک کہ نکل جاویں گی اس کی دبر سے۔ چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ و حل شاتہ و سقوا ماءً الْاَيَةَ یعنی پلایا جاوے گا ان کو گرم پانی سوکٹ جاویں گی آنتیں ان کی اور فرماتا ہے وہ تعالیٰ شاتہ و ان لیسقیوا الْاَيَةَ یعنی اگر فریاد کریں گے وہ ملے گا پانی ان کو مانند مہل کے کہ بھون دے گا ان کے منہ کو بُری ہے پینے کی چیز اور بُری ہے آرامگاہ انتہی اور باقی تفسیر اس کی اوپر گزری۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے روایت عبد اللہ بن بسر سے اور عبد اللہ بن بسر پہچانے نہیں جاتے مگر اسی روایت سے اور روایت کی صفوان بن عمرو نے عبد اللہ بن بسر سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے سوا اور حدیثیں اور عبد اللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں کہ انہوں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک بہن بھی کہ ان کو بھی سماع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد اللہ بن بسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نے روایت کی حدیث ابی امامہ کی یعنی جس کا متن اوپر گزرا شاید بھائی ہوں عبد اللہ بن بسر کے۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالمہل کی تفسیر میں کہ مہل تیل کے تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب قریب کیا جاوے گا دوزخ کے گر پڑے گا اس کے منہ کا گوشت اور پوست اس پیالہ میں اور اسی اسناد سے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمَهْلِ قَالَ كَعَكِ الْتَرْتِيبِ فَإِذَا قَرَّبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةٌ وَجِهَهُ فِيهِ كَرِهْنَا إِسْنَادَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَسَادِي النَّارِ أَمَّا بَعَثَ جِدًا بِكَفِّ لِي
جِدًا بِرَأْسِي نَوَّاحًا مُبِينًا سَنَّهُ وَبِهَذَا إِسْنَادُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُو
أَنَّ ذَلَّوْا مِنْ عَسَاقٍ يُهْرَقُ فِي الدُّنْيَا
لَا تَنْتَنَ أَهْلُ الدُّنْيَا -

مروی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سراق
نار چار دیواریں ہیں کہ ہر ایک کا دل چالیس برس کی راہ
تک ہے اور اسی اسناہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپ نے اگر ایک ڈول عساق کا ڈال دیا جاوے
دنیا میں تو سڑ جاویں سب اہل دنیا -

ف! اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشیدین بن سعد کی روایت سے اور رشیدین بن سعد میں مقال ہے چنانچہ
اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ ضعیف ہیں -

متروجم اسراق ما احاط الشی من عائلط او غیرہ یعنی سراق وہ چیز ہے جو گھیرے کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور لغوی رحمتہ
اللہ علیہ نے لکھا ہے السراق الحجرة التي تطفئ بالنسا طيبط یعنی سراق وہ چیز ہے کہ گھیر لیتی ہے خمیوں کو جسے قنات کہتے ہیں
پھر بعد اس کے نقل کی یہی روایت باب کی پھر کہا کہ فرمایا ابن عباسؓ نے وہ دیوار ہے نار کی کلی نے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ
دوزخ سے نکل کر کافروں کو مثل حظیرہ کے گھیر لے گی اور حظیرہ وہ دیوار ہے جو کانٹوں سے تنگلوں میں گھیر دیتے ہیں کہ اس
میں جانور درندوں سے محفوظ رہیں مگر یہ قول بعید ہے اور بعضوں نے کہا وہ دُخان ہے کہ گھیر لے گا دوزخیوں کو اسی کا ذکر کیا
اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انطلقوا الی ظیل ذی ثلث شعب الایۃ انتہی مانی البغوی اور عساق کے لفظ میں دو قرأتیں ہیں
حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑھا ہے جہاں کہیں وارد ہوا ہے اور دوسرے قاریوں نے بہ تخفیف سو جنہوں نے بہ تشدید
پڑھا ہے اسم ٹھہرایا خباز اور طباح کے وزن پر اور جنہوں نے بہ تخفیف پڑھا انہوں نے عذاب و ثواب کے وزن پر کہا - اور
عساق کے معنوں میں مفسرین کے کئی قول ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ وہ زہریر ہے کہ جلاوے گا ان کو بسبب کمال برودت
کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنی حرارت کے - مقاتل اور مجاہد نے کہا عساق وہ ہے کہ حد کو پہنچ گئی ہو برودت اس کی اور
بعضوں نے کہا کہ عساق زبان ترک میں بدبو ہے - قتادہ نے کہا ہوا یفسق یعنی وہ چیز ہے کہ یہے دوزخیوں کے لحم و جلود سے
آز جیس قیح یا مدید یا یہے فرجوں سے زاینوں کے عرب کہتا ہے غسقت عیتہ اذا نصبت یعنی یہی اور جاری ہوئی نہ اس کی

اور عساق لغت میں انھیاب و حیران ہے (لغوی)
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدَّ هَذَا الْآيَةَ أَنْقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ
وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو
قَطْرَةٌ مِنْ الدُّنْيَا قَطْرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَا تَسْدُ
عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ وَكَيْفَ يَمُنُّ تَكُونُ طَعَامَهُ -
ف! یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے - متروجم از قوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے آذِلَكَ
marfat.com

فِيهِ شُكْرٌ أَمْ شَجَرَةٌ أَمْ زُقُومٌ إِنَّا جَعَلْنَا هَٰذَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ إِنَّمَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ
 طَلْعَهَا كَأَنَّ مَاءَ دُوسِ الشَّيَاطِينِ فَإِنَّهُمْ لَا يَكُونُونَ مِنْهَا قَسًا لَّيُؤْتُوا مِنْهَا الْبُطُونَ - یعنی بھلا یہ بہتر
 ہے مہمانی یا درخت زقوم کا ہم نے اس کو رکھا ہے خراب کرنے اور آزمانے کے لیے ظالموں کو وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا
 ہے روزخ کی جڑ میں اس کا خوشہ جیسے سر شیطانوں کے سووہ کھاویں گے اس میں سے پھر بھڑس گے اس سے پیٹ انتہی،
 اور زقوم ایک شجرہ خبیثہ ہے کہ بہتہ الطعم ذی مرارہ کہ مکروہ رکھیں گے اہل نار اس کے تناول کو سوز بردستی کھلایا جاوے گا وہ ان کو
 چناچہ عرب کہتا ہے تَزُقُّمَ الطَّعَامِ حَبِيبَةً تَنَاولُ كَرَسٍ اس کو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اس کا، قولہ ہم نے
 اس کے آزمانے کو آہ، یعنی کفار کہتے ہیں کہ درخت سبز نار میں کیونکہ ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے چناچہ ابن الزبیری کافر صنادید
 قریش سے کہتا تھا کہ محمد ڈراتے ہیں ہم کو زقوم سے حالانکہ زقوم لسانِ بربر میں زبید اور نمر کا نام ہے سو لے گیا اس کو ابو جہل اپنے
 گھر میں اور کہا اپنی باندی سے یا جارِیۃ زُقْمِنَا سووہ زبید اور نمر سامنے لائی اور کہا ابو جہل نے تَزُقُّمُوا قَهْدًا مَا يُؤْعَدُ كَوْمَ
 يَهْ مَعْتَدٌ یعنی زقم کھاؤ کہ اس سے ڈراتے ہیں تمہیں محمد قولہ وہ نکلتا ہے روزخ کی جڑ سے انتہی یعنی فعرنار سے اور حسن نے
 کہا کہ اصل اور تیخ اس کی فعرنہم میں ہے اور اعضاء اس کی مرتفع ہیں تمام درکات نار میں، قولہ طلعا مراد طلوع سے شمرے مسمی ہوا
 ساتھ طلوع کے لسبب طلوع کرنے اس کے کے اعضاء سے مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارہ آسمان سے، قولہ جیسے کہ سرہاں
 شیطانوں کے آہ، مراد شیاطین سے حقیقتہً جن اور شیطان ہیں کہ تشبیہی اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں کے ساتھ اس سبب کہ قبیح
 اور بُرائی ان کے آدمیوں کے ذہن میں ہے اگرچہ دیکھا نہیں۔ چناچہ عرب کسی کی مذمت کرتا ہے اور اس کا قبیح بیان کرنا چاہتا ہے
 تو کہتا ہے کَأَنَّ شَيْطَانَ كُوفِيًّا شَيْطَانَ ان کے ذہنوں میں نہایت ڈراؤنی اور خوفناک اور پُرعیوب مذموم و قبیح شئی ہے اگرچہ ان کی
 نگاہوں نے اسے احاطہ نہ کیا ہو اور آنکھوں نے کبھی دیکھا نہ ہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی بقایت قبیح اس کی تصور و خیال میں موجود
 ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئی اور رفع ہو گیا اس تقریر سے ہمارا وہ اعتراض کہ جو علمائے بیان کی طرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا ہے۔
 اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ زقوم کی کیونکہ صحیح ہوگی اس لیے کہ فحاطین نے نہیں دیکھا سر شیطانوں کا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے
 کہ اگرچہ نہیں دیکھا مگر ان کے اذہان میں قبیح اس کی صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو۔ یہی مراد ہے ابن عباس
 اور قرظی کے قول کی اور بعضوں نے کہا مراد شیاطین سے حیات ہیں اس لیے کہ عرب حیۃ قبیحۃ المنظر کہ بہتہ المرئی کو شیطان کہتا ہے۔
 اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے قبیح منتن بد مزہ کہ بادیہ عرب میں ہوتا ہے اور اہل بوادی اسے دُوس الشیاطین کہتے ہیں
 اللہ تعالیٰ نے اس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اس کو سینڈھ کہتے ہوں، قولہ فَمَا لَوْلَا لَعْنَةُ مَلِكٍ لَمُنَّ كَتَمْتُمْ ہوں لے کے اس قدر
 بھرتے کو کہ متحمل نہ ہو پھر زیادت کا پس بھرے جائیں گے اسی طرح لطلون ان کے معاذ اللہ من ذالک (یعنی) اور بیضاوی رحمۃ اللہ
 علیہ نے فرمایا ہے کہ زقوم ایک شجرہ ہے کہ ثمر اس کا نزل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزل اس لیے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ
 نزل میں اشارہ ہے کہ جو کچھ نعمائے جنت اوپر مذکور ہوئے یعنی ان آیتوں سے قبل تو وہ بمنزلہ اس چیز کے ہیں کہ جلد تیار کر کے مسافر کے
 لیے قبل از طعام پیش کی جاتی ہے عرب اسے نزل کہتا ہے اس لیے کہ وقت نزل نازل سامنے آتی ہے اور جو اس کے بار بار ہے وہ
 ذہن بشر سے بعید ہے اسی طرح زقوم نزل اہل نار ہے اور اور عذاب جو اس کے سوا ہے خیال سے دُور ہے کہ احاطہ بیان میں

نہیں آسکتا اور ذوق نام ہے ایک شجرہ سفیرۃ الودق بدیومزہ تلخ و ناگوار کا کہ ملک تہامہ میں ہوتا ہے۔ اتھی۔

باب دوزخیوں کے طعام کے بیان میں

روایت ہے ابی دردار رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال جائے گی اہل نار پر بھوک سو برابر ہو جاوے گی تکلیف بھوک کی دوسرے اور غذاؤں کی کہ وہ اس میں گرفتار ہو دیں گے سو فریاد کریں گے وہ اور ملے گا ان کو طعام مریع سے کہ نہ فریاد کرے گا وہ بدن کو اور نہ دور کرے گا وہ بھوک پھر فریاد کریں گے وہ کھانے کے لیے سو ملے گا ان کو کھانا گلے میں اٹکنے والا سو یاد کریں گے کہ وہ دنیا میں آمارا کرتے تھے انکے ہوئے نوالے سو فریاد کریں گے۔ وہ کچھ پینے کے لیے سو دیا جاوے گا ان کو ہمیم کلابیب حدید سے پھر جب نزدیک کیا جاوے گا ان کے مونہوں کے بھون دے گا ان کے مونہوں کو پھر جب داخل ہو گا ان کے بطون میں کاٹ ڈالے گا جو کچھ ہے ان کے بطون میں سو کہیں گے پکارو جنہم کے خزانچیموں کو سو وہ جواب دیں گے ان کو اور کہیں گے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول کھلے معجزے اور روشن دلیلیں لے کر کہیں گے وہ کیوں نہیں آئے یعنی آئے تھے ہمارے پاس رسول سو کہیں گے فرشتے پھر پکارو اور نہیں سے پکار کافروں کی مگر گمراہی میں فرمایا حضرت نے پھر کہیں گے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہیں گے وہ اسے مالک چاہیے کہ فیصلہ کر دے ہمارا رب تیرا فرمایا حضرت نے کہ مالک ان کو جواب دے گا کہ تمہارا تو فیصلہ ہو گیا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو دوزخ میں۔ اہمٹش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دی گئی ہے مجھے کہ ان کی پکار میں اور مالک کے جواب میں ہزار برس کا فاصلہ ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہیں گے کہ پکارو تم اپنے رب کو اس لیے کہ کوئی بہتر نہیں رب سے سو پکاریں گے اور کہیں گے اسے رب ہمارے غالب ہو گئی ہم پر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تھے اسے رب ہمارے نکال ہم کو اس سے اگر ہم پھر وہی کام کریں تو ہم ظالم ہیں، فرمایا آپ نے پھر جواب دے گا ان کو اللہ تعالیٰ کہ دور ہو پھر پکارے تم پر مجھ سے بات نہ کرو فرمایا پھر اس وقت مایوس ہو جاویں گے وہ ہر خیر سے اور اس وقت وہ گدھے کی طرح ڈبکتے لگیں گے از حسرت اور ویل پکاریں گے۔

يَا بَٰرِءَ مَا جَاءَ فِي ضَيْقِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْعُجْبُ وَيُجْعَلُ
مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَعِينُونَ فَيُعَاثُونَ
بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنَ الْجُوعِ
فَيَسْتَعِينُونَ بِالطَّعَامِ فَيُعَاثُونَ بِطَعَامٍ ذَا عُصَّةٍ
فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُعِينُونَ الْعُصَّةَ فِي الدُّنْيَا
بِالنَّشْرِ ابِ فَيَسْتَعِينُونَ بِالنَّشْرِ ابِ فَيَذْكُرُونَ النَّشْرَ الْحَمِيمَ
بِكَالِ لَيْبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا أُذْنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوْتٌ
وُجُوهُهُمْ فَإِذَا أَخَذَتْ بَطُونُهُمْ تَمَلَّتْ مَا فِي
بَطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ
الْمَتَّكَ نَأْتِيكُمْ مِنْ رُسُكُمْ بِالْبَيْنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا
فَادْعُوا وَمَا دَعَاءُ الْكُفْرَيْنِ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مَنَالٍ
فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَا لَكُمْ فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ
عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ أَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ قَالُوا
الْأَمْسُ بُيُوتُكُمْ أَنْ يَبْنَ دُعَائِهِمْ وَيَبْنَ إِحْبَابَهُ
مَالِكُ يَا هُمْ لَقَعْتُمْ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ
فَلَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا
شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنَّا
عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ أَحْسَنُ وَاقْبَادُ
تَكَلِيمَاتٍ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَسْأَلُونَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ
ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي التَّرْفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ -

ت: کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے لوگ مرفوع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچاتے

کہا اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے عن الاثمش عن شمر بن عطیة عن شمر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء اور روایت کی گیا قول ابوالدرداء کا اور مرفوع نہ ہوئی اور قطیب بن عبدالعزیز نے لقمہ میں اہل حدیث کے نزدیک۔

متوجہ معلوم ہوتا ہے یقیناً یہ حال مشرکوں کا ہے اس لیے کہ مشرک کی عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو پہلے اولیٰ میں کبھی خدا کو نہیں پکارتا اور اس سے دعا نہیں کرتا بلکہ غیر خدا کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور انہیں سے گڑگڑا کر مدد مانگتا ہے اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو دوسروں کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے کامیابی نہیں ہوتی تو دوسرے پہ چلا جاتا ہے ایک نال سے بے نیل مراد رہتا ہے تو دوسروں کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے لاندہ، ازہر جانب مادہ ہو جاتا ہے ہاری نیاؤ خداوند تعالیٰ کو پکارتا ہے بخلاف موحّد پاک سیرت صاف سریت کے کہ سوا خدا کے کسی کو جانتا ہی نہیں دفع مصائب اور رفع معایب میں بحر اس کے کسی کو جانتا ہی نہیں اول و آخر اسی کے دراجابت پر مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اسی کے اعانت پر قائم نہ کسی کی نذر مانے نہ منت، نہ کسی سے حور چاہے نہ حنت، مجیب الداعین پر اس کا بھروسہ ہے اور رب العالمین پر اس کا تکیہ اب مشرکوں کا سردھنیئے اور شرح حدیث سینے۔ قولہ ملے گا ان کو طعام ضرع سے مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نے کہا ہے کہ ضرع ایک تبات ہے کلنٹے دار زمین میں لگی ہوئی کہ قریش اس کو شبرق کہتے ہیں پھر جب سوکھ جاتی ہے اسے ضرع کہتے ہیں اور وہ بہت بدمزہ ہے نہایت بکھٹی۔ کلیبی نے کہا جب سوکھ جاتی ہے جب بھی کوئی جانور اس کے پاس نہیں جاتا، ابن زید نے کہا دنیا میں ضرع سوکھا ہوا کا تپا ہے کہ جس میں پتہ نہ ہو اور آخرت میں کلنٹے ہیں آگ کے اور ایک روایت مرفوع میں ابن عباس سے مروی ہے کہ ضرع نار میں ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کے تلخ تر ایلوہ سے بدبو زیادہ مردار سے گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہے جب نازل ہوئی یہ آیت لَیْسَ لَکُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِمَّنْ حَرَمْنَا اور کچھ کھانا نہیں سوائے ضرع کے تو مشرکین نے کہا کہ ضرع کھا کھا کر تو ہمارے اونٹ خوب فریہ ہوتے ہیں حالانکہ یہ انہوں نے جھوٹ کہا اس لیے کہ اونٹ اسے جب ہی کھاتا ہے کہ وہ تر ہے اور اسے شبرق کہتے ہیں جیسا کہ اوپر گزرا پھر جب سوکھے اور ضرع ہوئی پھر اس کے پاس نہیں جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں اتارا لایسمن ولا یغتی من جوع انتہی (یعنی) قولہ کلایب حدید کلایب جمع ہے کلوب کی اور کلوب بہ تشدید لام وہ لوہا ہے کہ جس پر عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہاں مراد وہ آلے ہیں کہ جن میں جمیم بھر کر ان کے منہ میں ڈالیں گے، قولہ یاخذون فی الزفر، زفر گدھے کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اس کی آخری آواز، قولہ غلبت علینا شقوتنا، شقوت میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی نے بفتح شین اور بالف پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر شین و بسکون قاف غیر الف پڑھا ہے قولہ تعالیٰ اخصوا فیہا۔ اخصاء ایک کلمہ ہے زجر و توبیح کا کتنے کے دھکارنے کو موصوع ہے قولہ ولا تکلمون یعنی مجھ سے بات نہ کرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب میں اور نہ مانگو کسی طرح راحت اپنے نفسوں کے لیے اس لیے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سردی حسن نے کہا کہ یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کریں گے وہ اس کے بعد سوا شہیق و زفر کے اور اس کے بعد عوار ہوگی مثل عوار کلپ کے کہ نہ خود سمجھیں گے نہ دوسرا قرظی نے کہا منقطع ہو جاوے گی اس کے بعد میدان کی اور بھونکے کا ہر ایک ان میں کا دوسرے کے منہ کے آگے اور نہ کہ دی جاوے گی دوزخ ان پر۔ (یعنی)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُرْمِيهَا كَالْعُوقِ وَتَالِ تَشْوِيهِ النَّارِ فَتَقْلَمُ شَفْتَهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ أَسِنِهِ وَتَسْتَوِي شَفْتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُورَتَهُ -

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں وہم فیہا کالھون یعنی وہ اس میں بد شکل اور ترشرد ہو رہے ہیں کہ حقیقت ان کی ٹخن جانا آگ میں ہے کہ سکر جاویگا اس کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچے گا سر کے پیچ میں اور ٹھک پڑے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ گلنے لگے گا ناف تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الہثیم کا نام سلیمان بن عمر بن عبدالعتواری ہے اور وہ یتیم تھے کہ پرورش پائی تھی انہوں نے ابی سعید کے پاس۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَآتُ لَصَاصَتَهُ مِثْلَ هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمُحِيَّةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةٌ خَمْسِ مَائَةِ سَنَةٍ لَيَلَقَتْ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَكُنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَاتُ أُمَّرُكَيْنِ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا وَقَعْرَهَا

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اسکے اور اشلہ کیا آپ نے سر کی طرف یعنی برابر سر کے صبح کو چھوڑ دیا جاوے آسمان سے زمین کی طرف اور مسافت ان دونوں میں پانسو برس کی ہے تو پہنچ جاوے گا زمین تک رات سے پہلے اگر وہی گولہ چھوڑا جاوے سلسلہ کی سر پر سے تو چلا جاوے چالیس برس تک رات اور دن قبل اس کے پہنچے اس کی اصل میں یا فرمایا اس کے قعر میں۔

ف: اس حدیث کی اسناد حسن ہے صحیح ہے۔ متوجہ طینی نے کہا مراد اس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم میں نہ پہنچے اور چالیس برس گزر جاویں اس لیے کہ زنجیر کا قعر نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمائی ہے نئی سلسلہ ذرہا سبعون ذراعا الغرض اگر زنجیر مراد ہے تو قعر سے اس کا طول مقصود ہے یعنی وہ اس قدر لمبی ہے کہ اگر لٹکائی جاوے تو وہ رصاص اوپر سے نیچے تک مدت مذکور میں نہ پہنچے واللہ اعلم۔

باب اس بیان میں کہ نار دنیا نار آخرت کے اجزا سے کتنی جزو ہے

بَابُ مَا جَاءَتْ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ -

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جس کو بنی آدم سدگاتے ہیں ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں، صحابہ نے عرض کی قسم سے اللہ کی یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانے کو معذبین کے اسے رسول اللہ فرمایا وہ زیادہ ہے اس سے انہر درجہ حرارت میں ہر درجہ دنیا کی آگ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَا نَارُ فَصَلِّكَ بِسَعَةِ وَسَيِّئَاتِ جُزْءًا كَلِمَةً مِثْلَ حَرِّهَا -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمام بن منبہ بھائی ہیں وہب بن منبہ کے اور روایت کی ہے ان سے وہب نے۔

بَاب

اسی بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَأْمُرُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ تَأْمُرُكُمْ لِكُلِّ جُزْءٍ مِّمَّا حَرَّمَهَا -

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نارِ جہنم کے ستر ٹکڑوں میں سے کہ ہر ٹکڑے میں ایسی ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی سعید کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى إِحْمَرَتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَبْيَضَتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فِيهِ سَوْدًا أَوْ مُظْلَمَةً -

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دہونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک کہ سرخ ہو گئی پھر دہونکائی گئی ہزار برس تک کہ سفید ہو گئی پھر دہونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئی سو وہ اب سیاہ و تاریک ہے۔

ف: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے یا کسی اور مرد سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور حدیث ابی ہریرہ کی متوقفاً اس باب میں صحیح تر ہے اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو سوا یحییٰ بن بکیر کے انہوں نے شریک سے روایت کی ہے۔ متوجہ: ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے سو ٹکڑوں میں سے، روایت کیا اس کو احمد نے اور رجال اس کے رجال صحیح کے ہیں اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سو داہ ہے کہ نہیں چمکتا شعلہ اور انگارہ اس کا اور ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

کہ اگر اس آگ پر تہ مارا جاتا یا فی دوبارہ تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس سے منفعت اُٹھاتا روایت کیا اس کو سفیان بن عیینہ نے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اس آگ پر سات مرتبہ دریا مارا گیا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو منتفع نہ ہوتا کوئی شخص اس آگ سے ذکر کیا اس کو ابو عمر و نے اور عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اگر اس پر دس بار دریا کو نہ جھونکتے تو تم ہرگز منتفع نہ ہو سکتے اس سے اور سوال کیا گیا ابن عباس سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہوں نے نارِ جہنم سے کہ بجایا اس کو پانی سے ستر بار اور اگر نہ بجھاتے تو کوئی اس کے نزدیک نہ جاسکتا اس لیے کہ اصل اس کی نارِ جہنم ہے۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی جہنمی اہل جہنم سے نکالے اپنی ہتھیلی اہل دنیا کی طرف کہ دیکھ لیں اس کو لوگ تو فوراً اہل جاوے دنیا اس کی حرارت سے اور اگر کوئی خازنِ خازنانِ جہنم سے نکلے اہل دنیا کی طرف کہ اس کو دیکھ لیں تو مر جاویں اہل دنیا جبکہ نظر پڑے ان کی اس پر غضبِ الہی کے خوف سے روایت کیا اس کو ابراہیم بن بدیع نے اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہوں کسی مسجد میں ایک لاکھ آدمی یا اس سے زیادہ پھر سانس لیوے ایک مرد اہل نار سے ان پر تو پھونک دے ان کو یعنی اپنی گرمی سے۔ روایت کی یہ بزار نے۔ (ریفظہ)

باب دوزخ کے دو دم لینے اور موحدوں کے اس میں سے نکلنے کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شکایت کی اور عرض حال کیا اپنا نار دوزخ نے اپنے پروردگار کے سامنے

بَاب مَا جَاءَ آتٍ لِلنَّارِ نَفْسِينَ وَمَا ذَكَرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَيْتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكُلُ بَعْضِي

بعضاً وجعل لها نفسين نفساً في الشتاء ونفساً في الصيف فاما نفسها في الشتاء فترمها في النار واما نفسها في الصيف فترمها في النار.

اور کہا کہ کھل گئے بعض بزم امیر سے بعض کو سوا جائزت دی اور مقرب کر دیتے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے دو سانس، ایک سانس جلائے میں اور ایک سانس گرمی میں سو سانس اسکے جاڑے میں بہت شدت برود کا اور سانس اسکی گرمی میں بہت گرمی کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کئی سندوں سے اور مفصل بن صلح اہل حدیث کے نزدیک کچھ ایسے صاحب حفظ نہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْغَيْبِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْغَيْبِ مَا يَزِنُ بُرَّةً أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مُخَفَّفَةً بِهِ

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہشام کی روایت میں ہے کہ نکلے گا دوزخ سے شعبہ کی روایت میں ہے کہ حکم ہو گا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں جو کچھ برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اسکے دل میں کچھوں کے دانے کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس نے کہا ہو لا الہ الا اللہ اور اسکے دل میں ایک ذرہ کے برابر نیکی ہو اور شعبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ اس کے دل میں ایک جواری کے دانے کے برابر نیکی ہو۔

ف: اس باب میں جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي مِنْ مَقَامٍ

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماوے گا یعنی قیامت میں نکالو آگ سے دوزخ کی اس شخص کو جس نے مجھے یاد کیا ہو ایک دن یا ڈرا ہو مجھ سے کسی جگہ میں

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَمَرَّتْ لِي الْأَعْرُوفُ إِخْوَانُ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا يُعْرَجُ مِنْهَا حَقًّا يَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَائِمَ قَالَ يُقَالُ لَهُ أَنْطَلِقْ إِلَى الْعَبْتَةِ فَأَدْخِلِ الْعَبْتَةَ قَالَ فَيَدْخُلُ لِيَدْخُلَ النَّاسُ قَدْ أَخَذَ الْمَنَائِمَ قَالَ فَيَرْجِعُ يَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَائِمَ قَالَ يُقَالُ لَهُ أَتَذَكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ يَقُولُ نَعَمْ يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنَّى يُقَالُ لَهُ يَا رَبِّ لَكَ الَّذِي تَمَنَيْتَ

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں خوب پہچانتا ہوں اس شخص کو کہ آخر میں نکلے گا اہل نار سے کہ ایک مرد ہو گا کہ نکلے گا اس سے گھٹنوں چلیتا ہو اور کہے گا اے رب لوگوں نے لے لیے ہوں گے جنت کے سب گھر فرمایا حضرت نے سو کہا جائیگا اس کو جاؤ جنت میں اور داخل ہو اس میں فرمایا آپ نے پھر وہ چلے گا کہ اس میں داخل ہو سو لوگوں کو پاوے گا کہ لے لیے انہوں نے سب مکان جنت کے یعنی اور نہ چھوڑی اس کے لیے کوئی جگہ سو پھر لوٹے گا وہ اور عرض کرے گا اے رب میرے لوگوں نے تو لے لیے سب مکان جنت کے فرمایا آپ نے پھر کہا جاؤ گیگا

وَعَشْرًا أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُونِي
وَأَنْتَ لِلْمَلِكِ قَالَ فَلَقَدْ رَأَى نَبِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَضْحَكًا حَتَّى يَدَّتْ نَوَاجِدُهُ

اس سے تجھے یاد ہے وہ وقت کہ جس میں تو تھا یعنی عذابِ دوزخ کا وہ
کہے گا کہ ہاں سو کہا جاوے گا اس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا حضرت نے کہ
پھر وہ آرزو کرے گا اور کہا جاوے گا اس سے تیرے لیے ہے جو تو نے
آرزو کی اور دس گنا ساری دنیا کا فرمایا آپ نے وہ عرض کرے گا تعجب
کی راہ سے نہ انکار سے کہ کیا مسخری کرتا ہے تو مجھ سے حالاً تک تو مالک الملک ہے کہا راوی نے اور بیشک دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ ہنسے آپ یہاں تک کہ کھل گئیں کچھیاں آپ کی۔

ت یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَحْرَأَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِمَّنْ
النَّارِ وَأَحْرَأَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا إِنَّ الْجَنَّةَ يُؤْتَى
بِرُحُلٍ فَيَقُولُ سَلُوا عَن صَغَارِ ذُنُوبِهِمْ وَأَخْبِنُوا كِبَارَهَا
فَيَقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا أَيُّومَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا
وَكَذَا أَيُّومَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ
سِتِّيَةِ حَسَنَةٍ قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ مَا
أَرَاهَا هُنَّ قَالَ فَلَقَدْ رَأَى نَبِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى يَدَّتْ نَوَاجِدُهُ -

روایت ہے ابنی ذر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
خوب پہچانتا ہوں اس کو کہ آخر میں نکلے گا دوزخ سے اور آخر میں داخل
ہوگا جنت میں کیفیت مفصل اسکی یہ ہے کہ لاویں گے ایک مرد کو اور فرما دیگا
اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہ اس سے سوال کرو چھوٹے گناہوں کا اور چھپاؤ
بڑے گناہوں کو سو کہا جاوے گا اس سے کیوں تو نے ایسا ایسا کیا کھن
فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن فرمایا آپ نے کہا
جاوے گا اس سے کہ تیرے لیے ہر بدی کے عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپ
نے پھر وہ عرض کرے گا اے رب میں نے اور بھی بہت ہی گناہ کیے تھے کہ ان کو
میں یہاں نہیں دیکھتا کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچھیاں آپ کی یعنی اللہ تعالیٰ نے اسکے بڑے گناہوں کو بخش دیا اور چھوٹوں کو حسنات سے بدل دیا اور یہ فضل
ہے اللہ تعالیٰ کا۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

ت یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ متوجہم اللہ تعالیٰ۔ تبدیلی سیئات بحسنات کے باب میں فرماتا ہے مَنْ تَابَ وَآمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک
کرے وہ لوگ ہیں کہ بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے انتہی ایک جماعت مفسرین کی اس طرف
گئی ہے کہ یہ تبدیلی دنیا میں ہوتی ہے چنانچہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحا کہنے فرمایا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ
بشریف اسلام اس کے قبائح اعمال کو جو بحالتِ شرک و کفر میں کیے تھے ساتھ محاسن اعمال کے اسلام میں اور بدل دیتا ہے شرک کو توحید سے اور قتل
مومنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت و احسان سے اور بدعت کو سنت سے اور قبائح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکاتِ ردیہ کو عادات
سعیہ سے علیٰ ہذا القیاس عرہن جس طرح سیئات میں شائع تھا قیل اسلام کے اسی طرح حسنات میں مشغول رہتا ہے بعد اسلام کے پس یہی تبدیلی
ہے سیئات کی حسنات سے اور ایک جماعت نے کہا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ سیئات دنیا کو جو بعد اسلام کے اس سے صادر ہوئی ہیں قیامت کے
دن حسنات سے اور یہ قول ہے سعید بن مسیب اور بخول کا اور روایت باب بھی اس پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضوں نے کہا
کہ اللہ تعالیٰ اس قدر سیئات کو بسببِ ندامت کے اور ندامت کے اس قدر عفو نہیں فرماتا کہ ایک حسنة۔ (انتہی مافی البغوی)

فقیر کہتا ہے کہ شرطیں اس تبدیل کی اللہ تعالیٰ نے تین فرمائیں اقل تو بہ دوسرے ایمان تیسرے عمل صالح پھر جب بندہ ان تینوں کو بجالایا اور حقوق ان تینوں کے بخوبی ادا کیے دنیا میں بھی جیسا کہ سیئات میں گرفتار تھا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ فضل الہی کا مستحق ہے۔ انتہی۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذنب ہوں گے کچھ لوگ اہل توحید سے دوزخ میں یہاں تک کہ وہ ہو جاویں اس میں کوئلہ پھر تندرک کرے گی ان کا رحمت الہی سو نکالے جاویں گے وہ اور ڈالے جاویں گے وہ دوزخوں پر عنت کے فرمایا آپ نے سو پھیر لکیں گے ان پر جنت کے لوگ پانی اور آگ لگیں گے وہ جیسے کہ آگ ہے دانہ کنارہ سبیل کے پھر داخل ہوں گے جنت میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ نَامٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ يَكُونُ فِيهَا حُمَامًا تَمْرٌ تَدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُونَ وَيَطْرَحُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْعَبَّةِ قَالَ فَيُرْمَى عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْعَبَّةِ الْمَاءُ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حُمَاةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْعَبَّةَ.

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ مروی ہوئی کئی سندوں سے جابرؓ سے۔ مترجم، عثا بالعم والمد جو سبیل کے اوپر بہہ کر جاوے کوڑے کرکٹ سے اور جمالتہ السیل یہاں لے جاوے سبیل مثل زبرد وغیرہ کے پھر اگر اس میں کوئی دانہ اتفاقاً آجاتا ہے تو ایک رات دن میں اگ جاتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے اس طرح پر وہ دوزخی جنت کے پانی پہنچنے سے جلد سرسبز ہو جائیں گے اور تروتازہ حسین خوبصورت بن جاویں گے وہ سواد کون بیاض و حسن سے تبدیل ہو جاوے گا اور جنت میں داخل ہوں گے۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکلے گا دوزخ سے جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہو گا کہا ابی سعید نے اور جس کو شک ہو اس میں تو پڑھ لے یہ آیت ان اللہ لا یظلم لعی اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ایک ذرہ کے برابر۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعَذَّبُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَتْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْكِبْرِيَّاتِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ شَاكَ فَلْيَقْرَأْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ.

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم اذرہ ایک چھوٹی چھوٹی سی یادہ غبار جو روشن دانوں کی روشنی میں اڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جز اس کا ذرہ ہے گو یا مراد آتیرہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کچھ ظلم نہیں کرتا چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا، چنانچہ انس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا مومن کی کسی حسرت پر بلکہ رزق دیتا ہے اسے حسرت پر دنیا میں اور بدلہ دیتا ہے اس کا آخرت میں مگر کافر سودہ اپنی نیکیوں کا بدلہ کھا جاتا ہے دنیا میں پھر جب آخرت میں پہنچتا ہے کوئی نیکی اس کی نہیں رہتی کہ جس کے عوض میں کچھ بھلائی کی جاوے اس کے ساتھ اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو لاویں گے اور منادی اولین و آخرین میں ندا کرے گا کہ یہ فلا تا بیٹیا فلا تا کہے پھر جس کا اس پر کچھ حق ہو وہ آکر اپنا حق لے لیوے پھر کہا جاوے گا اس سے کہ دیدے ان سب لوگوں کو حقوق وہ کہے گا کہاں سے دوں اسے رب اور دنیا تو رہی نہیں فرماوے گا اللہ عزوجل فرشتوں کو کہ نظر کرو اس کے اعمال صالحہ میں اور دو اس کے اہل حقوق کو سو باقی رہ جاوے گا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا کہیں گے فرشتے اسے رب ہمارے باقی رہ گیا ہے اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا تو فرماوے گا اللہ تعالیٰ دو گنا چو گنا کر دو میرے بندے کے لیے اس ایک ذرہ کو اور داخل کر میرے فضل و رحمت سے جنت میں اور صدق اس کا کتاب اللہ

ذَكَوْجَلِ الْعَبْتَةِ كَمَا حَالِبَهَا

سٹو جاوے اور نہ حنیت کے برابر کسی کو کہ اس کا طالب سو جاوے

یعنی حنیت اور دوزخ کے ہوتے سونا جاتے تعجب ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر یہ یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت سے اور یحییٰ بن عبید اللہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے مترجم خروج موعین میں نار سے بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور اتفاق ہے اس پر اہل سنت کا نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر معتزلہ نے کہا انہوں نے نہ نکلیں گے ارباب کیا نہ دوزخ سے حالانکہ تکریم کرتی ہیں ان کے قول کی روایات باب اور اور بہت روایتیں اور دیکھا ہے فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ میں کمان کا بھی یہی دعویٰ باطل ہے کہ نہ نکلے گا کوئی دوزخ میں جا کر اور مناظرہ کیا اس باب میں مگر نہ دیکھا ان میں سوا انکار حدیث کے اور کچھ اللہ ہدایت کرے ان کو اور ان کی ذریعات کو، آمین یا رب العالمین۔

باب اس بیان میں کہ اکثر اہل نار النساء ہیں

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہانکا میں نے حنیت میں تو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کے فقراء ہیں اور جہانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھا کہ اکثر ان کی عورتیں ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَهْوُلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ
أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ
فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا کہ اکثر اس کی رہنے والی عورتیں ہیں اور جہانکا میں نے حنیت میں تو دیکھا کہ اکثر اہل اس کے فقراء ہیں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ
فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي
الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس طرح کہتے تھے عوف کہ روایت ہے ابی رجاہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین سے ایوب کہتے تھے روایت ہے ابی رجاہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور دونوں استادوں میں کچھ گفتگو نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ابو رجاہ نے دونوں سے سنا ہو یعنی عمران اور ابن عباس سے اور روایت کی عوف کے سوا اور لوگوں نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابی رجاہ کے۔

مترجم عورتیں جیسے دوزخ میں زیادہ ہیں ویسی ہی حنیت میں بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہیں چنانچہ ہر مرد کی دو عورتیں تو ضرور ہونگی اہل دنیا کی عورتوں سے اور بعضوں کی اس سے زیادہ ہونگی پس تتبع روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی تولید اولاد آدم میں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ میں، اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کی اور خوف دلانا ہوا عورتوں کو فقط۔

۱۔ یہ فقط رجاء بالغیب ہے کہ دو عورتیں ہر جنی کے واسطے اہل دنیا سے ہونگی اس تقریر میں جو مقصود تھا شارع کا صریح فوت ہوا تعجب ہے ایسی دلیری سے اللہ تعالیٰ عفو کرے غرض یہ ہے کہ مردوں سے عورتیں زیادہ ہیں گناہ میں یعنی ناشکری اور لعن میں اس سبب اکثر وہ دوزخ میں ہوں گی۔

باب

دوزخ کے عذاب خفیف کے بیان میں

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا بَارِحٌ فِي أَحْمَصِ تَدْمِينِهِ جِدَّتَانِ يُعْلِي مِنْهُمَا دِمَاعُهُ -

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب میں دوزخ والوں ایک مرد ہوگا کہ اس کے دونوں پیروں کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی کہ جوش کرتا ہوگا ان سے دماغ اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عباس بن عبدالمطلب اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

متوجہم روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے بھی اور بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ میں سے ابو طالب ہیں اور ان کو دو نعل پہنائے گئے ہیں کہ پک رہا ہے اس سے دماغ ان کا۔ انتہی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مستفید ہوتے ہیں اس سے کفار بھی کہ یہ خفیف عذاب ابو طالب کو فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید اور حمایت کی برکت سے ہے پھر کیا مرتبہ ہوگا اس مومن کامل کا جو حالت ایمان میں پھیلادے احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مؤید ہواپ کی سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ میں مال اور جان خرچے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اہل جنت سے، اہل جنت میں ہے ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اسے لوگ گرفتہ کھاوے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ سچی کر دے قسم اس کی اور کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخ والوں کی دوزخ

بَابٌ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخَزَاعِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مَتَّعْتِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَأَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ عُتُوٍّ حَتَّى إِطْمَتِ كَبِدُهُ -

والا ہے ہر محتسب و جواظ و متکبر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

متوجہم یہ فرماتا آپ کا باعتبار اکثر افراد کے ہے یا مقصود ہے بیان کرنا ان صفتوں کے نتائج کا۔ ضعیف سے مراد کم قوت منزل اور خاشع اور متحمل اور بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنے زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگوں میں نہ چاہتا ہو۔ متضعف وہ ہے کہ جس کو لوگ ضعیف سمجھیں اور رقیق القلب اور لین دہین نرم دل نرم خون نرم زبان ہو عتیل بفتین و تشدید لام سخت مزاج اہل جفا تندخو و بدگو۔ جواظ بفتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ کھائے نہ کسی کو دے کسی کو دیتے دیکھے تو منہ کیا پیٹ تک پھول جائے اور بعضوں نے کہا کہ کثیر اللحم یعنی خریطہ بلغم اترنے والا متکبر اپنی بڑائی چاہنے والا پھر اگر یہ صفات ایک فرد میں جمع ہوں تو کہتا ہوں اور نیم چڑھا۔ اور زیادہ تلخ کلامی کا سبب ہے اور اگر ایک فرد صفت سے متضعف نہ ہو تو بھی دے اور تائب ہو کہ اللہ تعالیٰ نارہ دوزخ سے بچا دے۔

(آمین یا رب العالمین)

أَبُو أَبِي الْإِيمَانِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب میں ایمان کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمہ از مترجم :- ایمان افعال ہے امن ہے اور مومن کو مومن اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو امن میں کرتا ہے۔ عذاب الہی سے یا بچاتا ہے انکار سے اور ایمان اصل لغت میں یعنی تصدیق بھی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف میں وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا یعنی تو مصدق نہیں ہے ہماری بات کا اور یہ مقولہ ہے برادران یوسف ؑ کا کہ خطاب کیا انہوں نے اس کے ساتھ اپنے باپ سے پھر کبھی وہ متقدمی ہوتا ہے ساتھ باکے چنانچہ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ میں اس لیے کہ وہ متضمن ہے معنی اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنی وثوق کو اور المؤمن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں سے، مراد اس سے بھی تصدیق کرنے والا کہ سچا کرتا ہے اپنے بندوں سے اپنے وعدوں کو دنیا اور آخرت میں، یا امن دیتا ہے ان کو عذاب سے آخرت میں اور کفر و بطر سے دنیا میں اور اسی سے ہے حدیثِ اَجْلِسْ مِمَّا نُؤْمِنُ سَاعَةً یعنی بیٹھو ہمارے ساتھ تاہم یہ حرکت ذکر الہی مومن رہیں وساوس و خطرات سے یا اور ہوا حسن نفسانہ سے اور اسی سے ہے حدیثِ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول اَمَنْتُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَكَذَبْتُ نَفْسِي یعنی تصدیق کی میں نے کتاب اللہ کی اور جھٹلایا اپنے نفس کو خطاب کیا آپ نے اس کے ساتھ ایک چور سے اور اسی سے ہے مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا يَعْنِي حِينَ نَقِيَامِ كِيَارِ مَضَانَ كَادِرًا نَحَالِيكَةً تَصَدِّقُ كَرْنَهُ وَاللَّهِ فِيهِ كُنْ فَضِيلَتُ كَا، اور شریعت میں ایمان سے مراد ہے تصدیق ان چیزوں کی کہ خبر دی اس کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شرط ساعت اور عذاب قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان و جنت و نار وغیرہ سے، اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں اس کی طرف جہاں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملكته وكتبه ورسوله واليوم والآخر وتؤمن بالقدس خبيره وشركه قال صدقت انتهى اور تابعين کی تعریف ایمان شرعی میں کئی قول ہیں۔ ابن کثیر نے کہا ہے کہ ایمان جو شرع میں مطلوب ہے وہ نہیں ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنی اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جو ارجح جب یہ تینوں پاٹے جاویں گے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اس طرف اکثر آئمہ گئے ہیں بلکہ حکایت کی اس کی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگوں نے اجماعاً اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتھ زیادت اعمال اور نقصان اس کے کے، اور وارد ہوئے ہیں اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی۔ اور انکار کیا ہے اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اس کے نقصان کا، اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے ساتھ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے۔ اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوتے ہیں ساتھ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان داخل ایمان میں اس پر یہ حدیث وال ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستر درجے اوپر کئی شاخیں ہیں افضل ان کا قول لا اله الا الله ہے اور ادنیٰ اس کا دور کرنا اذی کا طریق سے، اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا کہ روایت کیا اس کو شیخین نے، ابوہریرہ رضی

۱۔ بلکہ معنی زیادت ایمان کے ہے کہ اس کے اجزاء میں واللہ اعلم

marfat.com

فتح البیان فی مقاصد القرآن اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ میں فرمایا ہے کہ چونکہ مبعوث تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواص و عام بلکہ کافہ انام کی طرف اور منظور الہی تھا کہ دین آپ کا غالب ہوا جمع ادیان پر بغیر عزیز یا بذیل ذلیل اور داخل ہوئے آپ کے دین میں قسم قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جو متدین بدین اسلام ہوئے اور درمیان غیر ان کے اور اسی طرح ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جنہوں نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور زنگ چڑھ گیا ان پر الوار ہدایت اور ایمان کا ان لوگوں سے کہ داخل نہیں ہوئی بشاشت ایمان کی ان کے دلوں میں پس اس تمیز کے حاصل ہونے کو آپ نے ایمان کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔

قسم اول وہ ایمان کہ دائرہ ہوں اس پر احکام دنیا کے، یعنی محفوظ رہے خون اور مال اس کے صاحب کا غازیوں کے ہاتھ سے اور اسیر نہ ہو اور رقیبت نہ آوے اس میں اور ضبط کیا اس کو ساتھ ان امور کے کہ ظاہر ہو اس سے انقیاد اور فرمانبرداری، چنانچہ فرمایا،
 اَمْرٌ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنْتَ مُحَمَّدٌ اَرْسَلْتَنِي بِالْحَقِّ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةِ وَبِوَقْفِ
 التَّكْوِيْنِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ بِمَآءِ عِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ
 عَلٰى اللّٰهِ اَوْ فَرَمٰى اَبُو بَكْرٍ صَلَوْتَنَا وَاسْتَقْبَلَتْ قِبَلَتَنَا وَاَكْلٌ ذَبِحْتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي
 لَمْ يَذْمَهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَلَا تُحْفِرُوْا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهِ اَوْ فَرَمٰى اَبُو بَكْرٍ اَصْلُ الْاِيْمَانِ الْكُفُّ عَمَّنْ قَالَ
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكْفِرُوْهُ بِحَدِيْثٍ وَلَا تُخْرِجُوْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلِ الْحَدِيْثِ اَوْ ثَانِي دَهْ كَهْ دَائِرِ هُوں اس پر
 احکام آخرت کے نجات اور فوز بدرجات وغیر ذلک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو
 یعنی ہر ایک کو ان میں سے کہہ سکتے ہیں اور لفظ ایمان ان سب کو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع
 کی اس طرح جاری ہے کہ مسمی کرتا ہے ہر ایک چیز کو ان میں سے ساتھ ایمان کے تاکہ تنبیہ تبلیغ ہو اس پر کہ یہ بھی جز ہے ایمان کا مثلاً فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ اَوْ فَرَمٰى الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
 الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ تَسَانِبِهِ وَبِيْدِهِ الْحَدِيْثِ اَوْ اس کے شعبے بہت ہیں اور مثال اس کی ایک شجر پر ثمر کے مانند ہے کہ اس کے
 دو حصہ (تنہ درخت) اور اعضاء (شاخیں) اور شمار (پھل) اور اوراق (پتے) اور ازہار (شکوفہ) سب کو شجر کہہ سکتے ہیں۔ پھر جب
 اس کی اعضاء کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور شمار چن لیں تو کہا جاوے گا شجرہ ناقصہ، غرضکہ اطلاق شجر کا اب بھی اس پر ہو سکتا
 ہے اگرچہ عقیدہ ناقص ہو پھر جب اس کا دو حصہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام و نشان نہ رہا۔ چنانچہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِنشَا
 الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِدَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا قُلِّتْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَعَلٰى رَبِّهِمْ
 يَتَوَكَّلُوْنَ یعنی اس آیت میں مومنان کامل الایمان مراد ہیں کہ ان کے شجرہ ایمان میں ذکر الہی کے ثمر اور توکل کی بہار ہو رہی ہے
 اور تلاوت آیات بمنزلہ آب باران کے اس کی سرسبزی اور شادابی میں ترقی بے پایاں دے رہی ہے۔ پھر جب ہر عقیدہ حقہ اور
 عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہراتو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شاخوں کو دو قسم کیا۔ قسم اول ارکان میں کہ وہ عمدہ
 ترین اجزاء ہیں۔ ایمان کے اسی طرف اشارہ کیا ہے اس حدیث میں بِنِي الْاِسْلَامِ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
 وَاَنْ مُّسَنَدًا عَبْدًا وَّرَسُولًا وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالسَّخِيْخِ وَتَسْوِيْمِ رَمَضَانَ اَوْ قِسْمِ ثَانِي اور
 شعبہ میں اس کے کہ فرمایا آپ نے الْاِيْمَانَ بِسَبْعٍ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَانَةُ

الَّذِي عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءِ شُغْبَةٌ قَدْ إِذْيَابَهُ اور ایمان اول کے مقابل میں عین کفر ہے اور ایمان ثانی کے مقابل میں اگر تصدیق قلبی معدوم ہے۔ اور انقیاد بعلقبہ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق میں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درگاہ اسفل میں ہیں نار کے۔ اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جوارج اس نے فوت کیا ہے۔ مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اس کا نفاق ہے۔ یا وظیفہ جنان کو فوت کیا سو تصدیق کے پس وہ منافق بہ نفاق آخر اور بعض سلف نے اس کو نفاق عمل کہا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ غالب ہو جاوے حجاب طبع کا یا رسم یا سوہ معرفت کا پس منہمک ہو جاوے وہ دنیا کی محبت میں اور عشائیر اور اولاد کی الفت میں۔ اور آجاوے اس کے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہو جاوے جرأت معاصی پر اگرچہ مترتب ہو آخرت وغیرہ کا بنظر برہانی یاد کیا اس نے شدید اسلام کو اور مکروہ رکھا اس کو یا کافروں سے دوستی ہوگئی اس کو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں اول تصدیق جنان کی، ان چیزوں کے لئے کہ جن کی تصدیق ضرور ہے چنانچہ جواب جبرائیل میں جو حضرت نے فرمایا کہ ایمان یہی ہے کہ ایمان لائے تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر الحدیث اسی پر دل ہے دوسری سے سیکینہ اور ہیئت وجدانیہ اور وقار اور طہائیت دل کی اور نورانیت روح کی کہ حاصل ہوتی ہے مگر بہن کو کہ حدیث الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ میں یہی مراد ہے اور حدیث إِذَا زُنِيَ الْعَيْنُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ تَوَقُّعًا أَسِيهًا كَانُظْلَةً فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ وہی معنی مقصود ہے اور اسی طرح قول معاذ میں اجلس بناؤ من ساعة پس ایمان کے یہ چار معنی ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر اتارے تو ہر حدیث کہ اس کے محل پر تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں ان میں توفیق و تطبیق ہو جاوے اور کسی طرح کا شک و شبہ رہ نہ پاوے اور اسلام کا استعمال اکثر معنی اول میں ہوتا ہے اسی لیے فرمایا اللہ صاحب نے قُلْ لَمْ تَكُنْ تُؤْمِنُونَ وَلَكِنْ قَوْلُوا اسْلَمْنَا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے اور مسلماً اور احسان کا استعمال اکثر معنی رابع میں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص دلی ایک امر نفسی تھا ضرور ہوا کہ علامات ہر ایک کا ان میں سے بیان کی جاوے چنانچہ فرمایا آپ نے اَنْ يَبْعَ مَكْرًا مَكْرًا فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا صَافًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُمْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَّعِيَهَا إِذْ أَتَى خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اور فرمایا ثلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ خِلَافَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمْ أَحَبَّ عَبْدًا أَيْحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يُكْرِهُهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ۔ دانتہی مقال سیدنا و شہنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ، باقی و الاہل زیادت اور نقصان ایمان کے اور علامات مؤمنان کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر ان آیتوں کی ابواب کے ذیل میں اور خانہ میں وارد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب مامور ہونے میں آنحضرت کے ساتھ قتال کے یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہیں۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ ہر جب وہ اس کے قائل ہوئے بچالیا انہوں نے پنی جانوں

وَأَمْوَالُهُمْ إِرَآءًا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ
 کو اور مالوں کو میرے ہاتھ سے مگر ساتھ حقوق جان و مال کے اور حساب ان کا اللہ پر ہے۔

ف اس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے مگر اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمہ جناب شاہ صاحب رحمۃ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرمادیا تو کہہ کر ساتھ حقوق آہ یعنی اگر کسی نے کسی کی جان ماری ہے تو اس کا قصاص ہوگا یا کسی کا مال کسی نے چھین لیا تو اس کے مال میں سے میں دلوادوں کا باقی اور کسی طرح کسی کے جان و مال سے تعرض نہیں تو کہہ اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے یعنی مجھے یہ تفتیش ضرور نہیں کہ ان کے دل میں بھی توحید ہے یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار کرتے ہیں۔ بلکہ اس کا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ ان سے آخرت میں لے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفتَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَكَ كَفَرَمَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ مَاتَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مَتْنِي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا انہوں نے جب وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلیفہ ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہو گئے سو کہا عمر بن خطاب نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کیوں کر لڑیں گے۔ آپ لوگوں سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں وہ لا الہ الا اللہ، اور جس نے کہہ دیا لا الہ الا اللہ، بچایا اس نے اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ حق اس کے کے، اور حساب اس کا اللہ تعالیٰ پر ہے۔ سو جواب دیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بے شک میں لڑوں گا اس شخص سے کہ چھوٹ ڈا بے اور فرق کرے نماز و زکوٰۃ میں اس لیے کہ زکوٰۃ و طیفہ مال ہے۔ یعنی جیسے کہ نماز و طیفہ بدن ہے۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا میں نے کہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا سینہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کا قتال کے لیے اور جان لیا میں نے کہ یہی حق ہے۔

ف اس حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے، انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اور روایت کی عمران قطان نے یہ حدیث معمر سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے، اور اس سند میں خطا ہے اس لیے کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر سے روایت کرنے میں۔ مترجم قولہ کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہو گئے۔ واضح ہو کہ اہل ردت و قسم تھے، ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور نبذ تبت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحمیم یک قلم اختیار کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قول کفر من کفر من العرب، اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تھا ایک قسم اصحاب بیئہ کذاب اور اسود غنسی تھے، اور دونوں کی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہو چکی ہے دوسری قسم نے جمیع شریعت کا انکار کیا تھا اور نماز زکوٰۃ وغیرہما کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور نہ ہی ہاتھ لگاتے تھے اور یہاں تک ازداد کا زور اور کفر کا شور مٹوا

ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا۔ اور قرن وہ یہی ہے کہ قرین کرے دو اونٹوں کو آپس میں، یعنی اس کے دونوں سروں میں ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونوں بھال نہیں سکتے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا کہ بھیمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ میں ان کا عقال اور قرن لیتے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال پیتے تھے اور یہ حدیث بطریقہ شتمل ہے الوریٰ علوم اور انعام فوائد پر اونا اس میں دلیل ہے کمال شجاعت پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس موطن عظیم میں انہوں نے کمر ہمت قتال کے کس کے باندھی اور ساتھ وقت نظر اور رسالت فکر کے استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اس وقت میں کوئی ان کا شریک نہ ہوا اگر پہلے بعد اس کے سب پر حقیقت اس کی ظاہر ہوئی اور علمائے ان کے دلائل رحمان اور حجج تقدم میں سائر صحابہ رضی اللہ عنہم پر تصانیف کثیرہ کیے ہیں کہ عمدتہ راہ میں کتاب فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ امام ابی المنظر منصور بن محمد السمعانی شافعی کی ثانیاً اس میں جوڑے تقریر و مناظرہ کرنے کا بڑوں سے اور سرداروں سے اظہار حق کے لیے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ثانیاً، اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی صحت کے لیے اور شہادتین کے ساتھ اعتقاد جمیع مآتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہے۔ چنانچہ روایت اس کی اور پر گزری۔ رابعاً اس میں وجوب ہے چہار ماہ خامساً اس میں صیانت ہے جان و مال کی اس شخص کی کہ کلمہ تو سید زبان پر لاوے اگرچہ عند السیف ہو۔ سادساً اس سے معلوم ہوا کہ بر بیان احکام ظاہر پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ متولی سر ہے۔ سابعاً اس میں جواز تیس ہے اور جواز اس پر عمل کرنے کا۔ ثامناً وجوب قتال مانع صلوة و زکوٰۃ وغیرہما سے اور مانع واجبات اسلام سے قلیل ہو یا کثیر۔ تاسعاً وجوب قتال اہل یعنی، عاتراً اجتہاد آئمہ کا نوازل میں اور دو مناظرہ اہل علم کا اس میں تاکہ ظاہر ہو حق اور ربوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کی طرف جب حق ظاہر ہو اور دلیل اس کی ساتھ ہو اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہوں فروع میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہ ہیں فوائد اور شرح اس حدیث کی کہ النقاط کیا ہم نے اس کو نووی سے بعونہ تعالیٰ و فضلہ۔

باب مقاتلہ مردم میں یہاں تک کہ وہ موحد اور مصلی ہوں

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ یہ ہے مجھے کہ لڑوں میں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا خداوند تعالیٰ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔ اور یہ کہ منہ کریں وہ ہمارے قبلہ کی طرف یعنی نماز ادا کریں ہمارے طریق پر اور کھادیں ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی سی۔ پھر جب وہ یہ سب کام بجالادیں، حرام ہو گیا ہم پر ان کا خون اور ان کا مال، مگر ساتھ حق اس کے کے۔ اور ان کا حق ہے ہم پر جو سب

بَاب مَا جَاءَ أُمَّتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَتَّقُوا إِلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ يُعْتَدُوا عِبَادَةً رِسْوَلًا وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَيَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يَصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ كَرِمَتْ عَلَيْنَا وَفَاتَهُمْ دَأْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلنَّسَائِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى النَّسَائِمِينَ.

مسلمانوں کا حق ہے۔ اور ان پر حکم ہے جو سب مسلمانوں پر ہے۔

ف اس باب میں معاذ بن جبل اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے، اور روایت

کیا یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے ماننا اس کے

بَابُ مَا جَاءَ بِنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَنَسِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَنَسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامَ السَّلَاةَ وَآيَتَاءَ الشُّكُورِ وَحَمَمَ مِمَّنْ مَعَنَا وَحَبَّرَ الْبَيْتَ -

بَابُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ كَيْفَ بَيَّانَ فِيهِ

روایت ہے ابن عمر سے کہ سر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا ہے اسلام پانچ چیزوں پر، اول گوہی دینا اس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد رسول اس کے ہیں۔ اور دوسرے قائم کرنا نماز کا تمیز سے اور کرنا زکوٰۃ کا چوتھے روزے رمضان کے پانچویں حج بیت اللہ کا۔

ف اس باب میں عبد اللہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عمر سے، انہوں نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور سعیر بن الخمس ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کیا ہم سے ابو کریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے خلف بن سفیان سے انہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ

بَيَّانَ فِيهِ إِيمَانٍ وَاسْلَامٍ كَيْفَ

روایت ہے یحییٰ بن یعمر سے کہ کہا اس نے پہلے پہل جو گفتگو کی انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنمی نے کی۔ سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا میں اور حمید بن عبد الرحمن یہاں تک کہ آتے ہم دونوں مدینہ میں سو کہا ہم نے کہ خدا کرے کہ ملاقات ہو ہم سے کسی مرد کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تاکہ ہم پوچھیں ان سے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نبی نکالی ہے اس میں گفتگو ان لوگوں نے سو ملاقات کی ہم نے ان سے یعنی عبد اللہ بن عمر سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد سے کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا میں نے اور میرے صاحب نے ان کو یعنی ہم میں سے ایک ان کے واسطے ہو گیا ایک بائیس سو میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن کچھ لوگ ہیں کہ پڑھتے ہیں قرآن اور طلب کرتے ہیں علم کو اور باوجود اس کے عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر نہیں ہے۔ اور مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اس کا اندازہ نہیں ہوا تو جواب دیا عبد اللہ بن عمر نے کہ جب تو ان لوگوں سے ملے تو خبر دے ان کو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں یعنی بسبب مخالفت عقیدہ کے۔ اور قسم ہے اس ذات کی کہ عبد اللہ جس کی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی ان میں کا احد برابر ہونا خرچ کرے ہرگز اس میں

بَابُ مَا وَصَفَ جِبْرِئِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْمَانَ وَالْإِسْلَامَ

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ أَدُلُّ مَن تَكَلَّمَ فِي الْقَدْرِ مَعْبُدًا الْجَهَنِّيُّ مَا لَمْ يَخْرُجْ أَنَا وَحَمِيدًا بِنْتًا الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ حَتَّى اسْتَبْنَا الْمَسْأَلَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِمَّنْ اصْغَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا عَنْهُمَا أَمَّا حَدِيثُ هُوَ لِأَنَّ الْقَوْمَ فَلَقِينَا يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاسْتَفْتَاهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَّقَمُونَ الْعِلْمَ وَيُزْعَمُونَ أَنَّ لِقَدْرًا وَأَنَّ الْأَمْرَ أَنْفُ قَالَ فَإِذَا لَقَيْتَ أَدْلِيكَ فَاخْتَرْهُمْ أَيْ مِنْهُمْ بَرِيٌّ وَانْتَهُم مِثِّي بَرَاءَةٌ وَالَّذِي يَخْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أَحَدِ ذَهَبًا مَا قِيلَ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرٌ وَشَرٌّ قَالَ ثُمَّ أُنشَأَ يُعَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدٌ بَيَاضَ الشَّيْبِ

مَنْ يَأْتِي سَوَادَ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفْرِ وَلَا يَرِيهِ
مِنَّا أَحَدًا حَتَّى آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالزَّقَ
وَكَبَّتْهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ
أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَكُتِبَ عَلَيْكَ مَا كُتِبَ وَرُسُلُهُ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ رَشْرَهُ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ
شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَآتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ
وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تُعْبُدَ اللَّهَ
كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ
فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَكَ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ
وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَا عَلْمَ مِثِّ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمْرُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ
الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحَقَّاءَ الْعَرَاءَةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ
الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ فَعَالَ عُمَرُ
هَلْ تَدْرِي مِنَ السَّائِلِ ذَلِكَ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ
يُعَلِّمُكُمْ أَمْرًا دِينَكُمْ -

سے کچھ مقبول نہ ہوگا یہاں تک کہ ایمان لاوے قدر پر اور اس کے خیر و شر پر
کہا جائیگی نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگے عبد اللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب
نے کہ ہم حاضر تھے خدمت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے، سو آیا ایک
مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالوں والا کہ نہ دیکھا جاتا تھا اس پر
اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم میں سے اس کو کوئی یہاں تک کہ یادہ قریب نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے، اور ملا دیے اپنے گھٹنے حضرت م کے گھٹنوں سے یعنی بیٹھنے
میں۔ پھر کہا اے محمد کیا حقیقت ہے ایمان کی، فرمایا آپ نے ایمان کی حقیقت
یہ ہے کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتوں کی اور اس کی کتابوں اور رسولوں
کی اور تصدیق کرے پچھلے دن کی اور تقدیر کی اس کے خیر و شر کی، پھر کہا اس نے
اور کیا ہے اسلام؟ فرمایا آپ نے اسلام گواہی دینا ہے اس بات کی کہ کوئی
معبود برحق نہیں ہے سوا خدا کے اور محمد بندے اس کے ہیں۔ اور قائم کرنا
نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور حج بیت اللہ کا اور روزہ رمضان کا۔ کہا اس نے
پھر کیا ہے احسان؟ فرمایا آپ نے احسان یہ ہے کہ پوجے اور عبادت کرے تو
اللہ تعالیٰ کی اس خشوع خضوع سے کہ گویا تو اسے دیکھتا ہے۔ پھر اگر یہ تجھ
سے نہ ہو سکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھے دیکھتا ہے، کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل
ہر بات میں حضرت کی کہتا جاتا تھا کہ سح فرمایا آپ نے، کہا راوی نے
سو تعجب کیا ہم نے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے پھر کہا اس

سائل نے کب ہے قیامت، تو فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں اس کا تم سے، یعنی جیسے تم اس کا وقت نہیں جانتے
ولیا ہی میں بھی نہیں جانتا۔ پھر کہا سائل نے کہ کیا ہے نشانی اس کی، فرمایا آپ نے نشانی اس کی یہ ہے کہ جسے گی لونڈی اپنی بی بی کو
اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن محتاج بکریوں کے چرانے والوں کو کہ لمبی لمبی عمارتیں بناتے ہوں گے۔ کہا عمر رض نے سوئے مجھ سے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تین دن کے بعد اور فرمایا اے عمر رض تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا، البتہ یہ جبریل تھا کہ آیا تھا تمہارے
پاس کہ کھلاوے تم کو دین تمہارا۔

ف روایت کیا ہم سے احمد بن محمد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے کہس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اس کے
اور روایت کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے کہس سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور اس
باب میں طلحہ بن عبید اللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں
سے اسی کے مانند، اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابن عمر رض سے، انہوں نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور صحیح یہ ہے کہ روایت
ہے ابن عمر رض سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عمر رض سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم قولہ۔ بے پہل جو گفتگو کی تھی انکار تقدیر میں تو مقید جہت سے یعنی نبی نکالی اس نے جہت اور اسکا ثبوت فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا، حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہیں قدر کا، اور قدر نفع دال اور باسکان دونوں طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اندازہ کیا اشیاء کا ازل میں اور محیط تھا علم قدیم اس کا اس پر کہ یہ واقع ہوں فلاں فلاں اوقات معلومہ میں فلاں فلاں صفات مخصوصہ پر پھر وہ اشیاء انہی اوقات میں انہی صفات پر منصفہ شہود میں آتی ہیں اور کتم عدم سے مطابق علم الہی ثابت وجود پر مصور ہوتی ہیں اور قدر یہ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوقات کے اور نہیں متعلق ہوا علم اس کا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو بعد موجود ہونے کے اور عجوبت باندھا انہوں نے اللہ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالیٰ اللہ عن اقولہم الباطلہ علو اکبیر اور موسوم ہوا یہ فرقہ بہ قدر یہ بسبب انکار قدر کے، صاحب مقالات نے کہ تکلمین میں سے ہے کہا ہے کہ باقی نہ رہے وہ قدر یہ کہ جن کا یہ قول شنیع تھا۔ اور اہل قبلہ سے اب کوئی اس کا فائل نہیں اور فی زمانہ جو قدر یہ پائے جاتے ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کے مگر کہتے ہیں کہ غیر خدا کی طرف سے ہے اور شر اس کے غیر کی طرف سے تعالیٰ اللہ عن قولہم امام الحرمین نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قدر یہ مجوس اس امت کے ہیں اور شبیہ دی آنحضرت نے ان کو مجوس سے اس لئے کہ انہوں نے بھی خیر و شر کی تقسیم کی ہے چنانچہ کہا ہے خیر بزدان کی طرف سے ہے اور شر اہرمن کی طرف سے، اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اخراج کیا اس کو ابو داؤد نے اپنے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے خیر و شر سب کا، نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اس کی مشیت سے سوہ و دونوں منسوب ہیں اس کی طرف خلق اور ایجاد جیسے منسوب ہیں فاعلیں کی طرف اس کے بندوں سے فعلاً اور کتباً۔ خطاب نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیال خام میں ہے کہ معنی قصا کے جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ مقدر کیا اس کے لئے اور سلب کرنا ہے اس کے اختیار کا، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل کتابت عبد کے خیر و شر کو اور قبل پیدا کرنے خیر و شر کے اپنی قدرت کاملہ سے اور قدر اسم ہے اس چیز کا کہ صادر ہوئی مقدر بقدرت قادر کہا جانا ہے قدرت الشئ و قدرتہ بہ تخفیف و تقبیل ایک ہی معنی کے لئے اور قصا کے معنی پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَقَضَاهُتَّ سَبْعَ سَلَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ اَيَّ خَلَقَهُنَّ یعنی پیدا کیا ان کو سات آسمان دو روز میں، اور ظاہر اولہ قطعاً ہے کتاب و سنت کے اور اجماع سے صحابہ کرام کا اور اتفاق اہل حل و عقد کا سلف خلف سے اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اس باب میں چنانچہ اسن اور مفید تر اس میں سے کتاب حافظ فقیہ ابی بکر بیہقی کی ہے، قولہ و يتقضون العلم تقضوا تقضوا قاف علی الفاء بمعنى طلب ہے، یہی مشہور ہے اور بعضوں نے کہا ہے معنی اس کے جمع کرنا ہے يتقضون العلم یعنی جمع کرتے ہیں علم کو اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہے یعنی بحث کرتے ہیں غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اس کے خفیات کا یہ روایتیں مسلم کی ہیں اور غیر مسلم میں تقضون بہ تقدیم قاف و جذف را وارد ہوا ہے اور وہ بھی صحیح ہے معنی اس کے متبع کے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا میں نے بعضوں سے تقضون بعین مہملہ بعد القاف سنا ہے یعنی طلب کرتے ہیں قعر علم کو اور ڈھونڈتے ہیں اس کے غوامض اور خفیات کو محاد رہے تقضون کلامہ جب کسی کے کلام میں غرابت پائی جائے اور ابو یعلیٰ موصلی کی روایت میں تقضون مروی ہے اور معنی اس کے ظاہر میں قولہ اور ام مخلوق کا ابتدائی ہے یعنی قبل وقوع و قائل کے

اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہ تھا اور اس کے علم قدیم میں اس کا اندازہ اور مقدار معین نہ ہوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اس کا علم بطور ابتداء کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجھیل اللہ پاک کی قبل وقوع و قائل کے اللہ تعالیٰ عن ذلک علواً کبیراً اور یہ قول ہے ان کے غلاۃ کا اور جو قائل ہے اس کا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور بے شک منکر اس قدر فلاسفہ ہیں۔ قولہ جو اب دیا عبد اللہ نے کہ جب تو ان سے ملے آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبد اللہ کی تکفیر تھی ان قدریوں کی جو نفی کرتے ہیں علم قدیم کی اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اس سے کفرانِ نعمت ہو اور جائز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں یا وصفِ صحت کے جیسے نماز مکان مفسوبہ میں صحیح ہے کہ اس کی قضا واجب نہیں، باوجود اس کے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اس کا جماہیر علماء کے نزدیک اور باجماع سلف اس پر مرتب نہیں اجرا اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک ہے اور نبطویہ نے کہا ہے ذہب کو ذہب کہا ہے لسرعتہ ذہاب یعنی بسبب جلد چلے جانے اس کے کہ قولہ لایرئ علیہ اثر السفر، اور بعضی روایتوں میں لایرئ لون سے مروی ہے یعنی نہیں دیکھتے ہم اس پر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں۔ قولہ فرمایا آپ نے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو، اور یہ کلام آپ کا جو امح الکلم سے ہے یعنی تقویٰ سے لفظوں میں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبادت طویلہ میں ادا نہ ہو سکے اور یہاں پر جاننا چاہیے کہ عبادت تین قسم ہے اول اس طرح بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جاوے اور شرعاً اس کا تارک نہ رہے، یعنی بجالانا اس کا باستیفاء شرط اور ارکان اور مقام دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادت کا ہے اس طور پر کہ یقین ہو اس کو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہو گا تو بندہ کوئی چیز نہ چھوڑے گا خشوع و خضوع و حسن سمت اور اجتماع ظاہری اور باطنی سے کہ بجالاوے اس کو۔ اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہے کہ وہ مقام مشاہدہ ہے۔ اور وہ مقام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ بجالاوے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اس کے ساتھ بجا رکاشفہ میں گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ و جل شانہ کو، اور یہ مقام آپ کا ہے کہ فرمایا آپ نے "جعلت قرہ عینی فی الصلوٰۃ" بسبب حصول استلذاد کے ساتھ طاعت کے اور وصولِ راحت کے ساتھ عبادت کے اور مسدود ہونے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلاد النوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہے امتداد زوایا قلب کا محبوب سے اور اشتغالِ باطن کا ساتھ اس کے اور نتیجہ اس کا نسیان، احوال معلوم ہے اور ضمحلل رسوم اور ہر ایک ان درجاتِ ثلاثہ سے احسان ہے مگر مقامِ اول ان میں سے شرط ہے صحت اعمال کی اور مقامینِ اخیرین شرط ہیں کمال کی اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامینِ اخیرین کے لئے اور کمالِ ایمان کے واسطے، چنانچہ تحقیق اس کی مقدمہ میں گذری اور اخیر میں سوال کیا اس کا جبرئیل نے کہ اہل اس کے قیل ہیں و قیل "ما ہم اللہم اجعلنا من التلیل، اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احسان صفاتِ افعال سے ہے یا شرائط سے، اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے موصوف سے اور مشروط کے درجہ سے قولہ، فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں آہ اس سے معلوم ہوا کہ مشول اور مفتی کو ضرور ہے کہ جو چیز اسے معلوم نہ ہو تو لا العلم ولا ادری کہہ دے اور اس میں شرابوے نہیں۔ اور یہ خیال نہ کرے کہ میری کسر نشان ہوگی بلکہ اس سے اور اس کا درع و تقویٰ اور محتاط ہونا لوگوں میں ظاہر ہوگا اسی لئے کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیل کا اس نظر سے نہ تھا کہ لوگ اس کے وقت کو جان لیں بلکہ اس مقصود کے لئے تھا کہ لوگ اس کا وقت پوچھنے سے باز رہیں۔ چنانچہ سوال و جواب حضرت عیسیٰ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے

درمیان میں ہو چکا تھا مگر رقی آتا تھا کہ وہاں جبریلؑ مسئلہ عنہ تھے اور یہاں سائل اور جبریلؑ نے بھی وہی جواب دیا تھا جو آنحضرتؐ نے ان کو دیا اور اس میں عجیب لطف ہوا کہ لبیب ذکی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ قولہ فہا امارتہا، بعضی روایتوں میں امارت کا لفظ ہے اور بعضی میں اشرط کا امارت جمع ہے امارت کی، امارت باثبات ہا و حذف ہا بمعنی علامت ہے اور اشرط جمع ہے شرط کی وہ بھی بمعنی علامت ہے مگر یہاں امارت سے امارت وسطی قیامت مراد ہیں کہ مقدمہ قیامت اور مقالہ اس کے ہیں۔ قولہ ان تملک لامتہ ربتہا، بعضی روایتوں میں رہا آیا ہے بغیر تاء کے، اور رب کے معنی سید اور ربتہ کے معنی ستیدہ یعنی جننے کی لونڈی اپنی بی بی اور مالک کو یا اپنے میاں اور مالک کو چنانچہ بعضی روایتوں میں بعلہا ہے اور بعل سے مراد بھی ستید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سرری سے، کہ جب لونڈیوں سے اولاد ہوگی تو مال ان کی گویا اولاد کی لونڈی ہے اس لیے کہ ملک ہے ان کے باپ کے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیز زادے ہوں گے کہ ان کی مال ان کی رعیت ہوگی اور وہ اس کے حاکم اور ستید۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے فساد حال ہے اور کثرت بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بچتے بچتے اپنی اولاد کے ملک میں آجاوے گی اور وہ نہ جانے گا کہ یہ میری مال ہے تاکہ اس کی تعظیم و تکریم کرے۔ اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے کثرت حقوق ہے یعنی اولاد ماں سے ایسا معاملہ کرے گی اور کام خدمت لے گی کہ جیسے لونڈیوں سے لیتے ہیں۔ اور نووی نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں دلیل نہیں ہے جواز بیع پر ام ولد کے اور نہ اس کے منع پر، اور لطف یہ ہے کہ دو بڑے کبار علماء نے اس سے استدلال کیا ہے ایک نے جواز پر اور ایک نے منع پر۔ قولہ اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ مراد اس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کینے لوگ اور نجسیت امیر ہوں گے اور رئیس، چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہے شعر اذ التحق الاسافل بالاعالیٰ ۛ فَقَدْ طَابَتْ مَنَادِمَةُ الْمَنَائِيَا ۛ اور اس قول میں حضرت کے اخبار سے انتشار اسلام سے اور استیلاء اہل اسلام سے کہ وہ غالب ہوں گے ملکوں پر اور قید کریں گے کفار کی عورتوں کو اور کثرت سے ہوگی ان کی اولاد قولہ سکھلائے گا تم کو دین تمہارا، اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان و احسان کو، جیسا کہ ہم نے تصریح کی ہے مقدمہ میں۔ اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جبریلؑ جب میرے پاس آئے ہیں میں نے ان کو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا میں نے ان کو مگر جب پیٹھ پھیری انہوں نے دَوْ هَذَا اٰخِرًا مَا اَرَدْنَا اِيْرَادًا فِيْ شَوْحِ هَذَا الْحَدِيْثِ

والتقطننا كلہ من النووی والقسطلانی

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِصْنَافَةِ الْفَرَا اِيْضًا اِلَى الْاِيْمَانِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ قَدِمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ
عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
اِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ ذُرِّيَّةِ وَ لَسْنَا نَعْبُدُ اِيْلَكَ
اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ
عَنْكَ وَنَدْعُو اِلَيْهِ مِنْ وَّرَاءِ نَا فَقَالَ اَمْرًا كُمْ

باب اس بیان میں کہ فرانس ایمان میں داخل ہیں

روایت ہے ابن عباس رضی سے کہا کہ اے قاصد عبد القیس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے آپ کے درمیان یہ قبیلہ ہے ربیعہ کہ اس کے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہیں ہو سکتے آپ کی خدمت میں مگر حرام کے مہینوں میں یعنی اشہر حج میں کہ عرب ان دنوں کسی کو لوٹے

يَا ذِي عِلْمٍ اَلَيْسَ بِاللهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةً
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنِّي رَسُوْلُ اللهِ وَ اِقَامَ
 الصَّلَاةَ وَ اِيْتَاءَ الزَّكَاةِ وَ اَنْ تُؤَدُّوا
 خَمْسَ مَا غَنَيْتُمْ -

مارتے نہ تھے۔ سو آپ حکم کر دیجیے ہم کو ایسی چیز کا کہ ہم اس پر
 عمل کریں اور ترغیب و تخریص کریں اس کی اور لوگوں کو اپنے
 سوا سو فرمایا آپ نے کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا، اول
 ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور تفسیر کی آپ نے ایمان کی کہ ایمان گواہی دینا

ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے، اور میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا۔ اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور یہ
 کہ دو تم خمس غنیمت سے یعنی آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر ایمان کی ان عملوں سے کی۔

و روایت کیا ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں
 نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جبرہ ضعیفی کا نام نصر بن عمران ہے اور روایت کیا
 شعبہ نے ابی جبرہ سے بھی اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ اَتَدْرُسُونَ مَا اَلَيْسَ شَهَادَةً اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
 وَ اَنِّي رَسُوْلُ اللهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ لَعِنِي كَيْتَمُ جَانْتُمْ هُوَ كَيْتَمُ هُوَ كَيْتَمُ هُوَ كَيْتَمُ هُوَ كَيْتَمُ
 اور میں رسول ہوں اللہ کا۔ پھر ذکر کیا آخر حدیث تک سنائیں نے قتیبہ سے کہ وہ فرماتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل ان پیار
 فقہاء بزرگ کے کسی کو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی کہا قتیبہ نے اور رضی تھے
 ہم اس پر کہ ہر دن لوٹیں ہم عباد بن عباد کی پاس سے وہی حدیث سن کر اور عباد بن عباد اولاد سے ہیں مہلب بن ابی
 صفورہ کی مترجم غرض مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات سے یہ ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے۔

چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان میں فرمایا ہے الایمان قول و فعل و یزید و ینقص اور حاکم کے نزدیک یہ لفظ ہیں الایمان قول و
 عمل و یزید و ینقص اور ایسا ہی نقل کیا اللہ لکائی نے "کتاب السنہ" میں شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ سے بلکہ
 قائل ہیں اس کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن
 جبل اور ابوالدرداء اور ابن عباس اور ابن عمر اور عمارہ اور ابو ہریرہ اور حذیفہ اور عائشہ رضی و غیر ہم اور تابعین سے کعب
 احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبد العزیز وغیر ہم اور روایت کیا اللہ لکائی نے بسند صحیح بخاری سے کہ فرمایا امام
 بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملاقات کی میں نے ہزار مردوں سے زیادہ علماء اصحاب اور فقہائے دیار سے پھر ایک کو بھی نہ دیکھا
 میں نے کہ وہ اختلاف کرتا ہو اس قول میں کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے اور لیکن مالک نے
 جو وقت کیا ہے اس کے نقصان میں تو فقط اس خیال سے کہ کوئی ان پر موافقت خوارج کی نہمت نہ لگائے اور یہ نہ سمجھے کہ وہ
 موافق خوارج ہیں۔ اور استدلال کیا ہے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زیادت ایمان پر کتنی ہی آیتوں سے، چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نے
 سورہ فتح میں لِيُزِدَا دُؤَارِ اِيْمَانِنَا مَعَ اِيْمَانِنِهِمْ اور سورہ کہف میں وَ زِدْنَا هُمْ هُدًى اور سورہ مریم میں وَ
 يَزِيْدُ اللهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى اور سورہ مدثر میں وَ يَزِدُّ اِلَآئِنَّا اِيْمَانًا اور سورہ برات میں
 اِيْكُم مِّنْ اَدْنٰهُ هٰذِهِ اِيْمَانًا فَا مَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَرَّادَتْهُمْ اِيْمَانًا اور آل عمران میں فَاخْشَوْهُمْ فَرَّادَهُمْ
 اِيْمَانًا اور سورہ احزاب میں وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَ تَسْبِيْحًا۔ پھر اگر کوئی مقرر ہو اور کہے کہ ایمان تسبیح باللہ کا

نام ہے اور تصدیق بالرسول کا، اور تصدیق ایک شے و اعتقاد تجزی نہیں ہوتی۔ پس اس میں زیادت اور نقصان کیونکر جائز ہوگا۔ جواب دیا جاوے گا کہ در صورتیکہ قول اور فعل تعریف ایمان میں داخل ہوں۔ پس زیادتی اس کی اظہر من الشمس ہے کہ افعال سنبختنے بڑھتے جاویں گے ایمان بڑھتا جاوے گا۔ اور در صورتیکہ قول و فعل اس میں داخل نہ ہوں تب بھی کمی بیشی اس کی مشاہدہ میں آتی ہے اس لئے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اس کے قلب میں ہے وہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے اس طرح پر کہ بعض احیان میں یقین اور اخلاص قلب میں زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور آخرت کو یا سامنے نظر آتی ہے۔ چنانچہ محافل علماء اور صلحاء میں اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات میں بحسب ظہور براہین و سطوح دلائل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان میں کم۔ اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صدیقین کا اتوی ہے ایمان غیر سے اور اس مضمون پر حدیث غنطابہ وال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ جب ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں گویا آخرت کو دیکھتے ہیں پھر جب اپنے اموال و اولاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ تصدیق نہیں پاتے۔ اور وہ یقین اپنے دلوں میں مشاہدہ نہیں فرماتے۔ اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعر کا یہ قول کہ نفس تصدیق کم و بیش نہیں ہوتی مگر ایمان شرعی کم و بیش ہوتا ہے زیادت و کمی ثمرات اس کی کے کہ وہ اعمال ہیں۔ اور اس تقریر سے حاصل ہوتی ہے توفیق ظواہر نصوص میں جو دال ہیں زیادت پر، اور قابل سلف میں اور اصل وضع لغوی میں اور اکثر متکلمین کے قول ہیں ہاں البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سے اور اجمال و تفصیل کے راہ سے اور تعدد کی راہ سے باعتبار کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے، اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں اس قول کو طرف بعض محققین کے اور مواقف میں کہا کہ یہی حق ہے اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے، اور کہا انہوں نے کہ اگر یہ قول قبول نہ کیا جاوے تو لازم آتا ہے شک و کفر، یعنی جب تصدیق کم ہو جاوے تو منجر ہو طرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا ہے انہوں نے اپنے امام سے کہ زیادت ایمان کی مخصوص تھی آل حضرت کی زبان مبارک کے ساتھ اس لئے کہ ہمیشہ فرائض و احکام وہاں زیادہ ہوتے تھے۔ پھر جو فرض زیادہ ہوتا تھا اس پر وہ لوگ ایمان لاتے تھے پس یہی زیادتی ایمان تھی اور بعد آپ کے یہ ممکن نہیں۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی ما یجب بہ الایمان تھی اور یہ اس زمانے کے سوا منظور نہیں مگر اس میں نظر ہے اس لئے کہ اطلاع تفصیل فرائض پر ممکن ہے۔ غیر زمان مبارک میں اور ایمان واجب ہے اجمالاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تفصیلی زیادہ ہے اجمال سے، پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کی بعد زمانہ مبارک کے بھی مثلاً ایک شخص امی ایمان لایا۔ اجمالاً اور بعد اس کے تحصیل علم میں مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا۔ پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کی اور انکار اس کا انکار یہی ہے (قسطلانی مع شے زائد)

باب فی استكمال الایمان والزیادۃ والنقصان
 عَن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ رِبِي سَانَا

باب استكمال ایمان اور زیادت اور نقصان کے بیان میں
 روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے کامل تر مؤمنین میں ایمان کی رو سے اچھے خلق والا

حَسَنُهُمْ خُلُقًا وَ أَلْيَفُهُمْ بِأَهْلِهِ -

ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنے والا۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم کہ ابی قلابہ کو سماع ہو حضرت عائشہؓ سے اور روایت کی ہے ابی قلابہ نے عبد اللہ بن زید سے جو کہ رضیع ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے اس روایت کے سوا اور روایتیں اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جرمی ہے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمرو نے، انہوں نے سفیان سے، کہا سفیان نے کہ ذکر کیا ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا۔ اور کہا والتدوہ فقہائے ذوی الالباب سے تھے۔ مترجم یہ حدیث وال ہے کمال ایمان پر، اور جس میں کمال ہوتا ہے اس میں نقصان بھی راہ پانا ہے اور یہی مقصود ہے مولف رحمۃ اللہ علیہ کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَّظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ كُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مَنِسْتٌ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكَثْرَةِ لَعْنِكَ يَعْزِي وَ كُنَّ أَكْثَرَ الْعَشِيرِ قَالَ وَمَا آيَةٌ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَ دِينٍ أَغْلَبَ لِنَاوِي الْأَلْبَابِ وَ ذَوِي التَّرَائِي مِنْكَ كُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَ مَا نَقَصَانُ عَقْلَهَا وَ دِينَهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ أَتَيْتِ مِنْكَ بِشَهَادَةٍ رَجُلٍ وَ نَقْصَانُ دِينِكَ الْحَيْضُ فَتَمَكُّتِ إِحْدَاكَ الثَّلَاثَ وَ أَدْبَعِ لَا تُصَلِّيْ -

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی ان کو، پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو، عرض کی ایک عورت نے ان میں سے اور کیوں ہے یہ یا رسول اللہ، فرمایا بسبب کثرت لعن تمہارے کے یعنی اور ناشکری کرتی ہو تم شوہر کی اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقل مندوں پر اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ، پھر عرض کی ایک عورت نے ان میں سے کہ کیا ہے نقصان عورتوں کی عقل کا فرمایا دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان ہے اس کی عقل کا اور نقصان ان کے دین کا حیض ہے ایک جب جائزہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کی تین یا چار دن کہ نماز نہیں پڑھتی۔

ف اس باب میں ابی سعید اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا قَادَ نَهَا إِمَامَةً الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَ أَرْفَعَهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستر پرکھی باب ہیں سواری باب۔ دور کرنا اذی کا ہے راہ سے اور اعلیٰ باب قول لا الہ الا اللہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی سہیل بن ابی صالح نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابی صالح سے، انہوں نے ابی ہریرہؓ سے، اور روایت کی عمارہ بن غزیب نے یہ حدیث ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایمان کے چونتیس باب ہیں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے، انہوں نے بکر بن مضر سے، انہوں نے عمارہ سے صحیح غزیب کے ہیں انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے

گناہ نبی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتے ہیں اور روزِ حساب سے دونوں کا زور گھٹ جاتا ہے۔ لہذا گویا وہ سپرے دنیا میں آفاتِ شہوت و غضب سے اور آخرت میں عذابِ رب سے۔ قولہ پھر پڑھی آپ نے یہ آیت تنجانی سے لعلوں تک، پوری آیت یہ ہے تَتَجَانِي جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ سَبْعَهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ یعنی الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے، پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

ف اللہ سے لالچ بڑا نہیں نہ اس سے ڈر اور اس واسطے بندگی کرے تو قبول ہے، ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف ورجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہیں ۱۲ (موضع القرآن) سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھرا ہے ان کے واسطے ٹھنڈک سے آنکھوں کے بدلا اس کا جو کرتے تھے۔

ف اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیت سے کیا ہے۔ چنانچہ انس نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشرہ انصار میں اتری ہے کہ ہم مغرب پڑھ کر مسجد میں حاضر رہتے تھے گھر نہ جاتے تھے یہاں تک کہ عشاء پڑھ لیتے آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، اور انس نہ سے یہ بھی ہے کہ یہ ان صحابہ نہ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مغرب سے عشاء تک نماز پڑھتے رہتے تھے، اور یہی قول ہے ابو حازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوة اوابین ہے۔ اور ابن عباس نہ سے مروی ہے کہ ملائکہ گھیر لیتے ہیں ان کو جو نماز پڑھتے رہتے ہیں مغرب اور عشاء کے درمیان، اور وہ صلوة اوابین ہے۔ عطاء نے کہا یہ لوگ ہیں کہ نہیں سوتے جب تک کہ عشاء نہیں پڑھ لیتے۔ ابی درداء اور ابی ذر نہ اور عبادہ بن صامت نہ نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی گویا نصف شب جاگا۔ اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت میں جاگا مگر ان سب قولوں میں مشہور وہی قول ہے جس پر حدیث باب دال ہے۔ اور وہی قول ہے حسن اور مجاہد اور مالک اور اوزاعی کا اور ایک جماعت مفسرین کا، اس کے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو، اور پھر کہا روایت ہے ابی امامہ باہی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ داب ہے اگلے صالحوں کا اور موجب قربت ہے تمہارے رب کی طرف اور مکثر ہے سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے، اور کہا روایت ہے ابن مسعود نہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کیا ہمارے رب نے دو مردوں پر، ایک وہ مرد کہ اٹھا اپنے بچپونے اور لحات سے اپنے محبوب داہل کے درمیان سے نماز کی طرف، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو میرے بندے کی طرف کہ اٹھا اپنے بچپونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کی برابر رغبت طرف اس چیز کی جو میرے پاس ہے یعنی جنت اور دیدارِ الہی سے اور خوف سے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذابِ حشر وغیرہ سے۔ دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کی راہ میں اور شکست کھا گئے رفیق اس کے، سو جانا اس نے اور خیال کیا جو عذاب ہے بھاگ جانے میں اور ثواب ہے لوٹ جانے میں، سو لوٹا اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ بہا دیا گیا خون اس کا، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں سے کہ دیکھو میرے بندے کو لوٹنا رغبت کر کے اس کی طرف جو میرے

پاس سے یعنی ثواب شہادت سے اور خوف کر کے اس چیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے، یہاں تک کہ بہا دیا گیا خون اس کا، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل صیام بعد رمضان کے شہر الحرم ہے اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے (بخاری)

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کی حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اس کے لئے ایمان کی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک آباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم کی جنہوں نے نماز اور دی زکوٰۃ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْرَهُدُوا لَهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اللَّهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ أُمَّةٍ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ الْآيَةَ -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

ترجمہ آیت مبارک إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَغْتَبِ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ۔ سورہ برات میں ہے یعنی آباد نہیں کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو مگر جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم رکھی نماز اور دیا کیے زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ کے کسی سے، سو یقین ہے کہ وہ ہودیں ہدایت پائے ہوؤں سے انتہی بخیر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عسی اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین میں سے ہیں یقیناً اور تمسک ہیں طاعت الہی کے ساتھ تھمتما کہ آخر کار اس کا جنت ہے پھر اس کے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو چلا مسجد کو یا شام کو تیار کرے گا اللہ تعالیٰ مہمانی اس کی جنت سے صبح اور شام۔ اور محمود بن بسید سے روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان نے مسجد بنانے کا اور لوگوں نے مکروہ جانا اس کو، اور دوست جانا اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور مراد اس سے ظاہراً مسجد نبوی ہے سو فرمایا آپ نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو بنا دے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسجد بنانا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک گھر اسی نقشے کا جنت میں دانہی ماقال سیدنا و شیخنا البخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ترکِ صلوٰۃ کی وعید میں

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر میں اور ایمان میں ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے یعنی ادا

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ

عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ اس کا ایمان ہے اور ترک اس کا قریب الکفر۔

اور باسناد حدیث اول مروی ہے اعمش سے کہ فرمایا آپ نے

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا إِسْنَادٍ نَحْوَهُ قَالَ

بَيْنَ الْعِبَادَةِ وَبَيْنَ الشُّرُكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ۔ Marfat.com کے درمیان ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ -
ترجمہ اوپر کی حدیث کے موافق ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدریس ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ -
روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عہد کہ ہمارے اور کافروں کے درمیان میں ہے نماز ہے، پھر جس نے

اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔

ف اس باب میں انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُونَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكَهُ كُفْرًا غَيْرَ الصَّلَاةِ -
روایت ہے عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے تھے سوا نماز کے۔

باب حلاوت ایمان کے بیان میں

روایت ہے عبد اللہ بن عبد المطلب سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے چکھا مزا ایمان کا اس شخص نے کہ راضی ہو اللہ کو رب مہر کر اور اسلام کو دین قرار دے کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی جان کر۔

بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم تفسیر اس کی آگے آئی ہے۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چھیریں جس میں ہوں گی پاؤں سے گا وہ ان کے سبب سے مزہ ایمان کا۔ ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہوں اس کی طرف ماسوا ان کے سے، اور دوسرے یہ کہ جسے دوست رکھے نہ دوست رکھے مگر اللہ کے واسطے، اور تیسرے یہ کہ مکروہ جانے کفر میں گرنے کو بعد اس کے کہ نکالا اس کو اور بچایا اس کو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہے آگ میں گرنے کو۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنَّ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنَّ يَكْرَهَ أَنْ يُعَوِّدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَدَّ فِي النَّارِ -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس کی تفسیر اس کے ساتھ انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم یہ دونوں حدیثیں اصول ایمان سے ہیں اور مذکور ہے ان میں کمال ایمان کا اور مردِ طعم ایمان سے حلاوت اور شہرینی ہے ایمان کی یعنی متلذذ ہونا طاعات سے اور لذت روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کی رضا مندی اور خوشنودی میں ایثار کرنا رضائے الہی کا عرض دنیا پر اور مردِ محبت خدا و رسول سے اطاعت اور فرمان برداری ان کی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ اور راضی رہنا اس کی تقدیر پر اگرچہ ناگوار ہوں نفس تشقی پر اور پسند و اختیار کرنا سنت رسول کو بدعات جہول پر اور نصرت دین اسلام کی قول و فعل و مال سے اور ذب عن الشریعۃ المقدسۃ اور علامات سے اس محبت کے ہے تخلق باخلاق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جو دو ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر و غیر ذلک میں۔

بَابُ لَا يَزِنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرماتا ہے زانی در آنحالیکہ وہ مومن ہے۔ اور نہیں چوری کرتا ہے چور در آنحالیکہ وہ مومن ہے۔ لیکن توبہ مقبول ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا تَوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ

ف اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن ابی اوفی سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زانا کرتا ہے بندہ نکل جاتا ہے اس سے ایمان اور ہو جاتا ہے اس کے سر پر مانند چھتری کے، پھر جب نکل جاتا ہے وہ اس عمل سے لوٹ آتا ہے اس کی طرف ایمان، اور مروی ہے ابی جعفر محمد بن علی سے کہ انہوں نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہے زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے زنا اور سرقہ کے باب میں کہ جو مرتکب ہو ان کا اور قائم کی جائے اس پر حد، وہ کفارہ ہو گیا اس کا یعنی باقی نہ رہا گناہ اس کا اور جو مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ ڈھانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اسے قیامت کے دن چاہے بخش دے۔ روایت کی یہ علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خذیمہ بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تقریر سے یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مومن کا سلب کیا گیا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کافر مخلد فی النار ہو جاوے جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہیں بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کی اور لفظ مومن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مومن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طیب کا، اور ابی جعفر کے قول میں تصریح ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر چنانچہ تفصیل اس کی بخوبی اوپر گزری۔

روایت ہے ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرتکب ہو کسی ایسے کام کا کہ آئی اس پر حد اس کو سزا مل گئی۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعَجِلَ عَقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يَشْتَبَى عَلَيْهِ

الْمُؤْتَبَرَةِ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَاسْتَرَفَ
عَلَيْهِ وَعَفَى عَنْهُ فَإِنَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَتَوَدَّ رِفْ
شَتَّى بِعَفْوِ عَنَّهُ .

اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندے کو منزا دیوے آخرت میں اور حسن
نے ایسا کام کیا کہ حد اس پر آئی اور پردہ ڈھانپ دیا اس کا اللہ
تعالیٰ نے اور معاف کر دیا اس کا قصور تو اللہ تعالیٰ بزرگ زیادہ
ہے اس سے کہ پھر دوبارہ منزا دیوے اس قصور کی جو ایک بار معاف کر دیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا، نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کافر کہا ہو اس نے مرتکب
زنا اور سرقت اور شراب پینے والے کو۔

مترجم مرتکب کبائر کے باب میں یہ عقیدہ ہے اہل سنت کا کہ وہ خارج عن الملة اور کافر نہیں جیسا مؤلف رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتی ہیں آیات و احادیث اور تصریحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین فاصنی عیاض نے فرمایا
ہے کہ اختلاف کیا لوگوں نے حق میں عاصی کے جو اہل شہادتین میں سے ہو پس مرجیئہ نے کہا ہے کہ معصیت اس کو ضرر
نہیں کرتی ایمان کے ہوتے ہوئے، اور خوارج نے کہا ہے ضرر کرتی ہے یہاں تک کہ کافر ہو جاتا ہے اس کے سبب
سے معتزلہ نے کہا ہے وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اس کو مومن کہیں گے نہ کافر بلکہ فاسق کہیں گے
اور اشاعرہ نے کہا ہے بلکہ وہ مومن ہے اور اگر اس کا گناہ نہ بخشا جاوے تو معذب ہوگا وہ نار میں پھر نکلے گا اور داخل ہو
گا جنت میں اور مراد مومن سے قاصص الایمان ہے نہ کامل غرضیکہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت
ہے اور اختلاف اہل بدعت کا قابل اعتبار نہیں چنانچہ تفصیل اس کی آگے آوے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ (نووی)

بَابُ مَا جَاءَ الْمُسْلِمَ مِنْ سَلَامِ الْمُسْلِمِينَ
مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِيهِ -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ
لِسَانِهِ وَيَدِيهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ عَلَى
مَا نَهَوْا وَأَمَوْا إِلَيْهِمْ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُلَيْمَانَ أَمَّنَهُ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ
قَالَ مَنْ سَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِيهِ -

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مسلمان کامل وہ ہے کہ بچے رہیں مسلمان اس کی زبان
اور ہاتھ سے، اور مومن کامل وہ ہے کہ امین سمجھیں اس کو لوگ
اپنی جانوں اور مالوں کا، اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ کسی نے پوچھا آپ کے کون مسلمان افضل ہے تو فرمایا آپ نے جس
کی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچے رہیں۔

ف روایت کی ہم سے یہ ابراہیم بن سعید جوہری نے، انہوں نے ابو اسامہ سے، انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں
نے اپنے دادا بردہ سے، انہوں نے ابی موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیا کسی نے آپ سے
کہ کون سا مسلمان افضل ہے، فرمایا آپ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ ابی
موسیٰ اشعریؓ رضی سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں جابر رضی اور ابی موسیٰ
اور عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم اس حدیث میں بڑی فصاحت ہے۔ گویا استدلال کیا آپ نے کہ مسلم کا لفظ سلامت سے نکلا ہے پھر مسلمان جس کی آفت سے سلامت رہیں وہ مسلم ہے اور ایسے ہی مومن کا لفظ امانت سے ہے، پھر جس میں امانت ہو وہ مومن کامل ہے۔ اور مخصوص کیا بیان میں ہاتھ اور زبان کو کہ اکثر ایذا دو قسم کی ہوتی ہے فعلی یا قوی۔ پس یہی ہاتھ سے ہے۔ دوسری زبان سے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا

باب غربت اسلام کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطَوَّبِي لِلْغُرَبَاءِ -

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے غریب اور پھر دوبارہ غنقریب ہو جاوے گا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تھا۔ سو مبارک باد ہی ہے غریبوں کو۔

ف اس باب میں سعد رضی اور ابن عمر رضی اور جابر رضی اور انس رضی اور عبد اللہ بن عمر رضی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابن مسعود رضی کی روایت سے۔ اور نہیں جانتے اسے ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضله حبشہ سے ہے اور منفرد ہوئے اس روایت میں حفص یعنی اور کسی نے روایت نہ کی سوا ان کے۔

بسنند کور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پناہ پکڑے گا ملک حجاز کی طرف جیسا کہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنے سوراخ کی طرف، اور پناہ لے گا دین ملک حجاز میں مثل پناہ لینے جنگلی بکری کے پہاڑ کی چوٹی پر، بے شک دین شروع ہوا ہے غریب اور پھر ہو جاوے گا غریب، سو مبارکبادی ہے ان غریبوں کو کہ درست کرتے ہیں اس چیز کو جسے بگاڑ دیا لوگوں نے میرے بعد میری سنت سے۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ كَيَأْتِي إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْتِي زُ الْحَيْتَةُ إِلَى جُحْرِهَا وَ كَيَعْقِلَتِ الدَّيْبَةُ فِي الْحِجَازِ مَعْقَلِ الْأُدْوِيَةِ مِنْ سُرَّاسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ يَرْجِعُ غَرِيبًا فَطَوَّبِي لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُصَلِّحُونَ مَا أَمْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي -

ف یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غریبوں سے مراد پیر وان سنت ہیں کہ جو مری ہوئی سنتوں کے جاری کرنے میں جان و مال سے لگے ہوئے ہیں اور دشمنوں کی ایذا سہتے ہیں مگر جاوہ مستقیم سنت پر رہتے ہیں، قدم ان کا احکام نبوی پر مضبوط ہے اور دل احادیث محمدی سے مربوط واقع میں وہی عاشقان رسول ہیں اور دشمن ان کے عاشقان بوالفضول۔

بَابُ فِي عِلْمَةِ الْمُنَافِقِ

باب منافق کی علامت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتَّخَذَ خَاتَمًا

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی تین ہیں، ایک یہ کہ جب بات کرنے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھی جاوے اس کے پاس خیانت کرے۔

یہ حدیث غریب ہے علماء کی روایت سے، اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمعیل بن جعفر سے انہوں نے ابی سہیل سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابوسہیل وہ چچا ہیں مالک بن انس کے اور نام ان کا نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاسجعی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مِّنْ كُنْتُمْ فِيهِ كَانَتْ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُتْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ التَّفَاقِ حَتَّى يَدَّعِيَهَا مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أَخَاعْتُمْ وَجَدَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ منافق ہے یعنی از روئے عمل کے، اور اگر اس میں ایک خصلت ہے ان چاروں میں کی تو ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی جب تک کہ نہ چھوڑے اس کو۔ ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب جھگڑا کرے تو کالیں

وے اور جب وعدہ کرے، خلاف کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک مراد اس سے نفاق عملی ہے۔ یہ نفاق تکذیب تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک میں تھا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن بصری سے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے امیش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَبَيَّوْهُ أَنْ يَفِيَّ بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا پھر وہ پورا نہ کیا یعنی کسی عذر سے تو اسپرگنا نہیں

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں۔ اور علی بن عبداللہ ثقہ ہیں اور ابونعیمان مجہول اور ابووقاص مترجم تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن تیم رحمہ اللہ کی کتاب الصلوة میں ہے۔ علیہ جمع الیہ۔

بَاب مَا جَاءَ سَبَابِ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلِ الْمُسْلِمَ أَخَاهُ كُفْرًا وَسَبَابًا فَسُوقٌ -

باب سبِّ مسلم کے فسق ہونے کے بیان میں
 روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو کفر ہے اور گالی دینا اس کو فسق ہے۔

ف اس باب میں سعد اور عبد اللہ بن معقل سے بھی۔

روایت ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبد اللہ بن مسعود سے کئی سندوں سے روایت کی ہم سے محمود بن عیدان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے، انہوں نے زبید سے، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب مسلمان کی تکفیر کی برائی میں

روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں واجب ہوتی بندہ پر نذر اس چیز کی جس کا وہ مالک نہیں۔ اور لعنت کرنے والا مومن کا گناہ میں اس کے قاتل کے برابر ہے اور جس نے نسبت کی مومن کی طرف کفر کی سو وہ بھی گناہ میں اس کے قاتل کے مانند ہے اور جس نے قتل کیا اپنے تئیں کسی چیز سے یعنی تہیاب وغیرہ سے، عذاب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اسی چیز سے جس سے اس نے اپنی جان ماری قیامت کے دن۔

بَاب فِيمَنْ رَمَى أَخَاهُ بِكُفْرٍ

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِزٌّ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَابَهُ اللَّهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

ف اس باب میں ابی زریر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کافر کہے اپنے بھائی مسلمان کو سو کمالیایک ان کا کفر کو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُمَا جُلَّيْلًا قَالَ لَا خَيْرَ كَافِرٍ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم تحقیق اس کی ابن قیم کی کتاب الصلوة میں واضح ہے۔

باب اس کے بیان میں جو توحید پر مڑے

بَاب فِي مَنِ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

روایت ہے صنابجی سے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ

عَنْ الصَّنَابِجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

بن صامت سے کہا صنابجی نے داخل ہوا میں عبادہ کے

أَنْتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمِحْرَابِ

فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي قَوْلَ اللَّهِ لَئِنْ
 اسْتَشَفْتُمْ هَذِهِ لَا شَفَعَاتَ لَكُمْ وَإِنْ شَفَعْتُ
 لَا شَفَعَتُ لَكُمْ وَإِنْ اسْتَطَعْتُ لَا نُنْفَعَنَّكَ
 ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَبَعْتُهُ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ
 خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا
 سَأَحْتَشِكُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أَحْبَبْتُ بِنَفْسِي
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَنْ شَهِدَاكَ إِلَّا إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ
 مُحْتَدَاتِ رَسُولِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

پائل اور وہ قریب الموت تھے، سو میں رویا۔ سو کہا جیادہ
 نے چپ رہو کیوں روتے ہو، قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مجھ
 سے گواہی پوچھی گئی۔ یعنی تمہارے ایمان کی آخرت میں تو بے
 شک میں گواہی دوں گا تمہارے لیے، اور اگر مجھے اجازت
 شفاعت کرنے کی ملے گی تو میں شفاعت بھی کروں گا تمہاری
 اور مجھے اگر کچھ استطاعت ہوئی تو نفع پہنچاؤں گا میں تمہیں
 پھر کہا قسم ہے اللہ پاک کی کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے
 سنی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس میں تمہارے لیے
 خیر ہو مگر بیان کر دی میں نے تم سے مگر ایک حدیث اور بیان
 کرتا ہوں میں اس کو اب آج کے دن، اور اب موت نے گھیرا ہے

میری جان کو، سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دلوں سے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق
 نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور بے شک محمد رسول اس کے ہیں حرام کر دے گا اللہ اس پر آگ دوزخ کی یعنی دوام اس کا۔

ف اسن باب میں ابی بکر بن اور عمر بن اور عثمان بن اور علی بن اور طلحہ بن اور ابن عمر بن اور زید بن خالد بن سے بھی روایت
 ہے اور صنابھی کا نام عبد الرحمن بن عسلیہ ہے کنیت ان کی ابو عبد اللہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند
 سے اور مروی ہے زہری سے کہ ان سے پوچھا کسی نے کہ حضرت نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں
 اس کا مطلب کیسا ہے تو فرمایا انہوں نے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ جب تک زانی اور امر ونہی نازل نہ ہوتے تھے اور مطلب
 اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہوں گے جنت میں اگرچہ معذب ہوں دوزخ ہوں اپنے گناہوں
 کی شامت سے مگر ہمیشہ نہ رہیں گے وہ دوزخ میں اور مروی ہے ابن مسعود اور ابی ذر بن اور عمران بن حصین اور جابر بن عبد اللہ
 اور ابن عباس اور ابی سعید خدری بن اور انس بن سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلے گی ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل
 ہوں گے وہ جنت میں، اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر بن اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگوں سے تابعین کی تفسیر میں اس آیت کے
 رَبَّمَا يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا كَانُوا مُسْلِمِينَ یعنی آرزو کریں گے ایک دن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے انتہی۔ اور کفار
 کو یہ آرزو اس دن ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلیں گے اور داخل ہوں گے جنت میں، تب یہ کفار پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ
 ہم بھی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سے نکلنا ہمیں بھی نصیب ہوتا۔

متوجہ مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں یعنی جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں، دو قول ذکر کیے
 ہیں اول یہ کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اس وقت میں سوا توحید اور اقرار رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ
 فرض نہ تھا اور رسالت کا ذکر اس لیے نہ کیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا، یعنی جب توحید کو اس نبی سے سیکھے گا تو خواہ مخواہ اقرار
 رسالت بھی کرے گا۔ اور دوسری یہ کہ یہ فرمانا حضرت کا باعتبار حالت اخیرہ کے ہے کہ جو توحید پر مر ہے اور منکر رسالت

بھی نہیں وہ اگر چہ اپنے گناہوں کی شامت سے گرفتار ہو گا مگر آخر کار نجات پاوے گا۔ چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جس پر گذرے ہیں اسلاف صالحین اور سائر صحابہؓ اور تابعینؓ یہی ہے کہ جو شخص مومن مرے گا داخل ہو گا جنت میں قطعاً بہر حال پھر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہو گیا جنون اس کا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے تو بڑے صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور پھر حادث نہ ہوئی اس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا مومن ہے کہ تلوث معصیت نہ ہو بفضل الہی اصلاً سو یہ صنف داخل ہو جائے گی جنت میں بغیر دخول نار کے لیکن ورود ان کا نار پر ہے ضرور ہے علی الاختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہ ہے کہ ورود سے دخول نار مراد نہیں بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر، اور جو لوگ ترکیب کبیرہ ہیں اور بغیر توبہ مرے ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں چاہے غفور کرے اور داخل کرے ان کو جنت میں ایک بارگی اور ملاوے ان کو قسم اول سے اور چاہے عذاب کرے جب تک اس کا ارادہ ہو اور اس کے بعد داخل کرے جنت میں غرضیکہ خالد و دائم و ابدا نہ رہے گا کوئی شخص نار میں جو مر ہو گا توحید پر اگر چہ اس نے معاصی کبیرہ سے کچھ بھی کیا ہو گا جیسا کہ نہ داخل ہو گا جنت میں کوئی شخص ان میں سے جو مرے ہوں گے کفر پر اگر چہ اس نے اعمال حسنہ میں سے کچھ بھی کیا ہو، یہ مختصر مذہب ہے اہل حق کا، اس باب میں اور منظر ہر اس پر ادراک کتاب و سنت کے اور منعقد ہوا ہے اس پر اجماع ان لوگوں کا کہ جن کا اجماع معتبر ہے پھر جب یہ قاعدہ ٹھہر چکا اب ظاہر اگر کوئی روایت اس کے خلاف پائی جاوے تو وہ تاویل طلب ہے اور ضروری ہے کہ اس کو اپنے معنی ظاہری سے مٹو ل کر کے اس کی طرف پھیر لیں۔ ہذا ما ذکرہ النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِنَّ اللَّهَ سَيَخْلِفُ رَجُلًا مِمَّنْ أُتِيَ عَلَى رَأْسِ
 الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنْشَرُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ
 وَتِسْعِينَ سِجِلًا كُلُّ سِجِلٍ مِثْلُ مِثْلِ الْبَصْرِ ثُمَّ
 يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظْلَمَكَ كَتَبْتِي
 الْحَافِظُونَ يَقُولُ لَا يَأْتِي فَيَقُولُ أَفَلَاكُ عَذْرًا
 فَيَقُولُ لَا يَأْتِي فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً
 وَإِنَّكَ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ بِطَاقَةٍ فِيهَا
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ أَحْضِرُوا زَنَكَ فَيَقُولُ يَأْتِي
 مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَاتِ فَقَالَ فَإِنَّكَ
 لَا تَظْلَمُ قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَاتُ فِي كِفَّةٍ وَ الْبِطَاقَةُ
 فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے تھے کہ
 سنائیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ
 اللہ تعالیٰ جدا کرے گا ایک مرد کو میری امت سے اور سامنے
 لاوے گا اس کو لوگوں کے قیامت کے دن پھر کھولے جا دیں
 گے اس کے ننانوے دفتر گناہوں کے کہ ہر دفتر اتنا بڑا ہو گا
 کہ جہاں تک نظر پہنچے پھر فرماوے گا تو انکار کرتا ہے اس میں سے
 کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے کاتبوں حفاظت کرنے
 والوں نے کہے گا وہ نہیں اے رب میرے سو فرماوے گا اللہ
 تعالیٰ کیا تجھے کچھ عذر ہے وہ کہے گا نہیں اے رب میرے فرماتے
 گا اللہ تعالیٰ کہ نہیں تیری نیکی بھی ہے ہمارے پاس اور تحقیق نہیں
 ہے تجھ پر کچھ ظلم سونکا لے گا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اس میں لکھا
 ہو گا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ
 تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ بندے اس کے ہیں اور
 اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور فرماوے گا کہ با اپنے اعمال تولانے کو، سو

وَلَا يَثْقُلُ مَعِ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ

کہ جس کو کہے کہ اسے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہو گا اس قدر
کے دو برو سوائے تعالیٰ فرماوے گا تم پر ظلم نہ کیا جاوے گا۔

فرمایا آپ نے پھر رکھ لیئے جاویں گے وہ دفتر ایک پہ میں میزان کے اور وہ پرچہ ایک پہ میں سو ہنگے ہو جاویں گے وہ دفتر اور مبارک
ہو جاوے گا وہ پرچہ اور برابر نہیں ہو سکتی کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابن ہبیب سے انہوں نے عامر بن یحییٰ
سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور بطاقتہ پرچہ ہے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور قرآن توحید اور اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات
کا مگر افسوس ہے ہمارے اخوان زمان نے انہیں ذل و لچیزوں کو نہایت ادنیٰ اور کمتر سمجھ رکھا ہے توحید کو تو یوں خراب کیا کہ نیچہ پرستی
اور شتہ پرستی میں مگر گزاری اور چلے گور لوچنے میں اوقات خراب کیے اولیاء انبیاء کی نذر مانتے رہے، شادی بیاہ موت غمی میں شیخ سعد
کا بکر شاہ راول کا مینڈھا کبھی ان کے گھر سے باہر نہ گیا گنگنہ ان کا دستگیر اور سپرہ گلوگیر یا اولاد کی پرورش میں ہر ایک چھٹی چلہ میں پانچ
رہا بڑھے باپ کے روٹ اور راجہ بصری کی کھڑی نے کبھی ان کا تو اہنڈ یا نہ چھوڑا، نغوذ بالثمنہا اور اتباع سنت کو جو شعبہ اقرار رسالت
تھا اس کو یوں برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا اہتمام کیا کہ ممکن نہیں کہ تعنا ہو جاوے قرض
لیوس سو دے لادیں مگر طعام بدعت ضرور پکواویں۔ یتامی اور مساکین کو نہ کھلا دیں اور امراء اور اغنیاء کے یہاں حصے خوان بچو دیں چنانچہ
تفصیل بعض بدعات کی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اللهم جنبنا من کلہا وارزقنا اتباع السنۃ وامننا علیہا۔

باب افتراق هذه الأمة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارَى مِثْلَ ذَلِكَ وَتَفَتَّرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم فرق ہو گئے یہود اکثر یا بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی
اسی کی مانند، اور ہو جاوے گی میری امت تہتر فرقے۔

ف اس باب میں سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

رِوَايَتُهَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا النَّعْلُ بِالنَّعْلِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَىٰ أُمَّةً عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتِ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفَتَّرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا
بنی اسرائیل پر اور مطابق ہوویں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق
ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہاں تک کہ اگر ہو گا ان میں
کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہو گا میری امت
میں سے ایسا شخص کہ ترکیب ہو اس امر شنیع کا، اور بنی اسرائیل
متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر اور متفرق ہوگی میری امت

بہندوں پر یہ ہے کہ عبادت کریں خاص اس کی اور شریک نہ کریں اس کا کسی کو، فرمایا آپ نے بھلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق ان کا اللہ پر جب وہ بجا لادیں۔ یہ کہا معاذ نے کہ اللہ و رسول اس کو خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے یہ ہے حق ان کا اللہ پر کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

يُشْرِكُوا بِهَا شَيْئًا قَالَ أَفَتَدْرِي مَا حَقَّقَهُمْ
عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَمَا سَأَلْتَهُ
أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے معاذ بن جبل رضی سے۔

روایت ہے ابی ذر رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آٹے میرے پاس جبرئیل اور بشارت دی مجھ کو کہ جو مر جاوے یعنی میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو داخل ہوگا جنت میں، کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَبَشَّرَنِي
أَنْهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا
وَدَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ دَرَانُ تَرَانِي وَرَاتُ مَرَاتُ
قَالَ نَعَمْ۔

اس نے اور چوری کی اس نے۔ فرمایا ہاں یعنی اگرچہ مرتکب زنا و سرقہ ہو مگر انجام اس کا جنت ہے اگر موحد مرا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ذر رضی سے بھی روایت ہے۔

ابواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ ابواب ہیں علم کے جو مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمہ مترجم :- علم بافتح پیدا کرتا اور جو کچھ کہ احاطہ آسمان میں ہے اور علم باکسر جاننا علوم جمع اور کبھی علم بمعنی معلوم کے بھی آتا ہے۔ چنانچہ بعضوں نے کہا ہے وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ اِيْ مَعْلُومِهِ اور علم بفتحین حد فاصل درمیان دو زمینوں کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بناویں اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ كَا رَا نَهُ لَعَلَّكُمْ لِلْسَّاعَةِ بَعِيْثُ نَظِيْرٍ مِّمَّنْ جَاءَتْكُمْ مِنْ قَبْلِهِمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُوْنَ اِيْ مَعْلُومَاتِهِمْ اور ایاہ معلومات سے

مراد ہیں عشرہ ذی الحجہ اور علم نفتحین کی جمع اعلام آتی ہے اور علم السعد ایک پہاڑ کا نام ہے اور علیم اسم فاعل ہے علم بانگسے ، یعنی جاننے والا۔ اور نود نہ نام باری تعالیٰ میں سے ہے کہ علم اس کا محیط ہے جمیع اشیاء کو ظاہر اور باطناً اور کوئی نقیر و قطیر اس کے علم سے باہر نہیں شامل ہے جزئیات و کلیات کو اَعْلَمُ اَفْعَلُ التَّفْصِيلُ وَاَنَا تَرُ اور زیادہ جاننے والا اعلام جمع علم نشان و علامت علامہ صیغہ مبالغہ خوب جاننے والا ولا يجوز اطلاقه على الله سبحانه بالتاء وتشبيهه بالتأنيث معلوم وہ نشان کہ راہ میں رکھ دیں اور علم جو جاننے کے معنی میں ہے وہ باب سَمِعَ لَمَّعَ ہے اور جو معنی نشان کرنے کے ہے وہ باب نَصَرَ بِنَصْرٍ سے اور ضَرَبَ بِيَضْرَبٍ سے ہے اعلام آگاہ کرنا اور خیر دار کرنا باب افعال سے تعلیم سکھانا اور آگاہ کرنا تَعَلَّمَ سَيَكُونُ اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اسی سے ہے حدیث مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ آه یعنی بہتر تم میں سے وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھاوے اور علوم مدونہ علم صرف ہے اور علم نحو علم لغت ، علم معانی علم بیان کہ آلات ہیں علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم قرأت ہے اور علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ اور علم فرائض اور علم اصول اور علم کلام اور علوم دنیا سے ہے علم عروض اور علم قافیہ ، علم النشأ علم رسم الخط علم معما ، علم منطق ، علم حکمت شامل ہے۔ بہت سے علوم کو چنانچہ علم ہیئت ، علم ہندسہ ، علم عدد ، علم طب ، علم فلاحت ، علم کیمیا ، علم نجوم ، علم موسیقی ، علم مناظرہ اور سربایا علم جراثیم ، علم جبر و مقابلہ علم زمل ، علم جعفر علم طلسم علم قیافہ ، علم مساحت ، علم اسطرلاب ، علم محاضرات اسی میں داخل ہیں اور ان میں سے بعض منہی عنہ میں اور بعض جائز اور بعض مفید ہیں اور بعض غیر مفید بلکہ مضر باعتبار تصنیع اوقات کے۔ اور علوم منہیہ سے ہے منطق کہ قول مشرق نے تحریم المنطق میں کہا ہے فین منطق فین مذموم ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا ، چنانچہ قائل ہونا ہیولے کا کہ وہ کفر ہے کہ منجر ہوتا ہے فلسفہ اور زندگی کی طرف ، اور کچھ اس کا شرہ نہیں دین میں بلکہ نہ دنیا میں تنصیص کی ہے اس پر آئمہ دین اور علماء شریعت نے سوا دل جس نے بیان کیا اس کی حرمت کو امام شافعی رحمہ ہیں۔ اور بیان کیا ان کے اصحابوں میں سے امام بحر بن نے اور غزالی نے اپنے آخر امر میں اور بیان کیا ابن سبغ صاحب شامل اور ابن قشیری نے اور تنصیص کی اس پر مقدسی اور عمار بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن اثیر اور ابن الصلاح اور ابن عبد السلام اور ابو اسامہ اور نووی اور ابن دقیق العید اور برہان جویری اور ابو حیان اور شرف دمیاطی اور ذہبی اور ملوی اور راسنوی اور اوزاعی اور الوبی العراقی اور شرف ابن مقری نے اور فتویٰ دیا اس کی حرمت پر ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اس پر آئمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالة اور قاضی ابوبکر بن عربی اور ابوبکر طوسی اور ابن الولید الباجی اور ابوطالب المکی صاحب القوت نے اور ابوالحسن بن المحصاری اور ابو عامر بن الرزیح اور ابوالحسن بن الجیب اور ابوالمنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامر اہل مغرب نے اور تنصیص کی اس کی حرمت پر آئمہ حنفیہ میں سے ابوسعید شیرازی اور سراج قزوینی اور عرفی نے مدون کی ایک کتاب اس کی تحریم پر اور تنصیص کی۔ اس کی حرمت پر آئمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الدین السکارتی اور شیخ الاسلام النقی بن

تیمیر نے اور تابعین کی شیخ قدس سر نے اس کلام میں ایک کتاب۔ انتہی اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین میں ملت اسلامیہ میں موجود نہ تھا بلکہ عمر بن خطاب نے کتابخانہ فلسفہ کا جلو ادا کیا کدانی ہدایۃ المسائل الی اولیٰ المسائل اور ظاہر اور علوم دنیاویہ بھی جو بکار آمد نہیں ہیں اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتے ہیں ایسے ہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دیں چہ جائیکہ موجب ضرر ہوں۔ باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتائج اور ثمرات علوم دنیویہ کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب اول اِذَا آتَاكَ اللَّهُ بَعْدَ خَيْرٍ اَفْقَهَهُ فِي الدِّينِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُؤَدِّ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

ف، اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

متوجہ: قولہ دین کی سمجھ دیتا ہے یعنی اس کو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ میں علوم دنیویہ سے سرفراز ہو کر اپنے اقران میں ممتاز ہو جاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اس کا سینہ نورانی ہو جاتا ہے اور نہیں خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلح کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اس لیے کہ مروی ہے دارمی میں عمران سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حسن بصری سے کہا ایک دن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہانے انہوں نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے فقیہ تو وہی ہے جو زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم ہو عبادت الہی پر اور ایک روایت میں ہے کہ فقیہ وہ ہے کہ کھل گئیں جس کی دونوں آنکھیں دل کی اور دیکھا اس نے اپنے رب کو یعنی جہم دل سے انتہی اور منقول ہے محدثین سے کہ فقہ المرسل بصیرت بالحدیث یعنی فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث میں اور بخوبی پہچانتا اس کے ناسخ و منسوخ اور ضعیف و قوی اور مقدم اور مؤخر کو اور واقف ہوتا بحرج و تعدیل سے رواۃ کے اور حالات سے ثقات کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جس نے یاد کیا میری حدیثوں میں سے چالیس حدیثوں کو سنت سے ملاقات کرے گا وہ اللہ عزوجل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہو کر اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے یاد کیں چالیس حدیثیں امر دین میں اٹھاوے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن زمرہ فقہاء اور علماء میں اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے بالفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے۔

باب طلب علم کی فضیلت میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چلا کسی راہ میں طلب کرتا ہو علم کی آسان کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک راہ حنت کی طرف۔

باب فَضِّلْ طَلِبَ الْعِلْمِ

عَنْ ابْنِ مَرْيَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَتَمَسَّكُ فِيهِ بِعِلْمٍ سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ

و این حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلِبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نکلے طلب علم میں وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے۔

و: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ بعضوں نے اور مزروع نہ کی۔

عَنْ سَخْبَوَةَ عِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَقَىٰ۔

روایت ہے سخبرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلب کیا علم کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔

و: یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے اور ابوداؤد کا نام نفع اعمیٰ ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوئی ہیں عبداللہ بن سنجہ کی زیادہ حدیثیں اور نہ ان کے باپ کی۔

باب کتمان علم کی مذمت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ عِلْمًا مِنْ عِلْمٍ عَمَّنْ كَتَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْجَأُ بِهِ إِلَى النَّارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کیا جاوے اس علم سے کہ جانتا ہے اس کو پھر چھپانے اس کو لجام لگائی جاوے گی اسکو قیامت کے دن آگ سے۔

و: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے، حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے

متروجم: مراد اس سے بقول علماء علم ضروری ہے اور چھپاتا اس کا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانے والا نہ ہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہ ہو بلکہ نہ بتانا فقط براہ بخل ہو زیادہ برا ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے اس سے۔

باب طالب علم کی خیر خواہی کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ عِلْمًا مِنْ عِلْمٍ عَمَّنْ كَتَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْجَأُ بِهِ إِلَى النَّارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ ہم آتے تھے ابوسعید کے پاس یعنی علم حدیث کے لیے سو وہ فرماتے تھے مر جہا تم کو موافق وصیبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یعنی اپنے اصحاب سے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے مرد آئیں گے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنے کو دین کی پھر جب وہ تمہارے پاس آویں پس طلب کرو ان کے لیے خیر کو یعنی ان کو نصیحت دو وعظ کرو اور شیر لہڑنا ان سے ان کو دل چاہی کہ وہ طالب دین ہیں۔

ف: علی بن عبداللہ نے نقل کی کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ جبکہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہریرہ بن عبدی کو اور کہا کھلی ہے کہ ہمیشہ ابن عون روایت کرتے رہے لہذا ہریرہ بن سعید سے یہاں تک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابو ہریرہ کا نام عمارہ بن جویں ہے۔

متوجہ: عمارہ بن جویں بحکم مصنف کہ کثرت ان کی ابو ہریرہ سے اور اپنی کثرت سے مشہور ہیں۔ متروک الحدیث ہے۔ اور بعض محدثین نے ان کے تئیں منسوب کیا کذب کی طرف اور وہ شیعہ سے طبقہ راجع سے مرے سلسلہ میں (تقریب) عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا تیکم رجال من قبل المشرق یتعلمون فاذا جاءوکم فاستوصوا بہم خیرا قال فان ابوسعید اذا راانا قال مرحبا بوضیئہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئیں گے تمہارے پاس مشرق کی: اب سے بہت لوگ علم حاصل کرنے کو پھر جب وہ تمہارے پاس آویں تو بھلی بات کہو ان کے لیے سو ابو سعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب دیکھتے ہم کو مرحبا کہتے تھے موافق وصیئہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ہریرہ بن عبدی کی روایت سے کہ وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔

باب ذہاب علم کے بیان میں

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قبض نہ کرے گا علم کو اس طرح کہ یکبارگی چھین لیوے اس کو لوگوں سے بلکہ قبض کرے گا علم کو ساتھ وفات دینے علماء کے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا بنا لیویں گے لوگ جاہلوں کو سردار سوان سے پوچھیں گے اور وہ فتویٰ دیں گے بغیر علم کے سو آپ بھی گمراہ ہوں گے اور ان

باب ما جاء فی ذہاب العلم۔

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یتروک عالما اتخذ الناس مرؤوسا جہالا فسئلوا فاقتو بغیر علم فاضلوا واضلوا۔

کو بھی گمراہ کریں گے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور زیاد بن لبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اور عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہا کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ سونظر کی آپ نے آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ چھینا جا رہا ہے علم آدمیوں سے یہاں تک کہ نہ قادر ہوں گے اس میں سے کسی چیز پر سو کہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جائے گا ہم سے علم اور ہم نے پڑھا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی

عن ابی الدرداء قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمشخص ببصرہ الی السماء ثم قال هذا اوان یختلس العلم من الناس حتی لا یقدروا منہ علی شیء فقال را یاد بن لبید الا انصاری کیف یختلس منا

قَرَأْنَا الْقُرْآنَ قَوْلَ اللَّهِ لَنُقَرِّئَنَّكَ وَنُفَرِّغَنَّكَ
 نِسَاءً تَأْوِيْنًا مَا قَالَ تَكَلَّمَكَ أُمَّكَ يَا زِيَادُ
 إِنَّ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ نَفَقَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ
 هَذِهِ التَّوْرَةُ وَكَانَ نُجَيْلٌ عِنْدَ الْيَهُودِ وَ
 النَّصَارَى فَمَا ذَا الْعَنَى عَنْهُمْ قَالَ جَبْرِ
 فَلَقِيْتُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَقَلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا
 يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتَهُ بِالَّذِي قَالَ
 أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَأَيْتَ
 تَشْتَلِي أَحَدًا مِمَّنْكَ بِأَقْوَلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ
 النَّاسِ الْخَشْوَعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ
 الْعِيَامِ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا

کہ ہم پڑھیں گے اور پڑھائیں گے اپنی عورتوں کو اور لڑکوں کو یعنی یہی
 سلسلہ نسلاً بعد نسل جاری رہے گا تو فرمایا آپ نے روئے نچھو پر ماں
 تیری اے زیاد میں تجھ کو مدینہ کے سمجھ داروں میں گنتا تھا کیا تو راہ
 و انجیل یہود و نصاری کے پاس نہیں مگر کیا کام آتی ہے ان کو کہا
 جبیر نے سولما میں عبادہ بن صامت سے اور کہا میں نے سنا تم نے کہ
 کیا کہتے ہیں بھائی تمہارے ابوالدرداء اور خبر دی میں نے ان کو ابوالدرداء
 کے قول کی تو کہا انہوں نے کہ سچ کہا ابوالدرداء نے اگر چاہے تو تو
 بیان کروں میں تجھ سے کہ علم سے پہلی جو چیز اٹھے گی لوگوں کے پاس
 سے وہ خشوع ہے قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہووے گا تو جامع
 مسجد میں اور نہ دیکھے گا تو اس میں مرد خاشع۔

ف! یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معاویہ بن صالح ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کلام کیا
 ہو اس نے ان میں، مگر یحییٰ بن سعید قطان نے اور روایت کی معاویہ بن صالح نے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث
 عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عوف بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

متوجم! حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ نے فرمایا قریب ہے کہ آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ
 نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام اس کا اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر رسم اس کی۔ مساجد ان کی آباد ہیں یعنی نقش دار ہیں اور
 چونہ گچ کی ہوئی اور مناروں سے اور دیوان ہیں ہدایت سے یعنی ہدایت کا نام نہیں علماء ان کے بدترین خلائق ہیں نیچے آسمان
 کے اور انہیں سے نکلتا ہے فتنہ اور انہیں کی طرف عود کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو بہیقی نے شعب الایمان میں، اور ابن جناب
 سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا سعید بن جبیر سے کہ اے اباعبداللہ کیا علامت ہے لوگوں کے ہلاک ہونے کی کہا انہوں نے کہ ہلاک
 ہوتا علماء کا۔ اور سلمان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ رہیں گے لوگ خیر کے ساتھ جب تک کہ باقی رہیں اگلے یہاں تک کہ
 تعلیم پالیوں پھیلے اور اگر ہلاک ہو جاویں اگلے قبل اس کے کہ تعلیم پالیوں پھیلے تو ہلاک ہو گئے لوگ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے

فرمایا انہوں نے تم جانتے ہو کیا ہے ذباب علم کا ہم نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا ذباب علماء کا ابوالدرداء سے مروی ہے کہ انہوں نے
 کہا کیا ہے علماء کو میں دیکھتا ہوں کہ چلے جاتے ہیں اور جاہل لوگ حاصل نہیں کرتے ان سے تعلیم کو سو حاصل کرو علم کو قبل اس کے کہ
 کہ اٹھایا جاوے اس لیے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور انہی نے فرمایا کہ آدمی عالم ہیں یا متعلم اور اس کے بعد پھر کچھ خیر نہیں اور
 انہوں نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر میں برابر ہیں اور ان کے سوا اور لوگوں میں کچھ خیر نہیں اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ
 انہوں نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت مکان بنانے لگے حضرت عمرؓ کے
 وقت میں تو فرمایا آپ نے اے گروہ عرب کے بچو زمین سے یعنی بچو تعلیم سے بے شک اسلام نہیں ہے مگر جماعت سے اور

جماعت نہیں مگر امارت سے اور امارت نہیں مگر امارت سے، پھر جو سردار اپنی قوم کا دین کی سمجھ پیدا کرے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی حیات ابدی کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجھ دین کے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی ہلاکت کا سبب ہے۔
(کلہا فی الداری)

باب علم سے دنیا طلب کرنے کی مذمت

روایت ہے کعب بن مالک سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو طلب کرے علم اس لیے کہ فخر کرے اس کے ساتھ علماء میں یا تکرار کرے اس کے ساتھ سفہار سے اور متوجہ کرے اپنی طرف منہ لوگوں کا داخل کر لیا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں۔

بَابُ فِيمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا -
عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيَجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَمَارِيَ بِهِ الشُّفَهَاءَ وَيَصْرِفُ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ -

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسحق بن یحییٰ بن طلحہ کچھ ایسے قوی نہیں نزدیک مدین کے کلام کیا گیا ہے ان میں حاقظہ کی طرف سے۔

روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سیکھے دین کا کوئی علم غیر خدا کے لیے یا فرمایا ارادہ کرے اس سے غیر خدا کا تو دھونڈ لے جگہ اپنی دوزخ میں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِيُغَيِّرَ اللَّهُ أَوْ أَمَّا أَدَبُهُ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَ كَامِتِ النَّارِ -

مترجم: یہ فرمانا حضرت کا معنی اس کے یاد دہانی یا خبر ہے۔

باب تبليغ احاديث کی فضیلت میں

روایت ہے ابان بن عثمان سے کہا کہ تیکلہ زید بن ثابت صحابی مروان کے پاس سے دو پہر کے وقت میں دن کو سوکھا ہم نے کہ نہیں بلایا تھا ان کو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سوکھڑے ہوئے ہم اور پوچھا ہم نے زید بن ثابت سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں پوچھیں ہم نے کتنی ہی چیزیں کہ سنی تھیں ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کی ان میں سے ایک روایت کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اس کو یہاں تک کہ پہنچا ویوے اس کو دوسرے تک ایسے کہ بہت سے اٹھانے والے فقر کے لے جاتے ہیں فقہ کو اپنے سے

بَابُ فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ
عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ خَارِجَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ لَصِفَتِ النَّفَارُ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا رِشِيٌّ يُسْأَلُ عَنْهُ فَقُنَّا نَسْأَلُ لَنَا فَقَالَ نَعَمْ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَا هَامِتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَعَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنْ أَحَدٍ يَثَانُ حَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ -

زیادہ فقہ کے پاس اور بہت سے فقر کے اٹھانے والے خود فقہ نہیں ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔
 حدیث زید بن ثابت کی صحت ہے۔

متوجہم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی عند اللہ فقیر ہوتا ہے اور بشارت ہے اس میں کہ بعد زمانہ صحابہ کے تابعین میں بکثرت فقہاء ہوں گے اور احادیث جمع کرینگے اور حفاظت کریں گے اور ید طولیٰ اور کعب علیا اس علم میں حاصل کریں گے اور امور دین میں تفقہ اور تدبیر انہیں عنایت ہوگا اور دعائے خیر ہے اس میں تمامی خادمان حدیث کو کہ مدام ان کے چہرے تر و تازہ رہیں گے اور قلوب مسرور اور چشم پُر نور۔
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِيْنَ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تر و تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہم سے کوئی بات اور پہنچا دے اس کو جیسا کہ سنا ہے اسے اس لیے کہ بہت سے لوگ کہ جن کو حدیث پہنچے گی زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے سننے والے سے۔
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ قَرِيبَ مَبْلَغٍ أَوْ عَیْ مِنْ سَامِعٍ۔

متوجہم: اس حدیث میں دعائے خیر ہے تمام اہل حدیث کے لیے اور دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول ہے اور بشارت ہے اس کی کہ بعد قرن صحابہ کے اور قرون میں حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہوں گے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت نامہ و حراست جمع کریں گے اور ان کے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔

باب حضرت پر جھوٹ باندھنے کی مذمت میں
 يٰۤاَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ كَاذِبٌ كَذَبْتَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَدِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت جھوٹ باندھو مجھ پر ایسے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر داخل ہوگا دوزخ میں۔
 عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارًا۔

ف: اس باب میں ابی بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور زبیر اور سعد بن زید رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ اور براء بن یزید رضی اللہ عنہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور منفع رضی اللہ عنہ اور اس ثقفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی وکیع نے ربیع بن حراش نے اسلام میں کہی جھوٹ نہ بولا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَنِّي
حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مُتَعَبِدًا فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتَهُ
مِنَ النَّارِ -

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس نے جھوٹ باندھا مگر پر گمان کرتا ہوں میں کہ
فرمایا قصداً وہ ڈھونڈ لے اچھا گھر دوزخ میں -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت
کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے -

متوجہم: ابن صلاح نے کہا ہے کہ حدیث مَنْ كَذَبَ عَنِّي متواتر ہے اور نہیں ہے احادیث میں کوئی حدیث اس مرتبہ کی
کہ پہنچی ہو تو اتر میں اس کے برابر اس لیے کہ تالیفین اس کے صحابہ سے ایک جم غفیر میں یہاں تک کہ بعض نے کہا ہے کہ راوی اس کے
باسمہ اصحاب ہیں کہ عشرہ مبشرہ بھی ان میں داخل ہیں اور پھر اسی طرح عدد اس کے رواۃ کے ہر قرن میں بڑھتے گئے (کذا فی اللغات و
الطیبتی -)

باب فی من ساری حدیثاً و هو یروی انہ کذب

باب احادیث موضوعہ کی روایت کے ذمہ میں

عَنْ الْمُغْبِیَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ
يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ -

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ
ہے پس وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹ ہے -

ف: اس باب میں علی بن ابی طالب اور سمرہ روم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے حکم
سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور روایت کی اعمش اور
ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث
عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح ہے - کہا پوچھا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے جن کی کنیت
ابو محمد ہے مراد اس کی جو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ
ہے وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے اور کہا میں نے کہ جس نے روایت کی کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند میں اس کے کچھ خطا ہے
تو میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہو گیا وہ وعید میں اس حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے جیسے کہ بعض لوگ حدیث مرسل کو
مرفوع کر دیتے ہیں یا بدل دیتے ہیں انس کی استناد کو تو وہ بھی داخل ہوگا اس وعید میں اور یہ سب تقریر تھی سائل کی پس جواب
دیا عبد اللہ نے کہ نہیں یہ لوگ جن کا تم نے ذکر کیا داخل نہیں اس وعید میں بلکہ وہ داخل ہے جو روایت کرے ایسی حدیث کو کہ نہیں
جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کچھ اصل اور روایت کر دیوے آنحضرت کے نام سے سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہوگا وہ شخص
اس وعید میں -

متوجہم: اس وعید میں داخل وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے موضوعہ سے روایت کیا ہے یا ترغیب و ترہیب کے لیے جھوٹی حدیثیں

بناتے ہیں جیسے انگلیاں چرمنے کی روایت وقت اذان کے کہ بالفاق محدثین موضوع ہے اور سخاوی وغیرہ اکابرین محققین نے اس کے وضع پر تصریح کر دی ہے اور اسی طرح موضوع ہیں وہ حدیثیں کہ فضائل سُوْر میں صاحب کشف نے ہر ہر سورہ کے ذیل میں نقل کر دی ہیں۔ اہل علم کو لازم ہے کہ ان کو روایت نہ کریں۔

باب استماع حدیث کے آداب میں

روایت ہے محمد بن المنکدر اور سالم سے وہ دونوں روایت کرتے ہیں عبید اللہ سے وہ ابو رافع سے اور ابو رافع کے سوا اور راویوں نے اس کو مرفوع کیا یعنی یوں کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو تکیہ لگائے ہوئے اپنی مسند پر کہ اوسے اس کو حکم میرا کہ امر کیا ہو میں نے یا نہی کی ہو اس سے اور وہ کہنے لگے کہ میں نہیں جانتا جو کچھ اللہ کی کتاب میں پائیں ہم تابع ہوں گے اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے ابن المنکدر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سالم ابی النضر نے عبید اللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن عبیدہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیہ تو جدا کرتے حدیث محمد بن المنکدر کی سالم کی حدیث سے اور جب جمع کر دیتے دونوں روایتوں کو اسی طرح روایت کرتے اور ابو رافع مولیٰ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ان کا اسلم ہے۔

روایت ہے مقدم بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہنچے گی ایک آدمی کو حدیث میری اور وہ تکیہ لگائے ہوگا اپنی مسند پر اور کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پھر ہم جو اس میں حلال پائیں گے اسی کو حلال کہیں گے اور جس کو حرام پادیں گے اسی کو حرام کہیں گے اور بیشک جس کو حرام کہا اللہ کے رسول نے اللہ کی رحمت ہو ان پر اور سلام حرمت میں اس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ نے حرام فرمایا۔

عَنْ الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِهْلُ عَسَىٰ رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَكَيِّفٌ عَلَىٰ أَرِيكِيَّتِهِ فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا اسْتَحَلَلْنَا مَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَإِنَّمَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ -

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

متروکیم: ان حدیثوں میں بڑی تشبیہ ہے مقلدین متعصبین کو اور ان لوگوں کو کہ آرا و رجال کو ترجیح دیتے ہیں احادیث مطہرہ پر اور احادیث کے اقوال کو جو صریح احادیث سے مخالفت رکھتے ہیں ان کو توجیہات بارودہ سے مزین کر کے قبول فرماتے ہیں اور احادیث صحیحہ صریحہ غیر منسوخہ کو تاویلات ناسدہ سے رد کرنا چاہتے ہیں معاذ اللہ من ذالک یؤیدون لیطفئوا نورا اللہ یا فواہلہم واللہ متئم نوریا و لو کہتم انکم فیوں بحال انکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے ان کو وصیت

کی ہے کہ جب حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤ تو ہمارے افعال کو دنیا و جگہ بیک عداد بالکل ہوں سے قطع نظر کر دینا چاہیے۔
 صحیح السنہ نے نقل کی حدیث ابی رافع کی اور کہا کہ اس حدیث میں دلالت واضح ہے کہ حاجت نہیں پیش کرنے کی حدیث رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب اللہ پر اس لیے کہ جب ثابت ہوگئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز پس وہ حاجت ہے امت پر
 بنفسہ حاجت نہیں اس کو کسی پر پیش کرنے کی میں کہتا ہوں کہ جب حدیث کا پیش کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہ ہو بلکہ بجز و سماع
 اس کو قبول کرنا اور ماننا چاہیے تو غیر کتاب پر عرض کرنے کی بدرجہ اولیٰ حاجت نہیں مگر کسی حدیث کا اس نظر سے دیکھنا کہ
 معلوم ہو جاوے کہ یہ صحیح ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں، پھر اللہ کی طرف شکایت ہے ان لوگوں کی کہ جن کے خیال غام ہیں
 یہ امر مستقر ہیں کہ احادیث صحیحہ محتاج ہیں بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کی جاوے قول امام پر جن کے ہم تابع ہیں سوا اگر انہوں
 نے قبول کیا تو لائق حجت ہیں اور نہیں تو نہیں سوان کے عقیدہ باطل میں یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کی حجت نہیں بذاتہ بلکہ قول امام حجت ہے سوغت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہیں ہوتی ان کے نزدیک
 احادیث سے بلکہ ثابت ہوتے ہیں یہ امور قول امام سے اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے۔ اور سلم میں عمران بن حصین
 سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللیاء لایاتی الا بخیر تو بشیر بن کعب نے کہا
 کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے کتب حکمت میں کہ اسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ میں تجھ کو سنا تا ہوں حدیث رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو مجھے سنا تا ہے بات اپنے صحیفہ کی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ غصتے ہو گئے عمران یہاں تک کہ سُرخ
 ہو گئیں ان کی دونوں آنکھیں اور کہا کہ کبھی نہ دیکھوں میں تجھے اس حال میں کہ میں روایت کرتا ہوں تیرے آگے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اور تو درمیان میں لاوے اور بات انتہی۔ اور مستنبط ہوئی اس حدیث سے شناعیت اور بُرائی اس کی جو کتاب ہے
 حدیث سنکر کہ یہ موافق نہیں ہے فقہ ابوحنیفہ کے مثلاً یا نقل کر دیتا ہے اس کے خلاف میں قول کسی کا چہ جائیکہ وہ مرتکب ہو
 اس خطائے کبیر کا کہ بیٹھے کہ یہ حدیث مخالفت ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہیں حدیث نہیں جانتے یا اسی طرح کی اور گستاخی
 اور بے ادب بات کہے اور اس زمانہ پر فتن میں تو یہ عادت ہو گئی ہے اکثر طلبہ علم کی اور دیدن ٹھہر گیا ہے خواص کا، عوام کا تو
 کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہیے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو ذکر کیا قول حکمت کا اس سے منظور نہ تھی مخالفت حدیث
 کی بلکہ مطلوب تھی تاہم اس کی مگر خفا ہوئے اس پر عمران اور جھڑکا اور عتاب اور غصہ کیا ان پر اس لیے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث
 میں قول کسی کا مشغول کرنا ہے سامعین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے غیر کی طرف اور مانع ہونا ہے تفکر اور تدبیر سے آپ
 کے کلام نوراً قیام میں اور متفرق کرنا ہے ان کے قبضہ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل ڈال دینا ہے
 ان انوار میں کہ جو آنحضرت کے قول میں توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہو رہے تھے اور محروم کرنا ہے ان برکات سے سامعین اور
 ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ ان کی کہ حدیث مطہرہ کی طرف ان کے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہو رہے تھے۔ پس انہیں وجوہ
 سے عمران نے نام رکھا اس کا معارضہ اور مزاحمہ ساتھ کلام رسول علیہ السلام کے جو ناطق ہیں وحی الہی کے ساتھ اور گنا اس گستاخی کو جنایت
 بادیہ اور خطا ظاہرہ یہاں تک کہ سُرخ ہو گئیں ان کی آنکھیں اور غیرت کھائی انہوں نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 اور غضب کیا سوء ادب پر ناقل کے۔ پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو نقل کر دیتا ہے احکام حلال و حرام میں صاحب وحی کے

مقابلہ میں قول مخالف زید و عمرو کا اور کیا فضیلت ہوتی اس کی اگر ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم میں مروی ہے کہ حاضرین نے تسکین دی عمران کے فقہ کو یہ کہہ کر کہ بشیر منافق نہیں ہے یعنی مومن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب سے اسے منافق سمجھا ہے۔ پھر جب ایسی بات سے صحابہ کو مظنہ نفاق کا ہو جاوے کہ جس میں کسی طرح کی مخالفت حدیث نہ تھی، تو کیا حال ہوتا اگر وہ سنتے گستاخیاں اور بے ادبیاں متعصبین زمان کی کہ کوئی کہتا ہے قال قال بسیار است ترا قال ابو حنیفہ درکار است اور کوئی کہتا ہے اس حدیث کو ہمارے امام نے نہیں لیا ہم کیونکر عمل کریں اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانیں حدیث کیا ہے ہم کو فقہ کافی ہے یا قول امام وافی ہے معاذ اللہ من ذالک کلہا و تحسبوا ہیتنا و هو عند اللہ عظیم اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے روایت کی حدیث مرفوعہ کہ وضو کرو اس چیز سے کہ جس کو آگ نے چھوا ہے تو ابن عباس نے کہا کیا وضو کریں ہم گھسی اور پانی گرم سے تو کہا ابو ہریرہ نے اسے ابن اخی جب تو سنے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو باتیں مت بتا یعنی باعذر قبول کر اور تقریریں مت چھانٹ رواہ الترمذی اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جب روایت کیا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ فرمایا ہے آپ نے جب کوئی سو کر اٹھے تو نہ ڈبووے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک کہ نہ دھولے اسے تین بار، تو کہا قین اجمعی نے کہ کیا کریں ہم مہر اس کے ساتھ تو فرمایا ابو ہریرہ نے نعوذ باللہ من شرک یعنی خدا کی پناہ تیرے فساد سے اور مہر ایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اسے کوئی اٹھا نہیں سکتا، اور یہ جو فرمایا ابو ہریرہ نے کہ ابن اخی جب سنے تو حدیث تو باتیں مت بتا اس میں اشارہ ہے کہ جب حدیث سنے تو اس کے مقابلہ میں معانی قیاسیہ نہ لاوے اور معاضات عقلیہ نہ پیش کرے اور لفظوں قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد نہ کرے اور اس طرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہیں کہ اگر جمع کی جاویں تو اس کے لیے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین وغیرہم سے بھی ایسے اقوال بہت مروی ہیں چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر ایک شخص کہ بعض قول اس کا ماتوڈ ہوگا اور بعض قول اس کا اس پر پھیر دیا جاوے گا یعنی قابل قبول نہ ہوگا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کی کوئی کتاب فقہ میں اور حفظ کیا ان سے لوگوں نے جو حفظ کیا سینوں میں اور ان سے عرض کی ایک بار لوگوں نے کہ کیوں نہیں تصنیف کرتے آپ فقہ میں تو فرمایا انہوں نے کس کی مجال ہے کہ کلام کرے اللہ کے کلام کے آگے یا اس کے رسول کے کلام کے آگے۔ اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر و صلاح سے رہیں گے جب تک کہ ان میں ظاہر حدیث ہوں گے پھر جب طلب کریں گے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جاویں گے۔ اور امام شعراوی نے کہا منہج میں کہا جماع اہمیت ہے اس پر کہ سنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہیں ہے کتاب حاکم سنت پر۔ انتہی، یعنی کتاب اللہ اور حدیث میں اگر تعارض ہو بادی النظر میں تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے اس لیے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اس کی مفسر اور فرمایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اتر کو اتولی بقول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی چھوڑ دو میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے آگے۔ اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتے تھے جب میم ہو جاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے۔ اور فرماتے تھے جب دیکھو کلام میرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو پھینک دو کلام میرا دیوار پر۔

بنا خلاصۃ مافی الدراسات

marfat.com

باب فی کُراهیۃ کتابۃ العلم

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ إِسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَكَلَّمَ بَأَذْنِ لَنَا.

باب کتابت علم کی کراہت میں

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ اجازت چاہی ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکھنے کی تو اجازت نہ دی ہم کو یعنی ابتدائے اسلام میں۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے اس سند کے سوا بھی زید بن اسلم سے اور روایت کیا اس کو بہام نے زید بن اسلم سے۔

متوجہم: یعنی ابتدائے اسلام میں حکم تھا کہ کوئی چیز مت لکھو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن میں بدل جاوے اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہو جاوے تو جو کچھ لکھا ہو سب کو لوگ قرآن جاننے لگیں، پھر اخیر میں جب صحابہ مختلط اور فقیہ ہو گئے اور وحی منلو اور غیر منلو میں فرق بین جاننے لگے تو آپ نے حدیث لکھنے کی بھی اجازت دے دی تب بھی بعض احادیث بر سبیل ندرت کتابت میں آئیں نہ یہ کہ تدوین ان کی شروع ہو گئی۔

باب فی الترخیصۃ فیہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ فَيُحِبُّهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا سَمْعَ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيُحِبُّهُ وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ وَأَوْ مَا يَمِينِكَ الْخَطَّ.

باب کتابت حدیث کی رخصت میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ تھا ایک مرد انصاری کہ بیٹھا تھا مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سنتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں اور پسند آتی تھیں اس کو اور یاد نہ رہتی تھیں۔ سو شکایت کی اس نے اپنی یاد نہ رہنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں سنتا ہوں آپ کی حدیثیں اور مجھے اچھی لگتی ہیں اور یاد نہیں رہتی مجھ کو سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لے تو اپنے داہنے ہاتھ سے اور اشارہ کیا آپ نے ہاتھ سے لکھنے کی طرف۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں یعنی قوی نہیں، سنائیں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ نَدَاكُمْ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو شَاهٍ الْكُتُبِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُتُبِيُّ الْإِنِّي شَاهِدٌ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةً.

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث میں یعنی خطبہ کی تقریر بیان کی تو کہا ابو شاہ نے لکھو اور بھیجئے مجھ کو یا رسول اللہ تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھو دو ابو شاہ کو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شیبان نے بھیجی ہیں ابی کثیر سے مانند اس نے۔

مترجم پوری روایت صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے یوں مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ پر کھڑے ہوئے آپ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس پر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے روکا کہ سے اصحاب قبیل کو اور مسلط کیا اس پر اپنے رسول کو اور مومنوں کو اور وہ حلال نہیں ہوا کسی کے لیے قبل میرے اور میرے لیے حلال ہوا ایک ساعت دن کی اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسی کے لیے سو نہ بھگایا جاوے شکار اس کا اور نہ توڑا جاوے کانٹے دار درخت اس کا اور حلال نہیں گری پڑی چیز اس کی اٹھانا مگر جو تباہ پھرے اور جس کا کوئی شخص مارا جاوے وہ دوام میں مختار ہے یا دیت لے لیوے یا قصاص میں قاتل کو قتل کرے، سو عباسؓ نے عرض کی مگر اذخرہ یا رسول اللہ، ہم اس کو اپنی قبور اور بیوت میں ڈالتے ہیں تو فرمایا آپ نے کہ خیر اذخرہ کے اٹھانے کا مضائقہ نہیں سو کھڑے ہوئے ابو شاہ کہ ایک مرد تھے یمن کے اور عرض کی انہوں نے کہ مجھے لکھو ادبھیے یا رسول اللہ! تو فرمایا آپ نے لکھ دو ابو شاہ کو، ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ کیا چیز وہ لکھواتے تھے کہا انہوں نے یہی خطبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ میں پڑھا۔ انتہی پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر حدیث کی اور یہ آخر امر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس یہی اول منسوخ ہے جیسا ہم نے باب گذشتہ میں اشارہ کیا تھا طرف اس کی۔

روایت ہے ہمام بن منبہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابو ہریرہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ کوئی نہیں ہے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ حدیث جانتے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ -

ف: یہ حدیث حسن ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہیں اپنے بھائی سے تو ان کے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہے۔

باب بنی اسرائیل سے روایت کر نیکے کے بیان میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک آیت ہو یعنی غائبین کو اور روایت کر و بنی اسرائیل سے کہ اس میں کچھ حرج نہیں اور جو مجھ پر جھوٹ باندھے قصداً وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدَّثُوا عَنِّي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعِدًّا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَ كَا مِثْنِ النَّارِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن لیسار نے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابی کثیر سلولی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ پہنچاؤ مجھ سے اگرچہ ایک آیت ہو ظاہراً آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہیں اور احادیث بھی اسی میں داخل ہیں اس لیے جب قرآن باوجود اس کے کہ مشتمل و منتشر ہے اور حاملین اور ناقیلین اس کے بہت ہیں اور رب العالمین نے اس کی

حفاظت کا وعدہ بھی کیا ہے اس کے پہنچانے کا ہم کو حکم ہوا تو حدیث کا پہنچانا تو بدعتِ اعلیٰ ضرور ہوا۔ یا مراد آیت سے سلام علیہ جامع احکام شرعیہ ہے جو از قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو معنی حدیث یہ ہوں گے کہ پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک حدیث ہو اور وہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالیٰ خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہے کہ وہ تفسیر کتاب پر نوری ہے۔ قولہ اور روایت کردہ بنی اسرائیل سے الا یعنی حکایت کردہ اور خبر روان چیزوں کی کہ ان سے سنتے ہو اور رنگ نہ کرو ان سے روایت کرنے میں اس خیال سے کہ عمل روایت میں احتیاط واجب ہے اور روایت اتصال سند کی پر ضرور تھی اور نقل کرنا عدل ثقفہ منابطہ سے لازم ہے اور چونکہ قبل اس کے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متیخ ہوا چاہتے ہو اپنے دین میں جیسے کہ یہود نصاریٰ متیخ ہیں چنانچہ جائزہ سے یہ مضمون مروی ہے۔ اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال ان کے ان سے نقل کر دو اور ان سے عبرت لو تو کچھ مضائقہ نہیں نہ شرائع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ سے منسوخ ہو چکے ہیں اور اگر ان کی سند متصل انبیاء و تک نہ ملے تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ مقصود عبرت لینا ہے نہ اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسی عقیدہ کی کہ اس کے لیے شریعت محمدیہ کافی ہے۔ کذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ

باب تعلیم خیر کے اجر میں

روایت ہے انس بن مالک سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کو سونہ پائی آپ کے پاس سواری کہ سوار ہوتا اس پر سو بھید یا آپ نے اس کو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اس نے اس شخص کو اور خبر دی اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپ نے بتلانے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنے والے کے ہے۔

بَابُ مَا جَاءَتْ الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ -

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحِمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ

مَا يَحِمِلُهُ فَدَلَّ عَلَى آخِرٍ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَكَ فَقَالَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى

الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ -

و! اس باب میں ابی مسعود رضی اور یریدہ رضی سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

روایت ہے ابی مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کی اس نے کہ میرا جانور مر گیا ہے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاؤ تم فلا نے شخص کے پاس سو گیا وہ اس کے پاس اور سواری دی اس نے اس شخص کو تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حالات کرے کسی چیز پر اسکو ثواب ہے مثل کرنے والے کے یا فرمایا مثل عامل کے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِمِلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أَبْدَعُ

بِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّتِ

فَلَا تَأْتَا تَأْتَا فَعَمَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ آخِرٍ

فَاعِلِهِ أَوْ قَالَ عَامِلِهِ -

و! یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمر و شیبانی کا نام سعید بن ایسا ہے اور ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمر ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی عمر و شیبانی سے انہوں نے ابی

مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور کہا اس میں مثل اجر فاعلمہ کے اور شک نہ کیا اس میں

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِشْفَعُوا وَتُوجَرُوا وَيَقْفَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ -

روایت ہے ابی موسیٰ اشعریٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعت کرو تاکہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ ابن ابی موسیٰ ہیں کہ روایت کی ان سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے اور برید کی کنیت ابو بردہ سے وہ بیٹے ہیں ابی موسیٰ اشعریٰ کے۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ قتل کیا جاوے ظلم کی راہ سے مگر یہ کہ ہوتا ہے ابن آدم پر ایک بار گناہ اس کے خون سے اور یہ اس لیے ہے کہ اس نے پہلی راہ ڈالی قتل کی اور عبد الرزاق نے کہا سق اور معنی اسق اور سق کے ایک ہی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ نَفْسٌ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا ذَلِكَ لِأَنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسَقَ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَقَ الْقَتْلَ - (ف) یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی۔

بَابُ رَفِيٍّ مِّنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبَعَهُ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف اس کو ثواب ہوگا مانند ثواب ان لوگوں کے جنہوں نے اس کی فرمانبرداری کی بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں سے کچھ گھٹے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے دعوت دینے والے کو ماننے والوں کے برابر ثواب دے گا یہ نہیں کہ ان کے ثواب سے کاٹ کر اسے دیا جاوے اور جس نے بلایا ضلالت کی طرف اس کو گناہ ہوگا ان لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں نے اس کی بات مانی نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَتْ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ أَجْرًا مِّنْ يَّتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ مِثْلُ أَثَامِ مَنْ يَّتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَثَامِهِمْ شَيْئًا -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

متوجہم جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف یعنی ایمان و توحید اور اتباع سنت کی طرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیاء امور ملت میں اور اصلاح علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت سے لبرف اموال و بذل سعی لسانا و جنانا اس کو اجر ہے قیامت تک ان سب کا جتنے تابع ہوں اس کے اور قبول کریں اس کی دعوت کو اور داخل ہیں اس میں محدثین بابرکت کہ جن کی تالیف سے ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک ان کے ثمرات و برکات سے سائر امت مالا مال ہے اور شامل ہیں اس میں مجتہدین امت کہ جن کے استنباطات صحیحہ سے ایک عالم مستفید ہوا اور مشرک ان کے انوارا جہادات سے ہر ایک خوش حال ہے اور اسی طرح ہر واعظ و ناصح و داعی الی الخیر و مؤید ملت و تابع سنت کو اس بشارت سے اپنے حوصلہ کے موافق اور سعی کے مطابق حصہ سے قولہ جس نے بلایا ضلالت کی طرف یعنی بدعت

نکال کر سنت نکالی، ظلم و جور و جہاکی رسم کمال۔ افعال شرکین سے بچنے اور عبادت میں شریعت کے ساتھ رہنے کے لئے لوگوں کو سکھانے، فسق و فجور کی ترغیب، کذب و زور کی ترغیب، حدیثات امویہ کی ترویج، لوگوں کے ذہنوں میں کفر کی اس نے اپنے بارگاہ کے ساتھ اپنے اتباع کا بھی وبال و نکال کر دیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا۔ معاذ اللہ من ذلک اور داخل ہے اس میں وعید میں ہر داعی بدعت اور داعی سنت اور واقع احکام ملت اور مروج حدیثات اور مزین دعوت مشیر متن باعث آفات موجد سیئات و خطیئات۔

روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اچھا طریقہ پھیلا یا اور لوگ تابع ہو گئے اس کے اس طریقہ حسن میں سوا اس کے لیے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اس کے تابعین کے مانند بغیر اس کے کہ گھٹایا جاوے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نکالا بڑا طریقہ اور لوگوں نے تابعداری کی اس کی ہوگا اس پر جو جہر اس کے عمل کا اور جو جہان لوگوں کا کہ تابع ہوئے اس کے بغیر اس کے کہ گھٹایا جاوے ان کے بارگاہ سے کچھ۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّكَ خَيْرٌ فَاتَّبِعْ عَلَيْهَا نَلَّهُ أَجْرًا وَمِثْلَ أَجْرِ مَنْ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَقْضٍ مِنْ أَجْرِ هِمِّ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّكَ شَرًّا فَاتَّبِعْ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وَثْرًا سَاءٌ وَمِثْلُ أَوْثَرٍ أَرَمِنَ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَقْضٍ مِنْ أَجْرِ هِمِّ شَيْئًا۔

و: اس باب میں حدیث سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے جریر بن عبد اللہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبد اللہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی عبد اللہ بن جریر سے بھی انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

متروجم قولہ اچھا طریقہ پھیلا دیا یعنی کسی مری ہوئی سنت کو جلا دیا یا کسی شعار اسلام کو جاری کر دیا یا صدقات و خیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کر دیا اور رواج دے دیا کہ لوگ اس کے خوگر اور معتاد ہو گئے اور یہ مراد نہیں کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اس لیے کہ حضرت نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے شرالامور محدثا تہا پھر طریقہ محدث کو حضرت سنت خیر کیوں فرمائیں گے، قولہ اور جس نے نکالا بڑا طریقہ یعنی احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اس پر قیامت تک اتباع کا وبال پڑے گا اس میں بڑی تہدید ہے جہلا صوفیہ کو اور لطلہ معتدہ کو جو رات اور دن ہزار ہا بدعات نکالتے چلے جاتے ہیں اور ان کے اتباع بلا تاہل قبول کرتے ہیں اور رسوم مشائخین کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اکل جانتے ہیں اور اس و اعیاد میں ان کا اجراء موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہیں۔

باب سنت کی پابندی اور بدعت سے بچنے کا

روایت ہے عرابض بن ساریہ سے کہا نصیحت کی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد

عَنْ الْعُرَابِضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ

صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَعَتْ مِنْهَا
الْحَيُونَ وَوَجِدْتُمْ مِنْهَا الْقُلُوبَ فَقَالَ رَجُلٌ
إِن هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُرَدِّعٌ فَمَاذَا تَعْمَهُدُ
إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أُوَصِّيكُمْ بِتَقْوَى
اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنِّي عِبْدُ
عَبَسِيٌّ فَإِنَّهُ مَنِ تَعَشَّ مِنْكُمْ يَزِي
إِخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ
الْأُمُورِ يَا نَهَاضًا لَهُ فَمَنْ آذَرَكَ ذَلِكَ
مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالتَّوَاجِدِ
کی سنت کو مضبوط پکڑو و دانٹوں سے ۔

بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ بہنے لگیں اس سے آنکھیں یعنی ہم
سب رونے لگے اور کانپ گئے اس سے دل یعنی خوب خدا
سے سو عرض کی ایک مرد نے کہ یہ نصیحت تو رحمت ہونے والے
کی ہے سو کیا وصیت فرماتے ہیں آپ ہم کو اسے رسول اللہ
کے فرمایا آپ نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو اللہ سے ڈرنے
کی اور بات سننے اور کہا مانتے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک
تبدہ حبشی اس لیے کہ جو زندہ رہے گا تم میں سے دیکھے گا
اختلاف کثیر سو بچو تم نئے نکلے ہوئے ۔ ۔ ۔ کاموں سے اس لیے
کہ نئے کام پر چلنا گمراہی ہے سو جس نے پایا تم میں سے اس بدت
کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفائے راشدین ہدایت والوں

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے عباس
سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے روایت کی ہم سے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے کہ
روایت کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبد الرحمن بن عمرو سلمی سے انہوں
نے عباس بن ساریہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور عباس بن ساریہ کی کینت ابو نجیح ہے اور روایت کی
کئی یہ حدیث مجرب بن حجر سے انہوں نے روایت کی عباس بن ساریہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَالِ
بْنِ الْخَارِثِ ائْتِنِي بِأَعْلَمَ مَا أَعْلَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أَمِيتَتْ
بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا
وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَّ لَهَا لَأَيُّ مَنَّا هَذَا
رَسُولُكَ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَثَامِ مَنْ عَمِلَ
بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْثَرِ الْأَثَامِ شَيْئًا ۔

روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بلال بن خاریث سے کہ جانو اور معلوم کرو عرض کی انہوں نے کہ
جاتا ہوں میں اسے رسول اللہ کہ فرمایا آپ نے بیشک جس نے
زندہ کی ایک سنت میری سنتوں سے کہ مگر گئی ہو وہ میرے بعد
ہوگا اس کو ثواب ان لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اس پر
بغیر اس کے کہ گھٹے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نبی بدعت
نکالی گمراہی کی کہ نہیں پست کرتا اس کو اللہ اور رسول اس کا ہوگا اس پر
وبال اور گناہ مثل گناہ ان لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے اس پر نہ گھٹے

گا ان کے گناہوں سے کچھ ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبیدہ وہ صحیح ہے شامی اور کثیر بن عبد اللہ وہ بیٹے ہیں عمرو بن عوف مزنی کے ۔

النَّاسُ أَيْمَانًا ۖ أُولَٰئِكَ يَلْبِغُونَ الْعِلْمَ فَكُلُّ
 يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ۔
 لوگ بلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہوں گے علم کو پھر نہ پاویں گے کسی
 کو علم میں زیادہ مدینہ کے عالم سے بڑھکر۔

ف ایہ حدیث حسن ہے یعنی جو ابن عبیدین سے مروی ہے اور ابن عبیدین سے یوں بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا مراد عالم مدینہ
 سے امام مالک بن انس ہیں کہا اسحاق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عبیدین سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام ان کا عبدالعزیز بن عبدالقادر
 ہے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبدالرزاق نے مراد اس سے مالک بن انس ہیں۔

متوجہم: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے پیدا ہوئے ۹۵ھ ہجرت
 میں اور حجاز میں رہتے تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور سترھویں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنی لوگوں کو درس
 دینے لگے اور پہچانی گئی ان کے لیے امامت، ابن خلکان نے کہا وفات پائی انہوں نے ربیع الاول میں ۱۷۹ھ میں پس عمر مبارک
 ان کی جو راسی سال ہے اور مدفون ہوئے یقیناً میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا کہ وہ ثقہ تھے مامون تھے نہایت پرہیزگار تھے اور فقیہ تھے
 اور محدث حجت الہی تھے خلق پر اور کبار تبع تابعین تھے ابن خلکان نے کہا لیا انہوں نے علم قرأت نافع بن ابی نعیم سے اور سنا
 انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی ان سے یحییٰ نے اور ادراعی اور یحییٰ بن سعید نے۔ امام مالک نے
 فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہاں تک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے
 کہ میں نے ایک منادی کو سنا کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ تہذیب سے لوگوں کو سوا مالک بن انس کے اور ابن ابی ذئب کے۔ اور
 تیسرا اصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہا انہی میں ہیں شافعی اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبدالرحمن
 مخزومی اور عبدالعزیز بن ابی حازم اور یہ لوگ ان کی نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا ان سے علم کو معین بن عیسیٰ فراد اور عبدالملک بن عبدالعزیز
 باحیثون اور یحییٰ بن یحییٰ اندلسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب اور اصبع بن فرج اور یہ لوگ استاد ہیں بخاری اور مسلم اور
 ابو داؤد اور ترمذی اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہیں حدیث کے اور وہب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک
 کوئی زیادہ امین نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا امام مالک سے بڑھکر۔ یحییٰ بن سعید نے کہا قوم میں کوئی اصح نہیں امام مالک
 سے زیادہ، امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عبیدین نہ ہوتے تو علم اہل حجاز کا تشعب لے جاتا۔ اور کہا کہ جہاں کا ذکر ہو تو امام
 مالک ایک ستارہ روشن ہیں اور اس قدر علم حدیث کا ادیب ان کی نظر میں تھا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک دن میں امام مالک کی
 محفل میں ان کی منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں ایک بچھو تھا کہ اس نے سولہ جگہ ڈنگ مارا
 اور پیرہ ان کا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منقطع نہ کرتے تھے پھر جب فارغ
 ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے میں نے کہا اے ابوالعباس میں نے تمہارا عجیب حال دیکھا انہوں نے فرمایا ہاں اور مجھے خبر کی
 اور کہا کہ میں نے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ اور جعفر بن سلیمان سے لوگوں نے کہا کہ امام مالک
 تمہاری بیعت کو کچھ نہیں سمجھے سو وہ غضبناک ہوا اور ان کو بلایا اور بہت ایذا دی اور کورے مارے اور ہاتھ کھینچے یہاں تک کہ شانہ ان
 کا اتر گیا اور اس کے بعد ان کی بزرگی اور عزت لوگوں میں اور زیادہ ہو گئی چنانچہ اس شانہ اترنے کے قدر سے وہ ہاتھ نہ بانڈھ سکتے
 تھے نہ یہ کہ کسی دلیل سے متمسک ہوں۔ مگر انہوں نے کہا میں داخل ہوا امام مالک پر مرض

موت میں ان کو روتے دیکھا سو میں نے سبب رونے کا پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں نہ روئے اللہ تعالیٰ میں عدوت رکھا ہوں کہ نہ فتویٰ میں نے اپنی رائے اور تیاس سے دیتے ہیں ہر ایک عوض میں ایک کو لانا دنیا میں کھا لیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا اور کاش کہ میں نے کوئی فتویٰ اپنی رائے سے نہ دیا ہوتا اور یہ قول دلالت کرتا ہے ان کے کمال و روح اور تقویٰ اور احتیاط پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان پر اور بلند کرے درجہ ان کا اعلیٰ علیین میں اور داخل کرے اس فقیر کو ان کے محبین اور مخلصین میں اور جگہ بے حجت المادوی میں بیعت ان کے آمین یا رب العالمین۔

باب علم کے افضل ہونے میں عبادت سے

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ یعنی عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ۔

يَا بَأْسَ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقِيهِ عَلَى الْعِبَادَةِ -
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ -

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ولید بن مسلم کی روایت سے۔

روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایک مرد مدینہ سے ابی الدرداء کے پاس اور وہ دمشق میں تھے تو پوچھا ابوذر نے کیوں آئے تم اسے بھائی میرے کہا اس نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے ایک حدیث کی کہ تم بیان کرتے ہو اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو الدرداء نے کیا تم نہیں آئے کسی اور حاجت کو اس نے کہا نہیں، کہا ابو الدرداء نے نہیں آئے تم تجارت کو کہا نہیں، کہا نہیں آئے تم مگر اس حدیث کے طلب کو پھر کہا ابو الدرداء نے کہ بے شک میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو چلے کوئی راستہ چھوڑتا ہوا اس میں علم کو آسان کر دے گا اسی کے لیے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے ایک راستہ طرف جنت کے اور بے شک فرشتے بچھاتے ہیں اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کے لیے اور عالم کے لیے مغفرت مانگتے ہیں جو لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کی تاروں پر اور بے شک علماء و ارباب ہیں پیغمبروں کے اور پیغمبروں نے ورثہ نہ چھوڑا دینا و درہم کا ہا کہ ورثہ چھوڑا ہے علم کا سو جس نے علم حاصل کیا اس نے حصہ وافر لیا۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ مَرَجُلٌ مِّنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ابْنِ الْأَمْرَادِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ قَالَ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَحْمَدُ تَالَ حَدِيثٌ بَلَّغَنِي أَنَّكَ تَحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا جِئْتَ لِعَاجِزَةٍ تَالَ لَا قَالَ أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ تَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتَ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَأَتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنِ اتَّكَفَأَ لَتَضَعُ أَجْرَتَهَا رِضَى لَطَائِبِ قَرَاتِ الْعَالِمِ لِيَسْتَعْفِرَ لَهُ مَنَ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنَ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْيَتَيَانِ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوْرَثُوا دِيْنًا مَّا وَرَاكَ دِيْنُهُمَا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ فَقَدْ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ -

ف اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن ربیع کی روایت سے ادا اسناد اس کی میرے نزدیک متصل نہیں اسی طرح روایت کی ہم سے محمود بن خدش نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن ربیع بن حیوۃ سے انہوں نے روایت کی داؤد بن جمیل سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے محمود خدش کی روایت سے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا
أَخَافُ أَنْ يُبَيِّنَ أَوْلَاهُ آخِرًا فَحَدَّثْتُ
بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللَّهَ فِيمَا
تَعْلَمُ۔

روایت ہے یزید بن سلمہ سے کہ عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ میں سنتا ہوں آپ سے بہت سی حدیثیں اور ڈرتا ہوں میں کہ بھلا دیں مجھے آخر ان کا اول ان کے کو یعنی نبی میں کچھ حدیثوں کو یاد کرنے لگوں تو خوف ہے کہ پہلی بھول جائیں پس فرما دیجئے مجھ سے ایک ایسی بات کہ وہ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کے باعتبار معنی اور مطلب کے تو فرمایا آپ نے ڈر تو اللہ سے ان چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرمات شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں ان سے محترز رہ بخوف خداوند تعالیٰ۔

ف! یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اس کی متصل نہیں اور میرے نزدیک وہ مرسل ہے اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ
فِي مُتَاقِي حُسْنٍ سَمِيَّتٍ وَلَا فِقْهِ فِي الدِّينِ۔
روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں ایک حسن اخلاق اور دوسری سمجھ دین میں۔

ف! یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کی اسناد سے مگر خلف بن ایوب کی روایت سے اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو ان سے سوا محمد بن عکاکے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کہ وہ کیسے شخص ہیں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَدَن
أَحَدُهُمَا عَابِدًا وَالْآخِرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلُ الْعَالِمِ
عَلَى الْعَابِدِ لِقَضِي عَلَى أَدَاكُمْ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَ
مَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَنْظُرُونَ
حَتَّى التَّمَلُّةُ فِي جُحُورِهَا وَحَتَّى الْحُوتُ
يَنْصَلُونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ۔
روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ ذکر کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو مردوں کا ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنیٰ پر پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے اور آسمان اور زمین کے سب لوگ یہاں تک کہ چوہنٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی یعنی پانی میں ڈھائے خیر کرتے ہیں اور رحمت دھتتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو نیک بات سکھادے۔

يَعْتَدُ حَتَّى تُوْمِنُوا وَلَا تُوْمِنُوا حَتَّى تَعَايُنُوا
 أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمْ وَلَا تُحَاطَبُ بِكُمْ
 أَنْتُمْ وَالسَّلَامُ بَيْنَكُمْ۔

کہ نہ داخل ہو گے تم حنیت میں جب تک مومن نہ ہو گے اور مومن
 نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو گے اور کیا نہ بتاؤں
 میں تم کو ایک ایسی چیز کہ جب تم اس کو بجا لاؤ آپس میں ایک
 دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اسے آپس میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور
 عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب فضیلت میں سلام کے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا
 جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَشْرًا وَجَاءَ آخِرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ
 رَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخِرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُونَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دس نیکیاں ہیں یعنی اس قائل کے لیے پھر آیا
 دوسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بیس۔ پھر آیا تیسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ
 وبرکاتہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس یعنی ہر لفظ کے عوض میں
 دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے اور اس باب میں
 ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے۔

باب استیذان کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ إِسْتَأْذَنَ أَبُو
 مُوسَى عَلَى عَمْرٍَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ
 فَقَالَ عَمْرٍَا وَاحِدًا ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ
 قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَقَالَ عَمْرٍَا
 ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
 أَدْخُلْ فَقَالَ عَمْرٍَا ثَلَاثًا ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عَمْرٍَا
 لِيَتَوَابَ مَا صَنَعْتَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلِيٌّ بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ
 مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللَّهِ
 لَتَأْتِيَنِي عَلَىٰ هَذَا ابْرُهُانِ وَبَيْتِنَا أَوْ لَا فَعَلَقَ
 بِكَ قَالَ فَاتَانَا وَنَحْنُ رَافِقَةٌ وَمِنَ الْأَنْصَارِ

روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ اذن مانگا ابو موسیٰ نے حضرت
 عمر کے گھر میں آنے کا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں سو کہا
 عمر نے ابھی تو ایک بار اذن مانگا ہے انہوں نے پھر چپ رہے
 ابو موسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں تو کہا عمر نے
 دوبارہ ہوا ان کا اذن پھر چپ رہے ابو موسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام
 علیکم کیا داخل ہوں میں تو کہا عمر نے تین بار ہوا ان کا اذن مانگنا
 پھر لوٹ چلے ابو موسیٰ سو عمر نے اپنے دربان سے کہا کیا کیا ابو موسیٰ
 نے۔ دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمر نے میرے پاس لاؤ ان کو
 پھر چپ لایا وہ ابو موسیٰ رض کو عمر نے کے پاس کہا حضرت عمر نے کیوں
 کیا تم نے یہ کام انہوں نے کہا یہ سنت ہے کہا سنت ہے قسم اللہ

قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَسْتُمْ أَعْلَمُ النَّاسِ
بِعِدْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُرْسِيْبِيذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ
وَإِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُبَايِعُونَهُ فَقَالَ
أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ رَأَيْتُ مَا سَأَلْتُمْ فَقُلْتُ مَا
أَصَابَكَ فِي هَذَا مِنَ الْعُقُوبَةِ فَأَنْشُرِيْكَ قَالَ
فَأْتِيْ عُمَرُ فَأَخْبَرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ
عَلِمْتُ بِهَذَا -

کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اس کی سنت ہونے کی یا گواہ، نہیں تو
میں بہت کچھ تنبیہ کروں گا تم کو کہا ابو سعید نے پھر آئے ابو موسیٰ ہمارے
پاس اور ہم ایک جماعت کے ساتھ انصار سے بیٹھے ہوئے تھے سو کہا
انہوں نے کہ اے گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب زیادہ جانتے والے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو، کیا نہیں فرمایا ہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگنا چاہتے تین بار پھر اگر اذن ملا تو داخل
ہو گم میں ورنہ لوٹ جائے، پھر لوگ ابو موسیٰ سے خوش طبعی کرنے لگے
یعنی کہنے لگے کہ بہتر ہے کہ عمر ہمیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں
طرافت کی کہنے لگے کہا ابو سعید نے سواٹھایا میں نے اپنا سر ان کی طرف

اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں یعنی جو عمر سے تم کو پہنچے کہا راوی نے کہ پھر آئے ابو سعید حضرت عمرؓ کے پاس اور خبر دی
ان کو اس امر کی یعنی کہا کہ حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جاوے تب فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ میں
یہ نہ جانتا تھا۔

ف: اس باب میں علی اور ام طارق مولانا سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن
اباس ہے اور کنیت ابو مسعود اور روایت کی یہ حدیث اور لوگوں نے بھی انکے سوا ابی نصرہ سے اور ابو نصرہ عبدی کا نام منذر بن
مالک بن قطع ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا
فَأَذِنَ لِي -

روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا انہوں نے کہ اذن مانگا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پس مجھ کو اذن دیا
اندر آنے کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو اعتراض کیا ابو موسیٰ پر
تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار چاہیے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جاٹے اور عمر رضی اللہ عنہ نے
اذن مانگنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پھر اذن ملا ان کو، اور نہیں معلوم تھی حضرت عمرؓ کو یہ بات جو روایت کی ابو موسیٰ نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے غرض یہ کہ حضرت عمرؓ کو معلوم نہ تھا کہ حضرت نے تین استیذان کے بعد
لوٹ جانے کا حکم فرمایا ہے اسی لیے وہ ابو موسیٰ پر معترض ہوئے۔

بَابُ كَيْفَ سَأَدُ السَّلَامِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ
وَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي نَاحِيَةِ
الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ وَفَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ

باب جواب سلام کے بیان میں
روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد
مسجد میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک
کنارے میں پھر نماز پڑھی اس نے یعنی جلدی جلدی بغیر تعویل ارکان

اللّٰهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ إِسْرَاجِعُ
فَضَلَّ يَأْتِكَ لَمْ تَصَلِّ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ
بَطُولِهِ -

کے پھر آیا آنحضرت کے پاس اور سلام کیا آپ پر سو فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک یعنی تجھ پر بھی سلام ہے اور جا پھر نماز
پڑھا اسیلئے کہ تو نے نماز کامل انا نہیں کی اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل -

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے، سو اس میں
یوں کہا کہ روایت ہے سعید مقبری کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کی اصح ہے -

بَابٌ فِي تَبْلِيغِ السَّلَامِ

باب سلام کہلا بھیجنے اور سلام لے جانے
کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا
إِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرَأُ بِالسَّلَامِ قَالَتْ وَعَلَيْهِ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -

روایت ہے ابی سلمہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
ان سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا حضرت عائشہ
سے کہ جبریل تم کو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا حضرت عائشہ نے ان
لفظوں سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی ان پر سلام ہے اور رحمت

اللہ کی اور برکتیں اس کی -

ف: اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ ابن نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے بھی ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے -

بَابٌ فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

باب اسکی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَتَوْجَلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ
أُولَهُمَا بِاللَّهِ -

روایت ہے ابی امامہ سے کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ یا رسول اللہ دوم جب میں آپس میں تو کون ان میں سے
پہلے سلام کرتا ہے فرمایا جو نزدیک تر ہے ان میں سے اللہ کی طرف

یعنی وہی پہلے سلام کرتا ہے -

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے ابو فروہ رہاوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے ان کے محمد بن یزید ان سے مناکیر روایت
کرتے ہیں -

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

باب سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی
کراہت میں

عَنْ عَبْدِ رَبِّ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ، مت

قَالَ كَيْسٌ مِّنَّا مَنْ كَسَبَهُ بِغَيْرِ كَالَا تَشْتَهُوْا
بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَىٰ يَا قَتْلَسَلِيمٍ الْيَهُودُ
أَنَّ شَارَهُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسَلِيمُ النَّصَارَىٰ الْإِشَارَةَ بِالْأَكْفِ.

تشبیہ کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ اس لیے کہ تسلیم یہود کی اشارہ
کرنا انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا ہتھیلیوں کے ساتھ
یعنی پس تم ایسا مت کرو۔

ف: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور روایت کی ابن مبارک نے یہ حدیث ابن ابی عمیر سے اور فروانہ نے کیا اس کو۔

منزجہم یعنی مشابہت نہ کرو یہود و نصاریٰ کی کسی فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ گفتا کرتے ہوں گے سلام میں یا جواب
میں اشارہ پر نہ ترک لفظ سلام کہ سنت اہیاس ہے اور یہ حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)

بَابُ لِرُكُوكِمْ بِسَلَامٍ كَرْنِي كِي بِيَانِ مِي

روایت ہے سيار سے کہا انہوں نے کہ میں چلا جاتا تھا ثابت
بنانی کے ساتھ سو گزر سے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا
مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تھا انس کے ساتھ سو گزر سے وہ لڑکوں
پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے انس نے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جاتا تھا سو گزر سے آپ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ ثَابِتِ
الْبَنَانِيِّ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبِيَّانِ فَسَلَّمَا عَلَيَّ فَقَالَ ثَابِتٌ
كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبِيَّانِ فَسَلَّمَا عَلَيَّ
فَقَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَرَّ عَلَيَّ صَبِيَّانِ فَسَلَّمَا عَلَيَّ.

ف: ایہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انس سے روایت کی ہم سے
قتیبہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماندا سکے۔

بَابُ عَمُورَتُوں پَر سَلَامِ كَرْنِي كِي بِيَانِ مِي

روایت ہے اسماء بنت یزید سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزر سے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں
کا وہاں بیٹھا تھا پس اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے سلام کا
اور اشارہ کیا عبد الحمید راوی نے اپنے ہاتھ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ تَحَدَّثُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا
وَعَصِيْبَةُ مَرْثِ النَّسَاءِ قَعُودٌ فَأَوْحَى بِسَيْدٍ
بِالتَّسْلِيمِ وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِسَيْدِهِ.

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا احمد بن حنبل نے عبد الحمید بن بہرام کی روایت شہر بن حوشب سے لا باس ہے اور کہا محمد نے شہر بن
حوشب حسن الحدیث ہے اور قوی کہا ان کو اور کہا کہ کلام کیا ان میں ابن عون نے پھر روایت کی انہوں نے بلال بن ابی زینب سے انہوں
نے شہر بن حوشب سے، روایت کی مجھ سے ابو داؤد نے انہوں نے نصر بن شمیل سے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ شہر کو
چھوڑ دیا محدثین نے کہا نقر نے تزکوہ یعنی طعن کیا ان پر

بَابُ كَهْرٍ مِي آئِي كِي وَفْتِ سَلَامِ كَرْنِي كِي بِيَانِ مِي

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا انہوں نے کہ بیان کیا

بَابُ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ أَنَسُ

مجھ سے انس نے کہ فریاد مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسے بیٹے میرے تیب داخل تو اپنے گھر والوں پر تو سلام کر ان پر
کہہ کت انوگی تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر۔

قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ مِثْلَ مَا
يُرُكُّ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے۔

متوجہ: اس زمانہ کے بعض نادانوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو یا بی بی بہن اور عورتوں کو سلام کرتے نہایت
شرماتے ہیں اور اگر کسی نے مرمانگی کر کے سلام کہہ بھی لیا تو عورتیں جواب دینے کو عار جانتی ہیں، ان کی شرم کو سلام ہے۔

باب قبیل کلام سلام کرنے کے بیان میں

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سلام کلام سے اول کرنا چاہیے اور اسی اسناد سے مروی
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مت بلا کسی کو کھانے
کی طرف جب تک وہ سلام نہ کرے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْبِلُ الْكَلَامَ
وَيَهْدُ الْإِسْنَادَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ -

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسے اس سند سے سنائیں نے محمد سے کہتے تھے عنیہ بن عبد الرحمن ضعیف ہیں
حدیث میں ذاہب ہیں اور محمد بن راذان منکر الحدیث ہیں۔

باب ذمی پر سلام کرنے کی کراہت میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مت شروع کرو تم یہود و نصاریٰ پر سلام کو یعنی ان سے پہلے
مت کرو اور جب ملو تم ان سے راہ میں تو لاچار کرو اس کو
راہ تنگ کی طرف۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الذَّمِّيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى
بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ قَاطِطُوا دُورَهُ
إِلَى أَصْبِقِهِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

متوجہ: ابتداء سلام یہود و نصاریٰ سے بظاہر حدیث مذکورہ سے ہے اور جواب دینا ان کے آگے مستور ہے اور لاچار کرو
یعنی وسط طریق میں ان کو چلنے نہ دو بلکہ کناروں میں راہ کے چلیں۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل
ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے السلام
علیک یعنی بجائے سلام علیک کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیکم یعنی تمہیں پر سو کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب سنی ان کے
بے ادبی تو کہا میں نے تم پر ہی سلام اور لعنت، تب فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ دست

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِتَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ
وَدَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ
عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِتَّ
مَنْ يَكْفُرُ بِكَ فِي الْأَمْرِ كَلَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ

أَكْرَمَ تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ كُنْتُ
عَلَيْكُمْ -

رکھتا ہے نرمی کو سب کاموں میں عرض کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ
آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا بے ادب بات کہی آنحضرت نے
فرمایا میں نے بھی ان کا جواب دے دیا تھا کہ تم ہی پر ہے یعنی اتنا
ہی کافی ہے زیادہ سختی ضرور نہ تھی -

ف: اس باب میں ابی بصیر غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبد الرحمن جہنی سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔
متوجہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے جواب میں وہ علیکم فقط کہتا جاہلیہ اور وہ حضرت سے براہ عداوت السام
علیکم کہتے تھے یعنی تم پر موت پڑے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ
الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

باب جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں اس
پر سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ أَسْمَةَ بِنْتِ مَيْمُونَةَ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِمَجْلِسٍ فِيهِ إِخْلَاطٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ -

روایت ہے اسمہ بنت میمونہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے
ایک مجلس پر کہ اس میں مسلمان اور یہود ملے ہوئے بیٹھے تھے پھر سلام
کیا آپ نے ان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ التَّرَاكِبِ عَلَى
الْمَاشِي

باب ان بیان میں کہ سوار سلام کرے
پیادے پر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ التَّرَاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى
الْقَاعِدِ وَالْقَاعِلُ عَلَى الْكَثِيرِ وَمَا أَذَى مِنَ الْمُتَنَبِّهِ فِي
حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ -

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور قعودی جماعت
کے لوگ بڑی جماعت پر اور زیادہ کہا ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں
کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر۔

ف: اس باب میں عبد الرحمن بن شبل سے بھی روایت ہے اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے
ابو ہریرہ سے کئی سندوں سے اور ابوب نعیمانی اور یونس بن عبید اور علی بن تیزید نے کہا ہے کہ حسن کو ابو ہریرہ سے سماع نہیں۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْقَائِمُ مِنَ عَلَى الْمَاشِي
وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِلُ عَلَى الْكَثِيرِ -

روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سلام کرے سوار پیادے پر اور پیادہ کھڑے ہوئے پر اور قعودی
لوگ بہت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو علی جہنی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاشِي عَلَى

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلتے والا بیٹھے ہوئے پر اور

الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ -

اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

ف: یہ حدیث حسن سے صحیح ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

باب مجلس میں بیٹھتے اٹھتے وقت سلام کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنَّ بَدَأَ اللَّهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ قَلْبُكَ جَلِيسٌ لَمْ تَرَأَ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلْيُسَلِّمْ الْأُولَى بِأَخْتِ مِثْلِ الْآخِرَةِ -

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہنچے کوئی تم میں سے کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہاں کے لوگوں پر پھر اگر اس کا بچا ہے بیٹھنے کو تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ ضرور نہیں ہے پچھلے سے یعنی دونوں ضرور ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ الْكَاسِيَةِ أَنْ قِيَامَةَ

باب گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اذن مانگنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَدَرَأَ عَوْرَتَهُ أَهْلُهُ فَقَدْ آتَى حَدًّا لَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ نَوَآتُهُ حِينَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ عَيْنَيْهِ مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابِ كَاسِيَةٍ لَمْ يَغِيْرْ مُغْلِقٌ فَنظَرَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِتْمَا الْعَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ -

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اس کے گھر میں قبل اس کے کہ اجازت ملے اس کو اندر آنے کی اور دیکھ لی اس نے چھپی چیز گھر والوں کی تو اس نے وہ کام کیا کہ اس کو حلال نہ تھا کرتا اس کا اور اگر ایک مرد نے جب نظر کی اور جہاں کا اس نے تو پھوڑ دیں اسکی دونوں آنکھیں تو میں بند لالوں گا اس کے کام کو یعنی پسند کروں گا اس کے پھوڑ دینے کو اور اگر گزرا ایک مرد... دروازہ پر سے کہ اس پر پردہ نہیں اور وہ دروازہ بند بھی نہیں اور نظر پڑ گئی اس کے گھر والوں پر تو اس کی کچھ خطا نہیں بلکہ خطا اس صورت میں گھر والوں کی ہے کہ انہوں نے پردہ کیوں نہ ڈالا اور دروازہ کیوں نہ بھیرا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کے مگر ابن ہبیب کی روایت سے اور ابو عبد الرحمن جعلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔

بَابُ مَنْ أَطْلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بَعِيرًا إِذْ فِيهِمْ

باب بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانگنے کی سزا میں

عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَأَطْلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْرَبَ

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں جھانکا ایک مرد نے آپ کے گھر میں

إِلَيْهِ يَشْفِقُونَ ذَا أَمْرٍ الرَّحْبُدُ -

ف ایہ حدیث سن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ
أَنَّ رَجُلًا أَطْلَمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ جُبْرِ فِي حُجْرَةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِذْرًا أَرَاهُ يَحْكِي بِهَا مَا أَسَنَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ
تَنْتَظِرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ
الْأَسْتِيزَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ -

ف اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ قَبْلَ الْأَسْتِيزَانِ

عَنْ كَلْدَةَ بِنْتِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ
أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبْنٍ وَرَبَاءٍ وَصَفْعَابِ بْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَمَا خَلْتُ عَلَيْهِ
وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ وَلَمْ أَسْلَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ رَجَعْتُ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ
وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرُو
أَخْبَرَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بِنْتُ صَفْوَانَ
وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلْدَةَ -

سو چکے آپ اس کی طرف تیر کے گانے لکر کہ بھڑ دیں اس کی
آنکھ پس پیچھے ہٹ گیا وہ شخص۔

روایت ہے سہل سے کہ ایک مرد نے جہانکا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے گھر میں ایک سو باخ در سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھ میں پشت غارتھا کہ اس سے کھجا رہے تھے آپ اپنے
سر مبارک کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھے معلوم ہوتا
کہ تو جہانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں کوچ دیتا بے شک
اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یعنی ہماری شریعت میں تو آنکھ کے
سبب سے یعنی سارا پردہ آنکھ کے لیے ہے جب آدمی نے جہانکا
تو اندر داخل ہو گیا اور پردہ نہ رہا۔

باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا
ان کو دودھ اور پیوستی اور لکڑی کے ٹکڑے دے کر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں اعلیٰ وادی میں
تھے۔ کہا راوی نے میں داخل ہوا آپ کی خدمت میں اور نہ اذن
مانگا میں نے اور نہ سلام کیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر
باہر جا اور کہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں اور یہ واقعہ
صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے کہا عمر نے اور خبر دی مجھ کو
اس حدیث کی امیہ بن صفوان نے اور نہیں کہا امیہ نے کہ سنی میں
نے یہ حدیث کلدہ سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن جریر کی روایت سے اور روایت کی یہ ابو عاصم نے بھی ابن جریر

سے مثل اس کی۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَقَالَ مَنْ
هَذَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَاتِبُ كِرَّةٍ ذَلِكَ -

روایت ہے جابر سے کہ کہا انہوں نے اجازت مانگی میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حاضر ہونے کی کہ کچھ عرض کروں اس
قرض کے باب میں جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہو چکے تھے جنگ
میں سو پوچھا آپ نے یعنی اندر سے کہ کون ہے تو عرض کیا میں نے کہ میں ہوں تو فرمایا آپ نے کہ میں میں گویا کروہ جانا اس لفظ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم آپ نے پوچھا کہ کون ہے جابر نے کہا "میں" اس میں کو حضرت نے مکروہ جانا اس لیے کہ یہ تعریف مجہول بالجمہول ہے سائل کی غرض اس سے حاصل نہیں ہوتی اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اور یہ لفظ مشعر انانیت بھی ہے یہ بھی موجب کراہت ہے۔

باب سفر سے آکر رات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت میں

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ طُرُوقِ الرَّجُلِ
أَهْلَهُ لَيْلًا.

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ جب سفر سے آویں تو رات کو اپنی عورتوں کے پاس داخل ہوں۔

عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاَهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا
النِّسَاءَ لَيْلًا.

ف: اس باب میں انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے جابر سے کہ انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ رات کو داخل ہوں اپنی عورتوں پر جب سفر سے آویں اور فرمایا ابن عباس نے کہ داخل ہوئے دو شخص رات کو اپنے گھر میں حضرت کے منع فرمانے کے بعد سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو یہ وبال ہوا ان پر حضرت کی نافرمانی کے سبب سے۔

باب مکتوب کو خاک آلود کرنے کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَثْرِيْبِ الْكِتَابِ.

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لکھے کوئی تم میں سے کچھ تو چاہیے کہ اس کو خاک آلود کرے اس لیے کہ اس میں امید ہے انجام مرام کی۔

عَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا
فَلْيُتْرِبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَمٌ لِلْحَاجَةِ.

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو ابی الزبیر سے کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ بیٹے میں عمرو نصیبی کے اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہا کہ داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان کے آگے ایک کاتب تھا، سو سما میں نے کہ آپ فرماتے تھے رکھ لے تو قلم اپنے کان پر اس لیے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے مضامین بتانے والے کو۔

بَابُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
كَاتِبٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَمَّ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ
فَإِنَّهُ أَذْكَرٌ لِلْمَمْلُوكِ.

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی ضعیف ہے محمد بن زاذان اور غنبدہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں۔

باب فی تعلیم السُّرِّيَانِيَّةِ - Marfat.com

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَعَلَ لَهُ كِتَابًا مِنْ كِتَابِ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَمِنَ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالِ فَمَا مَثَرِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعْلَمْتَهُ لَمْ تَأَلْ تَلْمَأَ تَعْلَمْتَهُ كَاتٍ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ -
 لکھنا چاہتے تو میں ان کو لکھ بھیجتا اور جب وہ کچھ لکھ کر بھیجتے تو میں اسے آپ کے آگے پڑھ دیتا۔

روایت ہے زید بن ثابتؓ نے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لوں میں ان کے واسطے چند کلمات کتاب یہود سے اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بالکل اطمینان نہیں یہود کی تحریر پر جو میرے لیے کرتے ہیں کہا راوی نے کہ پھر نہ گزرا مجھ پر نصف ماہ کہ سیکھ لی میں نے زبان سریانی ان کے لیے کہا راوی نے پھر جب سیکھ لیا میں نے اس کو تو حضرتؓ جب یہود کو کچھ لکھنا چاہتے تو میں ان کو لکھ بھیجتا اور جب وہ کچھ لکھ کر بھیجتے تو میں اسے آپ کے آگے پڑھ دیتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے اور روایت کی یہ اعمش نے ثابت بن عبید سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہتے تھے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان سریانی سیکھنے کا۔

متوجہم ابتداءً ہجرت میں حضرت کے اصحاب میں چونکہ کوئی کاتب نہ تھا اکثر خط و کتابت یہود کرتے تھے اور حضرت ان سے بوقت ضرورت جو چاہتے لکھواتے پھر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہو گئے یہود سے لکھوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی سے مشابہ کتب سماویہ میں بعض اسی زبان میں نازل ہوئی ہیں اس وقت وہ زبان یہود میں مشہور اور متعارف تھی اور اس حدیث سے سیکھنا ہر زبان کا جائزہ ہوا جب تک کہ اس میں کوئی مفسدہ شرعی نہ ہو۔

بَابُ فِي مَكَاتِبِ الْمَشْرُكِينَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرَى وَ إِلَى قَيْصَرَ وَ إِلَى نَجَاشِي وَ إِلَى كَلِّ جَبَابِرَةَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَ لَيْسَ بِالنَّجَاشِي أَذِنِي صَلَّى عَلَيْهِ -

باب مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے بیان میں

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھے اپنی وفات سے قبل کسری اور قیصر اور نجاشی اور ہر جاہر حاکم کو دعوت دیتے تھے ان کو اللہ پر ایمان لانے کی اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر نماز جنازہ پڑھی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وہ نجاشی جن کی نماز پڑھی حاکم حدیث تھے

حضرت پر ایمان لائے تھے اور جس کو خط لکھا تھا وہ کافر تھا۔
 ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يَكْتُبُ إِلَى أَهْلِ الشِّرْكَ

عَنْ أَبِي قَبَائِسَ أَنَّ أُمَّةَ أَخْبَرَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَ أَنَّ هِرَقْلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ فِي نَعْمٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ كَانُوا يُجَاهِدُونَ بِالشَّامِ

باب مشرکوں کو خط لکھنے کی کیفیت میں

روایت ہے ابن عباس سے کہ ابوسفیان نے خبر دی ان کو ہرقل نے پیغام بھیجا ابوسفیان کی طرف اور وہ قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ برسبیل تجارت شام کو گئے تھے پس یہ

مترجم پر سن اُوب تھا حضرت کا اس طرح سلام کرنے کو متوانہ جائے اور جاگتا سن ہے۔

باب جو پیشاب کرتا ہو اس پر سلام کی کراہت میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ تَيَبُّوْهُ

روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ پیشاب کرتے تھے پھر جواب نہ دیا آپ نے اس کو سلام کا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صفاک بن عثمان سے اسی اسناد سے ماثر اس کے اور اس باب میں علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور ہاجر بن قنقد سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم بھر میں کہا ہے کہ مکروہ ہے سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر اور جو مجلس قضا پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی یا پانچا نہ پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی ان پر تو ان کو جواب دینا واجب نہیں اس لئے کہ سلام اس کا غیر محل میں ہے۔

باب ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِئًا

روایت ہے ابی تمیمہ بحمی سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اس مرد نے کہ طلب کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ پاسکا میں ان کو، سو بیٹھ گیا میں، پھر چند لوگ آئے کہ ان میں آپ بھی تھے اور میں آپ کو نہ پہچانتا تھا اور آپ صلح کرتے تھے ان کے بیچ میں، پھر جب فارغ ہوئے آپ کھڑے ہوئے۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ ان میں سے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیفیت دیکھی تو میں کہنے لگا علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے یہ دعا ہے میت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنے بھائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر جواب دیا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سلام کا اور فرمایا علیک ورحمۃ اللہ تین بار

عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا انْفَرُّوا فِيهِمْ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصَلِّعُ بَيْنَهُمْ فَلَتَأْتِرُ غَمٌّ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ عَلَيْكَ السَّلَامُ تُحِيَّةُ الْبَيْتِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِذَا لَقِيَ الرَّاحِلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

ف روایت کی یہ حدیث ابو عفار نے ابو تمیمہ بحمی سے انہوں نے ابی جریر سے کہ جن کا نام جابر بن سیدم بحمی سے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کی حدیث آخر تک اور ابو تمیمہ کا نام ظریف بن مجالد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی

نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ابی غفار مثنیٰ سے انہوں نے ابی تمیمہ بجمعی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے انہوں نے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے علیک السلام مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو اور ذکر کیا قصہ طویل یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسے تکرار کرتے یعنی تاکہ مخاطب خوب سمجھ لیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

باب مجالس پر گزرنے کے بیان میں

روایت ہے ابی واقد لیشی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور لوگ آپ کے پاس تھے کہ اتنے میں تین شخص سامنے سے آئے سواگے بڑھ آئے دو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور چلا گیا ایک ان میں سے پھر جب کھڑے ہوئے وہ مجلس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا ان دونوں نے اور ایک نے ان میں سے دکھی کچھ جگہ حلقے کے اندر سودا داخل ہوا وہ مجلس میں اور بیٹھ گیا وہ اس جگہ میں اور دوسرا بیٹھ گیا اہل مجلس کے پیچھے اور تیسرا تو بیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا۔ پھر جب فارغ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس دغظ نصیحت سے جو فرما رہے تھے تو فرمایا آپ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ان تینوں کے حال کی سو ایک نے ان میں سے جگہ چاہی اللہ کی طرف سو جگہ دی اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي السُّجْدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا أَقْبَلَ ثَلَاثَةٌ نَفَرًا فَأَقْبَلَ إِثْنَاتِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَمَا مَّا أَحَدًا هُنَا فَمَا فِي الْخَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَ أَمَا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَ أَمَا الْآخَرُ فَادْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَارَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى النَّارِ فَأَوَاكَ اللَّهُ وَ أَمَا الْآخَرُ فَاسْتَجَابَ فَأَسْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَ أَمَا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ

حلقہ میں صاحبین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الہی حاصل کیا اور دوسرے نے شرم کی یعنی حلقہ میں داخل ہونے سے شرم کی اللہ تعالیٰ نے اس سے یعنی بخش دیا اس کو اور مؤاخذہ نہ کیا اس کے ذنوب کا اور تیسرا سو اس نے منہ پھیرا اس اللہ تعالیٰ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیشی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولیٰ ہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام ان کا زید ہے اور بعضوں نے کہا مولیٰ ہیں عقیل بن ابی طالب کے۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے کہ جب آتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ جاتا ہر ایک ان میں سے جہاں پہنچتا یعنی مجلس

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي

میں جہاں جگہ پاتا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ زبیر بن معاویہ نے سماک سے۔ مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت **Marfat.com** میں بیٹھ جاتے طالب مقامات عالیہ

اور اغلب مسندتِ علیہ نہ ہوتے جیسے اب ہمارے اہل علم نے زمانہ اور اخوان دوران اس پر ہوتے ہیں اور تہجد میں ہرگز کرتے ہیں نوبالسنہما

باب راہ پر بیٹھنے کے بیان میں

اس تہجد کو مردی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے چند لوگوں پر انصار کے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے راہوں میں سو فرمایا آپ نے اگر تم کو ضرور ہے یہاں بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنے والے کا اور اعانت کرو مظلوم کی اور راہ بتاؤ مجھو بے ہوئے کو یعنی ان شروط سے بیٹھو تو خیر روا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ عَلَى الْمَجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ .

عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَذَكَرَ لَيْسَ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنْ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاِعْلَيْتَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَاعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ .

ف اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما اور ابی شریح خزاعی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم راہوں میں بیٹھنا موجب فتنوں کا ہے اور مشابہت ہے قطع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الہی سے اس لئے کہ بازار مساجد میں شیطان کی اور بدترین جگہ ہے دنیا کی پھر وہاں بضرورت بیٹھے بھی تو یہ امور اپنے اوپر لازم جاوے نہ ہر حال سے اجتناب الہی ہے

باب مصافحہ کے بیان میں

روایت ہے انس بن مالک سے انہوں نے کہا کہ عرض کی ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ ایک آدمی ہم میں سے ملے اپنے بھائی یا دوست سے تو کیا جھکے اس کے لئے فرمایا آپ نے نہیں، اس نے عرض کی کیا لپٹ جاوے اس سے اور بوسہ دے فرمایا آپ نے کہ نہیں، عرض کی اس نے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ لِيُحَيِّيَهُ لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفِيْلَتْرِمُهُ وَيُقْتِلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ .

پکڑے ہاتھ اس کا اور مصافحہ کرے اس سے فرمایا آپ نے ہاں۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کیا مصافحہ مروج تھا۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو کہا انس نے کہ ہاں۔

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتْ الْمُصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ .

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ .

تحیہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتھ پکڑے یعنی مصافحہ کرے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے محفوظ نہیں گنا اور کہا انہوں نے کہ میرے نزدیک شاید اللہ کیا یحییٰ نے حدیث سفیان کی جو روایت کی ہے سفیان نے منصور سے انہوں نے خیرمہ سے انہوں نے اس شخص سے کہ سنا اس نے ابن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے رات کو باتیں کہنا حرام نہیں مگر اس کو جو ارادہ نماز کا رکھتا ہو یا مسافر ہو، کہا محمد نے

اور روایت کی گئی ہے منصور سے انہوں نے روایت کی ابی اسحاق سے انہوں نے عبد الرحمن سے یا کسی اور سے سوالات کے فرمایا تمام تختہ سے ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری عیادت مریض یہ ہے کہ رکھے ایک تم میں کا اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر یا فرمایا اس کے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہے وہ اور پورا تجھ تمہارا تمہارے درمیان مصافحہ ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامٌ تَحْتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافِحَةَ.

ف اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں کہا محمد نے عبید اللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن زرید ضعیف اور قاسم بیٹے عبد الرحمن کے ہیں اور کنیت ان کی ابی عبد الرحمن ہے اور وہ ثقہ ہیں اور مولانا ہیں عبد الرحمن بن خالد بن زرید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہیں۔

روایت ہے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دو مسلمان نہیں ہیں کہ وہ آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ بچتے جاتے ہیں وہ دونوں قبل اس کے کہ جدا ہوں۔

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافِحَانِ إِلَّا غُفِرَ لِمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا.

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ براہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے براہ سے۔

مترجم مصافحہ کہ صفحے مشتق ہے یعنی صفحہ یا کو صفحہ دید سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سنت ہے اور لغت بھی اسی کا مؤید ہے چنانچہ قاموس میں ہے الْمُصَافِحَةُ الْاِخْتِاطُ بِالْيَدِ اَوْ مَجْمَعُ الْبَحَارِ فِي هِيَ الْمُصَافِحَةُ مِفَاعِلَةٌ مِنَ الصَّاقِ الْكُفْتُ بِالْكَفِّ وَاقْبَالُ الْوَجْهِ بِالْوَجْهِ اَوْ قِسْطَانِي فِي شَرْحِ بَخَارِي فِي هِيَ الْمُصَافِحَةُ الْاِفْضَاءُ بِصَفْحَةِ الْيَدِ اِلَى صَفْحَةِ الْيَدِ -

باب معانقہ اور بوسہ کے بیان میں

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے کہ لے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ پس حاضر ہوئے وہ اور دروازہ ٹھونکا سو کھڑے ہو گئے آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف جانے کو برہنہ کھینچتے تھے کپڑے اپنے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دیکھا میں نے ان کا بدن

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَعَانِقَةِ وَالْبُوسَةِ -

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَانَا فَفَرَّقَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيَانَا يَجْرُؤُوبَهُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَأَعْتَقَهُ وَكَبَّلَهُ -

کھلا ہوا قبل اس کے اور نہ بعد اس کے پس باہر جا کر ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم زید بن حارثہ متبنی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ جلیل القدر ہیں قرآن عظیم الشان میں ان کے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہیں، حضرت ان کو بہت چاہتے تھے۔ یہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ اور برہنہ کھینچنے سے یہ مراد ہے کہ چادر مبارک کندھوں سے گم گئی اور خوشی کے مارے آپ نے پوری

چاند نہ اور طرعی، جلد کی دھڑے کہ ان سے ملیں۔ اور معانقہ سنت ہے اس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو۔

بَاب مَا جَاءَ فِي قُبُلِهِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِيصَاحِبِهِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعْتَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةٌ أَعْلَيْنَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْ تَسْمِ آيَاتِ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَشْرُوا بِبِرِّئِي بِإِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَعْمُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْنُتُوا مَحْصَنَةً وَلَا تَوَلُّوا الْغُرَادَ يَوْمَ الزَّحْمِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودُ إِلَّا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقِيلُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جَاءَ فِي قُبُلِهِ قَالَ قَالَ أَنْتَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَنْبَغُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَ قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ تَبْعَنَّاكَ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ -

روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا انہوں نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنے رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اس کے رفیق نے کہ ان کو نبی نہ کہو کہ اگر وہ سن لیں گے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت غموش ہوں گے۔ غرض وہ دونوں حاضر ہوئے خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوال کیا انہوں نے ان نو باتوں کا جو کھلے ہوئے احکام تھے اللہ تعالیٰ کے اور توراہ کے سرے پر رکھے جاتے تھے، سو فرمایا آپ نے کہ وہ نوح حکم پر ہیں کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور مت مارو وہ جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا مارنا مگر ساتھ حق کے اور مت لے جاؤ بے گناہ بے قصور شخص کو حاکم کے پاس تاکہ وہ اسے قتل کرے یعنی نہمت باندھ کے کسی کا خون ناحق مت گراؤ اور سحر مت کرو اور سود مت کھاؤ اور پار سا عورت کو زنا کی نہمت مت لگاؤ اور کافروں کے مقابلہ سے جہاد

میں مت بھاگو۔ غرض یہ حکم تو سب بندوں کے لیے ہیں اور خاص تمہارے لیے اے یہود یہ بھی حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی اور حد سے مجاوزت مت کرو ہفتہ کے دن، کہا رومی نے کہ پس چوم لیتے انہوں نے دونوں ہاتھ اور دونوں پیراں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تم نبی ہو، تب فرمایا آپ نے کہ پھر کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا رومی نے انہوں نے کہا کہ یہود قائل ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی ہو اگر میں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر تمہارے تابع ہوں تو یہود ہم کو قتل کر ڈالیں۔

ف اس باب میں یزید بن اسود سے اور ابن عمر اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم یہ جو یہود نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ مکر ہے ان کا اور صریح ان کے قول میں تناقض ہے اس لیے کہ وہ خود حضرت کی رسالت پر گواہی دے چکے پھر عذر ان کا سولے مکر و فریب اور کیا تصور کیا جاوے اور شربلالی نے رسالہ مصافحہ میں کہا ہے کہ استفاد ہوتے ہیں کلام مذکور سے یعنی جو اس رسالہ میں سابقاً گذرا ہے اور بوسہ دینے میں یعنی ہاتھ پر یا سر پر پانچ قول میں اول تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا دوسرے لایا اس یہ مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ دینا تبرک کے ہے جیسا کہ بوسہ دینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتھ پر تو رخصت دی ہے اس کی بعض متأخرین نے چوتھے بوسہ دینا اس کے ہاتھ کا کہ اس سے تک مراد نہیں بلکہ غرضی فاعل کی طلب دنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکر وہ ہے

پانچویں اگر ارادہ کیا اس کے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام کا تولا باس یہ ہے۔ انتہی، فقیر کہتا ہے کہ احادیث بوسہ کے باب میں دو طور پر وارد ہوئے ہیں بعض میں ان کی نہی وارد ہے چنانچہ حدیث انس بن مالک کی کہ ابتدائے باب مصافحہ میں گذری اور بعض میں جواز اس کا جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زید بن حارث کے حال میں، پس دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ بوسہ دینا آنحضرت کے زمان مبارک میں مصافحہ اور سلام کی طرح رائج نہ تھا اور بسبب مذرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اس کی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کریں اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور پر بسبب شہوت اور جواز کو حمل کریں اس پر جو پر بسبب کرامت ہو۔ دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کریں اور فعل کو بیان جواز پر غرض عادت اس کی خلاف عادات زمان رسالت ہے۔

باب ما جاء في هربا

عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تُسْتَرُّهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ فَذَكَرْتُ قِصَّةَ فِي الْحَدِيثِ.

روایت ہے ام ہانی سے وہ کہتی ہیں کہ گئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا، سو پایا میں نے کہ وہ غسل کرتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی آڑ کر رہی تھیں ایک کپڑے سے کہا ام ہانی نے پھر سلام کیا میں نے ان پر اور فرمایا انہوں نے کون ہے یہ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں فرمایا آپ نے مر سبام ہانی کو اور ذکر کیا راویہ نے ایک قسطہ اس حدیث میں

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عِكْرَمَةَ بِنِ ابْنِ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَرَجٍ مَرْحَبًا بِالْمَأْكِبِ النَّهَاجِ.

روایت ہے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا انہوں نے کہ جس دن میں آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپ نے مر حبا ہے سوار مہاجر کو۔

ف اس باب میں بریدہ اور ابن عباس اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مصعب بن سعد کا اور یہ صحیح تر ہے اور سنائی میں نے محمد بشار سے کہتے تھے موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں کہا محمد بن بشار نے کہ نکھیں میں نے بہت سی حدیثیں موسیٰ بن مسعود سے پھر چھوڑ دی ہیں نے ان کو یعنی بسبب ضعف کے۔

باب ما جاء في تسميت العاطس
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ بِالنَّعْمِ وَنِ يَسْتَمُّ عَلَيْهِ إِذَا قَبِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاكَ وَيُسْمِتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُودُكَ إِذَا هَرَمَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھہ حق میں اول یہ کہ جب ملے اس سے سلام کرے اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب بلاوے اس کو تمیرے یہ کہ جواب دیوے اس کی چھینک کا جب وہ چھینکے یعنی پر حکم اللہ کہے جب چھینکے والا اللہ کہے چوتھے یہ کہ عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو

پانچویں یہ کہ چلے اس کے جنازے کے ساتھ جب وہ مرتے چھٹے یہ کہ دوست رکھے اس کے لیے جو دوست رکھے اپنے لیے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ رضی عنہ سے بھی روایت ہے اور ابی ایوب اور ابی مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض محدثین نے عادت امور میں۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کے مومن پر چھٹے حق میں عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو اور حاضر ہو اس کی تجمیز و تکفین میں جب وہ مرے اور حاضر ہو جب وہ بلا دے اس کو اور سلام کرے اس پر جب وہ ملے اس سے اور جواب میں اس کے پرچمک اللہ کہے جب وہ چھینکے اور خیر خوی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتٌّ خِصَالٍ يَعُودُهَا إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهَا إِذَا مَاتَ وَ يُعِينُهَا إِذَا أَدْعَاهُ وَيُسْتَمِعُ عَلَيْهِ إِذَا الْقِيَتْ وَيُسْتَمِعُهَا إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهَا إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ -
 کرے اس کی جب اس کا پیڑھ پھینچا ہو یا سامنا ہو۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ روایت کی ان سے عبد العزیز بن محمد نے اور ابن ابی ندیکہ

باب چھینک کی دُعا میں

روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے ایک مرد نے چھینکا بازو کی طرف ابن عمر رضی عنہما کے سو کہا اس نے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے اور سلام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا ابن عمر رضی عنہما نے کہ میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ مگر اس طرح نہیں بتایا ہم کو رسول خدا یعنی بدرہم کو چھینک کے بعد بھی بتایا ہے کہ کہیں الحمد للہ علی کل سال۔ یعنی

بَابُ مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ
 عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ تَمِيمٍ فَقَالَ اللَّهُ عَمَّا وَ أَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَ لَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صنم کرنا سلام کا چھینک کے بعد ہم کو چھینک کے بعد بھی بتایا ہے کہ کہیں الحمد للہ علی کل سال۔ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے ہر حال میں۔

باب تشہیت کی کیفیت میں

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود چھینکتے رہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں امید رکھتے تھے اس کی کہ آپ ان کے لیے پرچمک اللہ کہیں مگر آپ ہی فرماتے تھے کہ اللہ تم کو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يَشْتَمُّ الْعَاطِسُ
 عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ الْيَهُودَ يَتَعَاطِسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ -

ف اس باب میں علی رضی عنہ اور ابی ایوب اور سالم بن عبید اور عبد اللہ بن بعض اور ابی ہریرہ رضی عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

روایت ہے سالم بن عبید سے کہ وہ تھے ایک قوم کے ساتھ
 عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي

سَفَرًا نَعَطَسَ رَجُلٌ قَتَلَ الْقَوْمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَحَدًا فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمَ أَقْلٌ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ هَتُّ تَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْجِعُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلِكُمْ

سفر میں سوچنیکہ آئی ایک شخص کو توڑ میں سے پس کہا اس نے السلام علیکم تو کہا سالم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر، سو وہ شخص غصے ہو گیا اپنے دل میں، تب کہا سالم نے آگاہ ہو کہ میں نے نہیں کہا کچھ مگر وہی جو کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، پھر بیان کی یہ روایت سالم نے کہ یہ چھینکا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے السلام علیکم سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر پھر فرمایا جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور اس کا جواب دینے والا یہ حکم اللہ کہے اور وہ کہے بغیر اللہ لی وکم یعنی بخش دے اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تجھ کو۔

ف اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے منسور نے اور داخل کیا ہے بعض راویوں نے ہلال بن لیث اور سالم کے درمیان ایک راوی کو۔

مترجم : قولہ - کہا سالم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر کہنا سالم کا اور فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نظریہ سے تھا کہ سنوں یہ امر ہے کہ بعد چھینک کے اسی الحمد للہ کہے اور اس نے الحمد للہ کے سنوں میں السلام علیکم کہا پس حضرت نے جواب دیا کہ تجھ پر اور تیری ماں پر یعنی سلام ہے۔ اس میں اشارہ ہوا اس کی طرف کہ ماں نے تجھے آداب شریعی تعلیم نہ کی تھی کہ تو چھینک کے جواب میں سلام کہتا ہے۔ ہذا خلاصتہ مافی اللغات۔
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْجِعُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّعُ بِالْكَفْرِ

روایت ہے ابی ایوب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چھینکے کوئی تم میں سے تو کہے الحمد للہ علی کل حال یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں اور چاہیے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اس کو یہ حکم اللہ یعنی رحم کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور چاہیے کہ وہ چھینکنے والا پھر جواب دے اور کہے یہدیکم اللہ وسیلکم بکم یعنی

ثابت رکھے تم کو اللہ تعالیٰ ہدایت پر اور درست رکھے تمہارا حال۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن شیبانی نے انہوں نے محمد بن سعد بن معمر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابن ابی یسلی سے اسی سنار سے مانند اس کے اور ایسی ہی روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی یسلی سے انہوں نے کہا روایت ہے ابی ایوب سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن ابی یسلی اضطراب کرتے تھے اس حدیث میں یعنی کبھی کہتے تھے روایت ہے ابی ایوب سے اور وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی کہتے تھے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، روایت ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے عیسیٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی یسلی سے انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي إِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ
بِعَمْدِ الْعَاطِسِ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَ
لَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَإِنَّكَ لَمْ تُحَمِّدْهُ.

کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَاب مَا جَاءَ كَمَا تُشَمِّتُ الْعَاطِسَ

عَنْ سَلْمَةَ قَالَتْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَرْحِمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ
الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
هَذَا رَجُلٌ مَرْكُومٌ

ہذا رجلٌ مَرْكُومٌ

ف

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ایسا سے انہوں نے اپنے باپ سلمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماندا اس کی، مگر اس میں یہ مروی ہے کہ تیسری بار حضرت نے فرمایا یہ شخص مَرْكُوم ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کی حدیث سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہ حدیث ماندا یحییٰ بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے۔ انہوں نے عکرمہ بن عمار سے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
أُمِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ مِثْلًا فَإِذَا زَادَ قَاتَ
شَمَّتْ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شَمَّتْ فَلَا -

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی مجہول ہے۔

بَاب وَاجِبُ هُوْنِهِ فِي تَشْمِيْتِ كَيْفِ عَمْدِ الْعَاطِسِ كَيْفِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ دو شخصوں کو چھینک آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس جواب دیا آپ نے ایک کو اور نہ جواب دیا دوسرے کو پھر جس کو جواب دیا تھا آپ نے اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے جواب دیا اس کو اور مجھے جواب دیا تو فرمایا آپ نے اس نے حمد کی اللہ تعالیٰ کی یعنی الحمد للہ کہا اور تو نے حمد کی اللہ تعالیٰ

بَاب تَعْدَادِ تَشْمِيْتِ فِي

روایت ہے سلمہ سے کہ چھینکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد نے اور میں حاضر تھا۔ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ پھر چھینکا وہ دوبارہ تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو زکام ہے۔

روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند مذکورہ کہ فرمایا آپ نے جواب دو چھینک والے کا تین بار۔ پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَ
تَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعَطَاسِ .
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ يَثُوبُ بِهِ
غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ .

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُعِيبُ الْعَطَاسَ
وَ يَكْمُرُ التَّشَاؤُبَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَطَاسُ مِنَ اللَّهِ وَ التَّشَاؤُبُ
مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَشَاؤَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ
يَدَهُ عَلَى فِئِهِ وَإِذَا قَالَ آهَ آهَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ وَإِنَّ اللَّهَ يُعِيبُ الْعَطَاسَ
وَ يَكْمُرُ التَّشَاؤُبَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ آهَ آهَ إِذَا
تَشَاؤَبَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ .

ف یہ حدیث حسن ہے۔

باب چھینکنے کے وقت آواز لپٹ کرنے
اور منہ چھپا لینے کے بیان میں
روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب
چھینک آتی تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے
سے اور لپٹ فرماتے اپنی آواز کو۔

باب چھینک کی مدح اور جہائی کے
ذم میں !

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا چھینکنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جہائی لینا شیطان
کی طرف سے ہے پھر جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ رکھ
لے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اور جب کہتا ہے جہائی لینے والا آہ آہ
تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے اور بے شک اللہ تعالیٰ
دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکر وہ رکھتا ہے جہائی کو پھر جب
کہ کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جہائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے

مترجم بعض نسخوں میں جو مطبوعہ دہلی میں ان میں یہ روایت یہیں تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جہائی لینے والا تو شیطان
ہنستا ہے اس کے اندر سے اور بعض نسخوں میں اس کے بعد بھی عبارت تحریر ہوئی موجود ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکر وہ
رکھتا ہے جہائی کو، پھر جب چھینکے کوئی تم میں سے اور کہے الحمد للہ تو
لازم ہے کہ جو سنے اس کو کہے یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے اللہ
تعالیٰ تجھ پر اور رہی جہائی، سو جب جہائی آوے تم میں سے کسی
کو تو چاہیے کہ اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اور باہ باہ نہ کہے
اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُعِيبُ الْعَطَاسَ وَ يَكْمُرُ
التَّشَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
فَحَقَّ عَلَى كُلِّ مَنٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ
وَ أَمَا التَّشَاؤُبُ فَإِذَا تَشَاؤَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْرُدْهُ
مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولْ هَاهُ هَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ
الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ .

ف یہ حدیث صحیح ہے اور یہ صحیح تر ہے ابن مجلان کی روایت سے یعنی جو اس کے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذؤب خوب
یاد رکھنے والے ہیں سعید مقبری کی روایت کو اور اشرت میں ابن مجلان سے اور سنائیں نے ابی بکر عطاء لبری سے روایت

آیت تھے علی بن مدینی سے وہ یحییٰ بن سعید سے کہا یحییٰ نے بھائی بن مجنون نے کہ حدیثیں سعید مقبری کی روایت کیوں سعید نے
بعضے ابی ہریرہ سے یعنی بلز واسطہ اور بعضے بوا واسطہ ایک مرد کے ابی ہریرہ سے اور مجھ پر مختلط ہو گئیں وہ روایتیں یعنی یہ یاد نہ
مانہ بلز واسطہ کون تھیں اور بوا واسطہ کون کون تھیں۔ سو میں نے سب کو یوں روایت کیا عن سعید عن ابی ہریرہ۔

باب اس بیان میں کہ نماز میں چھینک آنا
شیطان کی طرف سے ہے۔

بَاب مَا جَاءَتْ الْعَطَاسُ فِي
الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

سند مذکور مرفوعاً مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ چھینک
اور اونگھ اور جھائی نماز میں اور سین اور تے اور بخیر پھوٹنا
شیطان کی طرف سے ہے۔

عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ جَدِّهِ
رَفَعَهُ قَالَ الْعَطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّشَاؤِبُ فِي الصَّلَاةِ
وَالْحَيْضُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ -

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے کہ وہ ابی ایقظان سے روایت کرتے ہیں اور پوچھا
میں نے محمد بن اسماعیل سے اس سند میں عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ اور کہا میں نے نام عدی کے دوا کا کیا ہے تو فرمایا
انہوں نے کہ میں نہیں جانتا اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ نام ان کا دینار ہے۔

باب کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی
کراہت میں

بَابِ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقَامَ
الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقِيمُ أَحَدٌكُمْ أَحَاةً مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ اٹھاوے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر بیٹھ
جاوے اس کی جگہ میں۔

يَجْلِسُ فِيهِ -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلیل نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے
انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کرے کوئی شخص
تم میں سے کہ اٹھاوے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر اس جگہ میں بیٹھ جاوے کہا روای نے کہ تھے لوگ جگہ خالی کر لیتے ابن عمر
کے لئے تو وہ اس جگہ میں نہ بیٹھتے تھے بسبب اسی ہی مذکور کے۔

باب استحقاق میں مجلس کے جب اس کی
طرف لوٹ کر آوے۔

بَابِ مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ
مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجِعَ فَرَأَى أَحَقَّ بِهَا

روایت ہے وہب بن حذیفہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا آدمی مستحق ہے اپنی جگہ کا اور اگر وہ گیا کسی حاجت کو
پھر آیا لوٹ کر تو مستحق ہے اپنی جگہ کا جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا۔

عَنْ وَهَبِ بْنِ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ وَإِنْ
خَرَجَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ -

ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے

بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بَعْدَ إِذْ فِيهِمَا -

باب دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ حَلَّ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا -

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہیں کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو بیچ میں بیٹھ جاوے مگر ان کی اجازت سے

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عام حوالہ نے عمرو بن شعیب سے بھی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسَطِ الْحَلْقَةِ -

باب وسط حلقہ میں بیٹھنے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنَّ قَعَدَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ -

روایت ہے ابی مجلز سے کہ ایک مرد بیٹھا حلقہ کے بیچ میں تو کہا حدیث نے ملعون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بموجب یا یہ کہا کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے بلسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو بیٹھے حلقہ کے بیچ میں یعنی جیسے دائرہ کے بیچ میں مرکز ہوتا ہے کہ بموجب سحریت اور تنجیک ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مجلز کا نام لاسوق بن حمید ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ عَنِ النَّسِ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصًا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا إِذَا سَأَلُوهُ لَمْ يَقُومُوا إِلَيْهَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ -

قیام تعظیم کی کراہت میں

روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ کوئی شخص پیارا نہ تھا اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کبھی بھی وہ باوجود اس محبت کے کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے جب آپ کو دیکھتے تھے اس لیے کہ جانتے تھے کہ حضرت

اس کو برا جانتے تھے یعنی کھڑے ہونے کو تعظیم کے لیے۔

ف اس حدیث سے اور اور بھی احادیث سے تعظیم کے لیے کھڑے ہو جانا مکروہ ہے اور بولنگ اپنے بلا کی رسم درواج کو علت جواز ٹھہرتے ہیں، وہ سخت اہم ہیں اس لیے کہ احادیث عیجہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے رواج و معمول کی کیا اصل ہے۔ شعر: گفتن بر تنور شید کہ من چشمہ نورم۔ دامن زبرگان کہ سزاوار سہانیت۔

عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَئِذٍ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّ أَنْ يَتَمَثَلَ لَهُ الرِّجَالُ يَأْمَأُ قَلْبَيْتَهُمَا مُقْعَدًا مِنَ النَّارِ -

روایت ہے ابی مجلز سے کہا کہ باہر نکلے معاویہ سو کھڑے ہو گئے عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر سو فرمایا حضرت معاویہ نے کہ بیٹھ جاؤ تم دونوں اس لیے کہ سنائیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو خوش لگے اور پسند آئے کہ کھڑے ہو لوگ اس کے سامنے تسویر کی طرح تو وہ پنی بگڑ و صوفیہ

کے دفعہ میں۔

ف اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابی مجلز سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

مترجم سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی سنت گزارنے کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے احوال زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر۔

باب ناخون تراشنے کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیرات کے بال لینا اور خنہ اور موچھیں کترنا۔ اور بغسل کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الَّتِي أُسْتُخْدَاةُ وَالنَّخْتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفُؤُ الْإِيطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس خصلتیں فطرت سے ہیں کترنا موچھوں کا دوسرے بڑھانا اور صلی کا اور تو قیر اس کی تمیرے مسواک کرنا چومنے ناک میں پانی ڈالنا پانچویں ناخن کترنا چھٹے پشتہائے انگشتان و صونا ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھواں زیرات کے بال مونڈنا۔ نویں پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسَّوَاكِ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفُؤُ الْإِيطِ وَحَلْقُ الْعَاتَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ سَأَلْتُهُ قَالَ مُضَعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمُضَةُ۔

گیا میں دسویں پنیر مگر یہ کہ وہ کلی کرنا ہو۔

ف اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو علی نے انتفاص مادے

باب ناخون اور موچھیں تراشنے کے وقت میں

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کر دیا لوگوں کے لیے چالیس دن ناخون کاٹنے اور لبیں لینی اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو یعنی اس مدت سے متجاوز نہ ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَقُّيْتِ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ
وَأَخْذِ الشَّارِبِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ وَقْتُ لَهُمْ فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ وَحَلْقِ الْعَاتَةِ۔

کے کون سے یہ صاحب یعنی جو روایت کرتے ہیں نصب مجاہد کی انہوں نے کہا یہ تمہارے صاحب نہیں عمر بن ہارون۔

مترجم روایت مجاہد مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فقط عمر بن ہارون کی توغیث کے لیے یہاں بیان کی۔

باب داڑھی بڑھانے کے بیان میں

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مبالغہ کرو موٹھوں کے کترنے میں اور بڑھاؤ داڑھیوں کو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللَّحْيَةِ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْيَ.

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا موٹھوں کے خوب کترنے کا اور داڑھیوں کے بڑھانے کا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِعْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللَّحْيِ.

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو بکر بن نافع جو مولیٰ ہیں ابن عمر کے ثقہ ہیں اور عمر بن نافع ثقہ ہیں اور عبد اللہ بن نافع ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

باب ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنے کے بیان میں

روایت ہے عباد بن تمیم سے کہ ان کے چچانے دکھانی صلی اللہ علیہ وسلم کو چپت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا
عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَّ عَلَى السَّجْدِ وَاصْنَعَا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبد اللہ ہے وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عاصم مازنی کے۔ مترجم بعضے نادان تھے اور اوپر پیر رکھ کر لیٹنے کو منحوس جانتے ہیں واقع میں یہ سنت ہے البتہ ایک پیر کے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھنا ایسے وقت میں کہ آدمی تہمتہ باندھے ہو اور ستر کھلنے کا خیال ہو البتہ باعتبار کشف ستر کے مگر وہ ہو سکتا ہے باقی اگر کشف ستر کا اندیشہ نہ ہو تو فعل منون ہے جو منحوس جانے وہ خود منحوس ہے۔

باب اس کی کراہت میں

روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لیٹے کرا اس طرح کہ ہاتھ بھی اس کے اندر آجاویں اور گوٹ مار کر بیٹھیں ایک ہی کپڑے میں کہ یعنی ہے اس میں ستر کھلنے کا اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پر دوسرے پیر پر اور

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذَلِكَ
عَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اسْتِمَالِ الْقَمَامِ وَالِاجْتِبَاءِ فِي تَوْبِ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ.

وہ چپت لیٹا ہو زمین پر کہ اس میں بھی ستر کھلنے کا احتمال ہو

ف اس حدیث کو روایت کیا گئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم خدائش کو جو اس حدیث کی سند میں مذکور ہیں کہ وہ کون ہیں اور روایت کیں ان سے سلیمان تیمی نے انہوں نے لیٹ سے انہوں نے

نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹنے سے کہ ہاتھ بھی اندر ہو جاویں اور ایک ہی کپڑے سے گوٹ مار کر بیٹھنے سے اور اس سے کہ رکھے آدمی ایک پتھر دوسرے پتھر کو اور وہ لپیٹا ہو پتی پیچھے پر۔
ف یہ حدیث حسن سے صحیح ہے۔

باب اوندھا لیٹنے کی کراہت میں

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو لپیٹا ہوا پیٹ کے بل تو فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ دوست نہیں رکھتا اس کو اللہ تعالیٰ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأِصْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُصْطِجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ رَأَتْ هَذِهِ ضِجْعَةً لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ۔

ف اس باب میں طہفہ اور ابن عمر رضی سے بھی روایت ہے اور روایت کی سچائی بن ابی کثیر نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے بعیش بن طہفہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کو طحفہ بخائے معجمہ سے کہتے ہیں اور صحیح طہفہ ہائے ہوزرے اور بعضوں نے طحفہ بغین معجمہ کہا ہے اور بعض حفاظ حدیث نے طحفہ بخائے معجمہ کو صحیح کہا ہے

باب ستر کی حفاظت کے بیان میں

روایت ہے ہنر بن حکیم سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ہنر کے دادا سے کہا ہنر کے دادا نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ ستر اپنے کن سے چھپاؤں ہم اور کن کو چھپوڑ دیں یعنی ان سے نہ چھپاؤں فرمایا آپ نے ڈھانپ اور چھپاؤ اپنے ستر کو مگر سنی بی بی سے یا اپنی باندی سے کہ مالک ہوئے تیرے ہاتھ اس کے ساتھ یعنی دو ہی شخص ہوتے ہیں زیادہ نہیں تو فرمایا جہاں تک ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے ستر تیرا کوئی پس کر تو کہا میں نے پھر بعضی جگہ ہوتا ہے آدمی خالی یعنی وہاں ستر کی کیا ضرورت ہے تو فرمایا آپ نے بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے اس کا کہ اس سے شرم کی جاوے یعنی وہاں بخوف خدا ستر ضرور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا دَمَانْدَرُ قَالَ أَحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ رَوْحِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ فَقَالَ الرَّحَلُ يَكُونُ مَعَ الرَّحْلِ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَأَفْعَلْ قُلْتُ فَأَلْتَرَحِلُ يَكُونُ خَالِيًا قَالَ فَادِّهْ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَعْيِلَ مِنْهُ۔

ف یہ حدیث حسن ہے ابو ہنر کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کی جریر بن حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد ہیں ہنر کے۔

باب تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں

روایت ہے جابر رضی سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے وسارہ پر اپنی بائیں طرف۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذْكَاءِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَكْنَا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر رضی سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکادیئے ہوئے تکیہ پر اور نہیں ذکر کیا انہوں نے بائیں طرف کا روایت کی ہم سے یوسف عیسیٰ نے انہوں نے دیکھے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر رضی سے

کہا جابر نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکادے ہوئے تھے پر، یہ حدیث صحیح ہے۔

بَاب

بَاب

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمَرُ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِيمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ -

بَاب مَا جَاءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ -

عَنْ بَرِيدَةَ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ جِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ امْرَأْتُ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَ لِي قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ -

روایت ہے ابی مسعود سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتدی نہ بنایا جاوے آدمی اپنی حکومت میں یعنی گھریا محلہ میں اور نہ بٹھایا جاوے اسکی مسند پر اس کے گھر میں مگر اس کے حکم سے۔

باب اس بیان میں کہ مالک صدر سواری کا زیادہ حقدار ہے۔

روایت ہے بریدہ سے کہتے تھے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے راہ میں کہ ناگہاں آگیا ان کے پاس ایک آدمی کہ اس کے ساتھ ایک گدھا تھا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سوار ہو لیجئے آپ اس پر اور وہ بچھے ہٹ گیا تاکہ حضرت آگے سوار ہوں تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تو زیادہ مستحق ہے اپنی سواری کے صدر کا یعنی آگے کا ٹکریہ بخش دے تو مجھے حق اپنا تب

اس نے عرض کی کہ میں نے بخش دیا آپ کو حق اپنا، کہا روی نے پھر سوار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ الْأُنْطَاطِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ أَنْطَاطٌ قُلْتُ وَآيُ تَكُونُ لَنَا أَنْطَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّمَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْطَاطٌ قَالَ قَائِنَا أَقُولُ لِأَمْرَاتِي أَخْرَجْتَنِي عَنِّي أَنْطَاطٌ فَتَقُولُ الْمَسْرُوقُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْطَاطٌ قَالَ فَادْعَهَا -

باب انماط کے بیان میں۔

روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تمہارے پاس انماط ہیں تو میں نے عرض کی کہ کہاں سے آئے ہمارے پاس انماط فرمایا آپ نے قریب ہے کہ ہوں گے تمہارے پاس انماط کہا جابر نے اب میں اپنی بی بی سے کہتا کہ دور رکھ مجھ سے انماط اپنی تو وہ کہتی ہے کیا خیر نہ دی تھی آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ ہوں گے تمہارے پاس انماط کہا جابر نے

نے پھر چھوڑ دیتا ہوں میں یعنی کچھ نہ کہتا اس کو۔

ف یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

مترجم انماط جمع نمط کی ایک قسم ہے قالین کی کہ اس پر روئیں ہوتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک بساط لطیف ہے کہ ہودج پر ڈالتے ہیں اور کبھی اس کا پردہ بناتے ہیں کذافی الجمع عرض اس حدیث میں بطور پیشین گوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری امت کو وسعت ہوگی اور فرشتوں اور بیا سوں میں لوگ تکلف اور زینت کریں گے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّتِي

عَنْ سَكْمَةَ قَالَ لَقَدْ فَدَتْ بِبَنِي اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى بَعْلَتِهِ
الشُّهْبَاءِ حَتَّى أَدْخَلَتْهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا أَقْدَامُهُ وَهَذَا الْخَلْفَةُ -

بَابُ إِكْبَادِ جَانُورِ بَرِّيٍّ شَخْصٍ سَوَّارٍ مَوْنِ كَهَيْبَانٍ مِثْلٍ

روایت ہے سلمہ سے کہا انہوں نے کھینچا میں نے حجر کو آنحضرت
کی جس کا نام شہبا تھا اور اس پر آپ سوار تھے اور حسن اور حسین
یہاں تک کہ لے گیا میں حجر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھن میں یہ حضرت
کے آگے سوار تھے اور وہ پیچھے یعنی امام حسن آگے اور حسین پیچھے۔

ف اس باب میں ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَظَرَةِ الْفُجَاءَةِ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرَةِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي
أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي -

روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس نگاہ کا کہ بیکارگی پڑ جاتی
ہے یعنی کسی عورت اجنبیہ پر سو فرمایا مجھ کو پھیر لے تو نگاہ اپنی

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو زرہ کا نام ہرم ہے۔

عَنْ بَرِيْدَةَ سَأَلَتْهُ قَالَ يَا عَائِشَةُ لَا
تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى
وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ -

روایت ہے بریدہ سے انہوں نے مرفوع کیا اس کو
یعنی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
عائشہ پہلی نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اس لیے کہ
پہلی نگاہ تیرے لیے ہے یعنی چونکہ اچانک پڑ گئی معاف
ہے اور نہیں ہے تیرے لیے دوسری یعنی اس میں
مواخذہ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

بَابُ عَوْرَتِ الْوَدُوْلِ مِثْلٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

روایت ہے ام سلمہ سے کہ وہ بیٹھی تھیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میمونہ بھی، سو کہا ام سلمہ
نے کہ سامنے آئے عبد اللہ بن مکتوم اور داخل ہوئے آپ
پر اور یہ قصہ بعد اس کے ہے کہ ہم کو حکم ہو چکا تھا پردہ کا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپو تم دونوں عبد اللہ سے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمْوْنَةُ قَالَتْ فَبَيْنَمَا
نَحْنُ عِنْدَهُ إِقْبَلَتْ أُمَّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ
وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ قَالُوا

يَا سُرُوقَ اللَّهِ الْكَلْبِيُّ هُوَ اعْتَمَى لَا يُبْعَثُونَ
 لَا يَغْرِبُنَا فَقَالَ سُرُوقُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَفَعَنِيَا دَابِ... أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا
 تَبِعَا إِيَّاهُ -

سور میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ تو نامیانا ہے کہ ہم کو نہیں دیکھتا
 اور نہ پہچانتا ہے ہم کو، سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کیا تم دونوں بھی اندھی ہو اور کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں اس کو یعنی
 وہ نہیں دیکھتا تو تم تو دیکھتی ہو

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ
 عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ
 عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مُوَلَّى عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ أَنَّ
 عُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى
 أَسْمَاءَ ابْنَةَ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ
 حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمُوَلَّى عُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ عَنْ ذَلِكَ
 فَقَالَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَفَّقَا أَوْ
 نَهَى أَنْ تَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ -
 اجازت مانگنے کا تو فرمایا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہوں بیبیوں
 پر بے اجازت ان کے شوہروں کے۔

باب بغیر اذن شوہروں کے عورتوں کے پاس
 جانے کی نہیں میں۔

روایت ہے ذکوان سے وہ روایت کرتے ہیں مولیٰ سے عمرو بن
 عاص کے کہ عمرو بن عاص نے بھیجا ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کہ
 اجازت مانگے عمرو بن عاص کے لئے اسماء بنت مہیس کے پاس
 جانے کی، سو اجازت دی علی رضی اللہ عنہ نے اسماء کے پاس جانے کی کہ علی
 ان کے شوہر تھے پھر جب فارغ ہوئے عمر و اپنے کام سے یعنی
 جو کچھ کہا سنا تھا کہہ چکے تو پوچھا مولیٰ نے عمرو بن عاص سے سبب
 اجازت مانگنے کا تو فرمایا انہوں نے ہم کو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہوں بیبیوں

ف اس باب میں عقبہ بن عامر اور عبد اللہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ
 عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو
 بْنِ نَفِيلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَوَكَّلْتُ
 بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ -

باب فتنہ و نساء کے بیان میں

روایت ہے اسامہ بن زید اور سعید بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا نہیں چھوڑا میں نے اپنے بعد لوگوں میں کوئی فتنہ ضرر پہنچانے
 والا مردوں کو عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی
 عثمان سے، انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے
 سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا اس سند میں اور نہیں جانتے ہم کسی راوی کو کہ اس نے کہا ہو روایت ہے اسامہ بن
 زید سے سو معتبر کے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

باب چٹلہ کی برائی میں

روایت ہے حمید بن عبد الرحمن سے
 انہوں نے کہا سنائیں نے حضرت معاویہ رضی اللہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقِصَّةِ
 عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَّا سَبِيحُ
 مُعَاوِيَةَ حَطَبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ آيَتِ

كَلَّمَكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَبَعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ هَذِهِ النُّقْصَةِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكْتُ بِنُورِ إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاءَهُمْ۔

عندہ کہ خطبہ پڑھا انہوں نے مدینہ میں یعنی اپنے ایام اہارت میں تو فرمانے لگے کہاں ہیں عالم تمہارا سے اے مدینہ والو اسنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے ان چوٹیوں سے اور کہتے تھے کہ ہلاک ہوئے نبی اسرائیل جب ڈالیں ان کی عورتوں نے چوٹیاں۔

مترجم۔ مراد یہ ہے کہ کپڑا یا بال بہت سے لگا کر بڑی چوٹی ڈالنا موجب ہلاکت ہے اس لیے کہ وہ شعار ہے زانیات کا اور دستور ہے فاسقات کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔

باب واصلہ اور واشتمہ وغیرہا کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گودنا گودنے والی عورتوں کو اور جو گودنا گودا پیر اور جو دانتوں کو سوہن کر کے باریک کرتی ہیں ڈھونڈتی ہیں ان کاموں سے حسن اور خوبصورتی بدلنے والیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتِ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس عورت کو جو بالوں میں جوڑ لگا دے اور اس عورت کو جو اپنے بالوں میں جوڑ لگا دے تاکہ دراز اور زیادہ معلوم ہوں اور لعنت کرے گودنا گودنے والی عورت کو اور گودا پیر کو۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعُ الْوَشْمُ فِي اللَّثْنِ۔

والی کو۔ اور کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور معقل بن یسار اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے بھی بن سعید سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت مذکور کے مگر نہ ذکر کیا قول نافع کا۔ اس میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ شاید اس زمانہ میں گودنا اسی مقام میں مروج ہوگا اس لیے نافع نے یہ تفسیر کی در نہ گودنا کہیں بھی ہو ممنوع اور غیر مشروع ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشَقَّاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

بَابُ انْ عَوْرَتِوْنَ كَيْ بِيَانِ مِيْنْ جُوْمَرِدُوْنَ كَيْ مَشَابِهْتِ كَرْتِي مِيْنْ۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ عَوْرَتِوْنَ كَيْ بِيَانِ مِيْنْ جُوْمَرِدُوْنَ كَيْ مَشَابِهْتِ كَرْتِي مِيْنْ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے لعنت

فَلْيَنْهَ قَسَمَ الْمَشَبَّهَاتِ بِالرِّجَالِ
مِنَ النِّسَاءِ وَالْمَشَبَّهَاتِ بِالنِّسَاءِ
مِنَ الرِّجَالِ -

مکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو مردوں سے تشبیہ
کرتی ہیں یعنی لباس اور بات چیت وغیرہ میں مرد لعنت کی ان مردوں
کو جو عورتوں سے تشبیہ کرتے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحْتَشِبِينَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ -

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ
لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محنتوں کو مردوں میں سے
اور جو تشبیہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم عورت مرد کی مشابہت کرے یعنی لباس اور بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے
مثلاً انگر کھا پہنے یا عمامہ باندھے کھڑی بولی بولے سر پہ پٹی رکھے یا سر منڈا دے وغیرہ ذلک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ
الْمَرْأَةِ مَتَّعِطَةً -

ترجمہ روایت سے ابن موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگا دے اور
اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گزرے سو وہ ایسی تیبی ہے
یعنی زانیہ ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ تَرَانِيَّةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا
اسْتَعَطَّرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَ
كَذَا يَعْنِي تَرَانِيَّةٌ -

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ ہر آنکھ زانیہ ہے یعنی آنکھ کا بچانا کہ غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز
کرتے ہیں۔ اکثر ایسے ہیں جن کی نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہ ہی آنکھ کا زنا ہے۔

بَابُ مَرَدِّ زَانٍ كِي خَوْشَبُو كِي بِيَانِ مِيَانِ -

ترجمہ روایت سے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ
ظاہر ہو اس کی اور چھپا ہو رنگ اس کا۔ اور خوشبو عورتوں
کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور چھپی ہو اس کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ
نَوْنُهُ وَطَيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ نَوْنُهُ وَخَفِيَ
رِيحُهُ -

ف۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے جریر سے انہوں نے ابی نصرہ سے انہوں
نے طفاوی سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور یہ حدیث حسن ہے لیکن
طفاوی کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور حدیث اسماعیل بن ابراہیم کی انم سے

اطول ہے اور اس باب میں عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طَيْبِ الرِّجَالِ نَاطِلُهُمْ رِيحُهُ وَخَيْرُ نَوْنِهِ وَخَيْرُ طَيْبِ النِّسَاءِ نَاطِلُهُمْ نَوْنُهُ وَخَيْرُ رِيحِهِ وَ تَهْلَى عَنِ نَيْسَرَةِ الْأُمَاجِوانِ -

ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو جو اس کی اور پوشیدہ ہو رنگ اس کا اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور پوشیدہ ہو جو اس کی اور منع فرمایا آپ نے زین پوش سرخ یعنی ریشمی سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم۔ مراد ان حدیثوں کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہیے کہ جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو مثل عطر وغیرہ کے۔ اور عورت کو وہ کہ جس میں رنگ ہو اور بو نہ ہو مثل صند وغیرہ کے۔

باب خوشبو پھیر دینے کی کراہت میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطَّيِّبِ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَتَى أَيْدِي الطَّيِّبِ وَقَالَ أَتَى أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُرَدُّ الطَّيِّبِ -

ترجمہ روایت ہے ثمامہ بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَدُّ الْوَسَائِدُ وَالنَّاهِنُ وَالنَّاهِنُ -

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ پھیری نہیں جاتیں ایک تکبہ دوسری خوشبو تیسری دودھ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم بیٹے ہیں جناب کے اور وہ مدین کے رہنے والے ہیں۔

عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ تَوْبِيحًا فَلَا يُرَدُّهُ فَإِنَّهُ خَوْرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ -

ترجمہ۔ روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دی جاوے تم میں کسی کو خوشبو تو نہ پھیرے اس کو اس لیے کہ وہ جنت سے نکلی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ -

ف۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور نہیں جانتے ہم حنان کی کوئی روایت سوا اس کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل ہے اور پایا انہوں نے زمانہ مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہیں دیکھا ان کو اور نہ سنی آپ سے کوئی حدیث۔

باب مباشرت ممنوعہ کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ حَتَّى تَتَّصِفَا

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ لڑکے سے لڑکے

يَدْجِمَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا -

کہ بیان کرے اس کا اپنے شوہر کے اُسے اس طرح کہ گو یا کہ

وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ یعنی عورت کو نہ چاہیے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گو یا وہ اس کو دیکھتا ہو کہ اس میں خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا میں گرفتار ہو جانے کا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہیں مباشرت لغوی معنی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہاں ملاقات اور ملنا مراد ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يَفْضَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ وَلَا تَفْضَى الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ -

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف اور نہ لے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے میں یعنی دونوں ایک کپڑا اور نہ لے کوئی مرد کسی مرد سے برہنہ ہو کر نہ لیں اور نہ لے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم یعنی جیسے ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضرور ہے اسی طرح عورت سے بھی ضرور ہے اکثر عورتیں آپس میں بے ستر می کو حرام نہیں جانتی اور اس میں تساہل کرتی ہیں معاذ اللہ من ذلک اللہ اس بلا سے بچا دے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

باب ستر عورت کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں۔

اپنے باپ سے وہ دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ ستر ہمارے کیا چھپاویں ہم اس میں سے اور کیا چھوڑ دیں یعنی کس سے ستر ڈھانپیں اور کس سے نہ ڈھانپیں فرمایا آپ نے کہ چھپا تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا جس کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی باندی سے کہا روئی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ جب کہ لوگ ملے جلے ہوں آپس میں فرمایا آپ نے اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے شرمگاہ تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اس کو کسی کو کہا میں نے یا نبی اللہ جب کہ

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مِمَّنَّا وَمَا نَدْرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَاتِكَ إِذَا مِمَّنْ سَرَّوَجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَتِ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِذَا اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِيهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِذَا كَانَتْ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يَسْتَحْيِيَ مِنْهُ النَّاسُ -

ہو وے کوئی ہم میں سے کیلا یعنی خلوت میں ہو فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیوں کے کہ جیا کی جاوے اس سے یعنی تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَتْ اِتَّ الْقَحْدُ عَوْرَاةً
عَنْ جَرَهْدٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرَهْدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ انْكَشَفَ قَحْدُهُ فَقَالَ اِتَّ الْقَحْدُ عَوْرَاةً.

باب اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے
ترجمہ روایت ہے جرہد سے کہا کہ گزرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے مسجد میں اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا آپ نے کہ ران بھی ستر میں داخل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی اسناد میں متصل نہیں دیکھتا۔

عَنْ جَرَهْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ قَحْدِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ قَحْدَكَ فَاَتَاهَا مِنَ الْعَوْرَاةِ -

ترجمہ روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ان کے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی۔ سو فرمایا آپ نے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر میں داخل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ جَرَهْدٍ اَلَا سَلَّمْتِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَحْدُ عَوْرَاةً

ترجمہ روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ ابْنِ مَيْمُونٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَحْدُ عَوْرَاةً -

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔

ف اس باب میں علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبداللہ بن جحش اور ان کے بیٹے کو صحبت ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ اِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ لَطِيْبَ نَظِيْفٍ يُحِبُّ الْكِرَامَ جَوَادٍ يُحِبُّ الْجُودَ فَتَطْفُوا اَسْرَاةَ قَلْبِكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْمُهْوَدِّ قَالَ قَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مُسَامِرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهٗ

باب پاکیزگی کے بیان میں۔
ترجمہ روایت ہے صالح سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی کو اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے لطافت کو۔ کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو حواد ہے دوست رکھتا ہے جو دو کو سو تم پاک و صاف رکھو۔ کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا سعید بن مسیب نے صاف و پاک رکھو اپنے معنوں کو اور مشابہت نہ کرو ساتھ یہود کے یعنی وہ اپنے معنوں میں کرا جمع کرتے ہیں تم نہ کرو کہا صالح نے ذکر کی میں نے یہ روایت

نَقَلُوا أَنْبِيَتَكُمْ -

مہاجر بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھے ہے عامیہ
 نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی مگر یہ کہ کہا کہ صاف کہہ دو تم اپنے معنوں کو
 یعنی گمان کرتا ہوں کہ الفاظ نہیں ذکر کیے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن ایاس ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور ان کو ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔

مترجم۔ اللہ تعالیٰ تطیف ہے الخ لطافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی کے ہیں اور یہاں مراد ہے پاک ہونا باری
 تعالیٰ شانہ کا صفات حدوث سے اور سمات زوال و نقص سے اور لطافت کو یعنی صاف و پاک کر دو مکانوں کو کوڑے
 کرکٹ سے اور بدن کو نجاست سے اور دل کو کبر و حسد سے اور عقائد فاسدہ سے اور روح کو مسمومی اللہ تعالیٰ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأُسْتَبْرَاءِ عِنْدَ
 الْجَمَاعِ
 کے بیان میں

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا: بچو تم برہنہ ہونے سے اس لیے کہ تمہارے
 ساتھ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جدا ہوتے ہیں تم سے مگر باٹھانے
 کے وقت اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو
 ان سے اور تعظیم کرو ان کی۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِضِي قَاتَ مَعَكُمْ
 مَنْ لَا يُقَارِفُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُقْضَى
 الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيَوْهُمْ
 وَآكُرْمُوهُمْ -

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابو حنیفہ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

مترجم وہ ساتھی بلائکہ ہیں کہ حفاظت عباد کے لیے ہر ایک کے ساتھ ہیں اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے۔

بَابُ حَمَامٍ فِي دُخُولِ الْحَمَامِ
 کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت
 کو حمام میں کہ وہاں بے ستری اور بے حیائی اور کشف ستر ہوتا ہے
 اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو
 حمام میں بغیر تہمت کے یعنی برہنہ نہ نہاؤ سے جیسے کہ جہاں اور نہا
 کی عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو
 نہ بیٹھے ان لوگوں کے دسترخوان پر کہ جس پر دوڑ چلتا ہو مٹراب کا۔

عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
 فَلَا يَدْخُلُ حَيْلَتَهُ الْحَمَامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَامَ بِعَيْدٍ
 إِتْرَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
 فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَا سَدَّ مَسَدًا عَلَيْهِمُ
 الْحَمْرُ -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر طاؤس کی روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے

ہوں مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسماعیل نے لیث بن ابی سلیم صدوق ہیں مگر اکثر وہم کر جاتے ہیں کسی روایت
 میں اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمِيَابِرِ

ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے پھر رخصت دی مردوں کو کہ وہ بند باندھ کر جاویں۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ مضبوط نہیں۔

عَنْ أَبِي الْمَلِيقِ الْهَدَلِيِّ أَنَّ نِسَاءً مَرَّتْ أَهْلَ حِمصٍ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَسْتَقِي اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاءً كَمَا أَحْمَامَاتٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَصْعُقُ نِيَامَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ نَرٍ وَجْهًا إِلَّا هَتَكَتِ الشُّرْبِيَّةَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا -

ترجمہ روایت ہے ابی الملیح ہدلی سے کہ کچھ عورتیں اہل حمص سے یا اہل شام سے داخل ہوئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو فرمایا آپ نے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہاری یہاں حماموں میں سنائیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ انارے اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر گریہ کہ بھاڑ ڈالا اس نے وہ پردہ کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَ... كَلْبٌ

باب جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ کے نہ داخل ہونے کے بیان میں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَ... صُورَةٌ تَمَثِيلٌ -

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اس گھر میں کہ جس میں کتا یا تصویر ہو جاندار چیلوں کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَثِيلٌ أَوْ صُورَةٌ شَقَّ اسْحَقُ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ -

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے داخل نہیں ہوتے اس گھر میں کہ جس میں تمثال ہو یا تصویر شک کیا اسحق نے کہ ان میں سے کیا کہا یعنی تمثال یا صورت۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَنْعَنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اٹے میرے پاس جبرئیل اور کہا انہوں نے کہ آج آتا ہے ابی سے کہ پاس کل کی رات کو سوز روکا مجھے

مَلِكِ الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا آتَهُ كَانَ
 فِي بَابِ الْبَيْتِ تَمْنَالِ التَّجَالِ وَكَانَ فِي
 الْبَيْتِ قَرَامُ سَبْرِيهِ تَمَائِيلُ وَكَانَ
 فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرِيرٌ أَسِ الْعِمَالِ الَّذِي
 بِالْبَابِ فَلْيُقَطَّعْ بِيصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرِ وَمُرُ
 بِالشَّجَرِ وَمُرُ بِالسَّيْرِ فَلْيُقَطَّعْ وَيُعْعَلْ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ
 مُتَبَدِّلَتَيْنِ تَوَطَّيَانِ وَمُرُ بِالْكَلْبِ فَيُخَرِّجُ فَعَلَّ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ
 جِدْرًا لِلْحُسَيْنِ أَوْلِيَّ حَسَنِ تَحْتَ نَصْدِ لَهْ فَاَمَرَ
 بِهِ فَأُخْرِجَ -

اس سے کہ داخل ہوتا میں نزدیک آپ کے گھر میں کہ جس میں
 آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویریں تھیں مردوں کی
 اور گھر میں کپڑا تھا پردہ کا کہ اس میں تصویریں تھیں اور تھا گھر میں ایک
 کتا سو حکم کریں آپ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا
 جائے کہ حکم اس کا شجر کا سا ہو جائے اور پردہ کے لیے حکم کریں
 کہ اس کو قطع کر کے دو ٹکے بنائے جاویں کہ پڑے رہیں اور بوندے
 جاویں اور حکم کریں کتے کو کہ نکال دیا جاوے سورسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کتے کا نام
 حسین کا یا امام حسن کا یعنی ان کے کھینے کے لیے تھا ان کے پلنگ
 کے نیچے سو حکم کیا آپ نے تو وہ نکلا گیا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر ذمی روح کی کہ سر اس کا کتا ہو رکھنا اس کا جائز ہے اور اسی طرح دختروں
 اور بچوں وغیرہ غیر ذمی روح کی تصویریں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعْضَفِ
 لِلرِّجَالِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ
 وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ اَللَّتَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَلَمَّ يُرَدُّ عَلَيْهِ
 اَللَّتَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ -

باب ثوب معصفر کے کراہت میں

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ
 گزرا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور اس
 پر دو کپڑے تھے سرخ رنگ کے اور سلام کیا اس نے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم پر سو جواب نہ دیا آپ نے اس کو سلام کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مراد حدیث کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا
 آپ نے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہننا اور تجویز کیا ہے علماء نے کہ جو رنگا جاوے مدروغیرہ میں تو اس میں کچھ مضائقہ
 نہیں جب کہ وہ کسم کا نہ ہووے۔

مترجم۔ مدرو یعنی گبرو وغیرہ میں۔

عَنْ عَتِيْبِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ تَمَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الدَّهَبِ
 وَعَنِ النَّقِيبِيِّ وَعَنِ ابْنِ شَرَّةٍ وَعَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ
 أَبُو الْأَحْوَسِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنْ

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننے
 سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے
 اور حوی سے اور ابوالاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے

شعیر

مصر کی کہ جو سے بناتے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعٌ وَنَمَاتَا عَنْ سَبْعٍ أَمْوَانًا يَتَّبِعُ الْجَنَائِزَ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِينَ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّاعِي وَنَصْرُ الْمَظْلُومِ وَإِسْرَارُ الْمُقْسِمِ وَمَرَادِ السَّلَامِ وَنَمَاتَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتِمِ الدَّهَبِ أَوْ حَلَقَةِ الدَّهَبِ وَأَنْبِيَةِ الْفِضَّةِ وَكُسِينِ الْحَرِيرِ وَالسَّيْبِجِ وَالْكَاسْتَبْرِقِ وَالْقَسْتَبِيِّ -

ترجمہ روایت ہے براہ بن عازب سے کہا انہوں نے کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے حکم کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ چلنے سے اور مریض کی عیادت کا اور پھینکنے والے کے جواب دینے کا اور بلانے والے کی بات قبول کرنے کا۔ اور مظلوم کی مدد کا اور قسم کھانے والے کی قسم سچا کرنے کا اور سلام کے جواب دینے کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردوں کو اور سونے کے پھلے پہننے سے یعنی مردوں کو اور چاندی کے برتنوں سے اور حریر اور دیباچ اور استبرق اور قستی کے پہننے سے کہ یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اشعث بن سلیم بیٹے ہیں ابی الشعثاء کے یعنی ابی الشعثاء کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہیں اسود کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كُسِينِ الْبَيَاضِ

عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيَاضُ يَأْتِيهَا أَظْفَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّتُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ -

بَابُ سَفِيدِ كِطْرِيّ پھننے کے بیان میں۔
ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور کفن دو اس میں اپنے مردوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ سُرْخِ كِطْرُولِ كِي اجازت میں مردوں کے لیے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْخِصَةِ فِي كُسِينِ الْمُنْرَةِ لِلرِّجَالِ

عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ أَمْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى الْقَمَرَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ -

ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں سو میں نظر کرنے لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور چاند کی طرف اور آپ پر جوڑا تھا سرخ رنگ کا تو اس وقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اشعث کی روایت سے اور روایت کی شعبہ سے اور ثوری نے ابی اسحاق سے انہوں نے براہ بن عاذب سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر سُرخ جوڑا یعنی اس میں خطوط سُرخ تھے نہ یہ کہ بالکل سُرخ ہو روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے یہی روایت اور اس حدیث میں یہی ذکر ہے اور اس سے زیادہ پوچھا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے اور کہا میں نے کہ حدیث ابی اسحاق کی جو مروی ہے براہ سے وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کی تو تجویز کیا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور اس باب میں براہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے۔

باب سبز کپڑوں کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے ابی رمثہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان پر دو کپڑے سبز تھے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُدَايَا أَخْضَرَانِ -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید اللہ بن ایاد کی روایت سے اور رمثہ تمیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور بعضوں نے کہا کہ رفاعہ بن یثرب ہے۔

باب سیاہ کپڑوں کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نیکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اور ان پر چادر بھٹی کالے بالوں کی۔

بَاب فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْدُ مِنْ شَعِيرٍ أَسْوَدَ -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ

عَنْ تَيْلَةَ بِنْتِ مَخُومَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدِ امْرَأَتُهَا تَفَعَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَمِنْهُنَّ اللَّهُ وَعَلَيْهِ بَعْنَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَاءُ مَكِّيَّةٌ

باب زرد کپڑوں کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے قیلہ سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کی انہوں نے اس کے بعد حدیث بہت لمبی یہاں تک کہ کہا انہوں نے کہ آیا آپ کے پاس ایک مرد اور بلند ہو چکا افتاب سو کہا السلام وعلیک یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے زرد تھے سے روئے رنگے گئے تھے زعفران میں اور بھڑ گیا تھا

مَا سَابَرَ عَفْرًا اِنْ وَقَدْ نَفَضْنَا دَمْعَهُ عَسِيْبٍ
خَلَّةٍ -

ان سے رنگ زعفران کا یعنی بسبب کثرت استعمال کے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
شاخ تھی کھجور کی -

ف۔ قیدہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبد اللہ بن حسان کی روایت سے -

مترجم مراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا ان کپڑوں سے بھڑ گیا تھا اور کچھ اثر باقی نہ رہا تھا -

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّرْعُفِ
وَالْعُلُوقِ لِلرِّجَالِ

بَابُ تَرْعُفٍ اَوْ رَخْلٍ كِي كِرَاهِيَةِ
مِنْ مَرْدُوْلِ كِي لِيَةِ -

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرْعُفِ
لِلرِّجَالِ -

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے
کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تزعفر
سے مردوں کو -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسمعیل بن علیہ سے انہوں نے عبد العزیز
بن صہیب سے انہوں نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زعفران کے لگانے
سے یعنی مردوں کو -

ف۔ روایت کا یہ حدیث ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے آدم سے انہوں نے شعبہ سے کہا شعبہ معنی
کراہت تزعفر کے مردوں کے لیے یہ ہیں کہ مرد خوشبو کے لیے بجائے عطر کے زعفران لگائے -

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأَ رَجُلًا مَتَعَلِّقًا قَالَ
أَنْهَبَ فَأَغْسَلَهُ ثُمَّ اغْسَلَهُ ثُمَّ كَأْتَعُدُّ

ترجمہ روایت ہے یعلیٰ بن مرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے تب فرمایا
جا تو اور دھو اس کو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ
نہ لگا اس کو -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا بعضوں نے اس کی اسناد میں جو مروی ہے عطاء بن سائب سے کہا
علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس نے کہ سنا ہے عطاء بن سائب سے زمانہ قدیم میں یعنی ان کی اول عمر میں
سو سماع اس کا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں
عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں رادان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطاء سے
آخر عمر میں اور کہا جاتا ہے کہ عطاء بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا اس باب میں عمار اور ابی موسیٰ
اور انس سے بھی روایت ہے -

مترجم خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران وغیرہ سے اور غالب ہوتی ہے اس پر سرخی یا سفیدی
اور اکثر احادیث میں اس سے نہیں وارد ہوئی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے -

بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ

وَالذَّيْبِ بِأَجْرٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ
الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي
الْآخِرَةِ -

باب حریر اور ذیباچ کی کراہت میں۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے
عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنے گا
آخرت میں یعنی جنت میں۔

ف اس باب میں علی اور حذیفہ اور انس اور کئی لوگوں سے روایت ہے جن کا ذکر کیا ہے ہم نے کتاب
اللباس میں اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے
اور اسماء زوجہ بیٹی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہیں ان کے مولیٰ کا نام عبد اللہ اور کنیت ان کی ابو عمر ہے اور روایت
کی ہے ان سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے۔

بَاب عَنِ الْمَسُورِ بَيْنَ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ أَقْبِيَّةً وَكَمْ
يُحِطُ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةٌ يَا يُتَيَّ
الْطَّلِقُ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَالَ فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ وَتَالَ
ادْخُلْ قَادِعَهُ لِي قَدَعُوْتَهُ لَهُ فَتَحَرَّجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ
مَتَفًا فَقَالَ خَبَاتُ لَكَ هَذَا قَالَ فَنظَرَ إِلَيْهِ
فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةٌ -

ترجمہ روایت ہے مسور بن مخزوم سے کہا انہوں نے
کہ تقسیم کیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا میں
اور نہ دیا مخزوم کو ان میں سے کچھ سو کہا مخزوم نے کہ اے میرے بیٹے
چلو میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا مسور نے کہ گیا
میں ان کے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو اور بلا لے
آنحضرت کو میرے لیے سو بلا یا میں نے ان کو مخزوم کے لیے اور
نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اوپر ایک قبائلی
ان ہی قبائل میں سے سو فرمایا آپ نے مخزوم سے کہ یہ بچا رکھی
تھی میں نے تمہارے لیے کہا راوی نے پھر دیکھا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے مخزوم کی طرف اور فرمایا راضی ہو گئے مخزوم۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

باب اظہار آثار نعمت کے بیان میں۔

ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا
ہے کہ دیکھا جاوے اثر اس کی نعمت کا اس کے بندے پر یعنی کپڑے سفید

بَاب مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى
أَثْرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثْرُ نِعْمَتِهِ

عَبْدُ -

ہوں اور زینت شرعی سے بدن آراستہ ہو۔

ف اس باب میں ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمران بن حصین اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب موزہ سیاہ کے بیان میں۔

باب مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ نجاشی والے حبش نے ہدیے میں بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا موزے کا کہ وہ دونوں سیاہ تھے اور ان میں کچھ نقش نہ تھے پھر ہینا آپ نے ان کو اور وضو کیا اور مسح کیا ان پر۔

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو نگر و لہم کی روایت سے اور روایت کی یہ محمد بن ربیعہ نے و لہم سے کہ نام ہے راوی کا۔

باب مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ تَشْفِ

باب بوڑھے بال نکالنے کی نہی میں۔

ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا۔

الشَّيْبِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَشْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ إِنَّهُ نُورٌ الْمُسْلِمِ

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عبدالرحمن بن حارث نے اور کئی لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادائے۔

باب صاحب مشورہ کے امانت دار ہونے کے بیان میں۔

باب مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَرٌ

ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اس کو امانت داری ضرور ہے یعنی اس کو افشاء لازم نہ کرنا چاہیے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَرٌ

ف اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ کی روایت سے۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اس کو امانت داری ضرور ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ ... مُؤْتَمَرٌ

ف۔ اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبد الرحمن نخوی سے اور شیبان صاحب کتاب ہیں اور صحیح الحدیث ہیں اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے روایت کی ہم سے عبد الجبار بن علاء عطار نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان نے کہا کہ عبد الملک نے جو راوی ہیں ابی ہریرہؓ کی حدیث کے کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اس میں سے کوئی حرف کاٹ نہیں رکھتا یعنی پوری پوری بیان کرتا ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّومِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّومُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمُسْكِينِ وَالْقَاتِبَةِ۔
ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہے عورت اور گھر اور جانور میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اصحاب زہری نے سند میں اس حدیث کے ذکر نہیں کیا۔ حمزہ کا اور یوں کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے ابن ابی عمیر نے یہ حدیث انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبد اللہ بن عمر کے ان دونوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ روایت ہے سعید بن عبد الرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں حمزہ سے اور روایت سعید کی صحیح تر ہے۔ اس واسطے کہ علی بن مدینی اور حمید می دونوں نے روایت کی سفیان سے اور زہری نے روایت کی زہری نے ہم سے یہ حدیث مگر سالم سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث زہری سے۔ اور کہا اس کی سند میں کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبد اللہ بن عمر کے۔ انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے۔ اور اس باب میں سہل بن سعد اور عائشہؓ اور انسؓ سے روایت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی کسی چیز میں تو عورت اور جانور اور گھر میں ہوتی یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرلتے تھے شوم یعنی نحوست نہیں ہے کسی شے میں اور کبھی ہوتی ہے برکت گھر میں اور عورت اور گھوڑے میں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن بحر نے انہوں نے اسمعیل بن عیاش سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یحییٰ بن جابر سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے اپنے عم حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ

دُونَ الثَّلَاثِ
باب آداب تناجی کے بیان میں۔
marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا تَنَاجَى أَثَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ فِي حَدِيثِهِ لَا يَتَنَاجَى أَثَانِ دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُعْزِرُهُ -

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین شخص ہو تو نہ کان میں باتیں کریں ان میں سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر اور سفیان نے اپنی روایت میں لا یَتَنَاجَى کی بجائے لَا يَتَنَاجَى کہا ہے اس لیے کہ یہ بات اس کو غم میں ڈالتی ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کان میں باتیں نہ کریں دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑ کر اس لیے کہ اس مومن کو ایذا ہوتی ہے یعنی بسبب اکیلے رہ جانے کے اور اللہ تعالیٰ کو بری معلوم ہوتی ہے ایذا مومن کی اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ یہ سرگوشی سے ممانعت تین ہی شخصوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس میں ایک شخص اکیلا رہ کر گھبراتا ہے اور بدظنی میں گرفتار ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو سرگوشی منع نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِدَّةِ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَنْ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشِبُّهُ وَأَمَرَنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قُلُوبًا قَدْ هَبْنَا نَقِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُوا نَاشِئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَاتَ كَأَنَّ لَهٗ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةً فَلِيْحِي نَقَمْتُ إِلَيْهِ نَاحِيْرَتَهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا

باب عہدہ و اقرار کے بیان میں۔
ترجمہ روایت ہے ابی جعفر سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گورے تھے اور بڑھا پا اچلا تھا آپ پر یعنی قریب بیس بالوں کے سفید ہو چکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے آپ سے یعنی صورت میں اور حکم کیا تھا ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا جو ان کا تو ہم ان اونٹنیوں کے لینے کو گئے سو آگئی ہم کو خبر ان کی وفات کی سو نہ دیا ہم کو لوگوں نے کچھ بھر جب قائم ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ یعنی امور خلافت پر تو کہا ابو بکر نے کہ جس سے

کچھ وعدہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تو وہ ہمارے پاس آوے سو اٹھا میں اور خبر کی میں نے ان کو حضرت کے وعدہ کی سو حکم فرمایا ہم کو ان اونٹنیوں کے دینے کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سے ابی جعفر سے مانند اس کے اور روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ابی جعفر نے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ ان کے تھے یعنی شکل و صورت میں اور اس سے زیادہ کچھ روایت نہ کیا یعنی اونٹنیوں کا ذکر اس روایت میں نہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے سجی سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے ابی جعفر سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی سے

مشابہ تھے ان کے اور ایسے ہی روایت کیا کئی لوگوں نے اسمعیل سے مانند اس کی اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور ابی حمیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔

باب فداک ابی و امی کہنے کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے حضرت علیؑ سے کہا انہوں نے کہ نہیں سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو یعنی یہ کہا ہو کہ فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے سوا

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي
عَنْ عَمِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ فَيُرْسَعِدُ بَيْنَ
أَبِي وَ قَاصٍ -

سعد بن ابی وقاص کے۔

ترجمہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا حضرت علیؑ نے کہ نہیں جمع کیا رسول خداؐ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ فرمایا ان کو جنگ احد کے دن۔ مار تو ایک تیر فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے اور کہا ان سے مارو تیراے جوان پہلوان۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيُّ
مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ
وَ أُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ
لَهُ يَوْمَ أَحَدٍ إِنْ مَرِقِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي وَ قَالَ
لَهُ إِنْ مَرِقِدَاكَ الْغُلَامُ الْهَزْرَوِيُّ -

ف اس باب میں زبیر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علیؑ کو اللہ وجہ سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بھیجی بن سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو دن احد کے یعنی فداک ابی و امی فرمایا۔

باب کسی کو شفقتاً بیٹا کہنے کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے انسؓ سے کہ ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي يَا بَنِيَّ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا بَنِيَّ

ف اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انسؓ سے اور ابو عثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام ان کا جعد بن عثمان ہے اور ان کو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور لہرہ کے رہنے والے ہیں اور روایت کی ان سے یونس بن

باب تسمیہ مولود میں جلدی کرنا۔

ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَبِيدُ بْنُ جَرِيٍّ وَ شُعْبَةُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدِيثًا فِيهِ
بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَالِيهِ وَ وَضِعِ
الَّذِي عَلَيْهِ وَالْحَقُّ -

سے اور اس کے بال وغیرہ جدا کرنے کا جو موجب ازیت
ہیں اور عقبتہ کرنے کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

باب اسماء مستحبه کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کے
نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں یعنی اس لیے کہ اس میں اقرار

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ
وَعِنْدَ الرَّحْمَنِ -
ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

باب اسماء مکر وہہ کے بیان میں

ترجمہ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک میں منع کرتا
ہوں کہ نام رکھا جاوے کسی کار افع اور برکت اور یسار۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ
عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ لَأَنْهَيْتُ أَنْ تُسَمَّى رَافِعٌ وَ
بِرَكَّةٍ وَ يَسَارٌ -

ف۔ یہ حدیث غریب ہے ایسی ہی روایت کی ابو احمد نے سفیان سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے
جابر سے انہوں نے عمر سے اور ابو احمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت ہے جابر کی بزرگی اللہ
علیہ وسلم سے اور نہیں ہیں اس کی سند میں عمر۔

مترجم۔ رافع کے معنی بلند کرنے والا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنی آسانی اور راحت پس ان ناموں
میں یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہ ہو تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور یہ غیر مستحسن ہے۔

ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مت نام رکھو تو اپنے غلام کا رباح یعنی فائدہ دینے
والا اور نہ افلح یعنی نجات والا اور نہ یسار اور نہ یحج افع کے مراد
ہے اس لیے کہ کہا جاوے گا کہ وہ یہاں ہے پھر جواب دیا جاوے گا کہ نہیں

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمَّ غُلَامُكَ
رَبَاحًا وَلَا أَفْلَحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا يَحِجْمَ يُقَالُ
أَثَمَ هُوَ يُقَالُ لَا

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس روایت کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے بدترین سب ناموں میں
اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جس
کا نام www.marfat.com ہے کہ معنی اس کے شہنشاہ ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْتَمُ إِسْمِعِيلَ اللَّهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمَّى مَلِكِ الْأَمْلَاكِ
أَلْ سَفِيَانُ شَاهَانِ شَاهٌ -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اخراج کے معنی صحیح نہیں۔

باب مَا جَاءَ فِي الْكُفْيَةِ الْأَسْمَاءِ

عَنْ ابْنِ مَسْرُوقٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ غَيْرَ اسْمِ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتَ جَبِيلَةٌ

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مرفوع کیا یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو اور روایت کی
بلید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کیا بعضوں نے یہ حدیث بلید اللہ سے انہوں
نے نافع سے انہوں نے عمر سے مرسلہ اور اس باب میں عبد الرحمن بن عوف سے اور عبد اللہ بن سلام
اور عبد اللہ بن مطیع اور عائشہ رضی اللہ عنہما اور حکیم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخیڑی اور شریح بن ہانی
سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور خثیمہ بن عبد الرحمن سے بھی روایت ہے
کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُغَيِّرُ الْأَسْمَاءَ الْقَبِيْمَ

ف۔ کہا ابو بکر بن نافع نے جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمرو بن علی نے اس حدیث کی سند میں کہ روایت
ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلہ اور نہیں ذکر کیا اس
میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

مترجم عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار ہیں اس نام کو حضرت نے پسند نہیں کیا مگر تعجب ہے گمراہ اہل تحریر سے
کہ وہ اپنے لیے عاصی کو پسند کرتے ہیں۔

باب أَسْمَاءُ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا
مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو
اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْعَاشِرُ الَّذِي يُعْشَرُ
النَّاسُ عَلَيَّ قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ
بَعْدَكَ نَبِيٌّ

ترجمہ روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے بہت سے نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد
ہوں اور میں مٹانے والا ہوں کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب میرے کفر
کو اور میں حاشر یعنی جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کیے
جاویں گے یعنی میرے پیچھے ہوں گے پہلے میں میدانِ حشر میں آؤں گا
اور میں عاقب یعنی پیچھے آنے والا ہوں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے marfat.com

بَاب مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَمَلَّى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدًا بَيْنَ إِسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ
وَيُسَيِّمِي مُحَمَّدًا أَوْ أَبَا الْقَاسِمِ

بَاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
اور کنیت جمع کرنے کی کراہت میں۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے کوئی شخص آپ کے نام
اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابو القاسم یعنی اگر محمد نام رکھے تو
چاہیے کہ کنیت کچھ اور رکھے اور اگر کنیت ابو القاسم رکھے تو محمد نام نہ رکھے غرض دونوں کے جمع کرنے سے منع فرمایا۔

ف اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب کہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنی محمد تو کنیت
نہ رکھو میری یعنی ابو القاسم۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَمَيْتُمْ بِي فَلَا تَكُونُوا
بِي -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکرہہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضوں نے ایسا کیا بھی ہے یعنی انہوں نے کراہت کو تنزیہی چاہنا یا مخصوص جانا آپ کی
حیات کے ساتھ اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سنا ایک شخص کو بازار میں رہ پکارتا ہے
یا ابو القاسم تو مخاطب ہوئے اس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کہا اس نے کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تب
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ رکھو میری کنیت روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں
نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس
حدیث سے معلوم ہوئی کراہت اس کی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابو القاسم رکھے۔

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ عرض کی انہوں
نے یا رسول اللہؐ مجھ کو فرمائیے تو اگر ہو امیر سے لیے کوئی لڑکا
آپ کے بعد تو نام رکھوں میں اس کا محمد اور کنیت رکھوں اس کی
جو آپ کی کنیت ہے یعنی ابو القاسم تو فرمایا آپ نے کہ ہاں کہا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَمَا آيَاتُكَ وَوَدَّ لِي بَعْدَكَ اسْمِيهِ
مُحَمَّدًا أَوْ كُنْيَتِيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ
فَكَانَتْ رُحُصَةً لِي -

حضرت علیؓ نے کہ پھر یہ رخصت خاص میرے ہی لیے تھی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَاب شعر کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک

بَاب مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ -

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ
حِكْمَةً -

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا اس کو فقط ابو سعید اشجانی نے ابن ابی عیینہ کی روایت سے اور روایت کی اور لوگوں نے ان کے سوا ابن ابی عیینہ کی روایت سے یہ حدیث موقوفاً اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں ابن ابی بن کعب اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور بریدہ اور کثیر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے۔

ترجمہ اوپر گزرا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّ مَنِ الشَّعْرُ حِكْمَةٌ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي انْشَادِ الشَّعْرِ۔

باب شعر پڑھنے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ فِي الْمَسْعِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُعَاخِرُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ يُتَافَعُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُؤْتِي حَسَنَاتِ بَرُوحِ الْقُدْسِ مَا يُعَاخِرُ أَوْ يُنَافِعُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے حسان کے لیے منبر کو وہ اس پر کھڑے ہو کر فخر کرتے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یا کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ینافح یعنی جواب دیتے تھے اور دفع اعتراضات کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یعنی راوی کو شک ہے اور فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیشک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس یعنی جبرائیل کے ساتھ جب تک کہ وہ فخر کرتے رہتے ہیں۔ یا جواب دیتے رہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔

ف۔ روایت کی ہم سے اسمعیل اور علی بن حجر نے دونوں نے ابن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں ابن ابی ہریرہ اور برادر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے یعنی حدیث ابن ابی الزناد کی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمَرَةَ الْقَصَاةِ وَعَبَدَ اللَّهُ نَبِيًّا سَوَاحَةً بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنِ سَبِيلِهِ۔ أَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ۔

قَالَ لَهُ عُمَرُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ خَلِّ عَنِ الْكُفَّارِ خَلِّ عَنِ الْكُفَّارِ خَلِّ عَنِ الْكُفَّارِ۔ وَبَيْنَ هَلْ الْخَلِيلِ عَنِ خَلِيلِهِ۔ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں عمرہ قضا کے سال اور عبد اللہ بن رواحہ ان کے آگے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے یعنی چھوڑ دو لوہور خالی کر دو اسے اولاد کفار کی راستہ اس کا باج کے دن ماریں گے ہم تم کو اس کے اترنے پر ایسی مار کہ ہلا دے دماغ کو اس کی جگہ سے اور بھلا دلو سے اور غافل کر دیوے دوست کو

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو بار سے زیادہ سواپ کے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذکورہ کرتے تھے امور جاہلیت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ پلٹے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھے ان کے ساتھ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی زبہری نے سماک سے بھی۔

باب مذمت میں اشعار مذمومہ کے۔

ترجمہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھرا جاوے پیٹ کسی کا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جاوے شعروں سے۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھرا جاوے پیٹ کسی کا ایسی پیپ سے کہ سٹرا دیوے اور فاسد کر دیوے اس کے پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جاوے شعروں سے۔

ف اس باب میں سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب فصاحت کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنی لپیٹتا ہے باتوں کو جیسا کہ گائے لپیٹتی ہے اپنی زبان سے چارہ کو یعنی بہت کثیر الکلام ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس اسناد سے اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔

باب برتنوں کے بند کر دینے کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کو یعنی شب کو اور باندھ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ
فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشِدُونَ الشُّعْرَ وَ
يَتَذَكَّرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أُمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ
سَأَلْتُ فَرْتَبًا يَتَسَبَّحُكُمْ مَعَكُمْ۔

بَابُ مَا جَاءَ لِأَنَّ تَيْمَتِي جَوْفٌ أَحَدِكُمْ
فَيَحَاخِرُ لَكَ مِنْ أَنْ تَيْمَتِي شِعْرًا
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ تَيْمَتِي
جَوْفٌ أَحَدِكُمْ فَيَحَاخِرُ لَكَ مِنْ أَنْ
تَيْمَتِي شِعْرًا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ تَيْمَتِي
جَوْفٌ أَحَدِكُمْ فَيَحَاخِرُ لَكَ مِنْ أَنْ
تَيْمَتِي شِعْرًا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ
الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا
يَتَخَلَّلُ الْبَقْرَةُ۔

اور بے فائدہ یا وہ گوئی کرتا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس اسناد سے اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔

بَابُ فِي تَحْمِيرِ الْأَنْبِيَةِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَنْبِيَةِ

أَوْ كَوَالِ شَقِيَّةٍ وَاجْتَفُوا الْيُؤَابَ وَ
أَطْفُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ مُرَابِمًا
جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ -

دو منہ مشکوں کا اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بچھا دو چہرہ غوں کو
اس لیے کہ چوہا اکثر لے جاتا ہے بتی اور جلادیتا
ہے گھر والوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی ہے جابر سے کئی سندوں سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے۔

باب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَأَرْتُمْ فِي الْغَضَبِ
فَاعْطُوا لِوَلَدِكُمْ حَقَّهُمْ مِنَ الْأَمْرِ وَإِذَا سَأَرْتُمْ
فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نَفِيثًا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ
فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَ
مَأْوَى الْمَوَاقِرِ بِاللَّيْلِ -

آداب سفر کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم سفر کرو بہار کے ایام اور نباتات کے دنوں میں تو دو دنم اونٹوں
کو حصہ ان کا زمین سے یعنی خوب چرنے دو کہ فریب ہو جاوے اور جب سفر کرو
تم خشکی اور خزان کے دنوں میں تو جلدی کرو تم اس کی قوت باقی رہنے تک
یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نہ پاوے گا قوت جاتی رہے گی تو جلد اس زمین سے
نکل جاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لیے اترو تو راہ سے الگ ہو جاؤ

اس لیے کہ وہ راستے میں جانوروں کے اور ٹھیکانے کیڑوں مکوڑوں کی کارات ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انس اور جابر سے بھی روایت ہے۔

بَابُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَيَّامَ الرَّجُلِ عَلَى سَطْحِ كَتِيبٍ
بِمُحْجُورٍ عَلَيْهِ -

ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی ایسے کوٹھے پر سووے کہ جس کے گرد منبر
یا دیوار نہ ہو یعنی خوف ہو لندھک کر گر جائے گا نیند کی حالت میں۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم بروایت محمد بن منکدر کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند

سے اور عبد الجبار بن عمر ابلی ضعیف ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقُونَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْآيَاتِ
مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا -

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرصت دیتے تھے ہم کو ساتھ نصیحت کے
دنوں میں یعنی ہر وقت وعظ و نصیحت نہ کرتے اس خوف سے

کہ ہم ملول نہ ہو جائیں اور اکتانہ جاویں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے

سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے مانند اس کے۔

بَابُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
مَارْفَات.COM

ترجمہ روایت ہے ابی صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی

وَأَمْرًا مِّنَ أَبِي الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ مَا دِيْبِمَ عَلَيْهِ وَرَأَتْ قَلْبَ-

نے پوچھا حضرت عائشہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کون سا
عمل پیارا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو توفیر مایا
دونوں نے کہ جس پر ہمیشگی کی بناوٹ لگتی تھی

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ عروہ سے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا کہ جس پر
ہمیشگی کی جاوے روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے
باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی کے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْأَمْثَالِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب میں مثالوں کے جو وارد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

يَا بَ مَا جَاءَ فِي مِثْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لِعِبَادِهِ

باب مثال میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
کے لئے۔

ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان سے جو قبیلہ بنی کلاب
سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ البتہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی
کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اس کے دونوں جانب یعنی دائیں بائیں دو
دیواریں ہیں اور ان دیواروں میں جا بجا دروازے کھلے ہوئے ہیں
اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانے والا بلار ہا
ہے اس راہ کے سرے پر اور ایک بلار ہا ہے اس کے اوپر پھر آپ
نے یہ آیت پڑھی وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ آخر تک یعنی اللہ تعالیٰ
بلاتا ہے جنت کی طرف اور وہ راہ بتاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی
راہ۔ اور وہ دروازے جو راہ کے دائیں بائیں کناروں پر ہیں۔ وہ
حدود ہیں اللہ تعالیٰ کی یعنی محرمات ہیں مثل زنا اور شراب خمر وغیرہ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
صَرَفَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلَى كَتْفِي الصِّرَاطِ
مُرَادًا رَأَيْتَ لَهْمًا أَبْوَابًا مُفْتَحَةً عَلَى الْأَبْوَابِ
سُورًا وَدَاعٍ يَدْعُو عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ
يَدْعُو أَوْفَوْهُ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَ
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَالْأَبْوَابُ
الَّتِي عَلَى كَتْفِي الصِّرَاطِ أَحَدٌ وَكَذَلِكَ فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ
فِي حُكْمٍ وَدَالَ اللَّهُ حَتَّى يَكْشِفَ السِّتْرَ وَالَّذِي
يَدْعُو مِنْ قَوْفِهِ وَاعْظُرْ بِهِ -

کے سونہیں گرفتار ہوتا ان حدود میں اللہ تعالیٰ کی جب تک کہ پردہ نہ کھوے یعنی پہلے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے بعد کبار
میں اور اسی طرح اور شبہات میں پڑتا ہے اور صغائر میں گرفتار ہوتا ہے والا ہے اس راہ کے اوپر ایک فرشتہ ہے

نصیحت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی ہر مومن کے دل میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنابین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہتے تھے کہ سنابین نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابواسحاق قزازی نے کہ لو تم روایتیں بقیہ بن ولید کی جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لو تم روایت اسمعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ إِنِّي سَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرَائِيلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلِي يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِضْرِبْ لَهُ مِثْلًا فَقَالَ أَسْمَعُ سَمِعْتُ أذُنَكَ وَأَعْقِلُ عَقْلَ قَلْبِكَ إِنَّمَا مِثْلُكَ وَمِثْلُ أُمَّتِكَ كَمِثْلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا شَمْرَبَتِي فَيَقَابِلَتَانِ تَجْعَلُ فِيهَا مَائِدَةً شَمْرَبَتْ رَسُولًا يَدْعُو النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَلِكُ وَالذَّارُ الْأَسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُولٌ مِنْ أَجَابِكَ دَخَلَ الْأَسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيهَا۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ جبرائیل میرے سر پر ہیں اور میکائیل میرے پائینتی کہتا ہے ایک ان میں کا اپنے ساتھی سے کہ بیان کرو اس نبی کے لیے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنی خطاب کیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمیشہ سنتے رہیں کان تیرے یہ دعا ہے اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے دل تیرا البتہ مثال تیری اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک کٹرہ بنایا اور اس میں ایک گھر تیار کیا پھر اس گھر میں دسترخوان چنا یعنی انواع ماکولات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کو بلاوے لوگوں کو اس کے طعام کی طرف سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور نہ مانا اس کے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بادشاہ ہے اور وہ کٹرہ اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور تم اے

محمد رسول ہو سو جس نے تمہارے بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں اور جو داخل ہوا جنت میں کھا یا جو کچھ اس میں ہے۔

ف۔ یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبد اللہ کو یعنی درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح تر ہے اس سے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّخَذَ يَدَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَتَّى خَرَّ

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی یعنی ایک دن اور پھر کپڑا لیا ہاتھ عبد اللہ بن مسعود کا

بِهِ إِلَى بَطْعَاءِ مَمْلَكَةٍ فَأَجْلَسَهُ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ
 خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْحَثَنَّ خَطَّكَ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ
 رِجَالٌ فَلَا تَكَلِّمُهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَكَلِمُوكَ ثُمَّ
 مَعْنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ
 أَسْرَأَدَفِينَا أَنَا جَالِسٌ فِي حِطِّي إِذَا تَأْتَى رِجَالٌ
 كَأَنَّهُمْ لِيَرْطُ أَشْعَارُهُمْ وَأَجْسَاهُمْ لَا أَرَى
 حُورًا وَلَا وَلَا أَرَى كُشْرًا وَيَنْتَهُونَ إِلَيَّ وَلَا
 يُجَاوِزُونَ فَإِذَا خَطَّ ثُمَّ يَصِدُّ رُؤُوسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ مِنْ أَحْرَى التَّلِيلِ
 لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَنِي
 وَأَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَقَدْ أَسْرَأَنِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ
 ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِي حِطِّي فَتَوَسَّدَ فَخَدِي
 فَفَرَّقَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا سَأَدَ نَفَعَ بَيْنَنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخَدِي
 إِذَا آتَى رِجَالٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ اللَّهُ أَعْلَمُ
 مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَأَتَوْا إِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ
 مِنْهُمْ عِنْدَ سَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِي ثُمَّ قَالُوا
 بَيْنَهُمْ مَا أَرَأَيْتَ عَيْدًا أَقْطُرُ فِي مِثْلِكَ مَا أَوْتَى
 هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ عَيْتِيهِ
 تَمَامًا وَقَلْبُهُ يَقْطُرُ إِضْرَابُ اللَّهِ مِثْلًا مِثْلُ
 سَيِّدِي نَبِيِّ قَضَاءٍ ثُمَّ حَجَلُ مَا إِدَاءَةٌ قَدْ عَا النَّاسَ
 إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَمَنْ أَحَابَهُ أَكَلَ مِنْ
 طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ
 لَمْ يُحِبَّهُ عَابَهُ أَوْ قَالَ عَذَّبَهُ ثُمَّ
 أَسْرَأَقُؤُوا وَاسْتَيْقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یہاں تک کہ نکل گئے کنکر پلینڈین کی طرف مکہ کی سو بھلا دیا
 ان کو پھر کھینچا ان کے گرد ایک خط اور فرمایا رہو تو اسی خط میں
 یعنی باہر نہ نکلنا اس سے اس لیے آویں گے تیرے پاس بہت
 سے مرد سونہ بات کچھ تو ان سے اور نہ بات کریں گے وہ
 تجھ سے پھر چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کا ارادہ
 رکھتے تھے سو اس درمیان میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اپنے خط میں
 کہ آئے میرے پاس بہت سے مرد گویا کہ وہ زط ہیں بال ان
 کے اور بدن ان کے نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ان پر کپڑا تھا
 آتے تھے وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے میرے خط سے
 پھر چلے جاتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہاں
 تک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا آپ نے
 دیکھا اپنے تئیں آج کی رات یعنی نہیں سویا میں بالکل پھر داخل
 ہوئے مجھ پر میرے خط میں اور تکیہ لگا یا میری ران پر اور سو گئے
 اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سو جاتے تھے تو خزانے میں
 لگتے تھے سو اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے میری ران پر لگا ایک گئے
 میرے پاس چند مرد کہ ان کے بدن پر سفید کپڑے تھے اور خدا
 خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی ان میں تھی یعنی نہایت حسین
 تھے سو پہنچ گئے وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ ان میں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سر ہانے اور ایک گروہ ان کے پیروں کے
 پاس اور وہ آپس میں کہنے لگے نہیں دیکھا ہم نے کوئی بندہ ایسا
 کہ اس کو ملا ہو جو کچھ کہ ان کو ملا ہے تحقیق کہ آنکھیں اس نبی کی
 سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یعنی ادراک رکھتا ہے جیسا بیدار
 میں ہو بیان کرو اس کے لیے ایک مثل سردار کی کہ اس نے بتا
 ایک محل پھر تیار کیا اس میں ایک دسترخوان اور بلا یا لوگوں
 کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف سو جس نے قبول کیا اس کے

وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ مَا قَالَ هُوَ كَأَنِّي
 وَهَلْ تَدْرِي مِنْهُمْ قُلْتُ اللَّهُ وَرَأْسُوهُ أَعْلَمُ
 قَالَ هُمُ الْمَثَلُ فَتَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي
 صَرَبُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَأْسُوهُ أَعْلَمُ قَالَ
 الْمَثَلُ الَّذِي صَرَبُوهُ الرَّحْمَنُ بَيْتِي الْحَيَّةَ
 وَدَعَى إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْحَيَّةَ
 وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاتَبَهُ أَوْعَدَّ بِهِ -

بلاوے کو کھلایا اس کا کھانا اور پیا اس کا پانی اور جس نے قبول
 نہ کیا بلاوا اس کا عذاب کرے گا وہ سردار اس کو راومی کو
 شک ہے کہ عاقبہ کہا یا غلبہ معنی دونوں کے ایک ہیں پھر اٹھ
 گئے وہ لوگ یعنی میرے پاس سے اور جاگ اٹھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت اور فرمایا آپ نے سنا تو نے جو کچھ ان
 لوگوں نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کون تھے کہا میں نے اللہ
 اور رسول اس کو خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ فرشتے تھے
 اور تم سمجھتے جو مثل انہوں نے بیان کی میں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے کہا وہ مثل جو انہوں نے بیان کی حقیقت
 اس کی یہ ہے کہ رحمن نے بنائی جنت یعنی سردار سے رحمن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلا یا اپنے بندوں کو جو جس
 نے قبول کیا اس کے بلاوے کو داخل ہو اجنت میں اور جس نے نہ مانا عذاب کرے گا اس کو راومی کو شک ہے کہ
 عاقبہ فرمایا یا غلبہ -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابو تمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بیٹے ہیں مجالد
 کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن ہے اور وہ بیٹے ہیں مل کے اور سلیمان تیمی وہ بیٹے ہیں طرخاں کے اور وہ انرا
 کرتے تھے قبیلہ بنی تمیم میں اس لیے تیمی مشہور ہو گئے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو اللہ
 سے ڈرتے ہوئے سلیمان سے زیادہ -

مترجم۔ وہ لوگ جو اول ابن مسعود پر ظاہر ہوئے جن تھے اور زط ایک ملک ہے آدمیوں کا کہ زطی اس طرف
 منسوب ہے جیسے زنج کی طرف زنجی اور روم کی طرف رومی اور نہایہ میں ہے کہ وہ ایک قسم ہے سودان کی اور
 ہنود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیوں کی ہند کے لوگوں میں سے اور وہ معرب ہے جٹ کا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انبیاء
 کی مثال میں -

توجیہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے انہوں
 نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مثال
 میری اور مثال سب انبیاء کی ایسی ہے جیسے ایک شخص
 نے بنایا ایک گھر اور اس کو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنی زیب
 وزینت بخوبی کی مگر چھوڑ دی اس میں جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ
 داخل ہونے لگے اس میں اور تعجب کرتے تھے اس کی خوبی

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ
 الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا
 الْأَمْوَاعَ لِبَيْتِهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا
 وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ كَوْكَأَ مَوْضِعُ
 الْبَيْتِ -

پیدا اور کہتے تھے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا خوب ہو تمام ارادہ ہو چکے ہینٹ گوا کہ نفس نفیس آپ کا ہے کہ جس سے فخر

انبیاء پر اور ہو گیا۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غیب ہے صحیح ہے اس سند سے۔
باب ماجاء مکل الصلوٰۃ والقیام والصدقة
عَنِ الْعَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ترجمہ روایت ہے عارث اشعری سے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا
 یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا کہ وہ عمل کریں اس پر اور حکم کریں

بنی اسرائیل کو وہ بھی عمل کریں اس پر اور وہ ان کے پہنچانے میں

کچھ تاخیر کرتے تھے یعنی سوچتے تھے کہ بنی اسرائیل کو کس طرح

پہنچاؤں تب کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے

تم کو پانچ باتوں کا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی

اس پر عمل کریں سو تم بنی اسرائیل کو حکم کرو نہیں تو میں حکم کر

دیتا ہوں سو کہا یحییٰ نے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر سبقت کی تم نے

مجھ پر ان امور کی تبلیغ میں تو دھنس نہ جاؤں میں یا کہیں مذاب

نہ کیا جاؤں میں تو جمع کیا یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بیت

المقدس میں سو بھر گئے وہ لوگ اس میں اور بیٹھے بلند یوں

پر سو فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو

پانچ باتوں کا تاکہ عمل کروں میں ان پر اور حکم کروں میں تم کو کہ تم

بھی عمل کرو ان پر۔ پہلی ان کی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ

کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور بیشک مثال

اس شخص کی کہ جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو

ماں اس شخص کی ہے کہ خرید اس نے ایک غلام اپنے خالص

مال سے یعنی بلا شرکت غیر سے سونے سے یا چاندی سے اور کہ

اس غلام سے کہ یہ گھر میرا ہے اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کہ

تو اور نفع اس کا مجھ کو دے سو وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اس

کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہو گا تم میں

کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہو گا تم میں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَىٰ بْنَ زَكَرِيَّا

بِخَمْسٍ كَلِمَاتٍ لِيَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بِنِي إِسْرَائِيلَ

أَنْ يَعْمَلُوا بِهَا وَإِنَّهُ كَذَلِكَ أَنْ يُبْطِئَ بِهَا وَتَالَ

عِيسَىٰ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَكَ بِخَمْسٍ كَلِمَاتٍ

لَتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ بِنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ

تَعْمَلُوا بِهَا فَمَا أَنْ تَأْمُرَهُمْ وَإِنَّمَا

أَنَا أَمُرُهُمْ فَقَالَ يَحْيَىٰ أَخَشَىٰ أَنْ

سَبَقْتَنِي بِهَا أَنْ تُخَسَفَ بِي أَوْ أَعْدَّ ب

فَجَمَعَ النَّاسُ فِي بَيْتِ الْمَقْدَسِ فَاُمْتَلَأَ

وَقَعْدُوا عَلَى الشَّرَفِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي

بِخَمْسٍ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَأَمُرُكُمْ

أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ أَوَّلُهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ

وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ

بِاللَّهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ نِ اشْتَرَى عَبْدًا هَرَبِيًّا

خَالِصٍ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرَبِيًّا فَقَالَ

هَذَا دَارِيٌّ وَهَذَا عَمَلِي فَأَعْمَلُ وَأَدِّ

إِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي إِلَى غَيْرِ

سَيِّدَةٍ فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ تَكُونَ عَبْدًا

كَذَلِكَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا

صَلَيْتُمْ فَلَا تَلَفْتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

وَجْهَهُ لِيُوجِبَهُ عَبْدًا فِي صَلَاتِهِ مَا

لَمْ يَلْتَفِتْ وَأَمَرَكُمْ بِالْقِيَامِ فَإِنَّ مَثَلَ

ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عَصَابَةِ مَعَا

وَبِقَامِكَ نَكَلُهُمْ يُعْجِبُ أَوْ يُعْجِبُهُ
 رِيحًا وَرَاتٍ رِيحِ الصَّائِمِ طَيِّبٌ عِنْدَ
 اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ وَأَمْرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ
 فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوُّ
 فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ وَتَدْمُوهُ
 لِيَصْرُبُوا عُنُقَهُ فَقَالَ أَنَا أُصْدِيهِ
 مِنْكُمْ بِأَقْلِيلٍ وَأَلْكَثِيرٍ فَقَدَا
 نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَأَمْرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا
 اللَّهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ
 الْعَدُوُّ فِي آسْرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا
 أَتَى عَلَى حَصْنٍ حَصِينٍ فَأَخْرَجَ نَفْسَهُ
 مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُخْرِجُ نَفْسَهُ
 مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ وَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
 أَمْرُكُمْ بِعَنْسِ اللَّهِ أَمْرِي بِمَنْ
 السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهَجْرَةُ
 وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ قَارَعَ الْجَمَاعَةَ
 قَتَلَهُ شَيْرٌ فَقَدْ خَلَعَ رُبْقَةَ
 الْأَسْلَمِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُدْرَجَ
 وَمَنْ أَدْعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَاتَلَهُ
 مِنْ جَنَّتِي جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ وَإِنَّ صَلَاتِي وَمَامَ فَقَالَ إِنَّ
 صَلَاتِي وَمَامَ فَادْعُوا بِدَعْوَى
 اللَّهِ الَّتِي سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ
 عِبَادَ اللَّهِ -

نماز کا سوجب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو اس لیے کہ
 اللہ تعالیٰ اپنا منہ کیے رہتا ہے بندے کی طرف اس کی نماز
 میں جب تک کہ وہ ادھر ادھر نہ دیکھے اور حکم کیا تم کو روزہ
 کا سو مثال روزہ دار کی اس شخص کی مانند ہے جو ایک گروہ میں ہے
 اور اس کے ساتھ ایک بھیلی ہے کہ اس میں مشک ہے سو سب کو
 اچھی لگتی ہے جو اس کی اور اس کو بھی پسند آتی ہے جو اس کی اور
 جو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ
 ہے اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو صدقہ کا سو بے شک مثال صدقہ دینے
 والے کی مانند اس شخص کے ہے کہ قید کیا اس کو دشمن نے اور
 باندھے اس کے ہاتھ اس کی گردن میں اور لے چلے اس کو
 تاکہ اس کی گردن ماریں سو اس نے کہا کہ میں فدیہ دیتا ہوں جو
 کچھ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے سو فدیہ دے کر چھڑالی اس نے
 اپنی جان یعنی اسی طرح صدقہ دینے والا عذاب الہی سے نجات
 پاتا ہے اور حکم کیا اس نے تم کو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اس لیے
 کہ مثال اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کی ایسی ہے جیسے ایک
 شخص ہے کہ نکلا دشمن اس کے پیچھے وہ ڈرتا ہوا اور وہ بھاگا
 یہاں تک کہ آیا وہ ایک قلعہ مضبوط میں اور بچالی اس نے اپنی
 جان اس سے اسی طرح بندہ نہیں بچا سکتا اپنی جان شیطان
 سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے میں حکم کرتا ہوں تم کو پانچ باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا
 ہے مجھ کو ان کا۔ اول بات سننا ہے۔ دوسری کہا ماننا حاکم کا یعنی
 جو خلاف خدا حکم نہ کرے تیسرے جہاد جو حق ہے ہجرت پانچویں التزام
 جماعت مسلمین کا اس لیے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت
 کے برابر اس نے نکال دی رسی اسلام کی اپنی گردن سے مگر یہ کہ
 پھر آجاوے جماعت کی طرف اور جس نے پکارا پکارنا زمانہ جاہلیت
 ہے سو عرض کیا ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ اگر چہ
 وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے یعنی تب بھی جہنم www.marfat.com اور روزہ رکھے سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کی پکار

کے موافق جب کہ نام رکھا تمہارا اس نے مسلمان مومن بندے اللہ کے یعنی جب مجتمع ہو تو اجماعت الہی کے لئے نہ
بغی نہ فساد کے واسطے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے کہا محمد بن اسماعیل نے عمارت اشعری کو صحبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور ان کی بھی حدیثیں ہیں سوا اس کے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابو داؤد طیالسی نے ان سے ابان
بن یزید نے ان سے یحییٰ نے ان سے زید بن سلام نے ان سے ابی سلام نے ان سے عمارت اشعری نے انہوں نے بنی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو سلام کا نام مسموع ہے اور روایت
کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحییٰ بن کثیر سے۔

باب قاری قرآن اور غیر قاری کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس مومن
کی کہ قرآن پڑھتا ہے مانند ترنج کی ہے کہ بو اس کی خوش ہے
اور مزہ اس کا اچھا ہے اور مثال اس کی مومن کی کہ قرآن نہیں
پڑھتا ہے۔ مانند کھجور کے ہے کہ اس میں خوشبو نہیں اور مزہ
اس کا میٹھا ہے اور مثال اس منافق کی کہ پڑھتا ہے قرآن مانند
مثال ریحان کے ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا کڑوا
ہے اور مثال اس منافق کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند مثال
خنظل کے ہے کہ بو اس کی بد ہے اور مزہ اس کا برا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے۔ شعبہ نے قتادہ سے بھی۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مومن کی مانند
کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اس کو ہوا اچھکاتی رہتی ہے یعنی کبھی داغ
اور کبھی بائیں اور مومن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہنچتی ہے اس کو
بلا اور مثال منافق کی مانند درخت صنوبر کے ہے کہ ہرگز
ہلتا نہیں یہاں تک کہ بڑے سے کاٹ ڈالا جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِي لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِي

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْكَنْزِ الْأَنْزَلِي رِيحًا
طَيِّبٌ وَطَعْمًا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي
لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا
وَطَعْمًا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّرِيحَانَةِ رِيحًا طَيِّبٌ وَ
طَعْمًا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
كَمَثَلِ الْخَنْظَلِ رِيحًا مُرٌّ وَطَعْمًا مُرٌّ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ التَّرْمِزِ
لَا تَنَالُ التَّرِيحَانَةَ نَفِيثُهُ وَلَا يَنَالُ الْمُؤْمِنُ
يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ
الْأَسَازِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي عَمْرٍَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ التَّرْمِزِ لَا تَنَالُ التَّرِيحَانَةَ نَفِيثُهُ وَلَا يَنَالُ الْمُؤْمِنُ
يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ الْأَسَازِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ لَا
 يَسْقُطُ وَرَاقَتُهَا وَهِيَ مِثْلُ الْمُؤْمِنِ حَتَّى تُوَفَّى
 مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ
 الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّمَا النَّخْلَةُ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ
 فَأَسْحَبِيكَ يَعْنِي أَنْ أَقُولَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 فَحَدَّثْتُكَ عُمَرَا بِالنَّبِيِّ وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ
 لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ
 لِي كَذَا وَكَذَا -

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت
 ایسا ہے کہ ایام نحران میں اس کی پتی نہیں پھرتی اور وہ مومن
 کی مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح میں سو بیان
 کرو تم مجھ سے کہ وہ کونسا درخت ہے کہا عبد اللہ نے کہ لوگ
 خیال کرنے لگے جنگل کے درختوں میں اور میرے دل میں
 آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی میں نے یعنی اس سے کہ میں بول اچھوں
 یعنی چھوٹا ہو کر بڑوں کے سامنے شرمایا کہا عبد اللہ نے کہ پھر ذکر
 کیا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس درخت کا کہ میرے دل میں
 آیا تھا تو فرمایا مجھ سے عمر نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو مجھے زیادہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھے
 ایسا ایسا مال ملتا یعنی حضرت کے آگے ذکر کرنے سے آپ خوش ہوتے اور خوشی آپ کی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب نماز پنجگانہ کی مثال میں۔

بَابُ مَا جَاءَ مِثْلَ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا
 يَبِأَبِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ
 مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَانِهِ قَائِلًا لَا يَبْقَى
 مِنْ دَرَانِهِ شَيْءٌ قَالَ قَدْ لَكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ
 الْخَمْسِ يَمْحُوا اللَّهُ بِهِنَّ الْإِثْمَاتِ -

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک
 نہر ہو اور وہ اس میں ہر دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو آیا باقی
 رہے گا اس کے بدن پر میل عرس کی صحابہؓ نے کہ نہ باقی رہے گا
 اس کے بدن پر کچھ میل تب فرمایا آپ نے کہ یہی مثال ہے
 نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو۔

ف اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں
 نے بکر بن مرفع سے انہوں نے ابن ہاد سے مانند اس کی۔

باب اس اُمت کی مثال میں۔

بَابُ
 عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ أُمَّتِي مِثْلُ الْمَطَرِ لَا
 يُدْرِي أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ -

ترجمہ روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال میری اُمت کی مانند منہم
 کی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اول اس کا بہتر ہے یا آخر اس کا۔

ف۔ اس باب میں عمار اور عبد اللہ بن عمر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس
 سند سے اور مروی ہے عبد الرحمن بن مہدی سے Marfat.com اور کہتے تھے کہ وہ ہمارے

استادوں سے ہیں۔

باب آدمی کی اہل اور امید کے بیان میں۔

ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال ان کی اور ان کی اور پھینکی آپ نے دو کنکریاں عرض کی صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جاننے والا ہے فرمایا آپ نے یہ تیری

باب مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَ آجَلِهِ وَ أَمَلِهِ

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا مَثَلُ هَذَا وَ هَذَا وَ دَرَاهِمِي بِكَمَاتَيْنِ قَالُوا اللَّهُ لَوْ سَأَلْتُكَ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْآمِلُ وَ هَذَا الْإَجَلُ

امید ہے اور یہ تیری اہل ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ ایسے ہیں جیسے سواونٹ کہ اس میں نہ پاوے آدمی ایک اونٹ بھی قابل سواری کے اور لادنے کے یعنی اسی طرح کام کا آدمی نہیں مانتا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَأَيْلٍ مِائْتَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا سَاحِلَةً

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے سعید نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور اس میں کہا کہ نہ پاوے تو یعنی ان اونٹوں میں ایک اونٹ قابل سواری کے۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ مانند سواونٹوں کے ہیں کہ نہ پاوے تو اس میں ایک بھی اونٹ قابل سواری کے یا فرمایا کہ نہ پاوے تو اس میں مگر ایک اونٹ قابل رکوب و حمل اور یہ بھی حضرت کے زمانہ میں تھا کہ سو میں ایک کام کا نکل آتا تھا اب لاکھوں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَأَيْلٍ مِائْتَةٍ لَا يَجِدُ فِيهَا سَاحِلَةً أَوْ لَا تَجِدُ فِيهَا إِلَّا سَاحِلَةً

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرونے آگ سلگائی سو کپڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے سو میں پکڑتا ہوں مگر تمہاری اور تمہارے پڑتے ہو آگ میں یعنی معاصی میں کہ جو سبب ہیں دخول نار کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوَدَّ نَارًا فَجَعَلَتْ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقْعَنُ فِيهَا فَأَتَا أَخِيذًا يَحْجِرُكُمْ وَأَنْتُمْ تَقْعَمُونَ فِيهَا

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجِلِكُمْ مَفِينًا خَلَا مِنْ الْأُمَمِ
 كَمَا بَيَّنَّ صَلَاةَ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ
 وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
 كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَّا كَا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ
 لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ
 فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ عَلَى قَيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ
 يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ
 الْعَصْرِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ فَعَمِلَتْ النَّصَارَى
 عَلَى قَيْرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ
 الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قَيْرَاطَيْنِ
 قَيْرَاطَيْنِ فَعَصَيْتَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى وَ
 قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلُ عَطَاءً فَقَالَ
 هَلْ ظَلَمْتُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ يَا
 قَتْلَى أَوْ تَبِيهِ مِنْ أَشَاءُ -

چاہوں دوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ - مراد حدیث یہ ہے کہ آپ کی امت کی عمریں تھوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل رب جلیل مستحق اجر جزیل ہیں۔

ابواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب میں فضائل میں قرآن عظیم الشان کے جو وارد ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

باب سورہ فاتحہ کی فضیلت میں -

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ابی بن کعب کے پاس ہو کر سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی اور وہ نماز پڑھتے تھے سو پھر فرمایا ابی نے دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَتِي وَهُوَ
 صَلَّى فَاتِحَتِ ابْنِي فَلَمْ يُجِبْ وَصَلَّى أَبِي فَغَضِبَ

كَمَا نَعَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
 مَا مَنَعَكَ يَا أَبُ ابْنِ تَيْمِيَّةٍ إِذْ قَعَمْتُكَ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَمْ
 تَجِدْ فِيهَا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَ
 لِلرَّسُولِ إِذَا قَامَ عَلَيْكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلَى وَ
 كَأَعْوَدُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَتَحِبُّ أَنْ
 أُعْطِيَكَ سُورَةً لَمْ يُنَزَّلْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي
 الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا
 قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ
 قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّذِي نَفْسِي بِبَيْدِهِ
 مَا أُنَزِّلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ
 وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَ
 أَنَّهُ سَبِعُ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ
 الَّذِي أُعْطِيَهُ -

کو اور نماز تمام کی اور جلد می پڑھی پھر آئے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی طرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلامتی
 ہو تم پر اے رسول خدا کے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے سلام ہے تجھ پر کس چیز نے روکا تجھ کو اے ابی اس سے کہ تو
 جواب دے مجھ کو میں نے پکارا تھا تجھ کو سو عرض کی انہوں نے
 اے رسول اللہ کے میں نماز میں تھا تب فرمایا آپ نے کہ نہیں
 پایا تو نے اس میں کہ وحی کی میری طرف اللہ تعالیٰ نے یعنی قرآن
 میں اس آیت کو اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ سے آخر آیت تک
 یعنی قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو
 جب پکارے وہ تم کو اس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تم کو کہا ابی
 نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دو بارہ ذکروں
 گا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی ادا ہے جواب میں دیر نہ کروں گا
 اگرچہ نماز میں ہوں پھر فرمایا آپ نے کیا دوست رکھتا ہے لکھ
 سکھاؤں میں تجھ کو ایسی سورت کہ نہیں توراہ میں اور نہ انجیل
 میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کے مثل عرض کی۔
 انہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ یعنی مزور سکھائیے سو
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں کہ پڑھتا ہے جب تو
 کھڑا ہوتا ہے نماز میں کہا آدمی نے کہ پڑھی ابی نے ماں قرآن کی

یعنی سورت فاتحہ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ
 نہیں از می توراہ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کی مثل کوئی سورت اور وہی سلع مثنیٰ ہے
 کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہے۔
 ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں النس بن مالک سے بھی روایت ہے۔

مترجم اس سورہ مبارک کے بہت سے نام ہیں منجملہ ان کے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن
 یعنی اصل اور جو قرآن کی اور اساس اور بنیاد اس کے مضامین عظیم الشان کی کہ اصل درنشاہ اس کا ہے اور وجہ تسمیہ
 اس کی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثناء و حمد الہی کی اور تعبد اور وعد و وعید کی
 اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتوں نظر بہ اور احکام عملیہ پر کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اوپر مراتب
 اسدرا اور منازل اشقیاء کے دوسرے سلع مثنیٰ ہیں اس لیے کہ یہ سورت ایک

وَمِنْهُ تَشْكُرُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ أَذْهَبَ إِذَا سَأَلْتُمْ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَجِيبِي
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَآخِذْهَا فَحَلَفْتُ
 أَنْ لَا تَعُودَ فَأَسْأَلَهَا فَجَاءَ إِلَى اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ
 قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَادَةٌ
 مُعَادَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَآخِذْهَا فَحَلَفْتُ أَنْ
 أَنْ لَا تَعُودَ فَأَسْأَلَهَا فَجَاءَ إِلَى اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ
 فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَادَةٌ
 لِلْكَذِبِ فَآخِذْهَا فَقَالَ مَا آتَا بِتَارِيكَ حَتَّى
 أَذْهَبَ بِكَ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَتْ إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةَ الْكُرْسِيِّ
 أَقْرَأَهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا
 غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَآخِذْهَا بِمَا قَالَتْ
 قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ -

میں سے لے جاتا تھا سو شکایت کی انہوں نے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سو فرمایا آپ نے کہ جاؤ تم جب
 دیکھو تم اس کو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابو یوب
 نے یعنی تاکہ لے جاویں اسے آپ کے پاس سو اس نے قسم
 کھائی کہ پھر نہ آوے گا سو چھوڑ دیا انہوں نے اس کو اور آئے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارا
 قیدی نے عرض کی اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آوے گا سو آپ
 نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اس نے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف
 جھوٹ کی کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابو یوب نے سو پھر
 قسم کھائی اس نے کہ میں اب نہ آؤں گا سو پھر چھوڑ دیا اس کو
 اور آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور پوچھا آپ نے
 کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی انہوں نے کہ قسم کھائی
 اس نے کہ اب نہ آوے گا فرمایا کہ جھوٹا ہے وہ اور وہ پھرنے
 والا ہے طرف جھوٹ بولنے کی سو پھر پکڑا اس کو ابو یوب نے
 اور کہا میں تجھے ہرگز چھوڑنے والا نہیں یہاں تک کہ لے
 جاؤں گا میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو کہا اس نے

کہ میں ذکر کرتا ہوں ایک چیز کا اور وہ آیت الکرسی ہے پڑھ تو اس کو اپنے گھر میں سو قریب نہ آوے گا تیرے شیطان
 اور نہ کوئی اور یعنی بلیات سو حاضر ہوئے ابو یوب خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا آپ نے
 کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی انہوں نے اس کے حال سے تب فرمایا آپ نے کہ سچ کہا اس نے اگرچہ وہ جھوٹا ہے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے -
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَنَاءِ وَهُمْ ذُو عَدُوٍّ
 فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لِيُعْتَبَى مَا
 مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِمَّنْ
 أَحَدَثْتَهُمْ سَنًا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ
 مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَّا

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے
 لوگ تھے سو ان سے قرآن پڑھوایا آپ نے سو پڑھوایا
 ہر ایک شخص سے ان میں سے یعنی جتنا اس کو یاد تھا
 قرآن سے سو گزرے آپ ایک مرد پر ان میں سے کہ وہ
 نو سن تھا ان سب میں سو پوچھا آپ نے کہ تیرے ساتھ

سُورَةَ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ يَا نَبِيَّ
 اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَاجِلٌ مِّنْ اَشْرَاقِهِمْ وَ اَللّٰهُ
 مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقْرَةَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَا
 اُقُوْمَ بِهَا فَقَالَ نَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لَمِثْنِ
 تَعَلَّمْتُمْ تَقْرَءُوْهُ وَ قَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ
 مِسْكَ يَفُوْحُ رِيْحُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ
 تَعَلَّمَهُ فَيَرْتَدُّ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ
 اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكِ -

کیا ہے قرآن سے اسے فلاں نے سو عرض کی اس نے کہ مجھے یاد ہے فلاں فلاں سورہ اور سورہ بقرہ سو فرمایا آپ نے یعنی بطریق شایستگی کے کہ تیرے ساتھ سورہ بقرہ بھی ہے اس نے عرض کی کہ ہاں فرمایا آپ نے کہ جانتو ان سب لشکر یوں کا امیر ہے سو کہا ایک مرد نے ان کے اشراف میں سے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں روکے مجھے کسی نے اس سورہ کے سیکھنے سے مگر اس امر کے خوف نے کہ میں تہجد میں ہمیشہ نہ پڑھ سکوں گا اس کو سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن کو اور پڑھو اس کو اس لیے کہ مثال اس شخص کی کہ جس نے

سیکھا اور پڑھا اس کو یعنی تہجد وغیرہ میں اور عمل کیا اس پر مانند ایک کیسہ کے ہے کہ بھرا ہوا ہے مشک سے کہ خوشبو اس کی پھیل رہی ہے ہر مکان میں اور مثال اس کی جس نے سیکھا قرآن اور سورہ یعنی تہجد میں نہ پڑھا اس کو اور وہ اس کے دل میں ہے یعنی محفوظ ہے مانند اس کیسہ کے ہے کہ باندھ دیا منہ اس کا اس میں مشک بھر کر۔

ف - یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے روایت کی عطاء سے جو مولیٰ بن ابی احمد کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلًا مانند اس کی روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیت بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلًا مانند اس کی ہم معنی اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابو ہریرہؓ کا اور اس باب میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اٰخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَلْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ
الْاٰيٰتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ
كَفَّرَتْهُ -

بَابُ خَاتَمَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ فَضِيْلَتِهَا
 ترجمہ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھیں دو آیتیں سورہ بقرہ کے آخر سے ایک رات میں کافی ہو گئیں اس کو یعنی قیام شب سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا تَبِلَ
اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْقِيَامِ اَنْ يَنْزِلَ
مِنْهُ اٰيٰتَيْنِ خَتَمَ بِهَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَ كَا
يُقْرَأُ فِيْ دَارِهَا شَلَاتٌ لِّيَا لَيْقُرُنَهَا

ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھی ایک کتاب آسمان وزمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس پیشتر اتاریں اس کتاب میں سے دو آیتیں کہ ختم کیا ان کے ساتھ سورہ بقرہ کو اور نہ پڑھی جاویں گی کسی مکان میں تین رات کہ پھر اس میں

شَيْطَانٌ

شیطان آدے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آلِ عِمْرَانَ

عَنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا قَوْمِ أُولَئِكَ
 الَّذِينَ يَعْمَلُونَ فِي الدُّنْيَا تَقْدِمُهُ سُورَةُ
 الْبَقَرَةِ وَالْأَمْرَانِ قَالَ نَوَاسٌ وَصَرَ ب
 لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ
 أَمْثَالِ مَا نَسِيتُمْ بَعْدَ قَالَ يَا بَيَّيَانُ كَأَنَّهَا
 غِيَابَاتٌ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ وَأَوْ كَأَنَّهَا غَمَامَاتٌ
 سَوْدَاوَانِ أَوْ كَأَنَّهَا ظُلْمَةٌ مِنْ طَبْرِ صَوَا قَت
 تُجَادِلَاتٍ عَنْ صَاحِبَيْهَا -

صاحب کی طرف سے یعنی شفاعت کرتے ہیں اس کی۔

بَابُ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ كِي فَضِيلَتِ فِيهِ -

ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا آدے کا قرآن اور لوگ اس کے جو عمل
 کرتے تھے اس پر دنیا میں آگے اس کے ہوگی سورہ بقرہ اور
 آل عمران سو کہا نواس نے کہ بیان کیں رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں کہ پھر میں نہ بھولا
 ان کو اس کے بعد فرمایا آپ نے وہ دونوں آدیں گی۔ گویا
 کہ وہ چھترپاں ہیں کہ ان کے بیچ میں ایک فرج ہے یا فرج گویا
 کہ وہ ٹکڑے ہیں کالی بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا ساٹھان ہیں۔
 پرندوں سے کہ صف باندھے ہوئے ہیں جھگڑتے ہیں اپنے

ف۔ اس باب میں ابی امامہ اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس
 حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آدے کا ثواب ان سورتوں کا یعنی سورتوں کے آنے سے ثواب آنا
 مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو مشابہ اس کے ہیں احادیث سے کہ آدے کا
 ثواب قرات قرآن کا۔ اور نواس بن سمعان کی روایت میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اشارہ ہے
 اس معنی کی طرف اس لیے کہ حضرت نے فرمایا ہے اس میں کہ آدیں گے لوگ اہل اس قرآن کے کہ یہ عمل کرتے تھے
 اس پر دنیا میں پس اس میں دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے ان کے عملوں کا اور خبر دی مجھ
 کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حمیدی نے کہا حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر
 میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین میں کوئی چیز بڑی آیت الکرسی سے اتنی سو
 کہا سفیان نے کہ آیت الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کئے ہوئے زمین و آسمان سے
 مترجم غرض یہی ہے کہ آیت الکرسی مخلوق نہیں قدیم ہے اور آسمان وزمین وغیرہ مخلوق ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ

عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ
 سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى دَابَّةً تَرُكُّهُ فَنَظَرَ
 فَإِذَا مِثْلُ الْقَمَامَةِ أَوْ السَّحَابَةِ قَاتِي رَسُولَهُ

بَابُ سُورَةِ الْكَهْفِ كِي فَضِيلَتِ فِيهِ -

ترجمہ روایت ہے برابر سے کہ وہ کہتے تھے اس حالت
 میں کہ ایک مرد سورہ کہف پڑھتا تھا یعنی تہجد میں کہ دیکھا
 کہ ایک جانور کو کہ وہ کودتا ہے سو نظر

marfat.com

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ
نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى
الْقُرْآنِ -
کے یا فرمایا او پر قرآن کے۔

کی اس نے آسمان کی طرف سویکا ایک دیکھا مثل ابرہ کے راوی
کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ سو آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپ سے تب فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں اسید بن حنبلہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّسَادِ أَوْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ
الْكَهْفِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ -

ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جس نے پڑھیں تین آیتیں سورہ کہف کی اول
سے بچایا گیا وہ دجال کے قتل سے۔

ف۔ کہا محمد بن بشیر نے خبر دی ہم کو معاذ بن ہشام نے انہوں نے خبر دی محمد کو میرے باپ نے قتادہ سے
اس اسناد کے ساتھ مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْسَ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ
الْقُرْآنِ لَيْسَ وَمَنْ قَرَأَ لَيْسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَائَتِهِمَا
قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرًا مَكْرَاتٍ

ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل
قرآن شریف کا سورہ لیس ہے اور جس نے پڑھی سورہ لیس
لکھے گا اللہ تعالیٰ بعوض اس کے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبد الرحمن کی روایت سے اور بصرہ میں
یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اس سند سے اور ہارون کہ جن کی کنیت ابو محمد ہے
شیخ مجہول ہیں روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے ان سے احمد بن سعید نے ان سے قتیبہ نے ان سے حمید بن
عبد الرحمن نے یہی حدیث اور اس باب میں ابو بکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر کے
از روئے اسناد کے اور اسناد اس کی ضعیف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَمِّ الدُّخَانِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمِّ الدُّخَانِ فِي
لَيْلَةٍ أَصْبَحَ كَيْسَفِ لَيْلَةٍ سَبْعُونَ
أَلْفَ مَلِكٍ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی سورہ
دخان کسی رات میں صبح کرے گا وہ اور ستر ہزار فرشتے اس
کے لیے مغفرت مانگتے ہوں گے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اس سند سے اور عمر بن ابی خنیم ضعیف ہیں کہا محمد

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔
**بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْاِخْلَاصِ
 وَفِي سُورَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ**

عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفُ الْقُرْآنِ
 وَقُلُّهُوَ اللَّهُ اَحَدًا تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ وَ قُلُّهُ
 يَأْتِيَا الْكُفْرَانَ تَعْدِلُ رُبْعُ الْقُرْآنِ -

**بَابُ سُورَةِ الْاِخْلَاصِ اَوْ اِذَا زُلْزِلَتْ
 كِي فَضِيلَتِ مِثْلِ -**

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اذاززلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنی
 ثواب و اجر میں اور قل ہو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور
 قل یا ایہا الکفرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر بیان بن مغیرہ کی روایت سے۔
بَابُ سُورَةِ الْاِخْلَاصِ كِي فَضِيلَتِ مِثْلِ -

عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّعْزَا حُكْمًا اِنْ تَقْرَأَ فِي
 لَيْلَةٍ ثُلُثُ الْقُرْآنِ مِنْ قَرَأَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الصَّمَدُ
 فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ -

ترجمہ روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھکتا ہے تم میں سے کوئی
 کہ پڑھ لیا کرے ایک رات میں تہائی قرآن جس نے پڑھی اللہ
 الواحد الصمد یعنی سورہ اخلص سوا اس نے بیشک پڑھا تہائی قرآن۔

ف اس باب میں ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مسعود
 سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور متابعت
 کی زائدہ کی اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اور روایت کی شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث
 منصور سے اور اضطراب کیا اس میں۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ میں
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یعنی کسی مقام میں تھا تو سنا آپ
 نے ایک مرد کو کہ پڑھتا تھا وہ قل ہو اللہ احد سو فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہو گئی پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب
 ہوئی فرمایا آپ نے جنت۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلُّهُ
 هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَجِبَتْ قُلُّهُ مَا وَجِبَتْ قُلُّهُ
 الْجَنَّةُ -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مالک بن انس کی روایت سے اور ابو
 حنین وہ بلید بن حنین ہیں۔

عَنْ اَتَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مَاتِي مَرَّةً قُلُّهُ
 اللَّهُ اَحَدٌ مَجِي عَنْهُ ذُنُوبٌ خَمْسِينَ سَنَةً -

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی ہر دن میں دو سو بار قل ہو اللہ
 احد پانچ سو سال کے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہہ

اس پر قرص اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو ارادہ کرے سونے کا اپنے پچھونے پر اور پھر لپٹے اپنی داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل هو اللہ احد سو بار تو جب دن ہو گا قیامت کا فرماوے گا پروردگار تبارک و تعالیٰ اے میرے بندے داخل ہوتو اپنے داہنی طرف پر حنت میں۔

كُنْتُمْ عَلَيْهِ دُيُوتٍ وَبِهَذَا اسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اراد ان ينام على فراشه فنام على يمينه ثم قرأ قل هو الله احد مائة مرة فاذا كان يوم القيامة يقول له الرب تبارك وتعالى يا عبدي ادخل الجنة

ف۔ یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انس رضی سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے بھی ثابت ہے۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑھوں گا تم پر تنہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہو گئے اصحاب میں سے جو جمع ہو سکے پھر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھی آپ نے سورۃ قل هو اللہ احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ میں سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں پڑھوں گا تم پر تنہائی قرآن سو میں گمان کرتا ہوں کہ یہ داخل ہونا آپ کا کسی خبر کے واسطے ہے جو آئی ہے نکلے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپ نے میں نے تم سے کہا تھا کہ پڑھوں گا تم پر تنہائی قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورۃ برابر ہے تنہائی قرآن کے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احشدوا فانی ساقرا علیکم ثلث القرآن قال فحشدتم حشدا ثم خاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرا قل هو الله احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی ساقرا علیکم ثلث القرآن انی لا رای هذا خیر جاء من السماء ثم خاب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی قلت ساقرا علیکم ثلث القرآن الا وانما تعدل بثلاث القرآن۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم الشیعی کا نام سلمان ہے۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قل هو اللہ احد برابر ہے تنہائی قرآن کے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل هو الله احد تعدل بثلاث القرآن

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تھا ان کی مسجد قبائیں اور عادت تھی اس کی کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اس کو ان کے لئے نماز میں تو شروع کرتا قل هو اللہ

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ عن انس بن مالک قال کان رجل من الانصار یؤتمم فی مسجدنا فکان کل ما افتتح سورۃ یقرأ لہم فی الصلوۃ یقرأ بها افتتح یقل هو الله احد حتی یفرغ منها ثم یقرأ سورۃ اخرى

ذَلِكَ فِي كُلِّ رَاكْعَةٍ فَكَلِمَةُ أُمَّمَائِهِ فَقَالُوا إِنَّكَ
تَقْرَأُ بِهَذَا السُّورَةِ كَمَا تَقْرَأُ بِنَفْسِكَ
حَتَّى تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى فَإِنَّمَا أَنْتَ تَقْرَأُ بِمَا وَرَأَى
أَنْ تَدْعَاهَا وَتَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى قَالَ مَا
أَنَا بِتَارِكِهَا إِنِّي أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَوْمَرْتُ بِمَا فَعَلْتُ
وَإِنِّي كَرِهْتُمْ تَرَكَتُمْ وَكَأَنُورًا يَدْرُونَهُ
أَفْضَلُهُمْ وَكَرِهُوا أَنْ يُؤْتَمَّهُمْ
غَيْرُهُ فَلَمَّا آتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبِيرَ فَقَالَ يَا بَنِي
مَائِمَةَ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ
وَمَا يَحْبِبُكَ أَنْ تَقْرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ
فِي كُلِّ رَاكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ
الْجَنَّةَ

احد کے ساتھ یعنی بعد فاتحہ کے پہلے قل ہو اللہ پڑھ لیتا یہاں تک
کہ فارغ ہو جاتا اس سے پھر پڑھتا دوسری سورۃ اس کے ساتھ
اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں سو کلام کیا اس سے اس کے
اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورۃ اخلاص پھر گمان
کرتے ہو کہ یہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لیے یہاں تک کہ
پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑھا کرو تم اسی سورت کو یا
اس کو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو سو کہا ان صحابی نے نہیں ہوں
میں اس کا چھوڑنے والا اگر دوست رکھتے ہو تم کہ امامت کروں
میں تمہاری اس سورت کو پڑھ کر تو خیر امامت کروں گا میں تمہاری
اور اگر برا مانو تم تو چھوڑوں گا میں تم کو یعنی امامت نہ کروں گا
انصار ان کو اپنے لوگوں میں افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے
کہ کوئی اور امامت کرے ان کی سوا اس کے پھر جب آئے انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس خبر دی آپ کو اس صحابی کے حال
کی سو فرمایا آپ نے کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ جو حکم
کرتے ہیں تم کو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑھا

کرتے ہو سورۃ اخلاص کو ہر رکعت میں سو عرض کی اس نے اے رسول اللہ تعالیٰ کے میں بے شک دوست رکھتا ہوں اس
سورت کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک محبت اس کی بے جاوے گی تجھ کو جنت میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے
روایت کرتے ہوں اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے کہ ایک مرد نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں اس سورت کو یعنی قل ہو اللہ احد کو فرمایا آپ نے کہ محبت
اس کی تجھ کو داخل کرے گی جنت میں۔

باب معوذتین کی فضیلت میں۔

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اتاریں ہیں مجھ
پر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کسی نے ان کا مثل وہ قل
اعوذ برب الناس ہیں آخر سورت تک اور قل
اعوذ برب الناس ہیں آخر سورت تک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَعُودَتَيْنِ
عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ
آيَاتٍ لَمْ يَرْمِئْهُنَّ قُلٌّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى
آخِرِ السُّورَةِ قُلٌّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْقَلْبِ إِلَى
آخِرِ السُّورَةِ -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمَعْوَذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھا کروں معوذتین ہر نماز کے پیچھے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِي الْقُرْآنِ

عَنْ مَأْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِمَعَ السَّمَرَةِ الْبَرَسَاءِ وَالَّذِي يَقْرَأُ كَالْحِشَامِ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ۔

باب قاری قرآن کی فضیلت میں۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنی خوب یاد رکھتا ہے اس کو وہ ہے بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتے ہیں یعنی رسول ہوتے ہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت میں کہا اور وہ قرآن اس پر سخت ہے یعنی دشوار ہے اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اس پر شاق ہے۔ اس کے لیے دو تا اجر ہے یعنی ایک قرأت کا دوسرے مشقت کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَتِي بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظَرَّكَ فَاحْتَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ ادْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ۔

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت پناہ کیا اپنا اس کو اور حلال کیا اس کے حلال کو اور حرام کیا اس کے حرام کو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ بسبب اس کے جنت میں اور شفاعت قبول کرے گا اس کی دس شخصوں کے حق میں اس کے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لیے ان میں سے دوزخ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی کوئی اسناد صحیح نہیں اور حفص بن

سلیمان جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ بزرگ ہیں کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہیں حدیث میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

عَنْ الْحَارِثِ الْأَعْمَرِيِّ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْآسَرَى النَّاسَ قَدْ كَاذَبُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ أَوْ

باب قرآن عظیم الشان کی فضیلت میں۔

ترجمہ روایت ہے حارث اعمر سے کہا انہوں نے کہ گزرا میں مسجد میں سو لوگ بائیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور کہا میں نے اے امیر المؤمنین کہا کہ لوگوں کو کہ بائیں بنا رہے ہیں فرمایا اپنے

فَعَلَوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّهَا سَكُونٌ
 فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرُجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأٌ وَمَا بَيْنَكُمْ وَخَبْرٌ مَا
 بَعْدَكُمْ وَحُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ
 لَيْسَ بِالْهَنْدِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَايَا تَصَمَّهُ
 اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَصَلَّهُ
 اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ
 الْعَلِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ
 الَّذِي لَا يُزِيغُ بِهِ إِلَّا هَوَاؤُهَا وَلَا تَلْتَبِسُ
 بِهِ إِلَّا لِسْنُهُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا
 يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقُضُ عَجَائِبُهُ
 هُوَ الَّذِي كَمَنْتَنَّهُ الْجِنُّ إِذَا سَمِعْتَهُ
 حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي
 إِلَى الْإِشْرَاقِ فَا مَتَابِ بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ
 صَدَقَ وَمَنْ عَدَلَ بِهِ أَجْرًا وَمَنْ
 حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَى إِلَيْهِ
 هُدًى إِلَى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ خُذْهَا إِلَيْكَ
 يَا أَعْوَرُ -

کہ ہاں انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت علیؑ نے
 آگاہ ہو کہ تحقیق سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہو گا ایک فتنہ سو کہا میں نے
 کیا ہے راستہ اس سے نکلنے کا اسے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا اپنے
 کتاب اللہ یعنی قرآن سبب ہے اس سے بچنے کا اس لیے کہ اس میں
 خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد ہوں گے اور حکم
 ہے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات کہ تمہارے فیما بین ہوں
 اور وہ دو ٹوک ہے نہیں ہے اس میں ہنسی ٹھٹھے کی بات جس نے
 چھوڑا اس کو حقیر جان کر ٹکڑے کر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور
 جس نے ڈھونڈھی ہدایت اس کی غیر میں گمراہ کئے گا اس کو اللہ تعالیٰ
 اور وہ رسی ہے اللہ تعالیٰ کی مضبوط اور وہ ذکر ہے حکم کیا ہوا۔ اور
 وہ سیدھی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتی اس
 کو ہوائے نفسانی اور نہیں مل سکتیں اس میں زبانیں اور پیٹ
 نہیں بھرتا اس سے عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے
 سے اور تمام نہیں ہوتے عجائب اس کے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ
 رہ سکے جن جب سنا انہوں نے اس کو یہاں تک کہ بول اٹھے کہ ہم
 نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو
 ایمان لائے ہم اس پر جس نے کلام کیا مطابق اس کے سچ کہا اور جس
 نے عمل کیا موافق اس کے ثواب دیا گیا اور جس نے حکم کیا اس پر

عدل کیا اور جس نے بلا یا اس کی طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لے لو تم اس حدیث کو لے احوار۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو حمزہ زبایات کی روایت سے اور اسناد اس کی مجہول ہے

اور حارث کی روایت میں مقال ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ
 الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 قَدْ أَلَيْكَ الَّذِي أَقْعَدْتَنِي مَقْعِدِي هَذَا

بَابُ تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ كِي فَضِيلَتِ فِيهِ -

ترجمہ روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم میں سے وہ ہے کہ جس نے سیکھا
 قرآن اور سکھایا اوروں کو کہا ابو عبد الرحمن نے جو راوی
 اس حدیث کے ہیں کہ اسی روایت نے مجھے

marfat.com

الْقُرْآنَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ حَتَّىٰ بَلَغَ الْحَجَّاجَ بِطَّيِّبِ اس جگہ اور قرآن سکھاتے رہے وہ لوگوں کو حجاج بن یوسف کے زمانہ تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ أَوْ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔
ترجمہ روایت ہے عثمان سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں سے یا افضل تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اس کو اور لوگوں کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے اور کئی لوگوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابی عبدالرحمن سے انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان نہیں ذکر کرتے اس سند میں سعد بن عبیدہ کا اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث سفیان سے اور شعبہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابی عبدالرحمن سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے سفیان اور شعبہ نے کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا اس روایت کو یحییٰ بن سعید نے انہوں نے روایت کی سفیان سے اور شعبہ سے کئی مرتبہ انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعید بن ابی عبیدہ سے انہوں نے ابی عبدالرحمن سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن بشار نے اور اصحاب سفیان کے نہیں ذکر کرتے اس روایت میں اس بات کا کہ روایت ہے سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور یہ صحیح تر ہے کہا ابو یعلیٰ نے اور تحقیق کہ زیادہ کیا شعبہ نے اس حدیث کی سند میں سعد بن عبیدہ کو اور حدیث سفیان کی اشبہ ہے یعنی صحت کے ساتھ کہا علی بن عبداللہ نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے کہ میرے نزدیک کوئی شعبہ کے برابر نہیں یعنی ثقاہت اور حفظ روایت میں اور جب مخالفت کرتے ہیں شعبہ کی سفیان تو میں لے لیتا ہوں قول سفیان کا سنا میں نے ابو عمار سے کہ وہ ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اور نہیں روایت کی مجھ سے سفیان نے کسی شخص سے کوئی چیز پھر پوچھا میں نے اس شخص سے مگر پایا میں نے اس روایت کو جیسا سفیان نے روایت کیا تھا اور اس باب میں علی اور سعد سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ أَوْ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

ترجمہ اوپر گزرا۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم علی بن ابی طالب کی روایت سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوں مگر عبدالرحمن بن اسحاق کی سند سے۔

باب قرأت قرآن کی فضیلت میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنَ
الْقُرْآنِ مَا لَهٗ مِنَ الْاُجْرِ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ
حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالحَسَنَةُ
بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ السَّحَرَاتُ وَلكِنَّ
الْفَاءَ حَرْفٌ وَالْكَافُ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ

الف لام میم کہتے ہیں تیس نیکیوں کا اجر ہے۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہتے تھے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا اللہ کی کتاب سے
ایک حرف اس کے لیے ایک نیکی ہے اور سر نیکی کا ثواب دس
گنا ہے میں نہیں کہتا ہوں کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ
الف ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے یعنی

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے سنائیں نے قتیبہ بن سعید سے کہتے تھے کہ پہنچا ہے مجھ کو
کہ محمد بن کعب قرظی پیدا ہوئے حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سو اس کے
ابن مسعود سے روایت کیا اس کو ابوالاحوص نے عبداللہ بن مسعود سے اور مرفوع کیا اس کو بعضوں نے اور موقوف کیا
بعضوں نے ابن مسعود سے یعنی انہیں کا قول ٹھہرایا اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيئُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَهُ الْكِرَامَةِ
ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زَادْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ
ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ
فَيُقَالُ اقْرَأْ وَارْقَأْ وَزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ
حَسَنَةٌ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ آئے گا صاحب قرآن قیامت کے دن پھر کہے گا قرآن
کہ اے رب میرے اس کو جوڑا پہنا پس اسے پہنایا جاوے گا
تاج کرامت کا پھر کہے گا قرآن عظیم الشان اے رب زیادہ دے
اس کو تو پہنایا جاوے گا اس کو جوڑا کرامت کا پھر کہے گا اے
رب راضی ہو اس سے سو راضی ہو گا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہ پھر کہا
جاوے گا اے کہ پڑھ تو اور پڑھ اور زیادہ کی جاوے گی ہر آیت کے بدلے ایک نیکی

ف۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشیر نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عاصم بن
بہدہ نے ان سے ابی صالح نے ان سے ابو ہریرہ نے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے ہمارے نزدیک
عبدالصمد کی روایت سے کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان لگا کر سنتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے
کی بات کو کسی چیز میں افضل دو رکعتوں سے کہ پڑھتا ہے وہ ان
کو اور نیکی چھڑکی جاتی ہے بندے کے سر پر جب تک کہ وہ نماز
میں سہماتا ہے اور نزدیک نہیں ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا

بَابُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْنَى اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي
شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ سَأَلْتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ
الْبِرَّ لَكُنْذُرٌ عَلَى سَائِرِ الْعِبَادِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِمْ
وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ مَّا

خَرَجَ مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْآنَ

کہ نزدیک ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے جو نکلے ہے اللہ تعالیٰ شانہ سے کہا ابو النضر نے مراد لیتے تھے آپ اس قول سے قرآن عظیم

التشان کو یعنی جیسا قرب الہی قرآن پڑھنے سے بندوں کو حاصل ہوتا ہے ایسا کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور بکر بن خنیس میں کلام کیا ہے ابن مبارک نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت آخر امر میں یعنی بسبب ضعف کے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّنْيَا لَيْسَ فِي جَوْفِهَا شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِيبِ -

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک جس کے اندر قرآن میں سے نہیں یعنی کچھ یاد نہیں وہ ویران گھر کے مانند ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يُعْتَى لِيَصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِقْرَأْ وَأَسْرَأْ وَأَسْرَأُ لِمَا كُنْتَ تُرْتَلُ فِي الدُّنْيَا قَاتٍ مِّنْ لَّتِكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا -

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا جاوے گا یعنی صاحب قرآن سے کہ پڑھو تو او ر پڑھنا جا یعنی درجات جنت میں اور کھٹھڑ کھٹھڑ کر پڑھنا جا جیسے تو کھٹھڑ کھٹھڑ کر پڑھنا تھا دنیا میں اس لیے کہ منزل تیری آخر آیت تک ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

بَابُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضْتُ عَلَى أُجُومٍ أُمَّتِي حَتَّى أَتَقَدَّأَ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعَرَضْتُ عَلَى ذُنُوبٍ أُمَّتِي فَلَمَّا رَأَى دُنْيَا عَظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْ تَبَعًا سَاجِدٌ ثُمَّ نَسِيَهَا -

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیے گئے میرے آگے ثواب اور نیکیاں میری امت کی یہاں تک کہ تنکا بھی جو نکال کر پھینک دیا ہو کسی آدمی نے مسجد میں سے اور پیش کی گئیں مجھ پر بڑائیاں اور گناہ میری امت کے سونہ دیکھا میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ دی گئی ہو کسی کو کوئی سورت یا آیت قرآن شریف کی یعنی یاد ہو پھر اسے بھول جاوے

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن اسمعیل سے سونہ پہچانی

انہوں نے اور غریب کہا اس کو اور کہا محمد نے نہیں جانتا میں کہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہ کہ قول مطلب کا کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جو حاضر ہوا تھا خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہی قول دلالت کرتا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع ہے اور سوا اس کے اور کوئی چیز وال نہیں اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ وہ کہتے تھے نہیں جانتے ہم مطلب کو کہ سماع ان کو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبد اللہ

نے اور انکار کیا علی بن مدینی نے اس امر کا کہ مطلب نے سنا ہو کچھ انتہائی ہے۔

بَابُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِيٍّ يَقْرَأُ كَثْرَ سَأَلٍ فَاسْتَرْجَعَهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ أَلِ اللَّهِ بِهِ قَائِدٌ سَيَجِيئُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ أَنْ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا أَخِيثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرُ الْجَعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ -

ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ وہ گزرے ایک قاری پر کہ وہ پڑھ رہا تھا قرآن پھر مانگا اس نے کچھ تب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہا کہ سنائیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس نے پڑھا قرآن چاہیے کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اس لیے کہ آدمیوں کی کچھ قومیں کہ وہ قرآن پڑھیں گی پھر طلب کریں گی آدمیوں سے در کہا محمود نے کہ یہ خثیمہ بصری جس سے روایت کی جابر جعفی نے وہ خثیمہ بن عبد الرحمن نہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور خثیمہ شیخ بصری ہیں کہ کنیت ان کی ابو نصر ہے روایت کی ہیں انہوں نے انس بن مالک سے کتنی حدیثیں اور روایت کی ہے جابر جعفی نے ان خثیمہ سے بھی۔

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَّنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَعَارِمَهُ -

ترجمہ روایت ہے صہیب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ایمان لایا وہ شخص قرآن پڑھیں نہ حلال جانا یا مرتکب ہو اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کا۔

ف۔ روایت کی محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے یہ حدیث سوزیادہ کیا انہوں نے اس کی اسناد میں یہ کہ کہا روایت کی مجاہد نے سعید بن مسیب سے انہوں نے صہیب سے اور متابعت نہ کی محمد بن یزید کی روایت کی کسی نے اور وہ ضعیف ہیں اور ابوالمبارک ایک مرد مجہول ہیں اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی نہیں اور خلاف کیا گیا وکیع کا ان کی روایت میں اور محمد نے کہا ابو فروہ یزید بن سنان رہا وہی کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں مگر جو روایت کریں ان سے ان کے بیٹے محمد اس لیے کہ وہ روایت کرتے ہیں ان سے مناکیر۔

عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالْقَدَاقَةِ وَالْمُسْرِ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسْرِ بِالْقَدَاقَةِ -

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے آشکارا صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے اس لیے کہ چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک اور اہل علم نے اس کو اس لیے افضل کہا ہے کہ صدقہ سر میں آدمی عجب سے بچتا ہے اس لیے کہ چھپا کر نیکی کرنے والا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا اس پر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر۔

بَابُ عَنِ ابْنِ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَامُ حَتَّى يَقْرَأَ بَيْنِي إِسْرَائِيلَ وَاسْرُمَرَ

ترجمہ روایت ہے ابی لبابہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المؤمنین نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑھ لیتے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابولبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی ان سے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام ان کا مروان ہے روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسمعیل نے کتاب التاریخ میں۔

عَنْ عُرْبَانِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَقْرَأُ الْمَسْجِدَاتِ قَبْلَ أَنْ تَبْرُقَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنَ أَلْفِ آيَةٍ

ترجمہ روایت ہے عربان بن ساریہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے وہ مسجیدیں کہ شروع ہیں سبحان اللہ اور سبح اور کسبح سے قبل اس کے کہ سوویں اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو بہتر ہے ہزار آیت سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ عَنِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَافِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمِيسَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمِيسُ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

ترجمہ روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین آیتیں سورہ حشر کی اخیر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے شام تک اور اگر مر جاوے اس دن میں تو مر اوہ شہید اور جس نے کہا ان کو جب شام کرتا ہے ہو گا وہ بھی اس درجہ میں یعنی شب کو بھی یہی ثواب پاوے گا اور اگر مرے گا تو شہید ہوگا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت میں۔

عَنْ يَعْقُبَ بْنِ مَمْلُوكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ تَرَوِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَوْتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَوْتُهُ وَكَانَ يُصَلِّي قَدْرًا مَا تَامَ ثُمَّ يَتَامُ قَدْرًا مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ تَنَعَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَتَعْتُ قِرَاءَةً مَقْسَرَةً حَرًا حَرًا قَا

ترجمہ روایت ہے یعقوب بن مملوک سے کہ انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے جو بیوی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیسی تھی قراءت اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ کیا نسبت ہے تم کو ان کی نماز سے یعنی تم ویسے کہاں ادا کر سکتے ہو پھر کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے یعنی شب کو پھر سو جاتے تھے اس قدر کہ جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اس قدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جس قدر کہ نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ

صحیح ہو جاتی پھر بیان کی کیفیت ان کی قرأت کی تو وہ کہتی تھیں
کہ قرأت ان کی جدا جدا تھی حرف حرف۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر لیث بن سعد کی روایت سے کہ وہ ابن ابی بلبک سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلیٰ سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی بلبک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے تھے قرأت اپنی یعنی ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہونا تھا اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا کہ کیونکر پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونوں طرح بجالاتے کبھی وتر پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ جس نے امر دین میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کہ کیسی تھی قرأت آپ کی یعنی نماز شب میں کیا چپکے سے پڑھتے تھے یا جہر کرتے تھے ساتھ قرأت کے سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی چپکے پڑھتے کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھے جنابت میں کیا غسل کرتے قبل سونے کے یا سو جاتے قبل نہانے کے کہا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی فقط وضو کر کے سو جاتے کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ يُؤْتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ مِنْ آخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رَبِّمَا أَوْ تَرٍ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرَبِّمَا أَوْ تَرٍ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأُمْرِ سِعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسْتَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَوْ يَجْهَرُ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رَبِّمَا أَسْتَرُ وَرَبِّمَا جَهْرًا قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأُمْرِ سِعَةً قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يُغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رَبِّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرَبِّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأُمْرِ سِعَةً۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے اپنی ذات کو موقوف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ مجھے لے چلے اپنی قوم کی طرف اس لیے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھ کو اس سے کہ پہنچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنی اس کے بندوں کو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُ يُعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ أَلَا رَحْبٌ يُحْبِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا تَدُ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّيُّبُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِدِينَ وَ قَضَى كَلَامَ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَقَضَى اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمانا ہے اللہ تعالیٰ جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے اور مجھ سے سوال کرنے سے دوں گا۔ میں اس کو بہتر اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلاموں پر۔ ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنی مخلوق پر۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے یعنی اوراد اور وظائف میں مشغول نہ ہو بلکہ قرآن ہی کی قرأت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل ثواب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اس کو اجر و ثواب دنیا اور آخرت میں تمام سائبین سے زیادہ عنایت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ کہ ناسب و وظیفوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور یہ ان وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن ان سب سے بہتر ہے وائے اور پر حال ان لوگوں کے کہ جنہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی منہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ میں اپنے اوقات کاٹے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

أَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں قراءتوں کے جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرنے اپنی قراءت کو پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے ملک یوم الدین۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمَ الْيَوْمِ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور یہی پڑھتے تھے ابو عبیدہ اور اختیار کرتے تھے اسی کو یعنی مالک یوم الدین کی جگہ ملک یوم الدین پڑھتے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید اموی نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ابن جریر صحیح سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے اور اسناد میں حدیث کی متصل نہیں اس لیے کہ لیبث بن سعد

نے روایت کی ابی ملیکہ سے انہوں نے یحییٰ بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لپیٹ کی صحیح تر ہے اور لپیٹ کی حدیث میں میخکہ نہیں کہ پیکر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہوں میں اللہ کو کہ انہوں نے عثمانؓ کا نام بھی لیا اور کہا کہ یہ سب لوگ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَا بَابُكَرٍ وَعَمْرٌ دَأْسَاكَ قَالَ وَعُثْمَانُ كَانُوا يَقْرءُونَ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہوں مگر شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین اور روایت کی عبداللہ اقی نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ سو کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہم کو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ اِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ف۔ کہا مولف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور ابو علی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد نے متفق ہوئے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں اور اس طرح پڑھا ابو بکرؓ نے والعین بالعین بنظر اتباع اسی حدیث کے۔

ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا بل تستطيع ربك یعنی بتاؤ مثناة فواقنہ اور نصب لفظ رب کے اور مراد ہے کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشیدین کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور رشیدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن نعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے اِنَّ الْعَمَلَ غَيْرَ صَالِحٍ یعنی عمل کیا اس نے غیر صالح مراد فرزند نوح ہے جو غرق ہو گیا۔

عَنْ أُورَسَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرءُهَا اِنَّ الْعَمَلَ هَيَّرَ صَالِحٍ۔

ف۔ اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی سے مانند اس کے اور یہ حدیث بنانی کی ہے اور

روایت کی یہی حدیث شہر بن حوشب نے بھی اسماء بنت یزید سے اور سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں اور روایت کی شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے اور وہ اسماء بنت یزید ہیں اور روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَرَأَ قَدْ بَلَغَتْ مِنْ لَدُنِّي غَدْرًا مَثْقَلَةً -
ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا قَدْ بَلَغَتْ مِنْ لَدُنِّي غَدْرًا مَثْقَلَةً کے ساتھ یعنی بضم ذال غُدْرًا کے جو بسکون ذال سے ثقیل ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابوالجاریہ عبد ہی شیخ مجہول ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اس کا۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي عَيْنِ حَيْثَةٍ -
ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فِي عَيْنِ حَيْثَةٍ۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے قرأت ان کی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص نے اختلاف کیا اس آیت کی قرأت میں اور مرتفع کیا انہوں نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کی طرف سو اگر اس بارہ میں روایت ہوتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ محتاج نہ ہوتے کعب احبار کی طرف اور کافی ہوتی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَيْدَا ظَهَرَتِ السُّرُومُ عَلَى فَارِسٍ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكْتُ السُّرُومَ إِلَى قَوْلِهِ يَقْرَأُ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ السُّرُومِ عَلَى فَارِسٍ -
ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ جب تھا دن بدر کا غالب ہوئے اہل روم یعنی نصاریٰ مشرکان فارس پر سو پسند آئی یہ بات مومنوں کو پس نازل ہوئی یہ آیت الم سے بفرح المومنون تک سو خوش ہوئے مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے اور مسلمانوں سے

موافقت رکھتے تھے انبیاء کے ماننے میں اور مشرکان فارس موافقت رکھتے تھے مشرکان مکہ سے بت پرستی اور شرک میں۔

ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور پڑھا گیا ہے لَفْظُ غَلَبَتْ بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پھر غالب ہوئے پس غَلَبَتْ بفتح غین میں خبر ہے ان کے غالب ہونے کی ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتْ بفتح غین و بار۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضَعْفٍ -
ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ یعنی بفتح ضاد معجمہ تو آپ نے فرمایا کہ مِنْ ضَعْفٍ پڑھو یعنی بضم ضاد معجمہ۔

ف روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے پڑھا ابن عباس سے انہوں نے فضیل بن مرزوق سے مانند اس

کے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضیل بن مرزوق کی روایت سے۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فہل من مدکر یعنی بدال مہملہ اور قرأت مشہور بھی یہی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ قَدْ هُلَّ مِنْ مُدَكِرٍ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فرُوح و رِيحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٌ یعنی بغمِ الفظ روح کو قرأت کرتے تھے اور یہ قرأت شاذ ہے قرأت مشہور بفتح ر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَرُوحًا وَرِيحَانًا وَجَنَّتُهُ نَعِيمٌ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہارون اعور کی روایت سے۔

ترجمہ روایت ہے علقمہ سے کہا کہ پہنچے ہم شام میں سو آئے ہمارے پاس ابوالدرداء اور کہا انہوں نے کہ ہے تم میں کوئی ایسا شخص کہ پڑھتا ہو یعنی قرآن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت سے کہا علقمہ نے کہ لوگوں نے اشارہ کیا میری طرف اور میں نے کہا کہ ہاں میں پڑھتا ہوں عبد اللہ کی قرأت پر کہا ابوالدرداء نے کیوں کر سناتم نے عبد اللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا بغشى کہا علقمہ نے کہ میں نے سنا ہے عبد اللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا بغشى والذکر والانثی سو کہا ابوالدرداء نے اور میں نے بھی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ مخلق الذکر والانثی پڑھوں سو میں ان کا کہانہ مانوں گا۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ أَحَدًا يَقْرَأُ عَلَى قَرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدًا اللَّهُ يَقْرَأُ هَذَا الْأَيَّةَ وَاللَّيْلَ إِذَا يُغْشَى وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثَى فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُهَا وَهُوَ لَا يُرِيدُ نِسِيَّ أَنْ أَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا أُتَابِعُهُمْ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی ہے قرأت عبد اللہ بن مسعود کی یعنی واللیل اذا بغشى والنهار اذا تجلج والذکر والانثی۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انی انا الزراق ذو القوة المتین اور قرأت مشہور ان اللہ هو الزراق ذو القوة المتین ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَنَا الزَّرَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِحُصَيْنِ بْنِ حُصَيْنٍ مِنْ حُصَيْنِ بْنِ حُصَيْنٍ۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّ وَأَتْرَى النَّاسَ سُكَارَى
وَمَا هُمْ بِسُكَارَى -
صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تو ترزا الناس سکارہی و ماہم
وسکارہی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی حسن بن عبد الملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع
ہو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری
استاد اس کی یوں ہے کہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہتے ہم نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپ نے یہ آیت یا ایہا الناس اتقوا ربکم الایۃ آخر حدیث تک اپنے غلوں کے
ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبد الملک کی میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُسْمَا لِأَحَدِهِمْ أَوْ لِأَحَدِكُمْ أَنْ
يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ
نَسِيٌّ فَاسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ تَذْهِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَمْ يَأْتِ تَفْقِيًا مِنْ صَدْرِهِ
إِلَّا رَجَالَ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عَقْلِهِ -
ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا برا ہے ان میں سے کسی کے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے
کسی کے واسطے یہ کہ کہے بھول گیا میں فلائی آیت کلام اللہ کی بلکہ
یوں کہنا چاہیے کہ بھلاؤ یا گیا میں فلائی آیت اور یاد کرتے رہو قرآن
شریف کو کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں
ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہے لوگوں کے سینے سے بہ نسبت

چار پاؤں کے اپنے باندھنے کی رسی سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَتْ آتِ الْقُرْآنِ أَنْ يُنَزَلَ عَلَى
سَبْعَةِ أَحْرَفٍ -

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِئِيلَ فَقَالَ يَا
جَبْرِئِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيئِينَ مِنْكُمْ
الْعُجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْخَلَامُ وَ
الْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَعْزَأْ كِتَابًا قَطُّ
قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْ يُنَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ
أَحْرَفٍ -

باب اس بیان میں کہ قرآن سات
حرفوں پر نازل ہوا ہے۔

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہا انہوں نے
کہ ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اور فرمایا
کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو ان پڑھی ہے
کہ اس میں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں
اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرئیل
نے لے محمد بے شک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنی جس سے
جس طرح ادا موجب ثواب ہے اور اس کی قراتوں میں آسانی اور وسعت ہے۔

ف۔ اس باب میں عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابی ہریرہ اور ام ایوب سے بھی روایت ہے اور ام ایوب یہ بی بی ہیں
الو ایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن عمار بن صہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
اور مروی ہوئی ہے ابی بن کعب سے کئی سندوں سے۔

عَنِ الْمُسَوِّبِ بْنِ مَعْمَرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ عَيْدٍ الْقَارِيَّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
يَقُولُ مَبْرُتٌ بِهَيْشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِرَامٍ
وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاتِهِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمِعْتُ
قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ
لَمْ يَقْرَأْ نَبِيًّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَدَّتْ أَسَاسُ رَأْيِي فِي الصَّلَاةِ فَنَظَرْتُ حَتَّى سَلَّمَ
فَلَمَّا سَلَّمَ كَلَّمْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأُكَ
هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا
فَقَالَ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قُلْتُ لَهُ كَذِبٌ وَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِ بِهَذِهِ
السُّورَةِ الَّتِي تَقْرَأُهَا فَانْطَلَقْتُ أَقْوَدًا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ
الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ يَقْرَأْ نَبِيًّا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي
سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسَلَهُ يَا عُمَرُ أَقْرَأُ يَا هَيْشَامُ فَقْرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ
الَّتِي سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا
أُنزِلَتْ ثُمَّ قَالَ يَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ
يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأْتَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنزِلَتْ ثُمَّ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنزِلَ عَلَى
سَبْعَةِ أَحْرَافٍ فَاقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ -

ترجمہ روایت ہے مسور بن عزمہ اور عبدالرحمن بن عبدالمطلب
سے کہ ان دونوں نے سنا مگر بن خطاب سے کہتے تھے گزرا میں
ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورہ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں
پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں ان سے نماز میں سو انتظار
کیا میں نے یہاں تک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا
ان کی گردن میں ڈال دی میں نے یعنی چلا ران کی اور کہا میں نے کس
نے پڑھائی تم کو یہ سورت جو میں نے سنی تم سے ابھی کہ تم پڑھتے
تھے اس کو سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالیٰ
کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت
کہ جو پڑھی تم نے پس چلا میں انہیں کھینچتا ہوا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور کہا میں نے لے رسول اللہ کے میں نے سنا
اس کو سورہ فرقان پڑھتے ہوئے ایسے حرفوں پر کہ نہیں پڑھائی
آپ نے مجھ کو ان حرفوں پر اور آپ ہی نے پڑھائی مجھ کو سورہ فرقان
سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوڑو اس کو اے عمر اور فرمایا
کہ پڑھ تو اے ہشام سو پڑھا انہوں نے اسی قرأت پر کہ میں نے
سنا تھا ان سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسی ہی نازل
ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ
تو اے عمر سو پڑھی میں نے اس قرأت پر جو پڑھائی تھی مجھ کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایسی ہی اتری ہے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ یہ قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں
پر سو پڑھو تم اس میں سے جو تم پر آسان
ہو ان میں سے -

اس کے مگر ذکر نہ کیا اس میں مسور بن عزمہ
ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند

قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِي -

سے کم دنوں میں ختم کرنے کی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابی بردہ کی روایت سے کہ جو عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور وہی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبد اللہ بن عمرو سے اور روایت کی عبد اللہ بن عمرو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا اس کو تین دن سے کم ہیں اور مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو چالیس دن میں اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ گزر جاویں آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑھا ہو اس نے قرآن کو موافق اس حدیث کے یعنی ہر جگہ میں ختم کرنا بہتر ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نہ پڑھے قرآن کو تین دن سے کم ہیں مطابق اس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رخصت وہی بعض سے اہل علم نے اس کی اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ پڑھتے تھے قرآن ایک رکعت میں وتر کی اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ انہوں نے قرآن پڑھا دو رکعتوں میں کعبہ کے اندر اور تزیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَسَابِعٍ -

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم پڑھا کرو قرآن چالیس دن میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے معمر سے انہوں نے سماک بن فضیل سے انہوں نے وہب بن منبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑھیں قرآن چالیس روز میں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْعَالِ الْمُرْتَجِلِ -

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے کون سا شخص از روئے عمل کے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرمایا آپ نے کہ اترنے والا اور کوچ۔

کرنے والا یعنی ختم قرآن کر کے شروع کرنے والا۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے صالح مری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں اور نہیں ذکر ہے اس میں ابن عباس کا اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے نصر بن علی کی روایت سے جو شمیم بن زینع سے مروی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مِنْ قُرْآنِ الْقُرْآنِ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِ -

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا تین دن سے کم ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب میں تفسیر قرآن کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
باب تفسیر بالرائے کی مذمت
میں۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں بغیر جانے بوجھے تو چاہیے کہ وہ ڈھونڈ لے اپنی جگہ دوزخ میں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعْهُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت بیان کرو میری طرف سے کوئی بات مگر یہ کہ تم اس کو خوب جان لو یعنی یقین ہو کہ یہ میری کہی ہوئی ہے اس لیے کہ جس نے جھوٹ بانڈھا مجھ پر قصداً سوچا ہے اس کو جگہ ڈھونڈ لے اپنی دوزخ سے اور جس نے قرآن میں کچھ کہا اپنی عقل سے یعنی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ مِنْ كَذَبٍ عَلَيَّ مُتَعَبِدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِدَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ۔

بغیر علم کے تو چاہیے کہ وہ جگہ اپنی ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ترجمہ روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے اور ٹھیک پڑھی اس کی رائے جب بھی اس نے

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِدَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

خطا کی یعنی یہ جانے کہنے پر کیوں مبادرت کی۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کہ کلام کیا بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابی حزم میں یعنی ان کو ضعیف کہا اور ایسے ہی مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوان کے اور علماء سے کہ انہوں نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کی تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہوں نے تفسیر کی تو یہ گمان ان کی ذوات ستودہ صفات پر نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دل سے کچھ بات بنا کر کہہ دی ہو اور مروی ہوا ہے ان سے ایسا کچھ کہنا کہتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہوں نے اپنے دل سے کچھ نہیں

کہا بغیر علم کے ہم سے حسین بن مہدی نے عبد الرزاق سے انہوں نے عمر سے انہوں نے قتادہ سے کہ فرمایا قتادہ نے نہیں ہے قرآن شریف میں کوئی آیت کہ سنی نہیں میں نے اس کی تفسیر میں کوئی بات یعنی ہر آیت کے متعلق روایت موجود ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمیر نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہ کہا مجاہد نے اگر پڑھتا میں خوات ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کروں میں ابن عباس سے بہت جگہ قرآن میں جس کا کہ میں نے سوال کیا ہے۔

وَصَلَّى سُوْرَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
فَاَحْسَا الْكِتَابِ كِي تَفْسِيْر مِيْن

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پر اس میں ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور نا تمام ہے کہا راوی نے ابو ہریرہؓ سے کہ میں کبھی ہوتا ہوں پیچھے امام کے کہا ابو ہریرہؓ نے اے فارسی کے بیٹے پڑھ لیا کہ اس کو تو اپنے دل میں یعنی چپکے چپکے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی میں نے نماز اپنے بندے کے درمیان ادھوں ادھ سو ادھی میری ہے اور ادھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے پھر جب بندہ کھڑا ہوتا ہے نماز میں اور کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ حمد کی میرے بندے نے پھر جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ شاکر میرے لیے میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین یعنی مالک ہے قیامت کے دن کا تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری میرے بندے نے اور یہ میرے لیے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندے کا سوال نہیں اور میرے اور میرے بندے کے بیچ میں ہے آیا کہ نعبد وایاک نستعین یعنی تجھ ہی کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَيِّ الْقُرْآنِ فِيهَا خِدَا بَرَّ قَمِي خِدَا بَرَّ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَاهُ يَرْتَدُّ رَأْيِي أَحْيَانًا أَا كُونُ دَرَسًا أَلَا مَا مِ قَالَ يَا بِنَ الْعَارِسِي...
فَقَرَأَ هَاتِي نَفْسِكَ يَا قِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَسْمَعُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَضْفُفُهَا لِي وَنَضْفُفُهَا لِعَبْدِي وَ لِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُومُ الْعَبْدُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَمْدًا لِي عَبْدِي يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَقُولُ اللَّهُ أَشْنَى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ مَا لِي يَوْمَ الدِّينِ يَقُولُ مَقْبَلًا لِي عَبْدِي وَ هَذَا إِلَيَّ وَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ تَسْتَعِينُ وَ آخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَ لِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّالِّينَ -

پوچتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم اور آخر سورت میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم والا الضالين۔
ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے اور اسمعیل بن جعفر نے اور کئی لوگوں نے علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخذ اس حدیث کے اور روایت کی ابن جریر

اور بالک بن انس نے علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابی السائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام کے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے یعنی یہ کہ نماز بغیر سورۃ فاتحہ کے ناقص ہے اور روایت کی ابن اولیس نے... اپنے باپ سے انہوں نے علاء بن عبد الرحمن سے کہا انہوں نے کہ روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابوالسائب نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

ترجمہ روایت ہے علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابی السائب نے جو مولیٰ ہیں ہشام بن زہرہ کے اور یہ دونوں ہم نشین تھے ابو ہریرہؓ کے کہا ابو ہریرہؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھی اس میں سورۃ فاتحہ پس وہ ناقص ہے تا تمام ہے۔

عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ مُهْرَبَةَ وَكَأَنَّا جَلِيسِينَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَيِّ الْقُرْآنِ فَمِثْلُ خِدَاجٍ غَيْرِ تَمَامٍ۔

ف اسمعیل بن ابی اولیس کی روایت میں اس سے زیادہ نہیں ہے اور پوچھا میں نے ابو زرہ سے اس حدیث کو سو کہا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اور سند پکڑی انہوں نے ابن اولیس کی روایت سے جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ علاء سے۔

ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ مسجد میں بیٹھے تھے سو لوگوں نے کہا یہ عدی بن حاتم ہے اور آگیا میں آپ کے پاس بغیر امان کے اور بغیر تحریر کے پھر جب لوگ مجھے آپ کے پاس لے گئے پکڑ لیا آپ نے میرا ہاتھ اور پہلے سے آپ یہ نمبر دے چکے تھے یعنی اپنے اصحاب کو کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے گا پھر کہا عدی نے پھر کھڑے ہوئے آپ مجھے لے کر ملاقات کی ان سے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اس کے ساتھ تھا سو عرض کی انہوں نے کہ ہم کو آپ سے کچھ کام ہے سو کھڑے ہو گئے آپ ان کے ساتھ اور ان کا کام پورا کر دیا پھر پکڑ امیرا ہاتھ بہاں تک کر لائے مجھے اپنے گھر میں سو بچھا دیا ان کے لیے ایک چھو کر ہی نے بچھونا سو بیٹھے آپ اس پر اور بیٹھا میں سامنے آپ کے سو تعریف کی آپ نے اللہ کی اور ثنا کی اس کی پھر فرمایا کیا چیز بہکاتی ہے تجھ کو اس

عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا عِدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِخَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ نَلَمَّا دَفَعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَتْ تَابِي ذَلِكَ إِنِّي لَا أَرَى جَوَانَ يَجْعَلُ اللَّهُ يَدَهُ فِي يَدِي قَالَ فَقَامَ بِي فَلَقِيْتُهُ امْرَأَةً وَصَبِيًّا مَعَهَا فَقَالَ إِنَّا لَنَأْتِيكَ حَاجَةٌ فَقَامَ مَعَهُمَا حَتَّى قَضَيْتُ حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتَّى أَتَى بِي دَارَهُ لَا قَائِلَ لَهُ الْوَلِيدَةَ وَمَا دَعَا فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَبَدَ اللَّهُ وَأَشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُقْرَأُ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَلَّ تَعْلَمُ مِنِّي إِلَهٍ سِوَى اللَّهِ قَالَ مُنْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَقُولُ اللَّهُ

الْبَرِّ وَقَعَلْمُشِينَا الْكَبْرِ مِنَ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ لَا
 قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَعْمُودُ عَلَيْكَ لِحَدَاثَاتِ النَّصَارَى
 ضَلُّوا قَالَ كُنْتُ فَإِنِّي حَنِيفٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَرَأَيْتَ
 وَجْهَهُ يَسْطُفِرُ حَائِثَةً أَمْرِي قَانْتُ لَتُ عِيْدَا
 رَجُلٍ مَيِّتٍ أَكَا نَصَارَى تَجْعَلْتُ أَفْشَاةَ طَرْفِي النَّهَارِ
 قَالَ فَبَيْتِنَا نَاعُوْدُهُ عَشِيَّةً إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فِي
 نِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ هَذِهِ النَّصَارَى قَالَ فَصَلَّى
 وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بَيْضُفِ
 صَاعٌ وَلَوْ قَبْضَةٌ وَلَوْ بَعْضُ قَبْضَةٍ بَقِيَ أَحَدُكُمْ
 وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوْ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَكَوْشِقِ
 تَمْرَةٍ فَإِنِّي أَحَدُكُمْ لَا تَقِي اللَّهَ وَقَائِلٌ لَهُ مَا
 أَقُولُ لَكُمْ مَا جَعَلَ لَكُمْ مَا لَا وَوَلَدًا أَقِيْقُولُ
 بَلَى فَيَقُولُ آيِنَ مَا قَدَّمْتَ بِنَفْسِكَ فَيَنْتَظِرُ
 مُتَدَامَةً وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ
 وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا بَقِيَ
 بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ بَقِيَ أَحَدُكُمْ
 وَجْهَهُ النَّارَ وَكَوْشِقِ تَمْرَةٍ فَإِنِّي
 لَمْ يَجِدْهُ قَبْلَكَ طَيِّبٌ مَنَاقِي
 لَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الْفَاقَةَ فَإِنِّي اللَّهُ
 نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتَّى تَسِيرَ الطَّعِينَةُ
 فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحَيْرَةَ أَكْثَرَ
 مَا يَخَافُ عَلَى مُطَيِّنَتِهَا السُّرُوتِ
 فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي قَانْتُ
 لَصَوْصٍ كَلْبِي -

سے کہ تو لا الہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ
 کے کہا عدی نے کہ کہا میں نے نہیں کہا راوی نے کہ پھر باتیں کہیں
 حضرت نے ایک گھڑی پھر فرمایا تو جانتا ہے اس سے کہ کہے
 تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدی نے
 کہ کہا میں نے نہیں فرمایا آپ نے کہ یہود پر غصہ ہے اللہ تعالیٰ
 کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی نے پھر کہا میں نے کہ میں ایک طرف
 کا ہوں مسلمان کہا عدی نے پس دیکھا میں نے آپ کا منہ چمکتا
 ہے خوشی سے کہا عدی نے کہ پھر حکم کیا میرے لیے کہ میں اتارا گیا
 انصار کے ایک مرد کے پاس اور میں حاضر ہونے لگا آپ کے پاس
 دن کے دونوں کناروں میں یعنی صبح اور شام کہا عدی نے کہ پھر اس
 درمیان میں کہ میں ان کے پاس تھا ایک رات کو کہ آئی ایک قوم کپڑوں
 میں صوف کی اپنی چادروں سے جو مختلط ہوتی ہیں کہا عدی نے کہ پھر
 نماز پڑھی آپ نے اور کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور سخت
 دلائی ان کے لیے صدقہ دینے کی یعنی اصحاب کو پھر فرمایا اگر چہ ایک
 صاع ہو یعنی صدقہ سے اور اگر چہ نصف صاع ہو اور اگر چہ ایک
 مٹھی اور اگر چہ ایک مٹھی سے بھی کم ہو بچاؤ سے ایک تم میں سے اپنے
 منہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کی گرمی سے اگر چہ ایک کھجور دے
 کر ہو یا ایک کھجور کا ٹکڑا اس لیے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کرنے والا
 ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جو میں تم سے
 کہتا ہوں اور فرما دے گا کیا نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے کان اور
 آنکھیں سو عرض کرے گا وہ کہ ہاں کیوں نہیں پھر فرما دے گا اللہ
 تعالیٰ نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے مال اور لڑکا وہ کہے گا کیوں نہیں
 پھر فرما دے گا کیا آگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لیے سو دیکھے گا وہ
 اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اور نہ پاوے گا کوئی چیز کہ
 بچاؤ سے اس کے ساتھ اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے بچاؤ سے کہ بچاؤ سے ایک
 تم میں سے اپنا منہ آگ سے اگر چہ ایک ٹکڑا کھجور کا دے کر ہو سو اگر وہ بھی پناہ دے تو ایک اچھی بات کے ساتھ یعنی کلمہ خیر سے جس
 سے کسی کا بھلا ہو اس لیے کہ میں نہیں ڈرتا سوا اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تم کو دینے والا ہے

یہاں تک کہ چلی جاوے گی اکیلی عورت یثرب یعنی مدینہ سے جبرہ تک اور نہ ڈرے گی کہ اس کی سواری چور لے جاوے یعنی عملداری اسلام کی اس امن و امان سے قائم ہو جاوے گا پھر کہا عدی نے کہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طے کے کہاں ہوں گے یعنی اس وقت میں۔
ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سماک بن حرب کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے سماک سے انہوں نے عباد بن جبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ابنی روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشر نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عباد بن جبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث لمبی۔

مترجم۔ عدی کی روایت سے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہے اور ضالین سے نصاریٰ عرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب ہیں پھر جو مشرکین بے کتاب ہیں مثل ہنود وغیرہ تو ان کے رسم و رواج تو ان سے بھی بدتر ہوئے مگر تعجب ہے ان مسلمانوں سے کہ سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کرتے ہیں معاذ اللہ من ذلک اور ابوہریرہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیہ پڑھ لے۔ اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسی کو محققین حدیثین نے جن کو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کی اور یہ سورۃ خلاصہ ہے سارے قرآن کا دوبار نازل ہوئی ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں اسی لیے اس کو مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کی جاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسی لیے اس کا نام فاتحہ ہے کہ کھول دیتی ہے دروازہ قرأت کا قاری پر اور تلاوت کا تالی پر۔

وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے کہ لیا اس کو ساری زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ السلام کی انواع زمین کے موافق سو آئے بعض ان کے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کے درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک۔

عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اَدَمَ مِنْ تَابُصَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَرْضِ فَبَايَعَهُ مِنْهَا الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَالْاَسْوَدَ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلَ وَالْحَرَّ وَالْحَبِيْثَ وَالطَّيْبَ۔

ف کہا ابو یسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي قَوْلِهِ تَعَالَى اَدْخُلُوا

أَبَابٌ سَعِيدٌ قَالَ دَخَلُوا مَكْرَحِينَ عَلَى
أَوْسَا كَيْهَمَائِي مُنْعَرِفِينَ -
ادخلوا الباب سجداً که داخل ہوئے بنی اسرائیل کھستے ہوئے اپنے
چوتڑوں پر یعنی گھٹنوں پر چلتے ہوئے۔

ف۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی تفسیر میں فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي
قِيلَ لَهُمْ كَرَفَرًا يَأْتِيهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْعَذَابُ أَلِيمٌ۔
ترجمہ روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا انہوں نے کہ تھے

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي
لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمَّا نَدَّ سِرَائِينَ أَلْبَلَّتْ قَصِيَّةُ كُلِّ
رَجُلٍ مِمَّا عَلَى حَيَاتِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا
ذَلِكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَزَلَتْ قَائِمًا تَوَلَّوْا فَوَجَّهَ اللَّهُ -
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہنے
جانتے تھے ہم کہ قبلہ کس طرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم
میں سلپنے سانس پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہم نے اس
کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتر ہی یہ
آیت فایما تولو فتم وجہ اللہ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اشعث بن سمان ابی الزبیر کی روایت سے کہ وہ عاصم بن
عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى سَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ
مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ وَهُوَ جَاءٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى
الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ هَذَا الْاِيَّةُ وَ
لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ
ابْنُ عُمَرَ فِي هَذَا أُتِرِلَتْ هَذِهِ
الْاِيَّةُ -
ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جلد صرہ منہ پھیرتی
ان کو لے کر اور وہ آنے والے تھے مدینہ کی طرف یعنی ظاہر
ہے کہ اکثر مکہ کی طرف پیٹھ ہوگی پھر پیٹھی ابن عمر نے یہ آیت
وللہ المشرق والمغرب یعنی اللہ کا ہے مشرق اور مغرب جلد
منہ پھیرو تم ادھر منہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی خواہ مشرق کی طرف ہو یا
مغرب کی طرف اور کہا ابن عمر نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت

یعنی نماز علی الدرب کے باب میں الغرض آیت کا خلاصہ یہی ہے کہ جلد ہر تم حکم الہی متوجہ ہو گے نماز ادا کرو گے قبول ہوگی۔
ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ انہوں نے کہا اس آیت کی تفسیر میں وللہ المشرق و
المغرب فایما تولو فتم وجہ اللہ یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اس کی یہ آیت ہے فَوَلَّيْنَاكَ الْمَشَارِقَ وَالْمَغَارِبَ
تو اپنا منہ طرف مسجد الحرام کی روایت کی یہ ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے ان سے یزید بن زریح نے
ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں فایما تولو فتم وجہ اللہ یعنی
جلد منہ کرو ادھر قبلہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی مقبول ہوگی نماز اس طرف روایت کی یہ ہم سے ابو کریب نے ان سے وکیع
نے ان سے نصر بن عمری نے ان سے مجاہد نے یہی مضمون جو اوپر مذکور ہوا۔

مترجم بعض ضلال پر ضلال اس آیت مترجم کو اپنے مقصود باطل پر وال سمجھتے ہیں اور اس کی تفسیر پر تنویر

میں اپنی ظلمت انسانی کو شریک کر کے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جد ہر منہ کر واد ہر ذات ہے اللہ تعالیٰ کی یعنی وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس تقریب سے ابطال استغویٰ رحمن علی العرش کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ یہ تفسیر ان کی کئی طرح مردود ہے اولاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائے سلف کے کہ اقوال ان کے اوپر مذکور ہوئے ثانیاً یہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اس کا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہ کہ اگرچہ وجہ کے معنی ذات لے لئے جاویں تو بھی مراد جانبین ہوں گی جو آیت میں مذکور ہیں یعنی مشرق اور مغرب اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں اوپر ہیں پس مراد آیت یہ ہوئی کہ اوپر کی جانب میں جلدھر توجہ کرو وہ ذات بارہی موجود ہے کہ علو ذاتی اور استغلیٰ مکانی سے موصوف ہے غرض بہر نوع یہ آیت آیہ استغویٰ سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود اہل ضلال پر وال ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَذَكَرْتُ
وَأَعْتَدُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مَصَلًى -

ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے عرض کی اے رسول اللہ تعالیٰ کے کاش کہ ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے پس نازل ہوئی یہ آیت واتخذوا الآیۃ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم

کو نماز کی جگہ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے حمید طویل نے ان سے انس نے ان سے کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ کاش کہ مقرر فرماتے آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پس اتری یہ آیت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے۔

متوجہ۔ اس میں بڑی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کہ ان کی فرمائش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر افسوس ہے روافض نامقبول پر کہ وہ ان کی فضیلت قبول نہیں کرتے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ
أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدَا -

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وکذلک جعلناکم اممۃ وسطیٰ یعنی اسی طرح کھڑا ہوا تم کو ہم نے امت بیچ کی یعنی عادل فراد یہ ہے کہ علم و عمل سے آراستہ ہے اور افراط و تفریط سے برخواستہ بلکہ عقائد و اعمال میں عین توسط سے پیراستہ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى نُوحٌ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغْتَ
فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغْتُمْ
فَيَقُولُونَ مَا آتَانَا مِنْ نَذِيرٍ وَمَا آتَانَا مِنْ
أَحَدٍ فَيَقَالُ مَنْ شَهِدَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلائے جاویں گے حضرت نوح علیہ السلام یعنی قیامت میں سو کہا جاوے گا ان سے کہ آیا تم نے پیغام پہنچایا یعنی اپنی امت کو کہیں گے وہ کہ ہاں پھر بلائی جاوے گی امت ان کی اور کہا جاوے گا ان سے کہ آیا پیغام تم کو پیغام نوح نے سو وہ کہیں گے کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی

وَأَمْتُهُ قَالَ قِيُوتِي بِكُمْ كَشَهْدُونَ أَنَّهُ
 قَدْ بَلَغَ فَذَلِكَ قَبُولُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا
 شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ
 عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ -

ڈالنے والا اور نہیں آیا ہمارے پاس اور کوئی کہا جاسے کہ حضرت
 نوح علیہ السلام سے کہ کون گواہ ہے تمہارا یعنی تم مدعی ہو اور گواہ مدعی کو
 ضرور ہے سو عرض کریں گے حضرت نوح کہ گواہ میرے محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم اور ان کی امت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے جاؤ
 گے تم پھر گواہی دو گے تم کہ بیشک حضرت نوح نے پیغام الہی پہنچایا ہے
 یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا جو جعلناکم امۃً وسطاً یعنی فرمایا ہے وہ تعالیٰ شانہ کہ اسی طرح بنایا ہم نے تم کو امت بیچ کی تاکہ
 ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہووے رسول گواہ تم پر اور وسط سے مراد عدل ہے یعنی امت گواہی دے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 تعدیل اور تزکیہ کریں گے کہ گواہی ان کی قابل قبول ہے اور یہ... شاید عدل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے جعفر بن عون سے انہوں
 نے اعمش سے مانند اس کے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى مَخُوبِيَّةَ
 الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَتْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ أَنْ
 يُوجِبَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
 نَزَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
 تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجَّهَ
 نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذَلِكَ فَصَلَّى رَاحِلٌ
 مَعَهُ الْعَصَا قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
 وَهُمْ رَاكِعُونَ فِي صَلَاتِهِمُ الْعَصِرِ نَحْوَ
 بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ
 صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوا
 وَهُمْ رَاكِعُونَ -

ترجمہ روایت ہے برابر بن عازب سے کہا انہوں نے کہ جب
 آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نماز پڑھتے رہے بیت
 المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دست رکھتے تھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ پھیر دئیے جاویں کعبہ کی طرف سوائے اللہ تعالیٰ
 نے یہ آیت قد نزیٰ تقلب وجهک فی السماء یعنی دیکھتے ہیں ہم پھرنا
 تیرے منہ کا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف
 جسے تو دوست رکھتا ہے سو پھیرے منہ اپنا مسجد حرام کی طرف سو
 متوجہ ہو گئے آپ کعبہ کی طرف اور یہی چاہتے تھے سو نماز پڑھی آپ
 کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی کہا راوی نے کہ پھر وہ گزرا کچھ لوگوں
 پر انصار سے اور وہ رکوع میں تھے عصر کی نماز میں بیت المقدس کی
 طرف سو کہا اس نے کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی
 ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ پھیرے گئے کعبہ
 کی طرف کہا راوی نے کہ فوراً پھر گئے وہ لوگ جب انہوں نے یہ بات
 سنی حالانکہ وہ رکوع میں تھے سبحان اللہ اطاعت رسول ایسی ہی
 سنی حالانکہ وہ رکوع میں تھے سبحان اللہ اطاعت رسول ایسی ہی
 چاہتے کہ حدیث سنتے ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے یہ نہیں کہ قبلہ و کعبہ کی خاطر سے حدیث میں تاویلین کرنے لگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان
 سے وکیع نے ان سے سفیان نے ان سے عبد اللہ بن دینار نے ان سے ابن عمر نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع میں تھے

نماز فجر میں اور اس باب میں عمرو بن عوف مزی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْخُذَانَا الَّذِينَ مَا نُوَادُّوهُمْ يَصِلُونَ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ الْآيَةَ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ جب پھیر دیئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف تو صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہمارے ان بھائیوں کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑھتے تھے بیت المقدس کی طرف سوائے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وما کا اللہ لیضیع ایمانکم یعنی اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کر دے ایمان تمہارا یعنی قبول نہ کرے تمہاری۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَمَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَلَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَاءَ الطَّائِفَةِ الَّتِي بِالْمَشَلِّ لَا يُطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ تَدَاكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ وَقَالَ إِنِّي هَذَا لَعَلَّمُ وَنَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا كَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنِّي طَوَّافُنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْعَجْرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْ أَكْثَارٍ إِنَّمَا أَمَرْنَا بِالطَّوْفِ بِالْبَيْتِ

ترجمہ روایت ہے عروہ سے کہا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں کچھ حرج نہیں دیکھتا اس شخص پر جو طواف نہ کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا کہ نہ طواف کروں میں ان میں یعنی کچھ مضائقہ نہیں جانتا ان کے ترک میں سو جواب دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ برا کہا تو نے اے بیٹے میری بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ جو لبیک پکارتا تھا مناء سرکش کے لیے کہ وہ مشلل میں تھا نہیں طواف کرتا تھا صفا اور مروہ کے بیچ میں سوائے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فمن حج البیت او اعتمر الا آیت یعنی جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے سو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں پھر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر وہی ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی جیسا تم کہتے ہو تو یوں فرماتا فلا جناح علیہ ان لا یطوف یعنی گناہ نہیں حاجی اور معتمر پر اگر طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا کہا نہ ہری نے کہ پس ذکر کیا میں نے اس کا ابی بکر بن عبد الرحمن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنی نہایت عمدہ بات ہے علم کی اور میں نے سنا ہے علم والے لوگوں سے کہ کہتے تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نہ کرتے تھے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور

وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الْقِنَا وَالْمَرُوتِ فَأَنْتَل
 اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْقِنَا وَالْمَرُوتَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
 قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَمَّا هَا كَذَا
 شَرَلْتُ فِي هُوَلَا وَهُوَ كَالِءِ -

ان الصفا والمروة من شعائر الله کہا ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنی جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَحْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ
 بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقِنَا وَالْمَرُوتِ فَقَالَ كَانَا مِنْ
 شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ
 أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 إِنَّ الْقِنَا وَالْمَرُوتَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ
 الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ
 بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
 فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ
 مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا قَرَأَ وَاتَّخَذُوا
 مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مَقْلًا فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ
 ثُمَّ أَتَى الْحَجْرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ تَبَدُّأُ
 بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ وَقَرَأَ إِنَّ الْقِنَا وَالْمَرُوتَ
 مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ -

ان الصفا والمروة من شعائر الله۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْبَدَائِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَغَضَّرَ

اور کچھ تھے کہ طواف بہا ان دو پتھروں کے بیچ میں امر بہا بیت
 سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہم کو حکم ہوا
 ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں
 طواف کا سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک

ان الصفا والمروة من شعائر الله کہا ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنی جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا۔

ترجمہ روایت ہے عاصم احوال سے کہ کہا انہوں نے کہ چھپا
 میں نے انس بن مالک سے حال صفا اور مروہ کا تو کہا انہوں نے
 کہ وہ شعائر جاہلیت میں سے تھا پھر جب اسلام آیا تو باز رہے
 ہم ان میں طواف کرنے سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان الصفا
 والمروة من شعائر الله یعنی صفا اور مروہ شعائر الہی سے ہیں سو جس
 نے حج کیا بیت اللہ کا یا عمرہ لایا سو گناہ نہیں اس پر کہ طواف کرے
 ان دونوں کے بیچ میں کہا انس نے کہ طواف ان کا تطوع ہے سو
 جو شخص کہ خوشی سے بجالاے تو اللہ تعالیٰ قدر دان ہے جاننے والا۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ
 سنابیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہ آئے مکہ میں
 طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور پڑھا واتخذوا
 ابراہیم مصلی یعنی مقرر کرہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ سو نماز پڑھی
 آپ نے پیچھے مقام ابراہیم کے پھر آئے حجر اسود کے پاس اور
 بوسہ لیا اس کا یعنی بعد رکعتین طواف کے پھر فرمایا شروع کرتے
 ہیں تم جس کے ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور پڑھی یہ آیت

ترجمہ روایت ہے براء سے کہ تھے اصحاب النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے کہ جب ان میں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت

آجاتا افطار کا اور وہ سو جانا قبل افطار کے تو پھر نہ کھاتا وہ کچھ ساری رات اور سارا دن یہاں تک کہ شام کرتا یعنی روزہ پر روزہ رکھتا اور قیس بن صرمہ انصاری روزے سے مکتے پھر جب افطار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے سو انہوں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لیے کہیں سے مانگ لاتی ہوں اور یہ ان کی محنت مزدوری کا دن تھا سو غالب ہو گئی آنکھ قیس کی یعنی آنکھ لگ گئی اور آئیں بی بی ان کی پھر جب ان کو سوتا دیکھا کہا کہ ہائے محرومی تیری پھر جب دوپہر دن چڑھا بے ہوش ہو گئے وہ اور ذکر کیا گیا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اترمی یہ آیت احل لکم سے آخر تک یعنی حلال کیا گیا واسطے تمہارے روزوں کی راتوں میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے تو نہایت خوش ہوئے لوگ اس امر سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جاوے

س فیدتا گا سیاہ تاگے سے یعنی روشنی صبح نمایاں ہو جاوے تاریکی شب سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَقَالَ رَبُّكُمْ دُعُونِي اسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ النَّعْمَانُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَدْ رَأَى وَقَالَ رَبُّكُمْ دُعُونِي اسْتَجِبْ إِلَى قَوْلِهِ دَاخِرِينَ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم آیت مذکورہ جو حدیث میں وارد ہوئی ہے سورہ مومن کی ہے اور پوری آیت یوں ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین لیستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم وخرین۔ یعنی فرمایا پروردگار تمہارے سے کہ پکارو مجھ کو اور دعا کرو مجھ کو کہ میں قبول کروں گا تمہاری دعا کو بیشک جو لوگ کہنگر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سے عنقریب داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر انتہی لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیت اور اس کی تفسیر کو یہاں اس لیے لائے کہ مناسب تھی اجیب دعوة الداع کی جو سورہ بقرہ میں وارد ہے۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ بِنْتِ حَاتِمٍ قَالَتْ نَزَلَتْ حَتَّى يَتَّبِعَنَّ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ

ترجمہ روایت ہے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا

عربی میں ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت حتی یتبئن لکم

مِنَ الْغَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ يَا نَبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ
مِنَ سَوَادِ اللَّيْلِ -

الایہ یعنی کھاد پوہیاں تک کہ ظاہر ہو سفید تاگ سیاہ تاگے سے
فجر سے تب فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مراد اس سے
روشنی دن کی ہے کہ ظاہر ہوتا تاریکی شب سے -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے عبالد سے
انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے -
عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ
حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْغَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْغَيْطِ
الْأَسْوَدِ قَالَ فَاخَذَتْ عَقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ
وَالْآخَرُ أَسْوَدٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
لَمْ يُحْفَظْهُ سُفْيَانُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ
اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ -

ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کا فرمایا آپ
نے کہ رات کو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہووے تم پر
سفید تاگ سیاہ تاگے سے کہا رومی نے کہ لی میں نے دو سیل
کہ ایک ان میں سفید تھڑ اور دوسری سیاہ سو میں ان کو دیکھ لیا
کہ تا تھا یعنی آخر شب میں سو کہا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کچھ کہ یاد نہ رہا سفیان کو سو کہا کہ مراد اس سے رات اور
دن ہے یعنی تاریکی اور نور ان کا -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے -

عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ التَّجِيبِي قَالَ
لَنَا بِمَدِينَةِ الرُّومِ فَأَخْرَجُوا إِلَيْنَا مَقَامًا
مِنَ الرُّومِ فَخَرَجَ إِلَيْهِم مِّنَ الْمُسْلِمِينَ
مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ
عَامِرٍ وَعَلَى الْجَبَاعَةِ فَنَنَا لَهُ بِنُ عُبَيْدٍ نَحَلَّ
رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى صِفِّ الرُّومِ حَتَّى
دَخَلَ فِيهِمْ فَصَاخَ النَّاسُ وَقَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ
يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا
لَنَأْوُونَ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا التَّأْوِيلُ وَإِنَّمَا
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ
لَنَا عَنَّا اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ تَأْوِيلُهُ فَقَالَ
بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ روایت ہے اسلم ابی عمران سے کہا کہ تھے ہم شہر روم
میں سو نکلی ہماری طرف ایک صف بڑی روم کی لوگوں سے یعنی
لڑنے کو سو نکلے ان کی طرف مسلمانوں سے مثل ان کے یا زیادہ
اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ
بن عبیدہ سو حملہ کیا ایک مرد نے مسلمانوں میں سے روم پر یعنی
انصار کی صف پر یہاں تک کہ گھس گیا ان میں سو لوگ پکارنے
لگے اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ یہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے
یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَلْقُوا أَبَا أَيُّوبَ الْيَمِيمِ إِلَى التَّهْلُكَةِ لِسِ
اس کے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہوئے ابو ایوب انصاری اور
پکارا اے آدمیوں تم یہ معنی کرتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت
ہمارے انصار کی جماعت میں اتنی ہی ہے اور کیفیت اس کی
یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو
گیا انصار اس کے سو کہا بعض ہمارے نے بعض سے اہستہ

بن ابی لیلیٰ نے ان سے کعب بن عجرہ نے مانعہ اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے
ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے ان سے شعبی نے ان سے عبد اللہ بن معقل نے اور عبد اللہ بن معقل بھی روایت کرتے
ہیں کعب بن عجرہ سے مانعہ اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبد الرحمن بن ابی ہانی نے بھی عبد اللہ بن
معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسمعیل نے ان سے ایوب نے ان سے مجاہد نے ان سے عبد الرحمن نے
ان سے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہانڈی کے نیچے
اگ سدکا تھا اور جوئیں جھڑتی تھیں میری پیشانی پر یا کہا میرے بہوؤں پر سو فرمایا آپ نے کیا تکلیف دیتی ہیں تم کو
جوئیں تمہاری کہا میں نے کہ ہاں سو فرمایا آپ نے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور کچھ قربانی دے دو یا روزہ رکھو نہیں یا کھلاؤ
چھ مساکین کو کھانا کہا ایوب نے کہ یہ یاد نہ رہا مجھ کو کہ کون سی چیز پہنچائی انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن لیسر سے کہا انہوں نے
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لَيْسَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجَّةُ عَرَفَاتُ
الْحَجِّ عَرَفَاتُ الْحَجِّ عَرَفَاتُ أَيَّامٍ مِثْلُ ثَلَاثٍ
فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ
تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ أَذْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ
أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَجَّ۔

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج عرفات میں حاضر ہونا ہے ایام
ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے ایام
منیٰ کے تین ہیں سو جو جلدی کر کے دو ہی دنوں میں چلا گیا تو اس
پر کچھ گناہ نہیں اور تین دن ٹھہرا اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جس نے
پالیا و قوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اس نے پالیا حج کو۔

ف۔ کہا ابن عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو روایت کی ہے ثور بن علی نے یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر بکیر کی سند سے۔

مترجم۔ قولہ حج عرفات ہے یعنی بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اس کے مل جانے سے حج مل جاتا ہے اور اس کے فوت
ہو جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اس پر اور وقت اس کا نویں تاریخ کے زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے
ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَضُّ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ
الَّذِي الْغَضُّ۔

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
و دشمن ترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت جھگڑا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث سے تفسیر اس آیت کی منظور ہے وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعِيبُكَ تَوَكُّهُ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ الَّذِي الْغَضَّ مَرَّةً لِيَعْنِي لِبَعْضِ أَدْمِي السَّبَابِ كَمَا تَجْرُّو
خوش لگے بات اس کی دنیا کی زندگی میں اور گواہ ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑا ہے انتہی اور یہ
آیت اخنس بن شریق مناقق کے حق میں نازل ہوئی کہ اس میں ایسے خصال بد نفعہ معاذ اللہ من ذلک۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَتْ كَانَتْ أَيْهَهُودُ إِذْ
حَاضَتْ إِمْرَأَةً مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوا وَ لَمْ
يُشَارِبُوا وَ لَمْ يُجَامِعُوا فِي الْبُيُوتِ فَسَلَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ
أَذَى فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوا وَ يُشَارِبُوا وَ أَنْ يَكُونُوا
مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ وَ أَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ
مَا خَلَدَ التَّكَاثُرَ فَقَالَتْ أَيْهَهُودُ مَا يُرِيدُ أَنْ
يَدْعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ
فَجَاءَ عَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ وَ أُسَيْدُ بْنُ حَضِيرٍ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا
تَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَمَعَرَّ وَجْهَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ
قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا سَقِبَتَهُمَا
هَدِيَّةً مِنْ لَبَنٍ فَأُرْسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا
أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا -

ترجمہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے
کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی ان کے یہاں کوئی عورت تو اس کو
ساتھ کھانا نہ کھلاتے ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر میں بھی
رہنے نہ دیتے سو سوال کیا گیا اس کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے پس اناری اللہ تعالیٰ و تبارک نے یہ آیت مبارک و ایسا لو نہ
عن الحیض الآية سو حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ
کھلاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ ان کو اور ان کے ساتھ رہو گھروں میں
اور سب کچھ کرو ان کے ساتھ یعنی بوس و کنارہ وغیرہ سو اجماع کے
سو کہنے لگے یہود کہ نہیں ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام میں سے
کسی کا بگڑیہ کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اس میں کہا راوی نے پس آئے
عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر آپ کی خدمت میں اور خبر کی آپ
کو اس کی اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کہ میں ہم ان سے
جیض میں یعنی تاکہ پوری مخالفت یہود سے ہو جاوے سو متغیر ہو
گیا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں تک کہ لقیں کیا ہم نے
کہ غضب ناک ہوئے ان پر آپ سو وہ اٹھ کھڑے ہوئے یعنی
اپنے گھر چلے سو سامنے آیا ان کے ایک ہدیہ دودھ کا اور بھیجا بنی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے پیچھے یعنی دودھ لے کر کسی کو سو پلایا
اس نے ان دونوں کو سو جانا ہم لوگوں نے کہ آپ ان دونوں
پر غصہ نہیں ہوئے -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن عبدالاعلیٰ نے ان سے عبدالرحمن بن مہدی نے ان سے حماد
بن سلمہ نے مانند اس کے معنوں میں -

مترجم۔ قولہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کہیں الخ یہ ان صحابی نے اس نظر سے پوچھا کہ اگر حضرت جیض میں جماع کی بھی اجازت
دے دیں تو یہود کی پوری مخالفت ہو جائے اور آپ کو غصہ اس پر آیا کہ مرتکب معاصی کے ہو کر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے -
ترجمہ روایت ہے ابن منکدر سے کہ سنا انہوں نے جابر سے
کہتے تھے کہ یہود کا مقولہ تھا کہ جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت
سے پیچھے سے اگرچہ دخول کرے اس کی قبل میں تو لڑ کا بھینکا ہوتا
ہے سو اس پر اتاری یہ آیت نسا، کم حرث لکم الآية یعنی عورتیں
marfat.com

عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ
أَيْهَهُودُ تَقُولُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي بَيْتِهَا مِنْ
وَبُرْهَا كَانَ أَوْلَادُهَا حَوْلُ فَتَزَلَّتْ
نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ

آتِ شِئْتُمْ -

تمہاری کھیتی میں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی میں کھیتی وہی ہے جہاں تخم ڈلو تو اگے نہ یہ کہ اندھے کنویں میں گرجاؤ کہ تخم بھی ضائع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت نسا کم حرث لکم الآیۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ میں یعنی قبل میں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ نِسَاءُكُمْ حَرَثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ آتِ فَيْتَكُمْ بَعْنَى صَمَامًا وَاحِدًا -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن خثیم کا نام عبد اللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبد الرحمن ہے وہ بیٹے ہیں عبد اللہ کے جو جمحی مکی ہیں اور حفصہ بیٹی ہیں عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق کی ہے اور بعضی روایت میں فی سما م واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ترجمہ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ اے حضرت عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلاک ہوا میں فرمایا آپ نے کس چیز نے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ پھیردی میں نے سواری اپنی آج کی رات سو کچھ جواب نہ دیا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ پھر ان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نسا کم حرث لکم الآیۃ سامنے سے صحبت کر تو اور پیچھے سے صحبت کر مگر سچ دبر میں دخول کرنے سے اور حین میں صحبت کرنے سے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ حَوْلْتُ رَحِيلِي إِلَيْكَ قَالَ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأْتَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ نِسَاءُكُمْ حَرَثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ آتِ شِئْتُمْ أَقْبِلْ وَأَذْبِرْ وَأَلِيقِ التَّائِبِ وَالْعَيْصَةَ -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یعقوب بیٹے ہیں عبد اللہ اشعری کے اور

وہ یعقوب قمی ہیں۔

مترجم قول پھیردی میں نے اپنی سواری آہ مراد سواری سے بیوی ہے کہ آدمی اس کو وقت جماع کے ڈھانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پھیرنا اس کا یہ کہ صحبت کی اس کی قبل میں بیٹھ کی طرف سے غرضیکہ حضرت عمرؓ نے کہ اس میں شائد معصیت ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی خوف زائل ہو اقول سامنے سے صحبت کر آہ یہ خطاب عام ہے غرض بہر حال دخول قبل میں ہو پھر چاہے صحبت کسی طرف سے ہو۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّكَ تَرَوِجَ
 أُخْتَهُ رَاجِلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ
 مَا كَانَتْ تُمْطَلِقُهَا تَطْلِيقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا
 حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهُوَ يَبُتُّهُ
 ثُمَّ حَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَا لَكَمْ
 أَكْرَمْتُكَ بِهَا وَتَرَوِجُكُهَا فَطَلَّقَهَا وَاللَّهِ
 لَا تَرْجِعُ إِلَيْكَ أَبَدًا إِخْرَامًا عَلَيْكَ قَالَ
 فَعَلِمَ اللَّهُ حَاجَتَهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا إِلَى
 بَعْلِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا
 طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ آجَلَهُنَّ إِلَى
 قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَلَمَّا سَمِعَهَا
 مَعْقِلٌ قَالَ سَمِعُ رَبِّي وَطَاعَةٌ ثُمَّ دَعَا
 فَقَالَ أُرَوِّجُكَ وَأُكْرِمُكَ -

ترجمہ روایت ہے معقل بن یسار سے کہ انہوں نے نکاح
 کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں سے زمانے
 میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر رہیں وہ اس کے
 نزدیک جب تک رہیں پھر طلاق دی اس نے ان کو ایک
 اور رجعت نہ کی یہاں تک کہ عدت گزر گئی پھر خواہش کی اس
 مرد نے ان کی اور خواہش کی انہوں نے اس کی پھر پیغام دیا
 ان کا اس مرد نے اور پیغام دینے والوں کے ساتھ سو کہا
 ان سے معقل نے اے دیوانے میں نے بزرگی دی تھی تجھ
 کو اسے دے کر اور نکاح کر دیا تھا اس کا تجھ سے سو طلاق
 دے دی تو نے اس کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ نہ رجوع
 کرے گی تیری طرف آخر عمر تک کہا راوی نے پھر
 جانی اللہ تعالیٰ نے حاجت اس مرد کی طرف اس عورت
 کے اور اس عورت کی طرف اپنے شوہر کے سوائے اللہ
 تعالیٰ نے یہ آیت واذا طلقتم النساء وانتم لا تعلمون
 تک پھر جب سنا اس کو کہا بات سننی چاہیے اپنے رب کی اور اطاعت کرنی چاہیے اس کی پھر بلا یا ان کے
 شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہوں میں تجھ کو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھ کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن سے اور اس حدیث
 میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی کے اس لیے کہ بہن معقل کی شیبہ تھیں اگر اختیار نکاح
 کا انہیں کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتیں اور محتاج نہ ہوتیں ولی کی یعنی معقل بن یسار کی اور خطاب کیا
 اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولیاء کو سو فرمایا کہ فلا تعضوہن ان ینکحن ازواجہن یعنی جب طلاق دی
 تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو کہ نکاح کر لیں
 اپنے خاوندوں سے سو اس آیت میں بھی دلالت ہے کہ اختیار نکاح اولیاء
 کو ہے مع رضا مندی عورتوں کی۔

مترجم قولہ سوائے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آہ پوری آیت یوں ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ
 آجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَنْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضُوا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعِظُ بِهِ مَنْ كَانَتْ
 مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَُمْ أَنْتُمْ لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
 یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں تک تو اب نہ روکو ان کو کہ وہ

نکاح کر لیں اپنے خوندوں سے جب راضی ہو جاویں آپس میں موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے۔ اس کو جو کوئی تم میں سے یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اسی میں سنوار زیادہ ہے تم کو اور سترائی اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے انتہی۔

ترجمہ روایت ہے ابی یونس سے جو مولیٰ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لکھوں میں ان کے واسطے ایک مصحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب پہنچے تو اس آیت پر تو مجھے خبر کرو بینا حافظوا علی الصلوات الاتیہ پھر جب پہنچا میں اس آیت پر تو خبر کر دی میں نے ان کو سو لکھایا انہوں نے مجھ کو حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی و الصلوة العصر و قوموا العصر یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور نیچ کی نماز کی اور نماز

عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَتْ
أَمَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مَصْعَقًا قَالَتْ
إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ آيَةَ قَاذِي حَافِظُوا عَلَى
الصلواتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ مَلَّمَا بَلَغْتَهَا
أَذْنُفًا قَامَلْتُ عَلَىٰ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ
وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ وَالصَّلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا
عَصْرًا قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالیٰ کے لیے ادب سے یعنی سکوت و خشوع سے اور فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایسا ہی سنا میں نے اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف۔ اس باب میں حصہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیچ کی نماز نماز عصر سے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْوَسْطَىٰ
صَلَاةُ الْعَصْرِ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ روایت ہے عبیدہ سلمانی سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احزاب کے یا اللہ بھر دے ان کی قبریں اور گھر آگ سے جیسا کہ انہوں نے باز رکھا ہم کو نماز وسطیٰ سے یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب۔

عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ
اللَّهُمَّ امْلَأْ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ
نَارًا كَمَا سَفَلُوا نَارًا عَنِ صَلَاةِ الْوَسْطَىٰ حَتَّى
غَابَتِ الشَّمْسُ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوَسْطَى
صَلَاةُ الْعَصْرِ -

کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ صلوٰۃ وسطی صلوٰۃ عصر ہے۔

ف۔ اس باب میں زید بن ثابت، اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ صلوٰۃ وسطی یعنی بیچ کی نماز میں کئی قول ہیں محدثین کے جہاںچہ ابراہیم نخعی اور قتادہ اور حسن اور ابو حنیفہ
اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوٰۃ وسطی سے صلوٰۃ عصر ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے
کہ نماز فجر ہے اور یہی قول ہے عمرؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور معاذؓ اور جابرؓ کا اور اسی کے قائل ہیں عطاء
اور عکرمہ اور مجاہد اور اسی طرف گئے ہیں مالک اور شافعی کذا فی شرح الموطا للقاری۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ لَمَّا تَكَلَّمْتُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الصَّلَاةِ فَتَزَلَّتْ وَقُومُوا لِلَّهِ تَائِبِينَ ه
فَأَمْرًا بِالسُّكُوتِ -

ترجمہ روایت ہے زید بن اسما سے کہا انہوں نے کہ ہم
باتیں کرتے تھے زمانے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
نماز میں سوا ترمی یہ آیت مبارک و تو مواللہ تائبین یعنی کھڑے
رہو اللہ کے لیے ادب سے پس حکم کئے گئے ہم چپ رہنے کا۔

ف۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے اسمعیل بن ابی خالد نے مانند اس کے اور زیادہ کیا
اس میں یہ لفظ و نہینا عن الکلام یعنی منع کئے گئے ہم باتیں کرنے سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمر و شیبانی کا نام
سعد بن ایاس ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ لَا تَيَّمُّوا الْخَبِيثَ مِنْهُ
تُنْفِقُونَ قَالَ نَزَلَتْ بَيْنَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ
نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدَرِ كَثْرَتِهِ
وَقَلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقِنُوقِ وَالْقِنُوقِ
فِي عَيْلَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَهْلُ الشُّفَّةِ لَيْسَ
لَهُمْ مَطْعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاءَ أَتَى الْقِنُوقَ
فَضَرَبَهُ بِعَصَاةٍ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالْتِمْرَانِيَا كُلُّ
وَكَانَ النَّاسُ مِمَّنْ لَا يَرْعَبُ فِي الْغَيْرِ يَأْتِي
الرَّجُلُ بِالْقِنُوقِ إِذَا نَكَسَ فَيُعَلِّقُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ
طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ
وَلَا تَيَّمُّوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ

ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا انہوں نے
کہ آیت، لَا تَيَّمُّوا الْخَبِيثَ ترمی ہے ہمارے انصار کے
گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والے سو ہر شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں
میں سے بہت یا کھوڑی اپنے مقدور کے موافق یعنی حضرت کے
پاس اور بعضے لوگ لاتے تھے گچ یا دو گچے اور لٹکا دیتے تھے مسجد
میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ ہوتا تھا سو ان میں کا کوئی
آدمی جب آتا تھا گچے کے پاس اور بار لاتا تھا اپنی لاکھڑی تو گرہ پڑتی تھی
گزر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھا لیتا اور بعض لوگ ایسے تھے کہ وہ
خیرات دینے کی رغبت نہ رکھتے تھے سو ان میں کا آدمی لاتا تھا ایسا
گچھا کہ اس میں خراب گزر ہوتے تھے اور خراب پکی ہوئی کھجور اور
بعضا گچھا ایسا لانا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا سو لٹکا دیتا اس کو مسجد میں
سوا ترمی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یا ایہا الذین امنوا انفقوا

يَا خِذْ بَصَائِرَ مَا عَشَدَا -
 الْآنَ تُفِيضُوا فِيهِ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ
 أُهْدِيَ مِثْلَ أَعْطَى لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا مَلَى يَكْفُلِينَ
 أَوْ حَيَاءً قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي أَحَدًا
 بِصَائِرٍ مَا عَشَدَا -

من طيبات الآتية یعنی اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیزیں
 اس میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالی ہم نے تمہارے لیے زمین
 سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ نہ لو گے مگر
 جو آنکھیں موند لو انتہی کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسی کو تم میں سے بدیہی
 جاوے ایسی چیز جو اس نے خیرات میں دی ہے تو ہرگز نہ لے مگر
 براہ چشم پوشی یا حیا کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اس کے کہ لاتا تھا ہم میں

کا ہر شخص عمدہ چیز جو اس کے پاس ہوتی تھی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو مالک وہ قبیلہ بنی عفار سے ہیں اور کہتے ہیں نام ان کا غزوان
 ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت میں سے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَتَّةً
 يَأْتِيَنَّ أَدَمَ وَيَلْمِئُكَ لَمَتَّةً نَأْمَا لَمَتَّةُ الشَّيْطَانِ يَا عِبَادُ
 يَا شَرُّ وَتَكْذِيبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَتَّةُ الْمَلِكِ يَا عِبَادُ
 بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ
 أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ الْآخِرَى
 فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ تَرَى
 الشَّيْطَانَ يَعِيدُكُمْ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ
 بِالْفُحْشَاءِ الْآيَةَ -

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر
 ہے آدم کے پیٹے میں اور ایک اثر ہے فرشتے کا سوا اثر شیطان کا
 وعدہ دینا ہے شر کا یعنی زینت دنیا اس کا اور ٹھٹھلا یا ناحق کو اور اثر
 فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پاوے
 یعنی اپنے دل میں اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے
 تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پاوے اثر دو سر یعنی شیطان
 کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے بھر پڑھی
 آپ نے یہ آیت الشَّيْطَانُ يَعِيدُكُمْ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِ
 الْفُحْشَاءِ الْآيَةَ یعنی شیطان تم کو ڈراتا ہے محتاجی سے یعنی خیرات

دینے کے وقت اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ روایت ہے ابی الاحوص کی نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع کیا
 مگر ابی الاحوص کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ
 اللَّهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمْرُ
 الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَهُ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا
 الرَّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَأَعْمَلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے
 نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مومنوں
 کو جس کا حکم کیا ہے پیغمبروں کو سو فرمایا یا ایہا الناس اتبعوا
 یعنی ہرے رسول کو کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور عمل کرو نیک میں

يَمَّا تَعْمَلُونَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا سَأَلْنَاكُمْ تَالِ وَذَكَرَ الرَّجُلُ
يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَخِيرَ يُدِيدُ كَأَنَّ إِلَى السَّمَاءِ
يَا سَابِطِ يَا سَابِطِ وَمَطْعُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ
وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَعُذِي بِالْحَرَامِ فَإِنِّي يُسْتَجَابُ
لِذَلِكَ -

تمہارے عمل جانتا ہوں اور فرمایا یا ایہا الذین امنوا یعنی
اے ایمان والو کھاؤ تم پاکیزہ چیزیں جو ہم نے وہی تم کو کہہ
راہی نے پھر ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کا کہ لمبا
سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اس کے خاک پڑی ہے اس پر پھیلاتا
ہے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اور کہتا ہے اے رب اے رب اور
کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور پڑے اس کے
حرام کے ہیں اور خوراک وہی جاتی ہے اس کو حرام کی پھر کیوں کر دعا قبول ہو اس کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسناد سے فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ
قبیلہ بنی اشجع سے ہیں نام ان کا سلمان ہے وہ مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

عَنِ الشَّيْخِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ
عَلِيًّا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ إِنَّ تَبَدُّوَمَا
فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخْفُوا بِعَاسِيكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ
لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ آيَةٌ أَحْرَزْنَا
قَالَ قُلْنَا يَحْدِثُ أَحَدًا نَأْفِسُهُ فَيُعَاسِي بِهِ لَا
تَدْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَذَلَّتْ
هَذِهِ آيَةٌ بَعْدَ مَا فَتَسَخَّرَهَا لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ
نَفْسًا إِلَّا وَسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ -

ترجمہ روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اس
شخص نے کہ جس نے سنا حضرت علی رضی سے کہ وہ فرماتے تھے
کہ جب اتری آیت ان تبدوا ما فی انفسکم الایۃ یعنی اگر ظاہر کرے
تم جو تمہارے دل میں ہے یا چھپاؤ اس کو حساب کرے گا اس
کا تم سے اللہ عزوجل پھر بخشے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے
گا جس کو چاہے آخر آیت تک انتہی نمکین کر دیا اس نے ہم
کو اور کہا ہم نے کہ خیال کرتا ہے ایک ہم میں کا اپنے دل میں یعنی
کسی گناہ کا سو اس پر بھی حساب ہوگا پھر معلوم نہیں کہ کیا بخشا
جاوے اس میں سے اور کس پر عذاب کیا جاوے پھر اتری بعد

اس کے یہ آیت لا یكلف اللہ نفسا الا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ الایۃ یعنی تکلیف نہیں
دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو مگر اسی کی طاقت کے موافق اس کے لیے ہے ثواب اس نیکی کا جو کمائے اور اس پر ہے عذاب اس بدی کا جو
کمائے یعنی خیال پر پکڑ نہیں انتہی سو فرماتے ہیں حضرت علی رضی کہ منسوخ کر دیا اس آیت نے آیت سابق کو۔

عَنْ أُمِّيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ
اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ تَبَدُّوَمَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ
تَخْفُوا بِعَاسِيكُمْ بِهِ اللَّهُ وَعَنْ قَوْلِهِ مَنْ يَعْمَلْ
سُوءًا يُجْزِ بِهِ فَقَالَتْ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهَا أَحَدًا مِنْ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هَذِهِ مَعَاتِبُهُ اللَّهُ الْعَبْدَ بِمَا يُعْيِبُهُ

ترجمہ روایت ہے امیہ سے کہ انہوں نے
پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب
ان دونوں آیتوں کا۔ ان تبدوا ما فی انفسکم الایۃ
اور من یعمل سوءا یجذب الایۃ یعنی جو برائی کرے
گا اس کی سزا پاوے گا پس فرمایا حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے نہ پوچھا کسی نے مجھ سے مطلب ان کا

مِنَ اُنْعٰمِيْ وَالتَّكْلِیَةِ حَتّٰی اُبْعَاثَةَ
یَبْتَعُهَا فِیْ یَآ تَمِیْمِیْهِ فِیْفَقِدُنَا فِیْقَرُّوْ
لَهَا حَتّٰی اِنَّ الْعَبْدَ لَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهِ
كَمَا یَخْرُجُ الشِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنْ
الْكَبْرِ۔

جب سے کہ پوچھا میں نے اس کو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے مراد ان سے گرفتار کرنا ہے
اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو ان مصیبتوں میں جو پہنچتی
ہیں بخار اور بد بختیوں سے یہاں تک کہ کوئی چیز
رکھ دیتا ہے اپنے کرتے کی بانہہ میں پھر خیر ال کرتا ہے کہ کھو گئی اور گھبرا یا کرتا ہے اس کے لیے
یعنی اس گھبراہٹ سے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ نکل جاتا ہے بندہ
اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سُرخ انگیٹھی سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کی نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔
مترجم۔ غرض یہ کہ ان دونوں آیتوں میں جو مذکور ہے کہ بہر بدی کی سزا ملے گی تو آپ
نے فرمایا کہ مراد اس سے سزا دنیاوی ہے نہ عذاب اخروی پھر آگے اس کی تفسیر کی اس صورت
میں آیت ان تباروا ما فی انفسکم کو منسوخ کہنے کی حاجت نہ رہی جیسے کہ اوپر
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول میں مذکور ہے۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت
اِنَّ تَبَدُّوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ الْاٰیۃُ
یعنی اگر ظاہر کرو گے تم جو تمہارے دلوں میں ہے
پاچھپاؤ گے اس کو جب حساب کرے گا اس
کا تم سے اللہ تعالیٰ انتہی حاصل ہو اصحاب
کے دلوں میں اس سے ایسا خوف و خطر کہ
کسی چیز سے نہ ہوا تھا۔ سو عرض کیا یہ مقدمہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا
آپ نے کہو تم کو سنا ہم نے اور اطاعت
کی ہم نے سو ڈالا اللہ تعالیٰ نے ایمان ان
کے دلوں میں یعنی قبول و تسلیم پھر اتاریں۔

عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ
الْاٰیۃُ اِنَّ تَبَدُّوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْا
یَعَا سِبْكُمْ بِهٖ اللّٰهُ دَخَلَ قُلُوْبُهُمْ مِنْهُ شَیْءٌ
لَمْ یَدْخُلْ مِنْ شَیْءٍ فَقَالُوْا لِتَبَّتْیَ صَلٰی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاٰیْمَانَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ۔ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَمِّنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنزِلَ
اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰیۃُ لَا یَكْفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا الْكَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تَاْخِذْنَا اِنْ نَسِیْنَا
اَوْ اَخْطَاْنَا فَتَالَقَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَكَ
تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَی

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا قَالُوا قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَ
 لَا نَحْمِلُنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ
 عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كَانَتْ
 آيَاتُكَ قَدْ فَعَلْتُ.

اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اصن الرسول
 بما أنزل إليك إليه من ربه والؤمنون
 آیت یعنی ایمان لایا رسول اس پر جو اتاری گئی اس کی
 طرف اس کے رب سے اور ایمان لائے مومن
 لوگ آخر آیت تک لا یكلف الله نفسا الا
 ویتا اللہ تعالیٰ کسی جی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اسی لیے
 اور اسی پر ہے وبال ان برائیوں کا جو کمائیں۔ اے رب ہمارے مت پکڑ ہم کو اگر
 ہم رسول جاویں یا چوک جاویں پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے قبول کیا
 یعنی تمہاری اس دعا کو ربنا اولاً ثم حمل علینا اضرأکما حملت علی
 الذین من قبلنا یعنی اے رب ہمارے اور مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ جیسا رکھا تو نے
 ہم سے اگلوں پر یعنی احکام شدیدہ اور اوامر مشککہ انتہی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ میں نے
 ایسا کیا ہے یعنی سخت احکام تم پر نہ رکھوں گا۔ ولا تمحملنما الا طاقتنا
 واعف عنا و اعفرتنا الایة یعنی مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ کہ جس کی طاقت نہ
 ہو ہم میں اور عفو کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر آخر آیت تک۔ انتہی سو فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے میں نے ایسا ہی کیا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی
 روایت ہے اور آدم بن سلیمان کہا جاتا ہے کہ وہ والد ہیں یحییٰ کے۔

مترجم۔ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب پر پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان دعاؤں کو
 قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ جواب دیتا ہے اور
 قبول فرماتا ہے اور فضیلت اس خاتمہ سورۃ بقرہ کی احادیث میں بہت آئی ہے چنانچہ وارو ہے جہیر بن نصیر
 سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم کیا ہے سورۃ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر کہ عنایت
 ہوئیں ہیں مجھے اس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے سو سیکھوان کو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لیے کہ
 وہ رحمت ہیں اور موجب قرب الہی ہیں اور دعا میں روایت کیا اس کو دارمی نے مرسلأ اور ایف بن عبد کلامی

الْبُيُوتِ جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مومن طور پر وہ لوگ ہیں کہ ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک انتہی۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ، أَوْ مِنْ ذَا الَّذِي يُفْرِحُ اللَّهُ فَرِحْنَا حَسَنًا قَالَ أَبُو طَلْحَةَ وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَائِطِي لِلَّهِ وَكَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِدَّهُ لِمُؤَدِّيهِ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ أَوْ أَقْرَبِيكَ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ، أَوْ مِنْ ذَا الَّذِي يُفْرِحُ اللَّهُ

الآیۃ کہا ابو طلحہ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ یا رسول اللہ میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہرگز ظاہر نہ کرتا سو فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقسیم کر دو اس کو اپنے قرابت والوں میں راوی کو شک سے

کہ قرابت تک فرمایا یا اقربیک معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنَ الْعَاثِمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اشْحَبْتُ التَّقِلُّ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ أَيُّ الْحَبِجِّ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَبِجُّ وَالشَّحْبُ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ مَا السَّبِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السَّرَادُ وَالسَّرَاحِلَةُ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ جس کا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کھیلے ہوں۔ پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اس نے کہ ارکان حج میں کیا افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے آواز بلند کرنا یعنی لبیک کے ساتھ

اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اس نے کہ آیت وَتِلْكَ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتِطَاعٍ میں سبیل سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ توشنہ اور سواری یعنی جو اس پر قادر ہو اس پر حج فرض ہے۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید نخوزمی مکی کی روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

عَنْ سَعْدِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَدْعُ ابْنَاءَكُمْ وَابْنَاتَكُمْ وَنِسَاءَكُمْ الْآيَةَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ لَأَهْلِي۔

روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت تَدْعُ ابْنَاءَكُمْ وَابْنَاتَكُمْ وَنِسَاءَكُمْ الْآيَةَ ابلیہ بلا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور کہا یا اللہ یہ لوگ میرے اہل ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ اس آیت مبارک کو آیت مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اس کا یہ ہے کہ نصاریٰ نجران جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے شبہات کے جواب باصواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکے تب یہ آیت نازل ہوئی **فَمَنْ حَارِبَ كَفِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُوا أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ**

یعنی جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی عیسیٰ کے باب میں بعد اس کے کہ اچکا تم کو علم سو کہو آؤ بلا میں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر انتہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ وغیرہ کو لے کر حاضر ہوئے مگر عاقب جوان میں عقیل و ہوشیار تھا اس نے اپنے صاحب سے کہا کہ اے عبدالمسیح تیری کیا رائے ہے اس نے کہا کہ محمد بے شک مرسل ہیں اور جس نے مباہلہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ان کا بڑا جیبا اور نہ چھوٹا بڑھا عرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے اور دو ہزار حلون پر صلح ٹھہری کہ وہ ہر سال حضرت کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے انتہی اخلاصاً ما فی البغوی۔

روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابو امامہ نے سردوں کو لٹکے ہوئے سیرٹھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے چمڑے کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھ سے مارے گئے۔ یعنی خوارج یا بندگان یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیت **يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ** الی آخر کہا ابی غالب نے کہ کہا میں نے ابی امامہ سے کہ کیا سنا ہے تم نے اس امر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اس کو یعنی ان لوگوں کی برائی کو مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ گنا انہوں نے سات تک تو

عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ سَأَلَ ابْنَ أَبِي أُمَامَةَ سَأَلُوهُ سَأَلْتُ صُوبَةَ عَلِيٍّ دِمَاسِجَ دِمَشْقَ فَقَالَ ابْنُ أُمَامَةَ كَلَابِ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَعْتَأُ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَتَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ۔

میں ہرگز بیان نہ کرتا تم سے عرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے حضرت سے سنا ہے جب تم سے بیان کیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابو غالب کا نام حزوڑ ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ باہلہ کے۔

روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت کی **كُنْتُمْ**

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَيْدَةَ أَنَّ سَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

متشابہ میں اور مجاہد اور عکرم نے کہا کہ جن آیتوں میں حلال و حرام مذکور ہے وہ محکم ہیں اور باقی سب متشابہ کہ شبہ ہے
برایک دوسرے کی صدق و حسن میں اور قتادہ اور ضحاک اور سدھی نے کہا کہ محکم ناسخ ہے۔ کہ جن پر عمل ہے
اور تشابہ نسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہے اس پر اور عمل نہیں کیا جاتا۔ اور روایت کی علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ محکمات قرآن اس کی ناسخ اور حلال و حرام اور حد و وفرائض ہیں کہ ان پر ایمان بھی
لایا جاتا ہے اور تشابہ نسوخ اس کے اور مقدم و مؤخر اور امثال اور اقسام کہ اس پر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہیں ہوتا
اور بعض مفسرین نے کہا کہ محکم وہ ہیں کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عنایت کیا ہے اور تشابہ وہ ہے کہ اس کا علم
کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب سے اور
قیام ساعت اور فنائے دنیا کہ اوقات ان کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں اور محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا کہ محکم
ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کے ہو اور متشابہ وہ ہے کہ معانی متعدد وہ کے محتمل ہو کذا فی البغوی۔ اور بعض اکابر دین نے
آیات صفات کو جیسے بد اللہ فوق ایدیم تشابہ کہا ہے اگرچہ معانی ان کے واضح ہیں اور مطالب لایح مگر کیفیات ان کی مجہول
جیسے کہ اشراط ساعت میں اوقات مجہول ہیں پس اس خفا کی وجہ سے ان کو تشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہیں الاستواء
معلوم والکیف مجہول یعنی استواء باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیف کے مجہول ہے مگر بعض مجہول بوالفضول اس
کے معنوں کو بھی مجہول قرار دے کر اپنے تئیں جاہل ٹھہراتے ہیں اور ان کے معانی واضح پر ایمان نہیں لاتے ہذا ہم اللہ
الی اصرار مستقیم۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا
کہ پوچھی ہیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر
اس آیت کی فاما الذین فی قلوبہم زیغ الآتہ یعنی جن کے دلوں
میں کجی ہے پس وہ پیچھے لگتے ہیں اس کے متشابہ کے
فلتہ اور اس کی تاویل ڈھونڈھنے کو انتہی پس فرمایا آپ نے
کہ جب دیکھے تو ان کو تو پہچان رکھ ان کو اور کہا یزید نے اپنی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ فَاَمَّا الَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِمْ مَرَايِعٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ
الْفِتْنَةِ فَاَبْتِغَاءُ تَأْوِيلِهِ قَالَ فَاِذَا رَأَيْتَهُمْ
فَاعْرِفِيهِمْ وَقَالَ يَزِيدُ فَاِذَا رَأَيْتَهُمْ هُمْ
فَاعْرِفُوهُمْ قَالَتَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

روایت میں کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دیکھو تم ان کو تو پہچان رکھو اس کو دو بار کہا یا تین بار۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں ذکر کیا ابن ابی ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابی
نے اور ابن ابی ملیکہ نام ان کا عبد اللہ ہے وہ بیٹے ہیں عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور ان کو سماع ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے دوست ہیں نبیوں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ
نَبِيٍّ دَلَاةٌ مِنَ النَّبِيِّينَ إِنَّ أَوْلَىَّ أُمَّيِّئِي رَبِّي ثُمَّ قَدَأَ

إِنَّا أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَتَذَّبْنٰ
 اتَّبِعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالسَّابِقِينَ
 آمَنُوا وَاللَّهُ وَرَى الْمُؤْمِنِينَ۔

میں سے اور میرے دوست باپ میرے ہیں اور خلیل میرے
 رب کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ان اولی الناس بابراہیم
 الآیۃ یعنی زیادہ قریب آدمیوں سے ابراہیم کی طرف وہ لوگ
 ہیں کہ جنہوں نے تابعداری کی ان کی یعنی توحید پر چلے اور یہ نبی
 اور جو ایمان لائے یعنی اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہے مومنوں کا۔

ف روایت کی ہم سے محمود نے ان سے ابو نعیم نے ان سے سفیان نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابی الضحیٰ
 نے ان سے عبد اللہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مسروق کا اور یہ
 سند صحیح تر ہے۔ روایت سے ابی الضحیٰ کی جو مروی ہے مسروق سے اور ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبح ہے روایت
 کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الضحیٰ
 سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو نعیم کی روایت کے مطابق اور اس میں بھی مسروق
 کا ذکر نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ
 فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ أُمَّرَأَى مُسْلِمٍ لَقِيَ
 اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ
 قَيْسٍ قِي وَاللَّهِ كَأَنَّ ذَلِكَ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ
 رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَعَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَاكَ بَيْتُهُ قُلْتُ
 لَا فَقَالَ لِي يَهُودِيٌّ أَحْلَفْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 ذَنْبٌ يَحْلِفُ فِيذَاهِبٍ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأِيمَانِهِمْ
 مِمَّا قَلِيلًا الْآيَةَ۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قسم کھائی کسی امر پر اور وہ
 اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ کاٹ کر لے جاوے اس قسم سے
 مال مرد مسلمان کا وہ ملے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ اس
 پر غصہ ہوگا سو کہا اشعث بن قیس نے کہ میرے باپ میں
 ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اس کی یہ ہے
 کہ میری اور یہودی کی شراکت کھنی ایک زمین میں سو وہ منکر
 ہو گیا یعنی میرے حصہ کا پس لے گیا میں اس کو نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کی طرف سو فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں پھر فرمایا
 آپ نے یہودی سے کہ تو قسم کھا سو میں نے عرض کی کہ یا رسول
 اللہ اب وہ قسم کھا کر میرا مال مار لے گا سو اتاری اللہ تعالیٰ

نے اس پر یہ آیت ان الذین سے آخر تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأِيمَانِهِمْ مِمَّا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ
 لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنبَأُ بِهِمْ عَنِ حَتَّىٰ يُصَلُّوا وَلَا يُؤْمِنُوا وَلَا يَحِيقُ لَّهُمْ عَذَابٌ

سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہؐ کون سی سورت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپؐ نے قل ہو اللہ احد پھر کہا اس نے کونسی آیت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپؐ نے آیت الکرسی اللہ لا الہ الا هو الحق القیوم واپھر عرض کی اس نے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہیں آپؐ کہ پہنچے وہ آپؐ کو اور آپؐ کی امت مرحومہ کو یعنی اس کے موافق معاملہ کیا جاوے فرمایا آپؐ نے خاتمہ سورہ بقرہ کا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان خزانہ رحمت سے ہے جو اس کے عرش کے نیچے ہیں۔ عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نہ پھوڑی اس خاتمہ نے کوئی خیر دنیا اور آخرت سے کہ جس پر شامل نہ ہو یا روایت کیا اس کو بھی دارمی نے انتہی اب جاننا چاہیے کہ یہ سورہ اکبر سورہ قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ و معانی اس میں قصص باغیہ سے مذکور ہے۔ قصہ آدم علیہ السلام کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب ان کے اعتراضات کے اور قصہ گائے کا۔ اور قصہ ابتلائے ابراہیم اور بنائے کعبہ اور قصہ طالوت و جالوت اور گزرتا حضرت عمرؓ کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیم علیہ السلام کی نمرود سے توحید کے باب میں اور فرمائش ابراہیم علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے واسطے احیائے موتی کے اور تمثیلات سے مذکور ہیں۔ دو مثالیں منافقوں کی اور تمثیل مصارف جہاد کی سبع سنابل سے اور تمثیل ریاکاروں کی ساتھ اس مزارع کے جو سنگ سخت پروانہ ڈالے اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کی ساتھ باغ بلند کے کہ وہ چند میوہ دے اور تمثیل ریاکاروں کے مصارف کی ساتھ اس باغ کے جو پیرانہ سالی میں صاحب باغ کے جل جاوے اور تمثیل اور تشبیہ سود خواروں کی ساتھ اس شخص کے کہ جس پر شیطان سوار ہوا۔ اور احکام و اوامر میں سے حکم عبادت الہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایثار زکوٰۃ اور حکم مقام ابراہیم کے مصدق ٹھہرانے کا۔ اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانے کا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈھونڈھنے کا نیکیوں میں اور امر ذکر اور شکر کا اور امر استعانت ڈھونڈھنے کا صبر و تحمل کے ساتھ اور امر اکل حلال کا۔ اور امر ادائے شکر کا اور امر قضا کا۔ مقتولین کے اور امر وصیت کا جو نسوخ ہو چکا ہے اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافروں کے اخراج کا اور ان کی لڑائی کا مسجد حرام کے پاس اور حکم قتال کا اشہر حرم میں اور امر مال خرچ کرنے کا جہاد میں اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حبض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اس عورت کی جس کا شوہر مر گیا ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینے کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر حفاظت صلوٰۃ کا علی الخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنے کا خوف کے وقت اور امر منعہ کا مطلقات کے لیے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنے کا۔ اور امر صدقہ دینے کا۔ ان لوگوں کو کہ راہ خدا میں محصور ہیں اور حکم ان لوگوں کا جو بجز و نزول حرمت رہو اس سے باز رہے اور امر تقویٰ کا اور مال بقی سود کے ترک کا اور امر قرض دار کو جہلت دینے کا اگر تنگ دست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہی راغب کہنے سے اور امر تراویح یعنی شکر کرنے سے اور خوف سے غیر خدا کے۔ اور شہداء کو موتی کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگوں کا مال کھا جانے سے اور نہی رفت و فسوق و جدال سے حج میں اور نہی مشرکوں میں نکاح کرنے سے اور کثرت سے قسم کھانے کے اور نہی صدقات کے ابطال سے من و اذمی کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی اور جماعت اور صبر و صلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل اور فضیلت طلب رضائے حق کی اور فضیلت اصلاح یتامی

اور طہارت کی اور نکاح ثانی کی اور مصارف جہاد کی اور فضیلت ان لوگوں کی جو جہاد میں مال خرچ کرتے ہیں اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخا کی اور ذمائیہ افعال سے رد شرک کا اور مذمت اتباع امانی کی اور سوال بے ضرورت کے اور مذمت اس کی جو مساجد میں ذکر الہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل کتاب اور مذمت اس کی جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور مذمت تقلید آیہ کی اور مذمت اشراک فی اللہ کی اور مذمت کتمان آیات الہی کی اور ثمن قبیل اس پہینے کی اور کتاب اللہ میں اختلاف کرنے کی اور مذمت لداور فساد کی اور تعدی کی کہ حدود شرعیہ سے وغیر ذلک اسی طرح سے اور بھی بہت سے عمدہ احکام اس سورۃ متبرکہ میں مذکور ہیں کہ قلم اس کی تحریر سے عاجز ہے بیان کئے ہم نے بعض اس میں سے سبیکۃ الذہب الابریز میں۔

وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کا ہوا الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ الْاٰیٰتِہٖ نَبِّ فَرٰیَا رَسُوْلَ خَدَا صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَے کہ جب تم دیکھو ان لوگوں کو کہ پیچھے پڑتے ہیں آیات متشابہات کے پس وہی لوگ ہیں کہ نام لیا ان کا اللہ تعالیٰ نے سو پہ پہنیر کرو ان سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا نَسَّيْتُمْ مِنْهُ فَأُولَٰئِكَ اتَّبَعُوا سَمَاهُمْ اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

مترجم۔ اللہ جل جلالہ نے کہیں ساری کتاب کو تشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا بِمُقْتَضَاهَا عِنْدَ مَشَابِهِتِ رُكْحَتِي هِيَ سَهْرُ آيَةٍ اس کی دوسری آیت سے فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ میں اور دوسرے مقام میں ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اس میں عجب اور ہزل نہیں اور صدق و عدل سے بھری ہے اور اس مقام میں یعنی آل عمران میں تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہیں۔ اور بعض متشابہ ہیں اس میں کئی قول ہیں اکابر دین کے چنانچہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ محکمات تین آیتیں ہیں سورۃ النعام کی قُلْ تَعَالَوْا اٰتُوا مَا حَرَّمَ رَاٰ بِكُمْ عَلَیْكُمْ اور نظیر ان آیتوں کی بنی اسرائیل میں ہے وَقَفْنٰی رَبُّكَ اٰلَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِنَّا

قَالَ أَنْتُمْ تَتَمَوَّنُونَ سُبُوعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا
وَ اَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بہز بن حکیم سے مانند اسی کی اور ذکر نہ کیا اس میں
آیت کنتم خیر امتہ کا۔

روایت ہے انس رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلی
توڑی گئی احد کے دن اور سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم
لگا آپ کی پیشانی میں یہاں تک کہ خون بہا آپ کے روئے
مبارک پر سو فرمایا آپ نے کیوں کر نجات پاوے گی وہ قوم
کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور وہ بلاتا ہو
ان کو اللہ کی طرف پس اتر ہی یہ آیت لیس لک من الامر الایۃ
یعنی تجھے اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو یا عذاب کرے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ وَجْهَهُ
شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتَّى سَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ
فَقَالَ كَيْفَ يُفْلَحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ
يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَانزَلَتْ لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ
يُعَذِّبَهُمُ إِلَى آخِرِهَا۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

روایت ہے انس رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپ کی
اور مارا گیا ایک پتھر آپ کے شانہ مبارک پر اور بہنے لگا خون
آپ کے منہ پر اور آپ خون پونجھتے تھے اور کہتے تھے کیوں کر
نجات پائے گی وہ امت کہ جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ بد
سلوکی کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت مبارکہ لیس لک الایۃ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ
توبہ عطا کرے ان کو یا عذاب کرے اس لئے کہ وہ ظالم ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَجَّ فِي وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ وَرُمِيَ
رَأْسُهُ عَلَى كَتِفِهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ
وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلَحُ أُمَّةٌ فَعَلُوا
هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ
الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ
فَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر
الوسفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت
کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیت
مبارکہ لیس لک من الامر شئی یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ
توبہ دے ان کو انتہی پس توبہ دے ان کو اور وہ لوگ اسلام لائے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ الْعَنْ أَبَا سُفْيَانَ
اللَّهُمَّ الْعَنْ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ
الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ فَانزَلَتْ
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبُ

اور اچھا ہوا اسلام ان کا یعنی مضبوط ہو گئے اسلام میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتے ہیں اور ایسی ہی روایت کی ان سے زہری نے پر روایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عَلَى أُمَّيَّةَ نَفْرًا نَزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ فَهَذَا هُمُ اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بد دعا کرتے تھے چار شخصوں کے لیے سواتا رہی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لیس لک الایۃ اور ہدایت کی ان کو اسلام کی طرف۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب سمجھی جاتی ہے اس سند سے یعنی نافع کی روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اس کو یحییٰ بن یوسف نے ابن عجلان سے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْعَكَمِ الْقَدَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أُمَّيَّةَ اسْتَحْلَفْتَهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي بِصِدْقِهِ وَإِنَّ حَدِيثِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَاقُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ لِيصَلِّيَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَىٰ أُولَٰئِكَ

روایت ہے اسماء بن حکم قدارینی سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب سنتا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع بخشا مجھ کو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دیوے مجھ کو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپ کے اصحاب میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اس کو پھر جب وہ قسم کھاتا میرے لیے تب میں تصدیق کرتا اس کی اور بیشک بیان کیا مجھ سے ابو بکر نے اور سچ کہا ابو بکر نے انہوں نے کہا کہ سنائیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت بجالا دے یعنی وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیا جاتا ہے وہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی والذین اذا فعلوا فاحشة

ف اس حدیث کو روایت کیا ہے شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نہ کیا ان دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسماء کی مگر یہی حدیث۔

مترجم پوری آیت یوں ہے وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا وَإِلَىٰ رَبِّهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُ فَهُوَ عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ یعنی اور وہ لوگ کہ جب کرے گناہ یا برا کریں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون

مترجم۔ بعضی روایتوں میں شجاع اقرع بھی وارد ہوا ہے اگرچہ اس روایت میں اقرع مذکور نہیں اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا اور پوری آیت جو حدیث میں اولاً مذکور ہوئی یوں ہے وَكَاتَحَسْبُكَ الَّذِينَ يَتَعَلَّقُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُمْ سَيَّطُونَ مَا يَنْغِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلِلَّذِينَ اتَّخَذُوا الْأَرْضَ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔۔۔ یعنی اور نہ سمجھیں جو لوگ نخل کرتے ہیں ایک چیز پر کہ اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ نخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ برا ہے ان کے واسطے آگے طوق پڑے گا ان کے واسطے جس پر نخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے انتہی اور آیت إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے پڑھ لو تم اگر چاہو یہ آیت مبارک فَمَنْ نُخْرِجْ عَنِ النَّارِ مِنْ أُمَّرْتُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِيهَا فَكُلُّكُمْ لَهَا رَاغِبٌ فَاتَّخِذُوا مِنْهَا ضَرْبًا مِمَّا تَحِبُّونَ لَئِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ أَلْوَعٌ۔۔۔ یعنی پھر جو سر کا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّنِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اقْرؤُوا إِنَّ شَيْئًا مِمَّنْ نَخْرَجُ عَنِ النَّارِ وَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ قَاتَرَ مَا الْعَيُوشَةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَلَمُ الْغُرُورِ۔۔۔ کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دعا کی جنس۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے بواب سے کہ اے رافع جاتو ابن عباس رضی کے پاس اور کہہ ان سے کہ اگر ہر شخص معذب ہو اس پر کہ خوش ہو اس پر جو اسے ملے اور دوست رکھے کہ شاباشی دیا جاوے اس کام پر جو اس نے نہیں کیا تو ہم سب معذب ہوں سو فرمایا ابن عباس رضی نے کہ تم کو کیا مطلب اس آیت سے یہ تو نازل ہوئی اہل کتاب کے حق میں پھر پڑھی ابن عباس رضی نے یہ آیت یعنی اوپر سے وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْكُمْ لَتُقَرَّبُنَّ إِلَى اللَّهِ كُنُوفَكُمْ وَأَنْ تَقُولُوا نَحْنُ قَدْ كَتَبْنَا الذِّكْرَ وَأَنْ تَقُولُوا نَحْنُ قَدْ كَتَبْنَا الذِّكْرَ وَأَنْ تَقُولُوا نَحْنُ قَدْ كَتَبْنَا الذِّكْرَ۔۔۔ تک پھر فرمایا ابن عباس رضی نے کہ پوچھی اہل کتاب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز پس چھپائی انہوں نے اور خبر دی اور چیز کی اس کے سوا اور چلے گئے اور حضرت سے ظاہر کیا کہ خبر دی اس چیز کی جو حضرت نے پوچھی تھی اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور

عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا رَافِعُ لِيُؤْتِيَنِي إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ لَيْسَ كَانَ كُلُّ أَمْرٍ قَرِيبًا مِمَّا أُوتِيَتْ وَأَحَبُّ أَنْ يُجَمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِنُعْدَابَتِ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذَا الْآيَةُ إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَتَكُنُ لَكُمْ آيَةً وَتَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْعَلُونَ بِمَا أُوتُوا قَدْ كَتَبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهُمْ لَا يُفْعَلُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَلْتُمْ مَوْءٌ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا وَقَدْ رَأَوْهُ أَنَّ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلْتُمُ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بَدَأَهُ

إِلَيْهِ وَخِرْحَوْا بِمَا آتَوْا مِنْ كِتَابِهِمْ وَمَا سَأَلْتَهُمْ عَنْهُ۔
 پھولے اس پر جو خبر دی انہوں نے اپنی کتاب سے اور اس چیز سے کہ حضرت نے پوچھی تھی۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پوری آیتیں یوں ہیں۔ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ تَمَتُّاعًا قَلِيلًا فَبُئِسَ مَا يَشْتَرُونَ ط وَلَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ يَبْغُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحْسِنُونَ إِلَيْكُمْ وَقَالَ تَحْسِنَ لَهُمْ بِنِهَايَةِ مَنَ الْعَدَابِ وَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ہ یعنی اور جب اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کرو لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے مول غفور اس کو کیا بری خرید کرتے ہیں تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کیے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونے والے ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

ف وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار حق پرست ہیں موصیٰ القرآن، عرض ابن عباس نے فرمایا کہ ان آیتوں سے یہود مراد ہیں۔ اور جاننا چاہیے کہ سورہ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اس میں تذکیرات اور قصص ہے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کی بیوی کی نذر کرنے کا مریم کو اور قصہ ولادت یحییٰ کا اور ولادت حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا مذکور ہے اور اوامر سے مذکور ہے امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا اور ایمان لانے کا خداوند تعالیٰ پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل خداوند تعالیٰ پر اور جنت کے طلب کرنے کا اور زمین میں سیر کرنے کا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنے کا شعور پر اور نواہی سے مذکور ہے نہی کافروں کی محبت سے اور اختلاف اور تفریق سے اور خفیہ محبت سے کافروں کی اور ان پر حسرت کھانے سے اور سوا اس کے بڑے بڑے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ النَّسَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّضْتُ قَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُجُودَنِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا أَقْبَتُ قُلْتُ كَيْفَ أَقْبَتَنِي فِي مَالِي فَلَمَّا أَجَبَنِي قَالَ مَا لِي فِي مَالِي فَلَمَّا أَقْبَتُ قُلْتُ كَيْفَ أَقْبَتَنِي فِي مَالِي فَلَمَّا أَجَبَنِي قَالَ مَا لِي فِي مَالِي
 روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ بیمار ہوا میں سو آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بے ہوش تھا کہ کہا کہ کیا حکم کروں میں اپنے مال

عَلَىٰ أُعْطِيكَ قَالَ يَا رَبِّ تُخَيِّرُنِي فَاُقْتَلْ فَبَدَأَ
ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ إِنَّهُ قَدْ سَيِّقَ
مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ قَالَ وَاسْتَوْلَتْ
هَذِهِ الْأَيَّةُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ -

نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردہ کے پیچھے سے اور زندہ
کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا ان سے آمنے سامنے اور فرمایا اے
بندے میرے آرزو کر مجھ سے کسی چیز کی کہ دوں میں تجھ کو عرض کی
انہوں نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کر مجھ کو اور پھر
قتل کیا جاؤں تیرے راہ میں دوبارہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو

چکی ہے تقدیر میری کہ جنت کے لوگ دنیا کی طرف نہ لوٹیں گے کہا راوی نے کہ اس باب میں نازل ہوئی یہ آیت مبارک
ولا تحسبن الذين قتلوا الآية -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے
اور روایت کی یہ علی بن عبد اللہ بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے کہا محمد بن سے اسی طرح موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت
کیا عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اس میں سے -

مترجم۔ پوری آیات جو اس بارہ میں نازل ہوئیں یہ ہیں وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا
بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرَوُّونَ فَرِحِينَ بِمَا أَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَسَيُبَشِّرُونَ بِاللَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ
مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَفَضْلِهِ وَآتَى اللَّهُ
لَا يُضَيِّعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ یعنی اور نہ خیال کر تو ان لوگوں کو کہ قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں
اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوش وقت
ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان میں پیچھے سے اس واسطہ کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم خوش وقت ہو
ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی -

ف شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور عیش اور خوشی پوری ہے
اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی -

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ
عَنْ قَوْلِهِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ أَمَا إِنَّا سَدُّ
سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ أُمَّرَأًا حَمْدٌ فِي
طَبْرِ خَصْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَ
تَأْوِي إِلَىٰ تَنَادِيلٍ مَعْلَقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ
عَلَيْهِمْ رَبُّكَ إِطْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ
شَيْئًا فَا مَزِيدَكُمْ قَالُوا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيدُ

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ان سے پوچھی گئی
تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک کی
الآیة سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو ہم نے پوچھی تھی تفسیر اس کی
یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی گئی ہم کو کہ ارواح
شہیدوں کی یعنی جن کا ان آیتوں میں بیان ہے سبز چڑیوں کے
اندر ہیں کہ وہ سیر کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور آرام
کرتے ہیں قندیلوں میں جو عرش میں لٹکے ہیں پھر جہانکا ان پر پڑتا
ہے اور ان سے کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے

وَنَحْنُ فِي الْعَيْتَةِ نَسْرَمُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ طَلَعْنَا عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَأَمَّا نَيْدُكُمْ فَلَمَّا سَأَوْا أَلْفَمُوا لَا يُتْرَكُونَ قَالُوا نُعِيدُ أَمْوَاحَتَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى

ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں عرض کی انہوں نے کہ اے رب ہمارے اب ہم کیا چاہیں اور ہم ہیں جنت میں کہ سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر جہانکا ان پر پروردگار نے دوبارہ اور پھر فرمایا کہ آیت تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں پھر جب دیکھا ان شہیدوں نے کہ ہم نہ چھوٹیں گے یعنی جب تک کہ کچھ فرمائیں نہ کریں تب عرض کی پھیری جاویں رو میں ہمارے بدلوں میں یہاں تک کہ لوٹیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کیے جاویں تیرے راہ میں دوبارہ یعنی یہی آیت ہے سو اس کے کچھ آرزو نہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم ان آیتوں کا ترجمہ ابھی اوپر گزرا۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ وَتَرَاذَلَتْ فِيهِ وَتَقَرَّبَتْ نَيْبَتَنَا السَّلَامَ وَتُخَيِّرُكَ أَنْ تَتَلَّ رَضِينَا وَسَارِي عَنَا۔

روایت ہے ابن مسعود سے اور اسی اسناد سے مثل روایت سابق کے یعنی جو ابھی اوپر گزری مگر زیادہ کیا اس میں راوی نے یہ مضمون کہ فرمائش کی ان روحوں نے کہ بھیجا جاوے سلام ہمارا ہمارے نبی پر اور خبر دی جاوے ان کو کہ راضی ہوئے ہم یعنی اپنے پروردگار سے اور راضی ہو اوہ ہم سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَأُيُودِي تَرَكَوَةً مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شِجَامًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِنْهُ آقَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنْتُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ آيَةً وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ آقَةَ سَيَطُوقُونَ مَا بَخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ أَتَّطَعَ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَمِينٍ لِيَقْبَلَهُ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غُضِيانٌ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ آقَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ آيَةً۔

روایت ہے عبد اللہ سے وہ پہچانتے ہیں اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے کوئی آدمی نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر بنا دیوے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اژدہا یعنی اس کے مال کو پھر پڑھی آپ نے ہم پر اس کے مصداق میں یہ آیت اللہ تعالیٰ کی کتاب سے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنْتُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ آيَةً وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ آقَةَ سَيَطُوقُونَ مَا بَخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ أَتَّطَعَ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَمِينٍ لِيَقْبَلَهُ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غُضِيانٌ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ آقَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ آيَةً۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد شجاع اقرب سے سانپ سے یعنی گنجا کہ جس کی چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو۔

ہے گناہ بخشنا اللہ کے سوا اور اٹنہ رہیں اپنے کیے پر اور وہ جانتے ہیں۔

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ
أَحَدٍ نَجَعْتُ أَنْظُرُ مَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا
يَمِيدُ تَحْتَ جَعْفَتِهِ مِنَ النَّعَاسِ فَذَلِكَ
قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِ
أَمْنَةً نُعَاسًا۔

روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہوں نے کہ اٹھا یا میں
نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی ان میں
سے اس دن ایسا نہیں ہے جو تھکا نہ جاتا ہو اپنے سر کے نیچے
اونگھ کے سبب سے پس یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس
قول کی فم انزل الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عبادہ نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن
سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الزبیر سے مثل اس کے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مِمَّا
كَانَ فِي مَصَافِنَا يَوْمَ أَحَدٍ حَدَّثَ أَنَّهُ كَانَ فِي
مَنْ عَشِيَهُ النَّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَيَجْعَلُ سَيْفِي سَيِّفُ
مِنْ يَدِي وَأَخْذًا وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأَخْذًا
وَالطَّائِفَةُ الْآخِرَى الْمَنَاقِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا
أَنْفُسُهُمْ أَجِبْنَ تَوَمِيرَ وَأَرْهِيَهُ وَأَخْذًا لِلْحَقِّ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ بے ہوش ہو
گئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہ میں احد کے دن پھر بیان
کیا ابو طلحہ نے کہ وہ بھی تھے ان لوگوں میں کہ جن کو ڈھانپ لیا
تھا اونگھ نے اس دن سو کہا انہوں نے کہ تلوار میری گرنے لگی
میرے ہاتھ سے اور میں اسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ
منافقوں کا تھا کہ ان کو کچھ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری
قوم سے زیادہ نامور تھے اور نہایت ڈرنے والے اور چھوڑنے والے مدحت کی

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پوری آیت جس میں نعاس کا ذکر ہے یوں ہے۔ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً نُعَاسًا يَعْشَى
طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ
لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُعْذِرُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ
لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي بُيُوتِكُمْ لَبَدْنَا الْأَنْبِيَاءَ
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيَمَحِصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ... یعنی پھر تم پر اتاری گئی تنگی کے بعد امن اونگھ کہ گھبر رہی تھی
تم میں بعضوں کو۔ اور بعض کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر بھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے
ہاتھ تو کہہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تیرے لیے ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں اگر ہمارے اختیار
میں کچھ بھی ہوتا تو یہ یہاں قتل نہ ہوتے تو یہ کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلنے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے
اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات۔

ف جنگ احد میں جب شکست کے آثار مسلمانوں پر ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ چکے پھر جو میدان جنگ میں باقی رہے ان پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ اتاری کہ اس سے رعب اور ہشت جاتی رہی اور اتنی دیر حضرت کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے حضرت کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہے ہمارے یا تجھ ظاہر یہ معنی کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنا رہے گا یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ نے جو چاہا سو کہا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہمارے مشورے پر عمل نہ کیا جو اتنے لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرمایا اور بتایا کہ اللہ کو اس میں حکمت منظور تھی تا صدق اور منافق معلوم ہوں۔

عَنْ مِقْسِمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَاتَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلَ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرًا أَوْ أُفْتَقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا كَاتَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

روایت ہے مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباس نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ماکان لنبی الایۃ ایک رویداد چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوٹی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں سے سو کہا بعض لوگوں نے کہ شاید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لی ہو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت و ماکان لنبی الایۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے مانند اس کی اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث خصیف سے انہوں نے مقسم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ مترجم۔ پوری آیت یوں ہے وَمَا كَاتَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلَ وَمَنْ يَغْلُ يَأْتِ بِمَا عَمَلٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تَوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ہ یعنی اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپا دے گا لاوے گا اپنا چھپا یا قیامت کے دن بھر پورا پاوے گا ہر کوئی اپنا کما یا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

ف اس سے مراد مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تا یہ نہ جانیں کہ حضرت نے ہم کو طاہر معاف اور دل میں خف ہیں پھر کبھی خفگی نکالیں گے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نہ کریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں گے یا بدر کی لڑائی میں جو چادر گم ہو گئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَسْرَأُكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدِينًا فَتَالَ أَلَا أُشْرِكُ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ الْأَمِينُ وَرَأَى حِجَابِي وَ أَحْيَى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ لَفَا حَادًّا قَالَ يَا عَيْدِيُّ تَمَّتْ

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے بلے مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا مجھ سے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں تجھ کو شکستہ خاطر عرض کی میں نے یا رسول اللہ شہید ہوئے باپ میرے یعنی جنگ احد میں اور چھوڑ گئے لڑنے والے اور قرص فرمایا آپ نے کہ نہ بشارت دوں میں تجھ کو اس چیز کی کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تمہارے باپ سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کلام

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ خَدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَصْبَحْنَا

سَبَايَا يَوْمَ مَا أَقْطَسَ لِمَنْ أَنْوَأَجَّ مِثْقَالَ قَوْمِهِتِ
فَذَا كَمَا وَذَلِكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَزَلَّتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا
مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ غنیمت
میں لے لیں ہم نے کچھ عورتیں او طاس کے دن کہ ان کے شوہر
تھے ان کی قوم میں سو ذکر کیا اس کا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے پس اتر ہی یہ آیت والحصنات
الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی ثوری نے عثمان بنی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی
سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مذکور کے اور روایت میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں
اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ اس نے ذکر کیا ہو اس سند میں ابی علقمہ کا مگر ہم نام نے بروایت ابی قتادہ اور
ابو الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ
بِمَا وَرَّأَىٰ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ ط حَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ قَرِيبَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيقَتَيْنِ إِنْ اتَّ
كَانَ عَلَيْمَا حَكِيمًا ه یعنی اور نکاح بندھی عورتیں بھی حرام ہیں مگر جن کو مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ حکم ہو اللہ
کا تم پر اور حلال ہوئیں تم کو جو ان کے سوا ہیں یوں کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو پھر جو کام
میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق مہر جو مقرر ہوئے اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو ٹھہرا لو دونوں کی
رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہے خبردار حکمت والا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ
بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَتْلُ النَّفْسِ وَ
قَوْلُ الزُّوْرِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے
ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جان کا اور
جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا روایت ہے
عبد اللہ بن ابی بکر سے مگر یہ صحیح نہیں۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُكُمْ بِالْكَبَائِرِ
قَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِشْرَاكَ بِاللَّهِ
وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَحَلَسَ وَكَانَ مَشْكِيًا قَالَ
وَشَفَادَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا

روایت ہے ابی بکرؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اکبر کبائر کی صحابہؓ
نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہؐ خبر دیجیے ہم کو فرمایا آپ نے بڑے
سے بڑا گناہ شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا
ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ اور تھے قبل اس

عَا اَلرَّسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَا حَقَّ لَنَا كَيْتَهُ سَلْتِ -

کے تکیے لگائے ہوئے اور فرمایا آپ نے کہ کباثر میں داخل ہے
جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کباراومی نے کہ پھر بار بار آپ

یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپ چپ رہتے۔
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ
الْكِبْرَاءِ الْكِبَاثِرَ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ
وَالْيَمِينِ الْغُمُوسُ وَمَا حَلَفَ حَائِفٌ
بِاللَّهِ يَمِينٌ صَبْرًا فَادْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَّا
بِعُوضَةٍ إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

روایت ہے عبد اللہ بن ابی نجیحی سے کہا انہوں نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک کبارا
شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین
کا اور قسم جھوٹی گزری ہوئی بات پر جانے بوجھے اور نہیں قسم
کھائی کسی قسم کھانے والے نے اللہ کی کہ موقوف ہو اس پر
فیصلہ پر داخل کر دیا پھر کے برابر یعنی جھوٹ مگر ہو جاوے گا
ایک نکتہ اس کے دل پر قیامت کے دن تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوامامہ انصاری بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور روایت
کی ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو بن العاصِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكِبَاثِرُ الْإِشْرَاكُ
بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ
الْغُمُوسُ شَرُّ شُعْبَةٍ -

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے
شریک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ناراض کرنا والدین کا
یا فرمایا قسم جھوٹی شک سے اس میں شعبہ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ
وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمَيْمَاتِ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا تَمْتَمُوا مَا قُتِلَ
اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالِ مُجَاهِدًا وَأُنْزِلَ
فِيهَا آيَاتُ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ
أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ طَعِيفَتِهِ قَدِمَتْ الْمَدِينَةَ
مُهَاجِرَةً -

روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے کہا بطور غم
کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں اور ہم
عورتوں کے لیے ہے آدمی میراث یعنی اور مرد کو دو ہر
حصہ سوا تارمی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت دیکھتے تھے اَمَّا قُتِلَ
اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ یعنی ممت آرزو کر اس چیز کی
کہ فضیلت دمی اللہ تعالیٰ نے بسبب اس کے بعض کو بعض پر
کہا مجاہد نے اور ترمذی ہے ام سلمہ کے بارہ میں یہ آیت
اور تھیں ام سلمہ پہلی عورت کہ جو آئیں مدینہ میں ہجرت کر کے۔

ف یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کی بعض راویوں نے ابن نجیح سے انہوں نے مجاہد سے مرسل کہ ام سلمہ نے ایسا ایسا کہا
marfat.com

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا
 أَسْمَعُ اللَّهَ ذَكَرًا لِلنِّسَاءِ فِي الْمِجْرَاءِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
 تِيَامًا كَوَيْتِهَا إِذِي لَا أُضِيعُ عَمَلًا مِنْكُمْ مِنْ
 ذِكْرِي أَوْ أُتِي بِغَضِّكُمْ مِنْ بَعْضِ

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ یا رسول
 اللہ نہیں سنائیں نے اللہ تعالیٰ کو کہ ذکر کیا ہو اس نے عورتوں
 کا بھرت کے باب میں یعنی ان کو بھرت کا کچھ ثواب ہے یا
 نہیں سواتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتری لَا أُضِيعُ عَمَلًا مِنْكُمْ مِنْ
 مِنْكُمْ الْآيَةَ لَعْنِي فِي ضَائِعٍ نَهَيْتُمْ كَرْتَا عَمَلٍ كَسَى عَامِلٍ كَاتِمٍ فِي سِ

مرا ہو یا عورت بعض تم میں سے ہیں بعض سے آخر تک۔

عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ
 اللَّهِ اَمْرًا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْ تَقْرَأَ عَلَيْكَ وَهُوَ عَلَى الْمَنِيْرِ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ
 مِنْ سُورَةِ النَّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ فَكَيْفَ إِذَا
 جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى
 هَذَا عَشْرَةَ شَهِيدًا اَمْرًا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَظَهَرَ إِلَيْهِ وَمِثْلُهُ تَدَمَعَاتٍ

روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ
 سے کہا انہوں نے کہ کہا عبد اللہ نے حکم کیا مجھ کو رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھوں میں آپ کے آگے قرآن اور آپ منبر
 پر تھے سو پڑھی میں نے سورۃ نساء یہاں تک کہ جب پہنچا میں
 اس آیت پر فکیف اذاجئنا الآیۃ اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یعنی بس کر دو سو نظر کی میں نے
 ان کی طرف اور آنکھیں ان کی آنسو بہاتی تھیں۔

ف ایسی ہی روایت کی ابو الاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ
 سے اور حقیقت میں وہ سند یوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علیہ سے وہ عبد اللہ سے۔

عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُبَيِّنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِقْرَأْ عَلَيَّ فَكَلَّمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ
 أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأَتْ
 مِنْ سُورَةِ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغَتْ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَذَا
 شَهِيدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ تَهْتِلَانِ

روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علیہ
 سے وہ عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو تم مجھ پر قرآن سو عرض کی میں نے
 کہ اے رسول اللہ کے میں پڑھوں آپ کے آگے اور آپ
 ہی پر تو نازل ہوا ہے تو فرمایا آپ نے میں دوست رکھنا
 ہوں کہ سنوں اس کو اپنے غیر سے کہ کہا عبد اللہ نے کہ پڑھی
 میں نے سورۃ نساء یہاں تک کہ پہنچا میں اس آیت تک

جِئْنَا بِكَ عَلَى هَذَا شَهِيدًا - کہا عبد اللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنسو بہاتی تھیں
 ف یہ روایت صحیح تر ہے ابی الاحوص کی روایت سے روایت کی ہم سے سوید بن لفر نے انہوں نے ابن مبارک
 سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کی روایت کی مانند۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَذَا شَهِيدًا
 من پھر کیا حال ہو گا جب بلاویں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلاویں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال

بتانے والا انتہی اور اس آیت میں خطاب ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کمال فضیلت ہے آپ کی۔
 عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ لَنَا
 عَبْدَ الرَّهْمَنِ بْنَ مَوْفٍ طَعَامًا كَدَا مَا نَأَى سَمَا نَامِنَ
 النُّعْمِ فَأَخَذَتِ الْكُفْرُ مِنَّا وَحَفَرَتِ الصَّلَاةُ ---
 فَقَدْ مَوْتِي فَقَدَاتُ قُلُوبِي يَا أَيُّهَا الْكُفْرَانُ لَا أَقْبُدُ مَا
 تَعْبُدُونَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ فَآخَذَنَا اللَّهُ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ
 سُكَانَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ۔

کی حضرت علیؑ نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** سے آترک یعنی اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ تم نماز کے اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نہ جانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنی ہوش نہ آئے۔
 ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم یہ دوسری آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اس کے بعد پھر تیسری آیت میں حرمت نازل ہوئی۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
 قَامَ الزُّبَيْرِ فِي شَرَابِ الْعِدَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ
 فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سِدْرُ الْمَاءِ يَمُرُّ فَا بِي عَلَيْهِ فَاخْتَعَمُوا
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِرِّسِ بْنِ سِقِّ يَا زُبَيْرُ وَإِنِّي
 الْمَاءُ إِلَى جَارِكَ فَقَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَعَيَّرَ وَجْهَهُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ
 اسْقِ وَأَحْسِنِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجُدُرِ
 فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِي
 هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي ذَا لِكَ
 مَلَا وَ مَا تَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُجَكِّدُوا
 فِيمَا شَجَرْنَا بِهِمْ۔

روایت ہے عروہ بن زبیر سے انہوں نے روایت کی
 عبد اللہ بن زبیر سے کہا عبد اللہ نے کہ ایک مرد انصار میں سے
 ٹرا زبیر سے بھیا کے پانی کے لیے جو پتھر ملی زمین سے آتا تھا
 کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے سو
 انصار میں نے کہا زبیر سے کہ پانی چھوڑ دو چلا جاوے سو نہ مانا انہوں
 نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے کہ تم پہنچ
 لو پہلے اپنا کھیت اے زبیر اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے
 کھیت کی طرف اور زبیر کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا
 اس کے بعد انصار میں کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصار میں اور
 اس نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ بات آپ نے اس لیے فرمائی کہ
 زبیر آپ کے پھوپھیرے بھائی ہیں یعنی آپ نے ان کی طرف
 داری کی پس متعبر ہو گیا چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ
 کا اور پھر فرمایا آپ نے کہ اے زبیر تم پہنچ لو اپنا کھیت اور پھر

رکھو پانی کو یہاں تک کہ پہنچ جاوے کھیت کے منڈیر تک سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اسی مقدمہ میں فلا وربک سے آخر تک۔

ف سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت کی ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے مانند اسی روایت کے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عبد اللہ بن زبیر کا۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یعلموک فیما شجرتہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ یعنی سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیری چکوٹی سے اور قبول رکھیں مان کر انتہی اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلہ انصار میں تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ پانی لے کر پانی اپنے ہمسایہ کے لیے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اس کے جب انصاری نے بہت کی حضرت نے زبیر کو فرمایا کہ انہما حق پورا لے لو کہ یہ قابل احسان نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کی سزا تھی اور اس کی جہالت کا عوض اور بدلہ مگر قول اول ظاہر تر ہے (لمعات)

روایت ہے زبیر بن ثابت سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں نماکم فی المناقینین کہہ کر لوٹ گئے چند لوگ اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن یعنی بہت سے سو لوگ ان میں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ ان کو قتل کریں گے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنی ان کو مازانہ چاہیے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور کرتی ہے آگ مہیل لوہے کا یعنی مدینہ پاک

عن زبیر بن ثابت انہ قال فی ہذی الایۃ فما لکم فی المناقینین قال ساجعنا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فکات الناس فیہم کبیرین فریق منہم یقول اقتلہم فریق یقول لا تزلت ہذی الایۃ فما لکم فی المناقینین فقال انہا کلبہ و قال انما اتی الخبث کما اتی النار خبث العیدیا۔

ہے اللہ تعالیٰ ان ناپاکوں کو وہاں سے نکال دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے فما لکم فی المناقینین فکتین واللہ امرکم بما کسبوا اد اتویدون ان تمذی من اول اللہ ومن یفیل اللہ فکتین تجد لہ سبیلہ۔ یعنی پھر تم کو کیا پڑا ہے منافقوں کے واسطے دو جانب ہو رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا ان کو ان کے کاموں پر کیا تم جانتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو چلا یا اللہ تعالیٰ نے اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ نہ دے پھر تو نہ پاوے اس کے لیے کوئی راہ انتہی اور اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہے اور اس میں جہاد سے پھر گئے دوسرے

جماہ نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں آکر مسلمان ہوئے اور حضرت سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جاکر کچھ مال تجارت لاویں اور وہاں بیٹھ رہے اور مرتد ہو گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان ہوئے مگر ہجرت نہ کی اور کافروں کے مذگار رہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْزِيُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَأْصِيئَتَهُ وَرَأْسَهُ يَبِيدُهُ وَأَوْ دَاجِيَهُ تَشْغَبُ دَمًا لِقَوْلِ يَا رَبِّ تَتَلْنِي هَذَا أَحْوَى دُنْيِيَّةٍ مِمَّنِ الْعُدُسِ قَالَ كَذَلِكَ وَإِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةُ نَتَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَعَذَابُ اللَّهِ جَهَنَّمَ قَالَ مَا نُسِخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَكَأَيُّ بَدَلَتْ وَآتَى لَهُ التَّوْبَةُ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُوے کا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہو گا اور مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہو گا اور وہ کہے گا کہ اے رب میرے اس نے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ سب اُوے کا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راومی نے کہ پھر ذکر کیا لگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے توبہ کا یعنی توبہ اس کی قبول ہے یا نہیں۔ تو پڑھی انہوں نے یہ آیت وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا اور کہا کہ نسخ ہو سکتی ہے۔

نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔
ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو یعنی حضرت کا قول نہیں ٹھہرایا۔

مترجم پوری آیت یوں ہے۔ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَعَذَابُ اللَّهِ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَذَابُ اللَّهِ عَظِيمًا۔ یعنی اور جو کوئی مارے مسلمانوں کو قصد کر کے تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا ہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔۔

ف ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ سزا اسی کی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنی چاہے معفو کرے یا نہ کرے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے نزدیک پاک ہوا اور بیضاوسی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو توبہ قبول نہ ہونا بیان کیا شاید اس سے تشدید مراد ہو اور ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور جمہور قائل ہیں کہ یہ عذاب جو آیت میں مذکور ہے یہ اسی کے ساتھ مخصوص ہے جس نے توبہ نہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِنِّي نَقَّصْتُ الْقُرْآنَ لَكَ آيَةً وَأَنْتَ آيَةٌ لِّلْعَالَمِينَ اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اسی کے واسطے ہے جس نے قتل مؤمن کو حلال جان کر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا مخلوود سے نڈت وراز ہے نہ دوام اس لیے کہ بہت سی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ عذاب عصاة مؤمنین کا دائم نہیں۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ گزرا
 ایک مروی سلیم کے قبیلے کا ایک گروہ پر اصحاب رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کے ساتھ اس کی بکریاں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى كَفْرَتَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُنَّ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا

وَ أَخَذُوا غَنَمَهُ فَأَتُوا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ
السَّلْمَ كَسْتُمْ مُؤْمِنًا۔

تھیں پھر سلام کیا اس نے اصحاب پر تو اصحاب بولے کہ اس
نے سلام کیا اس لیے تاکہ نہ پچ جاوے تم سے پھر کھڑے ہوئے
اصحاب اور قتل کیا اس کو اور چھپیں بس بکریاں اس کی اور
لاٹے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواتاری اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا سے آخر تک یعنی اسے
ایمان والا واجب تم پہلو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہو اس کو جو تم پر سلام کرے کہ تو مومن نہیں۔
ف یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔

عَنِ الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا بِجَاءِ
عَمْرٍ وَنَبِيٍّ أَوْ مَكْتُومٍ إِلَى الْمَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيئًا بَصِيرًا فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي إِتَى ضَرِيئًا بَصِيرًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ
هَذِهِ الْآيَةَ غَيْرُ أُولِي الضَّرْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَوَفَى بِاللَّيْلِ وَالنَّوَاةِ
أَوْ اللَّوْحِ وَالنَّوَاةِ۔

روایت ہے برابر بن عازب سے کہا انہوں نے جبکہ
نازل ہوئی یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ الْآيَةَ اُٹے
عمر بن ام مکتوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نابینا
تھے سو کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے
ہیں اور میں نابینا ہوں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
غَيْرُ أُولِي الضَّرْمِ یعنی سوا ان لوگوں کے جن کو مرض ہے
سوفریا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی
بٹری اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا گیا ہے اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم اور بعضوں نے عبد اللہ بن
ام مکتوم کہا ہے اور عبد اللہ بیٹے ہیں زائدہ کے اور ام مکتوم ان کی ماں ہے۔

روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا تفسیر میں اس آیت
کی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ الْآيَةَ یعنی برابر نہیں ہیں
بیٹھنے والے مومنوں میں سوا بیماری والوں کے انتہی کہ مراد
اس سے یہ ہے کہ برابر نہیں جو لوگ جنگ بدر سے پیچھے ہیں
اور جو اس میں نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبد اللہ
بن محش اور ابن ام مکتوم نے کہا کہ ہم دونوں نابینا ہیں
یا رسول اللہ سو ہم کو نہ صحت ہے کہ جہاد میں نہ جاویں
پس اتاری یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
غَيْرُ أُولِي الضَّرْمِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولِي الضَّرْمِ۔ یعنی برابر نہیں جہاد سے پیچھے ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرْمِ عَنْ
بَدْرٍ قَالَ الْعَامِرِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِنَّا أَعْمِيَانِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رِجْزَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرْمِ وَفَضَّلَ
الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً فَهَذَا الْقَاعِدُونَ
غَيْرُ أُولِي الضَّرْمِ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى
الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولِي الضَّرْمِ۔

والے مؤمنوں میں سے مگر جو بیمار اور معذور ہیں اور فضیلت

دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھے والوں پر ایک درجہ فضیلت انتہی سو کہا ابن عباسؓ نے کہ بیٹھے والوں سے مراد اس آیت میں غیر معذور لوگ ہیں یعنی باقی سب معذور لوگ وہ مجاہدوں کے برابر ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے قَتَلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ... یعنی فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھے والوں پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے انتہی کہا ابن عباسؓ نے کہ یہاں بھی قاعدین سے وہی مؤمن مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے بروایت ابن عباسؓ اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولیٰ میں عبد اللہ بن الحارث کے اور بعض نے کہا ہے کہ مولیٰ میں عبد اللہ بن عباسؓ کے اور کنیت مقسم کی ابو القاسم ہے۔ مترجم پوری آیتیں یوں ہیں لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَبِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ قَتَلَ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَلَا وَعَدَ اللَّهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ عَلَى الْمُجَاهِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِثْلَهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا یعنی نہیں برابر ہونے بیٹھ رہنے والے مسلمانوں میں سے سوائے ضرر

والوں کے یعنی جو بیمار اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنی جنت کا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب ہے بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے انتہی اور غرض ابن عباسؓ کی روایت مذکورہ میں یہ ہے کہ پہلی اور دوسری آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی سب بیمار و معذور وہ اجر و ثواب میں مجاہدوں کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلی آیت میں قاعدین سے لنگڑے لوگ معذور مراد ہوں کہ عزم نیت جہاد کی اور ذوق و شوق اس کا رکھتے ہیں مگر اپنی معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین معذور مراد ہوں کہ عزم نیت جہاد میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت و تعب اٹھانے سے ان سے ایک درجہ افضل ہیں اس لیے کہ نیت عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت و تعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسری آیت میں قاعدین سے اچھے تندہ ست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہ ہونے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جو ان کے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرورت دینی سے پس ان پر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے انتہی اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں

بڑی فضیلت ہے مجاہدین کی تمام مؤمنین پر۔
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ
رَأَيْتُ كُرَاتِ بْنِ الْحَكَمِ يَأْتِي فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَتْ
عَشِيَّ جَلَسَتْ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا نَبِيَّةٌ
روایت ہے سہل سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے
مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھ گیا
اس کے بازو میں سو خبر اس نے ہم کو کہ خبر دی اس کو زید بن

ثَابِتٌ أَحْبَبَكَ أَتَى الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَّا عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
 وَالْجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ
 أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يَمْلِكُهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 وَاللَّهِ لَوْ اسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهِدْتُ وَكَانَ رَجُلٌ
 أَعْنَى فَأَشْرَكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَجِدُكَ
 عَلَى فَعِدِي فَتَقَلَّتْ حَتَّى هَمَّتْ تَرُدُّهُ
 فَعِدِي ثُمَّ شَرَى عَنْهُ فَأَشْرَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 فَيُرْوَى أُولَى الضَّرَبِ

ثابت نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ان کو یعنی لکھنے کے
 لیے لا یستوی القاعدون من المؤمنین الایۃ یعنی برابر نہیں
 ہونے قاعدین مومنوں میں سے اور جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ
 کے راہ میں انتہی کہا راوی نے کہ آگئے ان کے پاس ابن ام
 مکتوم اور آپ بتا رہے تھے مجھ کو سو عرض کی ابن ام مکتوم نے
 کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی اگر میں طاقت رکھتا تو بے شک
 جہاد کرتا اور تھے وہ مرد نابینا پھر اناری اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول
 پر اور آپ کی ران میری ران پر تھی سو بھاری ہو گئی کہ قریب تھی
 کہ کچلی جاوے میری ران پھر کھل گئی طبیعت آپ کی سواتارے

اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ آپ پر غیر اولی الضرر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی نے روایت کی ایک تابعی سے اعنی روایت
 کی سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تابعین میں سے ہے۔
 مترجم۔ قولہ سو بھاری ہو گئی آہ وحی کے نزول کے وقت آپ کا جسم مبارک بھاری ہو جاتا تھا اور کچھ غشی سی طاری
 ہو جاتی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپ اصحاب کو جو اترا ہوتا بتلا دیتے۔

عَنْ يَعْقُبَ بْنِ أُمِّيَّةَ قَالَ كُنْتُ لِعُمَرَ إِذَا
 قَالَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرَ فِي أَمِنَ الْقَلْوَةِ إِنْ خِفْتُمْ
 وَقَدْ آمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ
 مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ مَدَانَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ
 فَأَتَيْتُكُمْ مَدَانَتَهُ

روایت ہے یعلیٰ بن امیہ سے کہا انہوں نے کہ میں
 نے کہا حضرت عمرؓ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں
 اگر تم کو خوف ہو یعنی کافروں کا اور اب تو لوگ امن میں ہیں
 یعنی اب قصر کیوں کر جائز ہوگا تو کہا حضرت عمرؓ نے تعجب کہا
 میں نے بھی اس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا سوڈ کر کیا میں
 نے اس کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا

کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا تم کو سو قبول کرو تم اس کے صدقے کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ مَبْنَعَانَ وَمُسْتَفَانَ فَقَالَ
 الْمَشْرُكُونَ إِنَّ لِهَذَا يَوْمًا يَصِلُونَ فِيهَا إِلَى اللَّهِ
 مِنْ آبَائِهِمْ وَإِنَّا نَبْدِيهِمْ فِي الْعَصْرِ فَاجْبِعُوا آمَنًا
 فَيَكُونُ عَلَيْكُمْ مِثْلَهُ وَاحِدَةً وَرَأَى جِبْرَائِيلَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم اترے مبنعان اور مسفان کے بیچ میں سو مشرکوں
 نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ ان کو باپ بیٹوں
 سے بھی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے سو تم درست کرو
 اپنا کام اور دعا کرو ان پر ایک بار کی اور تحقیق جبرائیلؑ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَلْمٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمْرًا اَنْ
 يَّقْسِمَ اَصْحَابَهُ شَطْرِيْنَ فَيَصَلِّيَ بِهِنَّ وَ
 تَقْرُمَ طَائِفَةَ اُخْرٰى وَرَا سَلْمًا وَاِيَّا خُدَا
 حِدْرَهُمْ مَا سَدِعْتُمْ لَكُمْ يَاتِي الْاُخْرٰى وَتُصَلُّوْنَ
 مَعَهُ رَكْعَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ لَهَا وَاِخْرٰى حِدْرَهُمْ
 وَاَسَدِعْتُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَاِسْوَالِ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمَا اِنْ -

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حکم کیا آپ کو کہ دیویں
 آپ اصحاب کو دو گروہ سو نماز ادا کرے ایک گروہ آپ کے
 ساتھ اور کڑا ہو دوسرا گروہ ان سے الگ اور لے لیویں اپنی
 ڈھالیں اور ہتھیار پھر آویں دوسرے گروہ کے لوگ اور
 پڑھیں آپ کے ساتھ ایک رکعت پھر لے لیویں یہ لوگ اپنی
 ڈھالیں اور ہتھیار سو ہوئی اصحاب کی ایک ایک رکعت
 اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبد اللہ بن شقیق کی روایت سے کہ وہ ابی ہریرہؓ سے روایت
 کرتے ہیں اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابت اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور ابی عیاشؓ زرقی اور
 ابن عمرؓ اور حذیفہؓ اور ابی بکرؓ اور سہل بن ابی حمزہؓ سے بھی روایت ہے اور ابو عیاشؓ کا نام زید بن صامت ہے۔

عَنْ تَمَادَةَ بْنِ التُّعَدَاتِ قَالَ كَانَ اَهْلُ
 بَيْتِ مَنَايِقَالَ لَهُمْ بِنُو ابِيْرِقٍ بَشِيْرٌ وَبَشِيْرٌ وَبَشِيْرٌ
 وَكَانَ بَشِيْرٌ جَلِيْلًا مَنَافِقًا يَقُوْلُ الشُّعْرَ لِيَجُوْا لِيَا خُبِيْتِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَجْعَلُهُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ
 ثُمَّ يَقُوْلُ قَالَ فَلَئِنْ كَذَبَا وَكَذَابًا فَاِذَا سَمِعَ اَصْحَابُ
 رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الشُّعْرَ
 قَالُوْا وَاَللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هَذَا الشُّعْرَ اِلَّا هَذَا الْخُبِيْتُ
 اَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوْا ابْنُ الْاُبَيْرِقِ قَالَهَا
 قَالَ وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتِ حَاجِبَةٍ وَفَاقَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
 وَاَلْسَلَامِ وَكَانَ النَّاسُ اِنْ مَاطَعَا هُمْ بِالْمَدِيْنَةِ
 الشُّعْرَ وَالشُّعَيْرَ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ
 فَقَدِمَتْ مَنَافِطَهُ مِّنَ الشَّامِ وَمِنَ الدَّسْمَكِ
 اِيْتَاءُ الرَّجُلِ مِنْهَا وَحَقَّ بِهَا نَفْسُهُ وَاَمَّا الْاِيَالُ
 فَانْمَاطَعَا هُمْ الشُّعْرَ وَالشُّعَيْرَ فَقَدِمَتْ مَنَافِطُهُ
 مِّنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ حَتَّى رَفَاعَةُ بِنْتُ سَرِيْدِ
 حَيْلًا مِّنَ الدَّسْمَكِ فَجَعَلَتْ فِي مَسْرُوْبَةٍ
 لَهُ وَفِي الْمَسْرُوْبَةِ سِلَاحٌ دَسْمَكِ

روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک
 گھروالے لوگ تھے ہم میں سے یعنی انصار میں سے کہ ان
 کو بنو ابیرق کہتے تھے اور وہ تین بھائی تھے بشیر اور بشیر اور
 مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا جو میں اصحاب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر منسوب کر دیتا تھا ان شعروں
 کو بعض عرب کی طرف اور کہتا تھا کہ فلا نے نے ایسا کہا پھر جب
 سنتے تھے اس کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے
 قسم ہے اللہ کی نہیں کہا یہ شعر مگر اسی خبیث یعنی بشیر نے یا حبیب
 کہا ہو راومی نے اور کہتے اصحاب کہ یہ شعر ابن ابیرق نے کہا
 ہے راومی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والے تھے جاہلیت
 میں بھی اور اسلام میں بھی اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا کھجور اور
 جوہی تھا اور آدمی کو جب کچھ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آجاتا
 ملک شام سے میدہ لے کر تو وہ اس میں سے خرید لیتا کچھ
 خاص اپنے لیے اور لڑکے بالوں کا تو کھانا وہی کھجور اور جوہی
 سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن
 زید نے ایک گون میدہ کی اور رکھ دیا اس کو ایک بھرو کے
 میں ہتھیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیاد

marfat.com

فَعَدَىٰ عَلَيْهِمْ مِنَ تَحْتِ الْبَيْتِ فَتَقَبَّتِ
 الْمَشْرَبِيَّةُ وَأَخَذَا لَطْعَامًا وَسِلَاحًا فَلَمَّا أَصْبَحَ
 آتَانِي عُمِّي بِرِفَاعَةَ فَقَالَ يَا بَنِي أَخِي أَتَيْتَ قَدَّعِدِي
 عَلَيْنَا نِي لِيَكْتِنَا هَذِهِ فَتَقَبَّتْ مَشْرَبِيَّتَنَا وَذُهَبَ
 بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّنَا فِي الدَّارِ وَ
 سَأَلْنَا قَهِيلَ لَنَا قَدَّرَ أَيُّنَا بَنِي أَبِي بَرِيْقٍ اسْتَوْقَدُوا
 فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا تَشْرِي فِي مَا شَرَىٰ إِلَّا عَلَى
 بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَأَنَّ بَنُو أَبِي بَرِيْقٍ قَالُوا
 وَتَحَسَّنَا فِي الدَّارِ وَاللَّهِ مَا شَرَىٰ صَاحِبِكُمْ
 إِلَّا لِبَيْدَاتِنِ سَفَلِ رَجُلٌ مِثْلَهُ صَلَاحٌ وَإِسْلَامٌ
 فَلَمَّا سَمِعَ لِبَيْدٍ اخْتَوَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ
 فَوَاللَّهِ لِيُغَالِطَكُمْ هَذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنَنَّ
 هَذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا
 أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتَّىٰ لَمْ نُشَكِّ
 أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا فَقَالَ لِي عُمِّي يَا بَنِي أَخِي كَوُ
 اتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَذَكَرْتِ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَتَادَهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتِي مِمَّا
 أَهْلَ جَعْفَارِ عَمِّدٍ وَإِلَىٰ عُمِّي رِفَاعَةَ بَيْنَ تَرَايِدِ
 فَتَقَبُّوا مَشْرَبِيَّةَ لَهُ وَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ
 فَلْيُرِدُوا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَمَا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ
 لَنَا فِيهِ فَقَالَ الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَمُرُ
 فِي ذَلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو أَبِي بَرِيْقٍ أَنَّهُمْ جَلَدُوا
 يُقَالُ لَهُ أَسِيرٌ بِيْنَ عُرْوَةَ فَكَلِمَةٌ فِي ذَلِكَ
 وَاجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَتَادَةَ بَيْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّةَ
 عَمِّدٍ إِلَىٰ أَهْلِ بَيْتِي مِمَّا أَهْلَ إِسْلَامٍ

کی گئی اس پر گھر کے نیچے سے اور سبزنگ لگائی گئی بھرو کے ہیں
 اور لے لیا گیا وہی میدہ اور ہتھیار یعنی چوری ہو گیا پھر جب صبح
 ہوئی اٹے میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا اے میرے بھائی
 کے بیٹے ہم پر ظلم ہوا آج کی رات اور نقب لگائی گئی ہمارے
 بھرو کے میں اور ہمارا میدہ اور ہتھیار کوٹی لے گیا کہا راومی
 نے پھر دریافت کیا ہم نے حملہ میں اور پوچھا سو کسی نے ہم سے
 کہا کہ ہم نے دیکھا بنی ابیرق آگ جلا رہے تھے آج کی رات
 اور ہم تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ہی طعام پید ہوگی
 یعنی جو چوری کیا ہے کہا راومی نے کہ بنی ابیرق کہتے تھے کہ ہم
 نے جو پوچھا حملہ میں تو قسم ہے اللہ کی ہمارے خیال میں نہیں
 آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ ایک مرد صالح اور مسلمان
 تھا ہم میں سے پھر جب سنی لبید نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجھے
 چوری لگاتے ہیں نکال لی اپنی تلوار اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں
 سو قسم ہے اللہ کی کہ میں تم کو بھی تلوار لگاؤں گا نہیں تو تم دریافت
 کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہ اے
 مرد سو تو چوری کرنے والا نہیں پھر اور پوچھ پاچھ کی ہم نے حملہ
 میں یہاں تک کہ ہم کو کچھ شک نہ رہا اس میں کہ بنی ابیرق ہی
 چور ہیں سو مجھ سے کہا میرے چچا نے اے میرے بھائی کے
 بیٹے اگر تم جاتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
 ذکر کرتے ان سے یعنی تو شانہ ہمارے چیر مل جاتی کہا قنادہ
 نے کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
 کی میں نے کہ ایک گھروا لے ہم میں سے کہ ظالم ہیں اٹے میرے
 چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی بھرو کے میں اور لے گئے
 ہتھیار اور غلہ ان کا سو ہم چاہتے ہیں کہ پھیر لے ہم کو ہتھیار
 ہمارے اور غلہ ہم کو حاجت نہیں سو فرمایا بنی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اس کا پھر جب سنا بنی
 مارفات.com کے پاس اپنی قوم میں سے کہ اس

يُرْمُونَكُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَ لَا
 كُنْتُمْ مَالًا فَتَادُوا فَأَنْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَتُهُ فَقَالَ مَدَدَتْ إِلَى
 أَهْلِ بَيْتٍ ذَكَرْتُمْ سَلَامًا وَرَمَلًا تَرْمِيهِمْ
 بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَ لَا بَيِّنَةٍ فَسَالَ
 فَرَمِعَتْ وَ كَوَدَتْ أَيْ خَرَجَتْ مِنْ بَعْضِ
 مَلِيحٍ وَ كَمَرُ أَلِيمٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَ سَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَاتَانِي عَمِّي رِافِعُهُ فَقَالَ
 يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ بِنِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ
 الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلَيْتُ أَنْ تَزَالَ الْقُرْآنُ إِنْ أَنْزَلْنَا
 إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لَتَعْلَمَنَّ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا
 آتَاكَ اللَّهُ وَ لَا تَكُنْ مِنَ الْغَائِبِينَ خَصِيمًا بَيْنِي
 أَوْ بَيْنِي وَ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ مِمَّا كُنْتَ لِقِتَادَهُ إِنَّ
 اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ
 يُخْتَلَفُونَ أَنْفُسُهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ كَانَتْ
 قُلُوبُهُمْ غَافِلَةً يَسْتَعْجِلُونَ مِنَ النَّاسِ وَ اسْتَغْفِرُونَ
 مِنَ اللَّهِ وَ هُوَ مَعْلَمٌ إِلَى قَوْلِهِ رَحِيمًا أَمَّا
 لَوْ اسْتَغْفِرُوا اللَّهَ لَغْفِرَ لَهُمْ وَ مَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا
 فَإِنَّمَا يَكْسِبْهُ عَلَى نَفْسِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَ إِنَّمَا مِثْقَلُ
 ذَرَّةٍ يَكْسِبْهَا وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَ
 رَحْمَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ نَسُوتُ نُورِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا
 فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أُرِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَ سَلَّمَ بِالسَّلَامِ فَرَدَّهُ إِلَى رِافِعَةَ فَقَالَ قِتَادَةُ
 لَمَّا أَكْبِتَ عَمِّي بِالسَّلَامِ وَ كَانَتْ شَيْعًا كُنْتُ
 عَمِّي أَوْ عَمِّي الشُّكَّ مِنْ أَبِي عَيْسَى فِي
 الْجَاهِلِيَّةِ وَ كُنْتُ أُرَى إِسْلَامَهُ مَدَّخِلًا فِي

کلام اسیر بن عروه تھا اور گفتگو کی اس سے اس باب میں اور
 جمع ہوئے اس کے سبب بہت سے لوگ محلہ کے اور عزم کی
 کہ اے رسول اللہ کے تحقیق قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا
 ہمارے ایک گھروالوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں
 نہمت لگاتے ہیں چوری کی بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا
 قتادہ نے پھر آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہہ پاس
 اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپ نے کہ تو ایک گھروالوں پر
 کہ جن کا سلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے
 بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قتادہ نے کہ پھر میں لوٹا
 اور دوست دیکھا تھا کہ جاتا رہتا کچھ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پھر آئے میرے
 چچا رفاعہ اور کہا اے بھتیجے میرے کیا کیا تم نے سو خبر دے
 میں نے ان کو حضرت کے قول کی سو کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ
 مددگار ہے پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ اتر ہی یہ آیت قرآن کی انا انزلنا
 الیک الكتاب الایہ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اتر ہی ہم
 نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ حکم کرے تو لوگوں میں جیسا
 دکھلا دے تجھ کو اللہ اور نہ ہو تو چوروں کی طرف سے جھگڑنے والا اور
 مراد چوروں سے بنی اسیر ہی میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے و استغفر
 اللہ یعنی مغفرت مانگ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی کہ کہی تو نے قتادہ
 سے اور فرمایا ان اللہ کان غفوراً رحیماً ولا تجادل عن الذین یختلون
 انفسهم سے رحیم تک یعنی اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالیٰ سے تو
 بخش دے وہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے و من یکسب اثماً فانما یکسبه
 علی نفسه یعنی جو کما تا ہے گناہ اس کا عذاب اسی کی جان پر ہے
 اثماً مہیناً تک اور مراد اس سے بنی اسیر کا قول ہے بسید بن ہبل
 کے یہ یعنی جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا و لولا فضل اللہ لکانت
 من المفلحین سے فسوف نوتیہ اجر عظیماً تک پھر جب اتر قرآن لے آئے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتھیار اور دے دیئے آپ

آيَتُهُ بِالسَّلَاحِ قَالَ يَا اٰمِنُ اَخِي هِيَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
 فَعَرَفْتُ اَنَّ رِسْلَامَهُ كَانَ مَجِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ
 لِعَقِّ يُشْرِكُ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَتَنَلَّ عَلٰى سُلَاقَةِ بِنْتِ
 سَعْدِ بْنِ سَعْدَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُشَاقِقِ
 الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ
 سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا تُوَلِّىْ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ
 وَسَاوَتْ مَصِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ
 بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَآءُ وَمَنْ
 يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰكًا بَعِيْدًا فَلَمَّا
 نَزَلَ عَلٰى سُلَاقَةَ رَمَاهَا حَسَنَاتٌ يُّوْتٰى ثَابِتٌ
 بِاٰيَاتٍ مِّنْ شَعْرِهَا فَخَدَّتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ
 عَلٰى رَاسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهٖ فَرَمَتْ بِهٖ فِي
 الْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ اَهْدَيْتِ لِيْ شَعْرًا حَسَنًا
 مَا كُنْتُ تَاْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ۔

نے وہ رفاہ کو پھر کہا قتادہ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس تنہا
 اور وہ بوڑھے تھے کہ ان کی بینائی میں ضعف تھا اور ابو عبسہ کو شک
 ہے کہ عشا بشبین معجمہ کہا یا بسین مہملہ اور ان کی بینائی میں ضعف ہو
 گیا تھا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تھا کہ اسلام میں ان کے
 کچھ خلل ہے پھر جب میں لایا ان کے پاس ہتھیار کہا انہوں نے کہ
 اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے
 اسلام ان کا صحیح تھا پھر جب انرا قرآن مل گیا بشیر مشرکوں میں
 اور انرا وہ سلافہ بنت سعد بن سمیدہ کے پاس سواتاری اللہ
 تعالیٰ نے اس کے حق میں یہ آیت ومن يشاقق الرسول من بعد
 انك یعنی جو نافرمانی کرے رسول کی بعد اس کے کہ کھل گئی اس
 پر ہدایت اور چلے مومنوں کے راہ سے الگ پھیر دیں گے ہم اس
 کو جہنم بھرا اور داخل کریں ہم اس کو جہنم میں اور وہ بڑا ٹھکانا
 ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یہ کہ شریک کیا جاوے اس کے ساتھ
 اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے اور جس نے شریک

کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہو پھر جب انرا بشیر سلافہ کے پاس بھجو کی اس کی حسان بن ثابت نے شعروں میں تب اٹھایا اس
 نے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلی اور پھینک آئی اس کو میدان میں اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لیے حسان کا
 شعر یعنی تیرے سبب سے میری بھجو ہوئی تجھ سے کبھی مجھے خبر نہ پہنچے گی۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا اس کو سوا محمد بن سلمہ حرافی کے اور روایت کی یونس
 بن کبیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسل نہیں ذکر کیا اس میں کہ
 روایت کی عاصم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بھائی ہیں ابی سعید
 درمی کے اور ابو سعید کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا فِي
 هٰذَا اَيْةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ
 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا
 دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَآءُ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ نہیں
 ہے قرآن میں کوئی آیت مجھ سے زیادہ پیاری اس آیت سے
 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ لَآيَةٌ يَعْنِيْ بِشْرِكِ اللّٰهِ تَعَالٰى زَبْحَتْنِيْ
 اس کو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اس کے اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوفاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثوبیر کی کنیت ابو جہم ہے اور وہ کوفہ
 رہنے والے ہیں اور ان کو ابن عمر اور ابن زبیر سے سماع ہے اور انہوں نے کہا کہ طعن کرتے تھے۔

مترجم۔ اس آیت کے پیارے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں امید ہے شرک کے سوا سب گناہوں کے معاف ہونے کی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہیں معاذ اللہ من و لک۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت
مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِيهِ يَبْعَثْهُ بِمَا كَفَرَ بِهِ
پاؤں کے گراں گزرا مسلمانوں پر اور بیان کیا اس کو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے نزدیک ہونے جاؤ معنی کا ور
سیدھے رہو اور مومن کو ہر معصیت میں کفارہ ہے گناہوں کا
یہاں تک کہ کانٹا چمبے یا کوئی بلا آوے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ
يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِيهِ شَيْءٌ ذَلِكَ عَلَى الْمُصَلِّينَ فَسَكَوْا
ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُمْ
وَسَيِّدُكُمْ فِي كُلِّ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ كَقَارِئِكُمْ
حَتَّى اسْتَوْكَّ نَسَاكُمَا أَوْ اسْتَكْبَرَتْ
يُنْكِبَهَا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن عیمن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہیں عبدالرحمن کے وہ بیٹے ہیں عیمن کے۔

روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے
کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تب اتر ہی یہ آیت
مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِيهِ
نہ پاؤں کے گناہوں کی حمایتی نہ ہو گا رات ہی پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابی بکر! یا نہ پڑھاؤں میں تجھ کو ایک آیت
جو اتر ہی ہے مجھ پر عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا
ابو بکر نے پھر پڑھاؤں تجھ کو آیت مذکورہ تو میں کچھ نہیں جانتا مگر یہاں تک
اپنی کمر کا ٹوٹنا سوا انگریزی میں نے اس کے سبب سے پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا اے ابی بکر! عرض کی میں نے
اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر کون ہم میں سے
ایسا ہے کہ برائی نہ کی ہو اس نے تو کیا ضرور ہم بدلہ پاویں گے اپنے عملوں
کا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہوا اے ابی بکر! نہ بچے
اور مومنین کو بدلہ مل جاوے گا برا بیوں کا دنیا میں یہاں تک کہ ملاقات
کریں گے اللہ تعالیٰ سے اور نہ ہو گا ان پر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ
یعنی منافق وغیرہ جو ہیں جمع ہوں گی ان کی برائیاں یہاں تک کہ وہ بدلا
پاویں گے ان کا قیامت کے دن۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَتْ عَلَيَّ هَذِهِ
الآيَةُ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِيهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ
مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا أُخْرَجْتُ
آيَةً أَنْزَلْتُ عَلَى قُدْتُ بِلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
مَا قَدْ آتَيْتُمَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا آتِي وَجَدْتُ شَيْءًا كَلْفِي
اِقْتِصَامًا مَاتَمَطَاتٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ يَا أَبَا بَكْرٍ وَأَمَّا وَأَيْنَا لَمْ يَعْمَلْ سُوءًا وَأَنَا
لَمْ جَزِيَتُونَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ
يُؤَدُّونَ بِذَلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَ
لَيْسَ لَكُمْ ذُنُوبٌ وَأَمَّا الْآخَرُونَ فَيُجْزَمُونَ بِذَلِكَ
لَهُمْ حَتَّى يُجْزَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ہے
ان کو یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور www.marfat.com ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند

سے اپنی بکری سے اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔
 مترجم بخلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگوں کے واسطے کفارہ ذنوب ہیں اور ارفع عیوب
 و ہوا المطلوب ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيْتُ سَوْدَةَ
 أَنْ يُطَلَّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 لَا تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَاجْعَلْ يَوْمِي لِعَائِشَةَ
 ففَعَلَ فَتَوَلَّتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهَا أَنْ يُصَلِّحَا
 بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا مَطَّلَعًا عَلَيْهِ
 مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا
 سودہ کو کہ طلاق دیوں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب بڑھاپے
 کے سو عرض کی انہوں نے کہ طلاق نہ دیجیے آپ مجھ کو اور اپنی بیٹیوں
 میں رکھیے اور معاف کر دیجیے ہوں میں بارہی اپنی حضرت عائشہ کو
 سو حضرت نے ویسا ہی کیا پس اترمی یہ آیت تَخْلَا جُنَاحَ عَلَيْهَا
 أَنْ يُصَلِّحَا بَيْنَهُمَا آتِیَ یعنی گناہ نہیں شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر
 لیوں دونوں اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر انہوں نے صلح کر لی جائز ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ أَوْ
 آخِرُ شَيْءٍ أَنْزَلَ يَسْتَفْتُونَكَ مِلَّ اللَّهِ يُقْتَلُكُمْ
 فِي الْكَلَالَةِ۔

روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آخر
 آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے
 يَسْتَفْتُونَكَ مِلَّ اللَّهِ يُقْتَلُكُمْ فِي الْكَلَالَةِ آتِیَ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضوں نے ابن مجملہ ثوری کہا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 يَسْتَفْتُونَكَ مِلَّ اللَّهِ يُقْتَلُكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ
 اللَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْرِيكَ
 آيَةُ الصِّيفِ۔

روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا تفسیر
 ہے اس آیت کی يَسْتَفْتُونَكَ مِلَّ اللَّهِ سَوْفَ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسٌ كَافِرَةٌ تَقْتُلُكَ فِي الْكَلَالَةِ
 آتِیَ۔

مترجم لغوی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے راہ میں ایام گرام میں نازل ہوئی اس لیے آیتہ الصیف مشہور ہوئی
 یہ پوری آیت یوں ہے۔ يَسْتَفْتُونَكَ مِلَّ اللَّهِ يُقْتَلُكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنْ أَمْرٌ هَلَكَ كَيْسَ لَهُ وَكَذَلِكَ أُحْبَبَتْ
 مَا نَصَبُكَ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَكَذَلِكَ قَاتٌ كَانَا اثْنَتَيْنِ فَلَمَّا التُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا
 مَوَاتٍ رَجَالًا وَنِسَاءً قَدِ انْتَهَى حَقُّ الْأُنثَيْنِ یعنی حج سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو کلالہ کا اگر کوئی
 یا وے اور نہ ہو اس کی اولاد اور اس ایک بہن ہو سو اس کے لیے آدھا ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا
 ہے اس بہن کا اگر نہ ہو اس کی اولاد پھر اگر ہیں اس کی دو بہنیں تو ان دونوں کے لیے دو تہائی ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا
 اگر ہوں وہ وارث جماعت مرد اور عورتیں تو مرد کے لیے اربعہ و عورتوں کے لیے نصف ہے انتہی اور کلالہ کا اطلاق تین

شخصوں پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور دوسرے ان وارثوں پر کہ جو میت کے والد و والدہ نہ ہوں تیسرے اس قرابت پر جو ولدیت اور والدیت کے نسبت سے نہ ہو پس قول اول پر میں ابو بکر صدیقؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور جہور اہل علم کہتے ہیں کہ کلالہ سے وہی میت مراد ہے جو والد و ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے اور مراد بہن سے اس آیت میں حقیقی بہن ہے یا اطلاق یا انخیافی۔

خاتمہ سورہ نساء ایک دفتر نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے اتالیہ اس میں بڑے بڑے عمدہ فوائد مذکور ہیں اور بہتر بہتر فوائد مسطور چنانچہ احکام فقہیہ میں سے احکام پرورش یتیمی کے اور تعدد منکوحات کی اور امر ادا کے مہر کا اور امر یتیمی کی آزمائش کا وقت نفویض مال کے اور اس پر شاہد کر لینے کا وقت نفویض کے اور حصہ وارثوں کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی و مذمت مال یتیم کے کھانے کی اور حصہ ذوی الفرائض کے اور حق اصیبات کے اور حکم ان بیبیوں کا کہ مرتکب فواحش ہوں قبل نزول حد نہ تا اور حکم اذیت دینے کا زانیوں کے اور یہ دونوں حکم بعد نزول حد نہ تا منسوخ ہو گئے اور نہی بجز عورتوں کے وارث ہو جانے سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدہ کی اور بیان ان چودہ عورتوں کا جن سے نکاح درست نہیں اور حرمت مہر کی اور جواز لونڈیوں کے نکاح کا باذن مالکان اور ادھا ہو جانے اور زنا کا لونڈیوں پر اور احکام عورتوں کے زود و کوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے ہنگام سے ہیں اور امر شہادت الہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان کرنے کا والدین اور اقربا اور یتیمی اور مساکین اور ہمسایہ ذمی قرابت اور ہمسایہ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز یتیم کا واسطے مرہین و مسافر اور صاحب غلط اور لاس نساء کے جو پانی نہ پائے اور امر ادا کے امانات اور عدل کا اور امر اطاعت خدا و رسول و اولی الامر کا اور رجوع کرنے کا وقت تنازع کے خدا اور رسول کی طرف اور امر منافقوں سے اعراض کرنے کا اور خدا پر توکل کرنے کا اور امر تحریش مؤمنین کا قتال کے لیے اور حکم ان لوگوں کا جو اپنی قوم سے اور مسلمانوں سے امن چاہتے ہیں اور حکم کافروں سے صلح کرنے کا اور حکم قتل خطا اور عمدہ کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر میں اور حکم نماز خوف کا اور حکم ذکر الہی کا قیام و قعود وغیر میں اور موقوف ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سے تعاقب کفار میں اور حکم نکاح زنان یتیمی اور حکم نشو و اعراض زن کا اور حکم خلع کا۔ اور نہی معاقب چھوڑ دینے سے عورتوں کو اور جواز تفریق کا زوجین میں اور امر عدل و انصاف کا اور اعراض شہادت میں اور نہی کفار کی محبت سے اور حکم ایمان لانے کا رسول پر اور نہی دین میں غلو کرنے سے۔ اور نہی ادائے شہادت میں اور نہی کفار کی محبت سے اور حکم ایمان لانے کا رسول پر اور نہی دین میں غلو کرنے سے۔ اور نہی تثلیث سے اور شرح کلالہ کی اور حکم اس کا انتہی گویا کہ یہ سورہ کا فل جمع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمام احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اس میں کچھ مذکور نہیں فضائل سے اس میں مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ کی اور فضیلت و ضرورت قتال کی واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کی فاعلین پر اور فضیلت استتقاء کی اور فضیلت اسلام کی اور ملت ابراہیمی کی اور فضیلت خیر و عفو کی اور فضیلت و اجر مومنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ جنگل مارنے کی اور ذمہ سے مذمت اکل مال یتیم کی اور مذمت عصیان کی اور مذمت حرام خور کی اور مذمت

بخیل کی اور مذمت افترا کی خداوند تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنے کی اور مذمت تارکان ہجرت کی اور نہی ان سے محبت کرنے سے اور خرابی اور رسوائی تارکان ہجرت اور مذمت خائنین کی اور مذمت اس کی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندھے اور مذمت نافرمانی رسول کی اور مذمت کفر کی اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت ان کی اور مذمت عیبت کی اور جواز اس کا مظلوم کے لیے اور چھ خصائل مذمومہ یہود کے یعنی نقص یشاق اور کفر اور قتل انبیاء اور غلبہ کہنا اپنے قلوب کا اور بہتان باندھنا مریم علیہ السلام پر اور دعویٰ قتل عیسیٰ علیہ السلام اور چار خصلتیں ان کی یعنی ظلم اور اللہ کی راہ سے روکنا اور کھا جانا لوگوں کے مال فریب سے اور سو دلینا اور مذمت اللہ کی عبادت سے تکبر کرنے کی اور بہت سے امور ضروری اور بکلام آنداس میں مذکور ہیں چنانچہ پیدائش انسان کی ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرط اس کے قبول ہونے کی اور ارادہ الہی متعلق ہونا واسطے بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت سے اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصیانا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانے کا قبل اس کے کہ چہرے ان کے مسخ ہو جاویں اور بخشنے نہ جانا شرک کا اور شکایت جیت اور طاعت کی اور لڑنا کافروں کا طاعت کے لیے اور مومنوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور برائی ان کی جو پہلے سے مشتاق جہاد تھے اور بعد فرض ہونے کے قبل و قال کرنے لگے اور پہنچا موت کا بہر حال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو خدا کی جانب اور شر کو نبی کی جانب اور جواب اس کا اور عین اطاعت خدا ہونا اطاعت رسول کا اور بیان اس کا کہ منافق بے تحقیق خبر بد مشہور کر دیتے ہیں۔ اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کی لڑائی بند ہو جاوے گی یعنی ان کو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نہ رہے گی اور بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر نہ ہونا اکثر مشوروں کا مگر جو صدقہ وغیرہ کے لیے ہو یا صلح کے واسطے اور منع علیہم ہونا پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا۔

وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد نے یہود میں سے حضرت عمر بن خطابؓ سے کہ اے امیر المومنین اگر ہمارے اوپر اتنی یہ آیت ایوم اکملت لکم دینکم یعنی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ آج کے دن پورا کر دیا میں نے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین انتہی تو بیشک ہم اس دن کو عید ٹھہراتے یعنی کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آیت کس دن اتری ہے یہ آیت

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَوَيْلُنَا أَنْزَلْتَ هَذِهِ آيَةَ الْيَوْمِ أَكْمَلْتَ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَّمْتَ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَسَاحِبَتِكُمْ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا لَا تَخْذُ نَاذِلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ أَنْزَلْتَ هَذِهِ آيَةَ أَنْزَلْتَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ -

روز کے دن جمعہ کے روز یعنی ہم کو عید ٹھہرانے کے روز وہ خود عید ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ دِينُكُمْ وَاتَّقُوا دِينَكُمْ نِعْمَتِي وَمَا صَنَيْتُ لَكُمْ إِلَّا سَلَامًا دِينًا وَعَيْدًا يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَأَتَّعَدْنَا يَوْمَهَا عَيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا مَعْ تَنَزَّلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ -

روایت ہے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے کہا کہ پڑھی ابن عباس نے یہ آیت اَلْيَوْمِ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّقُوا دِينَكُمْ اور ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیت اتنی ہم پر تو ہم بے شک اس دن کو عید مقرر کرنے سے ابن عباس نے کہا یہ نازل ہوئی ایسے دن میں کہ اس دن ہمارے یہاں دو عیدیں تھیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کی روایت سے۔

مترجم۔ اس آیت مبارک میں بڑی بشارت سے اول تو دین کامل ہونے کی دوسری نعمت الہی پوری حاصل ہونے کی تیسری عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اس کی عنایت ہونے کی الحمد للہ علی ذلک معالم میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن پانچ عیدیں جمع تھیں جمعہ اور عرفہ دو عیدیں مسلمانوں کی اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عیدوں کا کبھی نہ اس کے قبل ہوا اور نہ بعد ہو گا فقیر کہتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین میں کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کے نکالنے کی حاجت نہ رہی اب جو نیا کام نکالے وہ گویا کہ چھٹی انگلی ہے کہ وہ موجب عیب ہے اور معیب لاریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہو گیا اس کے بعد کوئی حکم اور فرض نہ آرا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد تھوڑے ہی دن زندہ رہے پھر گلزار دنیا سے تشریف لے گئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ الرَّحْمَنِ مَلَأَ سَعَاءً لَا يُعْيِضُهَا التَّلِيلُ وَالتَّهَامُ قَالَ أَسَا أَيُّكُمْ مَا أَلْفَقَ مِنْهَا خَلْقَ السَّمَوَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَعْضُ مَا فِي يَمِينِهِ مَرُوشَةً عَلَى الْمَاءِ بِمِيدَةِ الْأُخْرَى الْمَيْتَرَةُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ -

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ یا برکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خیر کرنے والا اور بھانے والا ہے نعمتوں کا اور رزق کا نہیں کم ہوتا ہے کسی طرح اور دن میں فرمایا آپ نے کہ خیال نہ کر کہ کتنا خرچ کر چکا ہوگا جب سے پیدا کیے آسمان سوا اب تک کچھ نہیں ہوا جو اس کے ہاتھ میں ہے اور عرش اس کا پانی پر تھا یعنی قبل پیدا کیش سموات کے اس کے

ہاتھ میں ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکانے جس کے لیے چاہے اور بلند کرتا ہے جس کے لیے چاہے یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور بے چاہتا ہے کم۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی وَتَقَالَتْ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُوبَةٌ فَغَلَّتْ أَيْدِيهِمْ، یعنی یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی ہم کو کچھ نہیں دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندھے ہوئے ہوں ان کے ہاتھ اور لعنت کئے گئے وہ اس کعبہ سے بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے مال

اور روایت میں ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لائے یعنی صفات الہی پر مثل ید و دہبہ وغیرہ کے بغیر اس کے کہ نفسیہ کرے اس کی باوجود ہم سے اس میں ایسا ہو کہا ہے بہت سے ائمہ ہدیٰ نے انہیں میں پس سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عیینہ اور ابن مبارک کہتے ہیں روایت کی جاویں یہ چیزیں اور اس پر ایمان رکھا جاوے اور نہ بیان کی جاوے کیفیت ان کی بھی اس سے کہا جاوے کہ اس کا ہاتھ ایسا ہے یا ویسا بلکہ صرف ایمان لایا جاوے کہ جیسے اس کی ذات ہے ویسا ہی اس کا ہاتھ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُسُ حَتَّى تَنُوتَ هَذِهِ الْأَيَّةَ وَاللَّهُ يَعْصِيكَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَمَ مِنْ أُنْقِيَانِي فَقَالَ لَمْ يَأْتِهَا النَّاسُ أَتَصِرُ قُبُورًا فَقَدْ عَصَيْتَنِي اللَّهُ -

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہرہ مقرر کیا سنانا آپ کی نگہبانی کے لیے یہاں تک کہ تیری یہ آیت دَا اللّٰهُ يَعْصِيكَ مِنَ النَّاسِ یعنی اللہ نگہبان ہے تیرا لوگوں کے شر سے سونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والوں سے اے لوگو! چلے جاؤ میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے جبریری سے انہوں نے عبد اللہ بن شقیق سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کی جاتی تھی اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہ کا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَعَتْ يَتُورًا يَبِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَتَلَوْهُمْ عُلَمَاءُ عَمْرٍو فَلَمْ يَتَّفِقُوا فَجَاءَ سُوهُمُ فِي مَجَالِسِهِمْ وَأَكَلُوهُمْ وَشَارَا بُوَهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ تَأْرِبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَثَكُثًا وَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطُرُوهُمْ أَطْرًا -

عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پڑ گئے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا ان کو عالموں نے اور وہ باز نہ آئے پھر علماء ان کے ساتھ بیٹھنے لگے ان کی مجلسوں میں اور کھانے پینے لگے ان کے ساتھ سو ما دیئے اللہ نے بعضوں کے دل بعض سے اور لعنت کی ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ سزا اس امر کی تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حدیث ترمذی سے بڑھ جاتے تھے کہا رومی نے پھر اٹھ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ تکبہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اس پر وہ کہہ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ نجات پاؤ گے تم یہاں تک کہ بخوبی نہ لکھو ظالم کو ظلم سے اور نہ دلواد وحق مظلوم کا اس سے۔

ف عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت میں عبد اللہ بن مسعود کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابی الوضاح سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بدیمہ سے وہ ابو عبیدہ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور بعضوں نے کہا روایت ہے ابی عبیدہ سے وہ روایت کرتے ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَتَأْوَقِعَ
فِيهِمُ النَّقْصُ كَمَا اتَّخَذُوا فِيهِمْ يَدِي أَخَاهُ
يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَتَمَادَى عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْغَدُ
لَمْ يَمْنَعْهُ مَا سَأَى مِنْهُ أَكِيلُهُ وَشَرِيْبُهُ
وَخَلِيْطُهُ فَضَرَبَ اللَّهُ مُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِيَعْضٍ
وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ لِعِبْنِ الدِّينِ كَفَرُوا
مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى
ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ
وَقَرَأَ حَتَّى يَكْفُؤَ كَأَنَّهُ يُؤْمِنُونَ
يَا اللَّهُ وَاللَّيْلِي وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا
اتَّعَدُوهُمْ أَوْ لِيَاءٌ وَلَكِن كَثِيرًا مِنْهُمْ
فَاسْتَفُوتَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ مُتَكَلِّمًا فَجَلَسَ
فَقَالَ رَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدِي الظَّالِمِ فَتَطْرُقُوا
عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا -

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جب نقصان ایمان آگیا تو یہ
حال تھا کہ آدمی ان میں سے اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور
اس کو روکتا تھا پھر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکھتا کہ یہ باز
نہیں آتا تو نہ روکتا اس کو وہ گناہ خود دیکھتا تھا گنہگار سے اس کے
ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پھر ملا دینے اللہ تعالیٰ
نے بعضوں کے دل بعض سے اور اترا ان کے حق میں قرآن اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے لعنت کئے گئے جو منکر ہوئے بنی اسرائیل سے داؤد اور
عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے
اور حد پر نہ رہتے اور پڑھا آپ نے ان آیتوں کو یہاں تک کہ پہنچے
تو کانٹاؤ یؤمنون باللہ سے آخر تک یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر
وہ ایمان رکھتے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اترا اس پر تو نہ بناتے
گنہگاروں کو دوست و لیکن اکثر ان میں بے حکم ہیں کہ ہا راوی نے
اور نبی اللہ کے تکیہ لگائے ہوئے تھے سواٹھ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پانچ
تم عذاب الہی سے جنت تک کہ نہ پکڑ لو یا تم ظالم کا اور نہ مال کرو اسے حق کی طرف بخوبی۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے کہا کہ لکھو ادیا چھ کو ابو داؤد نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن مسلم بن ابی الوصاح
نے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بدیمہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔
مترجم۔ ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اہل بدع اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے مخالفت اور محبت رکھتے
ہیں اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور ان سے اجتناب اور
احتراز نہ رکھا اللہ تعالیٰ نے عذاب عام ساری قوم پر بھیج دیا کہ سب نیک و بد ہلاک ہو گئے۔ جیسے نیکوں کو نیکی ضرور
ہے اسی طرح بدوں سے اجتناب و احتراز پر ضرور ہے۔

ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہیں
جب گوشت کھاتے ہوں تو پریشان پھرتا ہوں عورتوں کے لیے
اور پکڑ لیتی ہے مجھ کو شہوت میری سو میں نے حرام کیا ہے اپنے
اوپر گوشت پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَخْتَرِكْ لِعِبْنِ الدِّينِ وَالْوَمْتِ حَرَامٌ كَمَا يَكْفُرُ جِزْرِي جَوْحَلَالِ كَيْسِ
اللَّهِ تَعَالَى نَبِيًّا سَبِيًّا أَوْ رَحْمَةً سَبِيًّا وَرَحْمَةً سَبِيًّا وَرَحْمَةً سَبِيًّا
مَنْ فَاتَهُ مِنَ الْمَرْغَبِ الْمَعْتَدِينَ
وَكُلُوا مِمَّا سَأَلَ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا -

رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ اس میں سے کہ دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے عثمان بن سعد کی سند کے سوا اور سند سے مرسلہ کہ اس میں ذکر نہیں ابن عباس سے روایت ہونے کا اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاف نے عکرہ سے مرسلہ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ
بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنَاتٍ شَفَاءٌ فَتَزَلَّتِ الَّتِي فِي
الْبَيْمَةِ يَا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلٌّ فِيهِمَا
أَشْرُكِيْنَا كَأَيَّةِ قَدْحِي عُمَرُ فَقُرَأَتْ عَلَيْهِ قَالَ
اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنَاتٍ شَفَاءٌ فَتَزَلَّتِ
الَّتِي فِي النَّسَاءِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرُبُوا
الْقُلُوبَةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى قَدْحِي عُمَرُ فَقُرَأَتْ عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنَاتٍ شَفَاءٌ
فَتَزَلَّتِ الَّتِي فِي الْمَأْتِدَةِ إِنَّمَا يُرِيدُ
الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ
فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ إِلَى قَوْلِهِ فَهَلْ آتَيْتُمْ
مُتَّفِقُونَ قَدْحِي عُمَرُ فَقُرَأَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ
أَنْتَهَيْنَا أَنْتَهَيْنَا۔

روایت ہے حضرت عمر سے کہا انہوں نے کہ یا اللہ
پاکو دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف سوا تری
وہ آیت جو سورہ بقرہ ہے یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ آخِرَ آيَةٍ
تک یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے حکم شراب کا اور جوئے کا کہہ دے تو کہ ان
دونوں میں گناہ ہے بڑا اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور گناہ ان کا بڑا ہے
ان کے فائدوں سے پھر بلائے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور پڑھی گئی ان کے
آگے یہ آیت پھر کہا انہوں نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے
شراب کا حکم صاف صاف پھر تری وہ آیت جو سورہ نسا میں ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرُبُوا الْمَسْجِدَ الَّذِي فِيهِ يَتْلَى
وَالْوَيْلُ لِلَّذِينَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ غَافِلِينَ اور پڑھی گئی آپ کے آگے یہ آیت پھر کہا آپ نے یا اللہ بیان
کر دے ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پس تری وہ
آیت جو سورہ مائدہ میں ہے إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ

الْعَدَاوَةَ الْآيَةَ یعنی شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ ڈال دیوے تمہارے درمیان عداوت اور بعض شراب اور جوئے کے سبب
سے اور تری یہ آیت کہہ لے اَنْتُمْ مُتَّفِقُونَ تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب تو تم باز رہو گے یعنی شراب اور جوئے سے
یا اس کا حکم پوچھنے سے پس کہا عمر نے باز رہے ہم باز رہے ہم۔

ف اور مروی ہوئی یہ حدیث اسرائیل سے مرسلہ روایت کی ہم سے محمد بن عمار نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے
اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بلیسرہ سے کہ عمر بن خطاب نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے لئے حکم شراب
کا صاف صاف پھر ذکر کی روایت مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے۔

عَنْ الْبَرَاءِ وَقَالَ مَا تَرَى مِنْ أَهْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَعْتَرِ مَا الْخَمْرُ
فَلَمَّا حُرِّمَتْ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِأَمْحَارِنَا
وَقَدْ مَا تَوَاشَرُوا بِشُرْبِ الْخَمْرِ فَتَزَلَّتِ لَيْسَ عَلَى
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا

روایت ہے برابر بن عازب سے کہا انہوں نے کہ مر گئے
چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے قبل شراب حرام ہونے
کے پھر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگے لوگ کیا حال ہو گا ہمارے
ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے پس انہوں نے یہ آیت لکھی
عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا

لَا تَأْتِي الشُّرَاةَ وَأَمْنًا أَوْ عِدَادَ الصَّالِحَاتِ

ایمان لے کر اور عمل کیے نیک اس چیز میں جو کھائی انہوں نے یعنی قبل امت کے جب تقویٰ اختیار کیا انہوں نے اور ایمان لائے اور عمل کیے اچھے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحاق سے بنی روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشیر نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے کہا بنی اسحاق نے کہا برابر بن عازب نے انتقال کیا کئی شخصوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے باروں سے اور وہ شراب پیا کرتے تھے پھر جب نازل ہوئی حرمت شراب کی کہا کئی شخصوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے باروں میں سے کیا حال ہوگا ہمارے ان باروں کا جو مرگئے شراب پیتے ہوئے اہل راوی نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا آخر آیت تک۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَأْرَسُونَ اللَّهَ أَمَا آيَةُ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ شِرْبُ يَوْمِ الْحَمْرِ لَمَّا نَزَلَتْ تَهْرُوجُ الْغَمْرِ نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے تو کہ جو لوگ مر گئے شراب پیتے ہوئے اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کی حرمت اتر چکی تھی پس اتر ہی یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مِنْهُمْ

روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ جب اتر ہی یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بھی ان میں سے ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَبِاللَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَتَوَقَّطْتُ نَعْمَ لَوْجِبَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُونَ عَنَ أَشْيَاءٍ آتَتْ تَبَدُّ لَكُمْ سُؤُوكُمْ

حضرت علی سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتر ہی وَبِاللَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ یعنی لوگوں پر فرض ہے ارادہ کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھتا ہو اس کے راہ کی عرض کی صحابہ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے پس چپ ہو رہے آپ پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے فرمایا آپ نے نہیں اور فرمایا اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو ہر سال میں ہو جاتا پس اتار ہی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اے ایمان والو مت سوال

marfat.com اگر بہت سی چیزوں سے کہ اگر بیان کی جاوے تو تمہارا گوارا ہے

الْقَبْرِ عَلَى الْعَمَلِ فِيهِمْ مِثْلُ آخِرِ
خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ مَعْلِكُمْ قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَمَا أَدْنَى غَيْرُ عُنْتَبَةَ قَبِيلِ
بِأَرْسُولِ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِثْلًا أَوْ
مِنْكُمْ قَالَ لَا بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا
مِنْكُمْ -

بیمار لیوں کے سبب سے عمل ہے اس لیے کہ بے شک بعد تمہارا
ایسے دن ہے کہ ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چٹکاری یا کھڑکی میں
لینا ماہل سنت کو ان دنوں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر
جو عمل کرتے ہوں مثل تمہارے کہا عبد اللہ بن مبارک نے جو
راوی اس حدیث کے ہیں اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عنبد کے سوا
اور راویوں نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اسے رسول اللہ کے ثواب
پچاس آدمیوں کا ہم میں سے یا پچاس آدمیوں کا اس زمانے کے لوگوں سے فرمایا آپ نے نہیں بلکہ پچاس آدمیوں کا تم میں سے -

ف یہ حدیث حسن ہے عزیز ہے -

مترجم - غرض یہ ہے کہ جب عوام کا یہ حال ہو کہ نخیل و کنجوس مکھی چوس ہو جاویں اور اپنی ہوائے نفسانی اور وساوس
شیطانی کے سوا کسی کی بات ان میں اثر نہ کرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے پرجاویں کہ آخرت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور ہر
شخص اپنی ہی زڑ ہانکنے لگے خود رائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سنے اور ان کی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اس وقت آدمی کو چاہیے
کہ ان سے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قائم رہے اور ان نابکاروں کا ساتھ چھوڑ دیجے اور آیت مذکورہ
کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھے کہ اگر یہ ہماری بات نہ مانیں گے تو ہمارا کیا بگڑے گا -

روایت ہے تمیم دارمی سے اس آیت کے شان نزول میں
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةٌ بَيْنَكُمْ إِذَا أَحَضَرَ أَحَدَكُمْ
الْمَوْتَ لِعِنِّي أَلَيْمًا وَالْوَكُوفُ بِمِثْلِهَا فِي رَمِيَانِ أَطْنِي حَبِيبِ
جاءے تم میں سے کسی کو موت وقت وصیت کے تم میں سے دو
شخص ہیں معتبر کہا تمیم نے بری رہے اس سے سب لوگ سوا
میرے اور عدی بن بدر کے اور یہ دونوں نصرانی تھے کہ شام
کو آتے جاتے تھے اسلام سے پہلے سو دونوں گئے شام کو تجارت
کے لیے اور ان کے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اس کو بدیل بن
ابی مریم کہتے تھے تجارت کے لیے اس کے ساتھ ایک پیالہ چاندی
کا تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دوں اور وہ اس کے تجارت
کے مال میں بڑی چیز تھی سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اس
نے ان دونوں کو اور حکم کیا ان کو کہ پہنچا دینا تر کہ میرا میرے گھول
کو کہا تمیم نے جب وہ مر گیا لے لیا ہم نے وہ پیالہ اور بیچا اس
کو اور تقسیم کر لیا اس کو میں نے اور عدی بن بدر نے

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةٌ بَيْنَكُمْ إِذَا أَحَضَرَ
أَحَدَكُمْ الْمَوْتَ قَالَ بَرِيَّةُ النَّاسِ مَتَا غَيْرِي
وَعِدُّ عِدِّي بَيْنَ بَدَاءٍ وَكَأَنَّا نَصْرَانِيَّةً
يُخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَأَتِيَا
الشَّامَ لَتَجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلَى لَيْثِي
سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بَدِيلُ بْنُ أَبِي مَرِيَمٍ تَجَارَتَهُ
وَمَعَهُ جَامٌ مِثْنُ فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْمَلِكُ وَ
هُوَ عَظِيمٌ تَجَارَتُهُ فَمَرَضَ فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا
وَأَمْرُهُمَا أَنْ يُبْلِغَا مَا تَرَكَ أَهْلُهُ قَالَ تَمِيمٌ
فَلَمَّا مَاتَ أَحَدُنَا ذَلِكَ الْجَامُ فَبِعْنَاهُ بِأَنْفِ
وَرَاهِمِ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعِدِّي نِصْفَ
بَدَاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمُ
مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدَا الْجَامَ فَسَأَلُوهُمَا عَنْهُ

فَقُلْنَا مَا تَشْكُرُ عِنْدَ هَذَا وَمَا دَعَا
 إِلَيْنَا غَيْرُهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا أَسْكَمْتُ
 لِعَدِّ قُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ تَأَثَّمْتُ مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ
 أَهْلَهُ فَأَخْبَرْتُهُمْ الْخَيْرَ وَأَدْبَيْتُ إِلَيْهِمْ
 خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ
 عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا فَأَتُوا بِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَاءً لَهُمْ لِبَيْتِهِ
 فَلَمْ يَحِدُوا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ
 بِمَا يَعْظُمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ فَصَلَّتْ
 فَأَتَى اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةً
 بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلَى
 قَوْلِهِ أَوْ يَخَافُوا أَنْ تَكُونَ آيْمَانُكُمْ
 بَعْدَ آيْمَانِهِمْ فَكَامَ عَمْرُ بْنُ الْعَاصِ وَرَاحِلٌ
 آخِرًا فَعَلَقًا فَكُرِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةُ دِرْهَمٍ
 مِنْ عِدَّتِي بَيْنَ بَدَائِعِ -

پانچ سو درہم عدلی بن بدار سے۔

پھر جب اُنے ہم اس کے گھر والوں میں دے دیا جو کچھ ہمارے پاس
 تھا اور نہ پایا انہوں نے وہ پیالہ پھر پوچھا انہوں نے ہم سے تو ہم نے
 کہا کہ نہیں چھوڑا اس نے اس کے سوا کچھ اور نہیں دیا ہم کو اس نے کچھ
 سوا اس کے کہا تمہیں نے پھر جب میں اسلام لایا بعد اس کے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس گناہ سے ڈرا اور
 اس کے گھر والوں کے پاس آیا اور خبر دی میں نے ان کو پیالہ کی
 اور ادا کر دیے میں نے ان کو پانچ سو درہم اور خبر دی میں نے ان
 کو کہ میرے رفیق یعنی عدلی پر مثل اس کے ہیں سو پکڑ لائے وہ لوگ
 عدلی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مانگا آپ نے ان
 سے بیٹہ یعنی گواہ سوز پائے انہوں نے گواہ سو حکم کیا آپ نے ان
 کو کہ عدلی سے قسم لو اس چیز کی کہ اس کے دین والے بڑا جانتے
 ہوں پس قسم کھالی اس نے یعنی جھوٹی سوا تار می اللہ تعالیٰ نے یہ
 آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ بَعْدَ
 آيْمَانِهِمْ فَكَامَ عَمْرُ بْنُ الْعَاصِ وَرَاحِلٌ آخِرًا
 یعنی بدیل کے وارثوں میں سے اور قسم کھائی انہوں نے یعنی اس بات
 پر کہ عدلی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس پھین بیٹے

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث روایت کی
 ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت ان کی ابو النضر ہے اور پھوڑ دیا اس سے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ
 صاحب تفسیر ہیں یعنی مفسرین میں جو کلبی مشہور ہے وہ یہی شخص ہے سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ کہتے تھے کہ
 محمد بن سائب کی کنیت ابو النضر ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابی النضر مدینی کی ابی صالح سے جو مولیٰ ہیں
 ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھ تھوڑی چیز اس روایت میں سے ابن عباس سے بطور اختصار کے اور سند سے۔

روایت ہے ابن عباس رضی سے کہا کہ نکلا ایک مرد بنی سہم
 کے قبیلہ کا تمیم داری اور عدلی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ میں مر گیا
 کہ وہاں کوئی مسلمان نہ تھا پھر جب تمیم داری اور عدلی اس کا
 ترکہ لے کر آئے تو سہمی کے وارثوں نے اس میں ایک پیالہ چاندی
 کا پایا اور اُس نے اسے سے پھر قسم کھالی تمیم اور عدلی کو رسول

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَاحِلٌ مِّنْ
 بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَعِدَّتِي بَيْنَ بَدَائِعِ
 فَمَاتَ الشَّهِيدُ بِأَرْضِ كَيْسٍ بِمَاءِ مَسِيلٍ فَلَمَّا
 قَدِمَا بَنُو كَيْسٍ فَكَلَّمَا جَا مَائِينَ فَبَدَّ مَخْوَصًا
 بِاللَّهِ فَاخْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدُوا الْعَجَامَ بِمَكَّةَ فَأَقْبَلُوا
 اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَيْمِيمٍ وَعِدَاتِي فَمَا مَا رَجُلَانِ مِنْ
 أَوْلِيَاءِ السُّهْمِيِّ فَعَلَفَ بِاللهِ لَشَهَادَتَنَا أَحَقُّ مِنْ
 شَهَادَتِهِمَا فَإِنَّ الْعَجَامَ لَيَصَاحِبُهُمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ الْآيَةُ
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یا یا وہ پیالہ مکہ میں اور کہا ان لوگوں نے
 کہ ہم نے تیمیم اور عدی سے خریدیا ہے سو کھڑے ہوئے سہمی کے
 وارثوں میں سے دو شخص اور انہوں نے قسم کھائی اللہ کی اور کہا کہ
 ہمارے گواہی سچی ہے ان دونوں کی گواہی سے اور پیالہ ہمارے
 ہی آدمی کا ہے کہا ابن عباس نے کہ اس بارے میں یہ آیت اتری
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ الْآيَةُ

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابی زائدہ کی۔

مترجم پوری آیت معہ ترجمہ یہ ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَفَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتَ حِينَ التَّوْبَةِ
 أَشَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخِرَ انِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ صَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْسَبُوا
 مِنْ تَعْبُدِ الصَّلَاةَ فَيُقْسِمِينَ بِاللهِ إِنْ أُرْتَبْتُمْ لَأَنْتُمْ صَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْسَبُوا
 نَكْتُمْ شَهَادَةً اللهُ إِنَّا إِذَا تَمِينُ الْأَشْيَاءِ هَ فَإِنَّ عُدَّتْ عَلَى أَنْفُسِهَا اسْتَحَقَّ إِشْمًا فَآخِرَ انِ
 يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمَا لَأَوْ كِيَانِ فَيُقْسِمِينَ بِاللهِ لَشَهَادَتِنَا
 أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا عَدَدْنَا إِنَّا إِذَا تَمِينُ الْأَشْيَاءِ هَ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 اے ایمان والو! گواہ تمہارے اندر جب پہنچے کسی کو تم میں سے موت جب لگے وصیت کرنے و شخص معتبر چاہیں تم میں
 سے یا دو اور ہوں تمہارے سوا اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم پر مصیبت موت کی دونوں کو کھڑا کرو بعد نماز کے
 پھر وہ قسم کھا دیں اللہ تعالیٰ کی اگر تم کو شبہ پڑے کہیں ہم نہیں بیچتے قسم مال پر اگرچہ کسی کو ہم سے قرابت ہو اور ہم نہیں چھپاتے
 اللہ تعالیٰ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پھر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونوں حق و باگئے گناہ سے تو دو اور کھڑے ہوں ان کی
 جگہ کہ جن کا حق و باگئے ان میں سے جو بہت نزدیک ہیں پھر قسمیں کھائیں اللہ کی کہ ہمارے گواہی ٹھیک ہے ان کی گواہی سے
 اور ہم نے زیادتی نہیں کی اگر ایسا کریں تو ہم بے انصاف ہیں۔

عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اتراد سترخوان آسمان سے کہ اس میں روٹی اور گوشت
 تھا اور حکم ہوا کہ خیانت نہ کریں اس میں اور جمع نہ کریں کل کے
 لیے پھر خیانت کی انہوں نے اور جمع کیا اور اٹھا رکھا کل کے لیے
 سو ہو گئی ان کی صورت بند اور سور کی۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنزِلَتِ الْمَائِدَةُ
 مِنَ السَّمَاءِ خُبْرًا وَكُفْرًا وَمَكْرًا أَنْ لَا
 يَخُونُوا وَلَا يَدْعُرُوا الْغَيْبَةَ وَأَوْادَ خُرْفِي وَأَرْفَعُوا
 لِقَدِّ قَمَسَعُوا قَدَدَةً وَخَنَائِرًا نِيرًا۔

ف اس حدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قنادہ سے انہوں
 نے خلاص سے انہوں نے عمار سے موقوفاً اور ہم اس کو مرفوع نہیں جانتے مگر حسن بن قزعه کی سند سے روایت کی ہم
 سے حمید بن مسعود نے انہوں نے سفیان marfat.com سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مانند اس کے اور مرفوعاً

ہیں لے اس کو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزحہ کی روایت سے اور حدیث مرفوع کی کوئی اصل ہم کو معلوم نہیں ہوئی۔

ترجمہ۔ مانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کی امت پر اترا تھا اور مفسرین کے بہت اقوال ہیں کہ اس میں کیا چیز ہے
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَلْقَى عِيسَى حُجَّتَهُ
 قَالَهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى
 مَا مَرَّ بِمِثْلِكَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوا مِنِّي
 قِيَامًا يَا مَعْشَرَ الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا هُوَ مَرَّيْرَةٌ
 مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَاهُ اللَّهُ
 بِحُجَّتِكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ
 بِحَقِّي الْآيَةَ كَلَّمَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ سکھلا دے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ
 علیہ السلام کو حجت ان کی اور تعلیم کر دی اللہ تعالیٰ نے اور یہ بات
 اس آیت کی تفسیر میں کہی دَاذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى اذْ لَيْعَنِي جَب فَرَطُ
 گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا
 لوگوں سے کہ ٹھہر لو مجھ کو اور میری ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا
 ابو ہریرہؓ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر سکھلا دیا اللہ
 تعالیٰ نے جواب اس کا عیسیٰ علیہ السلام کو

آیت تک یعنی پاک ہے تو میری طاقت کہاں ہے کہ میں کہوں جو میرا حق نہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ۔ بغوی میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ اور مریم سے یہ سوال کرے گا ان کے ہر بن ہوئے سے
 ندیاں بہنے لگیں گی اور مارے خوف کے ٹھرانے اور کانپنے لگیں گے سبحان اللہ کیا عظمت ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ جس کے
 ال میں دہرے اڑے جاتے ہیں کیا مجال ہے کسی نبی و ولی کی کہ معبودیت میں اللہ کا شریک ہونے کا دعویٰ کر سکے معاذ اللہ
 ذلک اور اللہ تعالیٰ یہ تماشا مشرکوں کے ذلیل و خوار کرنے کے لیے میدان قیامت میں دکھلا دے گا کہ سب معبودان باطل
 اور نصرت سے مایوس ہو جاویں اور جان لیں کہ ہم نے جو کچھ کہ نذریں نیازیں اولیاء اور انبیاء کی کھنیں اور سجدے
 کو ع قبروں اور چلوں کو کیے تھے وہ سب ضائع ہو گئے اب حسنت ہمارے ہمارے منبتنا اور خیرات و صدقات ہمارے
 منثور ہو گئے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ آخِرُ سُورَةِ
 الْآخِرِ سُورَةُ الْمَائِدَةِ وَالْقِيَامِ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا انہوں نے
 اخیر سورت جو نازل ہوئی سورہ مانکہ اور فتح ہے۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی

ترجمہ۔ سورہ مانکہ ایک نوحان نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے زمین پر پچھایا ہے اور الوان
 نعمائے دینی و دنیوی اس میں چن دیئے ہیں حفاظ و قرار بلکہ تمامی علماء و فقہاء اس کے زلہ ربا ہیں احکام فقہیہ سے
 میں بہت کچھ مسطور ہے کہ خلاصہ اس کا یہاں لکھنا منظور ہے ان میں سے امر بوفائے عہد اور حلت انعام کے اور حرمت
 حلت احرام میں اور نہی اطلاق سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام میں روکنے سے کافروں کو ضد سے اور حرمت دس
 کی یعنی بیتہ اور دم اور لحم خنزیر اور نا اطلاق بغیر اللہ اور متحنقہ اور موقوذہ اور مترویہ اور نطیجہ اور ما اکل السبع اور
 النصب اور تقسیم بالازلام کے اور حکم مصنطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کی عورتوں اور

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ
فَوْقِكُمْ أَوْ مِّنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّمَا كَانَتْ تَأْوِيلَهَا بَعْدَ -

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا
وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شِقِّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا لَا نُظْلَمُ نَفْسَهُ قَالَ
لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ شُرُوكُ آلِهَتِكُمْ تَسْمَعُونَ
مَا قَالُوا لَقَمَانُ لِابْنِهِ يَا بَنِيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ
إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

شُرک ہے کیا نہیں سنا تم نے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ اے میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسی کو اس لیے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنی مراد ظلم سے گناہان صغیرہ نہیں بلکہ اکبر کیا شرک مراد ہے۔
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ مَتَكًا عِنْدَ عَائِشَةَ
فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مِّنْ تَكَلُّمٍ بِوَاحِدَةٍ
مِنْهُنَّ فَقَدْ أَظْمَرَ الْقُرْبِيَّةَ عَلَى اللَّهِ مِنْ تَرَاوَعَمَ
أَنَّ مُحَمَّدًا أَرَامَى رَأْيَهُ فَقَدْ أَظْمَرَ الْقُرْبِيَّةَ عَلَى اللَّهِ
وَاللَّهُ يَقُولُ لَا تَدْرِكُهُ الْإِنْفَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ
الْإِنْفَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَتْ لِيَشْرِدَ
أَنْ يَكْتُمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِرًا أَوْ حِجَابٍ
وَكُنْتُ مَتَكًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
انظري نبيي ولا تعجلي نبيي أليس الله تعالى يقول ولقد
سأه أنزلت أهدى ولقد سأه بالافق المبين
قالت أنا والله أول من سأه رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن هذا قال إنما ذلك

روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا قُلْ هُوَ الْقَادِرُ یعنی کہہ دے تو اے محمد کہ اللہ قادر ہے اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ بیشک یہ عذاب آنے والا ہے اور ابھی تک نہیں آیا۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا انہوں نے جب نازل ہوئی یہ آیت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم، یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گراں ہوا مسلمانوں پر اور عرض کی لوگوں نے کہ اے رسول اللہ کے کون ہم میں سے ایسا ہے کہ ظلم نہیں کرتا اپنی جان پر فرمایا آپ نے اس کا یہ مطلب نہیں مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہیں سنا تم نے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ اے میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسی کو اس لیے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنی مراد ظلم سے گناہان صغیرہ نہیں بلکہ اکبر کیا شرک مراد ہے۔

مسروق سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا تھا سو فرمایا انہوں نے کہ اے اباعائشہ تین باتیں ہیں کہ جس نے کہی ان میں سے ایک بھی اس نے بھوٹ باندھا اللہ تعالیٰ پر جس نے کہا کہ محمد نے دیکھا اپنے رب کو یعنی شنب معراج میں تو اس نے بڑا بھوٹ باندھا اللہ پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْإِنْفَارُ یعنی نہیں پاسکتیں اس کو آنکھیں اور وہ لیتا ہے آنکھوں کو اور وہ لطیف و خبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں طاقت ہے کسی بشر کی کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی بھیجنا یعنی بواسطہ جبرئیل کے یا کلام کرنا پر وہ کے پیچھے سے اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا سو اٹھ بیٹھا اور کہا میں نے کہ اے مومنوں کی ماں مجھے مہلت دیجیے اور جلدی مت کیجئے کیا اللہ

Marfat.com

مَا أَيْدِي فِي الصُّومَةِ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا خَيْرٌ مَّا تَتَّبِعُونَ
 الْمَوْتِينَ مَا أَيْدِيَهُمْ مِنْهُمَا مِنَ السَّمَاءِ سَادًا
 عَظَمَ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَ
 أَنْ تَرَعَمَ أَنْ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ يَقُولُ
 اللَّهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
 وَإِنْ تَرَعَمَ أَنْتَ يَعْلَمُ مَا فِي غَيْبِ فَقَدْ
 أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ
 لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبِ
 إِلَّا اللَّهُ -

کو محمد نے دوبارہ اور فراموش یعنی بے شدہ ہیں اس کو محمد
 نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا حضرت عائشہ نے قسم
 ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے سب سے پہلے پوچھیں یہ آیتیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے کہ مراد ان آیتوں سے دیکھ
 ہے جبرئیل کا اور نہیں دیکھا میں نے جبرئیل کو اس صورت میں کہ
 وہ پیدا کئے گئے ہیں مگر انہیں دو مرتبہ میں دیکھا میں نے ان کو
 آسمان سے اترتے کہ بھریا تھا ان کے جسم کی جڑ ان کے آسمان و
 زمین کے بیچ کو اور فرمایا حضرت عائشہ نے جس نے کہا کہ محمد نے
 چھپالی کچھ چیز اس میں سے جو اتاری اللہ تعالیٰ نے ان پر پس بھوت
 باندھا اس نے اللہ پر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول پہنچ
 دے جو اتر تیرے اوپر تیرے رب کی طرف سے اور جس نے کہا کہ محمد کو معلوم ہے جو کل ہونے والا ہے تو اس نے بھوت باندھا
 اللہ پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں جانتا کوئی آسمان و زمین والوں میں سے غیب کو سوا اللہ تعالیٰ کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَى نَأْسُ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَنَّا كُلُّ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللَّهُ فَانزَلَ
 اللَّهُ فَكَلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ
 يَا أَيَّتُهَا الْمُؤْمِنِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ
 إِتَّكُمُ كَمَا تَكُونُونَ

روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا انہوں نے کہ چند
 لوگ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی
 کہ اے رسول اللہ کے کیا کھاویں ہم اس چیز کو کہ قتل کی ہم نے
 یعنی جانور مذبح کو اور نہ کھاویں ہم اس کو کہ قتل کیا اس کو اللہ
 تعالیٰ نے یعنی بیتہ کو سوا تارمی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فَكَلُوا
 سے مشرکوں تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابن عباس سے
 اور روایت کی بعضوں نے عطار بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلہ۔
 مترجم۔ پوری آیت مع ترجمہ یوں ہے فَكَلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ يَا أَيَّتُهَا الْمُؤْمِنِينَ
 یعنی سو تم کھاؤ اس میں سے جس پر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اس کی آیتوں پر یقین رکھتے ہو اور اس کے بعد کئی آیتوں کے پیچھے
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا تَأْكُلُوا مِمَّا كَلِمَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَبُؤْسُونَ إِلَى
 آذُنِيَّاهُمْ لِيَجَادُواكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِتَّكُمُ كَمَا تَكُونُونَ ... اور اس میں سے نہ کھاؤ
 جس پر نام نہ لیا گیا ہو اللہ کا اور وہ گناہ ہے اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے بھگڑا کریں اور اگر
 نے ان کا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنی یہ www.marfat.com پنا مارا کھاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنی بیتہ نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ إِذَا أَحْرَجْتَهُنَّ كُنَّ نَفْسًا إِيْمَانًا لَمْ يَكُنْ أَمْتًا مِنْ قَبْلِ الْآيَةِ الدَّجَالُ وَالنَّابِئَةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ -
 ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہریوں کی تین چیزیں نفع نہ دے گا کسی کو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا پہلا ان میں دجال ہے دوسرا دابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اس کے سے یا فرمایا مغرب سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا أَهَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَكَلْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَكَلْتُبُوهَا بِعَشْرٍ مِثْلِهَا فَإِذَا أَهَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَكَلْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا فَإِنْ تَرَكَهَا وَمُرَّتْ بِهَا قَالَ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا فَكَلْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ مِنْ حَاءٍ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرٌ مِثْلِهَا
 اللہ تعالیٰ نے جو لوے ایک نیکی اس کے لیے دس گنی ہیں۔
 ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کا فرمانا یہ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا تو لکھو اس کی ایک نیکی پھر اگر وہ کر چکے تو لکھو اس کی دس نیکیاں اور جب قصد کرے برائی کا تو مت لکھو اس کے لیے پھر اگر کرے وہ تو لکھو اس کی ایک برائی پھر اگر چھوڑ دے اور کبھی فرمایا آنحضرت نے کہ نہ کرے وہ برائی یعنی بعد ارادے کے تو لکھو اس کے لیے ایک نیکی پھر پڑھی آپ نے یہ آیت من حیثہ سے آخر تک یعنی فرمایا

مترجم۔ سورۃ النعام اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے جو اس کے قدر نہ جانے وہ بدترین انام بلکہ کہترین انعام ہے اس میں احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کی جو اللہ کے نام پر ذبح ہو اور حرمت بیٹہ کی اور حرمت دم مسفوح اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ بغیر اللہ کی اور حرمت ہر ذمی ظفر اور شحوم غنم و بقر کی یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنے کا اور کیل و میزان کے پورا کرنے کا اور باتوں میں عدل کرنے کا اور عہد الہی کے پورا کرنے کا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتداء سے توراہ میں لکھے جاتے تھے اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ براہیم علیہ السلام کا معبود حقیقی کے تلاش کرنے کا اور رویت کوکب و قمر و شمس کے اور توحید ان کی اور برأت شرک سے اور اسامی مبارک اٹھارہ پیغمبروں کے اور اصلاح اور احسان اور توحید ان کی اور ضبط ہو جانا ان کے عملوں کا اگر خدا نخواستہ وہ شرک کرتے اور نادانیوں سے کفارناہنکار کی اعراض ان کا آیات الہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سے اور حقیر سمجھنا ان کا مومنوں کو اور جھٹلانا قرآن کو اور چھپانا یہود کا احکام توراہ کو اور قسمیں کھانا ان کے لیے اور ایمان لا دین اور نکالنا مشرکوں

کا اپنے معبودوں کے حصے حرث و انعام میں سے جیسے اس وقت کے مشرک پیروں کے نام کی جنگی مٹھی نکالتے ہیں اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھہرانا جنین کا عورتوں پر اور حلال کرنا بیتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیار کی اپنے جانب سے اور تذکیر بالآلاء اللہ سے مذکور ہے برکات سماویہ اور ارضیہ جو اگلے لوگوں پر تھے اور سولہ قدرتیں اللہ تعالیٰ کی کہ فلق حب و نومی ہے اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اس کا اور فلق الا صباح اور اسکان لیل اور حسیان شمس و قمر اور بنائے نجوم اور اثنائے النسان ایک جان سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبزیوں کا اور حب متراکب اور نخیل کا اور پیدا کرنا باغوں کا انگور سے اور زیتون اور انار سے اور تذکیر ساتھ خلق جنات و نخل و زرع مختلف الاکل و زیتون و رمان وغیرہ کے دوسرے مقام میں اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے چار پالیوں کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کے دو بھیڑ سے دو بکری سے اور دو اونٹ سے اور دو گائے سے اور تمنن ساتھ خلیفہ کرنے ہم لوگوں کے زمین میں وغیر ذلک من النعماء الکثیرة والا لآء الوافرة معرض اس سورہ مبارک میں تذکیر بالآلاء اللہ میں بہت اہتمام کیا گیا ہے اور ہزاروں نعمتیں دینی اور دنیوی جدا جدا بیان کی گئیں ہیں اور صفات الہی سے آیات قدرت اس کی جیسے زمین و آسمان کا بنا نا اور ظلمات و نور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سرو جہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سموات و ارض کا مالک ہونا اور اپنے بندوں کا مشکل کشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا ان پر بھیجنا اور ارواح کا سلب ہو کر اسی کی طرف جانا اور نجات دینا بندوں کو ظلمات برد بحر میں اور پکارنا بندوں کا اسی کو تضرع و خفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی اور تختانی پر اور شفیع و ولی نہ ہونا کسی کا بجز اس تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ارادہ الہی اور مالک ہونا اس کا قیامت کے دن اور علم و حکمت اس کی قیامت کے دن اور دس صفتیں ایک مقام میں مذکور ہیں یعنی ابداع سموات والارض اور نہ ہونا لڑکے اور جوڑو کا اس کے لیے اور پیدا کرنا سب چیزوں کا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شے پر اور دور ہونا نظروں سے اور لطیف و خبیر ہونا اور اثبات معبودیت کا ان سب صفتوں سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اس کی کہ چاہے تم کو فنا کر کے اوروں کو پیدا کرنا اور اسی طرح کے اور فوائد و منافع عمدہ عمدہ مذکور ہیں کہ جس کی تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نہ کریں علماء اور دعا گو چاہیے کہ غور و تامل سے اس سورہ مبارک میں نظر فرماویں اور حظوظ روحانیہ اور لذات ایمانیہ اٹھاویں تاکہ بعد مردن حسرت و افسوس سے بچیں اور لقمہ ندامت نہ کھاویں۔

وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی

عَنْ آسِيَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

يَه آيَةً فَلَمَّا تَجَلَّى مَا يَدُوعِي عَنِ جَبَلِ رَبِّهِ

سَلَّمَ قَدَاهُ فِي الْأَيَّةِ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِجَبَلِ جَعَلَهُ

بِرُكْبَتَيْهِمَا كَمَا قَالَ حَمَادُ بْنُ عَمْرٍو

وَمَا قَالَ حَمَادُ بْنُ عَمْرٍو أَوْ أَمْسَكَ سَلِيمًا وَف

marfat.com

کام میں لگاتا ہے اس کو دوزخ والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والوں کے عملوں سے پھر داخل کرتا ہے اس کو دوزخ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو سماع نہیں ہے عمر سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس اسناد میں مسلم بن یسار اور عمر کے بیچ میں ایک مرد کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَّ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنِي كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبَيْنَ نُورٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَنْ هُوَ قَالَ هُوَ لِأَبِي ذَرِّيَّتِكَ قَرَأَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبِيضُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْأُمَّمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمَرَاءَ سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَيُّ رَبِّ نَزَدَهُ مِنْ عُمَرَاءِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضَى عُمَرَاءُ دَمَجَاءَهُ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَالَ أَوْلَمْ يَتَّقِ مِنْ عُمَرَاءِ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَوْلَمْ تُعْطِهَا لِإِنِّكَ دَاوُدُ قَالَ وَجَعِدَ آدَمُ وَجَعِدَ مَثُ ذُرِّيَّتِهِ وَسَيِّدِ آدَمَ وَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطِيءُ آدَمَ فَخَطِيءَتْ ذُرِّيَّتُهُ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چھوٹی ان کی پلٹ اور نکلیں ان کی پلٹ سے وہ سب روحیں جن کو اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ان کی اولاد سے قیامت کے دن تک اور رکھ دی تھی ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک چمک نور کی پھر سامنے لایا اللہ تعالیٰ ان سب کو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدمؑ نے اے رب یہ کون لوگ ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ سب تمہاری اولاد ہیں پھر دیکھا ایک مرد کو ان میں سے اور بہت پسند آئی آدمؑ کو چمک ان کی آنکھوں کی بیچ کی اور کہا انہوں نے کہ اے رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ ایک مرد ہے اخیر کی امتوں کا تیری اولاد میں سے کہ اس کو داؤد کہتے ہیں کہا آدمؑ نے کہ اے رب کتنی کھڑائی تو نے عمر اس کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی کہا آدمؑ نے کہ اے رب زیادہ دے اس کو میری عمر سے چالیس برس پھر جب گزر گئی آدمؑ کی باقی عمر اور ملک الموت آئے کہا آدمؑ نے کہ کیا باقی نہیں میری عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دے دی تم نے اپنے بیٹے داؤد کو فرمایا حضرت نے کہ پھر مکر گئے آدمؑ اور مکر نے لگی اولاد ان کی اور بھول گئے آدمؑ اور چوک گئے آدمؑ اور چوک گئی اولاد ان کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ سُوْدَةَ بِنِ جُنْدِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقْتَ حَوَاءَ طَافَ بِهَا ابْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَكَانَ قَالِ سَمِيَهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّاهُ عَبْدَ الْحَارِثِ

فَعَاشَ وَكَلَنَ ذَاكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ كَأَمْرِهِ . رہا اور یہ شیطان کے سکھانے سے اور اس کے حکم سے تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمر بن ابراہیم کی روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی یہ لہجوں نے عبدالصمد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم۔ کہتا ہے سورۃ اعراف ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اس میں بھرے ہیں اور عجیب و غریب جو اہر مضامین اس میں دھرے ہیں قصص ماضیہ سے اس میں مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اترنے کا اور زین بنین جینے اور مرنے کا اور قصہ نوح علیہ السلام کی دعوت کا اور قوم کے ہلک اور مومنین کی نجات کا اور قصہ ہو و علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوط اور شعیب علیہم السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سمحہ کا اور آناطونان و جزاد و قمل و ضفادع و دم کا فرعون پر اور غرق ہونا اس کا اور تجلی باری تعالیٰ کی کوہ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گو سالہ کو اور عذاب ان کا اور فضیلت اس امت کے عمران معروف اور ناہیمان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح و نصرت کا ان کے لیے اور قصص اصحاب سبت کا اور مسخ ہو جانا ان کی صورتوں کا اور قصہ انراج ذرت کا ظہر آدم سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے سوال کرنا امتوں سے ان کے رسولوں کا۔ اور وزن اعمال اور موقوف ہونا نجات کا ثقل اعمال خیر پر اور مشرکوں اور مفتر لویوں کا اور خطاب کرنا ملائکہ کا ان سے سکرات موت کے وقت اور داخل ہونا احم کا دوزخ میں اور لعنت کرنا ایک کا دوسرے کو اور نہ کھلنا ابواب سموات کا منکروں کے لیے اور جہاد و غواش و وزخیوں کا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکوں کے لیے اور نکالنا حد و لعن کا ان کے سینوں سے اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور عکس اس کا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع و فوائد مذکور ہیں کہ تفصیل ان کی ایک بحر طویل ہے عاشقان قرآن کو ضروری ہے کہ اس سورت میں غور و تامل فرمادیں اور خطوط روحانیہ اٹھا دیں

وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْفَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روایت ہے سعد سے کہ کہا انہوں نے کہ جب ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا مشرکوں سے یا مانند اس کے یعنی خوب مارا میں نے ان کو پس دے دیجیے مجھے یہ تلوار یعنی مال غنیمت سے سو فرمایا آپ نے کہ یہ نہ میرا حق ہے نہ تیرا پس میں نے دل میں کہا کہ یہ ایسے شخصوں کو مل جاوے گی جس نے میری سی بلانہ اٹھائی ہو پھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا آت کی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی

عَنْ سَعْدِ قَالَ لَمَّا كَانَتْ يَوْمَ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَوْ فَخَّوْهُ هَذَا هَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ فَقَالَ هَذَا لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسَى أَنْ يُعْطَى هَذَا مَنْ لَا يَبْلِي بِلَادِي فَجَاءَنِي الرَّسُولُ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي وَلَيْسَ لِي وَإِنَّهُ فَتَدَّ صَانِعِي وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ عَنِ الْأَنْفَالِ الْآيَةِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ بِمَقِيلٍ لَهُ
عَلَيْكَ الْعَيْرُ كَيْسٌ دُونَ مَا شِئْتُ قَالَ نَسَا كَأَنَّ
وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ لَأَيُّكُمْ وَمَا لِي لَانَ اللهُ وَعَدَاكَ
إِخْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ أَمَطَاكَ مَا وَعَدَاكَ
قَالَ مَدَّقْتُ -

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے کسی نے کہا کہ چلے
آپ قافلہ پر یعنی جو شام سے آتا تھا کہ اس طرف کوئی آپ
سے لڑنے والا نہیں کہا راوی نے کہ آواز دی آپ کو عباس
نے کہ وہ اپنی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور کہا کہ آپ کو
لا لقی نہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا
تھا یعنی قافلہ کا یا لشکر کا سو دس چکا وہ ایک پر فتح جس کا وعدہ فرمایا تھا فرمایا آپ نے کہ تم نے سچ کہا۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ أَمَانِينَ
لِكَمْتِي وَمَا كَانَتْ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ
وَمَا كَانَتْ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ
فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمْ أَلِاسْتِغْفَارًا
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اتاری ہیں اللہ تعالیٰ نے دو امان کے چیزیں میری
امت کے لیے چنانچہ فرمایا اس نے کہ اللہ عذاب کرنے والا نہیں
ان کو اور تو ان میں ہو اور عذاب کرنے والا نہیں جب وہ مغفرت
مانگتے ہوں پھر جب میں چلا جاؤں گا چھوڑ جاؤں گا استغفار ان
کے امان کے لیے قیامت تک۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسمعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں۔

عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمَيْدِ وَقَاعِدُوا
لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ آيَاتُ الْقُوَّةِ الرَّمَحُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ الْآيَاتُ اللهُ سَيَغْفِرُ لَكُمْ أَلْأَرْضَ وَ
سَتُغْفِرُونَ الْمُؤْمِنَةَ فَلَا يُعْجِزُونَ أَحَدًا كُمْ
أَنْ يَلْهُو بِأَسْمَائِهِ -

مترجم یعنی دو چیزیں عذاب الہی سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے استغفار۔
عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پڑھی یہ آیت منبر پر وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ
یعنی تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہاں تک ہو سکے تم سے قوت
اور فرمایا آگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر چلانے ہے کہا اس کو آپ نے تین بار
آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا تم کو زمین میں اور کفایت کرے گا تم سے
محنت کو سونہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی اس میں سستی نہ کرو۔

ف اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حدیث وکیع کی صحیح تر ہے اور صالح بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر کو اور پایا ہے ابن عمر کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ تَحِلَّ الْعَتَاثُ إِلَّا لِأَحَدٍ سُودٍ أَوْ رُبِّيٍّ
مِنْ أَيْدِيكُمْ كَأَنَّ تَنْزِيلُ نَارٍ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكَلُهَا
قَالَ سَيِّمَانُ الْأَعْمَشِيُّ فَمَنْ يَقُولُ هَذَا

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کالے سروالے کو
یعنی کسی بشر کو تم سے پہلے زمانہ سابق میں یہ دستور تھا کہ اتنی
تھی ایک آگ آسمان سے اور اس کو کھا جاتی تھی کہا سلیمان

نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابوہریرہ کے اس وقت میں اور جب بدر کا دن ہو لوگ گرسے غنیمتوں پر قبل اس کے کہ حلال کی جاویں ان پر سواتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نزل فرمائی یعنی اگر نہ لکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تم پر حلال ہوں گی

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُنْزُوا لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ تُكْتُمُونَ
فِي الْقِتَابِ يُعْتَبِرُ أَنْ تَحِلَّ لَكُمْ فَا تَنْزِلَ
اللَّهُ لَكُمْ لَوْ كَانَتْ مَعَكُمْ لَكُنْتُمْ فِيهَا
أَخَذْتُمْ مَعَكُمْ أَيُّ عَظِيمٍ
تو پہنچتا تم کو اس کے لینے کی سبب سے بڑا عذاب۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور قیدی آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں پھر ذکر کیا اس حدیث میں ایک قصہ یعنی اصحاب کے مشورہ دینے کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بچے گا کوئی ان میں سے مگر ساتھ ہی دینے کے یا گردن مارے جانے کے سو عرض کی عبداللہ بن مسعود نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کہ میں نے سنا ہے کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبداللہ نے کہ چپ ہو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا عبداللہ نے کہ نہ دیکھا میں نے اپنے کو کسی دن ڈرنے والا اس سے کہ برسوں مجھ پر آسمان سے پھر اس دن سے زیادہ اور مجھے یہی ڈر رہا یہاں تک کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضاء کہا عبداللہ نے اور اترا قرآن عمر کے قول کے موافق ماکان سے آخر آیات تک یعنی کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ بہا دیوے خون

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَتْ
يَوْمَ بَدْرٍ وَأَجِيئِي بِالْأَسَارِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْأَسَارِيِّ
فَدَاكَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَعُكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا
بِقِدَاءٍ أَوْ ضَرْبٍ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْعُودٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا سَكِينُ بْنُ
بَيْضَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا سَأَلْتَنِي
فِي يَوْمِ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ
مِثِّي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَكِينُ بْنُ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَ
نَزَلَ الْقُرْآنُ يَقُولُ عَمَّا كَانَتْ لَتِيئِي أَنْ يَكُونَ لَهُ
أَسْرَى حَتَّى يُبْعَثَ فِي الْأَرْضِ إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ۔

ان کا زمین میں یعنی فدیہ لے کر چھوڑنا نبی کی شان سے بعید ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے۔

خاتمہ۔ چونکہ سورۃ انفال سورۃ توبہ کے ملحقات سے ہے اور اسی سبب سے دونوں کے بیچ میں بسم اللہ تحریر نہیں ہوئی اس لیے فہرست اس کے مضامین کی سورۃ توبہ کے خاتمہ میں لکھی جائے گی۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمان سے کہ کیا سبب ہوا تم کو ارادہ کیا تم نے طرف انفال کے اور وہ عثمانی میں ہے اور طرف براءہ کے اور وہ میمن میں ہے

مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قُلْتُ لِعُمَانَ بْنِ عَمَانَ مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمِدْتُمْ
إِلَى الْكُفَّالِ وَهِيَ مِنَ الْمُثَانِي وَالْإِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ

مِنَ الْمِيثِينَ فَكَذَّبْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُمُوا
 سَطْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا
 فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ
 عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ
 عَلَيْهِ السُّورُ ذَوَاتِ الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا
 نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا لِعُضٍّ مِّنْ كَانَ
 يَكْتُبُ يَقُولُ صَعُوا هُوَ لِأَيِّ آيَاتٍ فِي
 السُّورَةِ الَّتِي يُدَكِّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَيَاذَا
 نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ يَقُولُ صَعُوا هَذِهِ
 الْآيَةُ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُدَكِّرُ فِيهَا كَذَا
 وَكَذَا وَكَانَتْ الْأَنْفَالُ مِّنْ آوَائِلِ
 مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءةً مِّنْ إِخْرَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ
 قَسَمًا شَبِيهَةً بِقَسَمَتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا نَقِيصُ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِمَّا قَمِنَ
 أَحَدٌ ذَلِكَ قَرِئَتْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرًا بِسْمِ
 اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ

پس ملا دیا تم نے ان دونوں کو اور نہ لکھی تم نے ان دونوں کو سب سے
 میں سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور نہ دیا تم نے ان دونوں کو سب سے
 طول میں کیا سبب ہوا تمہارے ایسا کرنے کا تو جواب دیا حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہم کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گزرتا تھا ان پر
 زمانہ اور اترتی تھیں ان پر سورتیں گنتی کی پھر جب اترتی تھی
 ان پر کچھ آیتیں کہتے تھے بعض لکھنے والے کو اور فرماتے تھے لکھ
 دو ان آیتوں کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور ہے
 پھر جب اترتی ان پر کوئی آیت رکھ دو اس آیت کو اس سورت
 میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور ہے اور تھی انفال کہ مدینہ میں
 اول اول نازل ہوئی تھی اور تھی سورہ براءۃ کہ قرآن کے آخر
 میں اترتی تھی اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا پس گمان
 کیا میں نے کہ یہ اسی میں سے ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہمارے لیے کہ وہ
 اس میں سے ہے پس اسی سبب سے میں نے ان
 دونوں کو ملا دیا اور نہ لکھی ان کے بیچ میں سطر بسم اللہ
 الرحمن الرحیم کی اور نہ رکھ دیا میں نے ان کو
 سب سے طول میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عوف کی روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں
 وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یزید فارسی تابعین میں ہیں بصرے والوں میں اور یزید بن ابان رقاشی وہ بھی تابعین سے
 ہیں بصرے والوں میں اور وہ چھوٹے ہیں یزید فارسی سے اور یزید رقاشی روایت کرتے ہیں انس بن مالک سے۔
 مترجم عثمانی وہ سورتیں ہیں کہ میں سے چھوٹی ہیں اور مفصل سے بڑی اور میں سو سو آیتوں والی سورتیں ہیں اور
 اول قرآن میں سات سورتوں کو سب سے طول کہتے ہیں پھر اس کے بعد میں ہیں یعنی سو سو آیتوں والی پھر اس کے بعد عثمانی ہیں
 پھر اس کے بعد مفصل قولہ اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا یعنی سورہ انفال میں ذکر ہے عہود و موثیق کا جو کافروں اور
 مسلمانوں میں تھا اور سورہ براءۃ میں اسی عہدوں کو ان کے آگے ڈال دیا اور ان دونوں سورتوں میں تعلیم جہاد کے احکام قتال کے
 مذکور تھے اس لیے ان دونوں کو ایک کر دیا اور بسم اللہ اس لیے نہ لکھی کہ شاید دونوں ایک ہوں اور حضرت نے یہ بیان نہ فرمایا کہ دونوں ایک ہیں
 روایت ہے عمرو بن احوص سے کہ وہ حاضر ہوئے حجۃ الوداع
 عَنِ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ أَنَّهُ شَرِهَكَ حَجَّةَ
 الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ

اللّٰهُ وَآثَنِي عَلَيْهِ وَذَكَرَ وَعَظَّمْتُمْ فَكَانَ
 آتِي يَوْمِ احْرَامِ آتِي يَوْمِ احْرَامِ آتِي يَوْمِ
 احْرَامِ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمَ الْعَجَبِ الْاَكْبَرِ
 يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَا قَوْمِ مَا كُنْتُمْ وَاَمْوَالِكُمْ
 وَاَعْرَاضِكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا
 فِي بِلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا اِلَّا لِيَجْنِيَ جَانِ اِلَّا
 عَلَي نَفْسِيهِ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَي وَالِدِيهِ وَلَا
 وَلَدٌ عَلَي وَالِدِيهِ اِلَّا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ
 فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِّنْ اَخِيهِ شَيْءٌ اِلَّا مَا
 اَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ اِلَّا وَاِنَّ كُلَّ رِيَابِي الْجَاهِلِيَّةِ
 مَوْضُوعٌ لَّكُمْ رَاوُوسٍ اَمْوَالِكُمْ لَا تَطْلُبُونَ وَاَلَا
 تَطْلُبُونَ غَيْرَ رِيَا الْعِيَّاسِ بَيْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَاتَهُ
 مَوْضُوعٌ كُلُّهُ اِلَّا وَاِنَّ كُلَّ دَمٍ اَصْعَمَ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ
 دَمُ الْعَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا
 فِي بَيْتِي لَيْتَ نَفَقَتُهُ هُدَيْلُ الْاَوَّاسِ وَمَا
 بِالنِّسَاءِ خَيْرًا قَاتَمَاهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ
 تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ اِلَّا اَنْ
 يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ
 فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَصَاحِمِ وَاصْرَبُوهُنَّ
 صِرَابًا غَيْرَ مَيِّرٍ فَاِنْ اطَعْتَكُمْ فَلَا
 كِبْرَ عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا اِلَّا وَاِنَّ لَكُمْ
 عَلَي نِسَائِكُمْ حَقًّا وَاِنِّسَاءُكُمْ عَلَيْكُمْ
 حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلَي نِسَائِكُمْ فَلَا يُؤْتِيَنَّ
 فَرْشَكُمْ مِّنْ تَكْفُرِهِنَّ وَلَا يَأْتِيَنَّ فِي
 بِيوتِكُمْ لِيَمُنَّ تَكْفُرِهِنَّ اِلَّا وَاِنَّ حَقَّهُنَّ
 عَلَيْكُمْ اَنْ تُعْسِكُنَّ اِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ
 وَطَعَامِهِنَّ -

اللہ کی اور ثنا کی اس پر یعنی خطبے میں اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا
 پھر فرمایا آپ نے کونسا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں
 کونسا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کونسا دن ہے
 جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کہا رومی نے کہ لوگوں نے عرض
 کی کہ دن ہے حج اکبر کا اسے رسول اللہ کے فرمایا آپ نے کہ بیشک
 خون اور مال اور عزتیں تمہاری تم پر حرام ہیں جیسی حرمت آج
 کے دن کی ہے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس عینے میں۔
 آگاہ ہو کہ کوئی قصور نہیں کرتا مگر اس کا وبال اور سزا اسی کی جان
 پر ہے اور نہیں قصور کرتا کوئی باپ کی سزا اس کی اس کے بیٹے
 پر ہو اور نہیں قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اس کی باپ پر ہو آگاہ ہو
 کہ مسلمان بھائی مسلمان کا ہے پھر نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو اس
 کے بھائی کی کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کی اس نے اپنی جان سے آگاہ ہو
 کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لیے حلال ہے فقط اسل
 مال تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے اور سود عباس بن سے
 عبدالمطلب کا سب معاف ہے یعنی اس کی اصل بھی معاف ہے
 آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنی اس کا قصاص نہ لیا
 جاوے گا اور پہلا خون جس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اور اس کا قصاص
 نہیں طلب کرتے حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے کہ وہ دودھ
 پیتے تھے بنی اہلیث کے قبیلہ میں اور قتل کر دیا ان کو ہذیل نے
 آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتوں کے ساتھ اس لیے کہ وہ قیدی
 ہیں تمہارے پاس تم ان کے مالک نہیں ہو سوا اس کے مگر یہ کہ
 وہ کہیں کھلی ہوئی بیچیاں پھر اگر وہ نافرمانی کریں تمہاری تو الگ
 رکھوان سے بستر اور ماروان کو ایسا کہ بڑی پسلی نہ لٹے پھر اگر وہ
 تمہارے کہے میں آجاویں تو پھر نہ الزام رکھوان پر آگاہ ہو کہ تحقیق
 کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق
 ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ نہ آنے دیں سے
 تمہارے بچوں پر ان لوگوں کو کہ جن کو تم بڑا جانتے ہو اور اجازت

نہ دیں اپنے گھروں میں ان لوگوں کو کہ من کو تم براہتے ہو آگاہ ہو کہ حق ان کا تم پر احسان کرنا ہے ان پر پکڑے اور کھانے میں۔
ف یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی یہ ابو الاحوص نے شیبیب سے۔

مترجم۔ یوم النحر اور مکہ اور حرام کے مہینوں کی حرمت تمام عرب کے ذہنوں میں بھی ہوئی تھی کہ ان دنوں میں ظلم و زیادتی سے بہت بچتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضرور ہے اور جہاں عرب میں دستور تھا کہ جب کسی سے قتل و نہب و خون ہوتا تھا اس کے عزیز و اقارب کو پکڑتے تھے اور ایک جرم میں دوسرے سے مواخذہ کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستور کو نامنظور کہا کہ یہ صریح ظلم و تعدی ہے اور جاہلیت میں سو دو بیاج کا معاملہ ہوتا تھا آپ نے بعد حرمت سود کے فرمایا کہ جس پر کسی کا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور اس المال لے لیوے سو دو چڑھا ہوا نہ مانگے کہ ظلم ہے اور اگر وہ قرض دار اصل مال بھی نہ دے تو یہ اس کا ظلم ہے اور ترندی کی روایت میں حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے اور بخاری میں ربیعہ بن حارث کا اور صواب وہ ہے جو مشکوٰۃ میں ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تھا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اس کا ایسا ہے تھا اور وہ بیٹا تھا ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا اور یہ ایسا چھوٹا تھا کہ اس کو ایک بچہ لگ گیا بنی سعد اور بنی لیث کی لڑائی میں اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور وہ بڑا تھا عباس سے وفات پائی اس کے خلاف عمر بن حضرت علیؑ سے روایت ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حج اکبر کس دن ہے فرمایا آپ نے نحر کے دن یعنی اس لیے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور

عَنْ عِطِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

ذبح اور حلق وغیرہ اسی دن ہوتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا حج اکبر نحر کا دن

عَنْ عِطِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ يَوْمِ النَّحْرِ۔

ف یہ روایت صحیح تر ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی اس لیے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ حضرت علیؑ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اکبر سے حج مراد ہے اور اسی طرح حج اصغر عمر ہے اور یہ جو عوام میں مشہور

ہے کہ عرفہ کے دن اگر جمعہ پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ بھیجی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے براءت کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پھر بلا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتًا مَعَ أَبِي بَكْرٍ

ان کو اور فرمایا کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ پہنچا دے یہ پیغام مگر

لَمْ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ هَذَا

کوئی شخص کو کہ والدوں میں سے پہلے اعلیٰ کو اور وہی وہ براءت ان کو

إِلَّا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي فَأَعْطَاهُ الْإِطْلَاقَ

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے انس کی روایت سے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَرَ أَنْ يُتَادَى بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ أَتَتْهُ عَلِيًّا قَبِيلَنَا أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رِقَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَى نَغْرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَرَمَاهُ فَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا عَلِيٌّ فَدَاقَعَهُ إِلَيْهِ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُتَادَى بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ فَأَنْطَلَقَا فَحَقَّاقَا مَا عَلِيٌّ يَوْمَ التَّشْرِيقِ فَتَادَى ذِمَّةَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بِرِيغَةٍ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَنَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَجْتَمِعُ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوقُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يُتَادَى فَإِذَا عَيِيَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَادَى بِهَا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کی سند سے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ شَيْخٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا فِي شَيْءٍ بَعَثَتْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بَعَثَتْ بِأَرْبَعِ نَاقَاتٍ لَا يَطُوقُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَتْ يَدُهُ وَبَيْتِ النَّبِيِّ عَهْدًا فَهُوَ إِلَى مَدَائِهِ وَمَنْ كَانَتْ يَدُهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَجْتَمِعُ مُشْرِكُونَ وَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ هَذَا۔

زید بن شیخ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ پوچھا ہم نے علیؑ سے کہ کیا پیغام لے کر تم بھیجے گئے تھے حج میں تو کہا انہوں نے کہ چار باتیں ایک یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا جیسے ایام جاہلیت میں دستور تھا، اور جس کافر کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح تھی ایک مدت تک اس کی صلح قائم ہے مدت معینہ تک اور جن سے کچھ صلح و پیمانہ نہ تھا ان کی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہ ہوگا جنت میں مگر ایمان لانے والا شخص اور جمع نہ ہوں مشرک اور مسلمان (حج میں) اس سال کے بعد۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی روایت ابو عبیدہ کی ابی اسحاق سے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابی اسحق بعض اصحاب سے انہوں نے علیؑ سے اور وہ روایت مروی ہے ابی ہریرہ سے۔

مترجم۔ ابتدائے سورہ برات میں بَيِّنَاتٍ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنَّا وَلِذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ فَتَعْلَمُوا أَنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ۔ تک جب یہ آیتیں نازل ہوئیں حضرت نے ان کی تعمیل کی اور پچھلے سال ہجرت کی حضرت کو کھٹے کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو اَنَا فَتَحْنَا، میں مذکور ہے اور عرب کے بہت سے فرقوں سے صلح تھی جب مکہ فتح ہوا اس سے ایک سال کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور آیات حج میں پکار دو اور صلح کا جواب دے کر چار مہینے فرصت دی کہ اس میں خواہ وطن چھوڑ جاویں یا لڑائی کا سامان کریں یا مسلمان ہوں اور جن سے وعدہ عطا کر دیا اور وہ ان سے نہ دیکھی ان سے صلح قائم رہی اور جن سے کچھ وعدہ نہ تھا ان کو چار مہینے کی رخصت ملی پھر پہلے حضرت نے ابو بکر رضی اللہ عنہما کو روانہ کیا تھا پھر اصحاب نے حضرت سے کہا کہ متولی عہد و پیمانہ کا اور صلح توڑنے کا آپ کے گھروالوں میں سے ضرور ہے اس لیے آپ نے حضرت علیؓ کو روانہ فرمایا۔

روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکھتا ہے مسجد میں آنے کی تو گو وہی دو اس کے لیے ایمان کی اس لیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ تعالیٰ کی وہی لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يُعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِأَلَيْمَانٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ أُمَّتِي يَا اللَّهُ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے عبد اللہ بن وہبؓ سے انہوں نے عمر بن حارث سے انہوں نے دراج سے انہوں نے ابی الہثیم سے انہوں نے ابی سعیدؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا بتعاہد المسجد یعنی خیال رکھنا ہے مسجد میں آنے کا اور غیر حاضر نہیں رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو الہثیم کا نام سلیمان ہے وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبدالغنوارمی کے اور سلیمان ہثیم تھے ابی سعیدؓ کی گود میں پرورش پائی۔

ثوبان سے روایت ہے کہ جبکہ نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ، ہم ساتھ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونے کی تو خدمت اتری اگر ہم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اسی کو جمع کرتے تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال زبان ہے خدا کی یاد کرنے والی اور دل شکر کرنے والا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اسْفَارِيهِ فَقَالَ بَعْضُ اصْحَابِيهِ انْزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا آتَى الْمَالِ خَيْرٌ فَتَخَذَ فَقَالَ ائْتَمَلُهُ لِسَانَ دَاكِرٍ وَقَدْ شَاكَ وَتَرَوُحِيَّةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهُ عَلَى اِيْمَانِهِ۔

ف یہ حدیث حسن ہے پوچھا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سماع ہے ثوبان سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں پھر پوچھا میں نے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا انہوں نے کہ سماع ہے ان کو جابر بن عبد اللہ اور انسؓ سے اور ذکر کیا انہوں نے کسی شخص سے۔

عَنْ عِدَاتِي بِنِ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَبِيْبٌ
مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عِدَاتِي اطْرَحِي عَنْكَ هَذَا
الْوَشِيَّ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَدَاءَةِ
اتَّخَذُوا أَحْبَابَهُمْ رُءُوبًا لَهُمْ أَرْيَابًا
مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا أَنْتُمْ لَمْ يَكُونُوا
يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ
شَيْئًا اسْتَعْلَوْهُ وَإِذَا حُرِّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا
حَرَّمُوهُ -

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میری گردن میں ایک چلیپا کھتی
سونے کی تو فرمایا آپ نے اے عدی دور کر تو اپنے پاس سے
اس بیت کو اور سنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے سورہ براءت
میں سے یہ آیت اتَّخَذُوا أَحْبَابَهُمْ رُءُوبًا لَهُمْ أَرْيَابًا
اپنے مولویوں اور درویشوں کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا
آپ نے کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے ولیکن جب مولوی
اور درویش کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ حلال مان لیتے اور جب
وہ حرام ٹھہرا دیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اس کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالسلام بن حرب کی روایت سے اور غطفان بن اعین مشہور نہیں حدیث میں
مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام و حلال ٹھہرانا اللہ ہی کا کام ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار میں نہیں اور جو کسی
عالم اور مجتہد کو اس کا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا قَالَ
قُلْتُ لِلْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
فِي الْغَابِ لَوَاتٍ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ
لَا يَصِرُ نَاتِعًا قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا
ظَنُّكَ يَا ثَنِينِ اللَّهُ تَالَهُمَا -

روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابو بکرؓ نے ان سے کہا کہ میں نے
عرض کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم دونوں غار میں
تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافروں میں سے کوئی نظر کرے اپنے
قدموں کی طرف تو بیشک دیکھ لے ہم کو اپنے قدموں کے نیچے تو فرمایا
آپ نے اے ابو بکرؓ کیا گمان ہے تیرا ان دو شخصوں کے ساتھ کہ اللہ ان

کا تیسرا ہے یعنی نذر اور نصرت اس کی ہمارے ساتھ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ہمام ہی سے اور روایت کی ہے یہ حدیث حبان
بن ہلال اور کئی لوگوں نے ہمام سے ماندا اس کی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ يَقُولُ لَمَّا تَوَقَّفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دُرَيْجٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ
فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَّفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلَتْ
حَتَّى قُمْتُ فِي مَدَارِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ
عُدُّوا لِلصَّعِيدِ اللَّهُ بْنُ أَبِي الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَ
كَذَا، كَذَا وَكَذَا يَعُدُّ أَيَّامَهُ قَالَ وَرَأَى

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے سنا میں نے
عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے جبکہ مرا عبداللہ بن ابی دکر منافقوں کا
سرور تھا، بلا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر پھر آپ کھڑے
ہوئے اس کی طرف پھر جب کھڑے ہوئے آپ اس کے پاس ار وہ
رکھتے تھے نماز کا پھر میں یہاں تک کہ آپ کے سینہ کے سامنے
کھڑا ہوا میں اور عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کیا نماز
کے دنوں کا شمار ہے دشمن پر جس کا نام عبداللہ بن ابی ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْسُمُ حَتَّى إِذَا الْكُتِبَتْ
عَلَيْهِ قَالَ أَحَدِي يَأْمُرُ رَتِي قَدْ خَيْرٌ لِي
فَأَخْتَرْتُ قَدْ قِيلَ لِي اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً
فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ لَوْ أَعْلَمُ رَتِي كَوْنِي أَدَّتْ
عَلَى السَّبْعِينَ غُفْرًا لَهُ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ فَمَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فُرِعَ
مِنْهُ قَالَ فَعَجَبَ لِي وَجُرَأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
فَوَاللَّهِ مَا كَانَتْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ هَاتَانِ
الْأَيَّاتِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا
وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِلَى الْخَيْرِ
الْأَيَّةِ قَالَ فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ عَلَى
مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى
قَبِضَهُ اللَّهُ -

فلا نے ظلمے دن ایسی ایسی باتوں کا کہنے والا بیان کرتے تھے عمرؓ
بے ادبی اس کی دن دن گن گن کر کے کہا عمروؓ نے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھے یہاں تک کہ جب میں نے بہت
کچھ کہا آپ سے تو فرمایا آپ نے دور رہو مجھ سے اے عمرؓ مجھے
اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اس کے لیے مغفرت مانگنا
کہا گیا ہے مجھ سے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے استغفر لہم اولا تستغفروا
الایۃ یعنی مغفرت مانگے تو منافقوں کے لیے یا نہ مانگے اگر مغفرت
مانگے گا تو ان کے لیے ستر بار تب بھی سرگز نہ بخشنے گا ان کو اللہ تعالیٰ
انتہی اگر میں جانتا کہ اگر ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخش
دیا جاوے گا تو میں زیادہ مانگتا یعنی نماز کی اب تک ممانعت نہیں
آئی کہا عمرؓ نے کہ پھر نماز پڑھی آپ نے اس پر اور چلے اس کے
جنازے کے ساتھ اور کھڑے ہوئے آپ اس کی قبر پر یہاں تک
کہ فراغت ہو گئی اس کام سے کہا عمرؓ نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی
جرات پر جو میں نے کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
رسولؐ بہتر جاننے والے ہیں پھر قسم ہے اللہ کی تھوڑی سی دیر
ہوئی کہ دونوں آئیں اتریں

یعنی مت نماز پڑھ کسی پر منافقوں میں سے ہرگز اگر مر جاوے کوئی ان میں کا کہا عمرؓ نے کہ نماز نہیں پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کے بعد کسی منافق پر اور نہ کھڑے ہوئے کسی کی قبر پر یہاں تک کہ اٹھالیا ان کو اللہ نے یعنی وفات پائی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ أَعْطَيْتَ قَبِيضَكَ
أَكْفَنَهُ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاعْطَاهُ
قَبِيضَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَعْتُمْ فَادْنُونِي فَلَمَّا
أَمَّا ذَلِكَ يُصَلِّي جَدَّاهُ عُمَرُ قَالَ أَلَيْسَ
قَدْ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ
أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا
عبداللہ بن ابی کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کہ
مر ابا آپ اس کا اور عرض کی اس نے کہ عنایت کیجیے مجھ کو اپنا کرتے
کہ میں کفن دوں اس کو اور نماز پڑھیے اور استغفار کیجیے آپ
اس کے لیے پھر دیا آپ نے اس کو اپنا کرتا اور فرمایا جب دفن
ہو تم یعنی اس کے غسل وغیرہ سے تو خبر دو مجھ کو پھر جب آپ
چاہا کہ نماز پڑھیں اس پر کھینچ لیا آپ کو حضرت عمرؓ نے اور کہ
میں نے کہا کہ تم نے منع نہیں فرمایا آپ کو نماز پڑھنے سے سو فرما

آپ نے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لیے پھر نماز پڑھی آپ نے اس پر اور اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَلَا تَصِلْ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ إِلَّا بِعَنِي نماز نہ پڑھ ہرگز ان میں سے کسی پر اگر مر جاوے اور نہ کھڑا ہو اس کی

تَعْفُرْ لَهُمْ قَضَىٰ عَلَيْهِ فَأَشْرَدَ اللَّهُ وَكَرِهَ لِي عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ -

ترجمہ پھر پڑھی آپ نے منافقوں پر نماز پڑھنی۔
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اور قرآن میں جا بجا اس کی شکایت مذکور ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس پر نماز پڑھی تو آپ نے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بھی بخشش نہ ہو گی مراد اس سے تحدید ہے یعنی اس سے زیادہ میں شائد مغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اتا دیا کہ مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنی کسی قدر مغفرت مانگی جائے ہرگز مفید نہ ہوگی اور آپ نے جو اپنا قمیص عنایت فرمایا اور نماز پڑھی یہ سب کمال اخلاق اور عموم اشفاق کے سبب تھا اور منظور تھی اس میں دل جوئی اس کے فرزند کی کہ وہ مومن تھا پھر جب نہی وارد ہوئی آپ باز رہے معلوم ہوا کہ یہ قیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صائب نہ رہا پھر مجتہدوں کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجہ اولیٰ احتمال خطا ہے۔

ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نگرار کی دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر اول دن سے کونسی ہے تو ایک نے کہا کہ وہ مسجد قبائے دوسرے نے کہا وہ مسجد ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ میری ہی مسجد ہے یعنی جو بدینہ میں ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ تَمَّامًا رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَيْهِ التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قَبَائٍ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا -

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے سوا اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اس کو انیس بن ابی یحییٰ نے اپنی ماں سے انہوں نے ابی سعید سے۔

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترمی ہے یہ آیت قبائے کے لوگوں میں رجالٌ يُحِبُّونَ الْآيَةَ یعنی مسجد قبائے میں وہ لوگ ہیں کہ پاک رہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاکوں کو اور ان کی عادت تھی کہ استنجا کرتے تھے پانی سے سواتر می یہ آیت انہیں کی شان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قَبَائٍ فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُكَلِّفِينَ قَالَ كَأَنْوَاسٍ تَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ -

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ایوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبد اللہ

ہیں سلام سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ
لِأَبِيهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفِرُ
لِأَبِيكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ اسْتَغْفِرُ
أَبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَلَّتْ مَا كَانَتْ
لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ تمنا میں نے
ایک شخص کو کہ معفرت مانگتا تھا اپنے مشرک ماں باپ کے لیے
سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں تو معفرت مانگتا ہے اپنے ماں باپ
کے لیے اور وہ مشرک تھے تو اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم ع
نے معفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لیے اور وہ مشرک تھا سو
ذکر کیا میں نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتنی اس
پر یہ آیت مآکات للنبی الایۃ الایۃ یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں

پہنچتا کہ معفرت مانگیں مشرکوں کے لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعید بن مسیب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ انہوں نے فقط بنظر ایفا سے وعدہ استغفار
کی تھی پھر جب ان کو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اس سے باز رہے۔

کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں
کبھی پیچھے نہیں رہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کسی غزوہ میں
کہ جہاد کیا اس میں آنحضرت نے مگر غزوہ بدر میں غزوہ تبوک
تک اور خفا نہیں ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر جو نہ گیا بدر
میں اور حضرت ارادہ رکھتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا راجہ شام سے
آتا تھا، سو نکلے قریش فریاد رسی کے لیے اپنے قافلہ کی اور طے
دونوں لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام میں جیسا کہ فرمایا ہے
اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور قسم ہے میری جان کی کہ سب سے
عمدہ جگہ حاضر ہونے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں میں
بدر ہے اور میں نہیں دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوس میں
لیلۃ العقبہ کے اس لیے کہ مضبوط ہو گئے ہم اس دن اسلام پر
پھر میں پیچھے نہیں رہا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر
یہاں تک کہ ہوا غزوہ تبوک اور یہ اخیر غزوہ ہے جس میں
تشریف لے گئے آپ اور خبر کر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہومیوں میں کوح کی اور ذکر کیا قصہ لبا کہا کعب تے کہ پھر حاضر

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا
حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا يَدًّا أَوْ لَمْ يُعَاتِبِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ
بَدْرٍ إِتْمَا حَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ
قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ فَالتَفَوْا عَنْ
غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاعْمُرُوا
أَنْ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَمَّا وَ مَا
أُحِبُّ أَتَى كُنْتُ شَهْدُكُمْ مَكَانَ بَيْعَتِي
لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ
ثُمَّ لَمَّا تَخَلَّفَ لَعُدُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ أَخْرَجَتْ
غَزْوَةَ غَزَاهَا وَآذَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْعَبْدُ

بَالَ فَاَنْطَلَقْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ
 وَهُوَ يَسْتَنْبِرُ كَأَسْتَنَامَةَ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سَبَّرَ
 بِالْأَمْرِ اسْتِنَامًا فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ
 فَقَالَ ابْشُرْ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ آتَى
 عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهُ
 آمِنٌ عِنْدَ اللهِ أَوْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ
 عِنْدِ اللهِ ثُمَّ تَلَا لَهَا وَالْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ
 اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ
 اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ
 يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
 إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ قَالَ وَفِينَا نُزِّلَتْ
 آتِيقُوا اللهُ وَكُونُوا مَعَ الْقَادِرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا
 نَبِيَّ اللهُ إِنِّي مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا
 صِدْقًا وَإِنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ
 صَدَقْتَهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ
 عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
 أَمْسِكْ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ قَالَ فَمَا أَنْعَمَ
 اللهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ مَا عَظَمَتْ فِي
 نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حِينَ صَدَّقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ
 وَلَا نَكُونُ كَذِبًا فَمَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَ
 إِنِّي لَا أَسْأَلُ أَنْ لَا يَكُونَ اللهُ آبِلِي
 أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِي أَبْلَانِي مَا
 تَعَمَّدْتُ بِالْكَذِبِ بَعْدُ وَإِنِّي لَا رَجُوءَ
 تَحْفَظْنِي اللهُ فِيْمَا بَقِيَ -

ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یعنی غزوہ تبوک
 سے لوٹنے کے بعد نزولِ توبہ کے، اور وہ بیٹھے ہوئے تھے
 مسجد میں اور گردان کے مسلمان تھے اور چہرہ ان کا چمک
 رہا تھا خوشی سے فتح و ظفر کے، جیسے چاند چمکتا ہو اور جب
 خوش ہوتے آپؐ تو چہرہ آپؐ کا چمکنے لگتا سو میں آیا اور آپؐ
 کے آگے بیٹھ گیا سو فرمایا آپؐ نے کہ اے کعبؓ بیٹے مالک کے
 بشارت ہے تجھ کو سب دنوں سے بہتر دن کی جو گزرے ہیں تجھ
 پر جب سے جناب سے نبیؐ کو تیری ماں نے سو عرض کی میں نے کہ
 اے نبی اللہ کے یہ بشارت آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف
 سے فرمایا آپؐ نے کہ نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر چڑستی
 آپؐ نے یہ آیتیں لفظاً تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ
 سے آخر تک یعنی رجوع ہوا باری تعالیٰ نبی پر اور مہاجرین اور
 انصار پر جنہوں نے تالجداری کی نبی کی کٹھن گھڑی میں بعد اس
 کے کہ قریب تھا کہ پھر جاویں دل ایک فرقے کے ان میں سے پھر
 رجوع ہوا ان پر اور بیشک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا کعب
 نے اور سہارے ہی باب میں نرمی ہیں آیتیں اور آیت
 یعنی ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کہا کعبؓ
 نے کہ پھر عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بھی میری توبہ
 میں ہے کہ نہ بولوں گا میں مگر سچ اور جدا ہو جاؤں گا میں اپنے سب
 مال سے وہ سب صدقہ ہے اللہ اور رسولؐ کی راہ میں فرمایا آپؐ
 نے روک رکھو تم کھوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تم کو میں نے عرض
 کی تو میں رکھ چھوڑتا ہوں اپنا حصہ خیر کا کہا کعبؓ نے پھر کہ نبیؐ
 نعمت نہ دی ہے مجھے اللہ نے میرے نزدیک اسلام کے بعد اس
 سے بڑھی کہ میں نے سچ بولا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
 میرے دونوں ساتھیوں نے اور تھوٹ نہ بولے ہم کہ ہلاک
 ہوں ہم جیسے ہلاک ہوئے اور لوگ اور مجھے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ
 نے کسی کو نہ آزمایا ہو گا سچ میں جیسا مجھے آزمایا ہے اور قصد

جھوٹ نہ بولا میں اس کے بعد کہیں اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھے گا باقی عمر میں جھوٹ سے۔

ف مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سند سے زہری سے اس میں یہ ہے کہ روایت ہے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اس کے سوا اور بھی کچھ کہا گیا ہے یعنی اس کی سند میں اور روایت کی یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مالک سے کہ ان کے باپ نے روایت کی کعب بن مالک سے۔

مترجم - قولہ میں کبھی پیچھے نہیں۔ بالیعنی غزوہ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا کہ جس میں حاضر نہ رہا ہوں سوائے غزوہ بدر کے جس لڑائی میں حضرت تشریف لے گئے وہ غزوہ ہے نہیں تو سر یہ قولہ اور لے دونوں لشکر آہ یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تھا حضرت اس کے لوٹنے کو نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتھ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سے چلا گیا اور دونوں لشکر مقابل ہو گئے قولہ میں نہیں دوست رکھنا آہ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ میں حضرت سے بیعت کی اسلام اور تائید پر مراد ان کی یہ ہے کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوہ بدر سے اولیٰ ہے کہ اس دن عالی ہمتی انصار کی اور جرات اور نصرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئی قولہ اور ذکر کیا قصہ لمبا آہ بغوی نے اس قصہ کو یوں روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوہ تبوک میں آنحضرت کے ساتھ بہت تھے اور کوئی دفتر تو آپ کے ساتھ رہتا تھا کہ نام حاضرین کے لکھے جاویں پھر جو حضرت کے ساتھ نہ ہوا اس نے یہی خیال کیا کہ میرا حال حضرت کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اترے اور یہ غزوہ ایسے وقت ہوا کہ چل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے اسی کی طرف میل تھا کہ تیار می کر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے پھر میں نے قصد کیا تیار می کا مگر کچھ تیار می نہ کی اور میں کہتا تھا جب چاہوں گا کہ لوں گا۔ یہاں تک کہ وہ روانہ ہو گئے اور میں نے کہا کہ میں ایک دو روز میں تیار می کر کے ان سے جا ملوں گا پھر میں اسی نزد میں رہا کہ غزوہ شروع ہو گیا اور میں قصد کرتا تھا کہ ان سے جا ملوں اور کاش میں جا ملتا اور میں جب حضرت کے بعد نکلتا تو اپنے ساتھ کسی کو نہ پاتا تھا مگر اس کو جو اتفاق میں ڈوبا ہوا تھا یا معذور تھا اور حضرت نے مجھے یاد نہ کیا تھا یہاں تک کہ پہنچے تبوک میں پھر جب وہ تبوک میں پہنچے فرمایا آپ نے کیا کیا کعب نے عرض کی ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک رکھا اس کو محبت زن و مال کی نے کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اس کو اچھا ہوتے ہیں پھر اتنے میں ایک شخص دور سے نظر آیا آپ نے فرمایا کہ وہ ابو عثیمہ ہے پھر وہ ابو عثیمہ ہی تھے اور وہ صحابی تھے کہ صدقہ دیا تھا انہوں نے ایک ساع تر اور طعن کیا تھا ان پر منافقوں نے کہا کعب نے جب خبر پہنچی مجھ کو حضرت کے لوٹنے کی تو میں نے ارادہ کیا جھوٹ بولنے کا مشورہ لیا میں نے ہر عاقل سے پھر حضرت تشریف لائے میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور میں یسین لایا کہ میں ہرز نہ بچوں گا آپ سے جھوٹ بول کر اور مصمم ارادہ کیا میں نے سچ کا اور حضرت کی عادت تھی کہ جب تشریف لاتے سفر سے پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور لوگوں میں بیٹھتے پھر جب حضرت بیٹھے مخالفین آئے اور جھوٹی قسمیں کھانے لگے اور وہ اسٹی پر کسی آدمی تھے پھر ان کے اظہار کو حضرت نے قبول فرمایا اور اسرار ان کا اللہ تعالیٰ کو سونپا اور جب میں حاضر ہوا آپ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائے اور فرمایا آؤ میں گیا اور آپ کے آگے بیٹھا آپ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا کیا تو نے نہیں خبر سوائی اپنی میں نے عرض کیا کہ البتہ یا رسول اللہ اگر میں کسی دنیا دار

کے پاس ہوتا تو اس کے غضب سے کوئی عذر کرنے پر مجبور ہوتا اور مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں جھوٹے بولوں گا آپ سے تو آپ راضی ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ آپ کو پھر مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر میں سچ کہوں تو آپ مجھ سے لڑیں خاطر ہوں گے مگر امید ہوگی مجھے اللہ تعالیٰ سے عفو کی قسم ہے اللہ کی کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں بہت قوی اور مالدار تھا جب پیچھے رہا آپ سے آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اس نے سچ کہا تو جب تک اللہ حکم کرے تیرے حق میں اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتھ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہو اور تو نے کیوں نہ عذر کر دیا اور سچے رہنے والوں کی طرح اور کافی ہو جانا تیرے گناہ سے لیے استغفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور یہاں تک انہوں نے مجھے ابھارا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جھوٹے بولوں حضرت سے پھر میں نے پوچھا کہ میرا سا حال کسی اور کا بھی ہوا ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں دو شخصوں کا اور ان کو بھی حضرت نے ہی کہا جو تجھے کامیاب نے کہا وہ کون ہیں کہا مرارہ بن زید اور ہلال بن امیہ اور وہ دونوں نیک تھے حاضر ہوئے تھے بدر میں اور ان کی نالبداری بہتر تھی پھر منع کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں سے بات کرنے کو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہاں تک کہ زمین مجھ پر تنگ ہو گئی اور گزریں ہم پر پہچاس راتیں اور وہ دونوں صاحب گھر بیٹھے رہتے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور نماز پڑھتا سائبثون کے ساتھ اور بازاروں میں جاتا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور حضرت کے پاس حاضر ہوتا اور سلام کرتا جب آپ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل میں کہتا کہ حضرت نے ہونٹ بلانے میرے جواب کے لیے یا نہیں اور آپ کے قریب نماز پڑھتا اور نظر نہ کر آپ کو دیکھتا پھر سب میں اپنی نماز میں لگ جاتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا آپ اور طرف دیکھنے لگتے یہاں تک کہ جب اس کو بدلت گزری میں ابی قتادہ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چھپے بھائی تھے میرے اور میرے بڑے دوست تھے اور سلام کیا میں نے اور انہوں نے جواب نہ دیا سو میں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اے ابی قتادہ اللہ کی کیا تم نہیں جانتے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو پھر وہ چپ رہے پھر میں نے ان کو دوبارہ قسم دی پھر چپ رہے پھر قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے پھر میری آنکھیں بھرائیں اور میں لوٹا اور راہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگوں میں سے جو غلہ لایا تھا اور مدینہ میں بیچتا تھا کہہ رہا تھا کہ بتا دو مجھے کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اس نے بادشاہ خندان کا۔ اس میں لکھا تھا کہ ہم نے سنا ہے تمہارے صاحب نے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ظلم کیا سو تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کریں گے پھر جب میں نے اسے پڑھا میں نے کہا یہ اور بلا آئی سو میں نے اسے چولہے میں ڈال دیا پھر جب مجھ پر چالیس راتیں گذریں اسی وقت ایک قاصد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اپنی بیوی سے میں نے کہا طلاق دوں کہا نہیں بس جدار رکھو اس کو اور پاس نہ جا اس کے اور میرے رفیقوں کو بھی یہی پیغام بھیج دیا تب میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے میکے جا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ کرے اور ہلال بن امیہ کی بیوی حضرت کے پاس آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ہلال بوڑھا نکما ہے اور کوئی اس کا خادم نہیں پھر آپ کو ناگوار ہے کہ میں marfat.com میں نہیں مگر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے اس نے

عرض کی کہ وہ کسی طرف ہلتا بھی نہیں۔ اور ہمیشہ تار ہتا ہے جب سے یہ عمر ہوا ہے کہا کعب نے کہ مجھ سے بھی لوگوں نے کہا کہ تم بھی غدر کرو کہ تمہیں بھی اجازت مل جاوے جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت مل گئی خدمت کرنے کی۔ میں نے کہا قسم ہے اللہ کی میں آپ سے اجازت نہ مانگوں گا۔ اور معلوم نہیں کہ جب میں اجازت مانگوں تو حضرت کیا فرماویں۔ اور میں بھی جوان ہوں۔ پھر ٹھہرا میں اسی حال پر دس راتیں اور پوری ہو گئیں پچاس راتیں ہم پر جس دن سے فرمایا تھا حضرت نے ہم سے بات نہ کرنے کا۔ پھر جب میں نے نماز پڑھی فجر کی پچاسویں رات لی۔ اور میں اپنے کو بچھے پر تھا۔ اور میں اسی حال میں تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ زمین مجھ پر تنگ آگئی تھی۔ سنی میں نے آواز ایک پکارنے والے کی کہ جبل سلع پر پکارتا تھا کہ اے کعب بنو شجر می ہو تجھ کو۔ اور میں سجدہ میں گر پڑا باری تعالیٰ کے آگے۔ اور جاتا میں نے کہ آئی میرے لیے کشادگی اور خبر دی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری توبہ قبول ہونے کی جب نماز فجر پڑھ چکے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دینے کو اور ایک سوار نے گھوڑا دوڑایا مجھے خبر دینے کو اور نبی اسلام میں کا ایک مرد دوڑا مگر آواز پکارنے والے کی مجھے سوار سے پہلے پہنچی۔ پھر جب میرے پاس آیا وہ شخص جس نے مجھے بشارت دی تھی میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیا۔ اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میرے پاس وہی کپڑے تھے اور وہ کپڑے میں نے مانگ کر پہنے تھے اور حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور ملے لوگ مجھ سے فوج فوج مبارک باد دیتے تھے مجھے توبہ قبول ہونے کی یہاں تک کہ میں داخل ہوا مسجد میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد لوگ جمع تھے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ ابو بکر صدیق نے بلا بھیجا

ان کو جب لڑائی ہوئی تھی یمامہ کی اور عمر بن خطاب بھی ان کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا کہ قتل کی گرم بازاری ہوئی قرآن کے ساتھ یمامہ کے دن اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر بہت ہوا قتل قاریوں کا ہر مقام میں تو جانا رہے بہت سا قرآن یعنی امت کے ہاتھ سے اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم حکم کرو قرآن کے جمع کرنے کا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کیونکر کروں میں وہ کام کہ نہیں کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ واللہ بہتر ہے سو اسی طرح وہ مجھ سے تکرار کرتے رہے اس بارہ میں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ نے میرے سینہ پر جو کھول دیا تھا عمر رضی اللہ عنہ کے سینے پر اور مناسب جانا میں نے جو مناسب جانا انہوں نے زید نے کہا پھر حضرت نے مجھ سے کہا کہ تم جوان عاقل ہو اور ہم تم کو متہم نہیں کرتے کہ تم نے اس سے کچھ نہیں کہا۔

عَنْ تَارِيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُو بَكْرٍ
بِالْمَدِيْنَةِ مَقْتَلِ اَهْلِ الْيَمَامَةِ ذَا اَعْمُرِ بْنِ
الْعَطَابِ عِنْدَا فَقَالَ اِنَّ عَمْرًا قَدْ اَتَانِي فَقَالَ
اِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْرَبْتُمُ الْقُرْآنَ يَوْمَ
الْيَمَامَةِ وَاِنِّي لَا اُخْشِي اِنْ اسْتَحْرَبْتُمُ الْقُرْآنَ
بِالْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ قُرْآنُ
كَثِيْرٌ وَاِنِّي اَسْأَلُ اَنْ تَأْمُرَ بِجَمِيْعِ الْقُرْآنِ
قَالَ اَبُو بَكْرٍ لِعَمْرٍ كَيْفَ اَنْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرٌ
هُوَ وَاللّٰهِ حَيْرٌ فَلَمْ يَنْزِلْ يَرَا جُعْنِي فِي ذٰلِكَ
حَتّٰى شَرَحَّ اللّٰهُ صَدْرِي لِذِي شَرَحَ لَهٗ صَدْرًا
عَمْرٌ وَاِنَّ اَيُّ قَبِيْهِ الَّذِي سَأَلَ قَالَ تَارِيْدٌ قَالَ
اَبُو بَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌ عَاقِلٌ لَا تَهْمُكَ
قَدْ كُنْتَ تَكْتُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ اَنُوْحٰى فَتَتَّبِعِ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ
 لَوْ كَلَّفُوْا فِى نَقْلِ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَتْ
 اَثْقَلَ عَلٰى مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ
 شَيْئًا تَمُرُّ بِعَلِّهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَبْرَأْ
 يَرٰ جَعْنِيْ فِى ذٰلِكَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ
 اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذِيْ شَرَحَ لَهُ صَدْرًا هَمَّا صَدْرًا
 اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْاٰنَ اِنْ اَجْمَعُهُ
 مِنَ الرَّقَاعِ وَالْعُسْبِ وَاللِّخَافِ لِعِنِي الْعِبَارُ
 وَصُدُوْرَ الرَّجَالِ فَوَجِدْتُ اِحْرَ سُوْرَةَ
 بَرَاءَةَ مَعَ خُرَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَكُمْ
 رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
 حَرِيْمٌ عَلَيْكُمْ يَا مُؤْمِنِيْنَ رَاوُوْا رَحِيْمًا
 فَاِنْ تَوَلَّوْا نَقَلَ عَسِيْبِي اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
 عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
 الْعَظِيْمِ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ اَنَّ حُدَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ
 ابْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُعَارِضُ اَهْلَ الشَّامِ فِى قَسَمِ
 اُمِّ مَيْمَنَةَ وَاذْرَ بَيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ
 فَرَاى حُدَيْفَةَ اُخْتِلاَ نَهُمْ فِى الْقُرْاٰنِ
 فَقَالَ لِعُثْمَانَ بِنِ عَفَّانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرَاكَ
 هَذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا فِى الْكِتَابِ كَمَا
 اُخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَاَسْرَأْتِ اِلَى حَفْصَةَ
 اَنَّ اَسْرَأْتِ الْبِنَا بِالصُّعْفِ نَسَخَهَا فِى الْمَصْحَفِ
 ثُمَّ نَزَّهَا لِيَكُوْنُ سَدُّ حَفْصَةَ اِلَى عُثْمَانَ
 ابْنِ عَفَّانَ بِالصُّعْفِ فَاَسْرَأْتِ عُثْمَانَ

میں قرآن بکھتے تھے سو دپے ہو تم قرآن کے کہا زید نے قسم ہے اللہ
 کی اگر حکم دیتے مجھے کسی پہاڑ کے اٹھانے کی پہاڑوں میں سے تو مجھ پر
 اتنا گراں نہ گزرتا میں ہی کہتا تھا کہ کیونکر کرو گے تم اس کام کو جو رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابو بکر نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی
 وہ بہتر ہے پھر مجھے سمجھاتے رہے دونوں یہاں تک کہ کھول دیا
 اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ پر جو کھول دیا تھا ابو بکر نے عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ
 پر اور دپے ہو میں قرآن کے جمع کرنے کے اکٹھا کرتا تھا میں چچول
 سے اور کھجور کے پتوں اور لخاف یعنی نرم پتھروں پر سے حضرت کے
 وقت میں انہیں چیزوں پر لکھا ہوا تھا اور جمع کرتا تھا میں لوگوں
 کے سینہ سے سو پایا میں نے اخیر سورہ برات کا خزیمہ بن ثابت
 کے پاس لے جا کر رسول سے آخر تک یعنی آیا تمہارے پاس
 رسول تم میں کا گراں ہے اس پر جو چیز تمہیں تکلیف میں ڈالے
 آرزو رکھتا ہے تمہاری ہدایت کی مومنوں پر شفقت رکھنے والا
 ہے مہربان پھر اگر پھر جاویں تو کہہ دے تو کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ
 کسی کی عبادت نہیں سوائے اس کے اس پر بھروسہ کیا میں
 نے اور وہ مالک ہے بڑے تخت کا۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ آئے عثمان بن عفان رضی
 اللہ عنہ کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے ارمینیا اور آذربایجان
 کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ نے اختلاف ان
 کا قرآن میں تب کہا عثمان بن عفان سے کہ اے امیر المؤمنین خبر
 لیجیے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جاویں وہ قرآن میں
 جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاریٰ اپنی کتابوں میں سو عثمان نے
 پیغام بھیجا حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ بھیج دو تم ہم کو مصحف کہ نقل کر لیں ہم
 اس سے اور مصحفوں میں پھر پھیر بھیجیں گے ہم اس کو تمہارے پاس
 پھر بھیج دیا حفصہ نے مصحف حضرت عثمان کے پاس اور بھیج
 عثمان نے زید بن ثابت اور سعید بن عامر اور عبد الرحمن بن حارث

بِنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ لَعَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بِنِ الْعَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
 آيَاتِ السُّحُوفِ الْقُحُوفِ فِي الْمَصَاحِفِ وَ قَالَ
 لِلرُّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةَ مَا اخْتَلَفْتُمْ
 أَنْتُمْ تَرِيدُونَ ثَابِتٍ فَأَكْتُبُوهُ بِلِسَانِ
 قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا كَذَلِ بِلِسَانِهِمْ حَتَّى
 نَسْخُوا الْقُحُوفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُمَرُ
 إِلَى كُلِّ أُقْبِيٍّ بِمُصْحَفٍ مِّنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ
 الَّتِي نَسَخُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حَارِجَةُ
 بِنْتُ تَرِيدٍ أَنَّ تَرِيدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةَ
 مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
 رِجَالٌ صَدَقُوا مَا تَأْمُرُهُمْ وَاللَّهُ عَلَيْهِ فِيمَنْهُمْ مَنْ
 قَتَلَ رَجُلًا مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَالْتَمَسْتُهَا
 فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ أَوْ فِي
 خُزَيْمَةَ فَالْحَقُّهَا فِي سُورَةٍ تَقَالَ الزُّهْرِيُّ
 فَاخْتَلَفُوا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوتِ وَالتَّابُوتُ فَقَالَ
 الْقُرَشِيُّونَ التَّابُوتُ وَقَالَ تَرِيدٌ التَّابُوتُ
 فَزِعَ اخْتَلَفُوا إِلَى عُمَرَ فَقَالَ الْكُتُبَةُ التَّابُوتُ فَإِنَّهُ نَزَلَ
 بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَذْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 بِنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَ لِرُزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ
 الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أَعَزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابِ اللَّهِ
 وَيَتَوَلَّوْا حَارِجَ اللَّهِ لَقَدْ اسْمَعْتُ وَأَنَّهُ لَعَنِي مُدْبِرُ جَلِ كَافِرٍ
 يُؤِيدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَلِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَا أَهْلَ
 الْعِرَاقِ اتَّمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِي عِنْدَكُمْ وَغَلُّوْهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ
 وَمَنْ يُغْلِلْ يَأْتِ بِمَافِلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَلْقُوا اللَّهَ بِالْمَصَاحِفِ
 قَالَ الزُّهْرِيُّ فَيَلْعَنُنِي أَنْ ذَلِكَ كَرِهَ مِنْ مَقَالَةِ بِنِ مَسْعُودٍ

بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کے پاس کہ نقل کریں یہ لوگ مصحف
 کی اور مصاحف میں اور کہا تینوں قریشیوں سے کہ جب زبیر بن
 ثابت اور تم میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس
 لیے کہ قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے پھر یہاں تک ہوا کہ نقل کی
 انہوں نے اس مصحف کی کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمان
 نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں میں سے کہ جو نقل
 کیے گئے تھے کہا زہری نے اور روایت کی مجھ سے خارجہ بن زبیر نے
 کہ زبیر بن ثابت نے کہا کہ زبیر نے مجھے ایک آیت سورہ احزاب کی جو
 میں سنا کرتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے ص
 الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا آیت پھر چھوٹے صحابہ میں نے اس کو اور
 پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابی خزیمہ کے پاس سو ملا دی
 میں نے اس کی سورت میں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اس دن
 لفظ تابوت میں تو قریشیوں نے کہا تابوت اور زبیر نے کہا تابوہ اور
 لے گئے اس اختلاف کو حضرت عثمان کے پاس اور فرمایا آپ نے
 کہ تابوت لکھو اس لیے کہ قرآن اترا ہے قریش کی زبان میں زہری
 نے کہا خبر دی مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہ عبید اللہ بن
 مسعود کو ناگوار ہوا زبیر بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں
 نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قرآن لکھنے
 سے اور متولی ہو اس کا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اسلام لا
 چکا تھا اور وہ کافر کی بیٹھ میں تقام راہیتے تھے اس قول سے زبیر بن
 ثابت کو اور اسی لیے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ اے عراق والو!
 چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھو ان کو اس لیے
 کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھے گا کوئی چیز لاوے گا اس کو
 قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لے کر زہری
 نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات ابن مسعود کی بڑے
 بڑے افضل اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کو ناگوار ہوئی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی حدیث زہری کی اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے۔
 خاتمہ۔ سورۃ انفال اور برات گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اس میں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورۃ حج میں
 احکام حج اور سورۃ یوسف میں ان کے قصہ کا ضروریات جہاد اس میں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل و اسرہ تفصیل مسطور
 مجاہد کے لیے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لیے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اس میں مذکور ہے انفال کا۔ اور
 مملوک ہونا اس کا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدہ الہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنی قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دُعا اور استغاثہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر میں۔ اور تاہید ملائکہ کی باذن الہی اور تذکیر بغشیان لغاس اور انزالِ ماہ اور اثباتِ ملائکہ
 کا قلوبِ مومنین کے لیے اور رعب و النال اللہ تعالیٰ کا قلوبِ کفار میں اور ملائکہ کو وحی ہونا کہ کافروں کے سروں پر اور سر جوڑوں
 پر ماریں اور نہی کافروں کے مقابلے سے بھاگنے کی اور ہونا کافروں کے قتل اور رمی کا اللہ کی جانب سے اور تحویلِ فتنہ عامی
 سے اور یاد و لانا اہل اسلام کے ضعف کا مکہ میں اور وعدہ فیصدہ کا کافروں اور مومنین کے بیچ میں اور ذکر کافروں کے مشورہ
 کا جو دار الندوہ میں ہوا تھا۔ حضرت کے قید و قتل و اخراج کے بارہ میں اور دُعا ابو جہل کی جنگ بدر میں نکلتے وقت باب
 کعبہ پر اور خطاب کافروں سے کہ جنگ سے باز رہو ورنہ بدر کی طرح پھر شکست پاؤ گے۔ اور دوستی اللہ تعالیٰ کی اور مددگار
 ہونا اس کا مسلمانوں کے لیے اور حکمِ غنیمت کے خمس نکلانے کا رسول اور ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافر کے
 واسطے اور حال جنگ بدر کا اور ملاقات دو لشکروں کی اور قبیل و یکمناہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثبات قدمی کا
 وقت مقابلہ کفار کے۔ اور امر خدا کی اطاعت کا۔ اور نہی تنازع سے اور ہونا جن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار
 بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا اور جائز ہونا نقص صلح کا اس شخص سے کہ خوفِ خیانت ہو اور امر تیاری کا سامان جہاد کے
 اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنے کا جواز اور قسم ساتھ کفار کے اور تممن اللہ تعالیٰ کا تاہید مومنین اور ان کی تالیف
 قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبی کو اور تابعدار مومنوں کو امر مومنوں کی ترغیب و تخریص کا قتال و جہاد پر۔ وعدہ بیس نصر
 کے غلبہ کا دوسرا کافر پر۔ اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایک سو کے غلبہ کا دوسرا کافر پر۔ انکارِ فدیہ لینے پر اساری بدر سے تحلیل
 مالِ غنیمت کی۔ محبت مومنین و مہاجرین و مجاہدین و انصار کی ایک دوسرے سے اور محبت و ولایت کافروں کی آپس میں سچے
 مومن ہونا مہاجرین و مجاہدین اور انصار کا اور الحاق مہاجرین و انصار کا ساتھ سابقین کے تمام ہوئے مضامین جہاد سورۃ انفال
 کے اس کے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہیں چنانچہ سات صدیق مومنوں کی خوف الہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت
 قرآن کے اور توکل اور قائم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا ان کے لیے اور عزت کی روزی کا امر جواب دینے
 اور بیک کہنے کا جب خدا و رسول کسی کو بلاوے۔ حرمتِ خیانت کی۔ اور فتنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کافروں کا
 قرآن کو۔ مانع ہونا کافروں کا مسلمانوں کو مسجد حرام سے۔ مشرکوں کی نماز بیت اللہ میں بیٹھنا اور تالیباں نہیں۔ نہی ان
 کی تشبیہ سے جو بطر اور ریا کی راہ سے اپنے گھروں سے نکلے۔ کافروں کا حال وقت مرگ کے۔ اللہ کسی کو نعمت دے کر بدلتا
 نہیں جب تک وہ اپنی نیت نہ بدے۔ ہلاک آن فرعون کا اور تبدیلِ نعمت کی عذاب سے بسبب ذنوب کے۔ خیانت
 رسول کی عین خیانت خدا کی ہے۔ ہونا وراثت کا اولوالارحام میں انتہی اور سورۃ توبہ میں متعلقات جہاد سے مذکور ہے

برائت خدا اور رسول کی ان مشرکوں سے کہ جن سے صلح تھی اور رخصت چاہیے کی جن سے صلح نہ تھی اور قتل کا حکم بعد گزرنے مشہور مذکورہ کے حکم باخذا مٹانے کا مشرکوں کے قتل سے بشرط توبہ اور ادا نہ نماز و زکوٰۃ کے حکم مستامن کا۔ امر عبد کے پورا کرنے کا ان کافروں سے جن سے خیانت سرزد نہ ہوئی۔ لحاظ عہد و قرابت نہ رکھنا مشرکوں کا حکم اس ذمی کے قتل کا جو نقص عہد اور دین پر ہمارے طعن کرے تحریش قتل پر کفار مکہ کے۔ ضرر ہونا مومنوں کے امتحان کا ساتھ جہاد کے۔ برابر نہ ہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور مجاہدین کی دوسرے مومنوں پر بشارت رحمت و رضوان و جنات و اجر عظیم کی مجاہدین و مہاجرین کے لیے۔ نہی کافروں سے صحبت رکھنے کی اگرچہ اقرباء ہوں اور عتاب غیر خدا کی محبت پر ابا اور ابنا و اخوان وغیرہ سے اور فسق ان لوگوں کا جو ان کی محبت میں جہاد سے باز رہیں۔ یاد دلانا نصرت الہی کا مواظن کثیرہ اور یوم حنین میں اور نزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا۔ وعدہ توبہ کا ان کافروں کے لیے جو جنگ حنین میں باقی رہے منع کرنا مشرکوں کا مسجد الحرام سے اور نجس ہونا ان کا۔ تحریش کافروں کے قتل پر یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں۔ وعدہ عذاب اور داغ دینے کا ان لوگوں کی پیشانی اور کروٹوں پر جو جہاد میں مال نہیں خرچتے۔ تعجب ان مسلمانوں کے حال پر جو جہاد میں نکلنے کے لیے سستی کرتے ہیں تحویل ان مسلمانوں کی جو جہاد میں کوچ نہیں کرتے عذاب الیم کے ساتھ فضیلت ابو بکرؓ کی اور رفاقت ان کی غار میں وقت ہجرت کے حکم کوچ کا جہاد کے لیے ہر حال میں عتاب ان صحابیوں پر جو غزوہ تبوک میں شریک نہ ہوئے مذمت عذر کرنے والوں کی جہاد میں۔ کامل الامیمان لوگ گھر میں رہنے کا اذن نہیں مانگتے۔ مذمت جہاد سے بیٹھ رہنے والوں کی منافقوں کا جاسوس ہونا لشکر اصحاب میں فتنہ کرنا منافقوں کا جہاد میں۔ اذن طلب کرنا جدم بن قیس کا جو منافق تھا گھر میں رہنے کے لیے جواب ان منافقوں کا جو مصائب پر مومنوں کے خوش ہوتے تھے۔ قبول نہ ہونا منافقوں کے صدقات کا۔ جہاد میں مال خرچ نہ کرنا اور نماز میں سستی کرنا نفاق ہے۔ جھوٹی قسمیں کھانا منافقوں کا کہ ہم مومن ہیں۔ عجیب کرنا ذمی انخویصرہ تیس کا کافروں اور منافقوں سے قصد کرنا منافقوں کا کہ رسول کو قتل کریں۔ شب عقبہ میں غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت عہد کرنا منافقوں کا کہ اگر ہم مال پاویں صدقہ دیں اور حال ثعلبہ کا خوش ہونا منافقوں کا گھر بیٹھ رہنے پر جہاد چھوڑ کر خطاب بنی کو کہ اگر کوئی منافق پھر اجازت جہاد میں رفیق ہونے کی طلب کرے تو اسے اجازت نہ دو۔ مذمت امیروں کی اور اجازت چاہنا ان کا کہ گھر میں بیٹھ رہیں اور جہاد میں نہ جاویں۔

وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات و انہار و خلود اور فوز عظیم کا مجاہدین کے لیے۔ مذمت ان اعراب کی جو گھر میں رہنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ رخصت ترک جہاد کی بیماروں اور ضعیفوں اور مفلسوں کے لیے جو سواری نہیں پائے۔ الزام اور مذمت ان گھر بیٹھنے والوں کی جو امیر ہیں۔ معذرتیں کا آنا حضرت کے پاس بعد غزوہ تبوک کے اور قبول نہ ہونا ان کے عذر کا فضیلت سابقین اولین کے مہاجرین و انصار سے فضیلت مجاہدوں کی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا ان کے جان و مال کو جنت میں جنت کے صفت خریداران جنت کی توبہ اور عبادت اور تمجید اور سیاست اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے۔ قبول توبہ مہاجرین و انصار جو غزوہ تبوک میں مطیع رسولؐ رہے نزول تبریک بن مالک اور مرارہ بن ربیع یا بن ربیع عامری اور ہلال بن امیہ کا

اہل مدینہ کو جائز نہیں کہ نبیؐ سے تخلف کریں یا اپنی جان ان کی جان سے عزیز رکھیں۔ اجر مجاہدوں کی تشنگی اور گرسنگی اور زمین طے کرنے کا اور مال خرچ کرنے کا

فرض کفایہ ہونا جہاد کا امر ان کافروں سے لڑنے کا جو مسلمانوں کے ملک سے قریب ہیں۔ یہ مضامین سب متعلق جہاد ہیں اور چونکہ منافقوں کا امتحان کامل جہاد میں ہوتا ہے اس لیے منافقوں کے احوال بہت اس میں مذکور ہیں چنانچہ منجملہ اس کے ناگوار ہونا یہودی رسولؑ کا ان پر اور خوش ہونا ان کا مصیبت سے رسولؑ کے اور مومنوں کے اور مقبول نہ ہونا ان کے مال کا اور سستی ان کی نمازیں اور وعید ان کی عذاب کے ساتھ اموال و اولاد کی اور بھاگ جانا ان کا رسولؑ کے پاس سے اگر کہیں پناہ پاویں۔ اور اذیت دینا ان کا نبیؐ کو کہ یہ فقط کان رکھتے ہیں۔ اور جھوٹی قسمیں کھانا ان کا نبیؐ اور مومنوں کو راضی کرنے کو اور ڈرنا ان کا نزول قرآن سے کہ اس میں اسرار ان کے طشت از بام ہو جاتے تھے اور استہزا کرنا ان کا خدا اور رسولؑ سے۔ اور حیلہ کرنا لہو لعل کا۔ اور کافر ہونا ان کا بڑی بات سکھانا اور اچھی بات سے منع کرنا ان کا۔ وعیدنا جہنم کی ان کے لیے۔ اور لعنت خدا کی ان پر اور تشبیہ حضرتؐ کے زمانے کے منافقوں کی اگلے منافقوں سے اور ہلاک اور ضبط اعمال اور خسران دارین ان کا۔ تحریض منافقوں کے واسطے تو یہ کی طعن کرنا منافقوں کا ان مومنوں پر جو اپنے مشقت کے مال سے صدقہ لاتے تھے اور وعید عدم مغفرت کی ان کے لیے۔ نبی نماز جنازہ پڑھنے سے منافقوں کی اور ان کے مال و اولاد کے پسند کرنے سے۔ خبر دینا اللہ کا پیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونے پر جھوٹی قسمیں کھاویں گے۔ اشد ہونا عرب کافر اور نفاق میں اور ناوان جاننا ان کا اس مال کو جو راہ خدا میں خرچ ہو۔ منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ میں خطاب منافقوں کو کہ تم عمل کرو اللہ تمہارے عمل دیکھتا ہے۔ مسجد ضرار بنانا منافقوں کا۔ اور نبیؐ کو اس مسجد میں کھڑے ہونے سے۔ اور کہنا منافقوں کا وقت نزول سورۃ کے کہ ایمان کس کا زیادہ ہوا امتحان منافقوں کا ہر سال میں ایک یا دو بار نظر کرنا بعض منافقوں کا بعض پر وقت نزول سورۃ کے اور سو اس کے اور فوائد متفرکہ مذکور ہیں۔

چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانے سے اور بنانا اور آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مومنین کے اور کہنا یہود و نصاریٰ کا کہ عزیزؑ ویسے فرزند میں خدا کے اور معبود ٹھہرا لینا ان کا اپنے احبار و رہبان کو سوا خدا کے اور ارادہ کافروں کا کہ نور خدا اپنے منہ سے بھادیں اور نمنن ارسال رسولؑ پر اور وعدہ غلبہ دین کا خطاب مومنوں کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا۔ بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب میں جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافروں کا ایک مہینے کی جگہ دوسرے کو۔ یاد دلانا قوم نوح اور عاد و ثمود اور قوم ابراہیمؑ اور اصحاب مدین اور موتضکات کی ہلاکت کا بسبب گناہوں کے۔ محبت اور دوستی مومنوں کی مومنوں سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایثار زکوٰۃ اور اطاعت خدا و رسولؑ کرنا ان کا۔ اور وعدہ محبت کا ان کے لیے۔ حال مومنین کا۔ اور موجب قربت الہی ہونا دعائے رسولؑ کا ان کے لیے۔ حال ان لوگوں کا کہ جو اعمال نیک و بد رکھتے ہیں۔ صفات باری تعالیٰ کی قبول تو بہ عباد اور اخذ صدقات اور ثواب و رحیم ہونا اس کا۔ فضیلت مسجد قبا کی اور بنا اس کی تقویٰ اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور قبول

تو بہ ان اصحاب کی کہ غزوہ تبوک میں رفیق رہے خبر دینا رسول کے آنے کی اور حریص ہونا اس ہماری ہدایت پر اور رافت اور رحمت کی مومنوں پر۔

وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صہیب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا الَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْعُسْتٰی وَ زِيَادَةً یعنی جو لوگ نیک ہیں ان کو اچھا بدلہ ہے اور زیادتی فرمایا آپ نے کہ جب داخل ہوں گے جنتی جنت میں ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے والا ہے جنتی کہیں گے کیا روشن نہیں ہوئے چہرے ہمارے اور نجات نہیں ہوئی ہم کو دوزخ سے اور داخل نہیں کیے گئے ہم جنت میں یعنی اب کون سی نعمت باقی

عَنْ صَهْبِیٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْعُسْتٰی وَ زِيَادَةً قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْعَبْتَةِ الْعَبْتَةَ نَادَى مُنَادٍ اَنْ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا وَ يُرِيدُ اَنْ تَنْجِدُوْكُمْ مَوّهَةً قَالُوا الْمُرِيْبِيْنُ وَ جَوْهَةً وَ يُنْجِيْنَا مِنَ النَّارِ وَ يُدْخِلُنَا الْعَبْتَةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْعِجَابُ قَالِ قَوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْطَا هُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِّنَ النَّظْرِ اِلَيْهِ۔

رہی فرمایا آپ نے پھر کھول دیا جاوے گا پر وہ دو خالق اور مخلوق کے بیچ میں ہوگا فرمایا آپ نے کہ پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دی ان کو کوئی چیز زیادہ پیاری نظر کرنے سے اس تعالیٰ کے جمال مبارک پر۔

و حدیث حماد بن سلمہ کی اسی طرح روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے مرفوعاً اور روایت کی سلیمان بن مغیرہ نے یہی حدیث ثابت سے انہوں نے عبد الرحمن سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ یہ روایت ہے صہیب سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ایک مرد مصری سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے پوچھی تفسیر اس آیت کی ابوالدرداء سے لَقَدْ هُمُ الْبَشَرِي فِي الْعَيُوَّةِ الدُّنْيَا۔ یعنی ان کو بشارت ہے دنیا کی زندگی میں تو فرمایا ابوالدرداء نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت جب سے میں نے پوچھ رکھی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس کی اور جب میں نے پوچھی آپ سے تو فرمایا آپ نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت سوائے مجھ سے یہ نازل ہوئی مراد اس بشارت

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا الدَّرَادِ اَيْ عَنِ هَذِهِ الْاَيَةِ لَقَدْ هُمُ الْبَشَرِي فِي الْعَيُوَّةِ الدُّنْيَا وَ قَالَ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهَا اَحَدًا مُِّنْكَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهَا اَحَدًا غَيْرِكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ اَلرُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ شَرِي لَهُ۔

نے نیک ثواب ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا دکھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے۔

ف روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سنیان سے انہوں نے عبد العزیز سے انہوں نے بی صالح سمان سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک مرد مصری سے انہوں نے ابی الدرداء سے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے احمد نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اس سند میں روایت نہیں ہے عطاء بن یسار سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ڈبو یا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو تو اس نے کہا میں ایمان لایا کہ بیشک نہیں کوئی معبود مگر وہی جس پر نبی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ جبرئیل نے کہا کاش اے محمد آپ مجھے دیکھتے اس وقت جب وہ کہتا تھا اور میں لیتا تھا کیچڑریا سے اور ڈالتا تھا اس کے منہ میں اس خوف سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أغرقَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ قَالَ أَمَنْتُ أَنْتَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي أَمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ فَقَالَ جِبْرِئِيلُ يَا مُحَمَّدُ كُنُورًا أَيْتِي وَأَنَا أَخَذُ مِنْ حَالِ الْبُخْرِ وَأَدُسُّهُ فِي فِئِدِهِ مَخَافَةً أَنْ تُذِرَكُ الرَّحْمَةَ -

کہ گھیرنے سے اس کو اللہ کی رحمت۔
ف یہ حدیث حسن ہے۔

ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ جبرئیل ڈالتے تھے فرعون کے منہ میں مٹی اس ڈر سے کہ وہ یہ نہ کہہ دے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور گھیر لے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت یا یوں فرمایا اس ڈر سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى ذَكَرَ أَنَّ جِبْرِئِيلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِئِدِ فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةً أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيُرْحَمَهُ اللَّهُ أَوْ خَشْيَةً أَنْ يَذْحَمَهُ -

کہ رحمت کرے اس پر اللہ تعالیٰ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

خانمہ۔ سورہ یونس ایک دریائے معرفت ہے کہ تشنہ کا مان معارف الہیہ اس سے سیراب ہیں۔ اور طالبان عقائد حقیقہ اس کی طلب میں ماسی بنے اب۔ اس میں صفات الہی اور اس کی الوہیت کا بیان زمین و آسمان کا چھ دنوں میں پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا عرش پر مستوی ہونا۔ تمام کائنات کے امور کی تدابیر کا مالک ہونا۔ اس کے فیصلوں میں کسی ایک کا بھی شفیع نہ ہونا۔ تمام مخلوقات کا وہی مرجع و ماوی ہے جہاں کو پیدا کرنا۔ اور پھر جزائے اعمال کے لیے دوبارہ پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر مثلاً سورج۔ چاند کو روشن کرنا۔ اور چاند کی منزلوں کا مقرر کرنا۔ دن رات کا بڑھنا اور گھٹنا زمین و آسمان کا پیدا کرنا۔ ہمارے تمام اقوال و اعمال اور احوال پر اپنے علم سے احاطہ کرنا۔ کائنات ارض و سما

میں سے کسی ذرہ کا بھی اس سے معنی نہ ہونا۔ اس کے اختیارات میں کسی ایک کا بھی شریک نہ ہونا۔ اور عقائد ضروریہ کا ذکر کیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کو یوں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے رات کو چھ سکون بنایا۔ اور دن کو روشن۔ اور آخرت میں نیکوں کے لیے جنات و انہار اور گونا گوں بے شمار نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ کراٹا کا تبین کا بندوں کے اعمال لکھنے کا بیان اور محسنین کے لیے وعدہ حسنیٰ اور زیارت کا بیان اور قرآن مجید کا منجانب اللہ ہونا۔ اور پہلی تمام کتابوں کا مصدق ہونا۔ اور اس سورہ میں دین کے ہر مسئلہ کی تفصیل ہے۔ اور کفار سے قرآن کی مثل ایک سورت کے لانے کا مطالبہ اور ان کا اس کی مثل لانے سے عاجز ہونے کا بیان اور ایمان لانا بعض کا اس پر اور منکر ہونا بعض کا۔ اور اس میں بیان ہے کہ قرآن مجید ایک بہت بڑی نصیحت و ہدایت اور رحمت ہے اور سینوں کی تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے اور دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر ہے اور مشرکوں کے حال کا ذکر ہے اس طرح کہ وہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے ہاتھ میں نہ نفع ہے اور نہ نقصان اور معبودان باطلہ کو شفعاء کہتے ہیں اور ان سے خالص دعا کرتے ہیں جب کہ کشتی ڈوبے اور نجات کے وقت سرکشی اور شرک میں مبتلا ہونا اور رو بہکاری مشرکوں کی حشر میں اور انکار کرنا ان کے معبودوں کا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکوں کا رزاق اور مالک ہمارے سمع و بصر کا اور نکالنے والا زندہ کامر دے سے اور مردے کا زندہ سے اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پھر شریک کرنا غیروں کو اور تمام حجت کا ان پر اور سوال مشرکوں سے کہ کوئی تمہارا معبودوں میں ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اس کا کر سکے۔ اور بے دلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکوں کا۔ اور نفی شرک سے۔ نفی اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادت اور اشراک فی الدعا کی اخیر کوغ میں اور انسان کی شکایت سے مذکور ہے بہت دعا کرنا اس کا مصیبتوں میں اور غافل ہونا اس کا راحت میں اور ناشکری اس کی راحت میں جو مصیبت کے بعد حاصل ہو اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات ان کی اور عرق ہونا قوم کا اور حالات موسیٰ علیہ السلام سے بعثت ان کی اور ہارون کی فرعون کی طرف اور ساحر کہنا اس کا اور پھیلانا ساحروں کا اپنے خرافات کو اور حکم الہی واسطے بنائے مساجد کے مصر میں اور واسطے قائم کرنے نماز کے اور بدعا موسیٰ علیہ السلام کی واسطے سخت ہو جانے قلب فرعون کے۔ اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا بحر سے اور ایمان لانا فرعون کا عرق کے وقت اور قبول نہ ہونا اس کے ایمان کا۔ اور وعدہ ان کے بدن کی نجات کا۔ اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنے کے بعد اور معلوم ہونا ان کو محامد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سوا اس کے اور فوائد عدیدہ اور مضامین پسندیدہ مذکور ہیں مجملہ ان کے نفع نہ دینا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر۔ اور نفع نہ دینا آیات کا بے ایمان کے لیے اور ہونا رسولوں اور مومنوں کی نجات کا اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے

وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ أَبِي سَرِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَتْ رَبِّي قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَتْ فِي عَنَاءٍ مَا تَعْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا حَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ يَزِيدُ الْعَنَاءُ أَيْ كَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ -

ابی زرین سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کہاں تھا پروردگار ہمارا اپنی مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے۔ فرمایا آپ نے عمار میں تھا کہ اس کے نیچے بھی کچھ نہ تھا اور اس کے اوپر بھی کچھ نہ تھا اور پیدا کیا اس نے عرش اپنا پانی پر احمد نے کہا عمار کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

ف۔ اسی طرح کہتے تھے حماد بن سلمہ اس سند میں کہ روایت ہے، یسع بن حدس سے اور شعبہ اور ابو عوانہ اور ہشیم و کعب بن حدس کہتے تھے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُبْنِي وَرُبَّمَا قَالَ يُمَهِّلُ الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمُ يَقْلِبْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذُ رَبِّيكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْآيَةُ -

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ ظالم کو فرسٹ دیتا ہے اور کبھی حضرت نے بمبلی کی جگہ بمبیل فرمایا یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے اس کو پھر ہرگز نہیں چھوڑتا پھر آپ نے یہ آیت وَكَذَلِكَ أَخَذُ رَبِّيكَ سے آخر تک پڑھی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی ابو اسامہ نے یزید سے مانند اس کے اور کھلی کا لفظ کہا روایت کی ہم سے ابراہیم نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے یزید بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بروہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مانند اور کھلی کا لفظ کہا اور شک نہیں کیا۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے۔ وَكَذَلِكَ أَخَذُ رَبِّيكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِذَا أَخَذَهُ الْيَوْمَ مَشِيدًا -

یعنی ایسا ہی پکڑتا ہے تیرے رب کا جب کہ وہ پکڑتا ہے کسی گاؤں والوں کو اور وہ ظالم ہوتے ہیں اور پکڑا اسکی سخت دردناک ہے عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَعَلَى مَا تَعْمَلُ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يُفْرَعْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلَكِنْ مَلَأَ

ترجمہ یہ آیت فمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ یعنی آدمیوں میں بدبخت ہیں۔ اور نیک بخت۔ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے اے اللہ کے نبی کس چیز کے موافق عمل کرتے ہیں تم کیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہیں کہ جس سے فراغت ہو سکے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہیں ہوگی

لِمَا خُتِقَ لَهُ -

فرمایا آپ نے بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اس سے

فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہو گئے اس پر اے عمرؓ لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک کی روایت سے۔

مترجم۔ غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور ان کی سعادت اور شقاوت پہلے ہی سے لکھ چکا ہے اور اس کے مطابق بندے عمل کرتے ہیں البتہ نیک کو نیک عمل کی اور بُرے کو بُرے عمل کی توفیق دی جاتی ہے ہر شخص سے وہی بن پڑتا ہے جس کے لیے وہ بنتا ہے شعر۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ میل او اندر و لیش انداختند۔

عبداللہ رضی سے روایت ہے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اس نے کہ میں نے چھو ایک

عورت کو مدینہ کے کنارہ پر اور میں نے اس سے سب کچھ کیا

سوا جماع کے اور میں حاضر ہوں آپ جو حکم فرماویں سبحان اللہ

کیا ایمان تھا کہ سزا کے قبول کرنے کے لیے حاضر ہے پھر عمرؓ نے

کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈھانپا تھا۔ اگر تو بھی پردہ ڈھانپتا اور

حضرت نے اسے کچھ جواب نہیں دیا اور وہ چلا گیا۔ پھر ایک

مرد کو رسول اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے بھیجا اور اسے بلایا

اور اس کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اَقِمِ الصَّلَاةَ آخِرَتِكَ لَعْنَةُ

الْبَشَرِ لَكَ بِذَلِكَ تَعَلَّقَ لَكَ لَعْنَةُ الْبَشَرِ اَلَا اِنَّ

الْبَشَرَ لَمَكْرُومٌ فَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا وَسِعْتِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَكْرُومَ الْغَافِلِيْنَ الَّذِيْ جَعَلَ

لَكَ الْبَشَرَ حَسْبًا اَلَا اِنَّ الْبَشَرَ لَكَاْفٍ اَلَا اِنَّ

الْبَشَرَ لَمَكْرُومٌ فَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا وَسِعْتِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَكْرُومَ الْغَافِلِيْنَ الَّذِيْ جَعَلَ

لَكَ الْبَشَرَ حَسْبًا اَلَا اِنَّ الْبَشَرَ لَكَاْفٍ اَلَا اِنَّ

الْبَشَرَ لَمَكْرُومٌ فَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا وَسِعْتِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَكْرُومَ الْغَافِلِيْنَ الَّذِيْ جَعَلَ

لَكَ الْبَشَرَ حَسْبًا اَلَا اِنَّ الْبَشَرَ لَكَاْفٍ اَلَا اِنَّ

الْبَشَرَ لَمَكْرُومٌ فَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا وَسِعْتِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَكْرُومَ الْغَافِلِيْنَ الَّذِيْ جَعَلَ

لَكَ الْبَشَرَ حَسْبًا اَلَا اِنَّ الْبَشَرَ لَكَاْفٍ اَلَا اِنَّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي

أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَسْتَفَا

وَأَنَا هَذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ

لَقَدْ سَتَرَكُ اللَّهُ كَوَسْتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ

فَلَمْ يَرَوْعَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شَيْئًا فَاَنْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاتَّبَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَاعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ أَحْمَدَ

الصَّلَاةَ طَرَفِي الثَّهَارِ وَنُزُلَاتِ اللَّيْلِ إِنَّ الْعَسَاتِ

يُنْدِهِنَّ السَّتِيَّاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلدَّكْرِينِ

الْأَيَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هَذَا اللَّهُ خَاصَّةً

قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَآفَّةً -

بشارت اس شخص کے لیے خاص ہے؛ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ سب کے لیے ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کی اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں

نے اسود سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور روایت کی سفیان ثوری نے

سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

مثلاً اس کی اور ان لوگوں کی روایت زیادہ صحیح ہے سفیان ثوری کی روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نیشاپوری

نے انہوں نے سفیان ثوری سے۔ انہوں نے اعمش سے اور سماک سے ان دونوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمن

بن یزید سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند معنوں میں روایت کی ہم سے

محمود بن غیلان نے۔ انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابراہیم

سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے۔ انہوں نے سفیان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی

مانند معنوں میں۔ اور نہیں کہا انہوں نے اس سند میں عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَبِي سَلِيمَانَ تَمِيمٍ نَعَى رَوَيْتَ
کی یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے
بوسہ لیا ایک عورت کا کہ وہ حرام تھا اور آیا وہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اس نے کفارہ اس کا۔ پس
اتر ہی یہ آیت آتی الصَّلَاةُ طَرَفِي التَّقَارِيرِ وَتُرُقَاتِ الْيَدَيْنِ
نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے اے اللہ کے رسول! آپ نے
فرمایا تیرے لئے بھی ہے اور جو عمل کرے اس پر میری

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ
أُمَّةٍ قُبْلَةً حَرَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَتَزَلَّتْ أَقِيمِ
الصَّلَاةَ طَرَفِي التَّقَارِيرِ وَتُرُقَاتِ الْيَدَيْنِ
فَقَالَ الرَّجُلُ إِلَى هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكَ
وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي -

امت سے یعنی جو نماز پنجگانہ ادا کرے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

معاذ بن جبل رضی سے روایت ہے کہ آیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا کہ اے
رسول اللہ کے خبر دیجئے مجھے کہ ایک مرد ملا ایک عورت سے
اور دونوں میں جان پہچان نہیں۔ یعنی نکاح وغیرہ نہیں اور
نہیں کرتا مرد اپنی عورت سے کوئی کام۔ مگر کیا اس نے اس
اجنبیہ کے ساتھ یعنی چھونا۔ بوسہ لینا اور سوا اس کے۔ مگر
جماع نہ کیا اس سے کہا معاذ رضی نے کہ پھر اتا رہی اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت آتی الصَّلَاةُ طَرَفِي التَّقَارِيرِ وَتُرُقَاتِ الْيَدَيْنِ
اس کو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ معاذ رضی نے عرض
کی اے رسول اللہ کے یہ بشارت خاص اسی کو ہے
یا سب مومنوں کے۔ یہ عام ہے فرمایا آپ نے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَمَا آيَةُ رَجُلٍ لَقِيَ أُمَّةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ
فَلَيْسَ يُأْتِي الرَّجُلُ إِلَى أُمَّةٍ شَيْئًا إِلَّا قَدْ
أَتَى هُوَ إِلَيْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُعْجَبْ مَعَهَا قَالَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ آيَةَ الصَّلَاةِ طَرَفِي التَّقَارِيرِ وَتُرُقَاتِ الْيَدَيْنِ
الذَّلِيلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ
ذَكَرَ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن يَتَوَضَّأُوا وَيُصَلُّوا
قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَهُ خَاصَّةٌ
أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ قَالَ يَلُ
لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ -

نہیں سب مومنوں کے لیے عام ہے۔

ف۔ اس حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے اس لیے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو سماح نہیں معاذ بن جبل رضی
سے اور معاذ بن جبل رضی نے وفات پائی حضرت عمر رضی کی خلافت میں اور جب حضرت عمر رضی شہید ہوئے ہیں تو اس وقت عبدالرحمن
بن ابی لیلیٰ چوبیس برس کے بچے تھے اور روایت کی ہے انہوں نے عمر رضی سے اور دیکھا ہے ان کو اور روایت کی شعبہ نے یہ
حدیث عبدالملک بن عمیر سے۔ انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مرسلہ۔

عَنْ أَبِي الْبَسْرِ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ تَبْتَأُ
 ثَمْرًا فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ ثَمْرًا أَطِيبُ مِنْهُ
 فَدَخَلْتُ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَأَمُونِيكِ إِلَيْهَا فَتَلْتَمِئَا
 فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ
 عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَكَلِمُ
 أَمِيرٍ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ
 اسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمَّ
 أَمِيرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَخَلَفْتُ غَايِرًا يَا
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هَذَا حَتَّى
 تَمَّتْ أُمَّتِي لَمْ يَكُنْ أَسْلَمًا إِلَّا بِلَيْكِ السَّاعَةَ حَتَّى
 ظَنَّ أَنَّ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ وَأَطْرَقَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا حَتَّى أُوجِيَ إِلَيْهِ
 أَقْبَلَ قَلْبًا طَرَفِي النَّهَارِ وَنَزَلْنَا مِنَ النَّبِيلِ
 إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذَكَرَ لِي
 لِدَاكِرِ بْنِ قَالَ أَبُو الْبَسْرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَ هَا
 عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ أَمْعَابِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيهَذَا خَاصَّةً
 أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلِ لِلنَّاسِ
 عَامَّةً -

ابی البسر سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میرے پاس
 آئی ایک عورت کھجور لینے کو سو میں نے کہا کہ اس سے اچھی
 کھجور گھر میں ہے سو داخل ہوئی وہ میرے گھر میں سو جھکا میں
 اس کی طرف اور بوسہ لیا میں نے اس کا پھر آیا میں ابو بکر کے
 کے پاس اور ذکر کیا میں نے اس کا تب فرمایا انہوں نے کہ تو پردہ
 ڈھانپ اپنا اور توبہ کر۔ اور کسی کو خبر مت کہ پھر مجھ سے صبر
 نہ ہو سکا۔ اور میں عمر کے پاس آیا اور میں نے ذکر کیا اس
 کا ان سے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا
 اور توبہ کر اور مت خبر کر کسی کو پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ اور
 آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں
 نے آپ سے تب فرمایا آپ نے کیا تو نے ایک غازی کے
 پیچھے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تھا ایسا کام کیا اس کے گھر
 والوں کے ساتھ۔ یہاں تک کہ آرزو کی اس نے کہ کاش میں
 اسلام نہ لایا ہوتا۔ مگر اسی وقت اور گمان کیا اس نے کہ وہ
 دوزخ والوں سے ہے۔ کہا راوی نے کہ سر جھکا لیا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی دیر تک یہاں تک کہ وحی
 بھیجی گئی آپ کی طرف اِقْبَلْ قَلْبًا طَرَفِي النَّهَارِ
 ابو البسر نے پھر آیا میں آپ کے پاس اور پڑھی میرے
 سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت۔ پھر
 عرض کی آپ کے اصحاب نے کہ اے رسول اللہ کے یہ

بشارت خاص اس کے لیے ہے یا سب آدمیوں کے واسطے فرمایا آپ نے نہیں سب آدمیوں کے لیے ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عزیز ہے اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہے وکیع وغیرہ نے اور شریک

نے روایت کی یہ حدیث عثمان بن عبد اللہ سے قیس بن ربیع کی روایت کے مانند اور اس باب میں ابی امامہ اور

وانس بن اسقع اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور ابو البسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔

خانمہ۔ سورہ ہود عجیب و غریب سورہ ہے اس میں قصص باضیہ سے مذکور ہے قصہ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو

ان کی قوم سے اور بنائے کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور عرق ہونا قوم کا اور ان کے فرزند کنعان کا اور ٹھہرنا کشتی

کا جو دی پہاڑ پر اور قصہ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اور عطاک قوم کا عذاب غلیظ سے اور نجات ہود کی اور ان

کی اور قصہ صالح علیہ السلام کا۔ اور دعوت ان کی اور کوچے کا ٹٹا ناقہ کی اور ہلاک قوم کا جبرائیل علیہ السلام کی چنگھاڑ سے اور قصہ اخیاف ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحاق اور یعقوب کی اور آنا ان کا لوط علیہ السلام کے پاس اور ہلاک قوم کا صبح کے وقت پتھر برسنے سے اور نجات لوط علیہ السلام کی اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا ان کا مکیاں اور میزان کے کم کرنے سے اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا ان کا چنگھاڑ سے۔ اور نجات شعیب کی اور مومنوں کی۔ اور اس کے سوا اور بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ سُوْرَةِ يُوسُفَ تَفْسِيْر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكُرَيْمِيْنَ بَيْنَ الْكُرَيْمِيْنَ الْكُرَيْمِ
 وَالْكَرَيْمِيُّوْنَ بَيْنَ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ وَتَوَلَّيْتُ فِي السَّجِيْنِ مَا بَيْتَ
 يُوسُفَ ثُمَّ جَاءَ فِي الرَّسُوْلِ اَجْبَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَ اَلرَّسُوْلُ قَالَ اَسْجِعْ اِلَى رَتِيْكَ
 فَاَسْأَلُكَ مَا بِاللَّسُوْةِ الَّتِي تَقْطَعُنِ اَيُّوْمِيْهِنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطَانَ كَانَتْ لِيَاوِيْ اِلَى رُكْنٍ شَدِيْدٍ
 فَمَا لَبِثَتْ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهَا نَبِيًّا اِلَّا فِي ذُرُوْعَةٍ قَوْمِيْهِ

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بزرگ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے یوسف بیٹے یعقوب کے اور وہ بیٹے اسحاق کے اور وہ بیٹے ابراہیم کے ہیں یعنی چار پشت تک جن کی نبوت اور شرافت چلی آتی ہے وہ یوسف علیہ السلام ہیں اور فرمایا آپ نے اگر میں قید خانہ میں رہتا جتنی دیر یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس قاصد آتا ہے بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانے کو بادشاہ مصر کا قاصد آیا تھا، تو بیشک میں قبول کر لیتا اس کے بلانے کو پھر پوری آپ نے یہ آیت قال ارجع اِلَى رَتِيْكَ یعنی کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہی سے کہ تو لوٹ جا اپنے بادشاہ کے پاس اور پوچھ اس سے کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور فرمایا آپ نے کہ اللہ کی رحمت ہو لوط پر کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ پناہ پکڑیں کسی مضبوط قلعہ میں۔ پھر نہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد کوئی نبی۔ مگر اسی کے اشراف قوم میں سے یعنی غیر قوم میں کا نبی کسی کی طرف نہ بھیجا۔

ف۔ روایت کی ہم سے ابو کریم نے انہوں نے عبدہ سے اور عبد الرحیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے فضل بن موسیٰ کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر مذکور ہے مگر اس میں یہ کہا ما لبثت اللہ بعدہ نبیا الا فی ذرورۃ من قومہ یعنی ذرورہ کی جگہ ثرورہ کہا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ثرورہ کے معنی کثرت اور قوت کے ہیں اور یہ فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

خاتمہ۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قید خانہ میں رہے کلبی کہتے ہیں پانچ برس۔ پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپ نے چاہا میرا بھائی کی حالت کیا ہے اور جلدی نہ کی اور یہ کمال

صبر کی بات ہے اور جب زلیخا نے دیکھا کہ عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں ان کی دعوت کی اور گوشت کاٹنے کو پھر یاں من کے ہاتھ میں دیں اور یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان پر نکلیں۔ انہوں نے آپ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لیا اللہ تعالیٰ نے ایسا حسن آپ کو عنایت فرمایا تھا سبحان اللہ ایک ایک مخلوق اس خالق اکبر کی ایسی ہے اس کی تجلی مبارک کیسی ہوگی اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب اہل توحید کو اپنے جمال مبارک کے دیدار فرحت آثار سے مشرف فرماوے آمین یا احسن الخالقین اور آنحضرتؐ نے اپنی کسر نفسی سے ایسا فرمایا اور نہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی صبر جمیل اور ثبات بزیل عطا فرمایا مگر بڑے لوگوں کا اور مہذب شخصوں کا یہی قاعدہ ہے کہ دوسروں کو بڑھاتے ہیں اور اپنے نفس کو ان سے کم بتاتے ہیں یہی اخلاق حسنہ ہم سب لوگوں کے لیے ضروری ہیں اور لوط علیہ السلام غیر قوم پر مبعوث ہوئے پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا کہ اس کی قوم مددگار رہے اگرچہ ان کو اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں فقط ان کے قصہ پر اکتفا فرمایا کہ اس میں بڑی عبرت ہے شہوت پرستوں کو اور بڑی حکمتیں ہیں اور ایسے فوائد ہیں کہ جن سے دنیا اور دین اصلاح پاوے اور آدمی اگر اس سورہ مبارک میں غور و تامل فرماوے تو فوز دارین پر فائز ہو جاوے اور اس میں حسن سیرت ہے بادشاہوں کی اور نصیحت ہے غلاموں کی اور عبرت ہے علماء کی اور بیان ہے عورتوں کے مکر کا۔ اور صبر ہے اذیت اعدا پر اور حسن تجاوز ہے خطا سے خالد بن سعدان نے فرمایا ہے کہ سورہ یوسف اور سورہ مریم ایسی ہیں کہ جنتی جنت میں اس سے لذت پاویں گے اور عطار نے فرمایا کہ سورہ یوسف جو مخزون و غمگین سنے اور اس میں تامل فرماوے شاد و خرم ہو جاوے اور نسکین و راحت پاوے۔

سورہ رعد کی تفسیر

وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اٹے یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی آپ سے کہ اے ابوالقاسم بتاؤ ہم کو رعد کیا چیز ہے آپ نے فرمایا ایک فرشتہ ہے فرشتوں میں کا مقرر ہے بادل کے ہانکنے پر اس کے ساتھ کوڑے ہیں آگ کے ہانکتا ہے اس سے بدلی کو جہاں اللہ چاہتا ہے سوانہوں نے عرض کی کہ یہ آواز کس کی ہے جو ہم سنتے ہیں فرمایا یہ اس کا بھڑکنا ہے بدلی کو وہ بھڑکتا ہے جب تک نہ پہنچے جہاں حکم ہوا ہو۔ کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپ نے پھر عرض کی بتائیے ہم کو کیا چیز حرام کی تھی یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر فرمایا آپ نے ان کی عرق النساء ایک رگ کا نام ہے بیماریا ہو گئی تھی اور ان کو تمام چیزوں میں سے اونٹوں کا گوشت ان کا دودھ

عَنْ اَبِي عِيَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ يَهُودِيًّا اَلَيْتِي مَلَى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِیْتُ مِّنْ تَاْمِرٍ كَيْسُوْتِي بِسَّحَابٍ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا اَخْبِرْنَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِي نَسْمَعُ قَالَ تَرْجِرَةٌ بِالسَّحَابِ اِذَا تَرَجَّرَتْ حَتّٰی يَنْتَهِيْ اِلَى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا اَصْدَقْتَ فَقَالُوْا فَاخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اَسْرَائِيْلُ عَلٰی نَفْسِهِ قَالَ اَسْتَلَى عِرْقَ النِّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَلْدِيْهُ اِلَّا لَجُوْمًا اِلٰی بَدَنِ وَاَلْبَانُهَا فِدَا لِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ۔

یادہ پسند تھا۔ اسی لیے انہوں نے اپنے اوپر اس کو حرام کیا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَنَقَعِلُ بَعْضَهَا عَلَى
بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ قَالَ التَّاقِلُ وَالْقَارِسِيُّ وَ
الْعُلُوُّ وَالْعَامِضُ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی
تفسیر میں روایت کرتے ہیں وَنَقَعِلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ...
یعنی ہم بعض پھلوں کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں آپ
نے فرمایا رومی کجوروں اور عمدہ ہیں اور پیٹھی اور کڑوی ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اس کی مثل روایت کیا ہے
اور سیف بن محمد جو اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں وہ عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار
ان سے ثقہ ہیں۔ اور یہ امام ثوری کے بھانجے ہیں۔

تفسیر سورہ ابراہیم ۴

تفسیر سورہ ابراہیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روایت ہے شعیب بن جباب سے وہ حضرت انس
بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس کجوروں کا ایک خوشہ لایا گیا آپ نے فرمایا کلمہ
طیبہ یعنی پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ
مضبوط ہے اور اس شاخیں آسمان میں ہیں اپنے رب کی توفیق
سے ہر وقت پھل دیتا ہے آپ نے فرمایا وہ درخت کجور ہے اور بُری
بات کی مثال بُرے درخت کی طرح ہے اس کی جڑ زمین کی اوپر کی سطح پر ہے جو
کہ بالکل مضبوط نہیں آپ نے فرمایا وہ اندراٹن ہے۔

عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْجُبَابِ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقِنَاءِ عَلَيْهِ رَطْبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي
أُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ آجُتَتْ
مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ فَسَالَ
هِيَ الْعَنْظَلَةُ۔

قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ
صَدَقَ وَأَحْسَنَ۔

شعیب بن جباب نے کہا میں نے حضرت انس کی حدیث
کو ابو العالیہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا آپ نے صحیح اور صحیح فرمایا
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَكَمْ
يُرْتَعَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَى

۱۔ ایک دوسرے پر پھلوں کی فضیلت یہ ہے کہ ایک شکل اور ایک قسم کے ہوتے ہوئے بعض کا مزہ عمدہ اور بعض کا
بعض پیٹھے اور بعض کڑوے اور بد ذائقہ ہوتے ہیں۔ اس میں پروردگار کی کمال قدرت ہے۔ (داثری)
۲۔ پنجابی میں اسے "ٹٹا" کہتے ہیں۔
marfat.com

غَيْرُ وَاحِدٍ مِّثْلُ هَذَا مَوْكُوتًا وَلَا تَعْلَمُ أَحَدًا عَمَّا نَعَا عَنْهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ
مَكْمَةٍ وَرَوَاهُ مَعْمَرُ بْنُ حَمَادٍ بِنِ تَارِيْدٍ كَغَيْرِ وَاحِدٍ كَلِمَةٍ
يُرْفَعُوهُ -

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الضَّبِّيُّ نَاحِيًا دُونَ تَارِيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَكَمْ يَرْفَعُهُ -

امام ترمذی کی اس عبارت سے عزم یہ ہے کہ حضرت انس کی حدیث میں کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی
بصورت مثال جو تفسیر کی گئی ہے وہ تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ وہ موقوف
ہے۔ یعنی خود حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی ہے۔ کیونکہ حماد بن سلمہ نامی راوی
کے علاوہ شعیب بن جباب کے جتنے بھی شاگرد ہیں وہ سب موقوف یعنی حضرت انس رضی
اللہ عنہ کی خود بیان کی ہوئی تفسیر روایت کرتے ہیں لہذا یہ حدیث موقوف ہے مرفوع نہیں ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ إِذْ أُنزِلَ لَهُ مَنْ
سَأَلْتِكَ وَهَذَا دِينُكَ وَمَنْ يُثَبِّتْكَ -
حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں۔
يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
قد م رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔
ساتھ بات محکم کے۔ دنیا کی زندگی میں اور آخرت
میں آپ نے فرمایا یہ ثابت رکھنا قرین ہے جب

کہ اسے کہا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟۔

ف یہ حدیث حسن سے صحیح ہے۔
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ هَذِهِ
الْآيَةُ يَوْمَ يُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرًا كَارِضًا
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّنَ يَكُونُ النَّاسُ؟
قَالَ عَلَى الْقِيَامِ -
مسروق سے روایت ہے کہ مائی عائشہ رضی اللہ
عنہا نے یہ آیت پڑھی يَوْمَ يُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرًا كَارِضًا
مائی صاحبہ نے کہا یا رسول اللہ! اس وقت لوگ
کہاں ہوں گے، آپ نے فرمایا۔ پل صراط پر۔

ف۔ یہ حدیث حسن سے صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث اس سند
کے علاوہ اور بھی بہت سی سندوں سے مروی ہے۔

تفسیر سورہ حجر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کرتے ہیں کہ ایک

بہت خوبصورت عورت (عورتوں کی صفوں میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی بعض لوگ پہلی صف میں آگے ہو جاتے تاکہ اس کو نہ دیکھ سکیں اور بعض پچھلی صف میں رہو کہ عورتوں کی صفوں کے قریب ہوتی تھی، پیچھے ہٹ جاتے۔ جب رکوع کرتے تو اپنی بیلوں کے نیچے سے اس کو دیکھتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ لَعْنَةُ الْآيَةِ يَعْنِي هُمْ خُوبٌ جَانِتِي

پس تم میں سے ان لوگوں کو جو آگے بڑھنے والے ہیں اور ان لوگوں کو جو پیچھے رہنے والے ہیں۔

وَسَوَى جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْنَاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ هَذَا أَشْبَهَ أَنْ يَكُونَ أَحَدُ مِنْ حَدِيثِ نُوْحٍ -

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہیں اس کا ایک دروازہ ان لوگوں کے لیے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا آپ نے فرمایا امت محمد پر۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الحجرات ام القرآن اور ام الكتاب ہے اور دہرائی ہوئی سات آیتیں ہیں۔

ابو ہریرہؓ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں کوئی سورت الحمد کی مثل اور یہ سات آیتیں ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے اور میرے بندے ہیں تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے

عَلَى خَلْفَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَاءٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ يَعْصُ لِقَوْمٍ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِأَنَّ لَا يَتَأَهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْاٰخِرِ فَإِذَا رَأَوْهُ نَظَرَتْ حَتَّى اِبْطِئَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِبَادِكُمْ سَبْعَةٌ أَبْوَابُ بَابٍ مِنْهَا لِمَنْ سَلَ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ تَلَ عَلَى أُمَّتِهِ مُعْتَدٍ -

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَهْلُ الْقُرْآنِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ مِثْلُ أَمْرِ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَوَعْدِي مَا سَأَلَ -

کے لیے وہی چیز ہے جو مانگے۔

یہ دہرائی ہوئی آیتیں کہلاتی ہیں۔

Marfat.com

لَمَّا قَالَتِ الْاُنصَارُ لَنْ اَمْنِنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ
 لَهَا التَّرِيْقَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ
 نَاثِرًا لَللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ عَاقِبْتُمْ فَعَاقِبُوْا مِثْلَ
 مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَ لَنْ اَصْبِرْتُمْ لِمَا حَيَّرَ لِلصّٰبِرِيْنَ
 فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشٍ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ
 اِلَّا اَسْرَاجَةً۔

کو کفار نے مثلہ کر دیا تھا پس انصار نے کہا اگر ہم بھی کسی دن اس
 طرح ان سے پہنچے تو ہم اس سے دو نئے لوگوں کو مثلہ کریں گے۔
 دناک کان کاٹیں گے کہا ابی بن کعب نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا
 اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَاِنْ عَاقِبْتُمْ سے صابریں تک یعنی
 اگر بدلہ لو تم تو وہ بہتر ہے صابروں کے لیے تب ایک مرد نے کہا
 آج سے قریش کا نام نہ رہے گا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ہاتھ روکے رہو قتل سے، قوم کے مگر چار شخص سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابی بن کعب کی روایت سے خاتمہ سورہ نحل میں صفات الہی سے مذکور ہے تزیہہ
 باری تعالیٰ کی اور قدرتیں اس کی فرشتوں کے اتارنے سے اور آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے اور انسان کے پیدا کرنے سے
 اور منافع الغام کے خیل و بعال وغیرہ سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور اگانا کھیتوں کا اور زمینوں اور کھجور اور انگور اور کام میں لگانا
 بیل و نہار کا اور شمس و قمر کا اور اختلاف الوان ان کا اور کام میں لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا
 پہاڑوں کا اور اسی طرح کی اور قدرتیں اور اکیلا ہونا اس کا الوہیت میں اور جھکنا پر چھائیوں کا اس کے سجدے کے لیے اور سجدہ جانوروں
 اور فرشتوں کا اور دوڑنا ان کا کہ رب ہمارا اوپر ہے اور قدرتیں اس کی انزال مار اور چہار ارض اور خلق الغام اور لبین اور خیل اور غناب
 وغیرہ سے اور پیدا کرنا شہد کی مکھی اور وحی کرنا اس کی طرف اور بہت سی نعمتیں اور شریک کرنا لوگوں کا اس کے ساتھ اور مالک
 ہونا اس کا سموات والارض کی چھپی چیزوں کا۔ اور قدرتیں اور الغام اس کے جیسے نکالنا ہمارے ماں کے بیٹیوں سے اور عنایت فرماتا آنکھ
 اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھروں اور خمیوں کا جلود الغام سے اور بنانا اثاث البیت کا اور متاع کا اصواف وادبار
 اور اشعار سے ان کے اور پیدا کرنا سایوں کا اور بنانا گھاٹیوں کا پہاڑوں میں اور انکار کرنا کافروں کا ان نعمتوں پر اور امر کرنا
 اللہ تعالیٰ کا ساتھ عدل و احسان کے اور ذمی القربی کو دینے کا۔ اور نہی فحشا اور منکر اور بغی سے اور امر عہد پورا کرنے کا۔ اور
 نہی نقض عہد سے اور نہی تشبیہ سے اس عورت سے کہ سوت کات کر کھول لیتی تھی۔ اور نہی بھوٹی قسموں سے اور عہد الہی کے
 بیچنے سے اور امر عوذ پڑھنے کا قرأت قرآن کے وقت اور جواز کلمہ کفر کہہ دینے کا جب کفار جبر و اکراہ کریں اور امر اکل حلال
 اور ادا ٹے شکر کا اور حرمت بلیتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ماہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نہی بجائے خود حرام و حلال
 ٹھہرا لینے سے اور امر اتباع ملت ابراہیم کا اور حنیف ہونا ان کا اور امر نبی کو دعوت کا حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب
 احکام فقیرہ ہیں اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہیں جیسے منکر ہونا ان لوگوں کا جو آخرت پر یقین
 نہیں رکھتے۔ اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو۔ اور مکہ یہود بنی قریظہ کا۔ اور خطاب ملائکہ کا اور و اح کفار سے موت
 کے وقت اور خطاب ان کا مومنوں کی روح سے۔ اور انتظار کرنا کافروں کا قیامت اور ملائکہ کے دیکھنے کا۔ اور تمثیل
 معبودان باطل کی ساتھ عبدمملوک کے۔ اور معبود حقیقی کے ساتھ حرم مالک و متصرف کے۔ اور تمثیل دوسری
 معبود باطل کی۔ گونگے اور عاجز کے ساتھ وغیرہ۔

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ فِي لَيْلَةِ مُوسَى قَالَ فَنَعْتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسْبُكَ قَالَ مُضْطَرِبٌ الرَّجُلُ الرَّاسِ كَأَنَّكَ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى قَالَ فَنَعْتَهُ قَالَ رَبِّعَهُ أَحْمَرُ كَأَنَّكَ خَرَجَ مِنْ دِيْمَانٍ يَعْنِي الْخَمَامِرَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَأَنَا أَشْبَهُهُ وَوَلِدَهُ بِهِ قَالَ وَأُتَيْتُ بِإِنَائِيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذَايَهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ فَلَبِنٌ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدَيْتَ لِبِفِطْرَةِ آدَمَ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوَأَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتَ أُمَّتُكَ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لے گئے مجھ کو شب معراج میں ملا میں موسیٰ علیہ السلام سے کہا راوی نے کہ علیہ بیان کیا آپ نے ان کا راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے بکھرے ہوئے بال تھے سر کے گویا کہ وہ ایک مرد ہیں شنوہ کے قبیلہ میں سے اور فرمایا کہ ملا میں عیسیٰ علیہ السلام سے اور صورت بیان کی ان کی تو فرمایا کہ وہ میا نہ قد میں ہر رخ رنگ گویا ابھی نکلے ہیں ہیماس سے یعنی حمام سے اور دلہا میں لے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا کہ میں ان کی اولاد میں بہت مشابہ ہوں ان سے اور فرمایا کہ لائے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودھ کا

نقا اور دوسرے میں شراب تھی کہا گیا مجھ سے کہ لے تو اس میں سے جو چاہے سولے لیا میں نے دودھ اور پیا سو کہا مجھ سے کسی نے کہ راہ پائی تو نے قطرت کی یا کہا پینچا تو قطرت کو اور بیشک اگر لیتا تو شراب کو تو گمراہ ہو جاتی امت تیری۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم حضرت نے دودھ پسند کیا اس میں بشارت ہے علم اور کمالات دینیہ کی جو آپ کی امت مرحومہ کو حاصل ہوئے اگر شراب لیتے تو فساد و عناد اور گمراہی امت میں پھیل جاتی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِي بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلَجَّبًا مَسْرُوحًا قَاتِلًا شَقَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهْ جِبْرَائِيلُ أَبِمْحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا وَمَا سَأَلْتُكَ أَحَدًا أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ قَالَ قَاتِلًا قَتَلَ عَرَقًا

انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے براق آیا جس شب کہ معراج ہوئی ان کو۔ اور وہ لگام لگا ہوا تھا کا کھٹی ڈالا ہوا اور اس نے شوخی کی تب فرمایا جبرائیل نے کیا تو محمد کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے آج تک کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا جو ان سے زیادہ بزرگ ہو اللہ تعالیٰ

کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر پسینہ ٹپکنے لگا براق کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد الرزاق کی روایت سے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَنْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَائِيلُ بِأَصْبِعِهِ فخرق به العَجَّادِيَّةَ

بریدہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنچے ہم بیت المقدس میں یعنی شب معراج میں اشارہ کیا جبرائیل نے اپنی انگلی سے اور چیر

بِالْبُرَاقِ۔

دیا پتھر اور باندھ دیا اس سے براق۔

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھلا یا حجر کو قریش نے یعنی معراج کے باب میں کھڑا ہوا میں حطیم میں اور ظاہر کر دیا حجر پر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو سو میں ان کو خبر دینے لگا اس کی نشانیوں سے اور میں اسے دیکھتا تھا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبْتَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْعَجْرِ وَجَلِي لِي بَيْتُ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

سے اور میں اسے دیکھتا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وما جعلنا الرؤيا لعيني نہیں دکھایا ہم نے تجھ کو جو کچھ خواب دکھایا مگر لوگوں کے جانچنے کو تو مراد اس سے دیکھنا آنکھ کا ہے کہ دکھایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات میں کہ گئے وہ بیت المقدس کو کہا ابن عباس سے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّبَنِي آدَمَ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنِ أَرِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الرَّقُومِ۔

لَيْلَةَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ عَنِ الرَّقُومِ وَرِغْتِ جَس كَانَد كور ہے قرآن میں مراد اس سے زقوم کا درخت ہے۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا قرآن الفجر آخر آیت تک یعنی پڑھنا قرآن کافجر کو حاضر ہونے کا سبب ہے فرمایا آپ نے کہ حاضر ہوتے ہیں اس پر فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا تَشْهَدُ كَمَا مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا یوم مذعوا کل اناس با ما هم یعنی جس دن بلا یا جاوے گا ہر شخص اپنے نام کے ساتھ فرمایا آپ نے کہ بلا یا جاوے گا ایک آدمی ان میں کا جنتی اور لیگا نامہ اس کا دہن ہاتھ میں اور بڑھا یا جاوے گا بدن اس کا ساڑھ گز اور روشن کیا جائے گا چہرہ اس کا اور اس کے سر پہ پھنایا جاوے گا ایک تاج موتیوں کا کہ جھکتا ہوگا اور وہ جائے گا اپنے پیروں کی طرف اور وہ اسے دور

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِأَمْرِهِمْ قَالَ يُدْعَى أَحَدُهُمْ وَيُعْطَى كِتَابَهُ بيمينه وَيُمْدُ لَهُ فِي جَسْمِهِ سِتُونَ ذِمْرًا عَا وَيَبْيَضُ وَجْهَهُ وَيَجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجًا مِّنْ لُّؤْلُؤٍ يَتَلَا لَا فَيَنْطَلِقُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَيَرُونَ مِنْ بَعْدِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ ائْتِنَا بِهَذَا وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ يَقُولُ لَهُمْ

أَبْعَدُ الْبَلِّ رَجُلٍ مِّنكُمْ مِثْلُ هَذَا وَأَمَّا الْكَافِرُ
فَيَسُودُ وَجْهَهُ وَيَمْدُ لَهُ فِي جَنَسِهِ سِتُونَ
فِرَاعًا عَلَى مُنَوَّرَةٍ أَدْمَرُ وَيُلْبَسُ تَاجًا فَيُرَاكُ
أَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا
اللَّهُمَّ لَا تَأْتِنَا بِهَذَا أَتَالَ فَيَأْتِيهِمْ فَيَقُولُونَ
اللَّهُمَّ آخِرُهَا فَيَقُولُ أَيْدَاكُمْ اللَّهُ فَإِنَّ رَجُلًا
رَجُلٍ مِّنكُمْ مِثْلُ هَذَا

سعد کیو کہ کہیں گے یا اللہ ایسی ہی نعمتیں ہم کو عنایت کر اور اس
میں ہمیں برکت دے یہاں تک کہ وہ آدے گا اور ان سے کہے گا
کہ تم کو خوش خبری ہو۔ ہر مرد کو تم میں سے ایسا
ہی انعام ہے۔ اور کافر کا منہ کالا ہوگا۔ اور اس
کا بدن ساٹھ گز بڑھا یا جاوے گا جیسے آدم
علیہ السلام کا قد و قامت تھا اور پہنا یا جاوے گا اس کو
تاج سو دیکھیں گے رفیق اس کے اور کہیں گے پناہ ہے اللہ
ذلیل کر اور وہ کہے گا یا اللہ ان کو مجھ سے دور کر اس لیے کہ ہر ایک کو ان میں سے عذاب ہے مثل اس کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور سدھی کا نام اسمعیل بن عبد الرحمن ہے۔

مترجم۔ اس حدیث میں بڑی بشارت ہے مجتہدان شریعت اور امانان طریقت کو جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق
دی کہ انہوں نے خلق اللہ کو اللہ کی طرف بلایا اور اتباع سنت اور توحید کی طرف دعوت کی اور عباد صالحین
نے ان کی اتباع پر کمر باندھی اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے دین میں احداث
کیا اور بدعتیں نکالیں اور خلق نے ان کو بے وقوفی سے پیشوا اور مقتدا قرار دیا اور ملتوع ٹھہرایا۔

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں اور کسی نے آپ سے پوچھا عسی
ان بیعتک ربک یعنی قریب ہے کہ اٹھاوے گا تجھے اللہ تعالیٰ
مقام محمود میں سو فرمایا آپ نے مراد اس سے شفاعت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَسَى أَنْ تَبْعَثَكَ
رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا أَوْ سُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ
الشفاعة -

ف یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زغفری داؤد اودی ہیں اور وہ چچا ہیں عبد اللہ بن ادریس کے۔

مترجم۔ مقام محمود کے معنی تعریف کی جگہ چونکہ اس مکان والے کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل و جان کریں گے لہذا اس کا نام مقام
محمود ہوا اور اللہ نے اس کا وعدہ خاتم النبیین اور شفیع المذنبین سے فرمایا ہے کہ آپ اس مقام میں باب شفاعت اصحاب توحید پر واکریں گے

عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب داخل ہو کر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد نین سو ساٹھ پتھر گرے تھے رک ان
کی پستش ہوتی تھی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارنے لگے ان پتھروں کو ایک پتھر
سے کہ آپ کے ہاتھ میں تھی اور کبھی عبد اللہ نے کہا ایک لکڑی سے اور فرماتے
تھے ایسے اور بھاگ گیا باطل باطل بڑا بھگوتا ہے ایسے اور نہیں شروع
ہوگا ایک باطل اور زلوت کر آوے گا۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ
ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُونَ نَفْسًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعُمُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِي يَدِهِ وَمَا قَالَ
يَعُوذُ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَنَهَى الْبَاطِلُ إِنَّ
الْبَاطِلَ كَانَ زُهُوقًا وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَالْحَقُّ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے بھی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے پھر حکم ہوا آپ کو ہجرت کا اور انہوں نے آپ پر یہ آیت وقل رب ادخلنی سے آخر تک یعنی کہہ تو اے رب میرے داخل کر مجھے پسندیدہ مقام میں اور نکال مجھے بزرگی سے اور ٹھہرا دے میرے لیے قومی مددگار۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَبِّ ادْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا انہوں نے کہا کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہم کو ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس شخص سے حضرت سے پوچھیں تب انہوں نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی انہوں نے حقیقت روح کی سوائی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یسئلونک عن الروح سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ تے سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوئی اور تم کو حضور ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے ہم کو بڑا علم ملا ہے ہم کو تورات ملی ہے اور جس کو تورات ملی اس کو بڑی خیر ملی سو

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودٍ اَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هَذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالُوا أَوْتِينَا عِلْمًا كَثِيرًا أَوْ تِينَا التَّوْرَةَ وَمَنْ أُوْتِيَ التَّوْرَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا فَأَنْزَلَتْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَأَمِدَّ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَاتِ۔

اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قل لو كان البحر مدادا سے آخر آیت تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے مترجم پوری آیت یوں ہے۔ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَأَمِدَّ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝ یعنی کہہ تو اگر ہو دے دریا ہی میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے البتہ تمام ہو جاوے دریا اس سے پہلے کہ تمام ہوں باتیں میرے رب کی اگر چہ لاویں برابر دریا کے اور مدد۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ میں جانا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپ ایک گھڑی پر کجور کی بیجا دیتے تھے سو گزرے آپ ایک گروہ پر یہود کے اور کہا ان کے لہن نے کاش کہ تم ان سے کچھ سوال کرتے تو بعضوں نے کہا ان سے کچھ مت پوچھو اس لیے کہ وہ تم کو جواب سنا دیں گے کہ تمہیں برا لگے گا پس پوچھا انہوں نے اور کہا اسے بولنا بیان کرو تم ہم سے حقیقت روح کی سو گھڑے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھڑی تک اور اٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور میں نے جانا کہ آپ کی طرف وحی بھی جلتی ہے یہاں تک کہ وحی کے آثار آپ پر ظاہر ہوئے پھر فرمایا آپ نے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَىٰ عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفْرٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَمَا فَتَحَ فِيهَا بَرَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفَتْ أَنَّهُ يُوحَىٰ إِلَيْهِ حَتَّىٰ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالُوا أَوْ تِينَا التَّوْرَةَ وَمَنْ أُوْتِيَ التَّوْرَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا فَأَنْزَلَتْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَأَمِدَّ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَاتِ۔

الروح من امر ربی یعنی روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تم کو نہیں ملا ہے مگر تم تو اہل علم۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةً أَمْثَلٍ مِنْ نَفْسَانِ وَأَمْثَلُ كِبَانَا وَكِبَانَا مِنْ نَفْسَانِ عَلَى وَجْهِهِمْ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وَجْهِهِمْ
قَالَ إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَعْدَائِهِمْ كَادِرًا عَلَى أَنْ يَمْشِيَهُمْ عَلَى وَجْهِهِمْ أَمَا أَنْتُمْ تَيَقُّونَ بِوَجْهِهِمْ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لاکھوں لوگوں کو تین قسم سے ایک قسم پیادہ اور ایک سوار اور ایک قسم اپنے موٹوں پر کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں کہ چلیں گے آپ نے فرمایا جس نے پیروں پر چلایا ہے وہ منہ پر بھی چلا سکتا ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنے منہ ہی سے ہر بلندی اور کمانے سے بچ کر چلیں گے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی وہ بے ابن طاووس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں سے کچھ مضمون۔

بسنہ تذکرہ مردی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تشر میں آؤ گے پیادہ اور سوار اور کھیلے جاؤ گے بعض تم میں کے اپنے موٹوں پر۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ مَعْشُرُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتَجْرُونَ عَلَى وَجْهِكُمْ
ف یہ حدیث حسن ہے۔

صفوان سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کی طرف کچھ پوچھیں اس نے کہا ان کو نبی نہ کہو اگر وہ سنیں گے کہ تو ان کو نبی کہنا ہے تو ان کی چار آنکھیں ہو جاویں گی یعنی بہت خوش ہوں گے پھر وہ دونوں آپ کے پاس آئے اور اس آیت کی تفسیر پوچھی

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ كَمَا دِيَتْ آتِ يَهُودِيَيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى هَذَا الْبَيْتِ نَسَّأَهُ قَالَ لَا تَقُلْ لَهُ نَبِيٌّ فَإِنَّهُ إِنْ سَمِعَهَا تَقُولُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهُ أَرْبَعَةٌ أَعْيُنٌ فَأَتَى الْبَيْتِ نَسَّأَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَتَزَوَّجُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَسْعُرُوا وَلَا تَمْسُوا بِرِيئِي إِلَى سُلْطَانٍ يَقْتُلُهُ وَلَا تَأْكُلُوا رِيئِي وَلَا تَقْدُوا قَوْمَ مَعْصِنَةٍ وَلَا تَفْرُوا مِنَ الرَّحْمَةِ شَقِيَّةٍ سُبَّتْ وَعَلَيْكُمْ الْيَهُودُ خَاصَّةً الْأَتْعَدُوا فِي السَّبِّ فَقِيلَ لِيَدِيهِ وَرَجُلِيهِ قَالَا لَا شَهْدُ إِلَّا بِكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَسْلِمَا قَالَا إِنَّ دَاوُدَ قَالَ

اللہ تعالیٰ نے کہ میں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو نشانیاں یعنی پوچھا کہ وہ کیا تھیں آپ نے فرمایا کہ شریک نہ کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور نہ قتل کرو اس جان دار کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ میں اور چوری مت کرو۔ اور جادو مت کرو۔ اور نہ لے جاؤ۔ بے قصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت خون کی لگا کر اور مت کھاؤ سود۔ اور تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورت کو۔ اور نہ بھاگو جہاد سے۔ اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہ ہے کہ زیادتی نہ کرو

تم ہفتہ کے دن، سوچو منے لگے وہ دونوں ہاتھ پیرا حضرت کے اور کہا گواہی دیتے ہیں ہم کہ بیشک تم نبی ہو آپ نے فرمایا کہ پھر کیا دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں ایک نبی ہو اور ہم اس سے بھی ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ولا تجہر بصلواتک ولا تخافت بہا یعنی مت پکار کر پڑھ نماز اپنی اور مت چپکے پڑھ، یہ آیت مکہ میں اتری ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آواز بلند سے قرآن پڑھتے گالیاں دیتے مشرک لوگ قرآن کو اور جس نے اسے اتارا اور جو لایا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن نماز میں کہ مشرک لوگ اسے اور اس کے اتارنے والے کو گالیاں دیوں اور مت آہستہ پڑھو اتنا کہ صحابہ نہ سنیں ایسا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ إِنَّ سَبَّ الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ فَيَسُبُّ الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَلَا تَخَافُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ يَا نَبِيَّ تَسْمَعُهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ۔

پڑھو کہ وہ سنیں اور سیکھ لیں تمہاری زبان سے قرآن کو ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

ابن عباس نے کہا یہ آیت ولا تجہر بصلواتک الایۃ یعنی پکار کر مت پڑھ نماز اپنی اور مت آہستہ پڑھ اور ڈھونڈ لے اسکے پیچ کی راہ، مکہ میں اتری اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپے ہوئے تھے اور جب آپ یاروں کے ساتھ نماز پڑھتے قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک گالیاں دیتے قرآن کو جب سنتے اور جس نے اتارا اور لایا اس کو (یعنی خدا و جبریل کو) تب اللہ تعالیٰ نے اسپنے نبی سے فرمایا ولا تجہر بصلواتک یعنی مت زور سے پڑھ تو نماز کو یعنی قرآن کو کہ مشرک سن کر قرآن کو گالیاں دینے لگیں اور ایسے چپکے سے بھی مت پڑھ کہ تیرے اصحاب نہ سنیں اور اس کے درمیان کی راہ اختیار کر۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا وَابْتِغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْفِفًا بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيُّ بَقْرًا تَكُ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّ الْقُرْآنَ وَلَا تَخَافُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ وَابْتِغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ذہب بن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے خذیفہ بن یسار سے کہ کیا نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں پڑھی ہے کہ بیشک پڑھی ہے خذیفہ نے کہا تو ایسا

عَنْ ذَهَبِ بْنِ حَبِيشٍ قَالَ قُلْتُ لِحَدِيْفَةَ بْنِ الْيَسَارِ أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَنْتَ تَقُولُ

اَضَلُّكُمْ بِمَا تَقُولُ ذَلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْآنِ بَيْنِي وَ
 بَيْنَكَ الْقُرْآنُ فَقَالَ حَذِيفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ
 فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي يُنْفِخُ فِي صُفْرٍ
 تَالِ تَدَا فَلَاحَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي اسْرَى بِكَبِيْدٍ
 لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَكْبَرِ
 قَالَ اَنْتَ اَلَمْ تَرَ اَلَمْ تَرَ فَاَنْتَ لَمْ تَلِكْ لَا قَالَ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنْتُمْ
 مَعَكُمْ اَلْقَلْوَةَ فِيهِ كَمَا كُنْتُمْ اَلْقَلْوَةَ فِي الْمَسْجِدِ
 الْحَرَامِ تَالِ حَذِيفَةُ قَدْ اَوْفَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَائِمَةِ طَوْلِيَةِ الظُّهْرِ مَمْدُوْدَةً هَكَذَا
 خَطُوْهُ مَدَّ بَصِيْرُهُ فَمَا سَأَى اِبْلَاطُهَا الْبُرَاقِ حَتَّى
 سَأَى اَيُّهَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدًا لِآخِرَةِ اَجْمَعٍ
 ثُمَّ رَجَعَ عُوْدُهُمَا عَلَيَّ بَدِيْهُمَا قَالِ وَتَجِدُ ثَوْبَ
 اَنَّهُ رَابِطُهُ لَمَا لِيْفِرْمِيْنُهُ وَاِنَّمَا سَخَّرَهُ لَكَ عَالِمُ
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ -

ہی کتاب ہے اسے گننے کیا دلیل ہے تیری جس سے تو یہ دعویٰ کرتا ہے
 میں نے کہا دلیل میری قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن
 ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جس نے دلیل پکڑی تو مراد کو پہنچا یہ بیان
 کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے شیخ مصعب نے کہا کہ جس نے قرآن سے دلیل
 پکڑی وہ حجت میں غالب آیا اور کبھی کہا کہ مراد کو پہنچا پھر کہا کہ زین
 حبیش نے کہ پکڑی میں نے یہ آیت سبحان الذی اسرای، یعنی
 پاک ہے وہ پروردگار کے گیارہ رات ہی رات اپنے بندے کو
 مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کہا حذیفہ نے پھر بات ہے تو اس آیت
 میں کہ نماز پڑھی آپ نے بیت المقدس میں میں نے کہا نہیں حذیفہ نے
 کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو تم پر نماز وہاں ادا کرنا فرض ہو
 جاتا جیسے کہ مسجد حرام میں فرض ہے، پھر کہا حذیفہ نے لائے رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور (یعنی براق) لینی پیٹھ والا
 قدم اس کا وہاں پڑتا جہاں نظر پہنچتی پھر نہ اترے (یعنی جبریل اور
 آپ) براق کی پیٹھ پر سے یہاں تک کہ دیکھ لیں جنت اور دوزخ

اور آخرت کی وعدہ کی چیزیں سب پھر اٹھے پاؤں لوٹے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس کو باندھ دیا تھا (یعنی بیت المقدس میں) کیا ضرورت
 تھی اس کے باندھنے کی کیا وہ بھاگ جاتا اس کو تو عالم الغیب والشہادۃ نے آنحضرت کے لیے مسخر کر دیا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم حذیفہ نے انکار کیا ہے بیت المقدس میں حضرت کی نماز پڑھنے کا اور براق کے باندھنے
 کا، یہ بھی نے کہا ہے کہ چونکہ اثبات ان دونوں کو اور رواہ کرتے ہیں اور مثبت کو مافی پر تقدم ہے یعنی جو روایت کرتا ہے کہ
 حضرت نے وہاں نماز پڑھی اور براق باندھا اسکے پاس ایک شے کا علم زیادہ ہے اور قول اس کا قابل قبول ہے رہا حذیفہ نے جو
 کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو ہم پر نماز وہاں کی فرض ہو جاتی، اگر اس سے فرضیت مراد ہے تو یہ تلامذہ صحیح نہیں اور اگر
 تشریح مراد ہے تو وہ ثابت ہے چنانچہ حدیث شد حال کی اور وہاں نماز کی ادا کی فضیلت میں جو وارد ہوئی ہے اس کے مشروع
 ہونے پر صاف دلالت کرتی ہے۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا میں سردار ہوں تمام اولاد آدم کا قیامت کے دن اور اس
 میں کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور اس میں کچھ

فخر نہیں اور کوئی نبی نہ ہوگا اس دن آدم اور ابنی ان کے سوا سب

موتیں اور پہلے میرے ہی لیے زمین شق ہوگی

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اَدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَلَا فَخْرَ وَبِيْدِيْ لَوْ اَلْحَمْدُ وَلَا فَخْرَ وَ مَا

مِنْ نَّبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اَدَمُ فَمِنْ سِوَاكَ اِلَّا تَحْتَ لَوْ اَتَى

وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَشَقَّقَتْ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ

يَقُولُ النَّاسُ ثَلَاثَ قَوْلَاتٍ يَا تُونِ اِدْمَ فَيَقُولُونَ
 اَنْتَ ابْنُ اِدْمَ فَاَشْفَعُ لَنَا اِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ اِنِّي اَذْنَبْتُ
 ذُنُوبًا اَهْبَطْتُ مِنْهَا اِلَى الْاَرْضِ وَلَكِنْ اَيْتُوا نُوحًا
 فَيَا تُونِ نُوْحًا فَيَقُولُ اِنِّي دَعَوْتُ عَلَى اَهْلِ الْاَرْضِ
 دَعْوَةً فَاَهْلَكُوا وَلَكِنْ اذْهَبُوا اِلَى اِبْرٰهِيْمَ فَيَا تُونِ
 اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُولُ اِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ قَالَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبٌ اِلَّا مَا
 حَلَّ بِمَاعَنَ دِيْنِ اللّٰهِ وَلَكِنْ اَيْتُوا مُوسٰى
 فَيَا تُونِ مُوسٰى فَيَقُولُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنْ
 اَيْتُوا عِيسٰى فَيَا تُونِ عِيسٰى فَيَقُولُ اِنِّي عُيِدْتُ مِنْ
 ذُوْنِ اللّٰهِ وَلَكِنْ اَيْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ فَيَا تُونِ فَاَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ اِبْنُ جَدْعَانَ
 قَالَ اَنْتَ فَاَنْتَ اِنظُرْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاْخُذْ بِحَلَقَتِهِ بِابِ الْجَنَّةِ
 فَاَقْعُقْهَا فَيَقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَقْتَحُونَ
 لِي وَيُرْجَبُونَ فَيَقُولُونَ مَرْحَبًا فَاْخُذْ سَاجِدًا
 فَيَلْبَسُنِي اللّٰهُ مِنَ الشَّأْرِ وَالْحَمْدُ فَيَقَالُ لِي اِرْفَعْ
 رَاسَكَ وَاسْلُ تَعَطًا وَاشْفَعْ تُشْفَعُ وَقُلْ يُسَبِّحُ بِقَوْلِكَ
 وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ
 رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ اَنْتِ
 اِلَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ اْخُذْ بِحَلَقَتِهِ بِابِ الْجَنَّةِ
 فَاَقْعُقْهَا -

(یعنی لعنت کے وقت) اور اس میں کچھ فخر نہیں، فرمایا آپ نے
 اور تین بار لوگ بہت گھبرائیں گے تو آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے
 اور کہیں گے آپ ہمارے باپ ہیں سو سفارش کیجئے ہماری اپنے
 رب کے پاس وہ کہیں گے مجھ سے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اتارا گیا میں اس کے
 سبب سے زمین پر لیکن تم نوح کے پاس جاؤ پھر نوح کے پاس آؤں گے
 وہ کہیں گے میں نے ساری زمین والوں کے لیے بددعا کی اور وہ ہلاک ہو گئے
 لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ ابراہیم کے پاس جائیں
 گے اور وہ کہیں گے میں نے تین جھوٹے بولے پھر فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے کوئی جھوٹ نہیں بولا انہوں نے مگر مقصود تھی اس سے
 تائید دین کی پھر فرماؤں گے حضرت ابراہیم تم جاؤ موسیٰ علیہ السلام کے
 پاس اور وہ آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے میں نے
 ایک شخص کو بے قصور مار ڈالا ہے لیکن تم جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس
 پھر آئیں گے سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے مجھے
 اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا یا گیا تھا لیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس فرمایا آپ نے پھر سب لوگ میرے پاس آئیں گے سو میں ان کے
 ساتھ جاؤں گا (در بار الہی میں) ابن جدعان جو راوی حدیث ہیں انہوں
 نے کہا کہ اس نے کہا ہے میں گویا کہ دیکھو رہا ہوں رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کو کہ آپ فرماتے تھے کہ پیکر سے کھڑا ہوں گا میں جنت کا
 دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اس کو سواندر سے کوئی پوچھے گا کون ہے کہ محمد
 آئے ہیں، او بھگت کیوں گے میری اور مجھے مہربا کہیں گے پھر میں
 سجدے میں گر پڑوں گا (شکر کے لیے) سو سکھاوے گا مجھے اللہ تعالیٰ
 حمد و ثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سر اٹھا اور مانگ تیرا سوال پورا
 ہوگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور کہ تیری بات سنی جاوے گی اور وہ مقام جہاں یہ باتیں ہوں گی (مقام محمود ہے
 کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا عسی ان یبعثک الایۃ یعنی قریب ہے کہ اٹھاوے گا اللہ تعالیٰ مقام محمود میں سفیان
 نے کہا کہ اس روایت میں انس سے بھی روایت ہے کہ فرمایا آپ نے پیکروں گا میں دروازہ جنت کا اور اسے ٹھونکوں گا۔

و ایہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابی نصرہ سے انہوں نے ابن عباس سے پوری حدیث -
 مترجم اس حدیث میں یہ تفصیل مذکور ہے کہ شفاعت لیسراؤن الہی کہہ ہوگی اور جہاں اپنی جہالت سے اہل حق کو تہمت لگاتے

ہیں انکار شفاعت کا محض غلط ہے تابع حدیث کب اس کا منکر ہو سکتا ہے، خاتمہ سیدہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہے دوبار غالب آنا ان کا زمین میں اور غالب ہونا نجات نعر کا یا شماریب کا اہل نینلوئی سے یا جالوت جزری کا ان پر وعدہ رحمت کا اور وعید تباہی کی بصورت ارتکاب جرائم اور عطا ہونا معجزوں کا مولیٰ علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر آنحضرت کے اسرا کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک اقوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان رؤیائے رسول کا کہ مراد اس سے معراج ہے لبقول مقبول اور قسادم علیہ السلام کا اور خباثتیں شیطان کی اور فضائل قرآن سے ہدایت کرنا اس کا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مومنوں کو اور مذکور ہونا اس کا اور حجاب ہو جانا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجہ ہونا ان کے دلوں اور کانوں پر اور بھاگ جانا منکروں کا توحید قرآن سن کر اور شفا و رحمت مومنوں کے لیے اور خسراں ظالموں کے لیے نزول قرآن میں اور عاجز ہونا جن وانس کا اس کے مقابلہ سے اور ہر مثل کا ہونا قرآن سے اور اترا قرآن کا حق کے ساتھ اور ہمیشہ اور نذیر ہونا رسول کا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا قرآن کا آسانی قرأت کے لیے اور سجدہ میں گر پڑنا اہل علم کا اسے سن کر اور خاشع ہونا ان کا اور امار و نواہی سے امر ادا کے حقوق ذوی القربیٰ اور مساکین اور ابن سبیل کا اور نہی اسراف و تبذیر سے اور امر نرم بات کہنے کا اقرار اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنے اور نہی قتل اولاد سے اور نہی زنا سے اور نہی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نہی مال یتیم کے کھانے سے اور امر و نائے عہد کا اور و نائے کیل و میزان کا اور نہی اتباع سے ظنون فاسدہ کے اور آراہ کاسدہ کے اور نہی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور میں اور امر نرم بات کرنے کا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غسق میل تک اور امر قرأت قرآن کا وقت فجر کے اور امر نبی کو اس دعا کے پڑھنے کا ریت اور غلٹی مدخل صدق الایۃ اور امر توسط کا سر و جہر میں وقت قرأت قرآن اور امور آخرت سے ذکر اعمیٰ لناموں کا اور نذمت طالب دنیا کی اور فضیلت طالب عقبیٰ کی اور حشر سب آدمیوں کا اپنے اپنے اموال کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا مونہوں پر اندھے بہرے ہو کر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں چنانچہ عملت انسان کی اور طلب کرنا اس کا شر کو اور نہ آنا عذاب کا حیت ملک رسول نہ آوے اور عادت الہی ہونا کہ جب کسی قوم کا ہلاک چاہتا ہے اس کے امراء کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہیں اور ان پر عذاب آجاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نہی اشراک فی الالوہیت سے اور تسبیح سلوات وارض اور ہر شے کی اور مسحور کہنا کفار کا نبی کو اور ضلال ان کا اور تفضیل بعض انبیاء کی بعض پر اور تذکیر کشتی کے حال کی اور غافل ہو جانا مشرکوں کا اپنے معبودوں سے وقت غرق کے اور پھر کنارے پر مشرک ہو جانا اور کرامت نبی آدم کی اور سوار لیے پھرنا اس کا بحر ویر میں اور فضیلت اس کی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسول کے مکہ سے اور شکایت حال انسان کی راحت اور تکلیف کی میں اور پوچھنا لوگوں کا روح کی حقیقت کو اور قرآنش کافروں کی رسول سے نہیں جاری کرنے کی اور باغوں کی وغیر ذالک اور جواب اس کا۔

سورہ کہف کی تفسیر

سورۃ الکہف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

www.marfat.com

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ

کہ نون یحالی کہتا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل ولے وہ موسیٰ نہیں ہیں جن کا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباس نے کہا کہ جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے میں نے ابی بن کعب سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے موسیٰ علیہ السلام ایک دن خطیبہ پڑھتے تھے بنی اسرائیل میں سو کسی نے پوچھا ان سے کہ کون شخص علم میں زیادہ ہے کہا موسیٰ نے کہ میں سو عتاب کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف کہ ایک بندہ میرے بندوں میں سے جہاں دو دریا ملتے ہیں کہ وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میں کیونکر اس تک پہنچوں سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لے لے لے لے ایک مچھلی ایک زنبیل میں پھر جہاں وہ کھو جاوے وہ اسی جگہ ملے گا پھر موسیٰ چلے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی چلے اور رکھ لی موسیٰ نے ایک مچھلی ایک زنبیل میں سو چلے جاتے تھے رفیق ان کے اور وہ یہاں تک کہ پہنچے ایک پتھر پر اور دونوں سو گئے اور مچھلی کودنے لگی زنبیل سے نکل کر دریا میں چلی گئی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کو اس کے چلنے کی جگہ میں روک دیا پہنچے سے یہاں تک کہ ایک طاق سا بن گیا اور اس کا راستہ ویسا ہی بنا رہا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفیق کے لیے ایک تعجب کی چیز ہو گئی اور دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے باقی دن اور رات تک اور بھول گئے رفیق موسیٰ کے کہ خبر دے ان کو مچھلی کے حال سے پھر جب صبح ہوئی موسیٰ نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی کہا راوی نے کہ نہیں تھکے موسیٰ مگر جبکہ آگے بڑھ گئے مکان مہور سے کہا رفیق نے دیکھے آپ جب ٹھہرے تھے ہم پتھر پر تو میں بھول گیا مچھلی اور نہیں بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ میں اس کا ذکر کروں آپ سے اور اس نے اپنی راہ لی دریا میں عجیب طور سے موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم ڈھونڈتے تھے اپنے قدموں کے نشان کو (تاکہ اسی جگہ لوٹ کر پہنچیں) سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اسی پتھر کے پاس ہے نہر آب حیات کی جس مردہ کو پہنچتا ہے پانی اس کا فوراً زندہ ہو جاتا ہے اور اس مچھلی سے کچھ کھاپی چکے تھے پھر جب

موسیٰ بنی اسرائیل سے فرمایا کہ موسیٰ صاحب بنی اسرائیل
 لیس موسیٰ صاحب الخضر قال کذاب عدو اللہ
 سمعت ابی بن کعب یقول سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول قام موسیٰ خطیباً فی بنی
 اسرائیل فسئل امی الناس اعلما قال انا اعلما
 فعتب اللہ علیہ اذ لم یرد العلم الیہ فاوحی اللہ
 الیہ ان عبداً من عبادی بمجمع البحرین هو
 اعلما منک قال موسیٰ ای سرت فکیف لی بہ فقال
 لہ اقبل خوفاً فی مکمل فحیت تفقد الحوت
 فہرثم فانطلق وانطلق معہ فتاء وهو یوشع بن
 نون فجعل موسیٰ خوفاً فی مکمل فانطلق هو وفتاء
 یمشیان حتی اذا اتیا الصخرة فرقد موسیٰ وفتاء
 فاضطرب الحوت فی المکمل حتی خرج من المکمل
 فسقط فی البحر فقال فامسک اللہ عنہ جریدۃ الماء
 حتی کان مثل الطاق وكان لدحوت سرباً وکات
 لموسیٰ وفتاء عجبا فانطلق بقیۃ یومہما ولیلتهما
 ونسی صاحب موسیٰ ان یتخبرہ فلما أصبح موسیٰ
 قال لفتاء اتناعداؤنا لقد لقینا من سفرنا
 هذا نصیبا قال ولم یتصدب حتی جاؤنا المکان
 الذی امر بہ قال ارایت اذا ویتنا الی الصخرة
 فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان
 ان اذکرہ واتخذ سبیلہ فی البحر عجبا قال موسیٰ
 ذلک ما کتانیع فارتدا علی آثارہما قصصا قال
 یقضان آثارہما قال سفیان یزعم الناس ان تک
 الصخرة عند ہاعین الحیوۃ لا یصیب ماؤھا مینا
 الا عاشر قال وكان الحوت قد اکل منه فلما قطو
 کبیر الماء عاشر قال فقصا آثارہما حتی آتیا

الْخَضِرَ نَزَّايَ رُجُلًا مِّنْ سَمَوَاتٍ عَلَيْهِ سُبُحٌ نَّسَمَّ عَلَيْهِ
 مُوسَى فَقَالَ اِنِّي بِرُحْمِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوسَى
 فَقَالَ مُوسَى بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوسَى
 اِنَّكَ عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهُ
 وَاَنَا عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ فَلَمَّ نَبِيًّا لَا تَعْلَمُهُ
 فَقَالَ مُوسَى هَلْ اَتَّبَعَكَ عَلَىٰ اَنْ تَعْلَمَ مِنِّي مَا عَلَّمْت
 رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَ كَيْفَ
 تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي
 اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِي لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ
 الْخَضِرُ فَاِنْ اَتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى
 اُحَدِّثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَاَنْطَلَقَ الْخَضِرُ
 وَّمُوسَى يَمْشِي بَانَ عَلَى السَّاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهٖمَا
 سَفِيْنَةٌ فَاَتَتْهُمَا هُمَا اَنْ يَّجْلِسُوْهُمَا فَعَرَفُوْا الْخَضِرَ
 فَعَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمِدَ الْخَضِرُ اِلَى الْوُجُوْهِ مِّنْ
 الْوَاوِحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ
 حَمَلُوْا بَاغِيْرِي نَوْلٍ فَعَمِدَتْ اِلَى سَفِيْنَتِهِمْ فَعَرَفَتْهُمَا
 لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ الْمَرْءُ اَقُلْ
 اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا
 نَسِيتُ وَّلَا تُرهِقْنِي مِّنْ اَمْرِى عَسَى اَنْ يَّخْرُجَ مِن
 السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا يَمْشِي بَانَ عَلَى السَّاحِلِ وَاذْ اُعْلَمَ
 يَلْعَبُ مَعَ الْفُلَمَّانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرِاسِهِ فَاَتَتْهُ
 بِيْدٍ فَفَقَّتْهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى اَتَمَلَّتْ نَفْسًا رَّكِيْبَةً
 بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا عَجَبًا قَالَ الْمَرْءُ اَقُلْ
 لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذَا اَشَدُّ
 مِّنْ الْاُوَّلٰى قَالَ اِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هٰذَا فَلَا
 تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا فَاَنْطَلَقَا حَتّٰى
 اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَوْمِيْنَ اَسْتَطَعْنَا اَهْلَهَا فَاَنبَاؤًا اَنْ

اس پر پانی پھینکا وہ زندہ ہو گئی غرض اگلے پلوں چلے یہاں تک کہ اس
 پتھر پر پہنچے سو دیکھا ایک شخص کو کہا پنا منہ چادری سے ڈھانپے ہوئے ہے
 موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کہا تو انہوں نے کہا تمہارے اس ملک
 میں سلام کہاں ہے تو کہا انہوں نے کہ میں موسیٰ ہوں کہا حضرت نے کہ موسیٰ
 بنی اسرائیل کے کہا ہاں، کہا اے موسیٰ تم کو ایک علم ہے اللہ کے علموں
 میں سے کہ اللہ نے سکھایا ہے تم کو اور میں نہیں جانتا اس کو اور مجھے ایک
 علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ مجھے سکھایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں
 جانتے تم اس کو سو موسیٰ نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلوں میں کہ تم مجھے
 سکھاؤ اس میں سے کہ جو سکھائی ہے تم کو اللہ نے کام کی بات حضرت نے کہا
 تم صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کر دو گے تم ایسی بات پر جس کی تم کو خبر
 نہیں موسیٰ نے کہا اللہ چاہے گا تو تم مجھے صابری پاؤ گے اور میں تمہاری
 نافرمانی نہ کروں گا کسی بات میں حضرت نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے
 ہو تو مجھ سے کوئی خبر نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود بیان نہ کروں موسیٰ نے
 کہا اچھا پھر حضرت اور موسیٰ چلے دریا کے کنارے پر اور ان کے پاس ایک
 کشتی گذری اور دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں بڑھا لو پھر پہچان
 لیا انہوں نے حضرت کو اور بڑھا لیا انہوں نے ان دونوں کو بغیر کرایہ کے
 سو حضرت نے ایک تختہ اس کشتی کا توڑ ڈالا پس موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے
 ہم کو بغیر کرایہ کے بڑھا لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ ڈالی کہ اس کے
 لوگ ڈوب جاویں یہ تو بڑا بُرا کام کیا تم نے حضرت نے کہا میں تم سے پہلے
 ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے موسیٰ نے کہا خیر تم مجھ پر
 الزام نہ رکھو جس کو میں بھول گیا اور میرے کام میں مشکل مت ڈالو
 پھر دونوں کشتی سے نکلے اور کنارے دریا کے چلے جاتے تھے کہ ایک
 لڑکا لڑکوں میں کھیل رہا تھا سو حضرت نے اس کا سر پکڑا اور اُکھا لیا
 اپنے ہاتھ سے اور وہ مر گیا موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے تصور جان
 مار ڈالی بغیر قصاص کے یہ بہت بُرا کام کیا حضرت نے کہا میں تم سے پہلے
 ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے راوی نے کہا کہ یہ بات
 یعنی بے تصور خون کرتا پہلی بات سے بہت زیادہ تعجب کی تھی موسیٰ

نے کہا اگر میں اب کچھ پوچھوں اس کے بعد تو تم مجھے اپنے ساتھ نہ رہنے دینا۔ میرا غدر اب پورا ہو چکا (یعنی اب غدر نہ کروں گا) پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے ضیانت طلب کی سو انہوں نے ان کی ضیانت سے انکار کر دیا اور کچھ نہ کھلایا اور اس میں ایک دیوار دکھی کہ وہ گری پڑتی تھی راوی کہتا ہے کہ جھکی ہوئی تھی سو حضرت نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ سیدھی ہو گئی موسیٰ نے کہا یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس اترے اور انہوں نے ہماری ضیانت تک نہ کی اور نہ کھلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر ان سے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا حضرت نے کہا لو اب میری تمہاری جدائی ہے۔ میں تمہیں ان سب باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جس پر تم صبر نہ کر سکتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت کرے موسیٰ پر ہم چاہتے تھے کہ وہ ذرا اور صبر کرتے کہ ان کی عجیب و غریب خبریں ہم سنتے۔ کہا راوی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا سوال تو حضرت موسیٰ نے سوایا۔ اور فرمایا آپ نے کہ ایک چڑی آئی کشتی کے کنارے پر اور اس نے اپنی چونچ ڈیوٹی دریا میں سو حضرت نے فرمایا میرے اور تمہارے

بَصِيْفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا اِیْرُبِيْدًا اَنْ يَنْقُصَ
قَوْلًا مَّا بَلَ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيْدَا هَكَذَا اِنَّا قَامَا
فَقَالَ لَهُ مُوسٰی قَوْمًا اٰتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُصَيِّفُوْنَا
لَمْ يُطِعْمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ
هٰذَا اِفْرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاَنْبِتُكَ بِتَاوِيْلِ مَا لَمْ
تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَابِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰی لَوَدِدْنَا اَنْتَ كَانَ صَابِرًا
حَتّٰی يُقْضَ عَلَيْنَا مِنْ اَخْيَارِهِمَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَوْلٰى كَاَنْتَ مِنْ مُّوسٰی
نِسِيَانًا قَالَ وَجَاءَ عَصْفُوْرٌ حَتّٰی وَقَعَ عَلٰى حُرْفِ السِّقِيْنَةِ
عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا
الْعَصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جَبْرِ وَكَانَ يَعْني
ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ اِمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ
سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ عَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ
كَاقْرَأَ۔

علم نے اللہ کے علم میں سے کچھ نہیں گھٹایا مگر جتنا کہ اس چڑی نے دریا سے گھٹایا ہے، سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ وَكَانَ اِمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ عَصْبًا اور پڑھتے تھے وَ اَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَاقْرَأَ

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابواسحق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ زہری نے عبید اللہ سے انہوں نے ابی عباس سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ابوزحام سمرقندی نے کہا کہ میں نے حج کیا فقط اسی نیت سے کہ میں سفیان سے یہ حدیث سنوں کہ وہ اس میں ایک چیز بیان کرتے تھے یہاں تک کہ سنائیں نے ان کو کہہ کتے تھے کہ روایت بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور میں سنا کرتا تھا سفیان سے اس سے پہلے اور ذکر نہیں کیا انہوں نے اس چیز کو مترجم اس نقشہ میں بڑی فصیلت ہے علم کی اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ چاہیے۔ اور اس کے لیے سفر اور طے منازل ضرور ہے اور اطاعت استاد کی موجب مزید علم ہے اور سفیان اس کا موجب حرم ان اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ اگر استاد پیر سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسیٰ کی طرح ضرور اس سے دریافت کر لے اور ہرگز نہ شراد سے اور اسے بے مروتی اور بے ادبی نہ جانتے بڑا ادب اللہ کا ہے کہ اس کا علم ہمید ہے اور معلومات بے عدد۔

عَنْ اَبِيْ بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْغُلَامُ الَّذِي تَلَّهُ الْخَضِرُ طَبِعَ يَوْمَ طَبِعَ الْكَافِرُ
ابن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جس نے اللہ کے رسول کے ساتھ کفر پیدا ہوا تھا۔

ف: یہ حدیث سن ہے صحیح ہے فریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْغُضْرَ لِأَنَّه جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَرَتْ نَعْتَهُ خَيْرًا

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے فریب ہے۔

عَنْ أَبِي سَائِعٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّيِّئَاتِ قَالَ يَغْفِرُ وَنَهَى كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَخْرُقُونَ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمُ أَنْ يَرْجِعُوا فَسَخَّرُوهُمْ غَدًا قَالَ فَيُعِيدُهُ اللَّهُ كَمَا تَدْرَأُ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَدَانَهُمْ وَأَسَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمُ أَنْ يَرْجِعُوا فَسَخَّرُوهُمْ غَدًا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ وَاسْتَشْنَى فَسَالَ فَيَرْجِعُونَ فَيَجِدُونَ كَهَيْئَةِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَخْرُقُونَ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُونَ الْمِيَاهَ وَيَغْفِرُ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مَخْضِبَةً بِالْمَاءِ فَيَقُولُونَ قَهْرًا تَامَنُ فِي الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ فَسَوْءٌ وَعَلَوْنَا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَقْفًا فِي أَقْفَانِهِمْ فَيَهْلِكُونَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ دَوَّابِ الْأَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا مِمَّنْ لَعَنَهُمُ

ابن ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غضر ایسے ان کا نام ہوا کہ وہ بیٹھنے سے اٹھ کر زمین پر جوں پر گھاس نہ تھی پھر وہ ان کے نیچے ہری ہو گئی اور غضر ہری ہیز کو کہتے ہیں۔

ابن ہریرہ سے دیوار سکندریہ کے باب میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا جوج ماجوج ان سے روز کھودتے ہیں یہاں تک کہ قریب پھٹنے کے ہو جاتی ہے پھر کتاب ہے جو ان پر حاکم ہے کہ پھر چلو کہ کل اس کو گرا دیں گے فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ اسے پھر اول روز سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کا وقت آجائے گا اور اللہ کا ارادہ ہو گا کہ ان کو لوگوں پر نکالے کہے گا حاکم ان کا کہ پھر چلو کل اسے توڑ لیں گے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اور انشاء اللہ کہے گا فرمایا آپ نے پھر دوسرے روز ٹوٹ کر آویں گے اور اس کو دلیسا ہی ناقص پاویں گے جتنا اول روز توڑ گئے تھے پس سوراخ کر ڈالیں گے اس میں اور نکل پڑیں گے لوگوں پر اور سب دریاؤں کا پانی پی ڈالیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اور ان پر گرے گا تیر خون میں ڈوبا ہوا سو بولیں گے کہ دیا بیا ہم نے زمین والوں کو اور چڑھائی کی آسمان والے یعنی خداوند تعالیٰ پر، کہیں گے یہ اپنے دل کی سختی اور غرور سے سو بھیجے گا ان پر اللہ تعالیٰ ایک کیرا کہ پیدا ہو گا ان کی گردنوں میں اور وہ سب مر جائیں گے فرمایا آپ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمدؐ سب مر جائیں گے اور ملکتے پھریں گے اور شکر کریں گے بخوبی۔

کی اس کے باقر میں ہے کہ زمین کے جانور اس کا گوشت کھا کھا کے موٹے ہو جاویں گے اور ملکتے پھریں گے اور شکر کریں گے بخوبی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے فریب ہے اسی طرح پر ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے مترجم ایاجوج ماجوج دونوں اسیج نار سے مشتق ہیں اور اسیج کے معنی صنوا اور شر و اس کا بسبب کثرت اور شدت ان کے مسملی ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافت بن نوح کی اولاد سے ہیں، تھا کہ نے کہا کہ وہ ایک گروہ ہیں ترک میں سے اور سدی نے کہا کہ ترک یا جوج و ماجوج کا ایک گروہ ہے جب حضرت سکندرنے وہاں سد تیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا۔ اور حدیث سے مرفوعاً مروی ہے کہ یا جوج ایک گروہ ہیں اور ماجوج ایک گروہ ہیں اور ہر گروہ چار لاکھ کا ہے اور

کے اور وہ تین قسم ہیں ایک قسم درخت صنوبر کی مانند ہیں کہ طول ان کا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ ان میں ایسا ہے کہ عرض و طول ان کا برابر ہے ایک سو بیس گز ہے قد ان کا اور کوئی پہاڑ اور لوہا ان کی بلبری نہیں کر سکتا اور تیسرا گروہ ایک کان بچھاتا ہے ایک اور تھا ہے، نہیں پاتا وہ ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سور اور کتے کو مگر کھاتا ہے اور جوان میں سے مر جاتا ہے اسے بھی کھاتے ہیں جب وہ نکلیں گے سر ان کے لشکر کا شام میں ہوگا اور ساقہ ان کا خراسان میں اپنی جاویں گے وہ تہریں مشرق کی اور بحیرہ طبریہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا، عرض خروج ان کا بڑی نشانیوں سے ہے قیامت کے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِنِ ابْنِ قُصَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ
وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لِيَدْرِكَ سَائِبٍ فِيهِ تَأْدِي مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي
عَمَلٍ عَلَيْهِ اللَّهُ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ
غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشِّرْكِ -

ابن سعید بن ابی فضالہ انصاری کہ اصحاب سے ہیں سنا انہوں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ جمع کرے گا
لوگوں کو قیامت کے دن کہ جس میں شک نہیں پکارے گا ایک پکارنے
والا کہ جس نے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل میں کسی کو کہ کیا ہو اللہ کے
واسطے تو چاہیے کہ مانگ لے وہ ثواب اس کا اسی شریک سے کہ اللہ
تعالیٰ بڑا بیزار ہے بہ نسبت اور شرکاء کے شرک سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن بکر کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَانَ تَحْتَهُ كُنُزٌ لَهُمَا قَالَ
دَهَبٌ وَفِضَّةٌ -

ابن الدرداء سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی
تفسیر میں فرمایا وہاں تختہ کنز لہما یعنی اس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر نے
بنائی تھی خزانہ تھا ان تھیموں کا فرمایا آپ نے سونا اور چاندی تھا۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلیل نے انہوں نے صفوان بن صالح سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے بنید بن
یوسف صنعانی سے انہوں نے زید بن زید بن جابر سے انہوں نے کھول سے اسی اسناد سے ماخذ اس کے کہ خانہ سورہ کہف میں قصص
ماضیہ سے مذکور ہے قصص اصحاب کہف کا اور قصہ دو بھائیوں کا کہ ایک صاحب باغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسیٰ
اور خضر علیہ السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر سے حکم انشاء اللہ کہنے کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا
اور امر نبی کو ان کے خدا کے ساتھ رہنے کا اور نواہی سے نہی اطاعت سے غافلوں کے احوال آخرت سے اور وعید نار کی ظالموں
کے لیے اور بیان دوزخ کے پردوں کا اور وعدہ حیات عدن اور انہار وغیرہ کا مومنین صالحین کے لیے اور تسخیر کرنا پہاڑوں کا اور
سامنے آنا نیندوں کا اور خطاب و عتاب اور تقسیم نامہ اعمال کی اور خوف عاصیوں کا حشر میں اور مشرکوں کو خطاب ہونا کہ اپنے
معبودوں کو پکارو اور جواب نہ دینا ان کا حشر میں اور آثار قیامت سے نفع صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کی مشرکوں
کے لیے اور ان کے لیے جو انبیاء سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور وعدہ جنت کا صالحین کے لیے اور مضامین توحید سے رد اشراک فی الحکم کا
اور رد اشراک فی العبادت کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ

سورہ مریم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بھیجا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے نصاریٰ کی طرف (مناظرہ کو) تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم پڑھتے ہو یا اُخت ہارون یعنی اسے بہن ہارون کی (اور اس آیت میں خطاب ہے مریم کو) اور موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان بہت کچھ مدت تھی مغیرہ نے کہا میں نے ان کا جواب نہ مانا اور لوٹا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تو نے کہوں نہ خبر دی ان کو کہ عادت تھی اگلے لوگوں کی کہ پیغمبروں کے نام رکھا کرتے تھے اور جو صالحین ان سے پیشتر ہوتے (یعنی یہ ہارون مریم کے بھائی ہیں اور موسیٰ کے بھائی اور۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ فَقَالُوا لِي أَلَسْتُمْ تَهْرُونَ يَا أُخْتِ هَارُونَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوسَى وَعِيسَى مَا كَانَ فَلَماذا ذُرَيْرًا مَا أُجِيبُهُمْ فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَاءِ نَبِيِّهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ادریس کی روایت سے۔

ابن سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ يَعْنِي ذُرَادَةَ تُوَانِ كَمَا سَمِعْتُ فِي نَجْرَانَ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَاءِ نَبِيِّهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ لَيْشٌ أَمْلَحُ حَتَّى يُؤَقَفَ عَلَى الشُّورِ بَيْنَ الْعَبَةِ وَالنَّارِ يُقَالُ أَهْلُ الْعَبَةِ يَشْرَبُونَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَبُونَ يُقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا أَيْ قَوْلُونَ لَعْنَةُ هَذَا الْمَوْتِ فَيَذَبُ فَنُوكَا أَتَى اللَّهُ قَضَى لِأَهْلِ الْعَبَةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَّا تَوَافَرَا كُنُوكَا أَتَى اللَّهُ قَضَى لِأَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيهَا وَالْبَقَاءَ لَمَّا تَوَافَرَا۔

کا تو وہ غم کے مارے مر جاتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں آسمان پر گیا معراج میں دیکھا میں نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَأْعُرِجُ فِي سَائِرِ آيَاتِكَ إِذْ مَرَّ لِي فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس میں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کرتے

ہیں اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگوں نے قنادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج کی طول کے ساتھ اور میرے نزدیک وہ اس سے مختصر ہے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل سے کہ تم کیوں نہیں آتے ہمارے پاس اس سے زیادہ جتنا اب آتے ہو راوی نے کہا کہ پھر اس پر یہ آیت اتری وَمَا نُنزِّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ - یعنی نہیں اترتے ہیں ہم مگر تیرے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور پیچھے ہے آخر آیت تک (یہ جبریل کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اترتے وقت آسمان پیچھے ہو جاتا ہے زمین آگے چلے آسمان آگے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجِبْرِئِيلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَكُونَنَا أَكْثَرًا تَزُورُنَا قَالَ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا نُنزِّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے وغریب ہے۔

سدی نے کہا پوچھا میں نے مرہ ہمدانی سے مطلب اس کا وَإِنْ هَتَكُمُ الْآيَاتُ وَآيَاتُهَا لِيَعْنِي كَوْنِي تَمِّمُ مِنْ سِوَا الْبَيِّنَاتِ نَحْوِ مَا وَارَدَتْهُ تَوَلَّىٰ مَجْهُدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوْكُهُمْ كَأَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيمِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْقَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشِيهِ۔

عَنْ الشُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مَرَّةً الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَإِنْ تَمَنَّوْا الْآيَاتُ وَآيَاتُهَا... فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوْكُهُمْ كَأَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيمِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْقَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشِيهِ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو۔

عبداللہ بن مسعود نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ وار دہو لوگ دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اپنے عملوں کے مطابق۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَإِنْ تَمَنَّوْا الْآيَاتُ وَآيَاتُهَا قَالَ يَرُدُّونَهَا ثُمَّ يَصْدُرُونَ بِأَعْمَالِهِمْ۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سدی سے اس کی مانند عبدالرحمن نے کہا میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بیان کیا کہ سدی نے روایت کی مرہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبہ نے کہا اور سنی ہے میں نے یہ روایت سدی سے مرفوعاً و لیکن میں چھوڑتا ہوں اس کو قصداً یعنی رفع نہیں کرتا۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ دست رکھتا ہے کسی بندے کو جبریل سے فرماتا ہے کہ میں نے نلانی کو دست کیا ہے سو تم بھی اسے دست رکھو پھر اس کا بیان آسمان میں پھرتا رہی جاتی ہے اس کی محبت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَىٰ جِبْرِئِيلُ آتِي قَدْ أَحْبَبْتُ مُلَانًا فَحَبَّبَهُ قَالَ فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْمَلَائِكَةِ۔

Marfat.com

جاگان میں سے اور پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور کہا اے بلال رضیہ کیا کیا، سو بلال نے عرض کی میرا باپ فدا ہو آپ پر اے رسول اللہ کے کہ میرے روح کو اسی نے پکڑ رکھا تھا جس نے آپ کے روح کو پکڑ رکھا تھا سو آپ نے فرمایا چلو اونٹوں کو لے چلو پھر آپ نے آگے جا کر اونٹ بٹھائے اور وضو کیا اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی جیسے وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے ٹھہر ٹھہر کر پھر فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قائم کر نماز کو میری یاد کے لیے یعنی جو بھول جائے نماز کو جب یاد

فَلَمْ يَسْبِقْ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَكَانَ أَوْلَاهُمْ اسْتِيقَاظًا
أَقْبَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ بِلَالٍ فَقَالَ
بِلَالٌ يَا بَنِيَّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي
أَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَادُواكُمْ أَنْ تَأْتُوا فَنَتَوَضَّأُ فَأَتَامُوا الصَّلَاةَ ثُمَّ
صَلَّىٰ مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِي تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ
أَقْبَىٰ الصَّلَاةَ لِي كَرِيًّا -

آوے پڑھو لے۔

ف: یہ حدیث غیر محفوظ ہے روایت کیا اس کو کئی حافظان حدیث نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی ہریرہ کا اور صالح بن ابی الاخر صنیعت میں حدیث میں، صنیعت کہا ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے اور اور لوگوں نے ان کے حافظہ کی طرف سے خاتمہ سورہ لہ میں قصص ماہیہ سے قحط موسیٰ علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور صفات الہی سے استوار اللہ تعالیٰ کا عرش پر اور ملکیت اس کی آسمان زمین پر اور علم اس کا اور توحید الوہیت اور خوبی اس کی اور صفات قرآن سے نازل ہونا اس کا رفع مشقت کے لیے اور نصیحت کے واسطے اور عربی ہونا اس کا اور نہی جلد پڑھنے سے اس کے اور صفات اور شفیق نہ ہونا کسی کا اس کے تابعوں سے اور وعید تنگی رزق کی اس لیے جو قرآن سے منہ موڑے اور اندھا ہونا اس کا قیامت میں اور مذمت اس پر ایمان نہ لانے کی اور آثار قیامت سے مذکور ہے نفع اور حدیث گنہگاروں کی اور گفتگو ان کی دنیا کی زندگی کی مقدار میں اور پہاڑوں کا اڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنی عزرائیل کا اور آوازوں کا بیٹھ جانا جہنم کے خوف سے اور نہ ہونا شفاعت کا بغیر اذن خدا کے اور ذلیل ہونا موہنوں کا اس کے آگے اور محرومی ظالم کی اور جہنما صالح کی اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

تفسیر سورۃ انبیاء

وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے پاس بیٹھا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میرے عناد ہیں کہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میرے مال میں خیانت کرتے اور میرا کہنا نہیں مانتے اور میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں سو میرا ان کا کیا حال ہوگا فرمایا آپ نے تمہارے گالیاں اور نافرمانی اور جھوٹ ان کا اور سزا دینا تیرا ان کے لیے سوا اگر سزا تیری ان کو جانتی ان کی تعقیب کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہو گئے نہ تیرا حق

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَلَوكِينَ يُكْتَبُونَ لِي وَ
يُخَوَّنُونِي وَيَعْصُونَني وَأَشْتَمُهُمْ وَأَخْرَبُهُمْ فَكَيْفَ أَنْتُمْ
قَالَ يُحِبُّ مَا خَالَوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُواكَ وَعَقَابُكَ
لِيَأْتَهُمْ دُونَ دُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ قَرَأَنَ كَانَتْ
عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَتَوَقَّ دُنُوبَهُمْ أَنْتُمْ

marfat.com

مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَعَى الرَّجُلُ كَجَعَلُ يَبْكُ
وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ وَتَنْصَعُمُ الْمَوَازِينُ الْقِسْطَ
لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلِمُ نَفْسٌ شَيْئًا إِلَّا دِيَةٌ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْدَلِي وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ
مَقَارِفِهِمْ أَشْهَدُكَ أَنَّهُمْ أَخْرَأُوا كُلَّهُمْ -

ان چہ رہا اور نہ ان کا تجھ پہاؤد اگر سزا تیری ان کے قصور سے کم پہنچی
تو تیرا حق ان پر باقی رہا اور اگر سزا تیری ان کی تقصیر سے زیادہ ہوئی
تو تجھ سے بدلہ لیا جائے گا زیادتی کا کہا مادی نے پھر جدا ہوا وہ شخص
روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں پر رومی
تو نے کتاب اللہ کی کہ فرماتا ہے اس میں وَنَصَعُمُ الْمَوَازِينُ يَوْمَ
الْقِسْطِ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلِمُ نَفْسٌ شَيْئًا یعنی رکھیں گے ہم ترازو
انصاف کی قیامت کے دن سو ظلم نہ ہوگا کسی شخص پر کچھ سو اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی: بے رسول اللہ کے میں نہیں پاتا کوئی امر اپنے
اور ان کے لیے بہتر اس سے کہ جدا ہوں وہ مجھ سے سو میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمن بن عرفان کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَبِئْسَ مَا فِي جَهَنَّمَ يَهْوَى فِيهِ الْكَافِرُ
أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ قَعْرَهُ

ابن سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہیل ایک نالہ ہے جہنم میں کہ گرتا چلا جاتا ہے کافر اس میں چالیس ہزار
تک اور نہیں پہنچتا اس کے گہرؤ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر ابن لعیبہ کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُذِبْ إِبْرَاهِيمُ فِي شَيْءٍ
تَطْرَأُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ قَوْلِهِ إِنِّي سَقِيمٌ وَ لَمْ
يَكُنْ سَقِيمًا وَقَوْلِهِ لِسَامَرَةَ أُخْتِي وَقَوْلِهِ
بَلْ نَعَلَهُ كَيْدُهُمْ -

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ابراہیم علیہ السلام کبھی جھوٹ نہیں بولے کسی مقام میں مگر تین جگہ ایک
تو کہا ان کافروں سے جو ان کو اپنی عید گاہ میں لے جانا چاہتے تھے اگر میں
بیمار ہوں اور بیمار نہ تھے دوسرے کہا انہوں نے سارہ کو کہ بیوی آپ
کی تھیں) کہ یہ میری بہن ہیں، تیسرے کہا (بت پرستوں سے جنہوں
نے کہا تھا کہ ہمارے بت تم نے توڑے) بلکہ توڑے ہیں انکے بڑے بت نے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم طیبی نے کہا کہ اصل میں یہ سب معارض ہیں مگر چونکہ صورت ان کی کذب ہے اس
لیے حضرت نے اس کو کذب فرمایا کہ شان انبیاء سے یہ بعید ہے اور ہر ایک امر کی تاویل صحیح ہو سکتی ہے مثلاً آپ نے کہا میں سقیم ہوں
یعنی سقیم القلب یعنی رنجیدہ ہوں تمہاری گمراہی دیکھ کر، اور سارہ کو جو اپنی بہن فرمایا وہ مومنہ تھیں اور آپ مومن اور مومنین دونوں
سجائی بہن ہیں اور بت شکنی کی نسبت جو بڑے بت کی طرف کی اس میں یہ کہا کہ اسی نے توڑا ہوگا اگر یہ بولتے ہوں تو یہ جملہ شہر طیبہ ہے
اس سے معلوم ہوا کہ اگر نہیں بولتے تو اور نے توڑا ہوگا مگر وہ بے وقوف اس تعویض کو نہ سمجھے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ
مُعْتَبَرُونَ إِلَى اللَّهِ عُرَاةٌ كُرُوكُمْ مَرَاكِبُكُمْ

ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کو کھڑے ہوئے
اور فرمایا کہ اے لوگو تم مشر میں آؤ گے اللہ تعالیٰ کے سامنے ننگے بغیر شمشیر
یہ آیت گما بد انا اول خلق نعیی کا

الوہیت پر اور تقی ولد خداوند تعالیٰ سے اس وقت نہ کرنا بندگان مقبولین کا خلاقہ فعل ہے کہ ان کے ہاں ہم میں اور ان کے ہاں ہمیں
 کا اور پہاڑوں اور راہوں کا ہونا زمین میں اور پیدا کرنا میں دنار و شمس و قمر کا اور ٹھکانا کرنا کافروں کا نبی کے ساتھ اور اجماع سب امتوں
 کا جو آسمانی دین رکھتے ہیں توحید پر اور اختلاف نالائقوں کا اس امر اجماعی میں مشکوک ہونا صاحبوں کی سعی کا اور دور رہنے ٹہنیں
 کے جہنم سے اور نہ سننا اس کے آواز کا اور رحمتہ للعالمین ہونا ہمارے نبی کا۔

وَمِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

سُورَةُ حَجِّ كِتَابُهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جب اتری یہ آیت اے آدمیو! دو تم تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی
 ڈراؤنی شے ہے و لکن عذاب اللہ شدید تک اور ان دنوں
 آپ سفر میں تھے فرمایا آپ نے تم جانتے ہو کہ وہ کون دن ہے صحابیوں نے
 نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ وہ
 دن ہے کہ فرماوے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہ چھانو تم شکر
 دوزخ کا اور وہ عرض کریں گے اے پروردگار میرے کیا ہے شکر
 دوزخ کا فرماوے گا اللہ تعالیٰ تو سونتا توے شخص دوزخ میں ہیں اور
 ایک جنت میں سو مسلمان سب یہ سن کر رونے لگے اور رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھونڈتے رہو نزدیک اللہ تعالیٰ کی اور بیچ کی
 چال چلو اس لیے کہ کبھی نبوت نہیں ہونی مگر قبل اس کے زمانہ تھا جاہلیت
 کا (یعنی کفر کا) فرمایا آپ نے کہ پوری کی جاوے گی گنتی (دوزخیوں کی)
 جاہلیت کے لوگوں سے پھر اگر پوری ہوگی گنتی تو خیر، نہیں تو تمام
 کی جاوے گی منافقوں سے اور تمہاری مثال اگلی امتوں کے آگے
 ایسی ہے جیسے سفید و سیاہ تل کے بازو میں یا ایک تل اوٹھ
 کی سیلی میں پھر فرمایا آپ نے امید رکھتا ہوں کہ تم چوتھائی ہو جنت
 والوں کے سو سب یاروں نے اللہ اکبر کہا (شکر کی راہ سے) پھر فرمایا
 آپ نے میں امید کرتا ہوں کہ ہو تم تہائی جنت والوں کے پھر سب نے
 اللہ اکبر کہا پھر فرمایا آپ نے میں امید رکھتا ہوں کہ ہو تم نصف جنت
 والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا۔ راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ حضرت نے دو تہائی بھی فرمایا یا نہیں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كَمَا
 أَنْتُمْ تُقَاتُونَ لَقَدْ نَزَّلَ اللَّهُ السَّاعَةَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
 وَاللَّهُ شَهِيدٌ بِمَا تَعْمَلُونَ قَالَ أَنْزَلْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ
 وَهُوَ فِي سَفَرٍ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا
 اللَّهُ وَمَا سَأَلَهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ كَقَوْلِ اللَّهِ
 لِأَدَمَ ائْتِ بِعِشَّةِ النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ
 النَّارِ قَالَ تِسْعِمَائَةَ وَتِسْعَةَ وَتِسْعُونَ فِي النَّارِ وَ
 وَاحِدًا إِلَى الْجَنَّةِ فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُونَ يَبْكُونَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوا بُوا وَسَادُوا
 يَا مَعْ لَمْ تَكُنْ نَبِيًّا تَطْرُقُ إِلَّا كَانَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ
 قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدُوٌّ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا
 كَيْفَ تَمَّتْ مِنَ الْمُتَأَقِبِينَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَأَكْأَمْرًا إِلَّا
 كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِمَارِ الدَّائِبَةِ أَوْ كَالشَّامَةِ
 فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنْ لَمْ رَجُوا أَنْ تَكُونُوا
 رَائِعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرُوا ثُمَّ قَالَ إِنْ لَمْ رَجُوا
 أَنْ تَكُونُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَكَبَرُوا ثُمَّ قَالَ
 إِنْ لَمْ رَجُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرُوا
 قَالَ وَكَأَ آذِي قَالَ الثَّلَثِينَ أَمْ لَا -

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتْ بَيْنَنَا أَهْمَابُهُ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَا تَيْنِ الْآيَتَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كَمَا اتَّقَوْا مَا نَزَّلَ السَّلْعَةَ شَيْئٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ حَشَوُا الْمَطَى وَعَرَفُوا أَنَّ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَمَا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَعْلَمَ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللَّهُ نبيهَ أَدْرَفَيْتَا دِيهَ رَأْيِهِ يَقُولُ يَا أَدْرُاعِثُ بَعِثْ النَّارَ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ وَمَا بَعِثُ النَّارَ يَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلِفٍ تِسْعِمَائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدًا إِلَى الْجَنَّةِ قِيئَسِ الْقَوْمِ حَتَّى مَا أَبْدُوا بِصَاحِبِهِ فَلَمَّا سَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَأْصَحَابِهِ قَالَ أَعْمَلُوا وَأَبْشُرُوا قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتْ مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثْرًا قَالَهُ يَا جُوجُجُ وَمَا جُوجُجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ فَسُرِّي عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ قَالَ أَعْمَلُوا وَأَبْشُرُوا قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِمَارِ الدَّائِبَةِ قَوْرَسٌ هُوَ كَفَّارٌ كِي بِالنَّبِيَّةِ

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمِيَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقُ لِأَنَّهُ يُظَاهَرُ عَلَيْهِ جِبَارًا

عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں سو آگے پیچھے ہو گئے اصحاب آپ کے چلنے میں سو آواز بلند کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آیتوں کے ساتھ یا ایہا الناس سے عذاب اللہ شدید تک پھر حبیب حضرت کے باروں نے سنا اپنی سواریوں کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت کچھ فرماتے ہیں پھر فرمایا آپ نے جانتے ہو تم کہ یہ کون دن ہے انہوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ وقت ہے کہ پکارے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دیں گے اپنے رب کو پھر فرمادے گا اللہ سے آدم چھانٹ تو شکر دوزخ کا وہ عرض کریں گے اسے رب میرے کتنا ہے شکر دوزخ کا فرمادے گا اللہ تعالیٰ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ والے ہیں اور ایک جنت والا سو قوم کے لوگ یا پوس ہو گئے (جنت میں جانے سے) یہاں تک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبھی نہ ہنسیں گے پھر حبیب دیکھی حضرت نے گھبراہٹ اصحاب کی فرمایا آپ نے عمل کرو اور بشارت دو۔ سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی کہ وہ جن کے ساتھ ہوں وہ بیشک بڑھ جائیں اول یا جوج ماجوج دوسرے جو مر گیا بنی آدم سے یا اولاد سے ابلیس کے (یعنی کفر پس) کہا لاوی نے دوہ ہو گیا کچھ حقوٹا سارخ ان لوگوں کا فرمایا آپ نے عمل کرو اور خوشخبری دو ایک دوسرے کو سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمد کی جان اس کے ہاتھ میں ہے نہیں ہو تم اور لوگوں کی بہ نسبت مگر جیسے ایک دھبہ ہو اونٹ کے بازو میں یا ایک داغ ہو جانور کے پیر میں (یعنی تم بہت

عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام بیت العتیق اس لیے ہوا کہ غالب نہیں آج تک اس کی کوئی بیماری ہوئی ہے (معنی آزاد)

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی زہری سے انہوں نے روایت کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسند روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ الْحَبِشِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهِمْ كَيْهْلِكُكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ لَدُنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلِمُوا وَإِنَّا نَعْتَقُكَ عَلَيْهِمْ لَقَدِيرٌ الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ نِتَالٌ -

ابن عباس نے کہا جبکہ نکالے گئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو بکر نے کہا انہوں نے اپنے نبی کو نکال دیا بیشک یہ ہلاک ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اذُن سے آخر آیت تک یعنی اجازت ہوئی ان لوگوں کو کہ جن سے کفار لڑتے ہیں، لڑنے کی، اس سبب سے کہ ان پر ظلم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے، سو ابو بکر نے کہا کہ جانا میں نے اب لڑائی ہوگی (یعنی کافروں مومنوں میں)

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے سعید بن جبیر سے مسند اور اس میں ابن عباس سے روایت نہیں، خاتمہ سورہ حج میں اوامر سے مذکور ہے امر تقویٰ کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین و قارئین وغیرہ کے لیے اور امر حج کے لیے پکار دینے کا اور امر خود کھانے اور کھلانے کا فقیر کے قربانی سے اور میل کچیل اتارنے کا اور نذروں کے پورا کرنے کا اور طواف کا اور امر اوثان اور قول زور سے بچنے کا اور نہی شرک سے اور نہی کافروں سے نزاع کرنے کی اور دوسرے متعلقات حج اور قربانی کے اور نذمت سے مذکور ہے نذمت مجادلہ بے دلیل کی اور نذمت عابدان خام طمع کی کہ ادنیٰ مصیبت میں دین سے پھر جائیں اور نذمت ان کافروں کی کہ مسجد سے باز رکھتے ہیں اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حریمات اللہ کی اور فضیلت مہاجرین اور شہیدوں کی اور عقاید سے مذکور ہے زلزله قیامت کا اور ہول ان کا اور اثبات بعثت کا اول خلق انسان سے اور ثانیاً ہرے ہو جانے سے زمین خشک کے اور ردا شرک فی الدعا کا اور نفع نہ دینا مدعو ان باطل کا اور وعدہ حیات و انہار کا صالحین کے لیے اور وعید آگ کے کپڑوں کی اور جمیم کی اور لوہے کی موگرہ یوں کی اور عذاب حریق کے کافروں کے لیے اور وعدہ حیات و انہار کا اور سونے کے کنگنوں کا اور موتی اور لباس حریر اور حیات نعیم کا مومنوں کے لیے اور وعید عذاب مہلک کی کافریں و مکذبین کے لیے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجرین اور شہیدوں کے لیے اور وعدہ فیصلہ کا بندوں کے بیچ میں قیامت کے دن کے اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پندیدہ پندیدہ مطالب ایسے مذکور ہیں کہ دوسری سورتوں میں نہیں چنانچہ تشبیہ اس شخص کی جو بددالہی پر یقین نہ کرے اس کے ساتھ جو آسمان کی طرف رسی باندھ کر لٹکے اور پھر اسے توڑ دے اور سجدہ سموات والارض کا اور سجدہ شمس و قمر کا اور نجوم و جبال و شجر و دواب اور اکثر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور محاصمہ مومن و کافر کا رب الارباب میں اور تذکیر بیت اللہ میں ابراہیم کو جگہ دینے کی اور آنالوگوں کا فجاج عمیقہ سے شہود منافع کے لیے اور بہت سے متعلقات بیت اللہ کے اور حج کے اور دفع کرنا اللہ تعالیٰ کا بعض آدمیوں کے ساتھ بعض کو اور نصرت خدا کی ناصران دین کے لیے اور تکین نبی کی اگلے کافروں کی تکذیب سنا کر اور جلدی کافروں کی ساتھ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایک دن کا برابر ہزار سال کے اور اتھا شیطاں کا ہر نبی کے ساتھ اور شک کافروں کا قیامت میں اور وعدہ نصرت الہی کا مطلوبان مومنین کے لیے اور تذکیر

ایمان کی تہا میں اور عکس اس کا اور تذکیر انزال بار اور سبزہ زمین کی اور دوسری قدرتوں کے ساتھ اور اعتبار اور مقبولیت خدا کے
مومنوں کے لیے اور نہ ہونا حرج کا ہمارے دین میں کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیم کی اور نام رکھتا انہیں کا مسلمان ہمارے
واسطے اور ہونا نبی کا گواہ ہم پر اور ہونا ہمارا گواہ دوسروں پر اور اقامت صلوٰۃ اور اتیانہ زکوٰۃ اور اعتصام باللہ کا اور ولایت
اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور خوبی اس جل جلالہ حلیتہ کی۔

سورہ مؤمنون کی تفسیر

وَمِن سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تھی آپ کے منہ کے پاس ایک گنگنا ہٹ
سنی جاتی تھی شہد کی مکھی کی سی سو ایک دن ان پر وحی اتری اور ٹھہرے ہم
ایک گھڑی پھر آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور
یہ دعا کی کہ اے اللہ زیادہ دے ہم کو اور کم مت کر اور عزت دے ہم کو
اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہم کو (نعمتیں اپنی) اور محروم مت کر اور
مقدم کر ہم کو اور اول پر اور نہ مقدم کر ہم پر کسی کو (فوز دارین میں) اور
راضی کر ہم کو اور راضی ہو تو ہم سے پھر فرمایا آپ نے اتری ہیں مجھ پر
دس آیتیں کہ جو ان پر عمل کرتا رہے داخل ہو جنت میں پھر پڑھیں آپ
نے یہ آیتیں قدا فلع المؤمنون سے دس آیتوں تک۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ
سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدْوِي النَّحْلِ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا
فَمَلَّئْنَا سَاعَةَ نَسْرِي عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ
يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاكْرِمْنَا وَلَا
كُفِّرْنَا وَاعْظِمْنَا وَلَا تَخْزِنَا وَأَشْرِنَا وَلَا تُؤْتِرْ عَلَيْنَا
وَأَرْضِنَا وَأَرْضِ عَنَّا ثُمَّ قَالَ أَنْزَلَ عَلَيَّ عَشْرَ
آيَاتٍ مِّنْ آفَاتِهِمْ دَخَلَ الْعَبْتَةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ
أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ۔

روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن زید سے انہوں نے
زہری سے اسی استاد سے مانند اس کے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے
روایت کی ہم سے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحق بن ابراہیم نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس
بن زید سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور جس نے سنا عبدالرزاق سے پہلے اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہیں روایت
ہے یونس بن زید سے اور بعضوں نے ذکر نہیں کیا یونس بن زید کا اور جس نے ذکر کیا ہے یونس بن زید کا وہ روایت زیادہ صحیح ہے اور
عبدالرزاق بھی یونس بن زید کا ذکر کرتے اور کبھی نہیں۔ متوجہم: پوری آیتیں یہ ہیں: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي
صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّعْوَةِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ
حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنْ ابْتغىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ
هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ (ترجمہ) یعنی نلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز
میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو لوگ بے فائدہ کاموں سے منہ پھرنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت

کرنے والے ہیں مگر اپنی مہیموں پر یا جنکے مالک ہوئے ان کے ہاتھ سجان پر طاعت نہیں اور جو لوگ اس کے سوا چاہے وہ لوگ ہیں حد سے گزرتے والے اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور جو نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ ہیں جو فردوس کے وہ اس میں ہمیشہ رہ پڑیں گے۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ربیع بنت نضرؓ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اذان کا بلیا عارثہ بن سراقہ شہید ہو چکا تھا بدر کے دن اس کو ایک تیر غیبی لگا تھا کہ معلوم نہ ہوا کس نے مارا پھر آئیں ربیع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ خیر دیکھتے مجھ کو عارثہ کے حال سے اگر وہ خیر کو پہنچا ہے تو میں امیدوار تو اب رہوں اور صبر کروں ادا اگر نہیں پہنچا وہ خیر کو تو کوشش کروں میں دعا میں سو حضرت نے فرمایا اسے عارثہ کی مال بیشک جنت میں کئی بار ہیں اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس میں اور فردوس بلند زمین ہے جنت کی اور جنت کے پیچ اور بہتر ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الرَّبِيعَ بِنْتَ النَّضْرِ أَمَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ ابْنَهَا عَارِثَةَ بِنْتُ سُرَاقَةَ كَانَتْ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ قَرِيبٌ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنْ عَارِثَةَ لِمَنْ كَانَتْ أَصَابَتْ حَيْثُ أَحْسِنَتْ وَصَبْرَتْ وَإِنْ كَمْ يَهْبِطُ الْخَيْرَ أَجْتَمَدَتْ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ يَا أُمَّ عَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي جَنَّةٍ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى وَالْفِرْدَوْسُ رِيْوَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے انس کی روایت سے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کا والذین یوتون ما اتوا وقلوبہم لیغتری جو لوگ دیتے ہیں جو نیا ہے اور دل ان کا ڈر رہا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں، عرض کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا وہ لوگ شراب پیتے ہیں یا چوری کرتے ہیں فرمایا آپ نے کہ نہیں اسے بھی صدیق کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اس کے دوڑتے ہیں نیکیوں کی طرف اور وہ آگے بڑھنے والے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ تَرَوِحَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ آيَةِ وَالَّذِينَ يُوتُونَ مَا اتَّوَوْا وَقُلُوبُهُمْ لِيغْتَرَبُوا فَالْتَّ عَائِشَةُ أَهْمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ وَلَكِنْ هُمُ الَّذِينَ يُصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا تُقْبَلَ مِنْهُمْ أَوْلِيَاكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ۔

ف! روایت کی یہ حدیث عبدالرحمن بن سعید نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماندا اس کے۔

ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں وہم فیہا کالمون یعنی اور وہ اس میں تیوری چڑھاتے ہیں فرمایا آپ نے کہ مجلس دسے گی کافروں کے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالْمُؤْتُونَ قَالَ تَشْوِيَهُ النَّارُ فَتَقْلَسُ شَفْتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَوِجِي شَفْتَهُ

کہ پہنچ جاوے گا سر کے پیچ میں اور ٹٹک جاوے گا نیچے کا ہونٹ
 ان کے گلے کے گانوں میں۔
 یہ حدیث سن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ خاتمہ سورہ مومنوں میں صفات مومنین میں سے مذکور ہے ایمان و صلوات و خشوع
 و عزم و تقویٰ اور دینار و کواۃ کا اور حفاظت فروج کی اور رعایت امانتوں اور عہدوں اور حفاظت صلوات اور وعدہ فردوس
 ان کے لیے اور بد خلق سے تفصیل خلق انسان کی مٹی سے اور نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اس کا اور پہنانا گوشت کا ہڈیوں
 اور اور اللہ تعالیٰ کی تدبیروں سے پیدا کرنا آسمان کا اور اتارنا پانی کا اور پھرتا پانی کا زمین میں اور پیدا کرنا یاغوں کا کھجور و انگور سے
 اور کالنا اکثر میوؤں کا اس سے اور نکالنا درخت زبوں کا طور سینا ہے اور پلانا اور درو کا بلبون انعام سے اور خوراک آدمیوں کی
 اس سے اور سوار ہونا جانوروں پر اور کشتی پر اور شخص مہینہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسیٰ اور ابن مریم علیہم السلام
 اور خطاب جمیع انبیاء کی طرف اور حکم ملیات کے کھانے کا اور عمل صالح اور تقویٰ اور توحید کا ان کو اور صفات اہل خیر سے خوف
 خدا اور یقین کرنا اللہ کی آیتوں پر اور استرازا کرنا شرک سے اور خوف کرنا خدا سے باوجود انفاق مال کے اور احوال آخرت سے
 گمراہ ہونا منکروں کا آخرت سے اور انکار اہل مکہ کا اور پشتر کے اور حسرت کافروں کی وقت موت کے اور آرزو حیات کی واسطے
 عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اٹھ جانا تسبیوں کا نفع سور سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل کے گراں ہونے پر اور جھلس جانا
 موتوں کا دوزخ کی آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیوں کا اپنی شقاوت کا اور دعا کرنا ان کا اور خطاب کرنا اللہ تعالیٰ کا بلفظ اخصوا
 قہا ولا تکلمون اور یاد دلانا اللہ تعالیٰ کا ان کی مسخری کو جو مومنوں کے ساتھ تھی اور عتاب اللہ کا ان پر اور بہت فوائد متفرقہ۔

تفسیر سورہ نور کی **سُورَةُ النُّورِ**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عمر بن شعیب کے دادا نے کہا ایک شخص کا نام مرشد بن ابی مرشد
 تھا اور وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینے لے جاتا تھا اور مکہ میں ایک عورت
 زنا کار تھی کہ اس کا نام عناق تھا اور وہ مرشد کی دوست تھی اور اس
 نے وعدہ کیا تھا مکہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص سے کہ لے جاویگا
 اس کو (مدینہ میں) کہا مرشد نے کہ آیا میں ایک دیوار کے نیچے مکہ کی دیوار
 سے چاندنی رات میں اور عناق آگئی اور اس نے دیکھی کہ ایک میرے
 سائے کی دیوار کے بازو میں پھر سب وہ میرے پاس پہنچی مجھے پہچانا
 اور کہا تو مرشد سے میں نے کہا مرشد ہوں اس کے کہا تباہی مبارک
 ہو آتورات کو رہ ہمارے پاس میں نے کہا اس عناق اللہ نے حرام کیا
 زنا سورہ پکارا تھی اسے خیمہ والو یہ شخص تمہارے قیدیوں کو لے
 لے جاتا ہے وہ اسے آٹھ مرد اور میں نے خندہ کی

عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْتَدٌ بَيْنَ أَبِي مَرْثَدٍ وَكَانَ
 رَجُلٌ يُحِبُّ الْأَسْرَى مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ بِهِمْ
 الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ بِنْتٌ يُقَالُ لَهَا
 عِنَاقٌ وَكَانَتْ صِدِيقَةً لَهُ وَاتَتْهُ كَانَتْ وَعَدَّ رَجُلًا
 مِنْ إِسْرَى مَكَّةَ يُصَلِّهِ قَالَ نَعِمْتُ حَتَّى أَنْتَهَيْتُ
 إِلَى طَلْحَانَ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقْبِرَةٍ
 قَالَ نَعِمْتُ عِنَاقُ فَأَبْصَرْتُ سَوَادَ طَلْحَانَ بِعَنْبِ
 الْعَائِطِ فَلَمَّا أَنْتَهَيْتُ إِلَى عَرِيضَتِ فَقَالَتْ مَرْتَدُ
 قُلْتُ مَرْتَدُ فَقَالَتْ مَرْتَدُ وَأَهْلًا لَكُمْ نَبِيْتُ
 لَيْلَةَ نَارِ اللَّيْلِ قَالَ لَمْتُ يَلْعَنُكَ حَرَمُ اللَّهِ

قَالَتْ يَا أَهْلَ الْغِيَامِ هَذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أَسَدًا كَوْمَ
فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَةً وَسَلَكْتُ الْمُدَمَةَ فَأَتَمَمْتِكُ إِلَى
فَأَبْرَأُكُمْ فَمَا خَلْتُ فَمَا وَوَأَحْتَى قَامُوا عَلَى
رَأْسِي نَبَأُوا أَنْظَلُ بُولَهُمْ عَلَى رَأْسِي وَقَتَاهُمْ
اللَّهُ عَنِّي قَالَ ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلَى مَا حَبِيتُ
فَعَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَذْخِرِ
فَفَكَّكْتُ عَنْهُ الْأَكْبَلَةَ فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ وَيُعِينُنِي
حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكَحْ عَنَا قَامَسَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرِدْ عَلَى شَيْءٍ
حَتَّى نَزَلَتْ آيَاتُ الْإِسْرَاءِ لَا يَنْكَحُ الْمُشْرِكَةَ
وَالْإِسْرَائِيَّةَ لَا يَنْكَحُهَا إِلَّا الْمَرْءُ الْإِسْرَائِيلِيُّ وَلَا
تَنْكَحُهَا.

تب فرمایا حضرت نے اس سے نکاح نہ کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

لاہل (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہنچ گیا ایک غار یا کھت کے
طرف در راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کھت) اور اس میں گھس گیا اور وہ
بھی گھسے اور میرے سر کے پاس ان کھڑے ہوئے اور انہوں نے پیشاب
کیا اور پیشاب ان کا میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے ان کو اندھا کر
دیا کہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا پھر وہ لوٹ گئے اور میں بھی اپنے رفیق
کے پاس آیا (میں سے وعدہ کیا تھا مدینہ لے جانے کا) اور میں سفاس
کو اٹھایا اور وہ بجاری آدمی تھا یہاں تک کہ پہنچا میں اذخر تک (ایک
موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے بیچ میں) اور توڑیں میں نے نہ بخیریں اسکی
اور اس کو پیٹھ پر لاد لیا اور وہ مجھے تھکائے دیتا تھا یہاں تک کہ میں
مدینہ پہنچا اور آنحضرت کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ اے
رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجئے اور حضرت چپ رہے اور
مجھے جواب نہ دیا اور یہ آیت اتری کہ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ سے
یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہیں کرتی مگر زانی یا مشرک مرد سے

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کسی نے مجھ سے پوچھا لعان کرنے
دلے مرد اور عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانہ امارت میں کہ ان
دونوں میں جو بوائی کر دی جاوے تو میں نے نہ جانا کہ کیا جواب دوں میں
سو میں اپنے گھر سے چلا عبداللہ بن عمر کے گھر کی طرف اور اجازت
مانگی میں نے ان کے گھر میں جانے کی سو مجھ سے ان لوگوں نے کہا کہ وہ
قبول نہ کرے ہیں اور انہوں نے میری بات سن لی سو مجھے پکارا کہ
کیا ابن جبیر ہیں آؤ تم نہیں آتے ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیر نے کہ پھر
داخل ہوا میں اور وہ ایک ٹاٹ بچھائے ہوئے جو کجاوے کے نیچے
اونٹ کی پیٹھ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا میں نے اے ابو عبدالرحمن!
عورت اور مرد لعان کرنے والے جو بوائی ڈالی جاوے ان کے بیچ میں
سو کہا سبحان اللہ! ہاں پہلے جس شخص نے یہ سنا پوچھا فلاں بیٹے
میں نے کہا کہ یہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ
الْمُتَلَاعِنِينَ فِي إِمْرَأَةٍ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيَفْرَقُ
بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي إِلَى
مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَسَأَلْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي
إِنَّهُ قَائِلٌ نَسِمَ كَلَامِي فَقَالَ لِي ابْنُ جُبَيْرٍ أُدْخِلْ
مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجِبَةً قَالَ فَبَاخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُقْتَرَشٌ
بِرُءَعَةِ رَجُلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ
أَيَفْرَقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعْمَاتٌ أَوْلَى
مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانَ بَيْنَ مُلَانِ آتَى لَتَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسَأَلْتُ
لَوَاتٍ أَحَدًا نَأْسَى إِمْرَأَتَهُ عَلَى فَحِشَةٍ كَيْفَ يَفْتَعُ
إِنَّ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَلَكْتُ سَلَكْتُ

أَمْرٍ عَظِيمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَتْ بَعْدَ ذَلِكَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ أُبْلِيْتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ التَّوْبَةِ وَالَّذِينَ يَبُولُونَ آمْنًا وَاحْتِمًا وَكُمُوكُنَّ لَكُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا الْفُسُومُ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ حَتَّىٰ خَتَمَ الْآيَاتِ قَالَ قَدْ عَا الرَّجُلُ فَتَدَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعظَهُ وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهُ إِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ شَتَّىٰ بِالْمَرْأَةِ وَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا مَدَدْتُ قَبْدًا يَا الرَّجُلُ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لِمَنْ الْقَادِرِينَ وَالْخَامِسَةَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ شَتَّىٰ بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لِمَنْ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الْقَادِرِينَ -

کہ اسے رسول اللہ کے تباہیے مجھ کو کہ ایک نے ہم میں سے دیکھا اپنی عورت کو ایک بے حیائی پر یعنی زنا پر کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات بولی اور اگر چپ رہے تو بڑی بات پر چپ رہے، سو چپ ہو رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ جواب نہ دیا اس کو پھر اس کے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے کہ میں نے جو بات آپ سے پوچھی تھی میں اس میں مبتلا ہوا ہوں اور اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورہ نور میں ہیں وَالَّذِينَ يَبُولُونَ آمْنًا وَاحْتِمًا سے دس آیتوں تک کہا راوی نے پھر بلایا حضرت نے اس مرد کو اور پڑھیں اس پر یہ آیتیں اور سمجھایا بچھایا اس کو اور خبر دی اس کو کہ عذاب دنیا کا بہت سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار تعالیٰ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے اس عورت پر جھوٹ نہیں باندھا پھر آپ دوبارہ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو سمجھایا بچھایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میرے شوہر نے سچ نہیں کہا پھر آپ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار بار گواہی دی کہ اللہ گواہ ہے کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اسکے اگر وہ ہی جھوٹوں میں ہو پھر متوجہ ہوئے عورت کی طرف اور گواہی دی

اس نے چار بار کہ اللہ گواہ ہے کہ شوہر اس کا جھوٹوں میں ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ غصہ اللہ کا ہو اس پر اگر شوہر اس کا سچوں میں ہو پھر حیائی کر دی آپ نے ان دونوں میں۔

ف : اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی اپنی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شریک بن سجاد کے ساتھ سو حضرت نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکھے کوئی ہم میں کا ایک مرد کو اپنی عورت کے پاس تو کیا گواہ ڈھونڈتا پھر سے گا پھر حضرت یہی فرمانے تھے کہ گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمِيَّةٍ قَدَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيحِ بَنِي سَعْدٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَةُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ إِذَا سَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَيْلَتَمَسُ الْبَيْتَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيْتَةُ وَالْأَحَدُ

اس کی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا آپ نے مشورہ دو مجھے ان لوگوں کے
باب میں جنہوں نے میری بی بی پر تہمت لگائی ہے اور قسم سے اللہ کی
میں نہیں جانتا اپنی بی بی میں کوئی بُرائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص
کے ساتھ کہ قسم سے اللہ کی میں نہیں جانتا اس میں کوئی بُرائی کبھی اور
کبھی داخل نہ ہو اوہ میرے گھر میں مگر جبکہ میں موجود ہوتا اور نہ باہر گیا
میں کسی سفر میں مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا، سو سعد بن معاذ کھڑے
ہوئے اور عرض کی کہ حکم دیجیئے مجھے اسے رسول اللہ کے کہ ماریں ہم گزینے
ان کی (یعنی جنہوں نے تہمت لگائی ہے) اور کھڑا ہوا ایک مرد خزرج
کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت کی ماں اس شخص کی قوم میں سے تھی اور
کہا اس شخص نے (سعد سے) کہ جھوٹ کہا تو نے آگاہ ہو قسم سے اللہ
تعالیٰ کی اگر وہ ہوتا یعنی تہمت لگانے والا) اوس میں سے تو کبھی دست
نہ رکھتے تم کہ اس کی گردن مارو (یعنی اپنی قوم کی رعایت سے) غرض
یہاں تک نوبت پہنچی کہ فساد عظیم ہو جاوے اوس اور خزرج کے درمیان
دو دنوں قبیلے تھے انصار کے) اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی (یہ قول ہے
ام المومنین کا) پھر جب اس دن شام ہوئی نکلی میں اپنے کسی کام کو یعنی
پانخانے کو اور مسطح کی ماں میرے ساتھ تھی اور اس نے ٹھوکر کھائی اور کہنے
لگی مسطح مرے سو میں نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھوکر
گئی پھر دوبارہ ٹھوکر کھائی اور کہا اس نے مسطح مرے اور پھر میں نے
کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر ٹھوکر گئی پھر ٹھوکر کھائی اس
نے تیسری بار اور کہا مسطح مرے پھر میں نے اس کو جھڑکا اور کہا اے ماں
تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو تب اس نے کہا قسم سے اللہ کی میں نہیں
کوستی مگر تیرے واسطے میں نے کہا میرے کس حال کے لیے تو اسے
کوستی ہے کہا عائشہ نے پھر کھولی اس نے ساری حقیقت اس بات
کی اور میں نے اس سے پوچھا کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہو چکا اس نے
کہا ہاں اور قسم سے اللہ کی لوٹی میں اپنے گھر کو اور گویا میں جس
کے لیے نکلی تھی اس کے لیے نکلی ہی نہیں پائی میں نے حاجت اس کی
تو اس نے تہمت لگانے کی اور بخارا گیا مجھے اور میں نے

مَا أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ
وَأَبَوَابِي مِنَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْ مِنْ سُوءٍ
نَطْرٍ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي نَطْرًا وَلَا أَنَا حَاضِرٌ
وَلَا غَيْبٌ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَعَامَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ
فَقَالَ ائْتِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَضْرَابَ أَعْنَاقِهِمْ
وَأَمْرَ رَجُلٍ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمَّ حُرَّيْنِ بِنْتُ ثَابِتٍ
مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ كَانُوا
مِنْ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تُضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ
حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ
فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ وَتَلَمَّا كَانَ مَسَاءً ذَلِكَ
الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ
فَعَثَرْتُ فَقَالَ لَعَسَ مِسْطَحٌ نَقَلَتْ لَهَا أَى أُمَّ
تَسْبِينِ ابْنِكَ نَسَلَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ
لَعَسَ مِسْطَحٌ نَقَلَتْ لَهَا أَى أُمَّ التَّسْبِينِ ابْنِكَ
نَسَلَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَتْ لَعَسَ مِسْطَحٌ
فَانْتَهَرْتَهَا فَقَالَتْ لَهَا أَى أُمَّ التَّسْبِينِ ابْنِكَ فَقَالَتْ
وَاللَّهِ مَا أَسِيئَةٌ إِلَّا بِكَ نَقَلْتُ فِي أَيْ شَأْنِي قَالَتْ
فَبَقَرْتُ لِي الْهَدْيَةَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ لَعَمْرُ
وَاللَّهِ لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَكَانَ الَّذِي خَرَجْتُ
لَهُ لَمَّا خَرَجْتُ لَا أَحَدَ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوَعَيْتُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَيْتَنِي
إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلْ مَعِيَ الْعُلَامَ فَمَا دَخَلْتُ الدَّارَ
فَوَجَدْتُ أُمَّ رُمَاحَةَ فِي السَّفَلِ وَأَبُو بَكْرٍ قَوْقُ الْبَيْتِ
يَقْرَأُ فَقَالَتْ مَا جَاءَ بِكَ يَا بَيْتَةَ قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهَا
وَوَدَّعْتُ لَهَا الْحَدِيثَ فَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مَقَامًا يَبْلُغُ
مَعِيَ فَقَالَتْ يَا بَيْتَةَ خَفِنِي عَلَيْكَ الشَّانُ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ
لَقَدْ كَانَتْ أَمْرًا عَسَاءً عِنْدَ رَجُلٍ يُعَذِّبُ

عَمَّا إِسْرَ الْأَحْسَدُ نَمَّا وَقِيلَ لَهَا إِذَا هِيَ كَمَرِيكُمْ
 مِنْهَا مَا بَلَغَ مَتْنِي قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي
 قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَتْ نَعَمْ وَأَسْعَابُوتُ وَبِكَيْتُ فَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي
 وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَذَلَّ فَقَالَ لَوْ قِي مَا شَأْنُكُمْ
 قَالَتْ بَلَّغَهَا الَّذِي ذَكَرْتِ مِنْ شَأْنِنَا فَقَامَتْ عَيْنَا
 فَقَالَ أَتَسْمَعُ عَلَيْكَ يَا بَيْتَةُ إِلَّا جَعِبْتَ إِلَى بَيْتِكَ
 فَوَجَعْتَ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِلَى بَيْتِي وَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا
 عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْنًا إِلَّا أَنَّمَا كَانَتْ تَرُدُّ حَتَّى تَدْخُلَ
 الشَّاةُ فَنَأْكُلُ خَبِيرَتَهَا أَوْ عَجِينَتَهَا وَأَنْتُمْ هَا
 بَعْضُ اصْحَابِهِ فَقَالَ أَصِدِّقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقُطُوا الْهَابِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ
 وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّانِعُ عَلَى تَبْرِ
 الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَبَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي
 قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُتِي
 قَطْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَتِلَ شَرِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ
 وَأَصْبَحَ أَبُو آيٍ عِنْدِي فَلَمْ يَزِدْكَ عِنْدِي حَتَّى دَخَلَ
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَتَى الْعَصْرُ
 ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ كَثَفَ أَبُو آيٍ عَن يَمِينِي وَشِمَالِي
 فَتَشَقَّدَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَ اللَّهُ وَأَسْنَى
 عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّ
 كُنْتُ قَامَرْتُ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتُ فَتُوبِي إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ
 اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَن عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتْ
 امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَائِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ
 أَلَا تَسْتَحْيِي مِن هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَدْكُرْ شَيْئًا
 وَعَطَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالتَفَّتْ إِلَى

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھجویے
 پھر میرے ساتھ حضرت نے ایک لڑکا کر دیا اور میں گھر پہنچی اور پایا میں نے
 اہم رومان کو (یہ ماں ہیں حضرت عائشہؓ کی) نیچے کے گھر میں اور ابو بکر
 اوپر قرآن پڑھ رہے تھے سو میری ماں نے کہا کیوں آئی تم اسے میری بیٹی
 کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبر دی میں نے ان کو اور ذکر کیا میں نے
 اس قصہ کو اور ان کو اس قصہ سے اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی
 تھی سو انہوں نے مجھ سے فرمایا اسے میری بیٹی اپنے حال پر تحفیف کرو یعنی
 گھبراؤ نہیں) اس لیے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کم ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس
 ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اسے چاہتا ہو اور اس کے سوتیں بھی
 ہوں کہ حسد نہ کریں اس پر اور باتیں نہ بناویں اس کے لیے غرض ان کو
 اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی کہا ام المؤمنین نے کہ جانتے ہیں یہ
 بات باپ میرے جواب دیا ان کی ماں نے کہ ہاں کہا میں نے اور
 رسول اللہؐ کہا انہوں نے کہ ہاں پھر میں غمگین ہوئی اور رونے لگی اور ابو بکر
 نے میری آواز سنی اور کوٹھے پر قرآن پڑھتے تھے پھر وہ اترے اور کہنے
 لگے اس کا کیا حال ہے ان کی ماں نے کہا خبر ہو گئی اس کو اپنے حال کی جس
 کا چہرہ چاہور رہا ہے سو پھر آئیں اس کی آنکھیں تب کہا ابو بکر نے میں تجھے
 قسم دیتا ہوں اسے بیٹی کہ تو پھر جا اپنے گھر میں سو میں پھر گئی اور رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور میرا حال پوچھا میری
 خادمہ سے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی نہیں جانتی میں اس میں کوئی عیب
 مگر اتنا ہے کہ سو جاتی ہے وہ اور بکری آکر کھا کھا جاتی ہے راوی کو شک
 ہے کہ خمیر تھا کہا یا عَجِيْبَتَا مَعْنَى دُونُوں کے ایک ہیں اور گھر کا اس کو بعض
 یاروں نے آپ کے اور کہا کہ سچ کہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک
 کہ سخت سست کہا اس کو اس بات کے لیے اس نے کہا پاک ہے اللہ قسم ہے
 اللہ کی میں ان کا کچھ حال نہیں جانتی مگر جتنا جانتا ہے سنا سونے خالص
 سُرخ رنگ کو اور اس مرد کو بھی خبر پہنچی جس کے اوپر تہمت لگائی گئی
 تھی اس نے کہا اللہ پاک ہے میں نے کبھی ستر نہیں کھولا ہے کسی عورت
 کا کبھی حضرت عائشہ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ پھر وہ شہید مارا گیا اللہ

کی راہ میں کہا ام المؤمنینؓ نے کہ صبح کو میرے ماں باپ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہی پاس تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی آئے اور نماز عصر پڑھ کر وہ تشریف لائے تھے اور میرے ماں باپ داہنے بائیں بیٹھے تھے پس تشریف پڑھانی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حمد و ثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسی اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے اسے عائشہؓ رہا اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کی یا ظلم کیا ہو تو نے ریعنی اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کی طرف اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی کہا ام المؤمنینؓ نے کہ آئی ایک عورت انصار میں سے اور وہ دروازہ پر بیٹھی تھی میں نے کہا آپ شرماتے نہیں اس عورت سے کہ ذکر کرتے ہیں اسکے سامنے غرض نصیحت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں متوجہ ہوئی اپنے باپ کی طرف اور میں نے کہا حضرت کو جواب دو انہوں نے کہا میں حضرت سے کیا کہہ سکتا ہوں یہ کمال ادب تھا حضرت ابو بکرؓ کا اور مومن کو ابیہار کا ایسا ہی ادب ضرور ہے، خصوصاً سید الانبیاءؐ کا کہ آپ کی حدیث کے آگے بات نہ تکلے اور جواب نہ آوے پھر میں متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور میں نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہوں نے بھی کہا میں آپ کے آگے کیا عرض کروں، کہا ام المؤمنینؓ نے کہ بھرجب کچھ جواب نہ دیا ان دونوں نے تشریف پڑھا میں نے اور حمد و ثنا کی اللہ کی جیسے اسکی ذات مقدس کے لائق ہے، پھر میں نے کہا اللہ کی قسم ہے اگر میں کہوں کہ میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں جب بھی یہ بات مجھے فائدہ نہ دے گی تمہارے آگے اسلیے کہ تم بول چکے اور تمہارے دل اس سے رنگ گتے اور اگر میں کہوں کہ میں نے کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم کہو گے کہ اقرار کر لیا اس نے اپنے قصور کا اور اللہ کی قسم ہے میں نہیں جانتی تمہارے اور اپنے لیے کوئی کہاوت۔ کہا ام المؤمنینؓ نے اور سوچا میں نے یعقوب کا نام پھر اس وقت میرے خیال میں نہ آیا مگر میں نے کہا یوسف کے باپ کی، ریعنی ان کی کہاوت سراسر ہے، جب کہا انہوں نے نصیر جمیل واللہ المستعان

إِنِّي قُلْتُ أَحِبُّهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَأَلْتَفَتُ إِلَىٰ أُمَّتِي
قُلْتُ أَحِبُّنِي قَالَتْ أَقُولُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يَجِيبَا
تَشَهَّدْتُ وَحَدِثْتُ اللَّهَ وَأَشْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ
أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِيَّاي لَمْ
أَفْعَلْ وَاللَّهِ يَشْهَدُ إِيَّاي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ يَا فِئِي
عِنْدَكُمْ لِي لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأَشْرَيْتُمْ قُلُوبَكُمْ وَلَئِنْ
قُلْتُ إِيَّاي قَدْ فَعَلْتُ وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِيَّاي لَمْ أَفْعَلْ
لَتَقُولُنَّ إِنَّمَا قَدَّ بَاءَتْ بِمَا عَلَىٰ نَفْسِهَا وَاللَّهِ إِيَّاي
مَا أَحَدٌ لِي وَكُلُّكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالتَّمَسْتُ اسْمَ
يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقِدْرُ عَلَيْهِ إِلَّا يَا يَوْسُفَ حِينَ قَالَ
فَصَبِّرْ وَصَبِيرٌ وَاللَّهُ لَسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ قَالَتْ
وَأَنْزَلَ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
سَمْعِهِ فَسَكَتْنَا فَرَفَعَهُ وَاتَىٰ كَاتِبِينَ السُّورِ
فِي وَجْهِهِ وَهُوَ نَيْسَمٌ جَبِينَةٌ وَيَقُولُ الْبَشِيرِيُّ يَا
عَائِشَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكَ قَالَتْ فُلَيْتُ أَشَدَّ
مَا لَيْتُ غَضَبًا قَالَ لِي أَبُو آي قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ
لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ كَمَا
وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمْ
فَمَا أَنْتُمْ تَمُوءُ وَلَا غَيْرُ تَمُوءُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَقُولُ
أَمَا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَعْفَرٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدَائِنِهَا فَلَمْ
تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا خُفَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِي مَن
هَذَا وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مَسْطَعٌ وَحَسَانُ بْنُ
ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَكَانَ يَسْتَوْشِيهِ
وَيُجَمِّعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّىٰ لِكِبْرَاءِ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ
قَالَتْ وَهَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَهُ مَسْطَعٌ بِنَافِعَةَ
أَبْدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَأْتِلُ
أُولُو الْقُرْبَىٰ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ

يَوْمَ تَوَاتَوْا فِي الْعُرَابِ الْمُسَاكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِيَعْنِي مَسْطَعًا إِلَى قَوْلِهِ الْكَافِرُونَ
 أَنْ يَعْرِفَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ عَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ
 أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ يَا مَعْزِبَانَا نَالَتْ حَبِيبٌ أَنْ تَعْرِفَ لَنَا
 وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ -

عملی مالتفوق یعنی میری بہترین اور اظہار و تہنیت اور ہرگز نہ ہونے پر
 تم بیان کرتے ہو کہ ان المؤمنین نے اللہ کی نازل ہوئی رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم پر اسی وقت اہل کفر و کفر سے پھرتے رہتے آئے
 دی کے اور دیکھی میں نے خوشی آپ کے منہ پر اور وہ انہی خوشی سے
 پسینہ پونچھتے تھے اور فرماتے تھے بشارت ہو تجھ کو اسے مالشہ کر

اللہ نے اتاری پاکیزگی تیری کہا ام المؤمنین نے رضی اللہ عنہا کہ میں بڑے غصہ میں تھی کہ مجھ سے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو
 حضرت کے آگے (یعنی شکر یہ حضرت کا ادا کرنا میں نے کبھی نہیں قسم ہے اللہ کی میں حال کا شکر ادا کرنے کبھی کھڑی نہ ہوں گی اور تم
 تعریف کروں گی اور نہ تمہاری دونوں کی تعریف کر دوں گی، پر تعریف کروں گی اللہ تعالیٰ کی جس نے میری پاکیزگی اتاری تم لوگوں
 نے تو میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نہ کیا اور نہ اس کو روکا اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ زینب
 بنت جحش کی بیٹی کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا اس کی دینداری کے سبب سے اور نہ کہی اس نے اس مقدمہ میں مگر اچھی بات، یہ
 بہن اس کی جتنی وہ ہلاک ہو گئی ہلاک ہونے والوں کے ساتھ یعنی شریک بہتان ہو گئی اور جو اس کا چرچا کرتے تھے وہ مسطح اور حسان
 بن ثابت تھے اور عبداللہ بن ابی سافق اور وہ اس کا ذکر نکالتا تھا پھر اسے پھیلاتا تھا اور اس نے اس بات کا بڑا بوجھ اٹھایا اور جتنے نے کہا
 ام المؤمنین نے کہ قسم کھائی ابو بکرؓ نے کہ اب نفع نہ دیں گے کسی طرح کا مسطح کو کبھی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت دلا یا تکل
 اولوا الفضل منکم والسعة یعنی قسم نہ کھاؤں بزرگی اور کثرت لش وائے تم میں سے اور مراد اس سے ابو بکرؓ میں کہ نہ دیں گے قرابت والوں
 کو اور مساکین اور مہاجرین کو جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور مراد اس سے مسطح ہے یہاں تک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے الا تجوع
 ان یعرف اللہ لکم واللہ عفوٌ رحیم یعنی کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ بخش دیوے تم کو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہ
 ابو بکرؓ نے بیشک قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہیں کہ تو بخشنے ہم کو اور پھر دینے لگے مسطح کو جو دیتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور سعید بن مسیب سے اور علقمہ بن وقاص یعنی اور سعید اللہ بن عبد اللہ سے ان سب
 لوگوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے اور علقمہ بن وقاص یعنی اور سعید اللہ بن عبد اللہ سے ان سب
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور یعنی حدیث، روایت کی ہم سے بندار نے
 انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکرؓ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی
 اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے جب نازل ہوئی طہارت میری کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور ذکر کیا اسن کا
 اور قرآن پڑھا پھر جب منبر سے اترے دو مردوں اور ایک عورت کو حکم کیا کہ ان کو مار پڑی حدیث کی (ف) یہ حدیث حسن
 ہے غریب سے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔ مترجم اس روایت میں قصہ افک مذکور ہے کیفیت مفصل
 اس کی یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں جاتے قرعہ ڈالتے پھر جب غزوہ مرہ سے پیش آیا قرعہ حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا کے نام نکلا پھر وہ حضرت کے ساتھ نکلیں بعد نزول حجاب کے اور ہودج میں لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو
 لیتے تھے اور ہودج سمیت اونٹ سے اتار لیتے تھے اور مدینہ کے قریب پہنچے حکم دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ السلام نے ان کو پہننے کا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں شکر کے باہر قضاے حاجت کو گئی اور جب وہاں سے لوٹ کر اپنے
 اور دو گاہ میں پہنچی تو میں نے اپنے سینہ کو ٹھوٹا اور ایک بار جو میرے گلے میں تھا اس کو نہ پایا اور میں اسے ڈھونڈنے نکلی اور جو لوگ
 میرا ہودج اٹھاتے تھے وہ آئے اور ہودج میرا اونٹ پر لاد دیا اور اس وقت عورتیں قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی
 چھلکی تھیں کہ لوگوں کو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا عرض انہوں نے ہودج لاد دیا اور شکر ملا گیا جب میں اپنی جگہ پہنچی
 مجھے خیال ہوا کہ لوگ ڈھونڈتے آئیں گے اور میں سو گئی اور صفوان بن معطل سلمی شکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ صبح کو میری جگہ
 پہنچے اور انہوں نے مجھے پہچانا کہ قبل نزول حجاب مجھے دیکھا تھا انا لندواتا الیہ راجعون پڑھا اور ان کی آواز سے میں جاگی اور
 سوا اس کے کچھ کلام انہوں نے مجھ سے نہ کیا اور میں ان کے اونٹ پر سوار ہو گئی انہوں نے اونٹ شکر میں پہنچا دیا اور متافق لوگ
 اپنا منہ کالا کرنے لگے، باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ اس تہمت میں شریک
 تھے انہی کوڑے جمدی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور برأت میں کتنی ہی آیتیں آئیں اور
 ازواج مطہرات کو طہیات فرمایا اور معفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا۔ اور مروی ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
 تھیں کہ نبی باتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نہیں عنایت فرمائیں سوا ان کے پہلے یہ کہ جبریل ان کی تصویر ایک پارہ
 حریر پر آنحضرت کے پاس لائے اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروی ہے کہ تصویر ان کی ہتھیلی میں منقش ہوئی تھی دوسرے یہ کہ
 حضرت نے کسی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا سوا ان کے تیسرے یہ کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سر آپ
 کا ان کی گود میں تھا، چوتھے یہ کہ آپ انہیں کے گھر میں دفن ہوئے پانچویں یہ کہ حضرت پر وحی اترتی تھی اور آپ ان کے لحاف
 میں ہوتی تھیں، چھٹی یہ کہ اتری برأت ان کی آسمان سے ساتویں یہ کہ وہ بیٹی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول کی
 آٹھویں یہ کہ اللہ نے ان کو طیبہ فرمایا، نویں یہ کہ اللہ نے وعدہ کیا ان کے لیے معفرت اور رزق کریم کا۔ اور مسروق جب
 روایت کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے صدیقہ نے جو صدیق کی بیٹی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی بیاری ہیں جن کی برأت اللہ نے فلک سے آری، ہذا خلاصۃ مافی البغوی، ابی مسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم کو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا کہ ان پر
 سلام ہے اور رحمت اللہ کی (الحديث)، روایت کیا اس کو بخاری نے اور مسلم نے اور انہیں سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا
 میں نے تین بار تم کو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہاری تصویر پارہ حریر پر لایا تھا اور کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے پھر جب میں نے
 تمہارا منہ کھولا تو وہی صورت پائی جو خواب میں دیکھی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اس کا ظہور
 ہوگا روایت کیا میں کو بخاری اور مسلم نے اور اسی طرح بہت سی روایتیں آپ کی فصیلت میں وارد ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ ہم قصور
 کا شہ یوم النشور میں ان کے ساتھ کرے اور ہمارے خطیبات اور سیئات کو بخشے آمین یا رب العالمین " احب الصالحین ولست منهم
 لعن اللہ یرتقی صلاحنا ام المؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے علم ایسا عنایت فرمایا تھا۔ کہ ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے باروں پر جو حدیث مشکل ہوتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے اور ان کے پاس اس کا علم وافر پاتے اور موسیٰ بن طلحہ سے
 روایت ہے کہ میں نے کوئی شخص نہ دیکھا یہ صحیح تر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان دونوں کو ترمذی نے اور کہا

لَعَمْرُكَ قَالَ قُلْتُ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ تَرْتِي
عَلَيْكَ جَابِرُكَ۔

پھر کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا کہ قتل کرے
لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا میں نے کہا

فرمایا آپ نے یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی بی بی سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور
عش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شریبیل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرانے
تو اللہ کا شریک اور اس نے تجھے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے
کو اس خوف سے کہ وہ کھاوے گا تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے
اور یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی عورت سے، کہا راوی نے کہ
پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ مَعَ اللَّهِ هَا مِنْ
تک یعنی رحمان کے وہ بندے ہیں کہ نہیں پکارتے اللہ کے سوا دوسرے
کو معبود جان کر اور نہیں قتل کرتے اس جان کو کہ حرام کیا اللہ نے مگر
ساتھ حق کے یعنی قصاص وغیرہ میں اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ الدَّنْبِ أَكْثَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَهُوَ خَلْقُكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَكَذَاكَ مِنْ أَجْلِ
أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تَتْرُقَ بِيَدِكَ
جَابِرُكَ قَالَ وَتَلَا هَذَا الْآيَةَ وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ
مَعَ اللَّهِ هَا آخِرًا وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ
يَفْعَلْ ذَلِكَ يَنقُصْ أَثْمًا يُغْنَعُ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُخَذُّ فِيهِ مَهْمَانًا۔

کام کیا پہنچے گا وہ اپنے گناہوں کی سزا کو دوڑنا ہوگا اس پر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

حدیث سفیان کی منصور و عش سے صحیح زیادہ ہے اس حدیث سے جو شعبہ نے واصل سے روایت کی ہے اس لیے کہ واصل
کی اسناد میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے روایت کی ہم سے محمد بن مشنی نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے
واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے اور ذکر کیا اس میں عمرو بن شریبیل کا، خاتمہ سورہ فرقان میں صفات
ان سے مذکور ہے اترنا اس کا تمام اہل جہان کے ڈرانے کو اور انک اور مغتری اور اساطیر الاولین کتنا کافروں کا اس کو اور کہنا
افروں کا کہ قرآن سدا ایک بارگی کیوں نازل نہ ہوا۔ اور ہونا کافروں کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن میں اور پھیر پھیر کر سمجھانا قرآن
اور متعلقات نبوت سے مذکور ہے اعتراض کافروں کا نبی کے کھانے اور بازاروں میں پھرنے پر اور نہ ہونا خزانہ اور باغ کا ان
لیے اور جواب اس کا کہ سارے انبیاء سابقین کھاتے اور بازاروں میں پھرتے تھے اور معترض ہونا منکران قیامت کا کہ ہم
ملائکہ کیوں نہ نازل ہوئے اور استہزار کافروں کا رسول کے ساتھ اور کہنا ان کا کہ یہ ہم کو ہمارے معبودوں سے چھڑانا چاہتا ہے
اور مبشر اور نذیر ہونا ہمارے رسول کا اور کوئی ایمر نہ چاہنا دعوت پر اور حالات ماضیہ سے تذکیر موسیٰ اور ہارون کے حال کی
تقوم نوح اور ان کے ہلاک ہونے کی اور ہلاک عاد و ثمود و اصحاب ریس اور ہلاک قوم لوط کی قریوں کی اور صفات الہی سے مالکیت
تعالیٰ کی اور نفی و لہذا و شریک کی اس سے اور منقول ہونا معبودان باطل کا اور نادر نہ ہونا ان کا نفع و ضرر اور امانت و اجبار پر اور

کا اور بازو جھکانے کا مومنوں کے لیے اور اس ساتھ توکل کے خدا پہ اور دیکھنا اس کا نبی کو وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا انگ اور ایم پر اور غاوی ہونا تبعان شعراء کا اور سرگردانی ان کی ہر جنگل میں اور خدمت ان کی باسنتانے مومنین صالحین کے اور دانا شاعران کالمین کو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تفسیر سورہ نمل

ابن ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دا ابتر الارض نکلے گا اور اس کے پاس سلیمان کی مہر ہوگی اور موسیٰ کا عصا اور لکیر کھینچ دے گا وہ مومن کے منہ پر کہ وہ چمک جاوے گا (یعنی مصائے موسیٰ سے) اور مہر کر دے گا کافر کے ناک پر مہر سلیمان سے یہاں تک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہوں گے اور یہ پکارے گا اے مومن اور وہ پکارے گا اے کافر (یعنی کافر اور مومن ممتاز ہوں جاویں گے)

سُورَةُ النَّملِ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْرُوجِ الدّٰبَّةِ وَمَعَهَا خَاتِمٌ سُلَيْمَانُ وَعَصَا مُوسٰى فَتَجْعَلُوْا وُجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتَمُ اَنْفَ الْكٰفِرِ بِالْغَاثِمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْغَوَا اِن لَّيَجْتَمِعُوْنَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا اَيُّا كٰفِرًا
هٰذَا اَيُّا كٰفِرًا
جاویں گے

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے سوا اور سند سے دا ابتر الارض کے بیان میں اور اس باب میں ابن امامہ سے بھی روایت ہے، خاتمہ سورہ نمل میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کا اور گزرنانان کا چیونٹوں کے جنگل پر اور آنا بد بد کا ملک سبا سے اور خبر دینا بلقیس کی اور خط بھیجنا سلیمان کا بلقیس کو اور ہدیہ بھیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور پندرہ قدر میں اس کی اور رد اشراک فی الوہیت کا ان کے استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور اتارنا پانی کا اور نکالنا باغوں کا اور قرار دینا زمین کا اور یہاں نہروں کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور سوا اس کے، اور متعلقات قیامت سے انکار کافروں کا لغت پر اور متی ہذا الوعد کتنا ان کا اور توزیع امم کی حشر میں اور نفع صور اور فزع اہل سموات وارض وغیرہ ذلک اور خطاب نبی کو کہ کہیں مامور ہوں میں کہ عبادت کروں میں اس شہر کہ کے مالک کی اور سوائے اس کے بہت سے قوائد مذکور ہیں،

تفسیر سورہ قصص

سُورَةُ الْقَصَصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابن ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے چچا (ابن ابی طالب سے) کہ کہو تم کو کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے کہ گواہی دوں میں تمہارے ایمان کی اس کے سبب سے قیامت کے دن ابوطالب نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہیں گے کہ اس کلمہ کو کہا دیا اس

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَهُ قُلُودُ الْاِلٰه اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْ اَنَّ نَعِيْرِيْ قُرَيْشٌ اِشْمَا يَجْعَلُهُ عَلَيَّ الْجَوْزُ لَاقْتَرَمْتُ بِمَا عَيْنُكَ قَاتِلٌ
اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَكَذٰلِكَ

اور صحابین متفرق سے ضرور ہونا مسلمانوں کے امتحان کا اور تعالیٰ الہی کا اور مجاہدہ کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سیئات کا اہل ایمان کے لیے اور وصیت الہی واسطے احسان والدین کے اور نہ مانگان کی بات کا شرک میں مل بدعین عام کا کہ فقہ تامل کو مذاہب الہی سمجھنے کا قول کا مومنوں سے کہنا کہ تم ہمارے تابع ہو جاؤ تمہارا گناہ ہم پر ہے اور جواب اس کا تفسیر ہمارے نبی کی تکذیب اہم معاشرہ سنا کر آسان ہونا خلق اول و ثانی کا اللہ تعالیٰ پر حکم زمین میں سیر کرنے کا موقوف ہونا عذاب و رحمت کا مشیت ایزدی پر مایوس ہونا کافروں کا رحمت حق سے تمثیل شرک کی اور معبودان باطل کی مکرہی کے جانے کے ساتھ حکم قرآن کی طاعت کا اور نماز کے قائم کرنے کا اور مانع ہونا نماز کا بے حیائی اور ہرگزائی سے اور ہرگزائی کی اور امر اہل کتاب سے اچھی طرح مجاہدہ کرنے کا، احسان رکعت اللہ تعالیٰ کا نزول کتاب سے اور صدور علماء میں محفوظ رہنا اور رحمت اور ذکر الہی ہونا قرآن کا خطاب اہماب سے اور غیب ہجرت کی اور فضیلت مہاجرین کی مشرکوں کا کشتی میں موحدین جانا حرم کے امن کا بیان، ظالم ہونا اس کا جو اظہر برصورت باندھے، وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لیے۔

تفسیر سورہ روم

سُورَةُ الرَّوْمِ

ابن سعید سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا روم غار میں پناہ غالب ہوئے مومنوں کو یہ امر پسند آیا اس لیے کہ روم کے لوگ اہل کتاب نصاریٰ تھے اور مسلمان بھی کتاب والے ہیں۔ اختلاف فارس کے کہ وہ مشرک تھے، پھر یہ آیت اتری الم غلبت الروم سے پھر مومنوں بنصر اللہ تک مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ تَال لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرَّومُ عَلَى فَارِسٍ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَزَلَتْ أَلَمْ غَلَبَتِ الرَّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ فَفَرَحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرَّومِ عَلَى فَارِسٍ -

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسی طرح پڑھا ہے تفسیر ابن علی نے غلبت الروم یعنی فارس اور رام کی ذریعہ ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا الم غلبت الروم کہا جنوں نے کہ غلبت اور غلبت دونوں پڑھا گیا ہے اور کہا مشرکین طاعت رکھتے تھے کہ غالب ہوں فارس کے لوگ روم پر اس لیے کہ مشرک اور فارس دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ روم غالب ہوں فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے سو ذکر کیا اس کا ابو بکر سے اور ابو بکر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ پھر وہ غالب ہو جائیں گے (یعنی روم) پھر ذکر کیا ابو بکر نے مشرکوں سے انہوں نے کہا ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت ٹھہراؤ سو اگر اس مدت میں ہم غالب ہوں (یعنی فارس) تو ہم کو تم اتنا دینا اور اگر تم غالب ہوئے تو ہم اتنا کچھ دین گے سو پانچ برس مدت ٹھہراؤ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَلَمْ غَلَبَتِ الرَّومُ فِي آذُنِي الْأَرْضِ قَالَ غَلَبَتِ وَقَلْبَتِ قَالَ كَانَتِ الْمُشْرِكُونَ يُعْبَتُونَ أَنْ يُظَهَرُوا أَهْلُ فَارِسٍ عَلَى الرَّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَرْضَيْنِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُعْبَتُونَ أَنْ يُظَهَرُوا الرَّومُ عَلَى فَارِسٍ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوا لِأَنِّي بَكَّرْتُ قَدْ كَمَا أَبُو بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ سَيُغْلِبُونَ قَدْ كَمَا أَبُو بَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا فَإِنْ ظَهَرْنَا كَانَتْ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَتْ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَاجْعَلْ أَجَلَ خَمْسَ سِنِينَ فَلَمَّ يُظَهَرُوا قَدْ كَمَا وَذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَلَا جَعَلْتُمْ اِلٰى دُوْنِ قَالِ اَوَاكُ الْعَشْرَ قَالِ
اَل سَعِيْدُ وَالْبِضْعُ مَا دُوْنِ الْعَشْرِ قَالِ ثُمَّ ظَهَرَ تِ
مَكْرُوْمٌ بَعْدُ قَالِ قَدْ اَلَيْكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى اَلْمَرْغَلِيَّتِ
مَكْرُوْمٌ اِلٰى قَوْلِهِ وَيَوْمَ مِيْنَا يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ
اللّٰهِ قَالِ سَفِيْنٌ سَمِعْتُ اَنْتُمْ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ
يَكُوْنُ

نے ابو بکر سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ مدت ٹھہرائی قریب کہا راوی نے گمان
کہتا ہوں کہ کہا دس کے قریب کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے
کم کو کہتے ہیں کہا راوی نے پھر غالب ہو گئے روم اور اس کے بعد یعنی دس
دن کے اندر کہا ابن عباس نے کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول
کا الم غلبت الروم سے یفرح المؤمنون بنصر اللہ تک سفیان نے کہا میں
نے سنا ہے کہ غالب ہوئے روم بدر کے دن۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمر سے روایت
کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِي عِيَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَآ اَبِي بَكْرٍ فِيْ مَنَاخِبَةِ الْمَرْغَلِيَّتِ الرَّوْمُ
لَا اَخْطَطُ يَا اَبَا بَكْرٍ قَاتِ الْبِضْعَ مَا بَيْنَ ثَلَاثِ اِلٰى
سِتِّمْ - ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے
روایت کرتے ہیں،

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ابو بکر سے کہ تم نے شرط لگانے میں الم غلبت الروم کی احتیاط کیوں
نہ کی اسے ابی بکر اس لیے کہ بضع تین سے نو تک ہے۔

اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے

عَنْ نَبِيْرِ بْنِ مَكْرَمٍ اَلَا سَلِيٌّ قَالِ لَمَّا
نَزَلَتْ الْمَرْغَلِيَّتِ الرَّوْمُ فِيْ اَدْنٰى الْاَرْضِ وَهُمْ
مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَيُغْلِبُوْنَ فِيْ بَضْعِ سِنِيْنَ فَكَانَتْ
فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْاٰيَةُ قَاهِرِيْنَ لِلرُّوْمِ وَكَانَ
اِسْلِمُوْنَ يَحِيُوْنَ ظُهُوْرَ الرَّوْمِ عَلَيْهِمْ لَا تَهْمُرُ
اَيَّاهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ وَفِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَئِذٍ
يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ
عَزِيْزٌ رَّحِيْمٌ وَكَانَتْ فَرَنْسِيٌّ رَّجَبٌ ظُهُوْرَ فَارِسِ
وَمِنْهُمْ وَرَايَاهُمْ لَيْسُوْا بِاَهْلِ كِتَابٍ وَلَا اِيْمَانٍ يَبِيْعُثِ
لَمَّا نَزَلَ اللّٰهُ هَذِهِ الْاٰيَةَ خَرَجَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ
مِيْمٌ فِيْ نَوَاحِي مَلَكَةِ الْمَرْغَلِيَّتِ الرَّوْمِ فِيْ اَدْنٰى
اَلْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَيُغْلِبُوْنَ فِيْ بَضْعِ
سِنِيْنَ قَالِ نَاسٌ مِنْ قُرَآئِيْشٍ رَاوِيٌّ بَكْرٌ قَدْ لَكَ بَيْتُنَا
بِيْتِكُمْ تَرَعَمَ صَاحِبِكُ اَنَّ الرَّوْمَ سَتَغْلِبُ فَاِسَا

نیا بن مکرم اسلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب نازل
ہوئی الم غلبت الروم یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں (یعنی
تھوڑا ملک ان کا فارس نے دبا لیا) اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب
ہو جائیں گے چند سال میں تو فارس کے لوگ جب یہ آیت اتری غالب
تھے روم پر اور مسلمان چاہتے تھے غلبہ روم کا فارس پر اس لیے کہ روم
اور مسلمان دونوں کتاب والے تھے (اور دین آسمانی رکھتے تھے) اور
اسی باب میں اتری یہ آیت ویومئذ یفرح المؤمنون سے رحیم تک یعنی
اس دن خوش ہوں گے مومن اللہ کی مدد پر، مدد کرتا ہے وہ جس کی چاہتا
ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تھے غلبہ فارس
کا اس لیے کہ وہ اور فارس دونوں اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے
تھے قیامت پر پھر جب اللہ نے یہ آیت اتاری ابو بکر صدیق پکارتے تھے
لکہ کے گرد الم غلبت الروم یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں
اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں سو کچھ
لوگوں نے قریش میں سے کہا ابو بکر صدیق سے کہ ہمارے تمہارے

فِي بَيْعِ سِنِينَ أَفَلَا تَرَاهُنَّ عَلَى ذَلِكَ قَالِ بَلَى
 وَذَلِكَ بَيْعٌ مَحْرُومٌ لِرَهَانِ قَامَرَاتِهِنَّ أَيُوبُكَرُ
 الْمُشْرِكُونَ وَتَوَاضَعُوا لِرَهَانِ وَقَالُوا لَآبِي بَكْرٍ
 كَمْ جَعَلُ الْبَيْعِ ثَلَاثَ سِنِينَ إِلَى تِسْعِ سِنِينَ فَسَمِعُوا
 بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهَى إِلَيْهِ قَالَ فَسَمِعُوا بَيْنَهُمْ
 سِتَّ سِنِينَ قَالَ فَمَضَتْ السِّتُّ سِنِينَ قَبْلَ
 أَنْ يَظْهَرُوا فَآخَذَ الْمُشْرِكُونَ رَهْنَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا
 دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِقَةُ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى قَامَرِ
 فَعَابَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِينَ
 قَالِ لَآتَى اللَّهُ تَعَالَى قَالِ فِي بَيْعِ سِنِينَ قَالِ وَ
 اسْلَمَ عِنْدَ ذَلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ

درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہیں یعنی نبی علیہ السلام (کریم
 غالب ہوگا فارس پر چند سال میں سو کیا ہم شرط نہ کریں تم سے
 اس بات پر انہوں نے کہا کیوں نہیں اور یہ شرط حرام ہونے کے قبل
 کی بات ہے سو شرط باندھی ابو بکر نے اور مشرکوں نے اور دونوں نے
 اپنی شرط کا مال کہیں رکھا دیا اور ابو بکر سے کہا مشرکوں نے کہ تم بیع کو
 تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو سو تمہارے تمہارے درمیان ایک
 بات قرار دے لو بیچ کی کہا راوی نے کہ ٹھہرایا انہوں نے اپنے درمیان
 چھ سال کو اور چھ سال گزر گئے قبل اس کے کہ غالب ہو روم، سو مشرکوں
 نے ابی بکر کا مال شرط لے لیا چھ سال تو اس سال لگا روم فارس پر غالب
 ہوا اور مسلمانوں نے ابی بکر پر الزام رکھا کہ تم نے چھ برس کیوں قرار دیتے
 کہا راوی نے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بیع سنین فرمایا تھا اور وہ نو برس

تک ہے کہا راوی نے کہ اسلام لائے یہ پیش گوئی دیکھ کر بہت لوگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمن بن ابی الزناد کی روایت سے۔

متوجہم: خلاصہ یہ ہے کہ غلبت میں دو قرأتیں ہیں، جنہوں نے لفظ غیر بصیغہ مجہول پڑھا انہوں نے کہا جب روم مغلوب ہوئے، یہ
 آیت اتری اور انہوں نے سینعلیوں بصیغہ معروف پڑھا ہے کہ آئندہ بشارت ہے اس میں روم کے غالب ہونے کی اور قرأت مشہور بھی
 یہی ہے اور لغوی نے بھی اسی کو اصح کہا ہے اور بعضوں نے بفتح غین پڑھا ہے اور انہوں نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئے یہ آیت
 اتری اور انہوں نے سینعلیوں بصیغہ مجہول پڑھا ہے اور معنی یہ ہے کہ روم ابھی غالب ہو گئے مگر عنقریب مغلوب ہو جائیں گے یعنی
 مسلمانوں کے ہاتھ سے۔ اور نزول آیت سے دس برس کے اندر مسلمانوں نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے
 اور لغوی نے فرمایا ہے کہ ابو بکر اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریم قمار دس اونٹوں پر اور سات برس کی مدت پر پھر حضرت نے
 فرمایا کہ بیع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے سو تم مال اور مدت دونوں زیادہ کرو پھر سواونٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن
 روم فارس پر غالب ہوئے اور ابو بکر نے سواونٹ ابی کے وارثوں سے لیے کہ وہ مر چکا تھا۔ انتہی، متوجہم سورہ روم میں خداوند
 تعالیٰ شانہ کی قدرتوں سے انیس قدرتیں ایک جگہ مذکورہ ہیں جیسے نکالنا زندہ کامردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا اور
 موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پھیلانا ان کا زمین میں اور پیدا کرنا ان کے جوڑوں کا اور مودت اور رحمت ان میں ڈالتا اور
 پیدا کرنا آسمان وزمین کا اور اختلاف زبانوں اور رنگوں کا وغیرہ ذالک اور چار قدرتیں اس کی اور مقام میں یعنی خلق اور رزق اور امانت
 اور قدرتیں اس کی جیسے کشتی کا بہانا اور ہواؤں کا بھیجنا اور بدلیوں کا اٹھانا اور تہہ بڑھ کرنا بدلیوں کا اور نکالنا مینہ کا ان کے بیچ سے
 اور زندہ کرنا مردہ زمین کا اس سے اور بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تحریفات سے تحریفیں سیر پر اور تفکر پر اور مضامین توجہ
 سے تفسیر نہ ہونا مشرکوں کے لیے اور تنزیہ باری تعالیٰ کی اور تحریف اس کی تبیح پر صبح اور شام اور تمثیل معبودان باطل کی غلاموں

کثیران دنیا کے ساتھ اور حکم نبیؐ کو کہ دین حنیف اور فطرت الہی پر ثابت رہو اور رجوع ہوتا مشرکوں کا اس کی جانب مصیبت کے
نت اور شرک اور کفران کا رحمت کے بعد اور سوا اسکے اور بہت سے فوائد مذکور ہیں کہ حافظہ و تالی اور متفکر پر غیر مستور ہیں،

تفسیر سورہ لقمان

سُورَةُ لُقْمَانَ

ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت بیچو گانے والی نوڈیوں کو اور مت خریدو ان کو اور مت سکھاؤ
ان کو گانا اور ان کی تجارت میں بہتری نہیں اور قیمت ان کی حرام
ہے اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت ومن الناس آخر آیت تک
یعنی بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کھیل کی بات کو تاکہ گمراہ
کرے اللہ کی راہ سے۔

عَنْ أَبِي إِمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْدَعُوا الْقِيَمَاتِ وَلَا تَشْتَرُوا هُنَّ
وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا خَيْرٌ فِي بَيْعِ سَائِرِ قِيَمَاتٍ وَتَمْلِكُنَّ
حَرَامًا وَفِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَمِنْ
النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهَا الْحَدِيثَ لِيُضِلَّ عَنْ
سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

ت: یہ حدیث غریب ہے سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے انہوں نے روایت کی ابی امامہ سے اور قاسم ثقہ
میں اور علی بن یزید ضعیف ہیں حدیث میں، کہی ہے یہ بات محمد بن اسماعیل بخاری نے، متوجہم بکلی اور متقال نے کہا کہ یہ
آیت نصر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ قصہ عجم کے خرید کر لاتا تھا اور عرب کو سنا کہ کہتا تھا کہ محمد تم کو عادی و ثمود
کی کہانیاں سناتا ہے اور میں تم کو رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں اور سنہار اور حقاء اس کی باتوں پر فریفتہ ہو کر استماع قرآن
سے محروم رہتے، سوا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، اور حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی اپنی آواز کو بلند کرنا ہے گانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ
اس پر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اس شانہ پر ایک اس شانہ پر پھر وہ اس کو اپنی لائوں سے مارتے ہیں جیت تک کہ وہ چپ نہ رہے اور
ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہتے کے اور گانے والی عورت کے کسب سے، مگھول نے کہا جس
نے گانے بجانے والی نوڈی خریدی کہ وہ اس کے آگے گاؤے بجاوے اور وہ اسی حال میں مر گیا میں اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھوں
گا اس لیے کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے ومن الناس من يشتري لهو الحديث الاية، اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور حسن اور عمر رضی
اور سعید بن جبیر سب کا یہی قول ہے کہ لہو الحديث سے گانا مراد ہے۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا گانا دل میں نفاق اگانا ہے اور کہا گیا
ہے کہ الغناء قیۃ الزناد یعنی گانا زنا کا منتر ہے، تعجب ہے ان مشائخوں سے کہ دعویٰ تقویٰ کا رکھتے ہیں اور پھر غنا کو کہ زنا کا
منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہیں، وما ہذا الا ضلال بعید، خاتمہ: سورہ لقمان میں بڑی بڑی حکمتیں اور نصیحتیں
میری ہیں، چنانچہ صفات الہی اور اس کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانوں کا بغیر ستون کے اور ڈالنا زمین میں میچوں یعنی
ماڑوں کا اور پھیلانا دواب کا اور اتارنا مہیہ کا اور اگانا نباتات کا اور پیدا نہ کر سنا معبودان باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکوں کا اور
شمیر آسمان و زمین کی چیزوں پر اور آیات قدرت سے داخل کرنا اوقات لیل کا اوقات نہار میں اور اوقات نہار کا لیل میں اور تسخیر
شمس و قمر کی اور اثبات توحید کا اور الباطل شرک کا ان سب قدرتوں سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزوں کا علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے
یعنی وقت قیامت اور وقت نزول باران اور کیفیت ارحام کے اندر کی اور احوال کل کا اور کس زمین پر موت ہوگی اور حال لقمان
کا عطائے حکمت کا اور نصیحت ان کی یعنی منع کرنا شرک سے اور وصیت باصحاب سے احسان کرنے کی اور حکم اس کی تابعداری کا

جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو اور امر اقامتِ صلوٰۃ کا اور امر معروف کا اور نہی منکر اور صبر کرنا مصیبتوں پر اور نہی منہ بھیانے اور مکر کر چلنے سے اور امر براہِ متوسط کا اور آواز کے نیچے رکھنے کا اور انکار سچ نہ بولنے پر ایسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں، جیسے بے علم اور کتاب اور ہڈی کے مجاہدہ کرنا اور مذمت باپ دادوں کی تقلید کی اور تمام نہ ہونا کلماتِ الہی کا اگر چہ اشجار و قلم ہو جائیں اور دریا سیاحی اور توحید مشرکوں کی کشتی میں اور خوفِ دلانا قیامت سے اور کام نہ آنا والدرد کا اس دل اور نہی مفرد ہونے سے زندگی دنیا پر وغیر ذلک من الفوائد۔

تفسیر سورہ سجده

سُورَةُ السَّجْدَةِ

انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہ آیت تجمانی جنوہم یعنی جدار ہستی میں ان کی گردنیں خوابگاہوں سے اتری ہے اس نماز کے انتظار کی فصیلت میں جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں یعنی عشا کی نماز۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ آيَةُ تَجْمَانِي جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِي أَنْتَظَارِ الصَّلَاةِ الَّتِي تُدْعَى الْعَمَّةَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے متوجہ پوری آیت یہ ہے تَتَجَاوَنُ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ یعنی جدار ہستی میں گردنیں ان کی خوابگاہوں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف سے اور طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فصیلت ان کی اس آیت میں فرمائی جو آگے کی حدیث میں آتی ہے اور اس آیت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گزار ہیں جو رات کو اپنی خوابگاہوں سے اٹھ کر اللہ کو پکارتے ہیں اور انس کی ایک روایت میں ہے کہ یہ ان لوگوں کی فصیلت میں اتری ہے جو مغرب سے عشا تک نوافل پڑھتے تھے اور ابی حازم اور محمد بن منکدر نے کہا ہے کہ یہ نماز اوابین ہے جو مغرب اور عشا کے بیچ میں پڑھی جاتی ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو ڈھانپ لیتے ہیں جو مغرب اور عشا کے بیچ میں نماز پڑھتے ہیں اور یہی صلوٰۃ اوابین ہے اور عطا نے کہا مراد ان سے وہ لوگ ہیں جو بغیر عشا پڑھے سوتے نہیں ابی الدرداء اور ابی ذر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتے ہیں۔ خلاصہ مافی البغوی۔

ابو ہریرہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیار کیا میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے فلا تعلم سے آخر تک یعنی کوئی شخص نہیں جانتا جو چھپا رکھی ہے ہم نے ان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيقٌ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلہ ہے ان کے عملوں کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے marfat.com

عَنْ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُعْبِرَةَ بِنْتُ
 شُعْبَةَ عَلَى الْمَنِيِّ رَفَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أَيْ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ أَدْنَى مَنْزِلَةٍ قَالَ رَجُلًا يَأْتِي بَعْدَ مَا يَدْخُلُ
 أَهْلُ الْعَنَةِ الْجَنَّةَ فَيَعَالُ لَهُ أَدْخُلُ فَيَقُولُ كَيْفَ أَدْخُلُ
 الْعَنَةَ وَقَدْ نَزَلُوا مِنَّا لَمْ يَلْمُوهَا وَآخِذُوا بِأَخْذِ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكِكَ
 مِنْ مُلْكِكَ الدُّنْيَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ مَا رَضِيْتُ
 فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ فَيَقُولُ
 رَضِيْتُ أَيْ رَبِّ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَعَشْرَةَ
 أَمْثَالِهِ فَيَقُولُ رَضِيْتُ يَا اللَّهُ يَا رَبِّ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ
 لَكَ مَعَ هَذَا مَا شِئْتُمْ نَفْسِكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ -

شعبي سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے معبرہ بن شعبہ سے سنا
 کہ وہ منبر پر کھڑے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے
 کہ آپ فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اپنے رب سے کہ
 اے رب میرے کون جنت والا درجہ میں سب سے کم ہوگا فرمایا وہ
 ایک مرد ہوگا کہ جنت میں آوے گا بعد اس کے کہ جنت والے جنت میں داخل
 ہو جاویں گے سو اس سے کہا جاوے گا کہ داخل ہو تو جنت میں وہ کہے گا
 کیونکہ داخل ہوں میں جنت میں اور لوگوں نے لیے اپنے اپنے گھر اور
 لے لیں اپنی اپنی لینے کی چیزیں فرمایا آپ نے کہ پھر کہا جاوے گا اس سے
 کہ تو راضی ہوگا اس پر کہ تجھ کو اتنی دولت ملے کہ جتنی تھی ایک بادشاہ کو
 بادشاہان دنیا میں سے وہ کہے گا ہاں اے رب میرے میں راضی ہو گیا
 سو کہا جاوے گا کہ لے تیرے لیے ہے اتنا اور مثل اس کی اور مثل اس
 کی اور مثل اس کی وہ کہے گا میں راضی ہوا اے رب میرے کہا جاوے
 گا کہ تیرے لیے یہ بھی ہے اور اس کا دس گنا سو وہ کہے گا کہ راضی ہوں میں اے رب میرے پھر کہا جاوے گا کہ تیرے لیے اس کے ساتھ
 وہ بھی ہے جو تیرا جی چاہے اور تیری آنکھیں جس سے مزہ پائیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے معبرہ سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع
 صحیح تر ہے، خاتمہ سورہ سجدہ میں اللہ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان اور زمین کا چھ دن میں اور مستوی ہونا اس تعالیٰ کا عرش
 عظیم الشان پر اور نہ ہونا شفع اور دل کا سوا اسکے اور تدبیر کرنا ہر ایک امر کے انسان کے زمین پر اور چڑھ جانا اس کا ایک دن میں قدرت
 اس کی ہزار سال ہے اور علم ہونا اس کو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا حسن کے ساتھ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سے اور نسل اس
 کی مٹی سے اور پرانہ کرنا اس کے اعضاء کا اور روح پھونکنا اور کان اور آنکھیں اور دل عنایت فرمانا اور بہت تھوڑا ہونا ہمارے شکر
 کا اور سوا اس کے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافروں کا لعنت پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مومنین سے سجدہ اور
 تسبیح اور تحمید ان کی جب آیات الہی سے انہیں سمجھائے اور فضیلت تہجد گزاروں کی اور برابر نہ ہونا مومن اور فاسق کا اور تذکیر ساتھ
 ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے کھیتوں کے اور مٹی ہذا الوعد کہنا کافروں کا اور نفع نہ دینا کافروں کے ایمان کا قیامت
 کے دن۔

تفسیر سورہ الاحزاب

سورۃ الاحزاب

ابو طیبیان نے کہا ابن عباس سے کہ بھلا خبر دیجیے اللہ تعالیٰ کے
 اس قول کی ماجعل اللہ یعنی نہیں بنائے اللہ تعالیٰ نے کسی سینہ میں دو دل
 کیا ہے اس کا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک

عَنْ أَبِي طَلْبِيَانٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَبِّ عِبَابِ
 مَا آيَاتُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مَثْنٍ
 قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ مَا عَمِيَ بِنَا إِلَيْكَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ

دن کھڑے تھے نماز پڑھتے تھے سو آپ سے کچھ سو ہوا نماز میں اور منافق کہنے لگے جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ایک دوسرے سے دیکھ لو تو ان کے دودل میں ایک تمہارے ساتھ ایک اور لوگوں کے ساتھ پھر اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہیں پیدا کیے اللہ نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْبَيْتِ فَخَطَرَ خَطْرًا ۖ
فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ يُصَلُّونَ مَعَهُ الْأَتْرَىٰ أَتَىٰ لَهُ قَلْبَيْنِ
قَلْبًا مَّعَكُمْ وَقَلْبًا مَّعَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا جَعَلَ
اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ -
کسی کے سینہ میں دو دل -

ح: روایت کی ہم سے عبد بن جمید نے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے زبیر سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔
متروجم: بنوئی نے کہا ہے کہ یہ آیتیں ابی معمر کے حق میں نازل ہوئیں وہ مرثقل اور قوی حافظ تھا اور جو سنتا یاد رکھتا اور کہتا میرے
دو دل ہیں ہر ایک سے سمجھتا ہوں محمد سے اچھا پھر جب اللہ نے بدر کے دن کافروں کو شکست دی وہ اٹو ایسا گھبرا کر بھاگا کہ ایک جوتی
پیر میں اور ایک ہاتھ میں اور رستے میں اسے ابوسفیان بلا پوچھا کیا حال ہے لوگوں کا کہا شکست کھا کر بھاگے ہیں ابوسفیان نے کہا
تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر میں ہے اور ایک ہاتھ میں تب اس بے ہوش نے کہا مجھے خبر نہ تھی میں جانتا تھا کہ دونوں پیر میں
ہیں اس دن سے لوگ جان گئے کہ یہ جھوٹا ہے اس کا بھی ایک ہی دل ہے اور زہری اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال
بیان فرمائی اور مظاہر کے لیے کہ جیسے کسی کے دو دل نہیں ہوتے ایسے ہی اپنی بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہیں ہوتی اور کسی کو بیٹا کہنے
سے وہ بیٹا نہیں ہو جاتا۔

النس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرے چچا انس بن نضر کے
کے نام پر میرا نام رکھا گیا جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوئے رسول خدا صلی
علیہ وسلم کے ساتھ اور یہ امر ان کو نہایت گراں ہوا اور کہا انہوں نے کہ پہلے
حاضر ہونے کی جگہ کہ جس میں حضرت تشریف لے گئے میں اس سے
غائب رہا، آگاہ ہوا کہ قسم ہے اللہ کی اگر اللہ مجھ کو دکھاوے کوئی حاضر ہونے
کی جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو دیکھے اللہ تعالیٰ کہ میں کیا کرتا
ہوں کہا راوی نے کہ ڈرے وہ اس کے سوا اور کچھ کہیں، پھر حاضر ہوئے وہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن ایک سال کے بعد سوئے
ان کو راہ میں سعد بن معاذ اور انہوں نے کہا اے ابو عمرو کہاں چلے انہوں
نے کہا واہ واہ حینت کی خوشبو میں کوہ احد کی طرف پارہا ہوں پھر لڑے
وہ یہاں تک قتل ہوئے، سو ان کے بدن میں انہی پر کئی زخم تھے جو لڑے
اور نیزہ اور تیر کے سویری پھو بھی ریسع نبت نضر نے کہا میں نے نضر
نہ پہچانی اپنے بھائی کی مگر بسبب اس کے پوروں کے اور یہ آیت
marfat.com یعنی وہ ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دیا انہوں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ أَسَىٰ بَيْنَ النَّصْرِ
سُمِّيَتْ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ بِدْرَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَوَّلُ شَهِيدٍ قَدْ شَهِدَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْبًا عَنْهُ أَمَا وَاللَّهِ لَأُنِجَ
أَسَىٰ ابْنِي اللَّهُ مَشْهَدًا مَّعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيَرَيْنَ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ
غَيْرَ مَا شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ
مَعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيُّنَ قَالَ وَآهًا لِرَجُلٍ الْجَنَّةِ
أَجِدُ هَادُونَ أُحُدٍ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَوَجِدَ فِي جَسَدِهِ
بُضْعٌ وَشَأْنُونَ مِنْ بَيْنِ صُرَابٍ وَطُغْنَةٍ وَرَأْفِيَّةٍ
قَالَتْ عَمَّتِي الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّصْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا
بِنَابِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
اللَّهُ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَجْبَهُ وَمِنْهُمْ

يَنْتَظِرُ وَمَا يَدْرُؤُا تَبْدِيلًا -

جو اقرار کیا اللہ تعالیٰ سے سوان میں سے بعضا وہ ہے کہ پورا کر چکا اپنا کام اور ان میں سے بعضا وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالا اپنے اقرار کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَدَّةَ فَابٍ عَنِ
قِتَالِ يَدْرِفَقَالَ غَيْثٌ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ قَاتِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ لِأَنَّ اللَّهَ أَشْهَدَ فِي
قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ لِيَرِيَنَّ اللَّهُ كَيْفَ أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَتْ
يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ
إِلَيْكَ مِمَّا جَاءُوا بِهِ هُوَ لَاءٌ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ وَاعْتَدِمُ
إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُ هُوَ لَاءٌ يَعْنِي أَصْحَابَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ
سَعْدٌ قَالَ يَا أَخِي مَا فَعَلْتَ أَتَمَعَكَ قَلْمٌ اسْتَطَعُ
أَنْ أَصْنَعَ مَا صَنَعْتُ فَوَجِدَ فِيهِ بَصْنَعًا وَثَمَانِينَ
بَيْنَ صُرَابٍ بِسَيْفٍ وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَرَمِيَةٍ بِسَهْمٍ
وَكَتَابَ قَوْلٍ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ
مَنْ تَفَنَّى رَجَبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ قَالَ يَزِيدُ
يَعْنِي الْكَلِيَّةَ

بعضے منتظر ہیں، نیز یہ دیکھ کر کہ ہمارا اس سے آیت ہے۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ان کے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے اور کہا انہوں نے براہ انسوس کے کہ حاضر نہ ہوا میں پہلی لڑائی میں کہ لڑے اس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے اگر اللہ تعالیٰ مجھے بے جا دے کسی لڑائی میں مشرکوں کے تو اللہ تعالیٰ دیکھے کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب اُحد کا دن ہوا شکست کھائی مسلمانوں نے انہوں نے کہا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائے ہیں یعنی مشرک لوگ اور میں تیری طرف عذر کرتا ہوں اس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگوں سے یعنی اصحاب سے پھر وہ آگے بڑھے اور ملے ان سے سعد اور کہا اے بھائی کیا کیا تم نے میں تمہارے ساتھ ہوں مگر مجھ سے نہ ہوسکا جو انہوں نے کیا اور ان کی لاش ملی کہ اس میں اسی پر کئی زخم تھے تلوار کی مار کے اور نیزے کے بھونکنے کے اور تیر کے لگنے کے اور ہم لوگ کہتے تھے کہ انہیں کے اور ان کے یاروں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ ان میں سے بعضے ایسے ہیں کہ پورا کر چکے اپنا کام اور

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور انس بن مالک کے چچا کا نام بھی انس ہے اور وہ بیٹے ہیں نضر کے۔

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ
مِمَّنْ تَفَنَّى رَجَبَهُ

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے

موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں گیا معاویہ کے پاس انہوں نے کہا میں تمہیں ایک بشارت سناؤں میں نے کہا ہاں کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے طلحہ ان لوگوں میں ہے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے ہے اور سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں نے ایک گنوار نادان سے کہا کہ آپ سے پوچھیے کہ اللہ تعالیٰ نے

عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِإِعْرَابِي حَاحِلٍ سَلَهُ عَنْ مَنْ
تَفَنَّى رَجَبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يُجْتَرِدُونَ عَلَيْهِ

طلحہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں نے ایک گنوار نادان سے کہا کہ آپ سے پوچھیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا کام وہ کون لوگ ہیں اور

يُوقِرُونَ وَيَبْأُونَ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ
ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ
إِنِّي أَطْلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَى ثِيَابٍ خَصْرًا فَلَمَّا
رَأَى فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيِنَ السَّائِلِ هَمُّنُ
تَفَضَّلْتُ نَجْبَهُ قَالَ الْأَعْرَابِي أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا امْتِنَ تَفَضَّلْتُ نَجْبَهُ.

یا رسول اللہ صوفیاً رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ہے وہ شخص کہ پورا کر چکا اپنا کام۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، مگر یونس بن بکر کی روایت سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أُمَّوَجِهِ يَدَايَ فَقَالَ يَا
عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي
حَتَّى تَسْمَعِي بَوَائِكَ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَاتُ أَبَوَائِي
لَمْ يَكُونُوا يَا لِيَأْمُرُوا إِنِّي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَمْرًا وَاجِبًا إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ حَتَّى يَلْغَى لَكُمْ حِسَابَاتُ
مِثْقَلِ أَجْرٍ عَظِيمًا قُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا اسْتَأْمَرُوا أَيَّ حَتَّى
فَأَنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَمَسْئُولَهُ وَالْآخِرَةَ وَفَعَلْتُ
أَسْأَلُ بِرَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْقَلِ مَا
فَعَلْتُ.

حضرت کے یاروں کو جرات نہ ہوتی تھی سوال کرنے کی وہ آپ کی تو قیام
کرتے تھے اور ڈرتے تھے سواں گنوار نے پوچھا آپ نے انکے انکے کیا
اس نے پھر پوچھا آپ نے انکے انکے کیا اس نے پھر پوچھا آپ نے انکے انکے
نہ کیا پھر میں دروازہ سے مسجد کے نکلا یعنی اندھا آیا اور میرے بدن پر
بسن کپڑے تھے پھر جب مجھ کو آپ نے دیکھا فرمایا کہاں ہے وہ مسائل جو
پوچھا ہے ان لوگوں کو کہ اپنا کام تمام پورا کر چکے گنوار نے کہا میں ہوں

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب حکم ہوا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیبیوں کے اختیار دینے کا کہ چاہیں
دنیا اختیار کریں اور زناقت رسول چھوڑ دیں اور چاہیں ددلت عقبی الیس
اور خدمت رسول شروع کیا آپ نے میرے ساتھ اور فرمایا اے عائشہ
میں تم سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں سو تم اس کے جواب میں جلدی نہ
کرتا یہاں تک کہ مشورہ لے لیتا اپنے ماں باپ سے، حضرت عائشہ فرماتی
ہیں کہ آپ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی مجھے حضرت سے جدا ہونے
کا حکم نہ دیں گے، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پہلے آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے یا ایہا النبی سے اجراً عظیماً تک یعنی اے نبی کہہ دے تو اپنی
بیبیوں کو کہ اگر تم ارادہ رکھتی ہو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا تو آؤ
میں تم کو کچھ دیدوں (یعنی طلاق کا جوڑا) اور رخصت کر دوں میں تم کو اچھی

طرح اور اگر ارادہ کرتے ہو تم اللہ کا اور اس کے رسول کا اور آخرت کے گھر کا تو تیار رکھا ہے اللہ تعالیٰ تم میں سے نیکوں کے لیے بہت
بڑا اجر، انتہی اتب میں نے کہا کہ میں اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کے گھر ہی کو چاہتی ہو اور
پھر اور بیبیوں نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا یعنی میرے دیکھا دیکھی)

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بھی انہوں نے روایت کی ہے عروہ سے انہوں نے ام المومنین رضی
اللہ عنہا سے۔ متوجہم ان آیتوں کو آیات تخییر کہتے ہیں کہ اس میں اختیار دیا گیا حضرت کی عورتوں کو اور شان نزول اس کا لغوی وغیرہ
نے یوں بیان فرمایا ہے کہ بیبیوں نے آپس کی رشک سے حضرت سے نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا، حضرت نے ان سے خفا ہو کر ایک ماہ تک
بات نہ کی اور قسم کھائی کہ ان کے پاس نہ جائیں گے پھر یہ آیت اتری اور اس دن آپ کے پاس نو عورتیں تھیں پانچ قریش میں سے عائشہ
صدیقہ حضرت ابو بکرؓ کی صاحبزادی، حفصہ حضرت عمرؓ کی بیٹی، ام سلمہ امیر کی بیٹی، سوڈہ زموہ کی بیٹی اور غیر قریشی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمَاتِ سَيِّئَاتِنِ الْوَجْهِ لَكُم هَذَا بِاللَّيْلِ
 وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْنَا يَا لَأَسْلَامٍ
 وَأَنْعَمْتَ عَلَيْنَا يَا بَعْثِي بِالْعَتَقِ فَاعْتَقْتَهُ أَمْسِكَ
 عَلَيْكَ تَرَوْحِكَ وَاللَّيْلِ وَاللَّيْلِ فِي نَفْسِكَ
 مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ
 تَخْشَاهُ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَ أَمْرًا لِي مَفْعُولًا وَإِذْ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَرَوْا جَهَنَّمَ
 قَالُوا تَرَوْا حِيلَةَ آيَةٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
 أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ
 النَّبِيِّينَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَبْنَاءً وَهُوَ صَغِيرٌ فَلَبِثَ حَتَّى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ
 تَرِيدُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَدْعُوهُمْ لِأَيِّئِهِمْ
 هُوَ أَهْطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا أَيَّئَهُمْ
 فَاتَّخُوا نَكُمْ فِي الدِّينِ وَمَا لِيكُمْ فُلَانٌ مَّوَالِي
 فُلَانٍ وَفُلَانٌ أَخُو فُلَانٍ هُوَ أَهْطُ عِنْدَ اللَّهِ يَعْنِي
 أَهْدَلُ عِنْدَ اللَّهِ -

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے گا
 تقول سے آخر آیت تک یعنی جب تو کہتا تھا اس سے کہ انعام کیا اس پر
 اللہ نے یعنی اسلام کے ساتھ اور انعام کیا تو نے بھی آزاد کرنے کے ساتھ
 کہ تو نے اس کو آزاد کر دیا، روک رکھ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس اور لڑائی
 سے اور چھپاتا تھا تو اسے نبی اپنے دل میں جس کو اللہ تعالیٰ کھول دینے
 والا تھا اور لڑنا تھا تو لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ بہت مستحق ہے کہ تو
 اس سے ڈرے وکان امر اللہ مفعولاً تک اور رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جب زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا لوگ کہنے لگے
 اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 ناگان محمد اباحد من رجالکم الایۃ یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی
 کے باپ نہیں ولیکن وہ تو رسول اللہ کا ہے اور مہربانیوں پر اور رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو متین یعنی منہ بولا بیٹا کہا تھا جب وہ چھوٹے
 تھے پھر حضرت پاس رہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئے اور ان کو زید
 بن محمد کہتے تھے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ادعوہم یعنی منہ بولے
 بیٹوں کو پکارو ان کے باپ کی طرف منسوب کر کے یعنی جن کے وہ
 لطف میں یہی اوصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تم کو معلوم
 نہ ہوں ان کے باپ تو وہ تمہارے بھائی ہیں دین میں اور تمہارے رفیق ہیں یعنی یوں پکارو کہ فلان رفیق ہے فلان کا یہی قسط کی
 بات ہے اللہ کے نزدیک یعنی عدل کی -

ف: یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو بیشک یہ آیت چھپاتے
 واذ تقول للذی انعم اللہ سے آخر آیت تک اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہیں کیا روایت کی ہم سے حدیث مذکورہ
 عبد اللہ بن وضاح کوئی تے انہوں نے عبد اللہ بن ادریس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق
 سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیت
 مبارکہ کو چھپاتے واذ تقول للذی سے آخر تک یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے -

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نہ پکارتے

تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے یہی کہتے زید بن محمد یہاں تک

تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے یہی کہتے زید بن محمد یہاں تک

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو تَرِيدًا بَيْنَ

حَارِثَةَ إِلَّا تَرِيدُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَنْزَلَ الْقُرْآنُ أَدْعُوهُمْ

لِأَيِّئِهِمْ هُوَ أَهْطُ عِنْدَ اللَّهِ -

یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

عَنْ عَائِشَةَ الشَّعْبِيَّةِ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا
كَانَ مُحَمَّدٌ أَيُّهَا أَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِكُمْ قَالَ مَا كَانَتْ
لِيَعِيشَ لَهُ فَنِيكُمُ وَلَكِنَّهُ ذَكَرُ-

باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے۔

عَنْ أُمِّ عَمَّارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا أَتَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَرَامِي كُلَّ شَيْءٍ
إِلَّا بِالرِّجَالِ وَمَا أَرَامِي النِّسَاءَ يَذْكُرَاتٍ بِشَيْءٍ
فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْآيَةَ-

عامر بن شعیب نے ماکان محمد ابا احد کی تفسیر میں کہا کہ حضرت
کی شان سے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا ان کا تمہارے درمیان زندہ
نہ رہا یعنی تاکہ مضمون اس آیت کا صادق آجاوے کہ محمد کسی کے

عمارہ انصاریہ کی ماں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتی ہوں کہ سب
چیزیں مردوں کے لیے ہیں اور تیراں میں عورتوں کا ذکر کہیں
نہیں اس پر یہ آیت اتری ان المسلمین من المسلمین سے آخر
تک

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اسی سند سے جانتے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
فِي زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضَىٰ رَأْيُهَا وَطَرًا
مَرَّ بِكُمْ مَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلَىٰ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ مَرَّ وَجِئْتُ أَهْلُ كُنُفٍ
وَمَرَّ وَجِئْتُ اللَّهَ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ-

انس نے کہا جب یہ آیت اتری زینب بنت جحش کی شان میں
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلما قضیٰ رأیہا وطرًا اس سے
پوری کر چکا یعنی زینب سے بیاہ دیا ہم نے اس کو تیرے ساتھ کہا
راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تھیں ازراہ شکر کے حضرت کی سب بیبیوں
پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزوں نے اور میرا نکاح کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان کے اوپر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم: اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور
حضرت کی بیبیوں کا جو امہات المؤمنین ہیں یہی عقیدہ تھا کہ سب اس بات کو سن کر پسند کرتی تھیں اب جو اس خلاف عقیدہ
رکھے وہ ناعلم ہے۔

عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَدَ مَرَاتٍ إِلَيْهِ
فَعَدَّرَنِي ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أُمَّتَكَ الَّتِي
أَتَيْتَ الْجَدْرَاهُوتَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا آمَنَّا
بِاللَّهِ عَلَيْكَ وَبِنْتِ عَمَّتِكَ وَبِنْتِ خَالَاتِكَ وَبِنْتِ
خَالِكَ وَبِنْتِ خَالَاتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَا مَعَكَ
الرَّأْيَةَ قَالَتْ ثُمَّ كُنْتُ أَحِلُّ لَهُ لِي-

ام ہانی سے روایت ہے جو بیٹی ہیں ابی طالب کی یعنی حضرت
کی چھپری بہن، انہوں نے کہا کہ حضرت نے مجھے نکاح کا پیغام دیا
اور میں نے عذر کیا کہ میرے پاس چھوٹے چھوٹے لڑکے ہیں روتے
پیتے شاید آپ کو ناگوار ہو آپ نے میرا عذر قبول فرمایا۔ پھر اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت اتاری إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ سے آخر تک ام ہانی نے
کہا کہ پھر میں آپ پر حلال نہیں ہوئی اس لیے کہ میں نے ہجرت
میں آپ کے ساتھ نہیں کی تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قَبْلَ
بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَأَى رَحْبَيْنِ جَالِسَيْنِ فَانصَرَفَ
رَاجِعًا فَقَامَ الرَّحْبِيُّنِ فَعَرَّجَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ
لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ -
کو نہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا۔

وہ کہا چکے اور باہر نکلے کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے
حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف سو دیکھا آپ نے کہ دو شخص بیٹھے ہوئے ہیں
پھر آپ لوٹ گئے سو کھڑے ہوئے وہ دونوں اور باہر چلے گئے پس اتاری
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یا ایہا الذین امنوا سے آخر تک یعنی اسے ایمان والوں
نہ داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر عیب وہ اجازت دیوں اور باہر میں کھانے

ف اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بیان کی روایت سے اور روایت کی ثابت نے انس
سے یہ حدیث اپنے طول کے ساتھ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بَابَ امْرَأَةٍ عَرَسَتْ
بِهَا فَاذَاعِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ
فَاخْتَبَسَ ثُمَّ رَجِعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقَ
فَقَضَى حَاجَتَهُ فَرَجِعَ وَقَدْ عَرَّجُوا قَالَ قَدْ خَلَّ
وَأَرْخَى بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ قَدْ كَرُمْتُ لِرَبِّي
طَلْعَهُ قَالَ فَقَالَ لَنْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لِيُنزَلَ
فِي هَذَا شَيْءٍ قَالَ فَتَوَلَّى آيَةَ الْحِجَابِ -

انس بن مالک نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا
اور آپ ایک بی بی کے دروازے پر تشریف لائے کہ آپ نے
ان کو بیوی بنایا تھا سو ان کے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپ چلے گئے
اور اپنا کچھ کام کیا اور پھر آئے اور وہ لوگ باہر جا چکے تھے، انس
نے کہا کہ پھر آپ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے بیچ میں پردہ
ڈال دیا کہا انس نے کہ پھر ذکر کیا میں نے اس کا اپنی طلحہ سے انہوں
نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے، تو بے شک اس بارہ میں
کچھ اتارے گا کھا راوی نے کہ پھر آیت حجاب اتاری۔

ف ایہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور عمرو بن سعید کو اصلح کہتے ہیں۔ مترجم جن بی بی کا زفاف تھا وہ
زینب بنت جحش تھیں اور حضرت کئی بار آئے گئے کہ یہ لوگ جہاں گھر میں بیٹھے ہیں چلے جائیں اور آیت حجاب وہی ہے جو اوپر
کی حدیث میں گزری ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ان مسلمانوں کے حق میں کہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کے کھانا
پینے کے پھر جب پک جاتا قبل بلانے کے جا بیٹھتے اور کھا کر باہر نہ جاتے، حضرت کو تکلیف ہوتی آپ کا کوئی آرام کرنے کا مقام
سوا اس کے نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَزَّوِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ فَصَنَعَتْ أُحْمَى
حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي كُوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ إِذْ هَبْ
بِهَذَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُ بَعِثْ
بِهَذَا إِلَيْكَ أُحْمَى وَهِيَ نَقْرُ عَيْكَ السَّلَامُ وَتَقُولُ
هَذَا هَذَا أَلَا مَتَا قَدِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

انس بن مالک نے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک بی بی سے (یعنی زینب) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے (یعنی
بی بی کے پاس) سومیری ماں ام سلیم نے کچھ حبیس پکایا اور ایک پتیل
کے یا پتھر کے برتن میں رکھ کے مجھے کہا اسے انس لے جا اس کو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اس کو میری ماں نے
اور وہ آپ کو سلام کہتی ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے
آپ کو نہایت قبل سے اسے رسول اللہ کے انس نے کہا پھر میں

اسے لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ میری ماں آپ کو سلام کہتی ہے یہ آپ کو ہماری طرف سے بہت قلیل ہے آپ نے فرمایا رکھ دو پھر فرمایا جاؤ اور فلا نے فلا نے فلا نے شخصوں کو اور جو تم کو ملے ان کو بلا لاؤ اور کئی آدمیوں کے نام فرمائے انس نے کہا پھر ان سب کو میں نے بلایا جن کے نام آپ نے لیے تھے اور جو مجھے مل گیا راوی کہتا ہے کہ میں نے انس سے پوچھا کہ کتنے لوگ ہوں گے انہوں نے کہا کہ تین سو کے قریب، انس نے کہا پھر مجھ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انس زد برتن لاؤ انس نے کہا پھر سب گھر میں داخل ہوئے یہاں تک کہ دالان اور کوٹھڑی سب بھر گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس آدمی کا حلقہ باندھ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھاوے انس نے کہا پھر سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہاں تک کہ سب کھا چکے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے انس اٹھاؤ یعنی یہ برتن، انس نے کہا پھر میں نے اٹھایا سو میں نہیں جانتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا کہا راوی نے اور بیٹھے رہے کئی آنے والے ان میں سے باتیں کرتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اور رسول خدا بھی بیٹھے تھے اور آپ کی بی بی دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں کا بیٹھنا گراں گزرا اور آپ نکلے اور سلام کیا آپ نے عورتوں پر یعنی ہزنی بی کے حجرے پر تشریف لے گئے پھر لوٹے پھر جب دیکھا انہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے گمان کیا انہوں نے کہ حضرت کو ہمارا بیٹھنا گراں گزرا سو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پردہ ڈال دیا اور اندھا ٹھے حجرے کے اور میں بیٹھا ہوا تھا سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ نکلے آپ میری طرف اور یہ آئیں اتریں سو آپ نے نکل کر لوگوں پر پڑھیں یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی اسے ایمان والو نہ داخل ہو نبی کے گھروں میں مگر یہ کہ بلائے جاؤ تم کھانے کو

فَهِتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ إِنَّ أُمَّيْ تَقُولُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا
تَأْتِيكَ قَلِيلٌ قَالَ صَعْدَةُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبُ قَادِمٌ
فَلَا تَأْتِي وَلَا تَأْتِي وَلَا تَأْتِي مَنْ لَقِيتَ فَسَلِّمْ رِجَالًا
فَالْفَدَعُوتُ مَنْ سَلَّمَ وَمَنْ لَقِيتَ قَالَ قَدْتُ
بِأَنَّ عَدَاكُمْ كَأَنْتُمْ قَالَ زَهَّاءُ ثَلَاثَ مِائَةٍ
فَقَالَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَنَسُ هَاتِ بِالشُّورِ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ
الْبُقْعَةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَتَّخِذُوا عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَكُلُّكُمْ كَلُّ الْإِنْسَانِ
مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ
طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ
فَقَالَ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَدَفَعْتُ
عَمَّا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَأَنَّ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ
رَفَعْتُ قَالَ وَحَلَسَ طَوَائِفٌ مِنْكُمْ يَتَعَدَّ ثَوْنٌ
فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ
وَمِنْ وَجْهَهُ مَوْلِيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْعَائِطِ فَتَقَلُّوا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ
لَمَّا رَأَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
رَجَعَ طَلُّوا أَنَّهُمْ قَدْ تَقَلُّوا عَلَيْهِ فَايْتَدَرُوا الْبَابَ
فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ حَتَّى أَرْمَحِي السُّرُورَ دَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْعُجْرَةِ
كَمْ يَلِيَتْ إِلَّا بِسَيْدٍ حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأَنْزَلَتْ
لِي الْآيَاتُ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ وَقَرَأَتْ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
وَتَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ

غَيْرَ نَاطِلِينَ إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا أُمِعْتُمْ فَأَدْخَلُوا
فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مَسْتَأْذِينَ بِعَدِيثِ
إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ قَالَ
الْعَبْدُ قَالَ أَسَىٰ أَنَا أَحَدُ النَّاسِ عَهْدًا بِهَذَا
الْآيَةِ وَحُجُبِينَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کو تہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اسکے پکنے کا ولیکن جب تم بلائے جاؤ تو
داخل ہو پھر جب کھا چکو پھیل پڑو اور نہ بیٹھے رہو یا تمیں بنانے کو اس
سے ایذا ہوتی ہے نبیؐ کو اور وہ تم سے شرماتا ہے اور اللہ سچی بات سے
نہیں شرماتا اور جب مانگو کوئی چیز کو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہ بہت
پاک کرنے والا ہے تمہارے دلوں کو اور بھییوں کے دلوں کو اور تم کو لائق

نہیں کہ اذیت دو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کے بعد اس کی بیبیوں سے بے اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے
انتہی، جعد نے کہا اس کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں سے مجھ کو پہنچی ہیں یہ آیتیں اور اسی دن سے پردہ کرنے لگیں بیبیاں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جعد بیٹے ہیں عثمان کے اور ان کو ابن دینار کہتے ہیں اور کنیت ان کی ابو عثمان بصری
ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبان اور حماد بن زید نے۔

عَنْ أَبِي سَعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ آتَانَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ
سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ يَشِيرُونَ بِسَعْدٍ أَهْرَ تَا اللَّهُ
أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُعَلِّيكَ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَطَبْنَا أَنَّهُ
لَمْ نَسِأْ لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي
الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ
هَلِمْتُمْ.

ابن مسعود انصاری نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے سعادت کی آپ سے بشیر
بن سعد نے حکم دیا ہے ہم کو اللہ تعالیٰ نے کہ درود بھیجیں آپ پر سو
کیونکہ درود بھیجیں آپ پر کہا راوی نے کہ آپ چپ ہو رہے یہاں تک
کہ آرزو کی ہم نے کہ اس نے نہ پوچھا ہوتا یعنی گمان ہوا کہ شاید حضرت
خفا ہوئے، پھر آپ نے فرمایا کہ ہو تم انکم سے مجید تک یعنی یا اللہ
رحمت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے رحمت کی تو نے آل ابراہیم پر
اور برکت دے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے ابراہیم
کی آل کو جہانوں میں تو بڑی خوبیوں والا ہے بزرگی رکھتا اور فرمایا
سلام تو جیسا تم پہلے جان چکے ہو (یعنی التیمات میں)

ف: اس باب میں علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی سعید اور زید بن خارجہ سے بھی روایت ہے اور ان کو
ابن جریہ بھی کہتے ہیں اور بریدہ بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم حضرت پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت میں ہوا،
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی اللہ اور فرشتے اس کے
درود بھیجتے ہیں نبیؐ پر اسے ایمان والو درود بھیجو تم بھی اس پر اور سلام بھیجو بخوبی سلام بھیجنا، اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کمال تحریف
اور ترغیب کی درود بھیجنے پر کئی طرح سے ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بھی اس کے پس معلوم ہوا کہ اقتداء ان
کی ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنی صلُّوا علیہ کہ جو دوام اور تکرار سے یعنی عادت الہی اور عادت ملائکہ ہے

درود کا یہی پر بھیجتے ہیں نہ یہ کہ علی سبیل الشکر و ذریعہ امران سے صادر ہو، چوتھے خطاب کیا لوگوں کو بتوصیف ایمان، معلوم ہوا کہ درود
بھیجا صفات مومنین سے ہے اور شیعہ کے کامل ایمان لوگوں کا پانچویں صیغہ امر کا فرمایا یعنی صلوا کہ مثبت و خوب کا ہے چھٹے منظم
کیا اس کے ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا ساتویں تسلیماً سے اس کی تاکید کی اور یہ اتہام شاید کسی اور نمکی کے لیے نہ فرمایا
ہوگا، پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات ہے اور احسن العبادات ہے وذلک المقصود۔

ابن ہریرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام
ایک مرد یا عیال پر وہ پوش تھے کہ ان کے بدن کو کوئی دیکھتا نہ تھا مارے
شرم کے سوان کو لیدادی جس نے ایذا دی بنی اسرائیل میں سے اور
کہنے لگے یہ جو اپنا بدن ڈھانپتے ہیں تو اس لیے کہ ان کے بدن میں
کوئی عیب ہے، برص ہو یا خبیثے بڑے ہوں یا کوئی اور آفت ہو اور
اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی تہمت سے بری کر دے سو موسیٰ ایک دن
اکیلے اپنے کپڑے پتھر پر رکھ کر نماز سے تھے (یعنی برسنہ) پھر جب نہا
چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے تو پتھر بھاگا آپ کے کپڑے لے کر
سو موسیٰ نے اپنا عصا لیا اور اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے
میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر یہاں تک کہ پہنچ گیا
وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پہاڑوں نے آپ کو سنگلا کیے لیا کہ صورت
شکل میں سب لوگوں سے بہتر ہیں اور اللہ نے ان کو بری کر دیا ان کی
تہمت سے آپ نے فرمایا کہ وہ پتھر کھڑا ہو گیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے
لے کر پہن لیے اور پتھر کو عصا مارنے لگے تو قسم ہے اللہ کی پتھر میں
برقیں پڑ گئیں ان کے عصا کے اثر سے تین یا چار یا پانچ یہی مطلب
ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یعنی اے ایمان والو مت ہو مثل ان لوگوں
کے جنہوں نے ایذا دی موسیٰ کو اور پاک کر دیا اللہ نے ان کو اس تہمت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا
بَسْتُرًا مَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْئًا اسْتَحْيَاءً مِنْهُ
فَإِذَا مَنَّ إِذَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا بَسْتُرُ
هَذَا اسْتَشْرُوا الْأَمِينَ عَيْبٌ بِجِلْدِهِ إِذَا مَرَّ وَ إِمَّا
أُذْرًا كَمَا أَفْتَاهُ وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبْرِئَهُ مِمَّا
قَالُوا وَإِنَّ مُوسَى خَلَا يَوْمًا وَحَدَّاهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى
حَجْرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى ثِيَابِهِ
لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجْرَ عَدَّ ابْتِوَيْهِ فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ
فَطَلَبَ الْحَجْرَ فَجَعَلَ يَقُولُ تُوْبِي حَجْرُ تُوْبِي حَجْرُ حَتَّى
انْتَهَى إِلَى مَلَأَمِينَ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَرَأُوهُ عَرَبِيًّا نَا
أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَ أَبْرَأَ كَمَا كَانُوا يَقُولُونَ
فَالَ وَ تَامَ الْحَجْرُ فَأَخَذَ تُوْبَهُ فَلْيَسَهُ وَ طَفِقَ
بِالْحَجْرِ لِنَدْبِ بَا مِينَ اشْرَعَصَاهُ ثَلَاثًا وَ أَمْرًا بَعَا وَ
عَمْسًا قَدْ لَكَ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا
كَ الَّذِينَ إِذْ وَ أَمْرًا مَوْسَى فَيَقْرَأُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَ كَانَتْ
عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا۔

سے کہ انہوں نے لگائی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا ابرو والا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مخاتمہ: سورہ احزاب میں بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ خطاب نبی کو اور امر تقویٰ کا اور نبی
منافقوں اور کافروں کی اطاعت سے اور نہ ہونا دودل کا کسی کے سینہ میں اور حکم زمان مظاہر کا، اولیٰ اور مقدم ہونا نبی کا مومنوں
کی جان سے اور مومنوں کی مال ہونا آپ کی بیبیوں کا، اقرار لینا تمامی انبیاء سے ازل میں قصہ جنگ احزاب کا اور آجانا کفار کی
بہوں کا ہر طرف سے اور ابتداء مومنین کی اور مدائمت اور گھانا منافعین کا بہت تخمینہ نواح مطہرات سے بات کرنے کی آیتہ تطہیر اور

وعدہ اعظمیہ در مغفرت کا دس چیزوں پر یعنی اسلام اور ایمان اور تقویٰ اور صدق اور صبر اور خشوع اور صدقہ اور صوم اور غیر فریضہ اور ذکر الہی بجا اختیار ہو جانا مومنوں کا جب خدا اور رسول کا حکم آ جاوے اور باطل ہو جانا تقلید کا جب حدیث پہنچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثمانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور درود بچینا اللہ کا اور ملائکہ کا مومنوں پر شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا، قبل مس جس کو طلاق دیں اس کی عدت کا نہ ہونا، تحلیل ازواج مطہرات اور لونڈیوں کی نہی کے لیے اور تحلیل مہاجرات کی جو آپ کی قرابت رکھتی ہوں اور تفصیل ان کی اور تحلیل اس کی جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبی م کے واسطے اور آداب گھر میں آنے جانے کے اور حکم چلے جانے کا بعد کھانا کھانے کے اور حکم ازواج مطہرات کے لیے اور بیان ان لوگوں کا جن سے پردہ نہیں ہے اور فضیلت اور امر درود کا اور لعنت ان پر جو بی گناہوں کو ستادیں اور امر بڑی چادر میں اور بھنے کا عورتوں کو نکلنے کے وقت، اور ان منافقوں کا کہ مدینہ سے نکال دیے جاؤ گے، قیامت کا علم خدا ہی کو ہے وعیب سعیر کی کافروں کے لیے اور حسرت کھانا ان کا اطاعت رسول کے فوت ہونے پر اور خرابی تقلید کی ان آیتوں میں بیان مولیٰ علیہ السلام کی برادرت کا امر تقویٰ کا بیان عرض امانت کا سموات وارضیں پر وعیب مذاب کی منافقوں کے لیے اور وعدہ مغفرت کا مومنوں کے واسطے۔

تفسیر سورہ سبا

سُورَةُ السَّبَا

فرہ بن مسیک مرادی نے کہا کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا نہ لڑوں میں اس شخص سے جو اسلام سے منہ موڑے میری قوم میں سے ان لوگوں کو ساتھ لے کر جہان میں قبول کر چکے تو آپ نے اجازت دی مجھے اور امیر کیا اپنی قوم کا پھر جب میں آپ کے پاس سے نکلا میرا حال آپ نے پوچھا کہ غطفی کہا گیا اور خبر ملی آپ کو کہ میں چلا گیا کہا راوی نے کہ پھر میرے پیچھے بھیجی کسی کو کہ وہ مجھے لوٹا لایا اور میں حاضر ہوا اور آپ چند اصحاب میں بیٹھے تھے پھر آپ نے فرمایا بلا تو قوم کو پھر جو اسلام لائے قبول کر اور جو اسلام نہ لائے جلدی نہ کر یہاں تک کہ میں تازہ حکم بھیجوں تجھ کو کہا راوی نے اور انہر چکے تھے کیفیت سبا کی۔ سورہ ایک شخص نے پوچھا اے رسول اللہ کے سبا کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے آپ نے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تھا عرب کا اس کے دس لڑکے تھے جو کو ان میں سے مبارک جاوے اور چار کو منحوس پھر جن کو منحوس بناوہ لحم ہیں اور جذام اور غسان اور عاملہ اور جن کو مبارک سمجھا وہ ازد ہیں اور اشعری اور ضمیر اور کنانہ اور کنعہ اور انہر پھر ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کے انمار کوئی

عَنْ قُرُوَّةَ بِنِ مَسِيكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ
أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الْأَقَاتِلُ مَنْ أَدْبَرَ مِنْ قَوْمِي بِمَنْ أَقْبَلُ مِنْهُمْ فَأَذِنَ
لِي فِي تَتَالِهِمْ وَأَمَرَنِي فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ سَأَلَ
عَنِّي مَا عَمَلُ الْغُطْفِيِّ فَأَخْبَرْتُهُ قَدْ سِرْتُ
قَالَ فَأَرْسَلْ فِي أَشْرِي قُرُوَّةَ بِنِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ
فِي نَفْرِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ كَمَنْ أَسْلَمَ
مِنْهُمْ فَأَقْبَلُ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسَلِّمْ فَلَا
تَعْجَلْ حَتَّى أَحْدِثَ إِلَيْكَ قَالَ وَأُنزِلَ فِي سَبَا
مَا أُنزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا سَبَا أَرْضٌ أَوْ
أَمْرٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا أَمْرٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ
وَلِدَعَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ فَيَأْتِيَهُمْ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاوَمَ
مِنْهُمْ سَابِعَةٌ فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاوَمُوا فَلَعْنَمُ وَجِدَامُ
وَمَسَانٌ وَمَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ يَتَأَمَمُّونَ فَلَا تُرَدُّوا
الْأَشْعُرُونَ وَحَمِيمٌ وَكِنْدَةُ وَمَذَاجِعُ وَأَشْمَارُ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَشْمَارُ قَالَ الْأَشْمَارُ

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكَ وَبَعَثْنَاكَ

تبدیل ہے آپ نے فرمایا جن میں خشم اور بھیلہ ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے متوجہم سبا بیٹیا ہے لسنجب کا وہ بیٹا ہے یعرب کا وہ بیٹا ہے قحطان کا اور مساکن ان کے مین میں تھے اللہ نے ان کی طرف تیرہ نبی بھیجے اور ان کے شہر نہایت کثیر القوا کہ تھے اور یا کثرہ ان میں مکھی اور مچھر اور کھلکے اور سانپ اور بچھو نہ تھا پھر ان کے پیغمبروں نے اللہ کی طرف بلایا اور اس کی نعمتیں بیان فرمائیں ان نالائقوں نے کہا اللہ کی کوئی نعمت ہم کو نہیں معلوم ہوتی پھر اللہ نے ان کا تالاب توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تھا اور اس میں تاثیر نہ ہر کی دیدی کہ وہ پانی جس زمین پر گزر گیا وہ بخر ہو گئی۔ کذا ذکرہ البغوی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَضَ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ أُمَّرًا خَرَابَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاجْتِمَاعِهَا خُضْعَانًا يَقُولُ كَأَنَّمَا سَلَسَلَتْ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَقَالَ وَالشَّيْطَانُ بَعْضُ مَا فَوْقَ بَعْضٍ۔

ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمانوں پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مار تے ہیں عاجزی کی راہ سے اللہ کے قول کے لیے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کھڑکانے کی پتھر پر پھر جب فرشتوں کو جوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے رب نے کیا کہا دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ سچ کہا اور وہ بلند سے بڑا اور اور فرمایا آپ نے کہ شیطان آسمان وزمین کے بیچ میں ایک دوسرے پر جمع ہو جاتے ہیں تاکہ احکام الہی اور خبر آسمانی میں سے کچھ چھپاویں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي نَقْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ مَرِيَ بِتُجْرٍ فَأَسْتَأْمَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ لِمِثْلِ هَذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ رَأَيْتُمْ مَوْتًا أَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ يَمُوتُ عَظِيمٌ أَوْ يُؤْكَدُ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يَرْمِي بِهِ مَوْتٌ أَحَدٌ وَلَا أَحْيَايَةٌ وَلَكِنْ رَأَيْتُمْ تَمَارًا وَاسْمُهُ رَعَالِي إِذَا أَقْبَضَ أُمَّرًا سَبَّحْتُمُ الْعَرْشَ ثُمَّ سَبَّحْتُمْ أَهْلَ السَّمَاءِ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ إِلَى السَّبْعِ إِلَى هَذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ سَأَلَ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ يُبْعَثُونَ وَهُمْ ثُمَّ يُسْتَخْبَرُونَ ثُمَّ سَأَلَ أَهْلَ السَّمَاءِ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرَ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ

عبداللہ بن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یکبارگی ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہو گئی آپ نے فرمایا کہ تم اس کو جاہلیت میں کیا کہتے تھے جب دیکھتے تھے انہوں نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص بڑا مرنے والا یا کوئی بڑا پیدا ہونے والا ہے تب یہ ٹوٹتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کسی کی موت و حیات کے سبب نہیں ٹوٹتا بلکہ ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت والا ہے نام اس کا اور بلند ہے ذات اس کی جب وہ حکم کرتا ہے کسی کام کا تسبیح کرتے ہیں حاملان عرش پھر تسبیح کرتے ہیں اس آسمان والے فرشتے جو عرش کے قریب ہیں پھر جو اس کے قریب ہیں یہاں تک کہ شہرہ اور غلغلہ سب ان اللہ کا اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے پھر ان کو وہ خبر دیتے ہیں پھر اسی طرح ہر نیچے آسمان سے پوچھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ دنیا

الذُّنُوبَ وَتَخْتَلِفُ السَّيِّئَاتُ السَّمْعَ فَيُزْمُونَ
فَيَعْدُونَ إِلَىٰ أُولِيآئِهِمْ فَمَا جَاءَ قَوْلَهُ
وَجِبْهُ فَهُوَ حَقٌّ لِّكَلِمَتِهِمْ يَعْرَفُونَ وَ
يَزِيدُونَ -

کے اعمال ایک خبر پہنچتی ہے اور جن ایک کر سنا چاہتے ہیں سو
ان پر مار پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لاکر ڈال دیتے ہیں اپنے یاروں
کی طرف یعنی جو کام میں ہیں پھر جس کو وہ جیسے دیکھتے ہیں
وہ خبر تو سچ ہوتی ہے مگر وہ اس کو بدلتے ہیں اور بڑھا گھا دیتے ہیں۔

و: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی علی بن حسین سے انہوں نے ابن
عباس سے انہوں نے انصار کے کئی مردوں سے کہ ان انصاریوں نے کہا کہ ایک دن حاضر تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آخر حدیث
تک، خاتمہ سورہ سبا میں عمدہ عمدہ معانی میں اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ پہلے حمد باری تعالیٰ کی بعد اس کے انکار کفرنا کافروں کا قیامت
پسا اور وعدہ مغفرت اور رزق کا مومنین صالحین کے لیے جاننا عالموں کا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کی طرف، تعجب
کافروں کا اور خبر بعثت کے ڈرانا کافروں کو زمین پھٹنے سے اور آسمان گرنے سے، تقدیر اور علیہ السلام کا اور تسبیح جبال کی ان کے ساتھ
اور رقتہ سلیمان کے صبح و شام کی سیر کا اور تانبے کا چشمہ بہنا ان کے لیے اور نانا جنوں کا محاریب اور تماشیل اور جفان اور قدور اور اسیات
وغیرہ ذالک اور رقتہ اہل سبا کا اور کیفیت ان کے باغوں کی مالک نہ ہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان زمین کے سے اور نہ ہونا
شفاعت کا بے اذن خدا کے، کیفیت اللہ تعالیٰ کے حکم اترنے کی عرش سے تامل ہونا مشرکوں کا بھی اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر اور
فیصلہ مشرکوں اور معبودوں کا قیامت میں، عام ہونا حضرت کی رسالت کا کافران کے لیے اور بشیر و نذیر ہونا ان کا اور جلدی کرتا کافروں
کا قیامت کے لیے انکار کافروں کا قرآن اور کتب سابقہ سے تکبر کرنا ہر قریب کے کامیروں کا کثرت اموال و اولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ
تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا اموال و اولاد کا موجب قرب الہی نہ ہونا ماسوائے ایمان و عمل صالح کے و عید عذاب کی منکرات کے لیے پوچھنا اللہ تعالیٰ
کا فرشتوں سے کہ لوگ تم کو پوجتے تھے اور جواب ان کا، کافروں کا قرآن سننے کے وقت کہنا کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے معبودان سے
روکتا ہے عطا نہ ہوتا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے، ہلاک ہونا گلے جھکمانے والوں کا باوجود کثرت اموال و اولاد کے خطاب
کافروں کو کہ ایک ایک اور دود تفرکہ کریں امر رسول میں اور جانیں کہ اسے جنون نہیں حق کا اترنا آسمان سے حق آتے ہی باطل کا بھاگ
جانا، کہنا ہی کا کہ اگر میں گمراہ ہوں وبال مجھ پر ہے میری اطاعت میں تمہارا کیا نقصان ہے کافروں کا گھیرنا آخرت میں۔

سُورَةُ فَاطِرٍ

تفسیر سورہ فاطر

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ثُمَّ أَوْمَأَتْ
أَلْيَتِ الْيَمِينِ اصْطَفَيْتُمَا مِنْ عِبَادِي تَأْفِيْتُهُمْ ظَالِمٍ
لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ هُوَ كَأَنَّ كَلِمَتَهُ فِي الْحَبْتَةِ -

ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
آیت کی تفسیر میں تم اور ثنا الکتب الذین اصطفینا سے باذن اللہ تک
یعنی پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو جن کو پسند کیا ہم نے اپنے
بنیوں سے سوان میں سے بعضے ظالم ہیں اپنی جان کے لیے اور ان میں
سے بعضے متوسط ہیں اور ان میں سے بعضے آگے بڑھنے والے ہیں نیکوں
کے ساتھ اللہ کے حکم سے سو فرمایا آپ نے یہ سب اسلام میں برابر ہیں اور

رہنے والا زمین پر نہ ہو۔

سورۃ یس

تفسیر سورہ یس

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْكُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ بَنُو سَلَمَةَ
فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَمَّا كَمَا النُّقْلَةَ إِلَى الْمَرْبِ
الْمَسْجِدِ فَذَلَّتْ هُنَا بِهِيَ الْآيَةُ إِذْ تَعْنُ كَيْفِي الْمَوْتِ
وَكُلُّ مَا قَدَّمُوا وَأَشَاءَهُمْ فَتَقَالَ رَسُوْلُ
اللَّهِ مَثَلِي اللَّهُ عَلَيْهٍ وَسَلَّمَ رَاتِ الْأَمَارِ كُمْ
مَكْتُبٍ فَلَا تَنْتَقِلُوا۔

ابی سعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی سلمہ مدینہ کے
کنارے سے مسجد کے قریب اٹھانا چاہتے تھے تو یہ آیت اتری انہوں
نہیں الموتی، ہم زندہ کہتے ہیں مردوں کو اور دیکھتے ہیں جو انہوں نے
آگے بھیا اور قدم ان کے اور فرمایا حضرت نے قدم تمہارے مکھے جاتے
ہیں سو تم اپنے گھر نہ بدلو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے اور ابوسفیان وہ طریق سعوی ہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حَيْثُ
غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْتَ
تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَمَا سُوْلُهُ أَعَلِمَ
قَالَ يَا نَهْهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ
لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا أُطْلِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ
فَتَطْلَعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَذَلِكَ مُسْتَقْرًا
لَهَا قَالَ وَذَلِكَ فِي قِرَاءَةِ عِبْدِ اللَّهِ۔

ابی ذر سے روایت ہے انہوں نے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب
آفتاب غروب ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے سو آپ
نے فرمایا کہ اے ابی ذر تو جانتا ہے کہ آفتاب کہاں جاتا ہے میں نے
کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ جا کر
اجازت مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے سجدہ کی اور اس کو اجازت
ملتی ہے اور گویا کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نکل واپس سے جہاں
سے آیا ہے یعنی جہاں غروب ہوا ہے سو وہ نکلے کا مغرب سے یعنی
قیامت کے قریب، کہا راوی نے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔۔۔

وذلك مستقر لها اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ہے کہا راوی نے کہ قرأت عباد اللہ کی یہی ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، خاتمہ، یہ سورۃ کہ قلب قرآن ہے عمدہ عمدہ مطالب پر مشتمل ہے اور پسندیدہ مضامین
پر متضمن ہے جیسے اثبات رسالت ہمارے نبی م کے لیے اور نزول قرآن کا واسطے انذار اہل نگر کے اور منہصر ہونا فوائد انذار تابعون
کے لیے بیان مردوں کے زندہ کرتے کا اور لکھنا اعمال و آثار عباد کو قصصاً صیاب قریب الظالمیہ اور گفتگو حبیب نجا کی توحید کے باب میں
اور قدرتیں اس تعالیٰ کی زمین کے زندہ کرنے سے اور حیویہ کے نکالنے سے اور گھوڑا اور انگور کے باغ پیدا کرنے سے اور اسی طرح
جیسے نہروں کا جاری کرنا اور دن کا رات سے نکالنا اور سورج کا جاری کرنا اور منازل قمر مقرر کرنا اور کشتی میں انسان کا چڑھانا اور
اعراض کافروں کا آیات قدرت سے اور حالات قیامت سے کافروں کا عاجز ہونا کا وصیت سے اور پھونکنا سور کا نکلنا لوگوں کا
قبروں سے اور تکیہ لگانا جنیتوں کا اور انک پر اور میوہ خوری ان کی اور سلام ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور خطاب اللہ تعالیٰ کا
مشرکوں سے کہ ہم نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کو نہ پوجنا اور مہر ہو جانا ان کے مونہوں پر اور کلام کرنا ان کے ہاتھوں کا اور
گوایں ان کے پیروں کی اور تعلیم نہ ہونا شعر کی ہمارے نبی م کو، ایمان نہ ہونا اور کافر نہ ہونا معبودان باطل کا اپنے عابدوں کی نصرت

پیدا کرنا انسان کا بیان، سببِ رحمت سے آگ نکلتے کا بیان، لعنت کا اثبات کن سے ہو جاتا ہر چیز کا۔

سُورَةُ وَالصَّافَاتِ

سورہ والصفات کی تفسیر

انس بن مالک نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی بلائے والا کسی چیز کی طرف ایسا نہیں جو روکا نہ جاوے قیامت کے دن اور لازم نہ ہو اس کو وبال اس کی دعوت کا ایسا نہ چھوڑے اس کو اگر چہ ایک آدمی نے ایک ہی کو بلایا ہو (مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو معاصی کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں) پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ جو معاصی کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور کہا جاوے گا ان سے کیا ہوا ہے تم کو جو تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا إِلَى شَيْءٍ إِلَّا كَانَتْ مَوْقُوفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تَرَامَا لَهُ إِلَّا يُقَامِرُكَ وَإِنْ دَعَا مَرَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْتُؤْنَفُونَ مَا لَكُمْ لَاتَنَاصَرُونَ۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وقفوا ہم سے آخر تک، یعنی کھڑا کر دان کو یہ پوچھے جائیں گے اور کہا جاوے گا ان سے کیا ہوا ہے تم کو جو تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔

ف، یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَمْرًا سَلْنَاكَ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ قَالَ عَشْرُونَ أَلْفًا۔

ف، یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ عِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَاقِثُ بِالْغَائِرِ۔

اور یاقث سے

ابی بن کعب نے حضرت سے اس آیت کی تفسیر پوچھی دُرِّ سَلْنَا یعنی اللہ فرماتا ہے بھیجا ہم نے اس کو (یعنی یونس علیہ السلام کو) ایک لاکھ آدمیوں بلکہ زیادہ کی طرف آپ نے ایک لاکھ سے بیس ہزار زیادہ تھے۔

سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وجعلنا ذریتہ ہم الباقین یعنی ہم نے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا فرمایا آپ نے کہ وہ تین بیٹے تھے نوح کے حام اور سام

ف، کہا ابو عیسیٰ نے کہ یاقث اور یاقث تے اور تے دونوں سے کہا جاتا ہے اور یاقث بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعید بن بشیر کی روایت سے۔

عَنْ سَمُرَةَ عِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ وَيَاقِثُ أَبُو التُّرُومِ۔

سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یاقث روم کا۔

ف، خاتمہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے ہلاک ہو گئے مگر آپ کے تین بیٹے اور ان کی بیبیاں اب ساری دنیا انہیں کی اولاد ہے، انتہی سورہ صفات میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں قسم صفات اور زاجرات اور تالیبات کی توحید الوہیت اور یوبیت پر بیان آسمان کی تزیین کا کو اکب سے اور حفاظت اس کی شیاطین سے، پیدا کرنا انسان کا چمکتی مٹی سے، بیان قیامت کا اور دیکھنے والوں کی بیان جنتیوں کا بیان زقوم کا دوزخ میں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَانِي اللَّيْلَةَ مَرَاتِي تَبَارَكَ وَ
 تَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ أَصِيبُهُ قَالَ فِي مَنَاجِرٍ
 قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى
 قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى
 وَجَدَتْ بَرْدَهَا بَيْنَ تَدَاتِي أَوْ قَالَ فِي نَحْوِ
 نَعْلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
 هَلْ تَدْرِي فِيمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ
 فِي الْكُفَرَاتِ وَالْكَفَارَاتِ الْكُفْرَاتِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ
 الصَّلَاةِ وَالْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَنَائِزِ وَرِثَابِ
 الْوُضُوءِ فِي الْمَكَامِرَةِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَاشْرَبْ بِخَيْرٍ وَمَاتَ
 بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَكَذَلِكَ أُمَّدُ وَقَالَ يَا
 مُحَمَّدُ إِذْ أَمَلَيْتَ نَقَلَ اللَّهُ رَأْيِي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْغَيْرَاتِ
 وَتِلْكَ الْكُفَرَاتِ وَحَيْثُ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَادَتْ بِعِيَادِكَ
 فِتْنَةٌ فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ قَالَ وَالذَّرَجَاتِ
 أَنْشَاءً السَّلَامِ وَأَطْعَامِ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةِ يَا لِلَّيْلِ
 وَالنَّاسِ نِيَامٌ -

ابن عباسؓ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو
 میرے پروردگار آیا اچھی صورت میں راوی نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ
 آپ نے فرمایا خواب میں اور فرمایا کہ اے محمدؐ جانتا ہے تو کہ کس
 میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا کہ نہیں پھر اپنا ہاتھ
 اللہ نے میرے شانوں کے پیچ میں رکھا کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک
 اپنی چھاتیوں میں یا فرمایا اپنی منہلی میں سو معلوم کر لیا میں نے جو ہے
 آسمانوں میں اور زمین میں پھر فرمایا اے محمدؐ تو جانتا ہے کہ کس میں
 جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا ہاں کفاروں میں اور کفار
 مسجد میں بعد نماز کے پھر نہا سے اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا ہے اور
 تکلیفوں میں وضو کا پورا کرنا ہے جس نے یہ کام کیا یعنی ہمیشہ زندہ رہا خیریت
 سے اور خیریت سے اور اپنے گناہوں سے پاک رہا جیسے اسی دن
 مال نے جنا، پھر فرمایا اے محمدؐ جب تو نماز پڑھ چکے تو کہ اللہ سے
 آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور
 بُرے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کی اور حیب ارادہ کرے
 تو اپنے بندوں کو بچلانے کا تو موت دے مجھے بغیر بچلائے فرمایا آپ
 نے اور درجات سلام کا پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کو مناز
 پڑھنا حیب لوگ سوتے ہوں -

ف: ذکر کیا ہے یعنی بعض روایہ نے ابی تلابہ اور ابن عباسؓ کے پیچ میں ایک امر کا اس سند میں اور قتادہؓ نے ابی قتادہ سے
 روایت کی انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آیا میرے پاس پروردگار میرا
 اچھی صورت میں اور فرمایا کہ اے محمدؐ میں نے عرض کی کہ حاضر ہوں میں اے رب میرے اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا
 کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے، میں نے کہا اے رب میں نہیں جانتا سور کھا ہاتھ اپنا میرے شانوں کے پیچ میں کہ پائی میں
 نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں سوجان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہے سو فرمایا اے محمدؐ میں نے عرض کی حاضر ہوں میں
 اور مستعد ہوں میں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا درجات میں اور کفارات میں اور
 جماعتوں کی طرف پیدل جانے میں اور تکلیفوں میں پورا وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار کرنے میں اور جو اس
 کی حفاظت کرے خیریت سے زندہ رہے اور خیر پر مرے اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک رہے گویا اسی دن جنا اس کی مال نے -
 ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث معاذ بن جبلؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طول
 کے ساتھ اور فرمایا آپ نے اس روایت میں کہ میں سوگوار اور خوب سوگواروں میں نے دیکھا یعنی رب کو اچھی صورت میں اور فرمایا

اس تعالیٰ نے کس میں جھگڑتے ہیں بندگروہ کے فرشتے آخر حدیث تک، خاتمہ سورہ ص میں قصص انبیاء سے مذکور ہے قصداً اور علیہ السلام کا اور محراب میں دو فرشتوں کے آنے کا اور قفقہ سلیمان علیہ السلام کے رو برو گھول سے مشین ہونے کا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے اور شفا پانے کا اور قفس آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سے غرور اور زندک کافروں کی اور تشدد ان کا شرک میں اور بیان قوم نوح اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسمیر جبال اور طیور کا داؤد علیہ السلام کے لیے برابر نہ ہونا متقیوں اور فاجروں اور صالحوں کا اور مفسدوں کا، مبارک ہونا قرآن کا، تذکیر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اسمعیل اور ایسح اور ذوالکفل علیہم السلام کے حال سے طلب نہ کرنا نبی کا دعوت پر کوئی اجر۔

سُورَةُ زَمْرٍ

عَنِ ابْنِ بَرِ قَالٍ لَقَاتَلَتْ ثُمَّ انْتَكُمُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مِنْهَا مَا يَكُمُ تَعْتَمُونَ قَالَ الرَّبِّيُّ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَكْتُمُ مَقَلِنَا الْعَصْمَةَ بَعْدَ الَّذِي كَانَتْ بَيْنَنَا
فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا
لَشَدِيدٌ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ اسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ
الَّذِينَ آمَنُوا اسْرُقُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ لَا تَقْتُلُوا مِنْ تَرْحَمَةِ
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يَبْرَأُ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثابت کی روایت سے کہ وہ شہزین جو شب سے روایت کرتے ہیں۔

عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ
السَّمَوَاتِ عَلَىٰ إِصْبَعِ الْيَمَانِ عَلَىٰ إِصْبَعِ الْيَسَارِ وَالْأَرْضَ عَلَىٰ
إِصْبَعِ الْبَاقِ عَلَىٰ إِصْبَعِ يَمِينِي أَنَا الْمَلِكُ قَالَ
فَضَعِكِ الْيَمَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ يَبْدَأَ تَوَاجِدُ
قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ -

عبداللہ نے کہا ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ اٹھاتا ہے آسمان ایک انگلی پر اور پہاڑ
ایک انگلی پر اور زمین ایک انگلی پر پھر کہتا ہے میں بادشاہ ہوں کہ
راوی نے کہ پھر ہنسی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ کھل گئیں کچھیاں
آپ کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت نہ پہچانی جیسے اس کی
قدر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے نبار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے
معمور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے کہا عبداللہ نے کہ حضرت ہنسی سے تعجب اور تصدیق
کی راہ سے یعنی اس یہودی کی بات سُن کر، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

اس تعالیٰ نے کس میں جھگڑتے ہیں بندگروہ کے فرشتے آخر حدیث تک، خاتمہ سورہ ص میں قصص انبیاء سے مذکور ہے قصداً اور علیہ السلام کا اور محراب میں دو فرشتوں کے آنے کا اور قفقہ سلیمان علیہ السلام کے رو برو گھول سے مشین ہونے کا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے اور شفا پانے کا اور قفس آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سے غرور اور زند کا کافروں کی اور تشدد ان کا شرک میں اور بیان قوم نوح اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسمیر جبال اور طیور کا داؤد علیہ السلام کے لیے برابر نہ ہونا متقیوں اور فاجروں اور صالحوں کا اور مفسدوں کا، مبارک ہونا قرآن کا، تذکیر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اسمعیل اور ایسح اور ذوالکفل علیہم السلام کے حال سے طلب نہ کرنا نبی کا دعوت پر کوئی اجر۔

سُورَةُ زَمْرٍ

عَنِ ابْنِ بَرِ قَالٍ لَقَاتَلَتْ ثُمَّ انْتَكُمُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مِنْهَا مَا يَكُمُ تَعْتَمُونَ قَالَ الرَّبِّيُّ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَكْتُمُ مَقَلِنَا الْعَصْمَةَ بَعْدَ الَّذِي كَانَتْ بَيْنَنَا
فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا
لَشَدِيدٌ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ اسْمَاءَ مَرْبُوتٍ تَزِيدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ
الَّذِينَ آمَنُوا اسْرُقُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ لَا تَقْتُلُوا مِنْ تَرْحَمَةِ
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يَبْرَأُ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثابت کی روایت سے کہ وہ شہزین جو شب سے روایت کرتے ہیں۔

عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ
السَّمَوَاتِ عَلَىٰ إِصْبَعٍ وَالْجِبَالِ عَلَىٰ إِصْبَعٍ وَالْأَرْضِ عَلَىٰ
إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقِ عَلَىٰ إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ
فَضَعِكِ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ يَبْدَأَ تَوَاجِدًا
قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ -

عبداللہ نے کہا ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ اٹھاتا ہے آسمان ایک انگلی پر اور پہاڑ
ایک انگلی پر اور زمین ایک انگلی پر پھر کہتا ہے میں بادشاہ ہوں کہ
راوی نے کہ پھر ہنسی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ کھل گئیں کچھیاں
آپ کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت نہ پہچانی جیسے اس کی
قدر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے نبار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے
معمور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے کہا عبداللہ نے کہ حضرت ہنسی سے تعجب اور تصدیق
کی راہ سے یعنی اس یہودی کی بات سُن کر، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ يَهُودِيًّا بِاللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيٌّ كَيْفَ تَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَكَّعَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى ذِيهِ وَالْأَرْضِ حِينَ عَلَى ذِيهِ وَالْمَاءِ عَلَى ذِيهِ وَالْجِبَالِ عَلَى ذِيهِ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى ذِيهِ وَالْأَشْيَاءِ مَعْتَدِينَ الْقَلْبِ أَبُو جَعْفَرٍ يَخْضِرُ ۚ أَوْ لَا تَمَّتْ تَابِعَ حَتَّى يَلْمَعَ الْإِنْعَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَدَّرَ اللَّهُ حَقَّ قَدْرَهُ -

ابن عباسؓ نے کہا ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی کچھ بات کہہ ہم سے اس نے کہا کیا کہتے ہو تم اسے ابوالقاسم حبیب اللہ تعالیٰ رکھتا ہے آسمان کو اوپر اس کے اور زمین کو اوپر اس کے اور پانی کو اوپر اس کے اور پہاڑوں کو اوپر اس کے اور ساری مخلوق کو اوپر اس کے اور اشارہ کیا محمد بن ابی صلت ابو جعفر نے اپنی چھنگلیا سے پہلے پھر گاتار اشارہ کیا یہاں تک کہ پہنچا انگوٹھے تک سوال اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت وما قدر وما قدرہ اللہ حق قدرہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسے سند سے اور ابو کدیر نے کا نام یحییٰ بن مہذب ہے اور دیکھا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ روایت کی انہوں نے یہ حدیث حسن بن شجاع سے انہوں نے محمد بن صلت سے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمَ وَقَدِ انْتَقَمَ صَاحِبِ الْقُرْآنِ وَحَتَّى جِبْرِيكَةَ وَأَصْعَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفَعَهُ فَيَنْفَعَهُ قَالَ الْمُسْلِمُونَ كَيْفَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ رَبِّنَا وَمَا قَالَ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا -

ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر آرام کروں میں حالانکہ نہ شنگے والا نہ سنگا منہ میں لیے ہوئے ہے (یعنی صور) اور اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور کان لٹکائے ہوئے منتظر ہے پھونکنے کے حکم کا کہ فوراً پھونک دے مسلمانوں نے کہا کیا کہیں ہم یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہو کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا وکیل ہے تو گل کیا ہم نے اللہ پر وہ پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپ نے فرمایا اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہم نے۔

عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ ایک اعرابی نے عرض کی کہ اسے رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ ایک سینگ ہے کہ اس میں پھونکا جاوے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصُّورُ قَالَ قُرْآنٌ يُنْفَعُ فِيهِ -

ابو ہریرہ نے کہا کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا قسم ہے اس اللہ کی جس نے پسند کر لیا موسیٰ کو سب آدمیوں پر کہ راوی نے ایک مرد نے انصار میں سے ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر پٹا باندھا اور کہا کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی موجود ہے اور وہ دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے آپ نے فرمایا جب صور پھونکے گا آسمان و زمین کے لوگ گھبرا جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ لِوَالِدِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَغْرِ قَالَ فَرَّقَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَا فَصَلَّ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ هَذَا وَفِي تَابِعِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ فِي الصُّورِ فَصِيحٌ مَثْنٌ فِي السَّمَوَاتِ وَمَثْنٌ فِي

الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَا يَتَذَكَّرُونَ
فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ فَكَوْنُوا أُولَئِكَ مَكْرَمًا
رَأْسَهُ فَإِذَا هُم مِّنْهَا إِخْرَاجًا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ
إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ
السُّورِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ وَقَبْلَ عَشْرِ رَجَبٍ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ
وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَهْمٍ لِّمَا تَعْمَلُونَ

دوبارہ پھوٹا جاوے گا سو اسی وقت وہ کھڑے دیکھتے ہوں گے
سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (یعنی قبر سے) اور موتی عرش کا پانی
پکڑے ہوئے ہوں گے سو میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے سر اٹھایا
نے یا ان میں داخل تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کر دیا یعنی بے ہوش
نہ ہوئے (نفع مصور سے) اور جس نے کہا میں یونس بن متی سے بہتر
ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم شیخ نے لغات میں کہا ہے کہ اس نفع سے مراد نفع فرج کہ بعد لیت کے ہوگا۔
یہ ہوش ہو جاویں گے اس کے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اس وقت بے ہوش نہ ہوں گے اس لیے کہ وہ طور پر بے ہوش
ہو چکے ہیں اور اس میں ایک فصیلت خاتمہ جبرئیل سے بالکل افضل ہوتا ان کا حضرت سے لازم نہیں آتا اس لیے کہ فضائل حضرت
آنحضرت کے اس سے زیادہ ہیں انتہی، مختصراً بنوع تغیر قولہ اور جس نے کہا کہ میں یونس بن متی سے ان کے دو معنی ہو سکتے
ہیں ایک یہ کہ آنحضرت کو یونس بن متی سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنی باعتبار اصل نبوت کے کہ اس میں سب بنی برابر ہیں۔
دوسرے یہ کہ اپنے تئیں ان سے افضل کہے اور یہ بظاہر ہے کہ غیر نبی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا۔

ابن سعید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک پکارنے والا پکارے گا (یعنی جنت میں) کہ تمہارے لیے
زندگی ہے کہ کبھی نہ مردے اور تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو
گے اور تم جوان رہو گے کہ کبھی بڑھے نہ ہو گے اور تم ہمیشہ آرام میں
رہو گے کہ کبھی تکلیف نہ پاؤ گے یہی مراد ہے اس قول سے اللہ تعالیٰ
کی وکالت الجنۃ التي آہ یعنی یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اس کے
اپنے عملوں کے بدلے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَادِي مُنَادٍ أَنْ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا وَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشَبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَعْمُرُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا قَدْ لَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

ف: ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے روایت کی اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

ابن عباس نے مجاہد سے کہا تو جانتا ہے کہ جہنم کتنی بڑی ہے
مجاہد نے کہا میں نہیں جانتا ابن عباس نے کہا اللہ کی قسم میں بھی نہیں
جانتا مگر بیان کیا مجھ سے عائشہ ام المومنین نے کہ میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا والارض جميعاً قبضته یعنی
ساری زمین ایک مٹھی میں ہے اس پروردگار کے قیامت کے دن
اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے سیدھے ہاتھ میں سوام المومنین
فرمایا میں نے عرض کی کہ لوگ اس دن کہاں ہوں گے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَدْرِي مَا سِعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَحِلُّ وَاللَّهِ مَا تَدْرِي حَتَّى تَخْرُجَ
فَأَيْسُرُ أَتَهَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ قَوْلِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ
السَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ قَالَتْ كُنْتُ فَأَيُّ
النَّاسِ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَى
حَسْرِ جَهَنَّمَ

سے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جہنم کے پل پر۔

فت: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ متوجہ رہو کہ قصہ یہ روایت عبد اللہ مقرب اور پیر گزرا کہ ایک یہودی حضرت کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پہاٹتا ہے الخ خاتمہ سورہ رمر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرتا آسمان و زمین کا اور لپیٹتا رات کا دن پہ اور دن کا رات پہ اور کام میں لگانا شمس و قمر کا اور پیدا کرتا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرتا آٹھ جوڑوں کا جانوروں کے اور پیدا کرتا انسان کا رحم مادر سے اور اثبات توحید ربوبیت کا ان قدرتوں سے یہ سب ایک مقام میں مذکور ہے اور دوسرے رکوع میں آمارتا پانی کا اور بہانا ندیوں کا اور نکالنا کھیت کا اور چورا کر دینا اس کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکوں کا اور آگ کے مکانوں میں ہوتا ان کا اور بچانا اللہ کا اپنے بندوں کو ان عذابوں سے اور بصورت موتی کے ہونا دین میں سستی کرنے سے اور تین قول ان کے قیامت کے دن اور منہ کالا ہونا، اہل جہنم کا اور بشارت نجات کی متقیوں کو اور مضامین توحید سے امر اخلاص عبادت کا اور رد ان مشرکوں کا جو عبادت غیر خدا کو موجب قرب الہی کہتے ہیں اور ان لوگوں کا جو خدا کے لیے بیٹھا ٹھہرتے ہیں اور وعید عذاب جہنم کی مشرکوں کو اور مثال مشرک کی ساتھ عبد مشترک کے اور موحد کی ساتھ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو۔ دُعا کرتا مشرکوں کا غیر خدا سے، رد ان مشرکوں کا جو اپنے معبودوں کو شفیع جان کر پوجتے ہیں، تنگدل ہوتا مشرکوں کا توحید کے ذکر سے، رد اشراک فی العبادت کا نہ جاننا مشرکوں کا اللہ کی قدر کو اور آخر سورہ میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھونکنا صور کا اور زندہ ہونا مردوں کا اور چکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامہ اعمال کا اور رو بکاری انبیاء اور شہداء کی اور ہانکے جانا کافروں کا جہنم کی طرف اور متقیوں کا جنت کی طرف اور نواہد متفرق سے مذکور ہے غنا اس تعالیٰ کی اور رضا اس کی شکر سے اور عدم رضا کفر سے شکایت انسان کی اور بہت دُعا کرتا ان کا مصیبتوں میں اور بھول جانا اور شرک کرنا اس کا آرام میں، تحریش اور ترغیب رات کے جاگنے پر اور قیام و سجود پر تحریش بھرت پر اور وعدہ جنت کی غصتوں کا واسطے متقیوں کے۔ روئیں کھڑے ہو جانا قرآن سے اور ہر مثل ہونا قرآن میں، خبراً حضرت کی وفات کی فضیلت قرآن لانے والے کی اور اس کے تصدیق کرنے والے کی، کافی ہوتا پروردگار کا اپنے بندوں کو اور ہدایت اور صدمات اس تعالیٰ کو اختیار میں ہے تحریش توکل پر بھیر لینا روجوں کا سوتے وقت قبول نہ ہونا کافروں کے فدیہ کا قیامت میں خطاب ان بندوں سے جو حد شرعی سے تجاوز کریں اور نہی اللہ کی رحمت سے نا امید ہونے سے اور وعدہ جمیع ذنوب کی مغفرت کا وغیر ذلک من الفوائد۔

تفسیر سورہ مومن

سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ نسائیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ فرماتے تھے دُعا وہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت وَقَالَ رَبِّكُمُ ادْعُونِيْ اَوْ ذُرِّيْكُمْ اِيْتِيْكُمْ اَوْ لِيَعْبُدُنِيْ اِنَّ عِبَادَتِيْ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَتِكُمْ اِنَّكُمْ اَنْتُمْ اَعْبَادِيْ اَنْ تَقْرُبُوْنِيْ اِنَّكُمْ تَكْفُرُوْنَ

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ اَلْعِبَادَةُ كَمَا قَالَ وَقَالَ رَبِّكُمُ ادْعُونِيْ اَوْ ذُرِّيْكُمْ اِيْتِيْكُمْ اَوْ لِيَعْبُدُنِيْ اِنَّ عِبَادَتِيْ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَتِكُمْ اِنَّكُمْ اَنْتُمْ اَعْبَادِيْ اَنْ تَقْرُبُوْنِيْ اِنَّكُمْ تَكْفُرُوْنَ

فت: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ اس سورت میں صفات الہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور قابل التوب اور شديد العقاب

اور ذی الطول ہونا اس تعالیٰ کا اور رفیع الدرجات اور ذی العرش اور مالک ہونا اس کا اور جاننا اس کا آنکھوں کی چوری کو اور عادت الہی کہ ہمیشہ مدد کرتا ہے نبیوں کی اور مومنین کی اور عیاد اور امانت اور تعبیر اس کے ارادہ کی ساتھ کن کے اور قصص ماضیہ سے فقہ موسیٰ علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا اور ہامان اور قارون کا اور فقہ مومن آل فرعون کا اور نصیحت اس کی فرعون کو اور قوم کو اور احوال آنورت سے ندا کرنا کافروں کو قیامت میں کہ فقہ خدا کا اور دشمن رکھنا اس کا بڑھ کر ہے تمہارے عقیدے سے اور کہنا تا بلحاظ کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب دوزخ کے اور جواب ان کا کہنا دوزخ میں کا مالک دوزخ سے کہ رب ہمارا ایک دن عذاب سے ہم پر تخفیف کرے، قبول نہ ہوتا ظالموں کی معذرت کا قیامت کے دن افعال اور مسائل اور تفسیر مجادلان فی الآیات کی جہنم میں اور احوال ملائکہ سے تسبیح اور تمجید اور استغفار حاملان عرش کا تا نہیں اور متبعین قرآن کے لیے اور قدر نزل سے اس تعالیٰ کے لیے، رزق کا اتارنا آسمان سے اور تمنن ساتھ سکون لیل اور ابھار تہار کے اور تمنن ساتھ قرار دینے زمین کے اور بنا سما کی اور صورت بنانی آدم کی اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفتوں سے اور چھ مرتبے انسان کی پیدائش کے مٹی سے ہونا اور نطق اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اس کا اور تمنن کشتی اور جانوروں پر سوار ہونے کی ساتھ اور مقایم متفرقہ سے تذکیر قوم نوح اور اہل جناب کے تکذیب کی اور حملہ کرنا ہر امت کا اپنے بنی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کی اور تذکیر عطا تورات کی موسیٰ علیہ السلام کو اور امیر اور استغفار اور تسبیح و تمجید کا صحیح اور شام اور برابر نہ ہونا اعمیٰ اور بعیر اور صالح اور مسیٰ کا اور امر دعا کا اور وعدہ اس کے قبول کا اور امر نبی کو کہہ منع کیا گیا ہوں میں عبادت سے غیر خدا کے بیان کرنا بعض انبیاء کے قصوں کو قرآن میں اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادت الہی ہونا کافروں کے ہلاک کرنے کی۔

وغیر ذلک۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ

تفسیر سورہ سجدہ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَمَّعَ عِنْدَ الْبَيْتِ
ثَلَاثَةَ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَتَقْفِيٍّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ
قَلِيلٌ فَقَبَّ قُلُوبَهُمْ كَثِيرٌ شَمْرٌ يُطَوُّهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ
أَتَرُونَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ فَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ
جَهَرَ نَأْوًا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَحْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ
يَسْمَعُ إِذْ أَجْهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَحْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ۔

عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ ہجرت سے تین شخص بیت اللہ کے پاس دو قرشی تھے اور ایک تقفی یا دو ثقفی تھے ایک قرشی دل میں ان کے سمجھتے تھے اور پیٹ پر ان کے چربی بہت تھی ایک نے کہا ہلا دیکھو تو کیا اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں دوسرے نے کہا سنتا ہے اگر ہم پکاریں اور نہیں سنتا اگر ہم چپکے سے بولیں تیسرے نے کہا اگر ہماری پکار کو سنتا ہے تو چپکے کو بھی سنتا ہوگا سو اللہ تعالیٰ نے اتارا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ سے یعنی نہ تھے تم پر واہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر تمہارے کان اور تمہاری

آنکھیں یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ اعضا گواہی دیں گے۔

و! یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ

عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاسْتِئْذَانِ الْكَلْبَةِ فَجَاءَتْ بِلَاثَةٍ نَفَرًا

عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ میں

کہ کہ دو دروں میں چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ ان کے پیٹ پر

marfat.com

چربی بہت تھی اور دل میں سمجھ کم ایک قرشی تھا اور دوا سکے داماد
تقفی یا ایک تقفی دو داماد اس کے قرشی انہوں نے ایسی بات کہی کہ
میں نہ سمجھا پھر ایک بولا بھلا دکھو کیا اللہ ہماری یہ بات سنتا ہے
دوسرے نے کہا جیب ہم آواز بلند کرتے ہیں سنتا ہے اور جیب بلند
نہ کریں نہیں سنتا، تیسرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہے تو سب سن
سکتا ہے عبد اللہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ
سے خاسرین تک۔

يُرْسِلُوهُمْ بِحُجُوبٍ قَلِيلٍ فَفِي قُلُوبِهِمْ قُرْشِيُّ
فَتَنَاءُ تَقْفِيَانِ أَوْ تَقْفِي وَخَتَنَاءُ قُرَشِيَّانِ
كَلِمُوا بِكَلَامِ كَرَمٍ أَفَهُمُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ
تَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هَذَا فَقَالَ الْآخَرُ
نَا إِذَا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَإِذَا لَمْ نَرْفَعْ
أَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ سَمْعَ مِنْهُ
شَيْءٌ سَمِعَهُ كُلُّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ
أَنْ تَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعَكُمْ وَالْأَصْرَامُ كُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ
إِلَى قَوْلِهِ نَاصِبُكُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمود بن عیدان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے
اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے انہوں نے عبد اللہ سے مانند اس کے۔
متوجہ پوری آیت یہ ہے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ أَنْ تَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعَكُمْ وَلَا أَيْصْرَامُ كُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ وَلَكِنْ
ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَمْ ذُكُرْتُمْ فَاصْحَابُكُمْ مِنَ
الْخَاسِرِينَ یعنی تم پرواہ نہ کرتے تھے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ لگا بیس تمہاری
ولیکن یقین کیا تم نے کہ اللہ نہیں جانتا تمہارے بہت سے عملوں کو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تم نے اپنے رب کے ساتھ طاغ کیا
اس نے تم کو سو ہو گئے تم آج نقصان والوں میں۔

السُّبْحِ بْنِ مَالِكٍ نَعَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ
إِلَى الْفَرَسِ تَالُوًا لِيَعْنِي جُودُ لُوكٍ كَتَبَتْ فِي مِمْسُودِ هِمَارِ اللَّهِ هِيَ بِهِيَ بِهِيَ
قَائِمٌ رَهْبٌ، وَرَبَّيَا أَيْبُ نَعَى بَهْتِ لُوكِ نَعَى بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ
اسی پر مراد قائم رہا۔

عَنْ أَبِي بِنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ أَنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ
ثُمَّ اسْتَقَامُوا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَدَ
الَّذِي هُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهِ هَذَا هُوَ مِنَ اسْتَقَامَ

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے سنا میں نے ابو زرہ سے کہتے تھے عفان نے عمرو بن علی
سے ایک حدیث روایت کی ہے، خاتمہ سورہ سجدہ میں بڑے بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تعضیل آیات قرآن عربی کی
بشیر وندیر ہونا رسول کا، اعراض بہت لوگوں کا قرآن سے، بشیر ہونا نبی کا اور توحید خدا کی اور امر استقامت اور استغفار کا خرابی
زکوٰۃ نہ دینے والوں کی وعدہ اجر غیر ممنون کا مومنین صالحین کے لیے قدرتیں اس کی جیسے دو روز میں زمین بنانا اور پہاڑ کاڑنا
اور برکت دینا اور اندازہ کرنا وقتوں کا چار روز میں اور استواء الی السماء اور آنا زمین و آسمان کا طلوع، و رطبت سے ایک دوسرے
کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کا دو روز میں اور اترا حکم کا ہر آسمان میں اور زینت آسمان کی ستاروں سے، عاد و ثمود

کے صافقہ کا بیان، اللہ کے دشمنوں کا مشرک اور بصر اور جہود کی گواہیاں، غل جیانا کا فرد کا قرآن پڑھتے وقت، مشرکوں کا حشر میں آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودوں کو پادیں پیر کے نیچے روند ڈالیں، بشارت جنت کی اور امر نافرشتوں کا موعظین کے لیے، فضیلت داعی الی اللہ کی امر بدی کو دفع کرنے کا نیکی کے ساتھ شیطان سے استعاذہ کرنے کا حرمت غیر خدا کو سجدہ کرنے کا، زمین کا تازہ کرنا اور شہات لعنت کا اس دلیل سے مذمت الحاد کی نہ آتا باطل کا قرآن کے آگے پیچھے سے، ہڈی اور شفا ہر قرآن کا، شک و اختلاف یہود کا توراہ میں لفظی ظلم کی خدا کی ذات سے گم ہوتا معبودان باطل کا حشر میں ناامیدی انسان کی مصیبت کے وقت انکار قرآن کا جواب آیات قدرت دکھانا انفس و آفاق میں اعاطہ اور شہادت اللہ کی ہر شے پر۔

سُورَةُ الشُّورَى

تفسیر سورہ شوریٰ

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قُرْبَىٰ إِلِي مَهْمَدٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعْلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَطْرُقُ مَن قُرْبَىٰ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِّنَ الْقَرَابَةِ -

طاووس نے کہا کہ ابن عباس سے کسی نے آیت کا مطلب پوچھا کہ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا یعنی کہ تو اسے نبی میں تم سے دعوت اسلام کے کچھ اجر نہیں چاہتا مگر حق قرابت کا، سعید بن جبیر نے کہا کہ قرابت آل محمد کی ابن عباس نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی گھرانہ نہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں قرابت نہ ہو سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ تو میں نہیں چاہتا تم سے کچھ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب جو میرے تمہارے بیچ میں ہے۔

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابن عباس سے۔

عَنْ شَيْخٍ مِّنْ بَنِي مُرَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَكَّةَ فَأَخْبَرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ إِنَّ فِيهِ لَمُعْتَبِرًا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ جُلُوسٌ فِي دَارِهِ الَّتِي قَدَّكَاتَ بَنِي قَالَ وَإِذَا كَلَّ شَيْءٌ مِنْهُ وَتَدَّ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَدَابِ وَالْقَدَابِ وَإِذَا هُوَ فِي قَشَائِشٍ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ سَأَيْتُكَ وَأَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تَمْسِكُ بِأَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غَيْرٍ وَأَنْتَ فِي حَالِكَ هَذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِلَّا أَحْيَاكَ حَيَاتِي عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتَّقَكَ بِهَ قُلْتُ هَاتِ قَالَ ثَنَا ابْنُ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصِيبُ عَيْدًا مَلَكَتْ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِنَبِّ

بنی مرہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں کوفہ میں آیا اور مجھے خبر ہوئی بلال بن ابی بردہ کے حال کی سو میں نے کہا ان کے حال میں عبرت ہے اور میں ان کے پاس آیا وہ قید تھے اپنے اسی گھر میں جو بنوایا تھا اور سب چیزان کی شکل و صورت کی بدل گئی تھی مار پیٹ سے اور ان کے بدن پر ایک پرانا چھینٹا تھا، میں نے کہا الحمد للہ یا بلال میں نے تم کو دیکھا تھا کہ جب تم ہمارے اوپر سے گزرتے تھے ناک بھون چڑھاتے تھے بغیر دھول کے اور آج تم اس حال میں ہو، انہوں نے کہا تو کس قید کا ہے میں نے کہا بنو مرہ بن عباد کا کہا کیا بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ شاید اللہ تجھے اس سے فائدہ دے میں نے کہا لاؤ کہا روایت کی مجھ سے ابی بردہ نے انہوں نے اپنے باپ سے جو ابو موسیٰ ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنچتی ہے کسی کو کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ

مَا يَعْزُبُ عَنْهُ لَمَّا قَالُوا وَقَوْلًا وَمَا
مَا لَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ آيَاتُكُمْ
وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ

کر دیتا ہے بہت گناہوں کو۔

مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہے۔
(یعنی اس سے جس کا بدلہ ملا) کہا راوی نے پھر پڑھی انہوں نے ما اصحابکم
یعنی پہنچتی تم کو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتھ کے عملوں سے اور معاف

ف: یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے، خاتمہ: سورہ شوریٰ میں عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے
مذکور ہیں۔ تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیوں سے مالک ہونا اللہ کا آسمان وزمین پر قریب ہونا آسمان کے پھٹ جانے کا کثرت
سے ملائکہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری، ہدایت اور رحمت اس کی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امر میں
خاص اللہ ہی کا حکم ہے اور رد تقلید کا قدرت خدا کی آسمان اور زمین اور چارہ پایوں کے پیدا کرنے سے اور مقالید سموات وارض
اس کے ہاتھ میں ہونا، ناگوار ہونا مشرکوں پر تو حید اور اتباع سنت، مختلف ہونا علم آنے کے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر
واضح ہو جانا حق اور باطل کا نہ ہونا علم قیامت کا نبی کو لطف اور رزاقیت اور قوت و عزت خداوند تعالیٰ کی، دنیا و آخرت کی کھیتی
کا حال، ظالموں کا ڈرنا حشر میں جزا نیکی کی زیادت کے ساتھ خدا کی رحمت کا بیان اور توبہ قبول کرنا اور گناہ بخشنا و عید عذاب شدید
کی کافروں کے لیے، اگر رزق میں وسعت ہو تو بندے بغاوت کریں مبینہ اترنے کا بیان آسمان وزمین اور دواب کا پیدا کرنا کشتی کا
بیان و عید مجادلہ کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ تحقیر دنیا اور فضیلت توکل و اعتماد کی اللہ تعالیٰ پر صفات مومنوں کی
فضیلت صبر و عفو کی حال ظالموں کا حشر میں انسان کی شکایت نبی پر احسان رکھنا فرشتوں کے بھیجنے کا اور وحی اتارنے کا اور راہ
سیدھی بتانا ان کا۔

تفسیر سورہ زخرف

ابن امامہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم گمراہ
نہیں ہوئی راہ پانے کے بعد جس پر وہ تھی مگر جب کہ ان کو جھگڑنا ملا
پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ماضیہ لک یعنی وہ تجھ
پر نام نہیں رکھتے مگر جھگڑنے کو اور وہ لوگ
جھگڑاؤ۔

سُورَةُ الزُّخْرُفِ

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَلَّيْتُ قَوْمٌ يُعِدُّهُدَى كَانُوا عَلَيْهِ
إِلَّا أَوْتُوا حِجَالًا ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةٌ مَا ضَرَبُوكَ إِلَّا حِدَا
بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کی روایت سے اور حجاج ثقہ ہیں مقارب الحدیث ہیں
اور ابو غالب کا نام ضرور ہے، خاتمہ سورہ زخرف میں فوائد عمدہ ہیں چنانچہ سوگند قرآن کی اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اس لوح محفوظ
میں موقوف نہ ہونا نزول وحی کا مسرفوں کے اسراف کے سبب سے بیان ارسال انبیاء کا قدرتیں اس تعالیٰ کی آسمان کے پیدا کرنے
سے اور زمین کے بچانے سے اور اسی طرح راہیں بنانا اور پانی اتارنا وغیرہ ذلک، رد ان مشرکوں کا جو خدا کے ولد ٹھہراتے ہیں
تسک ہر قوم گمراہ کا تقلید آبار کے ساتھ ابراہیم کی بیزاری تقلید آبار سے انبیاء کو ساحر کہنا کافروں کا اعتراض کہ قرآن کسی سردار
کیوں نہ اترا، جو قرآن سے غافل ہو ایک شیطان اس کو بھول گیا، نہ کہ کوئی کائنات نہیں کہہ رہے کوئسادے امر قرآن کے ساتھ

چنگل مارنے کا، توحید انبیاء کی قصہ موسیٰ علیہ السلام کا عیسیٰ علیہ السلام کا حال سن کر مشرکین قریش کا کٹنا نشانِ قیامت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا عداوت شیطان کی انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف و حزن نہ ہونا عبادِ مخلصین کو اور سونے کا بیان اور مزاجیوں کا وعدہ نیکوں کے لیے جنت و عذاب جہنم کا مجرموں کے لیے اور پکارنا ان کا مالک کو اور جواب ان کا، کراہنا کا تبین کا بیان کہنا نبیؐ کا کہ خدا کا بیٹا ہونا تو میں اول پوجا معبود ہوتا اس تعالیٰ کا آسمان و زمین میں بطلان معبودان باطل کی شفاعت کا قائل ہونا کافروں کو خدا کی خالقیت پر نبیؐ کو حکم معاف کا اور سلام کا۔

تفسیر سورہ دخان

مسروق نے کہا ایک شخص آیا عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ ایک واعظ بیان کرتا تھا کہ کھلے گا زمین میں سے ایک دھواں یعنی قیامت کے قریب اور کافروں کے کان بند کرے گا اور مومنوں کو زکام سا ہو جائے گا، مسروق نے کہا کہ غصہ ہو گئے عبد اللہ اور تکیہ لگائے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھا تو اسے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو کہہ دے اللہ خوب جانتا ہے اس لیے کہ یہ بھی آدمی کے علم کی بات ہے کہ جب سوال ہووے اس سے ایسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہہ دے اللہ خوب جانتا ہے والا ہے اس لیے کہ اللہ نے اپنے نبیؐ سے کہا کہدے تو نہیں مانگتا میں تم سے مزدوری اور نہیں ہوں میں اپنے دل سے بات بنانے والا، اصل اس دخان کی یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے دعا کی یا اللہ مدد کر میری ان پر سات برس کے قحط سے یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی مانند سوان پر قحط پڑا اور سب چیزیں ختم ہو گئیں یہاں تک کہ کھالیں اور مردے کھانے لگے اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا ہڈیاں بھی کھانے لگے اور کہا عبد اللہ نے زمین سے دھواں بھی نکلنے لگا راوی نے کہا پھر آیا آنحضرتؐ کے پاس ابوسفیان اور عرض کی کہ آپ کے لوگ ہلاک ہو گئے اللہ سے دعا کرو ان کے لیے کہا عبد اللہ نے یہی مراد ہے اس آیت سے یوم تارقی السمار بدخان مبین یعنی جس دن لاوے گا آسمان کھلا دھواں کہ ڈھانچے کی طرح لوگوں کو یہ دکھ کی مار ہے منصور نے کہا یہی مراد ہے اس آیت سے کہ اللہ نے ان کو کھلا دھواں یعنی کھول دے ہم سے عذاب

سُورَةُ الدُّخَانِ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَجَاءِ رَجُلٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ تَأْصِلَ يَقْضِي يَقُولُ إِنَّهُ يُخْرِجُ مِنَ الْأَرْضِ الدُّخَانَ فَيَأْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَكَلِّمًا وَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيُخْبِرْ بِهِ وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبِعَ يُوسُفَ فَاخَذَتْهُمْ سِنَّةٌ فَأَخَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْعِطَامُ قَالَ وَجَعَلَ يُخْرِجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَاتَّاهُ ابْنُ يُوسُفَانَ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَأَدْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ فَهَذَا يَقُولُهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ مَنْصُورٌ هَذَا يَقُولُهُ سَابِقًا الْكُشْفُ عَمَّا الْعَذَابَ فَمَنْ يَكْشِفُ عَذَابَ الْآخِرَةِ قَالَ مَقَى الْبُطْشَةَ وَالنَّوَامُ وَالنَّوَامُ

قَالَ أَحَدُهُمْ الْقَوْمُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ

سو کیا کھولا جاوے گا عذابِ آخرت کا یعنی وہی قحط کا دھواں مراد ہے

پیدا کرنے کا گزر گیا بطنشہ اور لزام اور دخان اور عیش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ گزر گیا شق ہونا قحط کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا، کہا ابو عیسیٰ نے کہ لزام سے مراد ہے وہ قتل جو بدر کے دن ہوا یہ حدیث حسن سے صحیح ہے۔

متوجہم دخان یعنی دھواں جس کا ذکر یوم تاتی السماء بدخان میں ہے اس میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک وہی جو اس روایت کے آخر میں مذکور ہوا، دوسرا یہ کہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور اس سے مومنوں کو زکام اور کافروں کو انسدادِ مسام ہوگا جیسا اقل روایت میں مذکور ہے اور بطنشہ سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى یعنی جس دن پکڑیں گے ہم ان کو سخت پکڑنا مراد اس سے واقعہ ہے بدر کا اور لزام میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف فسوف یكون لزاما یعنی اب ہوگی پکڑ دھکڑ اس سے بھی مراد معاملہ بدر ہے اور روم میں اشارہ ہے الم غلبت الروم کی طرف یعنی خبر ہے اس میں روم کے مغلوب ہونے کی۔ اور یہ بھی حضرت کے وقت میں ہو چکا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شُومٍ إِلَّا وَهُ بَيَانٌ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَيَأْتِي بِإِذْنِ مَنْ يَرُزُّهُ فَإِذَا مَاتَ بَكِيًا عَلَيْكَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ۔

انس بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں کہ اس کے لیے نہ ہوں دو دروازے یعنی آسمان میں ایک دروازے سے اسکے نیک عمل چڑھتے ہیں دوسرے سے رزق اترتا ہے جب وہ مر جاتا ہے دونوں اس پر روتے ہیں یہی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہ روئے ان پر یعنی کفار پر آسمان اور زمین اور نہ تھے

وہ مہلت پانے والے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سے سند اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رفاشی ضعیف ہیں حدیث میں خاتمہ سورہ دخان میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور احیاء اور اماتت اس تعالیٰ کی، بطش کبریٰ کا بیان، بیان قوم فرعون کا کچھ تھوڑا سا حال قوم منکرانِ لعنہ کا پیدا نہ ہونا آسمان وزمین کا کھیل کے لیے اور اثباتِ لعنہ کا اس سے بیان شجرہ زقوم کا بشارت مقامِ امین اور خبات اور عیون اور سندس اور استبرق کے لباس کی اور حور عین کے تزویج کی اور فواکہ کی متقیوں کے لیے آسان ہونا قرآن کا بتی کی زبان پر۔ سورہ جاثیہ کو اگر چہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لکھا مگر اس کا خلاصہ مضامین یہ ہے اترنا کتاب کا رب الارباب کی طرف سے قدر میں اس کی جیسے آسمان وزمین کا بنانا اور انسان اور چار پایوں کا پیدا کرنا اور رات دن کا بدلتے آنا اور رزق کا آسمان سے اترنا خرابی جھوٹے گنہگاروں کی قدر تلیں جیسے دریا کا کام میں لگانا کشتی کا چلاتا وغیرہ مومنوں کو کافروں کے قصور معاف کرنے کا حکم نیکی بدی کا بدلہ ضرور ہے نبی اسرائیل کی فضیلتیں اس نبی کو شریعت کا عطا ہونا، قرآن میں عبرت اور ہدایت اور رحمت پیدا کرنا زمین آسمان کا اس لیے کہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پاوے، مذمت ہو اور چلنے والے کی، فرقہ دہریہ کا رد منکرانِ لعنہ کا کہنا کہ ہمارے ماں باپ کو زندہ کر دو مالک ہونا اس تعالیٰ کا آسمان وزمین پر رو بکاری ہر امت کی اپنی کتاب کے ساتھ حشر میں حمد اور ربوبیت اور کبریا اور حکمت اس تعالیٰ شانہ کی۔

سُورَةُ الْأَحْقَابِ

تفسیر سورہ احقاف

عَنْ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ
لَمَّا أَرَادَ عُمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ
لَهُ عُمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرَتِكَ
قَالَ أَخْرِجْ إِلَى النَّاسِ فَأَطَاعَهُمْ عَتَّى يَأْتِكَ عَدْرِي
غَيْرُ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ وَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي
الْجَاهِلِيَّةِ قَدَانُ نَسَبَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَزَلَّتْ فِي آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ
نَزَلَتْ فِي شَهِدٍ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
عَلَى مِثْلِهِ فَا مَنَّ وَأَسْكَبْتُمْ إِنْ اللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَتْ فِي كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا
بَيْتِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَكَ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنْ لِلَّهِ
سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاءُوا بِكُمْ
فِي يَدَيْكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ بَيْنَكُمْ قَالَ اللَّهُ
إِنَّ فِي هَذِهِ الرَّحِيلِ أَنْ تَقْتُلُوا قَوْمَ اللَّهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ
لَتَطْرُقَنَّ جِبْرًاكُمْ الْمَلَائِكَةُ وَلَتَسْأَلَنَّ
سَيْفَ اللَّهِ الْمَغْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يَعْجِدُ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا أَتُنَلُّوا إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ وَاقْتُلُوا
عُمَانَ -

عبد اللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے
امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کیا عبد اللہ بن سلام آئے
حضرت عثمان نے ان سے کہا تم کیوں آئے انہوں نے کہا آپ کی
مدد کو آپ نے فرمایا کہ جاتو لوگوں کے پاس اور ان کو مجھ سے دور رکھ
اور تیرا باہر رہنا مفید ہے میرے لیے اندر رہنے سے کہا راوی نے کہ
عبد اللہ بن سلام نکلے لوگوں کی طرف اور کہا اے آدمیو میرا نام
جاہلیت میں فلانا تھا (یعنی حصین) پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عبد اللہ نام رکھا اور میرے بارہ میں کئی آیتیں اتریں اللہ کی کتاب
سے، میرے ہی بارہ میں اتری و شہد شاہد من بنی اسرائیل یعنی گواہی
دی ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اس کے مثل پھر
یعنی اس پر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے اور ایمان لایا اور تکیتر
کیا تم نے اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو اور میرے ہی حق میں
یہ آیت اتری و کفی باللہ شہیدا یعنی نبی کو کہدو کہ کافی ہے اللہ گواہ
میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا مراد
اس سے عبد اللہ بن سلام ہیں) اور اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے
تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ رہے ہیں اس تمہارے شہر میں کہ
اترے تمہارے نبی یہاں سو ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے اس مرد کے
ر یعنی حضرت عثمان کے) قتل کرنے سے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تم نے
اس کو مار ڈالا دور ہو جاؤ گے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آؤ گے
اور عبد اللہ پہلے یہودی تھے پھر مشرک باسلام ہوئے اور مارو عثمان رضی اللہ عنہ کو

ف: یہ حدیث غریب ہے روایت کیا اس کو شعیب بن صفوان نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ابن محمد بن عبد اللہ بن
سلام سے انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةَ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ
فَإِذَا امْطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ نَقَلْتُ لَكَ

کہ اس کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا نہیں معلوم سے مجھ کو شاید
دلیسا ہی نہ ہو جیسا اللہ نے فرمایا جب دیکھا انہوں نے ابرہہ سے
اپنے نالوں یا کھیتوں کے کہنے لگے کہ ابرہہ ہم پر برسے والا اور اس

میں بیان ہے اس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تھا آپ کو خوف ہوتا کہ دلیسا ہی عذاب نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُودٍ

هَلْ مَعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْحَيْقِ
مِنْكُمْ أَحَدًا قَالَ مَا مَجِبُهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلَكِنْ اتَّقُوا
ذَاتَ لَيْلَتِهِ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا انْتَبِلْ انْشَطِرْ
مَا فَعَلَ بِهِ فَيُشْتَرِ بِبَشْرِ لَيْلَتِهِ بَاتٍ بِهَا قَوْمٌ
حَتَّى إِذَا أَصْبَحْنَا وَكَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ
بِهِ يُعْجَبِي مِنْ قَبْلِ حِرَاءٍ قَالَ قَدْ كَرُوهُ الْوَالِدُ الَّذِي
كَانُوا فِيهِ قَالَ فَقَالَ آتَانِي دَاعِي الْحَيْقِ قَاتِلْتُهُمْ
فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَأَمَّا نَا أَنَا هُمْ
وَأَنَا نَبِيْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الرَّادِ وَ
كَانُوا مِنْ حَيْقِ الْعَزِيْرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ
يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْ فَرَمَا
كَانَ لَحْمًا كُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ سَاوَشَتْ عُلْفُ لَدَّ وَاتِيكُمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَجُوا
بِهِمَا فَإِنَّهُمَا مَرَا إِذَا أَحْوَا بِكُمْ مِنَ الْحَيْقِ

علقمہ نے ابن مسعود سے کہا کہ تم میں سے کوئی آنحضرت سلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھا جس رات جن آئے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر
ایک رات حضرت تم ہو گئے مکہ میں ہم نے کہا کسی نے آپ کو پکڑ
رکھا یا کوئی اڑا لے گیا ہے، ہم سب لوگوں کی رات بہت بڑی
کٹی یہاں تک کہ جب صبح ہوئی اور صبح میں وہ چلے آتے تھے حرا کی
طرف سے سو لوگوں نے اپنا گھرانا رات کا آپ سے ذکر کیا کہا رادی
نے کہ آپ نے فرمایا میرے پاس بلاوا آیا جنوں کا سو میں ان کے پاس
گیا اور میں نے ان پر قرآن پڑھا پھر آپ ہم کو لے گئے اور ان کی نشانیاں
دکھائیں اور نشان دکھائے ان کی آگ کے شعبی نے کہا کہ پھر جنوں نے
آپ سے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے آپ
نے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام نہیں لیتے وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے
گی خوب گوشت سے بھری ہوئی اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر چارہ ہے
تمہارے جانوروں کا، پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا
تم استنجامت کرو ان دونوں سے یعنی ہڈی سے وہ توشہ ہے تمہارے
بھائیوں کا جنوں میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ متوجیم لیلۃ الحین میں حاضر ہونے کے باب میں عبداللہ بن مسعود سے روایتیں متعارض
آئی ہیں کسی میں ان کا ہونا مذکور ہے کسی میں نہ ہونا، مطلب یہ ہے کہ عبداللہ حضرت کے ساتھ گئے تھے مگر جنوں کے جمع ہونے کی جگہ
سے دور بیٹھے رہے اس لیے انہوں نے اپنا ہونا بھی ذکر کیا باعتبار جانے کے اور نہ ہونا ذکر کیا باعتبار نہ حاضر ہونے کے مجمع جن میں
اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ معاملہ دوبار ہوا ہو ایک میں حاضر ہوئے ایک میں نہیں، خاتمہ سورہ احقاف میں نواذیل مذکور
ہیں کتاب کا اثرنا شرک کا ابطال مگر اسی اس کی جو غیر خدا سے دعا کرے جو اب اس کا جو قرآن کو جھٹلاو سے علم غیب نہ ہونا نبی کو
شہادت ایک خمیر کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں، کافروں کا مومنوں سے کہنا کہ اگر ایمان اچھا ہوتا تو پہلے
ہم کو بتا، امام و رحمت ہونا توہرات کا مودولہ کوہنہ و اللہ سے احسان کرنے کی وصیت اور تیس مہینے

میں عمل و فصال لڑکے کا حال خلف کا جو مود ہے اور نا خلف بے ایمان کا، کافروں کی نیکی کا بدلہ دنیا میں مل جاتا ہے ماد کا تقصیر جن نصیبین کا نہ تکن خدا کا آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے دوبرہ روزخ کے جانا کافروں کا۔

تفسیر سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ابن ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مغفرت مانگ تو اپنے گناہوں کے لیے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے آپ نے فرمایا میں مغفرت مانگتا ہوں ہر دن میں ستر بار۔

سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاسْتَعْفِرَ لِنَفْسِكَ وَ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي لَا سَتْفِرُ اللَّهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ
مَرَّةً

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مغفرت مانگتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار روایت کیا اس کو محمد بن عمر نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے۔

ابن ہریرہ نے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ایک دن وَإِنْ تَوَلَّوْا لَعَنَّا لَعْنَةُ اللَّهِ لِقَوْمٍ كَفَرُوا مِنْكُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ سے یا جہاد سے اللہ تمہارے بدلے لاوے گا دوسری قوم کو کہ وہ تمہارے مانند نہ ہوں گے صحابہ نے پوچھا کہ کون لوگ آویں گے ہمارے بدلے آپ نے ایک ہاتھ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا یہ اور اس کی قوم یہ اور اس کی قوم۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةَ يَوْمَ مَا إِذَا تَوَلَّوْا
يَسْتَبْدِلُ قَوْمًا فَيَكْفُرُ بِكُمْ لِيَكُونُوا مِنْكُمْ
قَالُوا وَمَنْ يَسْتَبْدِلُ يَا قَالِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ كَفَرَ مِنْكُمْ
هَذَا وَقَوْمَهُ هَذَا وَقَوْمَهُ

ف ایہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور عبدالرحمن بن جعفر نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے علاء بن عبدالرحمن سے۔

ابن ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض یاروں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کون لوگ ہیں وہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جاویں تو ہمارے بدلے ان کو لاوے گا اور وہ ہمارے مانند نہ ہوں گے کہا راوی نے کہ سلمان آپ کے بازو میں تھے سو ہاتھ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہی ہے اور اس کے یار قسم ہے اس کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان لگتا ہوتا شریا میں چند سارے ہیں بلند تو بھی لے آتے اس کو چند فارس لے لوگ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ تَأْسُ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّوْنَا أَسْتَبْدِلْ لَوْ أَنَا
كُفْرًا لِيَكُونُوا مِنْكُمْ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَبْدِلُ يَا قَالِ
فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَضَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ سَلَّمَ قَالَ هَذَا
وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتِ الْإِيمَانُ
مُتَوَطِّئًا بِالشُّرْيَا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ قَارِسٍ

ف عبدالرحمن بن جعفر بن نجع والد میں علی بن مدینی کے اور روایت کیا علی بن حجر نے عبدالرحمن بن جعفر سے بہت کچھ اور روایت کی ہم سے علم نے یہ حدیث اسماعیل بن جعفر سے www.marfat.com متوجہم عجیب لطف ہے کہ عرب کے

لوگ اکثر علم سے بہرہ یاب کم ہوئے بڑے بڑے علماء جن سے دین کو ترقی علم کو فروغ ہوا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہوں یا ہندی ترقی ہوئی یا رومی، خیالچہ امام بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارسی میں پیدا ہوئے اسی طرح اکثر علماء اکابر فارسی گزرے اس حدیث سے ان کی بزرگی اور بڑی فضیلت ثابت ہوئی، خاتمہ سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فوائد مصرحہ ذیل مذکور ہیں یا اطل ہونا کافروں کے عملوں کا وہ تکفیر نبیّات اور اصلاح احوال کا مومنوں کے لیے امر کافروں کی گردن مارنے کا وقت مقابلہ کے شہیدوں کی فضیلت وعدہ نصرت ناصران دین کے لیے جب ط ہونا کافروں کے عملوں کا، ولی ہونا اللہ کا مومنوں کے لیے اور وعدہ جنت کا ان کے لیے چار پایوں کی طرح کھانا کافروں کا، تفضیل جنت کی نہروں کی وعید خلودنی النار کی کافروں کے لیے ندمت احادیث کے بھون جانے کی۔ استماع حدیث سے زیادہ ہونا ایمان کا توحید الوہبیت، نبی کو حکم استغفار کا اپنے اور مومنوں کے لیے خوف منافقوں کا ایسی سورت اترنے کے وقت جس میں لڑائی کا حکم ہو، ندمت زمین میں فساد کرنے والے کی قرآن میں خورد فکر کرنے کی ترغیب حال منافقوں اور مرتدوں کا وعدہ مومنوں کے آزمانے کا جہاد و صبر سے جب ط اعمال کافروں کا، امر خدا اور رسول کی اطاعت کا۔ مغفرت نہ ہونا کافروں کی، مومنوں سے غلبہ کا وعدہ، ندمت نخل کا بیان اللہ کی عنا اور ہمارے فقر کا، ڈرانا اس سے کہ اگر تم تائید نہ کرو گے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے آویں گے کہ وہ تمہارے مانند سست نہ ہوں گے

تفسیر سورہ فتح

سورۃ الفتح

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَكَلَّمْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ وَخَرُكْتُ رَاحِلَتِي فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ تَكَلَّمْتُكَ أُمَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ يَا ابْنَ النَّبِيِّ فَبَيْنَمَا أَنْتَ إِذْ قَالَ فَمَا نَشَيْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَاحِبًا يَقُولُ نَبِيٌّ قَالَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ أُتِرَ لِي عَلَى هَذِهِ اللَّيْلَةِ سُورَةٌ مَّا أَحْبَبْتُ أَنْ يَلِي بِهَا مَا عَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ أَنَسِ قَالَ أُنزِلَتْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ مَرَّجَعَهُ مِنَ الْهُدْيِ بَيْتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ

عمر بن خطاب نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر میں سو میں نے کچھ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ چپ ہو رہے پھر میں نے کہا اور آپ چپ ہو رہے تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور میں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے اسے خطاب کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہوں نے جواب نہ دیا تجھ کو بہت لائق ہے تو اس سے کہ تیرے حق میں قرآن اترے سو میں کچھ ٹھہرا نہ تھا کہ سنا میں نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا میں آپ کے پاس اور فرمایا آپ نے اسے خطاب کے بیٹے آج کی رات مجھ پر ایک سورہ اتری ہے، کہ پیاری ہے وہ مجھے ان سب چیزوں سے جن پر سورج نکلتا ہے، اتنا فتحنا لک فتحا مبینا۔

انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہ آیت لیغفر لک یعنی تاکہ بخشدے اللہ تعالیٰ تیرے اگلے گناہ اور پچھلے جیب آپ

تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ فَانِ آيَةَ الْبُرْجَانِ مِثْلًا
 عَلَىٰ هَذِهِ نَسَبَ فَرَسًا وَالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هِنِيئًا كَرِيمًا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ بَيَّنَّ
 لَكَ اللَّهُ مَاذَا يُفْعَلُ بِمَا فَتَرَلْتَ عَلَيْهِ لِيُدْخَلَ
 الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
 الْأَنْهَارُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ قَوْمًا عَظِيمًا

یہ ایک ایسی آیت آتی ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ
 پیاری ہے پھر پڑھی آپ نے اصحاب پر یہ آیت انہوں نے کہا مبارک
 مبارک اور خوش وقتی ہو آپ کو اسے رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالیٰ
 نے جو آپ کے ساتھ کرے گا یعنی گناہ بخشتے گا، مگر معلوم نہیں ہمارے
 ساتھ کیا کرے گا سوا تری یہ آیت لید خان سے عظیمانک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مجمع بن جباریہ سے بھی روایت ہے۔ مترجم پوری آیتوں سے لید خان
 الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَكَفِّرًا عَنْهُمْ أَسِيئَاتِهِمْ ذَكَرَ ذَلِكَ عِنْدَ
 اللَّهِ قَوْمًا عَظِيمًا۔ یعنی تاکہ پہنچا کرے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغوں میں نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں سدا رہیں گے ان
 میں اور اتاریں ان سے ان کی بُرائیاں اور یہ ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد یعنی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ وَأَمْرًا بِمَنْعِ النَّسَاءِ مِنَ الْقُرْبَانِ
 عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُ
 فَأَخَذُوا أَخِي فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأُخْرِجُوا مِنْ بَيْتِهِمْ وَأَمْرًا بِمَنْعِ النَّسَاءِ مِنَ الْقُرْبَانِ
 كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمُ
 الْآيَةَ۔

انس نے کہا انہی کا فراتر سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے
 اصحاب کی طرف تنگم کے پہاڑ سے صبح کی نماز کے قریب اور چائے تھے
 کہ قتل کریں آپ کو سوسب کے سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا
 ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے
 یہ آیت وہو الذی یعنی وہ ایسا ہے کہ روک دیئے اس نے
 ہاتھ ان کے تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے۔ آخر آیت
 تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
 عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالزَّمَمُ كَلِمَةُ التَّقْوَى قَالَ كَاللَّهِ الْإِلَهَ الْوَاحِدَ
 اللَّهُ ف: یہ حدیث غریب ہے اس کو مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن قزح کی روایت سے اور پوچھا میں نے ابو زررہ
 کی روایت سے اس حدیث کو تو انہوں نے بھی مرفوع نہ جانا مگر اسی روایت سے، خاتمہ سورہ انفحات میں فوائد ذیل مذکور ہیں
 بشارت صلح حدیبیہ کی، مغفرت حضرت کی نزول سکینہ مومنوں کے دل پر وہ حیات کامومنوں کے لیے وعید عذاب کی
 منافقوں کے لیے، شاہد و مبشر و نذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا، اقوال منافقوں کے با بیان حدیبیہ کی نسبت و بندہ فتح
 کام منی سے، پھیر دینا اور روکنا کفار کا مسی الحرام سے حکمت تاخیر فتح مکہ میں نبی کے خواب کا بیان نصیحت اصحاب
 کی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا صحابہ کے لیے۔

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ کلمہ تقوی سے مراد لا الہ الا اللہ ہے
 اور پوچھا میں نے ابو زررہ
 کی روایت سے اس حدیث کو تو انہوں نے بھی مرفوع نہ جانا مگر اسی روایت سے، خاتمہ سورہ انفحات میں فوائد ذیل مذکور ہیں
 بشارت صلح حدیبیہ کی، مغفرت حضرت کی نزول سکینہ مومنوں کے دل پر وہ حیات کامومنوں کے لیے وعید عذاب کی
 منافقوں کے لیے، شاہد و مبشر و نذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا، اقوال منافقوں کے با بیان حدیبیہ کی نسبت و بندہ فتح
 کام منی سے، پھیر دینا اور روکنا کفار کا مسی الحرام سے حکمت تاخیر فتح مکہ میں نبی کے خواب کا بیان نصیحت اصحاب
 کی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا صحابہ کے لیے۔

مِنْ أَمْرٍ لَعَنْتُمْ قَالَ هَذَا إِنِّي كُفِّرُ بِكُمْ يَوْمَ الْآخِرَةِ
وَحَيَاتِي إِنِّي كُفِّرُ بِكُمْ لَوْ أَطَاعْتُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنْ أَمْرٍ
لَعَنْتُوْا فَكَيْفَ بِكُمْ الْيَوْمَ -

پھر اب تم لوگوں کا کہنا مانے تو کیسی خرابی ہو۔

تو بے شک تکلیف میں پڑو تم کہا انہوں نے کہ یہ نبی تمہارے ہیں کہ انہوں نے کہا تمہیں، متوجہ غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ائمہ صحابہ کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبی تمہارا کہا ملے تو تم تکلیف پاؤ پھر ان کے بعد جو لوگ ہیں ان کی اطاعت اگر کی جاوے تو خدا جانتے کیا کیا خرابی ہو۔ اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاس واجب التسلیم نہیں ہیں اگرچہ جائز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہاء کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال مستمر بن ریان انہوں نے کہا تقریباً، متوجہ غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ائمہ صحابہ کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبی تمہارا کہا ملے تو تم تکلیف پاؤ پھر ان کے بعد جو لوگ ہیں ان کی اطاعت اگر کی جاوے تو خدا جانتے کیا کیا خرابی ہو۔ اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاس واجب التسلیم نہیں ہیں اگرچہ جائز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہاء کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ مِثْيَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظَمَهَا يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَالَ النَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَتِينٌ عَلَى اللَّهِ وَالنَّاسُ يَتَوَادَمُونَ وَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنْ تُرَابٍ قَالَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ -

کے یہاں بزرگی تقویٰ سے ہے نہ حسب نسب سے۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا لوگوں پر فتح مکہ کے دن اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبر کرنا اپنے باپ دادا کے ساتھ اب لوگ دو طرح ہیں ایک نیک متقی بزرگ اللہ کے یہاں اور دوسرا بدکار بد عجت ذلیل اللہ کے یہاں اور سب آدمی اولاد آدم ہیں اور اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا چنانچہ فرمایا اس سے اے لوگو ہم نے پیدا کیا تم کو نر اور مادہ سے اور بنائے تمہارے لیے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بے شک تم میں سے بزرگ اللہ کے یہاں پر ہنرگار ہے بے شک اللہ جانتے والا ہے خبردار۔ یعنی اللہ

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہوں اسی سند سے اور عبداللہ بن جعفر ضعیف ہیں ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سوا ان کے اور لوگوں نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہیں اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عباس سے بھی روایت ہے متوجہ اس جگہ ایک بزرگ کی نقل یاد ہے کہ ان کے آگے ذاتوں کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا کہ ذاتیں دنیا میں دو ہی ہیں ایک نیک ذات دوسری بد ذات۔

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسْبُ الْمَالُ وَالْكَرْمُ التَّقْوَى -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلام بن ابی مدیح کی روایت سے خاتمہ، سورہ حجرات میں فوائد ذیل مذکور ہیں نہیں تقدیم کرنے سے اللہ و رسول پر اور امر تقویٰ کا، نہی آواز بلند کرنے سے نبی ص کے آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان لوگوں کے بیوقوفی ان لوگوں کی جو حجرات کے باہر

سے آپ کو بچار تھے تھے تکلیف میں پڑنا مسلمانوں کا اگر رسول ان کی اطاعت کرے اور ان آیتوں میں بڑی مذمت ہے تقدیم کرنے کی کتاب و سنت پر اور اپنے قیاس کی جو مقابلہ میں حدیث کے ہو اور جھوٹی تاویلوں سے حدیث کو رد کرنے کی، حکم صلح کا درمیان دو گروہ مسلمانوں کے جو لڑتے ہوں، ظلم تارکانِ توبہ کا نہی بدگمانی سے اور عیب جوئی اور غیبت سے انسان کی پیدائش اور قبائل اور شعوب کا ذکر ایمان اعراب کا مطیعوں کے اعمال کا ضبط نہ ہوتا، صفات مومنوں کی اعراب کے احسان رکھنے کا ذکر نبی پر ایمان کے ساتھ۔

تفسیر سورہ ق

سُورَةُ ق

انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کتنی رہے گی کہ کچھ اور ہو تو لاؤ یہاں تک کہ رکھدے گا رب العزت اپنا قدم اس میں تو وہ کہنے لگے گی بس قسم ہے تیری ذات کی اور دب جائے گی ایک قسم اس کی دوسری میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَهَا رَبُّ الْعَرْشِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَيُرْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے خاتمہ سورہ قاف میں مضامین ذیل مذکور ہیں چنانچہ قسم قرآن عظیم الشان کی تعجب کفار کا رسالت پر آیات قدرت کی تکذیب، قوم نوح و اصحاب رس و ثمود و عاد و فرعون اور اخوان لوط و اصحاب ایکہ و قوم تبع کی اپنے اپنے رسولوں کو، خدا تھکتا نہیں انسان کی پیدائش پر حاضر ہونا ملائکہ کا وقت سکرات موت کے نفع صبور وغیرہ حالات قیامت کافر عیند کا جہنم میں جانا انکار شیطان کا انسان کے گمراہ کرنے سے اللہ کی بات بدلتی نہیں بل من مزید کہتا جہنم کا حنیت کا قریب ہوتا متقیوں سے اور صفات ان کی قرآن کا نفع صاحب دل کو ہے پیدا کرنا آسمان وزمین کا چھ دن میں حکم صبر اور تسبیح و تحمید کرنے کا طلوع شمس اور غروب کے قبل اور رات کو اور مسجدوں کے بعد بیان منادی قیامت، مارنا جلانا اس تعالیٰ کا آسان ہونا حشر کا اس تعالیٰ پر قرآن سے ڈرانے کا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکھتا ہو

تفسیر سورہ الذاریات

سُورَةُ الذَّارِيَةِ

ابن وائل سے روایت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا میں مدینہ آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا اور میں نے کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ قاصد عاد کی مانند ہوں تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیسا تھا قاصد عاد کا تو میں نے کہا آپ خبردار سے ملے حقیقت یہ ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا قبیل (نام ہے ایک مرد کا) کو بھیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گھر آتا اور گھر اس کا مکہ کے قریب تھا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گتے تھے پھر بکر نے اس کو خبردار سے کہا اس کے آگے گاتی رہیں پھر قبیل نکلا

عَنْ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ رَّبِيعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَكَ وَافِدًا عَادٍ فَقُلْتُ عُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْجِبْرِ سَقَطَتْ إِنْ عَادَ النَّاسُ فَحَطَّتْ بَعَثَتْ بِلَا فَتَوَلَّى عَلَى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ فَغَنَّتْهُ الْعِبَادُ نَانَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَأَا، اللَّهُمَّ إِنِّي كَمَا تَرَكْتَ لِمُرَيْضٍ فَأَدَّ أَوْبَهُ

لَا سِيرًا فَادْبِئِرْ قَاسِقًا غَيِّبًا مَّا كُنْتَ مُسْتَعِينًا
وَأَسْقِ مَعَهُ بَكْرَيْنَ مُعَاوِيَةَ يَتَكْرَمُ لَهُ الْخَمْرُ
الَّذِي سَعَاهُ فَرُوعَ لَهُ سَعَايَاتُ يُقِيلَ لَهُ الْخَمْرُ
أَحَدًا هُنَّ قَاحَتَا السُّودِ أَوْ مِنْهُنَّ يُقِيلَ لَهُ
خُدَّاهَا مَاذَا رَمَدًا لَا تَذُرُّ مِنْ عَادٍ أَحَدًا
وَذَكَرَاتُهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيحِ
إِلَّا قَدْرًا هَذِهِ الْهَلَقَةُ بِعَنَى هَلَقَةِ الْعَاثِمِ
ثُمَّ قَرَأَ إِذْ أُرْسِلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحُ الْعَقِيمُ
مَا تَذُرُّ مِنْ شَيْءٍ أَنتَ عَلَيْهِ الْآيَةُ

اندرا بادہ رکھتا تھا مہر کے پہاڑوں کا مہرہ نام ہے ایک تینیا کے
دادا کا، پھر اس نے کہا یا اللہ میں کسی بیماری کے لیے نہیں آیا ہوں
کہ دوا کروں اس کی اور نہ کسی قبہدی کے لیے آیا ہوں کہ فدیہ دوں اسکا
مگر تو پلا اپنے غلام کو جو پلانا ہو اور پلا اس کے ساتھ بکر بن معاویہ
کو اور شکر یہ ادا کرتا تھا وہ اس قول سے اس شراب کا جو اس کو
پلائی گئی تھی سو اس کے سامنے آئیں کئی بدلیاں اور اس سے کہا گیا
کہ تو پسند کر لے اس میں سے ایک کو سو پسند کر لی اس نے کالی
سو ہاتھ نے آواز دی کہ لے تو رکھ جلی ہوئی کہ نہ چھوڑے گی
عاد کی قوم سے کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ عاد پر
ہو مانہ چھوڑی گئی مگر اس حلقہ کے برابر یعنی حلقہ انگوٹھی کا پھر پڑھی آپ نے اذ ارسلنا یعنی یاد کر وحیب بھیجی ہم نے ان پر بائخبر ہوا
یعنی جس میں کچھ خیر نہ تھی نہ چھوڑتی تھی جس پر آتی تھی مگر کر دیتی تھی اس کو چوراسا۔

ف: روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے سلام ابی المنذر سے انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے ابی وائل سے
انہوں نے حارث بن حسان سے اور ان کو حارث بن یزید بھی کہتے ہیں،

حارث بن یزید بکری نے کہا میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا
کہ لوگ اس میں بھرے ہوئے تھے اور کالے پھر پیرے اڑ رہے تھے
اور بلال تلوار پرتے میں لٹکائے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے آگے میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہا ارادہ ہے حضرت
کا کہ بھیجیں عمر و بن عاص کو کسی طرف پھر ذکر کی حدیث اپنے طول
کے ساتھ سفیان کی روایت کی مانند اس کے ہم معنی اور حارث بن
یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

عَنِ الْعَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ
قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ
وَإِذَا أَسْرَايَاتُ سُودٍ تَخْفِقُ وَإِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدٌ
السَّيْفِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالُوا يُرِيدُونَ أَنْ يَتَّبِعَتْ عَمْرُو
ابْنَ الْعَاصِ وَجَهًا قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ نَحْوًا
مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ
لَهُ الْعَارِثُ بْنُ حَسَانَ -

ف: خاتمہ سورہ والذاریات میں مضامین ذیل مذکور ہیں صدق وعدہ قیامت آسمان کی قسم کافروں کا سوال کہ قیامت
کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیوں کے لیے آیات قدرت اس کی زمین اور جان میں، رزق آسمان میں ہے، تمثیل کلام الہی کی بہار کے
کلام کے ساتھ، فقہ صلیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکرہ موسیٰ کے حال کی تذکرہ عاد کے ہلاک کی تذکرہ آسمان خانے دار کی اور امر
اللہ کی طرف بھاگنے کا، ساحر و مجنون کہنا انبیاء کو، پیدا کرنا جن وانس کا عبادت کے لیے رزاقیت اور قوت اور قنات اس تعالیٰ
کی، بیان عذاب کا۔

سُورَةُ الطُّورِ

تفسیر سورہ طور

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا يَأْتِيَ النَّجْمُ التُّرُكَّتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَإِذَا يَأْتِيَ السُّجُودِ التُّرُكَّتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ -

ابن عباسؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا نجوم کے پیچھے مراد اس سے دو رکعتیں ہیں فجر کے قبل یعنی سنتیں اور سجدوں کے بعد سے مراد ہیں دو رکعتیں مغرب کے بعد کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس سند سے محمد بن فضل کی روایت سے کہ وہ سعید بن کریب سے روایت کرتے ہیں پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشیدین کریب کے بیٹوں کا حال کہ کون ان میں زیادہ ثقہ ہے تو انہوں نے کہا وہ دونوں ایک سے ہیں اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے حال ان دونوں کا تو انہوں نے کہا کہ وہ دونوں ایک سے ہیں اور رشیدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں، خاتمہ سورہ طور میں یہ مضامین مذکور ہیں قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب پر آثار قیامت مکتد بین وخالضین کی خرابی فائدہ نہ دینا صبر کا دوزخ میں جنات ونعیم کا وعدہ متقیوں کے لیے وعدہ ذریت کے الحاق کا ان کے آبار کے ساتھ امداد جنتیوں کی فاکہ اور لحم وغیرہ سے نفی کہانت اور جنوں کی بنی سے شاعر و مفتری کہنا کافروں کا بنی کو پتدرہ امر متعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب ان کا اگر آسمان ٹوٹ پڑے کافر ایمان نہ لاویں کام نہ آنا کافروں کے مگر قیامت میں صبر اور تسبیح و تحمید کا حکم۔

سُورَةُ النَّجْمِ

تفسیر سورہ نجم

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَتْ أُمَّتِي أَيُّهَا مَا يَعْزُبُ مِنْ الْأَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقِ فَأَعْطَاهُ اللَّهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهَا نَبِيًّا كَانَتْ قَبْلَهُ فَرِصَتٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَ أُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغَفْرًا لِمَتِّهِ الْمُقْحَمَاتِ مَا لَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذْ يُعْشَى السِّدْرَةَ مَا يُعْشَى قَالَ السِّدْرَةُ كَانَتْ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانٌ قَرَأْتُ مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سُفْيَانٌ بِيَدِهِ فَأَمَرَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَا لَكَ بِنِ مَعُولٍ لَقَدْ بَاتَتْ هِيَ عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا خَلَقَ ذَلِكَ -

عبداللہ بن مسعود نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے (شب معراج میں) کہا عبداللہ نے کہ منتہی ہوتی ہے اس تک جو چیز چڑھتی ہے زمین سے اور جو چیز اترتی ہے اوپر سے سو عنایت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں کہ نہیں دیں وہ کسی نبی کو ان سے پہلے فرض ہوئیں ان پر یا پنج نمازیں اور عنایت ہو ان کو خاتمہ سورہ بقرہ کا بخشش گتے ان کی امت کے کبیرہ گناہ جب تک شریک نہ کریں اللہ کے ساتھ کسی چیز کو ابن مسعود نے پر لھا اذ یعشی السدرۃ یعنی جب ڈھانپ رہی تھی کہا انہوں نے کہ سدرہ چھٹے آسمان میں ہے سفیان نے کہا ڈھانپ رہے تھے اس کو پروانے سونے کے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ہلایا ان کو یعنی اس طرح اڑ رہے تھے اور مالک بن مغول کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ اسی تک منتہی ہوتا ہے علم خلق کا نہیں

علم رکھتی کوئی مخلوق اس کے اوپر کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے اس کو طوبی بھی کہتے ہیں اور وہ بیڑی کا درخت ہے

بیر اس کے ملکوں کے برابر چتے جیسے ہاتھی کے کان جڑ اس کی حضرت کے گھر میں ہے ایک ایک شلخ اس کی ہر جنتی کے گھر میں
شب معراج میں اس پر سنہری بٹکے اُتتے تھے اور نختے گئے ان کی امت کے گناہ کبیرہ یعنی ان کے سبب سے خلودنی التار نہ
ہوگا اگرچہ روزِ فرخ میں کچھ دن عذاب ہو۔

شیبانی نے کہا میں نے زین حبیش سے اس آیت کی تفسیر پوچھی

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ يَعْنِي بَعْرًا كَمَا خَبَرَنِي مُحَمَّدٌ كَوْنَهُ مَسْعُودٌ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا
سے بہت نزدیک انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو ابن مسعود نے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبریل کو اور ان کے چھ سو پر تھے۔

ت: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم اس آیت میں دو مذہب میں مفسرین کے بعضوں نے کہا یہ
ملاقات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خداوند تعالیٰ شانہ سے اور بعضوں نے کہا جبریل سے یہ حدیث موید قول
ثانی ہے اور آگے روایت الہی کی اور تفصیل مذکور ہے مطولات میں۔

شعبی نے کہا ملاقات کی عبداللہ بن عباس نے کعب سے عرفات

میں اور پوچھی ان سے کوئی بات سوائے اذکار کعبہ کے وہ یہاں تک کہ
پہلوں نے ان کو جواب دیا یعنی گو نچنے لگے (سوا بن عباس نے کہا
اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا اپنے دیدار اور کلام کو محمد اور موسیٰ علیہما السلام
پر سو کلام کیا موسیٰ علیہ السلام سے دوبارہ اور دیکھا اس تعالیٰ
شانہ کو محمد نے دوبارہ مسروق نے کہا میں گیا حضرت ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور میں نے کہا محمد نے اپنے رب کو دیکھا
یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کی کہ میرے رویں کھڑے
ہو گئے میں نے کہا آپ تامل فرمادیں پھر میں نے یہ آیت پڑھی تقدیر
من آیات ربہ البکیر یعنی دیکھا حضرت نے اللہ تعالیٰ کی بڑی قدر تو
کو پھر کہا تیری عقل کہاں گئی ہے جن کو دیکھا ہے تو وہ جبریل ہیں جس
نے خبر دی تجھ کو کہ محمد نے دیکھا اپنے رب کو یا چھپائی کوئی چیز جس کو
حکم فرمایا اللہ نے یا جانتے ہیں وہ پانچ چیزیں جن کی خبر دی اللہ نے
اس آیت میں ان اللہ عندہ علم الساعة پس اس نے جھوٹ باندھ
ولیکن انہوں نے جبریل کو دیکھا ہے اور ان کو اصلی صورت میں

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ نِزَارَ بْنَ حَبِيشٍ
عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى
فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرَائِيلَ وَكَانَتْ مَائَةٌ جَنَاحٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ كَعْبًا
بَعْرَةً فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَبَتْ حَتَّى جَاءَتْ بِشَأْنِ
الْجِبَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ
كَعْبٌ إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رَأْيَيْتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ
وَمُوسَى وَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَمَا مُحَمَّدٌ كَمُوسَى
وَقَالَ مَسْرُوقٌ قَدْ حَدَّثْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ
رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ
شَعْرِي قُلْتُ رَوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ
أَيِّ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ آيِنَ يَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا
هُوَ جِبْرَائِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ
كَلَّمَ شَيْئًا مِمَّا مَرَّ بِهِ أَوْ لَعَلَّمَهُ الْقَمَسُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ فَقَدْ
أَعْظَمَ الْقُرْيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرَائِيلَ كَمَرَّةٍ فِي
صُورَاتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ عِنْدَ سُرَّةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً
فِي جِبَادِلِهِ سِتُّ مَائَةٍ جَنَاحٍ قَدَّ سَدَّ الْأَفُقَ

نہیں دیکھا ہے مگر دوبارہ سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایک بار جباد میں کہ ان کے چھ سو پر ہیں کہ دھانپ لیا ہے انہوں
نے آسمان کے کناروں کو۔

ف اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مانند اور حدیث داؤد کی مجالد کی حدیث سے چھوٹی ہے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَى مُحَمَّدٌ رَأْيَهُ قَدْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْبَصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْبَصَارَ قَالَ وَيَجِدُ ذَاكَ إِذَا تَعَلَّى بِنُورٍ الَّذِي هُوَ نُورٌ أَوْ قَدْ سَأَى مُحَمَّدٌ رَأْيَهُ مَرَّتَيْنِ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے اپنے رب کو میں نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اس کو آنکھ نہیں پاسکتی اور وہ آنکھوں کو لے لیتا ہے ابن عباس نے کہا خرابی ہو تیری یہ تو جیب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرماوے اور محمد نے اس کو دوبار دیکھا ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ وَلَقَدْ سَأَى نُورَهُ أُخْرَى عِنْدَ سِدِّ سَأَى الْمُنْتَهَى فَأَوْحَى إِلَيَّ بِنُورِهِ مَا أَوْحَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ سَأَى اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ولقد سَأَى یعنی دیکھا اس کو دوبار سدرۃ المنتہی کے نزدیک اور وحی کی اس نے اپنے بند سے کی طرف جو وحی کی پھر رہ گیا دونوں کمانوں کے برابر فرق یا اس سے بھی کم ابن عباس نے کہا کہ دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا سَأَى قَالَ سَأَى بِقَلْبِهِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے پڑھا ما کذب الفؤاد یعنی نہیں جھوٹ بولا دل نے اس میں کہ دیکھا اس نے کہا انہوں نے کہ دیکھا نبی نے دل کی آنکھ سے یعنی رب کو۔ ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّي ذُرًّا نَوًّا ذُرًّا كُنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتَهُ فَقَالَ عَمَّا كُنْتُ تَسْأَلُهُ قُلْتُ أَسْأَلُهُ لَوْلَا سَأَى مُحَمَّدٌ رَأْيَهُ فَقَالَ نُورٌ آتَى سَأَى۔

عبد اللہ بن شقیق نے کہا میں نے ابی ذر نے کہا اگر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاتا تو آپ سے پوچھتا ابو ذر نے کہا کیا پوچھتے میں نے کہا پوچھتا کہ محمد نے اللہ کو دیکھا انہوں نے کہا میں نے پوچھا اور آپ نے فرمایا وہ نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔ متوجہم نور اتی ارہ میں دو روایتیں ہیں ایک بہ تنوین نور اور بفتح ہمزہ اور تشدید نون توجہ اور ارہ بفتح ہمزہ اور اس کے معنی وہی ہیں جو مذکور ہوئے یعنی پردہ اس کا نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں ہمزہ بفتح رائے نور و کسرون ثانی و تشدید یا یعنی میں اس کو نورانی دیکھتا ہوں اور اس میں اثبات رویت ہے جیسے معنی دل میں استبعاد اس کا یا معنی اس کے یوں ہیں کہ وہ خالق ہے ایسے نور کا جو مانع ہے اس کی رویت سے کذافی جمع البحار بادنی یادت اور رویت الہی میں ابن عباس اور ابو ذر اور ابراہیم تیمی کا مذہب ہے کہ رویت قلب سے ہے اس طرح پر کہ بصر اللہ تعالیٰ نے قلب میں پیدا کر دیا کہ قلب سے آپ نے دیکھا ایسا جسے آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ایک جماعت مفسرین کی

اس طرف گئی ہے کہ آپ نے بچشم سرد کیا اور یہی قول ہے اس اور عکرمہ اور ربيع کا گنا ذکرہ الطیبی اور لغوی نے کہا حسن بصری کا بھی یہی مذہب ہے اور حضرت عائشہؓ اس پر انکار فرماتی ہیں چنانچہ اوپر مذکورہ ہوا اللہ اعلم و علمہ اعلم۔

عبداللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ما کذب القواد مارای یعنی جسوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا کہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل کو ریشمی جوٹا پہنے ہوئے کہ بھریا تھا انہوں نے آسمان وزمین میں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَائِيلَ فِي حُلَّةٍ مِّنْ تَرْفُوفٍ قَدَّمَ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ابن عباسؓ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بخشتا ہے تو اسے پروردگار تو بخش دے سب گناہ اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ جو آلودہ نہ ہوا ہو گناہ میں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كِبَائِرَ الذُّمِّ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّحْمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَغْفِرَ اللَّهُ تَغْفِرُ جَمَادًا أَيْ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمًا -

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زکریا بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم : پوری آیت یوں ہے وَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيُجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيُعْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كِبَائِرَ الذُّمِّ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّحْمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَغْفِرَ اللَّهُ تَغْفِرُ جَمَادًا أَيْ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمًا - یعنی اللہ میں کاہے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں تا وہ بدلہ دیوے بُرائی و انوں کو ان کے کیسے کا اور بدلہ دیوے بھلائی والوں کو بھلائی سے جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بے شک تیرے رب کی بخشش میں سمائی ہے اور وہ تم کو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تم کو زمین سے انتہی اس آیت میں بشارت ہے کہ جو کبیرہ گناہوں سے اور فواحش سے بچتا رہا اس کے صفائے معاف ہیں اللَّهُمَّ ادْخُلْنَا فِيهِمْ خَاتَمَهُ سوره وانجم میں قسم ہے نجم کن اور تعریف ہے جبرائیل کی اور ملاقات ان کی نبیؐ کے ساتھ اور تعنی کذب کی نبیؐ سے اور ذکر لات و عزلی کا اور منات کا اور آخرت اور دنیا خدا کے ہاتھ میں ہونا اور شفاعت نہ ہونا بغیر اذن کے اور انہی کہتا کافروں کا ملائکہ کو اور کام نہ آنا گمان کا حق کے رو برو امر دنیا سے اعراض کرنے کا وعدہ مغفرت صفائے علم خدا کا بیان ندمت اس کی جو حق سے منہ موڑے بیان ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں کا بیان انسان کی سعی کا ہنسار و ناموت و زندگی اس تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا خلق انسان کا بیان عاد اولیٰ کے ہلاک کا اور ثمود اور قوم نوح اور موتفکات کا بیان نذیر ہونا ہمارے نبیؐ کا قرب قیامت، اہم سجدہ کا

سُورَةُ الْقَمَرِ

ابن مسعودؓ نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند شقی ہو گیا (یعنی آپ کے معجزہ سے اور دو ٹکڑے ہو گئے ایک ہاٹ کے اس پار اور ایک اس پار اور رسول خدا صلی اللہ

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَىٰ فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَلَفَّتَيْنِ فَلَقَهُ مِنْ ذُرَاةِ الْعَبِيلِ وَقَالَ

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِشْرَهُدُوا
بِنِي إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنَّشْقُ الْقَمَرُ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةَ فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ
فَنَزَلَتْ آيَةُ إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنَّشْقُ الْقَمَرُ
إِلَى قَوْلِهِ سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِشْرَهُدُوا -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِشْرَهُدُوا -

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَارَ
فِرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا الْجَيْلِ وَعَلَى هَذَا الْجَيْلِ فَقَالُوا
سَحْرًا مَحْدُودًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَكُنْ سَحْرًا فَمَا
يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ -

علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہو، مراد لیتے تھے آپ اس کو کہ
قریب آگئی قیامت اور بچٹ گیا چاند۔

انس نے کہا سوال کیا اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایک معجزہ کا پس شق ہو گیا چاند مکہ میں دو بار
پس اتری آیت اقتربت الساعة وانشق القمر
مستمر تک۔

ابن مسعود نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں چاند شق ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم سے گواہ رہو۔

ترجمہ مثل حدیث سابق کے ہے،

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

جبیر بن مطعم نے کہا چاند آنحضرت کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا
ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک اس پہاڑ پر کافر کہتے لگے جادو کیا ہم
پر محمد نے اور بعضوں نے کہا ہم پر کیا ہوگا تو سب پر تھوڑا ہی کر
سکے گا پھر جو لوگ باہر سے آئے انہوں نے خبر دی۔

ف: یہ حدیث روایت کی ہے بعضوں نے حصین سے انہوں نے جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے
دادا سے یعنی جبیر بن مطعم سے ماخذ اس کے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوا قُرَيْشٍ
بِقاصمِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَارِ
فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْجَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ -
وَقَوْلًا مَسْمُومًا أَتَا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَا بِهِ الْقَدَارِ -

ابی ہریرہ نے کہا مکہ کے مشرک قریش حضرت کے پاس
تقدیر کے باب میں لڑتے آئے اور یہ آیت اتری جس دن کھینچے جاویں گے
وہ آگ میں اپنے مونہوں کے بل چکھو عذاب دوزخ کا ہم نے
پیدا کی ہر چیز تقدیر کے مطابق۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجمہ

یہ ہیں قرب نیامت کا اور انشقاق قمر کا بیان، حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسمان ہونا قرآن کا ایک آیت سے چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب نمود کی اور ہلاکت ان کی، بیان قوم لوط کا بیان آل فرعون کا، تلخی روز قیامت کی لوح محفوظ کا ذکر جنات و نہر کا ذکر۔

تفسیر سورہ الرحمن

جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف نکلے اور ان کے آگے سورہ رحمن اول سے آخزنک پڑھی اور اصحاب چپ رہے تب آپ نے فرمایا میں نے یہ سورہ جنوں کے آگے پڑھی تو وہ مجھے اچھا جواب دینے والے تھے تم سے جب میں پہنچتا تھا تو ان کے اس قول پر فیائی آلاء ربکما یعنی کس کس نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں وہ کہتے تھے نہیں جھٹلاتے تھے ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو اپنے رب ہمارے اور سب تعریف

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ اصْحَابِهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ سُورَةُ الرَّحْمَنِ مِنْ آدَمَ إِلَىٰ آخِرِهَا فَاسْكُتُوا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُمْهَا عَلَىٰ الْعَجَبِ لَيْلَةً الْعَجَبِ فَكأنُوا أَحْسَنَ مَرْدُودٍ أَمِنْكُمْ كُنْتُمْ كُلَّمَا آتَيْتُ عَلَىٰ قَوْلِهِ نَبَأِي الْأَوْلَىٰ مَا تَكْذِبَانِ قَالُوا لَا شَيْءٌ مِنْ رَبِّكَ رَبَّنَا نَكْذِبُ فَذَكَرَ الْحَمْدُ

تجھی کو ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے کہ وہ زبیر بن محمد سے روایت کرتے ہیں، احمد بن زبیر نے کہا زبیر بن محمد جو شام کو گئے ہیں شاید وہ نہیں ہیں جن سے عراق کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ لوگوں نے ان کا نام بدل دیا اس لیے کہ وہ لوگ ان سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور گمان میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے شام کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے زبیر بن محمد سے منکر روایتیں اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں حدیثیں قریب بصحت، خاتمہ سورہ رحمن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اس میں تذکیر بالآلاء سے بہت کچھ مذکور ہے چنانچہ مضامین اس کے بہ ترتیب یہاں مسطور ہیں، تعلیم قرآن کی انسان کی پیدائش، شمس و قمر و نجم و شجر کا بیان، میزان و زمین کا بیان شکایت اللہ کی نعمتوں کو جھٹلانے کی اکتیس مقام میں ایک آیت سے پیدائش جن و انس و ربوبیت اللہ کی بہتا دریاؤں کا موتی و مرجان کا نکلنا کشتیوں کا چلنا زمین کے فنا کی خبر بقائے ذات الہی، وعدہ قیامت قادر نہ ہونا انس و جن کا کہ آسمان و زمین سے نکل جائیں آسمان کا پھلنا، قیامت میں سوال نہ ہونا جن و انس سے حال بحرہوں کا وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لیے اور بیان اس کی نعمتوں کا جیسے نہریں اور میوے اور قریش اور حوریں اور نخل اور رہبان اور زعفران اور عبقری سے اور برکت اللہ کے نام کن۔

سورہ واقعہ کی تفسیر

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فریاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کو اور نہ کسی نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے

سورۃ الواقفہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا

اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو
 فلا تعلم نفس یعنی نہیں جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اس کے لیے
 آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا اس کے عملوں کا اور حنیت میں ایک
 درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جاوے اور
 اس کو طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے پڑھ لو وظل ممدود یعنی جنتیوں
 کے لیے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکھنے کی جگہ حنیت میں بہتر ہے دنیا
 سے اور جو اس میں ہے تم چاہو تو پڑھ لو فمن زحزح عن النار
 جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت میں وہ اپنی مراد

يَكْفُرُ وَلَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبٍ بِشَيْءٍ فَأَقْرَبُوا إِيَّا
 نَكُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ
 جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرٌ يَّبْسِيرُ
 الرَّاكِبِ فِي ظِلِّهَا مَا تُنَادِي بِرَأْسِهَا وَقَارُهَا
 إِن شِئْتُمْ وَظِلٌّ مَّمْدُودٌ وَمَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ
 خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَأَقْرَبُوا إِيَّا إِنْ شِئْتُمْ
 فَمَنْ زَحَزَحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ
 فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْعُرُسُ -
 کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹہنی ہے -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے -

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِنِّي فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةٌ يَّبْسِيرُ الرَّاكِبِ فِي ظِلِّهَا
 مِائَةٌ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا فَأَقْرَبُوا إِيَّا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٌّ
 مَّمْدُودٌ وَمَا عِزٌّ مَسْكُوبٌ -

انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 حنیت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس چلا
 جاوے اور اسے طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو وظل ممدود
 وناؤ مسکوب یعنی اور ان کے لیے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے -

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفَرَشَ مَرْفُوعَةً قَالَ إِمْرَأَةً عَمَّا
 كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَسِيدَةٌ مَا بَيْنَهُمَا
 خَمْسٌ مِائَةً عَامٍ -

ابی سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں
 روایت کیا و فرش مرفوعہ یعنی بچھونے اونچے (یعنی جنتیوں کے) فرمایا
 آپ نے بلندی ان کی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اور ان دونوں
 کے بیچ میں فاصلہ ہے پانچ سو برس کا -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشیدیوں کی روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے
 معنی یوں کہے ہیں کہ بلندی ان بچھونوں کی ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوعہ کے درجوں
 میں ایسی ہے کہ ایک درجے سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان -

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَكْثَرًا تَكْتَابُونَ
 قَالَ شُكْرُكُمْ تَقُولُونَ مِطْرًا يَكْوَرُ كَذَا وَكَذَا
 بِجَعْرِ كَذَا وَكَذَا -

عائشہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا و تجعلون رزقكم
 یعنی ٹھہراتے ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپ نے یعنی
 ٹھہراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہتے ہو مینہ برسنا ہم پر
 نالانہ ستارے کے سبب سے اور فلا نے ستارے کے سبب سے اور ایسا دلیسا

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے اسے سند سے اور مرفوع نہ کیا اسکو

متوحّم یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پانی دیتا ہے لوگ اس کے فضل سے متکرا ہو کر نچتروں اور تاروں کی طرف سے جانتے ہیں یہی ان کا جھلانا ہے اللہ کی نعمتوں کو۔

عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ إِنَّا أَنْشَأْنَا نَهْثَ إِنْسَاءٍ قَالَ إِنْ مِنَ الْمُنْشَأَاتِ اللَّادِي كُنْتَ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزٌ عُنْشَارُ مَصَا۔

انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا انشانا من انشاء کی تفسیر میں فرمایا کہ نئی اٹھان والی عورتوں میں سے ہیں وہ عورتیں بھی جو دنیا میں بڑھیاں چند ہی دھند ہی تھیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رفاشی ضعیف ہیں حدیث میں، متوحّم انا انشانا من انشاء یعنی اٹھایا ہم نے ان کو نئی اٹھان، اور اس آیت میں بیان ہے حنت کی عورتوں کا حضرت نے فرمایا کہ یہ دنیا ہی کی عورتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو دوبارہ ایک عمدہ صورت میں پیدا کیا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شِئْتُ قَالَ شِئْبَتِي هُوَ وَانْوَاتِعَهُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ بَيْتَاءُ كُونَ وَ إِذَا الشَّمْسُ كُوْرَاتٌ۔

ابن عباس نے کہا کہ ابو بکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ بوڑھے ہو گئے فرمایا آپ نے بوڑھا کر دیا مجھ کو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم بیتاء کون اور اذا الشمس کورات یعنی ان میں جو قیامت کی خبریں ہیں اور عذاب کی آیتیں ان سے ہیں بوڑھا ہو گیا

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کن علی بن صالح نے یہ حدیث انی اسحاق سے انہوں نے ابی جحیفہ سے مانند اس کے اور روایت کی کسی نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی میسرہ سے کچھ تھوڑی سی حدیث اس میں سے میر سلا، سورہ واقعہ میں احوال قیامت سے مذکور سے خافضہ اور واقعہ ہونا اس کا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل مشرک کی اصحاب میمہ اور میسرہ اور سابقین کی طرف اور حال تینوں گروہ کا اور حنت کی چیزوں سے بیان تختوں کا اور علمان اور کوزوں اور صراحیوں اور پیالوں اور میووں اور پرنڈوں کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر اور طلح اور ظل اور فواکہ وغیرہ کا ان کے لیے اور احوال نار سے بیان سموم و جمیم اور ظل کا اور زقوم اور شراب جمیم کا اور بیان انسان کی پیدائش کا منی سے اور بیان حرث و زراعت کا اور بیان درخت سے آگ نکلنے کا حکم تبیح کا تذکرہ کے ساتھ موت مقرین اور اصحاب یمن اور مکذبین کی، امر تبیح کا۔

تفسیر سورہ حدید

سُورَةُ الْحَدِيدِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمُ سَعَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرَأُونَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَمَا سَوْلُ اللَّهِ

ابی ہریرہ نے کہا ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آپ کے بیٹھے تھے کہ ان پر ایک بدلی آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے فرمایا اور پتھر اونٹ ہیں زمین کے اللہ تعالیٰ

هَذَا الْعَنَانُ هَذَا رَوَايَا الْأَرْضِ يُسَوِّدُهُ اللَّهُ
 إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَ وَلَا يَدْعُونَ ثُمَّ قَالَ
 هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ
 مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ كَمَا بَيْنَكُمْ
 وَبَيْنَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ
 وَبَيْنَهَا خَمْسِيَّةٌ سَنَةٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا
 فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ
 فَوْقَ ذَلِكَ سَمَاوَاتٍ مَابَيْنَهُمَا مَسِيرَةٌ خَمْسِيَّةٌ
 عَامٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ مَابَيْنَ كُلِّ سَمَاوَاتٍ
 مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ
 مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ
 فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَبَيْنَ
 السَّمَائِينَ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَعْتَكُمُ
 قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الْأَرْضُ
 ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَ ذَلِكَ
 قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ تَحْتَهَا
 أَرْضًا أُخْرَى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةٌ خَمْسِيَّةٌ سَنَةٍ
 حَتَّى عَدَّ سَبْعَ أَرْضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةٌ
 خَمْسِيَّةٌ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي مَحْتَدٍ
 بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَيْتُمْ بِعَبْلِ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَى
 لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ
 وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

وہ اللہ پر پھر پڑھی آپ نے یہ آیت، ہو الاول سے علیم تک یعنی وہی اول ہے اور آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور باطن ہے
 وروہ ہر چیز پر خبردار ہے۔

ان کو ہانکتا ہے ایسے لوگوں کی طرف جو اس کا شکر نہیں بجا لاتے
 اور نہ اس کو پکارتے ہیں پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے
 تمہارے اوپر لوگوں نے عرض کی اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا
 ہے فرمایا آپ نے یہ رقیع ہے اونچی چھت جنوں سے حفاظت
 کی گئی ہے اور موج ہے روکی گئی ہے بغیر ستون کے ٹھہرے ہوئے
 ہے پھر فرمایا آپ نے کیا جانتے ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہارے
 اور اس کے درمیان لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے
 فرمایا آپ نے تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے
 پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے اس کے اوپر بولے اللہ اور رسول اس کا
 خوب جانتا ہے فرمایا اس پر دو آسمان ہیں جن کے بیچ میں پانچ سو
 برس کا فاصلہ ہے یہاں تک کہ گنے آپ نے سات آسمان ہر دو آسمان
 کے بیچ میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان وزمین کے بیچ میں پھر فرمایا آپ
 نے تم جانتے ہو کیا ہے اوپر اس کے انہوں نے عرض کیا اللہ اور رسول
 اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے اوپر اس کے عرش ہے کہ عرش
 اور آسمان کے بیچ میں اتنی دوری ہے جتنی دو آسمانوں کے بیچ میں
 پھر فرمایا آپ نے کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے نیچے کیا ہے لوگوں
 نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ زمین
 ہے پھر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اس کے نیچے لوگوں نے عرض کی
 اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے اس کے نیچے دوسری
 زمین ہے کہ ان دونوں کے بیچ میں پانچ سو برس کا رستہ ہے یہاں
 تک کہ گنی آپ نے ساڑھ زمین ہر دو زمین میں پانچ سو برس کی راہ
 ہے پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اس پر در دگار کی کہ جان محمد کی اس
 کے ہاتھ میں ہے اگر ڈالو تم ایک سی زمین کے نیچے کی طرف تو اترے

وہ اللہ پر پھر پڑھی آپ نے یہ آیت، ہو الاول سے علیم تک یعنی وہی اول ہے اور آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور باطن ہے
 وروہ ہر چیز پر خبردار ہے۔

ف! یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ابوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے کہ انہوں نے کہا
 سن کو سماع نہیں ابی ہریرہ سے اور تفسیر کی اس کی بعض اہل علم نے اور کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اتنی وہ رمی اللہ کے علم پر

اور اس کی قدرت اور حکومت اس کی ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اس نے وصف کیا اپنی ذات کا کتاب میں خاتمہ اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو باوجود عالم سے احاطہ ذاتی حاصل ہے اور یہ منافی نہیں استواء علی العرش کے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے اس لیے کہ اس ذات مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم میں ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ مقصود سے مستولین کا اور اس صورت میں تاویل کی بھی ضرورت نہیں اور اگر تاویل کی جاوے تو وہی تاویل صحیح ہے جو نزدی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل علم سے روایت کی اور اس آیت کا پڑھنا بھی مؤید اس تاویل کا ہے کہ اس میں بھی علم کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مقصود آپ کو عموم علم بیان کرنا ہے اس تعالیٰ شانہ کا نہ ہر جگہ اس کی ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ صائغہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ اور سورہ حدید میں مضامین ذیل مذکور ہیں، تسبیح آسمان و زمین کی چیزوں کی، حجھ صفتیں اس تعالیٰ کی احیاء اور اماتت اور ملک اور استواء علی العرش اور خلق اور علم اور چاند نام اس تعالیٰ کے اول و آخر و ظاہر و باطن، بیان رات اور دن کا برابر نہ ہونا ان مجاہدین کا جنہوں نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا ان مجاہدین سے جنہوں نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال خرچ کرنے کی جہاد میں، پلصراط پر سے مومنوں کے گزرنے کا بیان، قبول نہ ہوتا کافروں اور منافقوں کے فدیہ کا خشتوع کا وقت آجانا مومنوں کے لیے، قسمت قلب کا بیان فضیلت صدقہ اور اتفاق مال کی، صدیق اور شہداء کا بیان، وعید جہنم کی کافروں کے لیے حیات دنیا کا بیان وعدہ جنت مومنوں کے لیے دخول جنت محض فضل رب العزت پر ہے لوح محفوظ میں، جمع مصائب کا مکتوب ہونا، مختلف و غور و نجیل کی نعت رسولوں کا بھیجنا بندوں کی ہدایت کے لیے لوہے کا بیان، نوح و ابراہیم کا مختصر بیان، متبعان انجیل کی نرم دل رہبانیت کا بیان اس تعالیٰ کے فضل کا بیان۔

تفسیر سورہ مجادلہ

سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ

سلمہ بن صحرا نضاری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایسا مرد تھا کہ جماع میں میری ایسی حالت ہوتی کہ کسی کی نہ ہوتی پھر جب رمضان آیا ظہار کیا میں نے اپنی بیوی سے (یعنی کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے مال کی پیٹھ) یہاں تک کہ گزرے رمضان اس خوف سے کہ اگر کہیں شروع کر دوں میں اس سے جماع رات کو تو تار بندھا رہے گا اس کا میری طرف سے یہاں تک کہ اجاڑے مجھ پر دن اور نہ ہو سکے گا مجھ سے کہ میں اس کو چھوڑوں تو ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ کھل گئی اس کی کوئی چیز بعض روایت میں ہے کہ کھل گئی پازیب اس کی) اور میں اس پر کو دار یعنی جماع کیا اس پر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور ان کو اپنے حال کی خبر دی اور میں نے کہا میرے ساتھ چلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ان کو خبر دوں تو میری قوم نے کہا ہم

عَنْ سَلْمَةَ بِنْتِ صَخْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَتْ كُنْتُ رَجُلًا قَدْ أُوتِيْتُ مِنْ جَمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتِي غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانَ تَطَاهَرْتُ مِنْ إِمْرَأَتِي حَتَّى يُنْسَأَ الرَّمَضَانَ فَرَقَا مِنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِي لَيْلِي فَأَتَتَانِي فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ تُدْرِكَنِي التَّهَامُ وَأَنَا لَا أَقْدِرُ أَنْ أَتْرَعَ بَيْنِنَا هِيَ تَخْدِمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَلَسَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوَيْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ فَدَاؤْتُ عَلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبْرِي فَقُلْتُ ائْتَلِقُوا مَعِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوا بِأَمْرِي فَقَالُوا كَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَ لَنَا خَوْفُ أَنْ يُنَزَّلَ بَيْنَنَا قُرْآنٌ أَوْ يَقُولَ بَيْنَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَاتٍ بَيْنِي وَعَيْنَا

وَلَكِنْ اذْهَبِ اَنْتَ كَاَصْنَعُ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ
فَاْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرْتُهُ
خَبْرِي فَقَالَ اَنْتَ بِدَاكَ كُذِّبْتَ اَتَا بَدَاكَ قَالَ
اَنْتَ بِدَاكَ كُذِّبْتَ اَتَا بَدَاكَ قَالَ اَنْتَ بِدَاكَ
كُذِّبْتَ اَتَا بَدَاكَ وَهَآ اَنَا ذَا فَامْضِ فِي حُكْمِ اللّٰهِ
فَاِنِّي صَاحِبُ بَدَاكَ قَالَ اَعْنِي رَاكِبَةٌ قَالَ
فَضْرَابَةٌ مِّنْ مَّغْرَمَةٍ عُنُقِي بِيَدِي فَقُلْتُ لَا وَالَّذِي
بِعَثَاكَ بِالْحَقِّ مَا اَصْبَحْتُ اَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصَنَمُ
شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ اَصَابَنِي مَا اَصَابَنِي
اِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَاطْعَمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قُلْتُ
وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بَدَّ بَدَا لَيْلًا هَذِهِ مِجْشِي
مَا لَنَا عَشَاءُ قَالَ اذْهَبِ اِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَيْتِي
مُرَافِقٍ فَقُلْ لَهُ قُلَيْدُ فَعْمَا اِيَّاكَ فَاطْعَمُ عَنْكَ مِنْهَا
وَسَقَا سِتِّينَ مِسْكِينًا ثُمَّ اسْتَعِينِ بِسَائِرِهِ عَلَيْكَ
وَعَلَى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ
عِنْدَكُمْ الصِّبْيَ وَ سُوْيَ الرَّأْيِ وَ وَجَدْتُ عِنْدَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبُرْكَهَ
اَمْرِي بِصَدَقَتِكُمْ فَاذْفَعُوْهَا اِلَيَّ فَذْفَعُوْهَا
اِلَيَّ -

نہ جاویں گے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو اترے ہمارے
حق میں قرآن یا فرماویں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی بات
کہ اس کی عار باقی رہے ہم پر ولیکن تو جیا اور جو مناسب ہو کر کہ
راوی نے کہ پھر نکلا میں اور حاضر ہوا آپ کے پاس اور تیر دی
میں نے ان کو اپنے حال کی آپ نے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا میں
نے کہا میں نے ہی ایسا کیا اور تین بار فرمایا میں حاضر ہوں جاری
کیجئے مجھ پر اللہ کا حکم، میں اس پر ثابت رہتے والا ہوں آپ نے
فرمایا آنا ذکر ایک بردہ کہا راوی نے کہ میں نے اپنے چنبر گردن پر ہاتھ
مارا اور عرض کی کہ قسم ہے اس پر در دگار کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ
بھیجا ہے میں مالک نہیں سوا اس کے کسی دوسرے کا فرمایا آپ نے
کہ پھر روزہ رکھ دو مہینے کا میں نے عرض کی اسے رسول اللہ کے
مہینت جو مجھے پہنچی ہے یہ روز سے ہی میں تو پہنچی ہے فرمایا آپ نے
کہ پھر کھادے ساٹھ مسکینوں کو میں نے کہا قسم ہے اللہ کی جس نے
آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم خود آج کی رات بھوکے رے
کہ رات کا کھانا ہمارے پاس نہ تھا فرمایا آہل نے کہ جی اس کے پاس
جو بتی زریق کی زکوٰۃ تحصیلتا ہے اور کہ اس کو کہ دے وہ مجھ کو سو
کھادے تو اس میں سے اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو اور باقی
اس میں سے خرچ کر تو اپنے اوپر اور اپنے عیال پر کہا راوی نے کہ
پھر گیا میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے کہ پانی میں نے تمہارے
پاس کشادگی اور برکت، حکم کیا ہے مجھ کو کہ تم لوگ اپنی

سنگی اور بری تجویز اور پائی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کشادگی اور برکت، حکم کیا ہے مجھ کو کہ تم لوگ اپنی زکوٰۃ مجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے سلیمان بن لیسانہ نے نہیں سنا میرے نزدیک سلمہ بن صحر سے اور کہا انہوں نے کہ سلمہ
بن صحر کو سلیمان بن صحر بھی کہتے ہیں اور اس باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی روایت ہے مترجم اس حدیث میں تصریح ہے کہ یہ
تہارہ ہے طہارہ کا نہ روزہ رمضان کا اور بعض روایتوں میں سلمہ بن صحر کا نام نہیں آیا فقط راوی نے یہی کہا کہ ایک شخص آیا اور
میں نے یوں بیان کیا الی آخر الحدیث، پس جہور نے ان دونوں روایتوں کو جدا جدا شخصوں کا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو محمول کیا
تہارہ پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونوں بار ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ یہی
ہے پس استدلال کیلئے اس سے فقط کفارہ طہارہ اور نہیں پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارہ کی اور دست

صِبْيَانٍ فَقَالَ لِمَ رَأَيْتَهُ تَوَمَّى الْقَيْبَةَ وَأَطْفَى
السَّرَاحِ وَقَرَّبَى لِلْقَيْفِ مَا عِنْدَكَ فَذَلَّتْ هَذِهِ
الْآيَةُ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَتْ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ

اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکوں کو سلاوے اور چراغ بجھا دے اور
مہمان کے آگے رکھو دے جو تیرے پاس ہو اس پر یہ آیت اتری
وَلَوْ تَرَدُّونَ لَعَلَىٰ مَقْدَمِ رُكْبَتَيْهِمْ دَعَانِي جَانُونَ بِرَأْسِهَا إِنْ كُنْتُمْ لَكُمْ
بُحُورٌ مِّمَّا تَكْتُمُونَ

ہو۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ سورہ مشر میں یہ معنی میں ہے حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان دوزخ کی چیزوں کی،
قصہ یہود بنی نصیر کا اور کاٹ ڈالنا ان کے درختوں کا تقسیم کرنے کی حکم راضی رہنے کا رسول کے عطا پر صفات مہاجرین اور
انصار کے، اور حسن نصرت انصار کی صفات ان مومنوں کی کہ بعد انصار و مہاجرین کے آئیں گے منافقوں کا وعدہ کہنا بنی نصیر کے یہود سے
کہ ہم تمہارے رفیق ہیں، امر تقویٰ اور فکر آخرت کا اور نبی اللہ سے غافل ہونے سے فاشع اور متصدع ہو جانا پہاڑ کا اگر اس پر
قرآن اترے توحید الوہیت اور اسمائے الہی یعنی ملک و قدوس اور سلام و مہین و عزیز و جبار و منکبر و غیرہ تسبیح
سموات وارض کی۔

سورہ ممتحنہ کی تفسیر

سُورَةُ الْمُتَحَنَّةِ

علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ بھیجا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا جاؤ تم یہاں تک کہ پہنچو
روضہ خاخ میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہاں ایک عورت
ہے اونٹ پر سوار اس کے پاس ایک خط ہے سو لو اس سے اور
میرے پاس لاؤ پھر نکلے ہم دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے ہمیں
لیے ہوئے یہاں تک کہ ہم روضہ میں پہنچے تو ہم کو ایک عورت ہو ج
میں ملی اور ہم نے کہا نکال تو خط، اس نے کہا میرے پاس تو کوئی
خط نہیں ہم نے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اتار کھا راوی
نے پھر نکالا اس نے اپنی چوٹی میں سے، کہا لائے ہم وہ خط آپ کے
پاس اور وہ حاطب بن بلتعہ کا لکھا ہوا تھا مشرکین مکہ کے نام
خبر دیتے تھے وہ اس کے ذریعہ سے آنحضرت کے کسی بھید کی تب
آپ نے فرمایا کیا ہے یہ اسے حاطب انہوں نے عرض کی کہ جلدی نہ
کریں آپ مجھ پر اسے اللہ کے رسول میں ایک آدمی ہوں بلا ہوا
قریش میں اور نہیں ہوں ان کی قوم کا اور اور لوگ جو آپ کے
ساتھ ہیں مہاجرین سے ان کے قرابت والے مکہ میں کروہ حمایت
کرتے ہیں ان کے اہل اور مال کی پھر جب میرا کوئی نسب ان میں نہیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ بَعَثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَ
الْمِقْدَادُ بَنِي الْأَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ
خَاخِ فَإِنَّ بِهَا صَاعِبَةَ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا
فَأْتُوايَ بِهِ فَعَرَجْنَا نَعَادِي بَنَاهُنَا حَتَّى آتَيْنَا
الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالطَّحِيْبَةِ بَقَلْنَا أَخْرَجَ الْكِتَابَ
أَوْ لَتَلْقَيْنَ الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجْتَهُ مِنْ مَقَامِهَا
قَالَ فَآتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْأَنْبِيسِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْمَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ إِمْرًا مُلْصِقًا فِي قَوْمِي وَلَمْ أَكُنْ
مِنَ الْفُجَرَاءِ وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهْمُ
قَرَابَاتٍ يُحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ
فَأَجَبْتُ إِذْ قَاتَنِي ذَلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيهِمْ أَنَا
أَتَّخِذُ فِيهِمْ يَدًا يُحْمُونَ بِهَا قَرَابَاتِي وَمَا فَعَلْتُ

لَكَ كُفْرًا وَارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَكَارِهُنَّ بِالْكَفْرِ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ نَقَالَ
 سَمُرَةُ ابْنَةُ الْمُطَّابِ دَعَانِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرَابُ
 مَنَّقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ
 أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
 فَقَدْ عَمَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ أُنزِلَتْ هَذِهِ
 السُّورَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي
 وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ السُّورَةُ
 قَالَ عُمَرُ وَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي سَافِعٍ وَكَانَ
 كَاتِبًا لِعَلِيٍّ -

ہے تو میں نے چاہا کہ ان پر احسان کرو کہ اس کی مرادت سے وہ میرے
 عزیزوں کی حمایت کریں اور یہ کام میں نے کفر و ارتداد کی راہ سے
 نہیں کیا کہ اپنے دین سے پھر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاضر نے سچ کہا، عمر نے عرض کی
 کہ اجازت دیجیے مجھ کو اسے رسول اللہ کے کہ میں اس منافق کی
 گردن ماروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر
 ہو چکا ہے سو تم کیا جانو یقین ہے کہ اللہ نے جہاں سے بدر والوں پر
 اور فرمایا تم کچھ بھی کرو میں تم کو بخش چکا، کہا راوی نے اور اسی باب
 میں یہ آیت اتری یا ایہا الذین آمنوا یعنی اے ایمان والو میرے
 اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے
 آخر سورہ تک، عمر و جو راوی ہیں حدیث کے کہتے ہیں دیکھا میں نے

ابی رافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے
 یہ حدیث مانند اس کے سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا انہوں نے یہی لفظ کہ علی اور زبیر وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو آتا سب
 کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور
 ذکر کیا بعضوں نے کہ انہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کریں گے -

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ إِلَّا بِالْأَيْتِ الَّتِي قَالَتْ
 اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعَنَّكَ الْآيَةُ قَالَ
 مَعْمَرُ بْنُ خَيْرٍ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا
 مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ
 امْرَأَةٍ إِلَّا أَمَدَّهَا يَمِّدُهَا -

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کسی کو نہ آزماتے تھے مگر اس آیت سے اذاجہا کہ المؤمنات معمر
 نے کہا خبر دی مجھ کو ابن طاووس نے اپنے باپ سے اور کہا ان کے
 باپ نے نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت
 کے ہاتھ کو مگر جو آپ کے ملک ہوا یعنی اشترا یا نکاح سے، مراد
 یہ ہے کہ بیعت آپ زبانی لیتے رہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے -

ام سلمہ انصاریہ نے کہا کہ ایک عورت نے عرض کی کہ معروف
 سے کیا مراد ہے جس میں ہم کو آپ کی نافرمانی جائز نہیں آپ نے فرمایا
 وہ یہی ہے کہ نوحہ مت کرو ہم میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے
 فلا نے قبیلہ کی عورتیں نوحہ میں میرے شریک ہوئیں جب میں نے اپنے
 چھاپے نہ کہا تھا تو مجھے اس کا بدلہ کرنا ضروری ہے حضرت نے میری

لِي فِي قَصَابِهِمْ فَلَمَّا نَحْنُ بَعْدَ تَقَاتُلِهِمْ كُنَّا
غَيْرًا حَتَّى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النَّسْوَةِ إِسْلَاقٌ
إِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ فَيُرَى -
کی تھی مگر اس نے نوحہ کیا سوا میرے۔

بات نہ مانی میں نے کئی بار عرض کیا تو مجھے اس کا بدلہ کرنے کی اجازت
دی پھر نہ روٹی میں ان کے بدلہ کے بعد ان پر اور نہ کسی پر قیامت
تک اور باقی نہ رہی کوئی عورت ان عورتوں سے جنہوں نے بیعت

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس باب میں ام عطیہ سے بھی روایت ہے، عبداللہ بن عمیر نے کہا ام سلمہ انصار یہ کا نام
ہے اور وہ بیٹے میں یزید کے جو بیٹے ہیں سکون کے۔

متوہم: پوری آیت جس پر آپ بیعت لیا کرتے تھے یہ ہے، يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى
أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِخْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْلُنَّ وَلَا يَمْنُنَّ وَلَا يَتَّبِعْنَ بِرِجْلَيْهِمَا
أَيْدِيَهُنَّ وَأَمْرُهُنَّ وَلَا يَعْبِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ نَبَا يَعْمَهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں قرار کرنے کو اس پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں
اور اپنی اولاد نہ ماریں اور طوقان نہ لادیں اپنے ہاتھ پیروں میں باندھ کر یعنی بے اصل جو از خود باندھ لیا ہو اور تاقرمانی نہ کریں
وہ تیری کسی معروف میں رام سلمہ کی روایت میں اسی معروف سے سوال ہوا کہ ان سے قرار لے اور معافی مانگ ان کے واسطے
اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا ہے مہربان، انتہی اور اس حدیث سے نہیں نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب میں ایسا مروج تھا کہ گویا
صلہ رحم کا ایک جزو اعظم تھا اس لیے اس عورت نے اجازت مانگی کہ میں فلا نے قبیلہ والوں کے شریک نوحہ ہوں گی کہ وہ میرے
شریک ہوئی تھیں اور آپ نے اس کے عجز و الحاح پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اتارنے کے پھر کبھی نہ روئے، شارع کو اختیار ہے
کہ کسی کو براہ مصلحت اجازت دے مگر یہ سفہائے ہند کا معلوم نہیں اجازت کا پٹہ کہاں سے آیا کہ ہر سال بارہ سو برس سے حرم میں
روتے پھرتے چلے آتے ہیں ان کا نوحہ تمام ہی نہیں ہوتا اب ان کے رونے پر ہمیں رونا آتا ہے، معاذ اللہ من ذالک۔

سورہ ممتحنہ میں مضامین ذیل مندرج ہیں، نہی دشمنان خدا کی دوستی سے اور موانع ان سے محبت کرنے کے نفع نہ دینا
کسی کی اولاد و قرابت کا قیامت میں لازم ہونا پیروی ابراہیم کا ہم پر اور بیزار ہو جانا ان کا اپنی برادری کا بسبب ان کے شرک
کے، لازم ہونا مومنوں پر انبیاء کی پیروی کا اس امر میں کہ انہوں نے عداوت کفار سے کی۔ رضت حسن سلوک کی ان کافروں سے
جنہوں نے مسلمانوں کو ایذا نہ دی، مؤمنات کا امتحان، حکم مومنوں کی بیبیوں کا جو کفار کے ہاتھ میں پڑ جائیں۔ بیعت عورتوں کی
نہی ان لوگوں کی محبت سے جو خدا کے غضب میں گرفتار ہیں، یا یوس ہونا کافروں کا اصحاب قبور سے۔

لطيفلا گور پرست کافروں سے بدتر ہیں کہ ان کو اہل قبور سے اسید ہے۔
سورہ الصف کی تفسیر
عبداللہ بن سلام نے کہا ہم چند بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیٹھے ہوئے تھے اور چہرہ چاکیا ہم نے اس کا کہ اگر ہم جانتے کہ کوئی
عمل اللہ کو پیارا ہے تو بے شک اس کو بجالاتے پس اللہ تعالیٰ

وَمِنْ سُورَةِ الصَّف
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَقْرًا
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...
فَتَذَكَّرْنَا فَعَلَّمْنَا كَوْنَهُمْ أَيْ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ

لَعَلَّمَنَا مَا قَدْ نَزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ
مَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بِئْسَ مَا قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَ هَا عَلَيْنَا ابْنُ
سَلَامَةَ قَالَ يَحْيَى فَقَرَأَ هَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ
قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فَقَرَأَ هَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَ هَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيرٍ

نے اتاری یہ آیت سُبْحَانَ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ سے آخر تک یعنی
تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمان وزمین میں اور وہ زبردست
ہے حکمت والا اسے ایمان والوں کیوں کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہیں،
عبداللہ بن سلام نے کہا ہم پر پڑھی یہ سورۃ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہا ابو سلمہ نے کہ ہم پر پڑھی یہ سورت عبداللہ بن سلام
نے کہا یحییٰ نے ہم پر پڑھی ابو سلمہ نے کہا ابن کثیر نے کہ ہم پر پڑھی
اوزاعی نے کہا عبداللہ نے کہ ہم پر پڑھی ابن کثیر نے۔

ت: اور محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے اس حدیث کی سند میں اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے
اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی مہموتر سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے
سلام کے ہیں یا روایت ہے ابو سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سلام سے اور روایت کی ولید بن مسلم نے یہ حدیث
وزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی مانند۔

متوجہم: یہ حدیث مسلسل بالقرآن ہے کہ ہر شاگرد نے اپنے استاذ سے سورہ صفت سنی ہے۔

سورہ صفت میں تو اُنڈ پندیدہ کا ایک پرابندھا ہوا ہے کہ وصاف کی زبان اس کے وصف میں عاجز اور مدح کی
سان اس کی تبیان اوصاف سے قاصر، یہ سورہ مجاہد فی سبیل اللہ کی فتح و ظفر کا پروانہ ہے ہر تامل فی سبیل اللہ اس
کا دیوانہ ہے، اس میں اول تسبیح سموات وارض کی مسطور ہے پھر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسیٰ علیہ السلام کا
نبی قوم سے خطاب ہے اور ان کی اذیت دینے کا سوال و جواب پھر بشارت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے
ظلم مقرر لوں کا اور ارادہ کفار کا کہ نور خدا کو اپنے منہ سے بجھاویں اور فضیلت جہاد کی، جیسے دوزخ سے نجات پانا بہتر ہونا
ادا کا وعدہ مغفرت ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح و ظفر کا مجاہدوں کے لیے اور خطاب مومنوں کو کہ انصار اللہ ہو جاؤ

تفسیر سورۃ الجمعۃ

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

ابو ہریرہ نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
جب سورہ جمعہ اتری اور پڑھا اس کو آپ نے پھر جب پہنچے اس
لفظ پر وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ یعنی بھیجا اللہ نے
نبی کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور ان کو کتاب و حکمت
سکھاتا ہے اور ان لوگوں کے لیے جو ابھی ان سے نہیں ملے پوچھا
ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے ابھی
نہیں ملے پھر حضرت نے اس سے کچھ نہ فرمایا اور سلمان ہمارے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ
فَقَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا
بِهِمْ قَالَ لَيْسَ بِرَجُلٍ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ مِنْ هَذَا
بِشَيْءٍ لَمْ يَلْحَقُوا بِمَا قَدَّمَ يَكَلِّمُهُ قَالَ وَسَلَّمَ
قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ كَذَلِكَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

لَوْ كَانُوا يَتَّقُونَ بِاللَّهِ لَآتَيْنَاهُم مِّنْ لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا
 هُوَ كَأَوْ

اگر ایمان نہ کرتا تو ان کو اتنے چاند مردان خدا ان لوگوں میں سے یعنی اہل فارس سے۔
 ف: یہ حدیث غریبہ ہے اور عبداللہ بن حبشہ والدہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین نے ان کو ضعیف کہا ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے اور ابوالعینت کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن زید مدینہ کے ہیں اور ثور بن زید شام کے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِيَالُ الْمَدِينَةِ فَأَبْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ سَاجِدًا فِيهِمَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَانزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ لِيَفْضُلُوا إِلَيْهَا

جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کھڑے ہو کر ایک بنجارہ آیا مدینہ میں (اور پہلے سے گرائی بہت تھی) سو دور پڑھے اس پر یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں ابو بکر و عمر بھی تھے پس اتنی یہ آیت اُذِ ارْأَوْا تِجَارَةً لِّعِنْتِ جِبٍ دِ كَيْفِيَّةٍ فِي كَوْنِ سَوْدِ الْكِرْمِيِّ يَكْهِيلُ كُودَ كِيْزٍ دُورًا جَاتِيَةً فِي هِذَا اس طرف اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں آخر آیت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حسین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
 خاتمہ سورہ جمعہ میں تسبیح اللہ تعالیٰ کی اور اسمائے حسنیٰ میں سے ملک و قدوس و عزیز و حکیم مذکور ہے اور ثمن بعث رسول پر اور تمثیل علمائے بے عمل کی گدھے کے ساتھ یہود کو خطاب کہ اگر خدا کے دوست ہو موت کی آرزو کرو لقاے موت ضرور ہے۔ نماز جمعہ کی طرف چلنے کا حکم اذان کے وقت بعد نماز کے منتشر ہو جانے کا حکم ذکر الہی کا حکم، شکایت ان لوگوں کی جو لہو و تجارت کی طرف رسول کو چھوڑ کر چلے گئے۔

تفسیر سورہ منافقون

زید بن ارقم نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا تو سنا میں نے عبداللہ بن ابی کو کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتا تھا امت خریج دور ان لوگوں کو جو رسول کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ چلے جائیں اور اگر ہم پھر کر جائیں گے مدینہ میں تو نکال دیں گے عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو اور اصحاب اور مہاجرین کو اس نے ذلیل کہا، پس ذلیل کیا میں نے اس کا اپنے چچا سے اور انہوں نے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر مجھ کو بلایا آپ نے اور میں نے آپ سے کہا کہ ایک شخص کو عبداللہ اور اس کے رفیقوں کے

وَمِن سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ

عَنْ تَارِيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلُ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ لَا تَنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا وَ لَيْنَ سَأَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيُخْرِجَنَا أَلَا عَزْمٌ مِنْهَا إِلَّا ذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ ذَلِكَ لِي عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُهُ فَأَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي رَأْسِهَا فَخَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي شَيْءٌ
 ثُمَّ يُصِيبُنِي شَيْءٌ قَطْمِثْلَهُ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ
 فَقَالَ عَمِّي مَا أَرَدْتَ إِلَّا أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ
 الْمُنَاقِقُونَ فَبِعَثِّ الْوَيْلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ فَقَرَأْ هَٰذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ -
 ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَاةٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا نَاسٌ مِنَ
 الْأَعْرَابِ فَلَمَّا نَبَدْنَا الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ
 يَسْبِقُونَا إِلَيْهِ نَسَبَتْ أَعْرَابِيٌّ أَمْعَابَهُ فَيَسْبِقُ
 الْأَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْعَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَابًا
 وَيَجْعَلُ النَّطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَجِيئَ أَصْعَابَهُ فَاتِي
 أَسْرَجٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَسْرَجِي مِنْ مَامٍ نَاقَتِهِ
 تَشْرَبُ فَأَيُّ أَنْ يَدْعَهُ فَاتْتَرَعُ قِيَاضَ الْمَاءِ
 فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ خَشْبَةً فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ
 الْأَنْصَارِيِّ فَشَجَّهُ فَاتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَأْسٍ
 لِنَاقَتَيْنِ فَأَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنَ أَصْحَابِهِ
 فَضَبَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوا
 مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا مِنْ
 إِلَيْهِ يَعْنِي الْأَعْرَابُ وَكَانُوا يَحْضُرُونَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا انْقَضُوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ
 تَوَامِعَهُمْ بِالطَّعَامِ فَلْيَأْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ
 قَالَ لِأَصْعَابِهِ لَنْ تَرَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ
 فَوَجَّهَ الْأَعْرَابِيُّمُ الْإِذْنَ قَالَ نَزِيدًا

بھیجا اور انہوں نے آکر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی اور
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھٹلایا اور اس کو سچا جانا سو مجھے ایسا
 رنج ہوا کہ کبھی ویسا نہ ہوا تھا اور میں اپنے گھر بیٹھ رہا سو میرے
 چچا نے کہا تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے جھٹکادیں اور تجھ پر
 خفا ہوں سو آناری اللہ نے یہ سورت اذاجارک المنافقون سے
 آخر تک سوبلایا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پر بھی آپ
 نے یہ سورت فرمایا آپ نے اللہ نے تجھے سچا کیا۔

زید بن اسامہ نے کہا جہاد کو نکلے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ (یعنی غزوہ بنی مصطلق میں) اور ہمارے ساتھ
 کچھ گاؤں کے لوگ تھے سو ہم پانی پر دوڑنے لگے اور گاؤں کے لوگ
 ہم سے آگے پانی پر پہنچے سو ایک گنوار اپنے اصحاب سے آگے
 پہنچا پس آگے بڑھتا ایک اعرابی اور حوض بھرا اور گرد اس کے
 پتھر لگاتا اور اس پر ایک چمڑا ڈال دیتا اس لیے کہ آجاویں یا ر
 اس کے راور تاکہ اور شخص پانی نہ لے سکے) پھر ایک انصاری اس
 گنوار کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کی مہار لٹکا دی کہ وہ پانی پی لے
 سو اس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال لیا انصاری نے پانی
 کی روک کر یعنی پتھر وغیرہ دور کر دیئے کہ پانی بہ جاوے) سو
 اعرابی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اس کا
 سر پھیل گیا پس آیا وہ انصاری عبداللہ بن ابی کے پاس جو سردار
 تھا منافقوں کا اور خبر کی اس کو اور وہ انصاری اس کے یاروں میں
 تھا سو غصہ میں آیا عبداللہ بن ابی اور کہا مت فرج کرو ان
 لوگوں پر جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جاویں وہ
 اس کے پاس سے مراد لیتا تھا وہ ان سے اعراب کو اور حاضر
 ہوتے تھے اعراب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانے کے
 وقت سو کہا عبداللہ بن ابی نے جب اعراب چلے جاویں محمد کے پاس
 سے تم کو کھانا لے کر آنا کہ وہ اور جو ان کے پاس

رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ
عَبْدَ اللَّهِ فَأَخْبَرَتْ عَنِّي فَأَنْطَلَقَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَعَدَ قَالَ
فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَذَّابِي قَالَ نَجَا وَعَمِي إِلَى قَالِ مَا أَرَادَتْ
إِلَى أَنْ مَقَّتْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكذَّابِيكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ
مِنْ أَلْهَمَ مَا لَمْ يَرِيعُ عَلَيَّ أَحَدٌ قَالَ فَبَيْنَمَا
أَنَا سِيرٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَضْتُ بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَاكَ أَذُنِي
وَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ فَمَا كَانَتْ يَسُرُّنِي أَتَى لِي
بِمَا الْخُلْدُ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ رَجَعْتِي
فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمْتُ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَاكَ أَذُنِي
وَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَبَشَرْتُ لِمَ رَجَعْتِي عَنْهُ
فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِي لِأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةٌ
الْمُتَافِقِينَ -

و یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ الْعَلَمِ بْنِ عَتِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ بْنِ الْقُرْظِيِّ مِنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً
يُحَدِّثُ عَنْ مَرَاتِيْدِ بْنِ أَسَاقِمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
أَبِي قَالٍ فِي غُرُوقِ تَبُوكَ لَبِنٌ سَاجِعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ
لِيُخْرِجِنَا أَلَا عَمْرُومِنَهَا أَلَا ذَلَّ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهٗ فَلَمَّا

میں کھاویں پھر کہا اس نے اچھا یا رسول سے کہ اگر ہم لوٹ کر جاویں
مدینہ کی طرف تو چاہیے کہ نکال دیوں عزت والے لوگ ذلیل
لوگوں کو یعنی اعراب کو زید نے کہا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پیچھے سوار تھا اور میں نے عبد اللہ کی بات سن کر اپنے چچا
کو خبر دی اور انہوں نے جا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی
سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کی طرف کسی کو بھیجا اور اس
نے ان کو قسم کھائی اور انکار کیا، کہا زید نے پھر سچا جانا اس کو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جھٹلایا مجھ کو کہا زید نے کہ پھر میرے چچا
میرے پاس آن کر کہنے لگے تو نے یہی چاہتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تجھ پر غصے موں اور تجھے جھٹلا دیں وہ اور سب مسلمان کہا
زید نے پھر مجھے ایسا رنج ہوا کہ کسی کو نہ ہوا ہو گا راوی نے کہا کہ
پھر میں حضرت کے ساتھ چلا جاتا تھا سفر میں اپنا سر جھکاٹے ہوئے
کہ آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا کان
اوپر اٹھا اور میرے سامنے ہنسنے سو مجھے اگر ساری دنیا کی زندگی
ملتی (ایک نسخہ میں ہے کہ ہمیشہ کی جنت ملتی) جب بھی میں اتنا
خوش نہ ہوتا، پھر مجھے ابو بکر ملے اور پوچھا کہ تم سے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا میں نے کہا کچھ کہا تو نہیں مگر میرا کان کلا
اور میرے روبرو ہنسنے تو کہا ابو بکر نے کہ تجھے بشارت ہو پھر
ملے عمر بنان سے بھی میں نے وہی کہا جو ابو بکر نے سے کہا پھر جب
صبح ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ منافقین پڑھی۔

حکم بن عتیبہ نے کہا سنائیں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس
برس ہوئے وہ کہتے تھے زید بن ارقم نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی نے
غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹ کر جاویں گے تو عزت
والے لوگ ذلت والوں کو نکال دیں گے یعنی غزبانے اصحاب کو
زید نے کہا پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے
کہا اور عبد اللہ قسم کھا گیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں

مَا قَالَهُ فَلَا مَنِيَّ قَوْمِي فَتَالُوا مَا آمَدْتَ إِلَيَّ
هَذِهِ فَأَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَثِيرًا حَزِينًا
فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَتَيْتُهُ
فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ
الْأَيَّةَ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَن
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا
منتشر ہو جاویں، آخر آیت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَنَا فِي
عَتَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرُونَ أَنَّهَا غُرَّةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ
فَلَسَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ
يَا لِلْأَنْصَارِ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَا لَ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا رَجُلٌ
مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَاهَا فَإِنَّمَا مُتَنَبِّئُهُ
فَسَمِعَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ فَقَالَ
أَوْقَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ لِيُنَّ تَرَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ
لِيُخْرِجَتِ الْأَعْرَابُ مِنَهَا أَلَا ذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْدُهُ لَا يَتَّخِذُ
النَّاسُ ابْنَ مُحَمَّدٍ يُقْتَلُ أَصْحَابُهُ وَقَالَ غَيْرُ
كُمٍ وَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
اللَّهُ رَأَيْتُ قَلْبِي حَتَّى تَقْرَأَ نَكَاحَ الدَّائِلِ وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَزِيزٌ فَعَلَّ

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگے تو کیا چاہتا
تھا یعنی اس جھوٹ بولتے سے، میں گھرایا اور غمگین ہو کر سو گیا اور
آئے مجھ پر کس نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا میں آپ کے پاس گیا
اور فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچا کیا کہا زید نے اور اتنی
یہ آیت ہُمُ الَّذِينَ سے آخر تک یعنی وہی لوگ ہیں کہ کہتے تھے
مت خرچ کر دو ان لوگوں پر جو رسول کے پاس ہیں یہاں تک کہ

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم
ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ
وہ غزوہ بنی المصطلق تھا سوا ایک مہاجر نے ایک انصاری
کے چوتڑ پر گھونسا مارا اور مہاجر نے پکارا اے مہاجر اور
انصاری نے کہا اے انصار کے لوگو! حضرت نے یہ پکار سُن کر
فرمایا: ہلیت کی پکار کیوں ہونے لگی لوگوں نے کہا ایک
مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپ نے فرمایا اس پکار
کو جانے دو خراب ہے جب عبد اللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگوں
نے ایسا کیا جب ہم مدینہ جاویں گے عزت دار لوگ ذلیلوں کو
شکال دیں گے عمر نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے چھوڑیے
کہ گردن ماروں اس منافق کی آپ نے فرمایا جانے دو
لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے یاروں کو مارتا ہے عمرو بن
دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی کے
بیٹے عبد اللہ نے کہا ہم ہرگز یہاں سے نہ جاویں گے جب
تک تو اقرار نہ کرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرتؐ عزت
والے اس نے اقرار کیا۔

(سبحان اللہ باپ منافق بیٹا مومن)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ
يَبْلُغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ
رَكْعَةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ نَسِئًا أَلْتَرَجَعَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَتَقَى اللَّهُ فَإِنَّمَا
يَسْأَلُ التَّرْجَعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَأَلْتُمْ عَنِّي
قُرْآنًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُكَلِّمُوا
أَمْوَالَكُمْ وَلَا أَوْلَادَكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ
يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِرُونَ وَ
أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ
أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ فَيَقُولَ سَأَلْتُ لَوْلَا أَهْوَيْتَنِي
إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَدَّقْتُ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ
خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ قَالَ فَمَا يُوجِبُ التَّرْكَوَةَ
قَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا فَمَا
يُوجِبُ الرِّجْعَ قَالَ التَّرَادُ وَالْبَعِيدُ -

ابن عباس نے کہا جس کو اتنا مال ہو کہ حج کو جا سکتا ہو
ہو اس پر زکوٰۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوٰۃ تو موت کے
وقت آرزو کرے گا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا
اے ابن عباس اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو
کفار کریں گے تو کہا ابن عباس نے میں تم پر قرآن پڑھتا
ہوں یا ایہا الذین آمنوا سے بنا تمہوں تک اے
ایمان والو غافل نہ کرے تم کو مال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور
جس نے یہ کیا وہی لوگ ہیں لوٹا پانے والے اور خرچ کرو جو دیا ہم نے تم
کو پہلے اس سے کہ آؤ تم کو موت اور وہ کہنے لگے اے پروردگار
میرے کیوں نہ مہلت دی مجھ کو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا
آخر آیت تک ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے
زکوٰۃ کہا ابن عباس نے جب دو سو درہم ہو جاویں یا زیادہ
ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور
سواری ہو۔

روایت کی ہم سے عبدحمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن ابی حنیہ سے انہوں
نے صحاح سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے ایسی ہی روایت کی ابن عبینہ نے اور کئی
لوگوں نے یہ حدیث ابی حباب سے انہوں نے صحاح سے انہوں نے ابن عباس سے قول ابن کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ عبد الرزاق
کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور ابو حباب قصاب کا نام یحییٰ ہے اور وہ قوی نہیں حدیث میں۔
حائکہ سورہ منافقون میں جھوٹی گوہی منافقوں کی نبی کی رسالت پر شکایت ان کے ایمان کی اور اتدادان کا، شکایت
ان کی فریبی کی، شکایت ان کے جبن کی، منع کرنا منافقوں کا انفاق مال سے، خطاب مومنوں کو کہ تمہیں اموال وغیرہ غافل
نہ کریں، حکم انفاق مال کا، تاخیر نہ ہونا اجل میں۔

سُورَةُ التَّغَابُنِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ
الآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ مِنْ أَنفُسِكُمْ
وَأُولَادِكُمْ فَخَدُّوا لَهُمْ مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ
هَؤُلَاءِ رِجَالٌ اسْتَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَآمَرُوا
أَن يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

تفسیر سورہ تغابن

ابن عباس سے کسی نے یہ آیت پوچھی اے ایمان والو تمہاری
بیلیوں اور اولاد سے بعض تمہارے دشمن ہیں سوال سے
پوچھو کہ یہ کس کے حق میں انہوں نے کہا وہ کچھ لوگ تھے
کہ اسلام لائے تھے مکہ میں اور ارادہ کیا انہوں نے کہ آنحضرت
کو پاس حاضر ہوں اور ان کی عورتوں اور اولاد نے رونا

پھر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لوگوں کو دیکھا کہ دین میں بہت ہوشیار ہو گئے اور ارادہ کیا انہوں نے کہ اپنی اولاد کو سزا دیں سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یعنی فرمایا کہ ان کا قصور معاف کرو سو اللہ تعالیٰ نے یہی آیت اتاری

أَتَا جَاهِلُكُمْ وَأَوْلَا لَهُمُ أَنْ يَدْعُوهُمْ أَنْ
يَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَوْا النَّاسَ قَدْ قَفُّوا فِي الدِّينِ هَتُّوا أَنْ
يُعَاقِبُوهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِنَّ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عِدَّةً لَكُمْ
فَأَخَذُوا وَهُمْ الْآيَةَ -

ف: یہ حدیث حسن سے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ تغابن میں مذکور ہے، تسبیح اور ملک اور حمد باری تعالیٰ کی، پیدا ہوتا کا قرآن اور مومن کا، کافران سابق کے عذاب کا ذکر۔ انکار لعنت کرتا کافروں کا، حکم ایمان لانے کا، یوم التغابن یعنی قیامت کا بیان، مصیبت بے حکم اس کے نہیں آتی، اطاعت خدا اور رسول کا حکم، توحید الوہبیت، عدو ہونا بعض اموال و اولاد کا، امر خدا سے ڈرنے کا جہاں تک ہو سکے وہ وہ تقاضا اور مغفرت کا واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے جہاد میں مال خرچ کیا، علم اس تعالیٰ کا غیب و شہادت پر۔

وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ حَرْبِيًّا
أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنَ الْأَرْوَاحِ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ إِنَّ
تَسْوِيًّا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبِكُمَا حَتَّى حَبَّرَ عُمَرُ
وَحَبَّجْتُ مَعَهُ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ
فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْأَتَيْنِ
مِنَ الْأَرْوَاحِ الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ
قَالَ اللَّهُ إِنَّ تَسْوِيًّا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبِكُمَا
فَقَالَ لِي وَاعْجَبَا لَكَ يَا بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ الرَّهْمِيُّ
ذِكْرًا وَاللَّهُ مَا سَأَلَ لَكَ عَنْهُ وَكَمْ يَكْتُمُهُ فَقَالَ
لِي هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ أَسْأَلُ بِحَدِيثِي
الْحَدِيثِ فَقَالَ لَنَا مَعَشَرٌ قُرَيْشِي نُغَلِبُ النِّسَاءَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تُغَلِبُهُمُ
نِسَاءُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءُ نَايِعَلْمَنِي مِنْ نِسَاءِهِمْ
فَتَعَصَّبَتْ يَوْمًا عَلَى أُمَّرَاتِي يَا ذَاهِي تَرْجِي

تفسیر سورہ تحریم
ابن عباس کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمر سے
کہ وہ کون عورتیں ہیں حضرت کی بیبیوں میں سے جن کے حق میں
اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے
دل یہاں تک کہ حج کیا عمر نے اور میں نے ان کے ساتھ سو میں
نے پانی ڈالا ان پر ڈوچی سے اور دمنو کیا انہوں نے میں نے کہا اے
امیر المؤمنین وہ عورتیں حضرت کی بیبیوں میں سے کون ہیں جن کو
اللہ فرماتا ہے اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے
دل سو مجھ سے کہا حضرت عمر نے تعجب سے اے ابن عباس یعنی
تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہا نہ ہری نے بُرا لگا ان کو، ابن عباس رضی کا
پوچھنا مگر چھپایا نہیں پھر کہا انہوں نے کہ وہ عائشہ رضی میں اور حفصہ
پھر مجھ سے قعتہ شروع کیا اس کا اور کہنے لگے ہم قریش لوگ عورتوں
کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے کہ
عورتیں ان کو دباتی ہیں سو ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سے کھنے
لگیں سو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب
دینے لگی مجھ اس کا جواب دینا بُرا لگا اس نے کہا تم کیوں بُرا

فَأَمَّا كُنُوتُ أَنْ تُرَابِجَعِي فَقُلْتُ مَا كُنُكِرُ مِنْ
 ذَلِكَ خَوَّ اللَّهُ إِيَّانَا وَاجْرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لِيُرَاجِعَنَّهُ وَتَهَجُّرَهُ إِحْدَاهُمَا الْيَوْمَ إِلَى
 اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَدَّخَايْتُ مَنْ قَعَدَ
 ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنزِلِي بِالْعَوَالِي
 فِي بَنِي أُمَيَّةَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِمَّنْ الْأَنْصَارِ كُنَّا
 نَتَنَاقَبُ النَّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ فَيُنزِلُ يَوْمًا وَيَأْتِينِي بِخَبْرٍ لَوْحِي
 وَغَيْرِهِ وَأُنزِلُ يَوْمًا فَأَتِينِي بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ كُنَّا
 نَعْدُو أَنْ عَسَانُ تُعَلِّمُ الْعَيْلَ لَتَغْزُونَ قَالَ
 فَجَاءَنِي يَوْمًا عِشَاءً فَضْرَبَ عَلَيَّ الْبَابَ فَخَرَجْتُ
 إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ أَجَاءَتْ
 عَسَانُ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ قُلْتُ
 فِي نَفْسِي مَدَّخَايْتُ حَقْمَتَهُ وَخَسِرَتْ وَكُنْتُ
 أَخْلِي هَذَا كَأَيْنَا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ
 شَدَّ دُرِّيَّ عَلَيَّ تِيَابِي ثُمَّ أَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ
 عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَنَّ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَذَا
 مُعْتَرِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرِيقَةِ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ نَأْتِيْتُ
 غُلَامًا سَوْدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنَ لِيَعْمَرَ قَالَ فَدَخَلَ
 ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدَّ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ
 شَيْئًا قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا أَحْوَلُ الْمُنْبَرِ
 نَفَرٌ يَبْكُونَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحْبَبْتُ
 فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنَ لِيَعْمَرَ فَدَخَلَ
 ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدَّ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا
 قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَجَلَسْتُ

ماتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ حضرت کی بیبیاں ان کو جواب دہی ہیں
 اور دن سے رات تک ان کو چھوڑ دیتی ہیں کہا عمر نے میں نے
 اپنے دل میں کہا کہ جس نے اپنا کیا محروم ہو گئی اور نقصان پایا اور
 میں بنی امیہ کے محلہ میں مدینہ کی بندھی پر تھا اور میرا ایک ہمسایہ
 تھا انصار میں سے کہ باری باری آیا کرتے تھے ہم اور وہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ایک دن وہ آتا تھا اور اس کو خبر دیتا
 تھا اور ہم میں چہ چہ تھا کہ غسان اپنے گھوڑوں کے نعل لگا رہا
 ہے کہ ہم سے لڑے کہا عمر نے کہ ایک دن رات کو آن کر اس
 انصاری نے دروازہ کھولا اور میں نکلا اس نے کہا ایک بڑی بات
 ہوئی میں نے کہا کیا غسان آیا اس نے کہا نہیں اس سے بڑی ،
 طلاق دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو میں نے اپنے
 دل میں کہا حفصہ محروم ہوئی اور ٹوٹے میں بڑی میں پہلے ہی سے
 خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا، کہا عمر نے جب میں نے صبح کی نماز پڑھی
 اپنے کپڑے لیے اور چلا اور حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھی میں نے
 کہا کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیا انہوں نے کہا
 میں نہیں جانتی وہ اس جھوٹے میں بیٹھے ہیں، کہا حضرت عمر نے کہ
 پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ
 میرے لیے پھر وہ حضرت کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ میں نے تمہاری
 خبر کی مگر حضرت کچھ نہ بولے کہا انہوں نے کہ میں مسجد میں گیا اور منبر
 کے پاس دو چار آدمی رو رہے تھے میں ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر
 وہی نگر غالب ہوئی اور میں لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت
 مانگ تو عمر کے لیے وہ پھر گیا اور نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا
 اور حضرت کچھ نہ بولے پھر میں مسجد کو گیا اور بیٹھا پھر مجھے وہی نگر
 غالب ہوئی اور پھر آیا میں اس لڑکے کے پاس اور میں نے کہا
 اجازت مانگ عمر کے لیے پھر وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے
 حضرت سے ذکر کیا اور وہ کچھ نہ بولے پھر میں نے پیٹھ موڑی چلنے
 کو اور لڑکا مجھے ملانے لگا اور کہا اندر آؤ تمہیں اجازت ملی حضرت

عمر نے کہا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ ایک بوری پر تکیہ لگائے تھے کہ میں نے اس کا نشان دیکھا آپ کے دونوں بازوؤں میں اور میں نے عرض کی کہ اسے رسول اللہ کے کیا طلاق دیا آپ نے اپنی بیبیوں کو آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے۔ یا رسول اللہ آپ دیکھیے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے جن کو عورتیں دباتی تھیں اور ہماری عورتیں بھی ان کی عادت سیکھنے لگیں سو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے بہت برا لگا اس نے کہا تم کو کیوں برا لگا اللہ کی قسم حضرت کی بیبیاں تو حضرت کو جواب دیتی ہیں اور ان میں کی ایک ایک حضرت سے خفا رہتی ہے دن سے رات تک، حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے حفصہؓ سے کہا تو کیا جواب دیتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے کہا ہاں اور خفا رہتی ہے ہم میں کی ایک ایک دن سے رات تک میں نے کہا بیشک جس نے ایسا کیا تم میں سے وہ تو خراب ہو گئی اور نقصان پایا، کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے نہیں ڈرتی کہ اللہ اس پر غصہ ہوا اپنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک ہو جائے پس حضرت مسکرائے اور میں نے کہا حفصہؓ سے مت جواب دے تو کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مت مانگ ان سے کوئی چیز اور مجھ سے مانگ لیا کہ جو تیرا جی چاہے اور اس خیال میں مت رہ کہ تیری سوت تجھ سے خوبصورت اور چہیتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تو اس کی برابر ہی نہ کہ حضرت مسکرائے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کا دل بہلاؤں آپ نے فرمایا ہاں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو گھر میں کچھ نظر نہ آیا سواتین چڑوں کے میں نے عرض کی اسے رسول اللہ کے دعا کیجئے اللہ سے کہ وہ کسادگی دے آپ کی امت کو اس نے کسادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے اس کی پھر آپ اٹھ بیٹھے اور کہا

عَلَيْنِي مَا أَحْدَقَ تَيْتُ الْغُلَامِ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ
لِعَمْرٍو قَدْ خَلَّ شَمَّ حَرَامِ رَأَيْتُ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ فَلَمْ
يَقُلْ شَيْئًا قَالَ قَوْلَيْتُ مُنْطَلِقًا يَا ذَا الْغُلَامِ يَدْعُوَنِي
فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ آذَنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا اللَّيْثِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَكِيٌّ عَلَى رَمْلِ حَصِيدٍ فَرَأَيْتُ
أَشْرَكَ فِي جَنَبِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتَ لِسَاءَكَ
قَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ الْكَبِيرُ كُورًا أَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا
مَعَشَرَ قُرَيْشٍ نَعْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
وَجِدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءُ نَا
يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضِبُنِي يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي
فَإِذَا هِيَ تَرَا جِعَتِي فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَتْ مَا تَنْكُرُ
قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي تَرَا جِعَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَرَا جِعَتَهُ وَيَهْجُرُهُ أَحَدُهُمْ إِلَى الْيَوْمِ إِلَى الْكَلْبِ
قَالَ قُلْتُ يَحْفَصَةُ أَتَرَا جِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ أَحَدُنَا الْيَوْمَ إِلَى
الْكَلْبِ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مِنْ فَعَلْتَهُ لَكَ مِنْكَ
وَخَيْرٌ أَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهَا
لِغَضَبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ
قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تَرَا جِعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِّنِي مَا يَدَّ لَكَ وَكَأ
يَعْرُودُكَ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتِكَ أَوْ سَمَّ مِنْكَ وَأَحَبُّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ
أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْأَلْنِي قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَرَنَعْتُ رَأْسِي فَمَا سَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ
إِلَّا أَهْبَةَ ثَلَاثَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَدْعُو اللَّهُ أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ فَقَدُوسٌ

عَلَى قَارِسٍ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَكَ مَا اسْتَوَى بِجَابِسًا
 قَالَ إِنِّي شَكَّيْتُ أَنْتَ يَا بَنِي الْعَطَابِ أَوَلَيْسَ قَوْمٌ مَجَلَّثَ
 لَهُمْ طَيْبًا تَلُمُوا فِي الْحَلِوَةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ اسْمُكَ لَدَى
 يَدِ خَلِّ عَلَى نِسَائِهِمْ شَهْرًا أَعْمَانِيَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ لَجَعَلْ
 لَهُ كَقَامَاةَ الْيَمِينِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبِرَنِي عُرْوَةَ عَنِ
 عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَعْنَتْ تِسْعَ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَيَّ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَايَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي
 ذَاكِرٌ لَكَ شَيْئًا فَلَا تَعْلِي حَتَّى تَسْأَلِي أَبِي أَبُوبِكَ وَاللَّهِ
 ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَ تَرْجُوا حَيْثُ الْآيَةَ
 قَالَتْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبُوتِي لَمْ يَكُنْ نَايِمًا إِنِّي يَفْعَلُ بِهِ
 قَالَتْ تَقُلْتُ إِنِّي هَذَا اسْمًا مِيرَا بُوْتِي فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ
 وَمَا سَأَلْتُ وَاللَّهِ أَنَا الْآخِرَةَ قَالَ مَعَهَا فَأَخْبِرَنِي أَيُّوبَ
 أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُخْبِرُنَا مَا حَكَكَ
 إِنِّي أَخْبَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا
 يَعْزِي اللَّهُ مَبْلَغًا لَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعَلِّمًا -

تم اچھی ٹھک شک میں ہوا سے ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہیں
 کہ ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ملی گیا، کہا حضرت عمرؓ نے کہ
 آپ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی عورتوں پاس نہ جائیں گے مہینے
 تک سو کتاب کیا ان پر اللہ تعالیٰ نے اور حکم کیا ان کو کفر اور
 کا زہری نے کہا کہ عروہ نے مجھے خبر دی کہ عائشہؓ نے کہا جب انتہیں
 دن گزرے آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اور شروع کیا مجھ ہی سے اور فرمایا اسے عائشہؓ میں تم سے
 ایک بات ذکر کرنے والا ہوں تم اس کا جواب بغیر ماں باپ
 کے مشورے کے نہ دینا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، پھر آپ نے
 یہ آیت پڑھی اے بنی کہہ دو اپنی بیبیوں سے آخر آیت تک
 حضرت عائشہؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے
 کہ میرے ماں باپ مجھ ان کے چھوڑنے کا حکم نہ کریں گے تو
 میں نے کہا اس میں ماں باپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہے میں
 اللہ اور رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں معمر نے کہا
 خبر دی مجھے ایوب نے کہ عائشہؓ نے کہا اسے رسول اللہ کے اپنی
 خبر دی مجھے ایوب نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا

بیبیوں کو آپ خبر نہ دیکھتے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے نہ مشقت میں ڈالنے کے لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور کئی سندوں سے مروی ہے ابن عباسؓ سے۔

خاتمہ! سورہ تحریم میں یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہیں، خطاب نبیؐ کو کہ حلال کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتا ہے
 ایسی قسم کہ جس کے سبب سے ایک حلال کو حرام کریں اس کے کھوتے کا حکم حضرت نے جو خضیر بات کہی اپنی بیبیوں سے اس
 کا بیان، توبہ کی ترغیب عائشہؓ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کو دوستی اور حمایت خدا اور جبریل اور صالحین مومنین کی نبیؐ کے
 ساتھ، نبیؐ اگر طلاق دے تو اس سے بہتر بیبیاں ہیں، دوزخ کا بیان، کافروں کا عذر قبول نہ ہونا، توبہ نصوح کا حکم
 عزت نبیؐ کی، قیامت میں پھر اڑ پھر نور کا بیان، کافروں اور منافقوں سے جہاد اور سختی کا حکم، نوح اور لوطؑ کی بیبیوں
 کا حال، فرعون کی بی بی اور مریم علیہا السلام کا حال۔

سورہ ملک کی تفسیر

سورۃ الملك کی تفسیر اگرچہ مولفہ نے فرمایا ہے مگر یہ مضامین اس کے حسب تفصیل ذیل ہیں۔
 marfat.com

برکت اور ہاتھ اور قدرتِ الہی کا بیان موت اور حیات کا بیان، خلق سموات کا بیان، جہنم کے عذاب کا بیان، وعدہ مغفرت اور اجر کا خدا سے ڈرنے والوں کے لیے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانوں پر ہونا، مکذبان سابق کے ہلاک کا بیان، چڑھیوں کے ہوا میں اڑنے کا بیان، نام و رازق نہ ہونا کسی کا سوا اس کے نیک راہ اور گمراہ کا بیان، سمع و البصار و انڈہ کا بیان، جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لیے قادر ہونا اس تعالیٰ کا ہلاک پر انبیاء کے ایمان اور توکل کا حکم، پانی سکھا دینے کا بیان۔

وَمِنْ سُورَةِ نُونٍ وَالْقَلَمِ

عَنْ عَبْدِ الْوَّاحِدِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ قَدِمْتُ
مَكَّةَ فَلَقَيْتُ عَطَاءَ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا
أَبَا مُحَمَّدٍ إِنِّي نَسِيتُ نَأْيَ قَوْلُونَ فِي الْقَدْرِ
فَقَالَ عَطَاءٌ لَقَيْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ
الْقَامِثِ فَقَالَ شَيْءٌ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ
اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَعَرَى بِمَا هُوَ كَاتِبٌ
إِلَى الْكَافِرِينَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ -

سورہ نون و القلم کی تفسیر

عبدالواحد بن سلیم نے کہا میں مکہ میں آیا اور عطا بن ابی رباح سے ملا اور میں نے کہا اے ابا محمد ہمارے یہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں، عطا نے کہا میں ولید بن عبادہ سے ملا انہوں نے کہا میرے باپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اس سے کہا لکھ جو ہونے والا ہے اب تک، اس نے لکھا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباس کی سند سے۔

خاتمہ سورہ نون میں حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہیں قلم اور مکتوب کی قسم نفی جنون کی نبیؐ سے جانا اس تعالیٰ کا نیکوں اور بدوں کو، نبیؐ جھوٹے اور سست لوگوں کی اطاعت سے دس بُرائیاں منکران آیات اور نافرمان رسولؐ کی، قصہ اصحاب باغ کا اور جل جاتا اس کا، وعدہ جنت کا، متقیوں کے لیے۔ کافروں سے سوال کہ تم اپنی نجات پر کوئی دلیل کتاب سے رکھتے ہو یا کوئی اقرار نامہ تمہارے پاس ہے یا تمہارے شرکاد بچا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ساق مبارک کھلنے کا وعدہ کافروں کو مہلت دینے کا بیان، نبیؐ کو صبر کا حکم نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والوں کے لیے سر

سورہ حاقہ کی تفسیر

عباس بن عبدالمطلب نے کہا میں بلجیہ میں ایک صحابہ کی جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اسے دیکھتے لگے حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو اس کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا ہاں یہ صحابہ سے آپ نے فرمایا مزن ہے لوگوں نے کہا ہاں مزن ہے آپ نے فرمایا عنان ہے لوگوں نے کہا ہاں مزن ہے آپ نے فرمایا تم جانتے ہو زمین سے آسمان

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَرَعَمَ أَنَّهُ
كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عَصَابَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ
عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَتَنَّهُوا وَإِيَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا اسْمُ
هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ هَذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُرُونَ تَالُوَا
 وَالْمُرُونَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالْعَنَانُ قَالُوا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَلْمُرُونَ
 اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ
 بُعِدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا كَمَا
 مَا تَدْرِي قَالَ يَا قُ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِنَّمَا وَاحِدَةٌ
 وَإِنَّمَا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ
 الَّتِي تَوْفَى كَذَلِكَ الْكَفَعَدَّ وَهِيَ سَبْعَ سَمُوَاتٍ
 كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ تَوْفَى السَّمَاءِ السَّابِعَةَ بِحُرِّ
 بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ
 وَفَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالٍ بَيْنَ أَظْلَادِ فِيهِنَّ
 وَسَائِرُهُنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ
 ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ
 مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذَلِكَ

کتنی دور ہے لوگوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں
 جانتے آپ نے فرمایا ان دونوں میں اکتر یا بہتر یا تہتر
 برس کا فرق ہے اور جو آسمان کے اوپر ہے وہ بھی
 اتنی ہی دور ہے یہاں تک کہ سات آسمان گن دیتے،
 پھر فرمایا ساتویں آسمان پر ایک دریا ہے کہ اس
 کے اوپر کا کنارہ نیچے سے ایسا ہے جیسے ایک آسمان
 سے دوسرا اور اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جگلی بکروں
 کی صورت کہ ان کے کھڑے ٹخنے تک اتنا فرق ہے
 جتنا ایک آسمان سے دوسرا پھر ان کی پیٹھ پر
 عرش ہے کہ اس کا نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا
 ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے
 اوپر اللہ ہے۔

ت: عبد بن حمید نے کہا میں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے کہ عبد الرحمن بن سعد کیوں نہیں جانتے
 حج کو کہ لوگ اس سے یہ حدیث سن لیں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ولید بن ابی ثور نے روایت کی سماک
 سے اس کی مانند اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی شریک نے سماک سے اس حدیث میں سے کچھ تقوڑی سی اور موقوف
 کیا اس کو اور نہیں مرفوع کیا اس کو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں، روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ
 نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی سے کہ ان کے باب عبد اللہ نے ان کو خبر دی کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں
 ایک خچر پر سوار اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا وہ کہتا تھا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ ہے۔
 متوجہم، شاید مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن موسیٰ کی روایت اس لیے ذکر کی کہ معلوم ہو جائے کہ عبد اللہ تابعی ہیں اور
 اس حدیث میں بخوبی تصریح ہے اسکی کہ وہ تعالیٰ بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا۔
 خاتمہ سورہ الحاقہ میں حال قیامت اور ہلاک نمود و عاد و فرعون اور موفقات اور ہلاک قوم نوح اور نفع صور اور قیامت
 کے حال اور اصحاب یمن و شمال کی کیفیت اور قرآن کی تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیوں کے لیے مذکور ہے۔

سورہ معارج کی تفسیر
 ابو سعید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت
 وَمِنْ سُوْرَةٍ سَأَلَ سَائِلٌ
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَفْرِ
 marfat.com

فَاِذَا اَقْرَبَۤ اِلٰی وَّجْهِہٗ سَقَطَتْ قَرُوۡۤہٗ
وَّجْہِہٖ فِیۡہِ۔
یعنی جس دن آسمان مانند مہل کے ہو جائے گا آپ نے فرمایا
مہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جائے پھر
جب کافر کے منہ پاس لائیں اس کے منہ کی کھال گر جائے۔

فتاویٰ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم اسے مگر رشیدین کی روایت سے۔
متوجہم، اس حدیث کو مؤلف نے جو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کر دیا یہ مسامحہ ہے اس سورت میں مہل کا لفظ آسمان
کی صفت میں مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی اور حضرت نے اس مہل کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو کافروں کو پایا جائے گا جس کا
ذکر اس آیت میں ہے کالمہل یثوی الوجوہ

خاتمہ، سورہ معارج میں عذاب کا ذکر ہے اور اللہ نے ذی المعارج ہونے کا اور چڑھنا ملائکہ اور روح کا اسی کی طرف
اور پچاس ہزار برس کا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم، قیامت کے آثار، کافروں کی خرابی، دوزخ کا مدیر اور متولی اور تجیل کو بچانا
بلوغ ہونا انسان کا، آٹھ صفتیں جنتیوں کی، ادا سے نماز اور اتفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف خدا اور فرجوں کی حفاظت
اور امانت اور اقرار کی رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کی حفاظت کافروں کا نبی پر اٹھام کرنا، قادر ہونا اللہ کا اس پر
کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کر دے، محشر کی کیفیت۔

تفسیر سورۃ نوح

سورہ نوح کی تفسیر میں اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ ذکر نہیں کیا مگر خلاصہ مقاصد میں اس کے یہ ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا
اور دعوت ان کی رات اور دن اور چھپی اور کھلی پانچ فضیلتیں استغفار کی آسمان سے مینہ کا برستا مال کا بڑھنا، بیٹوں کی کثرت
یاختوں کا سر سبز ہونا، ندیوں کا بھر پور بہنا، بیان آسمان اور چاند اور سورج کا بیان انسان کی پیدائش کا بیان زمین کے
بچانے کا، قوم نوح کے بت و دوسوع و لغوت و لعیوق و نسر کا بیان، بددعا نوح علیہ السلام کی مشرکوں کے لیے اور استغفار
مومنوں کے لیے۔

تفسیر سورہ جن

ابن عباس نے کہا کہ نہ قرآن پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جنوں پر نہ ان کو دیکھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یاروں
کے ساتھ عکاظ کے بازار جاتے تھے (وہ مکہ مدینہ کے بیچ میں لگتا تھا)
اور جنوں سے آسمان کی خبر رک رہی تھی اور ان پر شعلے چھوٹتے تھے
(یعنی آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے انہوں نے کہا کیا ہے
جنوں نے کہا کہ آسمان کی خبر ہم سے رک گئی ہے اور ہم پر شعلے مارے
جاتے ہیں، ان شوری والوں نے کہا یہ خبر کارکن کسی نے امر کے

وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى الْجِنِّ وَلَا اَسَاھُمْ
اَنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَتِهٖ
مِنْ اَصْحَابِهٖ غَامِدِيْنَ اِلَى سُوْقِ عَكَظٍ وَقَدْ حِيْلَ
بَيْنَ الشَّيْطَانِ وَبَيْنَ خَبْرِ الْمَاءِ وَارْسَلَتْ عَلَيْهِمُ
السَّهْبَ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا
مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبْرِ السَّمَاءِ

وَأَسَاكُتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوا مَا حَالُ بَيْنَنَا وَ
 بَيْنَ خَيْرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَخَابَ أَبُو مُشَارِقَ
 الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ
 بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ خَيْرِ السَّمَاوَاتِ قَالَ فَاَنْطَلِقُوا بَعْضُ بَعْضٍ
 مُشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُونَ مَا هَذَا
 الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ خَيْرِ السَّمَاوَاتِ فَانصَدَفَتْ
 أُولَئِكَ التَّفَرُّوا الَّذِي تَوَجَّهُوا نَعُوذُ بِقَامَةِ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْلَعُ عَامِدًا إِلَى
 سُوقِ عَظَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ
 فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمِعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا إِذَا اللَّهُ
 الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ خَيْرِ السَّمَاوَاتِ قَالَ فَهَذَا لَكَ
 رَاجِعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا
 عَجَبًا يَهْدِي إِلَى التَّرْشِيدِ فَاْمْتَابِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ
 بِرَبِّنَا أَحَدًا فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوْحِي إِلَيَّ اسْمَعِ
 نَفْسًا مِنَ الْجِنَّةِ وَإِنَّمَا أُوْحِي إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنَّةِ وَ
 بِهِدِ الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنَّةِ
 لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ
 عَلَيْهِ لَبِيدًا قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّي وَ أَصْحَابُهُ
 يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِمْ وَ يُسْجِدُونَ لِسُجُودِهِمْ فَسَأَلَ
 تَعَبُّوْا مِنْ طَوَائِفِهِ أَصْحَابِهِ كَقَالُوا لِقَوْمِهِمْ
 لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ
 عَلَيْهِ لَبِيدًا -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ الْجِنَّةُ
 يُصَلُّونَ إِلَى السَّمَاوَاتِ لِيَسْمَعُونَ أُوْحِي فَإِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ
 تَرَادَوْا فِيهَا تَسْعًا فَمَا الْكَلِمَةُ تَكُونُ حَقًّا وَ

سبب سے سو تم مشرق اور مغرب میں زمین کے پھرو اور دیکھو کہ
 کیوں رکے ہم سے خیر آسمان کی سو وہ چلے مشرق اور مغرب کو
 ڈھونڈتے ہوئے کہ کون چیز نافع ہوئی ہے ان کو خبر سے پھر جو گروہ
 ملک تہامہ کو چلا تھا حضرت پاس پہنچا آپ مقام نجد میں تھے مکان
 کے بازار کو جاتے ہوئے اور آپ نماز پڑھتے تھے اپنے پلوں کے
 ساتھ فجر کی پھر جنوں نے قرآن سنا کان لگا کر سننے لگے اور بولے
 کہ اللہ کی قسم ہے یہی حامل ہوئی تمہارے اور آسمان کی خبر میں پھر
 اسی جگہ سے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہنے لگے اے ہمارے
 قوم! اِنَّا سَمِعْنَا الْآيَةَ لَعْنَةُ بَعْضِ بَعْضٍ لَعْنَةُ بَعْضِ بَعْضٍ
 بَتَانِ بَعْضِ بَعْضٍ اس پر ایمان لائے اور شریک نہیں کرتے ہم اپنے
 رب کے ساتھ کسی کو سو اللہ تعالیٰ نے اتار دیا انہیں کا قول اپنے نبی پر
 قُلْ أُوْحِي إِلَيَّ إِنَّهُ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ ابن عباس نے
 کہا یہ بھی جنوں کا قول ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا لَمَّا قَامَ
 عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لَبِيدًا یعنی جب کھڑا
 ہوتا ہے اللہ کا بندہ اس کو پکارنے لوگ اس پر ٹھٹھ ہو جاتے ہیں،
 جب انہوں نے حضرت کو دیکھا نماز پڑھتے اور اصحاب بھی آپ کے
 ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سب سجدہ
 کرتے سو تعجب کیا انہوں نے اصحاب کی اطاعت پر اور اپنی قوم سے
 کہنے لگے لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ
 عَلَيْهِ لَبِيدًا

ابن عباس نے کہا جن آسمان کی طرف چڑھتے تھے آسمان
 خیر سننے کو پھر جب وہ ایک بات سنتے تو نو باتیں اس میں
 سمجھتی اور جو انہوں نے بڑھائی

مَا تَأْتِيهِمْ مِنْ دُونِهِ يُكَفِّرُونَ بَاطِلًا فَلَمَّا بَيَّنَّاتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلْبَلِيَّيْنِ وَكَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمَى بِهَا فَقَالَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُمَا بَلِيَّيْنِ مَا هَذَا إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ حَدَّثَ فِي الْأَمْزَانِ فَبِعَتْ جُنُودُهُ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي بَيْنَ جَبَلَيْنِ أَمَا قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَ فِي الْأَمْزَانِ

جھوٹ، ہوتیں پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ان کی بیٹھکی چھین گئی انہوں نے ابلیس پر تلبیس سے اس کا ذکر کیا اور اس کے قبل تار سے نہ ٹوٹے تھے ابلیس نے ان سے کہا یہ نہیں ہوا ہے مگر کسی نئے حادثہ کے سبب جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سو اس نے اپنا لشکر سب طرف بھیجا، اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے نماز پڑھتے پایا دو پہاڑوں کے بیچ میں راوی کہتا ہے کہ شاید مکہ میں سوئے وہ آپ سے اور کہا یہی نیا حادثہ ہے جو زمین میں ظاہر ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ سورہ جن میں مذکور ہے قول جنوں کا اور بیزاری ان کی شرک سے اور جو رولر کاتہ ہونا خداوند تعالیٰ کا اور سرکشی ان کی زیادہ ہونے کا بیان بسبب اس کے کہ آدمی ان کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں، آسمان کے چوکیدار اور شعلوں کی کثرت اور بیٹھکی مقرر کرنا جنوں کی خبر آسمان سننے کے لیے، نیک و بد جنوں کا ہونا، ایمان لانا ان کا قرآن پڑھنا اور کافر ہونا ان کا وعدہ برکت کا ان لوگوں کے لیے جو دین پر ثابت رہیں، جو قرآن سے کنارہ کرے اس کا عذاب، مسجد اللہ کے لیے، از دھام انس و جن کا نبی پر وقت نماز کے اشراک فی الدعا اور اشراک فی التصرف کا رد، وعید دوزخ کی عاصیوں کے لیے، نہ جاننا نبی کا قیامت کے وقت کو، اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لیے، احاطہ الہی اور گن رکھنا اس تعالیٰ کا ہر چیز کو۔

سورۃ مزمل کی تفسیر

اگرچہ مولف رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میں اس کے لب نہ کھولا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں، خطاب نبی کو فقط مزمل سے اور حکم قیام شب کا یعنی تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے اور ذکر اور بتسل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف لوٹ کر آجانے کا حکم روایت الہی و توحید الوہیت، صبر کا حکم زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا قیامت کے دن مثل موسیٰ کے ہونا ہمارے نبی کا، ہلاک ہونا فرعون کا بسبب نافرمانی اپنے رسول کے جو انوں کا بوڑھا ہو جانا اور آسمانوں کا پھٹنا قیامت میں، تہجد کی فرضیت نسخ ہونا قرأت قرآن اور آقامت صلوات اور ادائے زکوٰۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم۔

سورہ مدثر کی تفسیر

جابر بن عبد اللہ نے کہا میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے تھے وہ حال بیچ میں وحی موقوف ہو جانے کا فرمایا آپ نے کہ میں چلا جاتا تھا کہ سنی میں نے ایک آوات آسمان سے اور اٹھایا میں نے اپنا سر تو وہی فرشتہ

وَمِنْ سُورَةِ الْمَدَّثِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ فِي نَقْدَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا تَامِثِي نَعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَوَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ

الذی جاءني بعداء جالس على كرسي بين
السماء والارض فغفت معه مرعبا فوهبتك
فقلت من ملكوني قد شررتني فانزل الله
تعالى يا ايها المدثر قم فأنذر الى قوله
وانجزنا جز قبل ان تفرص الصلوة -

جو مجھے فارحما میں ملا تھا آسمان و زمین کے بیچ میں کرسی پر
بیٹھا نظر آیا میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا
مجھے کیل میں لپیٹ دو پھر مجھے کھل اڑھا دیا اور یہ آیت اتاری
یا ایہا المدثر سے فاجز تک اور یہ معاملہ مناسرت
فرض ہونے کے قبل تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح سے اور روایت کی یہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے بھی۔

متروجم پوری آیتیں یوں میں یا ایہا المدثر قم فأنذرنا و سائرک فطهر و الترخیز فاهجود
اے کپڑا اور ہننے والے کھڑا ہو اور ڈرا لوگوں کو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور پلیدی چھوڑ دے۔
ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کہ دوزخی اس پر چڑھایا جائے
گا ستر برس میں اور پھر دھکیل دیا جائے گا یہی عذاب ہوتا ہے

عن ابن سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّعُودُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يُتَّصَعَدُ
فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوَى بِهَا كَذَلِكَ أَبَدًا -

گا اس پر ہمیشہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن ابی عمیر کی روایت سے اور اس کا کچھ مضمون عطیہ نے
ابو سعید سے روایت کیا ہے، موقوفاً۔

عن جابر قال قال ناس من اليهود
لا ناس من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
هل يعلم نبيكم كم عدد خزنة جهنم قالوا
لا ندري حتى نسأله فجاء ساجد الى النبي صلى
الله عليه وسلم فقال يا محمد غيب اصحابك
اليوم قال و بما غلبوا قال سألهم يهود هل
يعلم نبيكم كم عدد خزنة جهنم قال فما قالوا
قال قالوا لا ندري حتى نسأل نبينا فقال
ان غيب قوم سئلوا عما لا يعلمون فقالوا لا
نعلم حتى نسأل نبينا لکنهم قد سألوا نبيهم
فقالوا ابرنا الله جهرة على يا عدا الله اتي
سائلهم عن كربة العينة وهي الدمامك
فلما جاؤوا قالوا يا ابا القاسم

جابر نے کہا کہ چند یہود نے اصحاب سے پوچھا کہ تمہارے
نبی کو معلوم ہے کہ خزانی جہنم کے کتنے ہیں انہوں نے کہا ہم نہیں
جانتے مگر ہم پوچھیں گے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر ایک
شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا محمد تمہارے یار ہار گئے آج، آپ
نے فرمایا کیوں اس نے کہا یہود نے پوچھا ان سے کہ نبی تمہارا جانتا
ہے کہ خزانی دوزخ کے کتنے ہیں پھر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور
کہا ہم نہیں جانتے جیت تک اپنے نبی سے نہ پوچھ لیں آپ نے فرمایا
کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جن سے پوچھی گئی ایسی چیز جسے وہ نہیں جانتے
اور انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے جیت تک کہ پوچھ لیں اپنے پیغمبر
یعنی اس میں ہارنے کی کوئی بات نہیں) یہود نے تو اس سے بڑھک
بے ادبی کی بات اپنے نبی سے پوچھی کہ دکھلا دو ہم کو اللہ کو کھلا
لاؤ اللہ کے دشمنوں کو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی
کامیابی کی سے اور وہ میدہ ہے پھر جب یہود آئے آپ

حَسَنًا تَجِبْتُمْ قَالَ لَهَذَا فِي مَرَّةٍ عَشْرًا وَفِي مَرَّةٍ
تَسْعًا قَالُوا لَعَمْرُكَ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا تَرَبُّهُ الْجَنَّةُ قَالَ تَسَكُّتُوا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوا
خَيْرٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مِنَ الدَّرْمَكِ
فرمایا میدہ کی روٹی ہے۔

پاس آپ سے پوچھا اسے ابوالقاسم جہنم کے خزانچی کتنے ہیں آپ
نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دو بار ایک بار دسوں انگلیوں سے اور ایک
بار نو سے (یعنی انیس ہوئے) انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت نے
ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہسے کی ہے وہ فقوڑی دیر چپ
ہو رہے پھر کہنے لگے روٹی کی ہے اسے ابوالقاسم حضرت نے

فت: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے مجاہد کی روایت سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ
هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمُعْفَرَةِ قَالَ قَالَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّا أَهْلُ أَنْ نُكْفِيَ فَمِنْ اتَّقَانِي فَلَئِمَّ
يَجْعَلُ مَعِيَ الْهَافَا إِنَّا أَهْلُ أَنْ نُغْفَرَ لَهُ
نہ ٹھہرایا تو مجھے لائق ہے کہ میں اسے بخش دوں۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ہوا اهل التقوى یعنی
وہ اللہ تعالیٰ لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور لائق ہے بخشنے
کے، فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ
بندے مجھ سے ڈریں اور جو مجھ سے ڈرا اور میرے سوا کسی کو معبود

فت: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سہیل کچھ قوی نہیں حدیث میں اور سہیل ہی نے یہ حدیث ثابت سے
روایت کی ہے۔

خاتمہ: سورہ مدثر میں ہے ڈرانے کا حکم اور تکبیر اور طہارت اور ترک شرک کا اور نہی تمنن سے یہ نیت استکبار کے، نفع
صور اور تکلیف قیامت کی ندامت ایک کافر نے کی جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا، انیس خزانچی دوزخ کے قیامت کا بیان
چار چیزیں دخول جہنم کی، جو قرآن سے بھاگیں وہ گدھے ہیں مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پیر و دروگار کا۔

وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ...
يَحْرُكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَحْرُكُ بِهِ لِسَانُكَ لِتَعْجَلَ
بِهِ قَالَ فَكَانَ يُحْرِكُ بِهِ شَفْتَيْهِ وَحَرَكَ
شَفِيَانِ شَفْتَيْهِ۔

ابن عباسؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن
نازل ہوتا اپنی زبان ہلاتے کہ اس کو یاد کر لیں سو اللہ تعالیٰ نے
اتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کے
ساتھ موسیٰ جو راوی ہیں ہلاتے تھے اپنے دونوں ہونٹ اور سفیان
نے ہلائے اپنے ہونٹ (یعنی اس طرح حضرت ہلاتے تھے قبل نزول
آیت کے)۔

فت: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسیٰ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْعِنْتَةِ مَنْزِلَةٌ لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى حَيَاتِهِ وَآخِرَتِهِ وَوَجْهِهِ وَخَلْقِهِ وَ سُرْبِهِ مَسِيرَةَ الْفِئَةِ سَتْرًا وَكَرَّمَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدُوًّا وَ عَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُجُوعًا يَوْمَئِذٍ نَاصِرًا إِلَى رَيْبَعَا نَاطِرًا

ابن عمر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیوں میں اپنی درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ اور بیبیوں اور غلاموں اور تختوں کو ہزار برس کی راہ سے اور ان میں بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو دیکھتا ہے اللہ کے منہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وجوہ سے آخر تک یعنی بہت سے مناسبتیں تازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے اسرائیل سے مثل اس کے مرفوعاً اور روایت کی عبدالملک ابن الجبر نے ثور سے انہوں نے ابن عمر سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی اشعری نے سفیان سے انہوں نے ثور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اور کسی نے اس سند میں مجاہد کا نام نہیں لیا سوائے ثوری کے۔

خاتمی، سورہ قیامہ میں مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلدی پڑھنے سے اور آداب نزول وحی کے نبی کے لیے شکایت دنیا کی محبت کی، دیدار الہی کا بیان، سکرات موت کا بیان، شکایت انسان کی عدم تصدیق کی اور ترک صلوة اور تکذیب اور منہ موڑنے کی، پیدائش انسان منی سے اور اثبات لعنت کا۔

سُورَةُ دَهْرٍ كِي تَفْسِير

سورہ دہر کا خلاصہ مضامین یہ ہے بیان خلقت انسان کا شاکر و کافر ہونا انسان کا، وعید سلاسل و اغلال کی کافروں کے لیے، صفات ابرار کے جزائے نیکیاں حجات اور سرور و نصرت و رحمت و حریرہ وغیرہ بیس چیزیں، نزول قرآن کا بیان، امر بصبر و ذکر و سجدہ و تسبیح، مذمت محبت دنیا کی اور غفلت کرنے کی آخرت سے، خلق انسان کا بیان، موقوف ہونا ہدایت کا مشیت انزول پر، وعید عذاب الیم کی ظالموں کے لیے، غرض اس سورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہے۔

سُورَةُ هُرَّ سَلَاتٍ كِي تَفْسِير

سورہ والمرسلات میں قسم ہے فرشتوں کی اور آثار ہیں قیامت کے اور خرابی ہے جھٹلانے والوں کو دس جگہ اور ہلاک مچراں اولین و آخرین، انسان کی پیدائش کا بیان، سما جانا اجیاء اور موتی کا زمین میں تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت میں ہوگا، قبول نہ ہونا عذر کافروں کا قیامت میں اور جمع ہونا اولین و آخرین کا اس دن ظلال اور عیون اور فواکہ کا وعدہ متقیوں کے لیے بر خوداری مجرموں کی اور انکار ان کا رکوع سے۔

سُورَةُ نَبَا كِي تَفْسِير

سورہ نبأ میں پوچھ پوچھ اور اختلاف لوگوں کا قیامت کے باب میں اس تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑوں کا اور پیدا کرنا جوڑوں کا اور سلاسل و آسمانوں کا اور سورج کا اور

پانی کا اتارنا بدلیوں سے اور نکالنا حب و نبات کا اور پانیوں کا میقات ہونا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفع صورت اور جیتا مردوں کا اور کھلنا آسمان کے دروازوں کا اور چلنا پہاڑوں کا، وعید جہنم کی سرکشوں کے لیے اور جمیم و عنساق کی مکتوب ہونا ہر چیز کا لوح محفوظ میں، حدائق اعناب اور کواعب اتراب و گاس دہاق متقیوں کے لیے کھرا ہونا روح و ملائکہ کا حشر میں اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن خداوند تعالیٰ کے، آرزو کرنا کافر کا کہ کاش میں خاک ہو جاتا قیامت کے دن۔

سُورَةُ النَّازِعَاتِ كِي تَفْسِير

سورہ و النازعات میں ہے قسم فرشتوں کی چند جماعتوں کی، بیان نفع اولیٰ کا تعجب کرنا کافروں کا مردوں کے جینے پر قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور پکارنا اللہ تعالیٰ کا ان کو وادی مقدس طوی میں اور حکم فرعون کی طرف جانے کا، بیان آسمان کے بلند کرنے کا اور رات کا اور زمین کا بیان قیامت کا۔ وعید جہنم کی سرکشوں کے لیے، وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لیے، نہ ہونا علم قیامت کا نبی کو، قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگی کو۔

سُورَةُ عَبَسَ كِي تَفْسِير

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عبس و تولى نازل ہوئی عبد اللہ ابن مکتوم کے واسطے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے دین کی راہ بتائیے اور آپ کے پاس ایک بڑا مشرک تھا آپ اسے سمجھا رہے تھے اور عبد اللہ سے کنارہ کرتے تھے اور اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور عبد اللہ کہتے تھے کہ کیا میری بات میں کچھ بُرائی ہے آپ فرماتے تھے نہیں پھر آپ پر یہ سورہ اتری۔

وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ عَيْسَى وَتَوَلَّى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمَى اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَبِعِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ عِظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِضُ عَنْهُ وَيَقْبِلُ عَلَيَّ الْاٰخِرَ وَيَقُولُ اَتْرَى مِمَّا اَقُولُ يَا سَاقِيْ قَوْلٍ لَا فِىْ هَذَا اُتِيَ

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اتری عبس و تولى عبد اللہ بن ام مکتوم کے لیے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں حضرت عائشہ کا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ حشر میں آئیں گے ننگے سر ننگے بدن بے ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ ہر ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا آپ نے فرمایا اے فلاںی ہر ایک کو اس دن ایسا ایک دھندا ہوگا کہ غافل کر دے گا

وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُونَ حَفَاةً عُرَاةً عُرْدًا فَقَالَتْ اَمْرَاةٌ اَبْصُرْ اَوْ يَرِي بَعْضُنَا عَوْرَاةً يَعْصُ قَالَ يَا فُلَانَةَ لِكُلِّ امْرَاةٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَانٌ يُعْنِيهِ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے ابن عباس سے

خاتمہ سورہ عبس میں تعلیم نبی کی اور تذکرہ ہونا اس کا قرآن کا اور تحریر اس کی صحف مکر میں اور شکایت انسان کی شکر کی اور ذکر انسان کے کھانے کا حبوب اور انگور اور زیتون وغیرہ سے مالی قیامت کا اور کام نہ آنا مال باپ بیٹے

کا اور روشن ہونا بعض چہروں کا اور سیاہ ہونا بعض کا۔

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ سَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ۔

سورة کوڑت کی تفسیر

ابن عمر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قیامت کو آنکھوں سے دیکھ لے تو وہ پڑھے إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ۔

خاتمہ: سورہ تکویر میں آثار قیامت سے مذکور ہے لیٹنا شمس کا کدورت تاروں کی میر پہاڑوں کی کھلے پھرنا گاہن اونٹنی کا۔ اکٹھا ہونا چرند کا جھونکے جانادریاؤں کا، جوڑے لگانا آدمیوں کا، روبکاری موڈودہ کی بیلنا نامہ اعمالوں کا، سُرخ ہوجانا آسمانوں کا، جھونکے جاناجحیم کا، قریب ہونا جہنم کا، علم ہر ایک کا اپنے عملوں پر صفت قرآن اور جبریل کی اور قوت اور قرب حق ان کا اور مطاع اور امین ہونا، نفی جنون کی نبی سے اور دیکھنا ان کا جبریل کو اور قول شیطان نہ ہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استغامت کا مشیت ایزدی پر۔

سورة انفطار کی تفسیر

سورہ انفطار میں آثار قیامت سے مذکور ہے، پھٹنا آسمان کا جھڑ پڑنا تاروں کا، جانادریاؤں کا اٹھنا مردوں کا خطاب انسان کو اور حال اس کی پیدائش کا، شکایت قیامت کی تکذیب کی، بیان کرنا گناہ کا تبین کا، وعدہ نعیم ابرار کے لیے اور وعید جحیم قبار کے لیے، کل مختار ہونا اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن۔

سورة مطففين کی تفسیر

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اس کے دل میں پڑ جاتا ہے پھر جہاں وہ اس نے چھوڑ دیا اور استغفار کی اور بیزار ہوا اس کے دل کی صیقل ہو گئی اور اگر پھر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑھ گئی یہاں تک کہ سارے دل پر چھا گئی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس آیت میں کہ چھا گئی

وَمِنْ سُورَةِ وَبِئْسَ لِلْمُطَفِّينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً مَكَتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءً فَإِذَا هُوَ تَزَعٌ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُغِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى يَغْلُوَ قَلْبُهُ وَهُوَ السَّرَانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ كَلَامَ بِلِّرَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ هـ

ان کے دلوں پر جو وہ کرتے تھے۔

marfat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُونَ فِي التَّوَشُّعِ إِلَى انْصَافِ إِذْ فِيهِمْ -

ابن عمر نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کھڑے ہوں گے لوگ پسینے میں آدھے کانوں تک۔

ف: روایت کی ہم سے ہمارے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے ابن عوان سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں یوم یقوم جس دن کھڑے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا اپنے کھڑے ہوں گے آدھے کانوں تک پسینے میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورہ لطیف میں خرابی کیل و وزن میں کمی کرنے کی اور بیان سجدین اور علیین کا، خرابی مکذبان قیامت کی اور مقتد و اشم ہونا ان کا اور اساطیر اولین کتنا کافروں کا قرآن کو اور محبوب ہونا پروردگار سے اور وعدہ نعیم اور اسانک اور تازگی اور حقیق مختوم کا ابرار کے لیے جواز غبطہ کا امور آخرت میں ہنسنا اور اشارے کرتا محرموں کا مومنوں سے اور سنسنا مومنوں کا کافروں پر قیامت کے دن

وَ مِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمَاوُ السَّقَّتْ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قَلْبُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَاكَ وَتَعَالَى يَقُولُ تَمَامًا مِنْ أُمَّتِي كِتَابَهُ يَمِينُهُ إِلَى قَوْلِهِ يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرُضُ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس سے پوچھو کچھ کی گئی حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کی اسے رسول اللہ کے اللہ تو فرماتا ہے کہ جس کو دہتے ہاتھ میں کتاب ملے اس کا حساب آسانی سے ہوگا آپ نے فرمایا وہ حساب نہیں ہے وہ تو فقط نیکیوں کا پیش کر دینا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن ابان اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے انہوں نے ابو یوسف سے انہوں نے ابن ابی بلیک سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قَلْبُهُ

انس بن سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا حساب ہوا عذاب میں پڑا۔

یہ حدیث غریب ہے قنادہ کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو قنادہ کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے۔

سورۃ الشقاق: سورہ الشقاق میں قیامت کے احوال کا مذکور ہے آسمانوں کا پھٹنا اور زمین کا اپنے خزانوں کو ڈال دینا اور خالی ہو جانا قیامت میں خطاب انسان کو اور بیان اس کی سعی اور کوشش کا، اصحاب یمن اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے والوں کے اور انکار کرنا ان کا سجدہ سے وقت قرآن سننے کے عذاب کافروں کا اور ثواب صالحوں کا۔

سورہ بروج کی تفسیر

وَ مِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْكُوْفُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَالْيَوْمِ الْمَشْهُودِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
 وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَقْتَلْنَا مِنْهُ
 فِيهِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا قَبْلًا مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ
 إِلَّا اسْتَجَبَ اللَّهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِينُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا
 آعَاذَ اللَّهِ مِنْهُ -

یوم الموعود قیامت کا دن ہے اور یوم المشہود عرفہ کا اور شاہد جمعہ کا
 اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسی دن میں جو افضل ہو میرے
 سے اس میں ایک کھڑی ہے کہ مومن جو اچھی دُعا کرنے سے
 اللہ سے قبول کرتا ہے وہ اور میں سے پناہ مانگتا ہے اس
 سے پناہ دیتا ہے -

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں یحییٰ بن سعید
 وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے ان کے حافظہ کے سبب سے اور روایت کی ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے موسیٰ بن عبیدہ سے
 روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں فران بن تمام اسدی سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے اسناد سے مانند اس کے اور موسیٰ بن عبیدہ زیدی
 کی کنیت ابو عبد الرزاق ہے اور کلام کیا ہے اس میں یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ان کے حافظہ کی طرف سے -

روایت ہے صہیب سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی
 نماز پڑھ چکے آہستہ کچھ چپکتے اور بعضوں نے کہا ہمیں کے معنی ہونٹ ہلانا
 گویا وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں نے عرض کی اسے رسول اللہ کے جب
 آپ عصر پڑھ چکے ہیں آہستہ ہونٹ ہلاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک
 نبی کو عجب ہوا اپنی امت کی کثرت کا اور اپنے دل میں کہا ان سے
 کون مقابلہ کر سکتا ہے اللہ نے اس پر وحی بھیجی کہ ان کو اختیار دیں کہ
 میں ان کو ہلاک کروں یا ان پر کوئی دشمن مسلط کروں پھر انہوں نے طاقت
 کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر موت بھیجی تو ان میں سے ایک
 دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ حدیث
 بیان کرتے تو اس کے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ ایک
 بادشاہ تھا اور اس کا ایک کاہن تھا کہ وہ انہیں خبریں دیتا تھا پھر اس
 کاہن نے کہا میرے لیے ایک ہوشیار لڑکا تجویز کرو راوی کو شک ہے
 کہ فرما کہا یا فطنا لقتنا تو میں اس کو اپنا یہ علم سکھا دوں اس لیے کہ اگر
 میں مر جاؤں تو یہ علم تم میں سے اٹھ جائے اور تم میں کوئی اس کا معلم
 نہ رہے پھر ان لوگوں نے ایسا لڑکا تجویز کیا اور اس کو کہا کہ ہر روز
 اس کے پاس حاضر ہو کر سے اور آیا جایا کر سے وہ آنے جانے لگا اور

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَصَلَى الْعَصْرَ هَمَسَ وَالْهَمْسُ فِي قَوْلِ الْكُفْرَانِ
 تَحْرُكُ شَفْتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ فَيَقِيلُ لَهُ إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِذْ أَصَلَيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ إِنَّ نَبِيَّاتٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
 كَانَتْ أَعْجَبَ بِأُمَّتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُومُ لِمَوْلَايَ فَأَوْحَى اللَّهُ
 إِلَيْهِ أَنْ خَيْرُهُمْ بَيْنَ أَنْ أَسْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ
 أَسْلَطَ عَلَيْهِمْ عَذَابِي فَأَخَارُوا وَالثَّقَمَةُ تَسْلَطُ عَلَيْهِمْ
 الْمَوْتُ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا قَالَ وَكَانَ
 إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ
 الْأَخِيرِ قَالَ كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ وَكَانَ يَدْعُو الْكَاهِنَ
 الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْفَهُنَّ لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انظُرُوا
 لِي غَلَامًا فَهَمَّا أَوْ قَالَ فَطِنًا لَقِنَا فَعَلِمَهُ عَلَيْنِي
 هَذَا يَا قِيَّيْ أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ
 وَلَا يَكُونُ فِيكُمْ مَنْ يُعَلِّمُهُ قَالَ فَتَنظُرُوا اللَّهَ عَلَى مَا
 وَصَفَ فَأَمْرُوهَ أَنْ يَخْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنُ وَأَنْ يَخْتَلِفَ
 إِلَيْهِ فَيَجْعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغَلَا
 مِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعَهُ أَحْسِبُ أَنْ يَخْضُرَ

حدیث میں کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ عبادت خانوں کے لوگ ان دنوں مسلمان تھے سو وہ لڑکا جب ادھر سے جاتا اس راہب سے دین کی باتیں پوچھتا یہاں تک کہ اس نے خبر دی کہ میں اللہ کو پوجتا ہوں سو وہ لڑکا راہب کے پاس دیر لگانے لگا اور کاہن کے پاس دیر میں جاتا کاہن نے اس کے گھر والوں کو کہا بھیا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا ہے کہ اب میرے پاس نہ آئے گا سو لڑکے نے راہب کو خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے تو کہنا گھر میں تھا اور جب گھر والے پوچھیں تو کہنا کاہن کے پاس تھا غرض وہ لڑکا اسی میں تھا کہ ایک دن ایک جماعت پر گزرا کہ ان کو کسی جانور نے روک رکھا تھا، بعضوں نے کہا وہ شیر تھا اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا اے اللہ راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو میں تجھ سے پاتا ہوں کہ اس کو قتل کروں یہ کہہ کر پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا لوگوں نے پوچھا کہ کس نے مارا جنہوں نے دیکھا تھا کہا اس لڑکے نے لوگ گھبرائے اور کہنے لگے اس نے ایسا علم سیکھا کہ کسی کو نہیں، یہ بات ایک اندھے نے سنی اور اس نے کہا اگر مجھے آنکھیں مل جائیں تو بہت کچھ دوں اس نے کہا میں تجھ سے کچھ نہیں لیتا مگر جب تجھے آنکھیں ہو جائیں تو اس پر ایمان لاؤں گے آنکھیں دیں اس نے کہا اچھا اس لڑکے نے دعا کی اور یہ بتایا ہو گیا اور ایمان لایا اور اس کی خبر بادشاہ کو پہنچی اس نے ان تمام کو بلایا اور کہا میں تم سب کو ایک نئی نئی طرح سے ماروں گا پھر راہب کو آڑے سے چروا ڈالا اور اندھے کو اور طرح مروا ڈالا اور لڑکے کے لیے حکم کیا اس کو فلاتے پہاڑ پر لے جاؤ اور اس کی چوٹی پر سے پھینک دو سو اس کو اس پہاڑ پر لے گئے اور جب وہاں پہنچے جہاں سے گرانا چاہتے تھے وہ خود گرنے لگے یہاں تک کہ کوئی ان میں کا نہ رہا ہوا لڑکے کے اور پھر وہ لوٹ کر بادشاہ کے حکم دیا کہ اس کو دریا میں

الصَّوَامِعِ كَأَنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ مُّسْلِمِينَ قَالَ نَجْعَلُ الْغُلَامَ
يَسْأَلُ ذِيكَ الرَّاهِبَ كَمَا سَرَّ بِهِ فَلَمْ يَسْأَلْ بِهِ
عَنِّي خَيْرَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا عَبَدْتُ اللَّهَ قَالَ نَجْعَلُ الْغُلَامَ
يَسْأَلُكَ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُطِئُ عَلَى الْكَاهِنِ فَأَسْأَلَ
الْكَاهِنَ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ أَنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِي
فَأَخْبَرَ الْغُلَامَ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ
إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ آئِينَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ أَهْلِي
وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلِكَ آئِينَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ
عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ
بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيرَةٍ قَدْ عَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تِلْكَ الدَّابَّةُ اسْدَأْ قَالَ فَآخَذَ الْغُلَامُ
حَجْرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي كَاتِمٌ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا
فَأَسْأَلُكَ أَنْ أَتُكِّدَهُ ثُمَّ رَمَى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ
النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ وَقَالُوا
قَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عَلِمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ قَالَ
فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنَّ أَنْتَ وَمَا دَتَ بَصَرِي
فَلَنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا أُرِيدُ مِنْكَ هَذَا وَلَكِنِّي
أَمَا آئِينَ إِنَّ مَرَجِعَ إِلَيْكَ بَصَرِي أَتُؤْمِنُ بِالَّذِي
رَأَىكَ عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ
بَصَرَهُ فَآمَنَ الْأَعْمَى فَبَلَغَ الْمَلِكُ أَمْرَهُمْ فَبَعَثَ
إِلَيْهِمْ فَاتَى بِهِمْ فَقَالَ لَا قُتِلَتْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ
تَقْلَةً لِأَقْتُلَ بِهَا صَاحِبِيَةَ فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَاتْرَجِلِ
الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوَضِعَ الْمُنْشَأُ عَلَى مَفْرَقِ أَحَدِهَا
فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقَتْلَةِ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ
بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا
فَأَلْقُوهُ مِنْ تَرَأْسِهِ فَانْطَلِقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ
الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ

لے جا کر ڈبو دو اسے دریا میں لے گئے اور اللہ نے اس کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور اسے بچا لیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے کبھی نہ مار سکے گا جب تک باندھ کر تیر نہ مارے اور تیر مارتے وقت یہ کہے کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا معبود ہے، عرض اس نے اسے باندھ کر تیر لانا اور کہا بسم اللہ ربت هذا الغلام اور اس لڑکے نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھ لیا جب تیر لگا اور مر گیا اور لوگ بول اٹھے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسی کو نہ تھا ہم اسی کے معبود پر ایمان لائے تب لوگوں نے بادشاہ سے کہا تو تین ہی شخصوں کی مخالفت سے گھبراتا تھا لے یہ سارا عالم تیرل مخالف بن گیا۔ پھر اس نے بڑی بڑی کھایاں کھدوائیں اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگا دی اور لوگوں کو جمع کیا اور کہا جو اپنے نئے دین سے پھرے اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دیں گے پھر مومنوں کو کھائیوں میں ڈالتے لگا۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے کھائیوں والے کہ آگ تھی بہت ایندھن والی یہاں تک کہ عزیز الجمید تک پہنچے اور لڑکا تو دفن کر دیا گیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کی نعش عمر بن خطاب کے زمانہ میں نکلی تھی اور وہ انگلی اپنی کنپٹی پر رکھے ہوئے تھا جیسے قتل کے وقت رکھی تھی۔

أَمْ أَدْعَاةُ يُبْقُوا مِنْهُ مَجْلُوعَاتٍ مَا فَعَلْنَا مِنْ
ذَلِكَ الْعَجِبِ وَيَسْتَدْرِكُونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ
مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجِعَ فَأَمَرَ بِهِنَّ الْمَلِكُ
أَنْ يُنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوهُنَّ فِيهِ فَنُطْلِقَ
بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَفَرَّقَ اللَّهُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ وَ
أَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِي حَتَّى
تَصْلُبَنِي وَتُؤْمِنَنِي لَوْ تَقُولُ إِذْ رَأَيْتَنِي
بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ
فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا
الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَاهُ عَلَى صُدْغَيْهِ
حِينَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ
هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ يَا تَأْتِي تَوْمِينُ
بِرَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ اجْزَعْتَ
أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةً فَهَذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ تَدَا
خَانُوكَ قَالَ فَخَدَّ أَحَدُودًا ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا
الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَهَّمَ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ رَجِعَ
عَنْ دِينِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ أَتَيْنَاهُ
فِي هَذِهِ النَّارِ فَيَجْعَلُ يُلْقِيهِمْ فِي نَارِكَ الْأَخْذُودِ
قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ قِتْلٌ أَمْ حَابِ
الْأَخْذُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوُقُودِ حَتَّى يَلْغَى
الْعَزِيزُ الْعَمِيدُ - قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ
فَأَتَتْهُ رُفَيْتٌ قَالَ فَيَدُكُمُ آتَتْهُ أُخْرَاةٌ فِي رَأْسِ
عَمْرَيْنِ الْغَطَابِ وَأُصْبَعُهُ عَلَى صُدْغَيْهِ
كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قَتِلَ -

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

خاتمہ سورہ بروج میں قسم ہے یوم موعود اور شاہد و مشہود کی اور قسط ہے اصحاب اخذود کا اور اوصاف حمیدہ اس
تعالیٰ کے اور وعید عذاب حریق کی ان کے لیے صفت اس

کی جیسے شدت لٹیش اور ابداء اور اعادہ اور مغفرت اور دود و صاحب عرش اور فعال و مرید ہونا اس کا اور تکذیب نمود و فرعون کی اور اطالہ اس تعالیٰ کا اور عالم سے اور لوح محفوظ میں ہونا قرآن کا۔

سُورَةُ اَعْلٰی

سورہ اعلیٰ میں حکم اس تعالیٰ کی تسبیح کا اور پیدائش انسان وغیرہ کا بیان اور وعدہ نبی کو ایسا پڑھانے کا کہ کبھی نہ بھولے حکم و عظم نصیحت کا وعدہ فلاح کا اہل تزکیہ کے لیے خیریت اور بقاء آخرت کا

وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَانِ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا هَذَا عَضُّوا مِثْقَالَ دِمَاءٍ هُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِعَقِبَاءٍ حَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ إِثْمًا أَنْتَ مَذَكِّرٌ لَنْتَسْتَعِيذُ بِهِمْ بِصَيْطِرٍ

تفسیر سورہ غاشیہ
جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ قتل کروں لوگوں کو یہاں تک کہ وہ کہیں کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے پھر جب وہ یہ کہتے لگیں بچایا انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو اور حساب ان کا اللہ پر ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی امانت مذکر یعنی نصیحت کرنا والا ہے تو ان پر کچھ داروغہ نہیں۔

ت: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ غاشیہ میں دوزخیوں کا کھانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیوں کی نعمتیں اور نہریں اور تخت اور صراحیاں اور تکیے اور مسندیں وغیرہ اور پیدائش اونٹ کی اور بلندی سماء کی اور لقب جبال کا اور بچھانا زمین کا اور داروغہ نہ ہونا نبی کا بدول پیر اور وعید عذاب کی کافروں کے لیے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ عَنِ الشُّعْبِ وَالْوَشْرِ قَالَ هِيَ الصَّلَاةُ يَعْضُّهَا شُفْعٌ وَبَعْضُهَا وَشْرٌ

تفسیر سورہ والفجر
عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ حفت اور طاق کیا ہے آپ نے فرمایا نماز میں ہیں کہ بعض حفت ہیں اور بعض طاق۔

ت: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قتادہ کی روایت سے اور روایت کیا اس کو خالد بن قیس نے ہی قتادہ خاتمہ: سورہ فجر میں قسم فجر کی اور دس راتوں کی اور شفع اور وتر کی اور ذکر عباد اور ان کی عمارتوں کا اور نمود اور ان کے مکانوں کا اور فرعون اور اس کی میخوں کا اور حال انسان کی آزمائش کا نعمت اور تنگی میں اور شکایت عدم اکرام یتیم اور عدم اطعام مساکین اور آثار قیامت کے اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لیے۔

سُورَةُ الْبَلَدِ

سورہ البلد میں قسم مکہ کی اور والد اور ولد کی اور پیدا ہونا انسان کا تکلیفوں میں اور فخر کرنا اس کا ہلاک مال پر اور بیان آنکھ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنے کی

تفسیر سورہ والشمس

عبداللہ بن زبیر نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک دن کہ وہ ذکر کرتے تھے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا اور جس نے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں تھیں اور پڑھا آپ نے اذا نبعت اشقاها اور فرمایا اٹھا اس کے مارنے کو ایک شخص شریک بد ذات زبردست قوت والا اپنی قوم میں مثل اپنی زبیر کے پھر سنا میں نے آپ کو کہ ذکر کرتے تھے عورتوں کا اور فرمایا کیوں کوڑے مارے کوئی تم میں کا اپنی عورت کو غلام کی طرح اور شاید کہ وہ اس کے ساتھ سوئے آخر دن میں پھر نصیحت کی ان کو کہ نہ ہنسو گوزیر اور کیوں ہنسنا ہے کوئی تم میں کا اس پر جو آپ کرتا ہے

وَمِنْ سُورَةِ وَالشَّمْسِ وَخُفَاهَا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ كُرُ الشَّقَاةِ وَالَّذِي عَقَرَهَا إِذَا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لِمَارِحٍ مَارِعٌ عَزِيزٌ مُنِيعٌ فِي رَافِعِهِ مِثْلُ أَبِي تَرَامَعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذُكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ إِلَى مَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ فِي جِلْدِ امْرَأَتِهِ جِلْدَ الْعَبْدِ وَنَعْلَهُ أَنْ يُفْنِجَ جَعَامِنِ أَخِرِ يَوْمِهِ فَتَالَ ثُمَّ وَعَظْتُهُمْ فِي ضِعْفِهِمْ مِنَ الضَّرِيطَةِ فَقَالَ إِلَى مَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَا يَفْعَلُ -

ت: یہ حدیث سن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ سورہ والشمس میں مذکور ہے قسم شمس و قمر و نهار و لیل وغیرہ کی اور علاج اہل تزکیہ کی اور محرومی اہل ضلال کی اور تکذیب ثمود کی اور عقرب ناقہ کا اور ہلاک قوم کا۔

سورہ واللیل کی تفسیر

حضرت علی نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ایک لکڑی تھی کہ اس سے زمین کو کریدتے تھے پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں کہ جس کا ٹھکانا لکھانہ ہو (یعنی دفن میں یا جنت میں) سو لوگوں نے کہا اسے رسول اللہ کے ہم بھروسہ کیوں نہ کریں اپنے گھر پر جو نیکی والا ہوگا اس سے اچھا معاملہ کیا جاوے گا اور جو ہر ایک سے بُرا معاملہ ہوگا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرو تو ہر ایک پر آسان ہے وہی جس کے لیے وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اس کے لیے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اس کے لیے بدی آسان ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَأَعْطَى مَن آتَى سِرِّي سِرِّي

وَمِنْ سُورَةِ وَاللَّيْلِ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَانِ تَوَّابِي ابْتِغَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ وَمَعَهُ عُوذِيَّتُكَ بِهِيَ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُوقَسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدَاخِلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَسْجِلُ عَلَى كِتَابِنَا مِمَّنْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَهَوَّوْا بِعَمَلٍ لِلْسَّعَادَةِ وَمِمَّنْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاةِ فَإِنَّ الشَّقَاةَ يَا نَبِيَّ مَيْسِرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاةِ ثُمَّ قَدَّمَ فَا مَنَّا مَن آتَى سِرِّي وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى نَسْنِي سِرِّي مَن آتَى سِرِّي وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى نَسْنِي سِرِّي وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى نَسْنِي سِرِّي -

فتاویٰ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ سورہ واللیل میں مذکور ہے قسم لیل و نهار وغیرہ کی، وعدہ آسانی کا سخی اور متقی کے لیے اور وعید عسر کی بخیل کے لیے، کام میں نہ آتا مگر بیان قرآن کے مال کا تحویل شقی اور کذب قرآن کی اور نجات سخی اور مزکی کی قبول نہ ہوتی عمل کا بغیر اخلاص کے۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالضُّحَىٰ

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَدَمِيتُ إِصْبَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ قَالَ وَابْتَطَأَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيلُ فَقَالَ الْمُسْرِكُونَ قَدْ وَدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى

سورہ والضحیٰ کی تفسیر

جندبؓ نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک غار میں سوخون نکل آیا آپ کی انگلی میں (یعنی کسی صدمہ سے) سو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے تجھ سے خون نکلا خدا کی راہ میں جو تجھ کو پہنچا راوی نے کہا اور دیر تک نہ آئے ان کے پاس جبریلؑ تو مشرکوں نے کہا محمد چھوڑ دیتے گئے اللہ نے اس پر یہ آیت اناری ما وودعک یعنی نہیں چھوڑ دیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا۔

فتاویٰ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شیعہ اور ثوری نے اسود سے جو بیٹے ہیں تیس کے۔

خاتمہ سورہ والضحیٰ میں قسم ہے ضحیٰ کی اور رات اس کہ کہ خدا نے نبیؐ کو چھوڑ نہیں دیا اور آخرت نبیؐ کی دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ ان کے راضی کر دینے کا اور احسان جتنا رابو بیت اور ہایت اور غنا کا اور ان پر اور نبیؐ تیمم کے قہر سے اور سائل کے حیرت سے اور نعمت الہی کے بیان کرنے کا حکم۔

سورہ الم نشرح کی تفسیر

انس بن مالک سے روایت کی جو ان کے ایک آدمی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بیت اللہ کے پاس کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ میں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ دو شخص اور اس کے ساتھ تھے اور میرے پاس ایک طشت لائے کہ جس میں زرم تھا اور میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ سعید نے کہا میں نے تناد سے پوچھا کہاں تک انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زرم سے دھویا پھر وہیں رکھ دیا اور ایمان و حکمت سے بھر دیا اور اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْمَنْشُورِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ مَالِكِ بْنِ مَعْصُومَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عَمِدَا الْبَيْتِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْبَيْتَانِ إِذْ مَعَتْ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدُ بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ فَأَتَيْتُ بِطِيسٍ مَيِّتًا ذَهَبَ فِيهَا مَاؤٌ مَرَّمْتُهُ فَشَرَحْتُ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ تَتَادَا قُلْتُ لَا نَسِي مَا لَيْتِي قَالَ إِنْ أَسْقِلَ بَطْنِي قَالَ فَاسْتَحْرَجَ قَلْبِي فَعَسَلَ قَلْبِي بِمَاءٍ عَرْمَقًا ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حَشَىٰ إِيَّانَا ثُمَّ وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

فتاویٰ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابو ذرؓ سے روایت ہے۔ متوجم شرح صدر مقدم ہے معراج کا اس کے بقدر راوی نے ذکر کیا معراج کا اور تفسیر اس کی کتب میں مذکور ہے۔

خاتمہ اور اس سورہ میں نبی کے شرح صدر کا بیان اور بوجہ آمار نے اور ذکر ملتد ہونے کا بیان اور حکم پر دنگا کی طرف

رجوع ہونے کا مذکور ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالتِّينِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ
وَالتِّينِ وَالزُّزْيُونَ فَقَدْ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْعَالَمِينَ
فَلْيَقُلْ بَلَىٰ وَآنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ -

سورہ والتین کی تفسیر

ابو ہریرہ کہتے تھے جو پڑھے التین اور پڑھے اَلتِّينِ اللهُ
بِأَحْكَمِ الْعَالَمِينَ تو چاہیے کہ کہے وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ سے آخر تک
یعنی میں اس پر گواہ ہوں۔

وہ یہ حدیث اس اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابو ہریرہ سے روایت کرتا ہے اس کا نام نہیں کیا گیا۔
خاتمہ اور اس سورہ میں قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور بلدائین کی اور بیان ہے انسان کی
پیدائش کا اور اسفل السافلین کا اور احکم الحاکمین ہونا رب العالمین کا۔

سُورَةُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدُهُ انْتِزَاعِيَّةٌ قَالَ
قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَيْسَ بِرَأْيِكَ مُعْتَدًا يُصَلِّي لِأَطَانٍ عَلَى
عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُو فَعَلَّ
لَا خَدَّيْهِ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا -

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَبَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ
عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ
عَنْ هَذَا فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَجْرَكَ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا يَمْنَانَا أَلَمْ
مِنِّي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فُلَيْدَعُ نَادِيَهُ
سَنَدُهُ انْتِزَاعِيَّةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْ دَعَا
نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ سَرَابِيئَةُ اللَّهِ -

ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا سَنَدُهُ انْتِزَاعِيَّةٌ یعنی
بلا میں گے ہم دوزخ کے فرشتوں کو کہا انہوں نے کہ ابو جہل بولا اگر
میں محمد کو نماز پڑھتے دیکھوں تو اس کی گردن لاتوں سے روندوں
آپ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اس کو دیکھتے ہی پکڑ لیں
ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور
ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا کیا میں
کو اس سے منع نہیں کرتا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا پھر
حضرت نماز تمام کر چکے اس کو جھڑکا اور ابو جہل بولا تو جانتا ہے
کس کے ہمنشین مجھ سے زیادہ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت
اتاری کہ وہ اپنے ہمنشین کو بلائے ہم دوزخ کے فرشتے بلا
ہیں ابن عباس نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ اپنے ہمنشینوں کو
تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کو پکڑ لیتے۔

وہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ سورہ اترا میں مذکور ہے رب کے نام سے قرأت کرنے کا اور انسان کی پیدائش
کا اور قلم کا بیان اور تعویب نماز کے مانع پر اور تحریص ہدی پر اور کافروں پر فرشتوں کے بلا
کا بیان اور حکم سجدہ کا۔

سُورَةُ الْقَدْرِ

عَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ
إِلَى الْعَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَالَعَ مَعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَدَتْ
وُجُوهُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَا تُؤْتِنِي رَحِمَكَ اللَّهُ
فَاتَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّيَ بِنِي أُمِّيَّةَ
عَلَى مَنْبَرِهِ فَسَأَلَ لَهْ ذَلِكَ فَزَلَّتْ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ
الْكُوفَةَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِي نَهْرًا فِي الْعَبْتَةِ وَزَلَّتْ
إِنَّا أَنْزَلْنَاكَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا كَيْدُهُ
الْقَدْرِ كَيْدُهُ الْقَدْرِ مِنْ حَيْثُ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ يَمْلِكُهَا
بَعْدَ لَكِ بَنُو أُمِّيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا
فَأَذَاهِيَ أَلْفِ شَهْرِ لَا تَزِيدُ يَوْمًا وَ لَا تَنْقُصُ -

یوسف بن سعد نے کہا ایک شخص حسن بن علی کے پاس کھڑا ہوا
بعد اس کے کہ امام حسن بیعت کر چکے تھے معاویہ سے اور اس نے
کہا تو نے مؤمنوں کے منہ میں کالک لگادی آپ نے فرمایا تو مجھ پر
الزام نہ رکھ اللہ تجھ پر رحمت کرے پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو نبی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپ کو یوں لگا اللہ نے
یہ آیت اتاری انا اعطیناک الکوفہ اے محمد ہم نے تجھ کو کوفہ دی
اور کوفہ سے مراد نہر ہے حبت کی اور یہ آیت اتاری انا انزلناہ
فی لیلۃ القدر، یعنی ہم نے اتارا قرآن شب قدر میں اور تو
کیا جانے شب قدر کیسی ہے شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے
کہ سلطنت کریں گے اس میں بعد تیرے نبی امیہ اے محمد قاسم

نے کہا ہم نے ان کے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایک دن کم نہ زیادہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے اور بعضوں نے کہا روایت
ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن مازن سے اور قاسم بن خداقی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن نے ان کو ثقہ
کہا اور یوسف بن سعید ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

متوجہ اس شخص کو امام حسن رضی اللہ عنہ کا بیعت کر لینا ناگوار گذرا اور مسلمانوں کی جو حضرت امام کی امامت کے مؤید تھے
سیکی جاتی حالانکہ اس بیعت سے بڑا انسداد فساد ہوا اور ہزاروں مسلمانوں کی جان بچ گئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے
کہ میں اس بیعت میں مجبور ہوں کہ منظور الہی یہی ہے کہ ان لوگوں کی سلطنت ہزار ماہ تک رہے گی اللہ تعالیٰ نے
سورہ قدر میں اس کی خبر دی۔

زر بن حبیش کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ
عبداللہ بن مسعود تمہارے بھائی کہتے ہیں کہ جو سال بھر جاگے شب قدر
پائے ابی نے کہا اللہ ابو عبدالرحمن کو بخشے اور یہ کنیت ہے عبداللہ
کی، وہ جانتے ہیں کہ آخر کی دس تار بجوں میں رمضان کی شب قدر
ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اسی
پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں پھر ابی قسم کھاتے تھے بغیر استناد کے کہ وہ
ستائیسویں رات ہے میں نے کہا کس طرح کہتے ہو تم اسے ابو اللہ
انہوں نے کہا اس نشان کے سبب سے جس کی خبر دی ہم کو رسول خدا

عَنْ زُرَّارِ بْنِ حَبِيشٍ يَقُولُ قُلْتُ لِأَبِي
بْنِ كَعْبٍ إِنَّ أَخَاكَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ
يُقِمُّ الْعَوْلَ يُعِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَقِفُ اللَّهُ لِأَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمَ أَكْفَاهُ فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ
مِنْ أَرْمَضَانَ وَإِنَّمَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَ لَيْلَةُ
أَسَاكَ أَنْ لَا يَبْكِلَ النَّاسُ ثُمَّ خَلَفَ لَا يَسْتَشْنِي
إِنَّمَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا شَيْخِ
تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْأَيْتِ النَّبِيِّ

اَنْخَبَتَا نَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ
 يَا لَعَلَّمَتَرَانِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعًا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اس کی صبح کو نکلتا ہے اور اس میں
 شعاع نہیں ہوتی۔

خاتمہ سورہ القدر میں نزول قرآن کا شب قدر میں اور بہتر ہونا اس کا ہزار ہینے کی راتوں سے اور نزول ملائکہ و روح
 مذکور ہے۔

سُورَةُ لَمَّ يَكُنْ

عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُفْلِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَسِيْبَ
 بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَحِبُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَالِجِ اِبْرَاهِيْمَ
 مختار بن مفلح نے کہا میں نے انس بن مالک کو کہتے
 تھے کہ کہا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے تمام مخلوق
 سے بہتر آپ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
 خاتمہ سورہ لم یکن میں مذکور ہے، ضرورت نبی کے آنے کی اور صحت مطہرہ کے اترنے کی اور خبر سے اہل کتاب
 کے متفرق ہونے کی بعد آنے کی دلیل کے اور امر اخلاص اور خفیقت کا ادا قامت صلوات اور ایثار کوۃ کا و عید تار جہنم کی
 کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لیے اور شر البریہ ہونا ان کا اور خیر البریہ ہونا مومنین صالحین کا اور وعدہ جنت اور فضلے
 الہی کا ان کے لیے۔

سُورَةُ اِذَا زُلْزِلَتْ

عَنِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْاَيَةُ يَوْمَئِذٍ
 نَجَّيْتُكُمْ اَخْبَارًا هَا قَالَ اَكْتَدُّنَّ مَا اَخْبَارًا هَا
 قَالُوْا اللّٰهُ وَمَا سُوْلُكَ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَخْبَارًا هَا
 اَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَمَلٍ اَوْ اَمْتٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى
 خَلْفِهَا هَا تَقُوْلُ عَمِلَ كَذَا اَوْ كَذَا اَقْلَمُ هَا اَخْبَارًا هَا
 ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
 پڑھی اس دن بیان کرے گی یعنی زمین اپنی خبریں فرمایا آپ
 تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں لوگوں نے کہا اللہ اور رسول
 اس کا خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا خبریں اس کی یہ ہیں کہ گواہ
 دے گی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اس کے عملوں کی جو اس
 نے اس کی پیٹھ پر کہتے ہیں کہے گی اس نے نکلنے دن ایسا

کیا ہے یہی اس کی خبریں ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

خاتمہ اس سورت میں زلزلہ زمین کا مذکور ہے اور باہر ڈال دینا اس کا اپنے ذہنیوں کو اور تعجب انسان
 اس پر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اس کا خیر و شر سے۔

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ

سورۃ العادیات میں مذکور ہے قسم ایک جماعت ملائکہ کی یا غازیوں کے گھوڑوں کی اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور محبت مال کی اور غفلت اس کی لہذا سے۔

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

سورۃ القارعة میں تحویف قیامت سے اور پراگندگی لوگوں کی اس دن اور اڑنا پہاڑوں کا اس دن اور جزا و سزا عملوں کی مذکور ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْهٰكِمِ التَّكْوِيْنِ

عبداللہ بن شخیر نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ الہکم التکاشو پڑھتے تھے پھر فرمایا آپ نے کہ بیٹا آدم کا کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچھ نہیں ہے مگر جو صدقہ دیا تو نے اور جاری کر دیا یا کھایا تو نے اور فنا کر دیا یا پہنا تو نے اور پھانسا کر دیا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى ابْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ وَوَجَدَهُ يَتْلُو الْهٰكِمَ التَّكْوِيْنَ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَا لِي وَمَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَنْدَيْتَ أَوْ لَبَيْتَ فَأَبَيْتَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو عذاب قبر میں شک تھا یہاں تک کہ اتری الہکم التکاشو۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشْكُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى تَرَكْتُ الْهٰكِمَ التَّكْوِيْنَ۔

ف: ابو کریب نے اپنی سند میں کہا روایت ہے عمرو بن قیس سے انہوں نے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے منہال سے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

زبیر بن عوامؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری تشریح کرتے تھے کہ پھر پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے عرض کی زبیر نے کہ اے رسول اللہ کے کوئی نعمت کا ہم سے سوال ہوگا ہمارے پاس پاس سوال کجور اور پانی کے اور کیا ہے آپ نے فرمایا یہ اب ہوگا۔

عَنْ زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ لَمَّا تَرَكْتُ تَشْرِيْحَ الْهٰكِمِ التَّكْوِيْنَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ ابْنُ آدَمَ مَا لِي وَمَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَنْدَيْتَ أَوْ لَبَيْتَ فَأَبَيْتَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

یہ اب ہوگا کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ نعمتیں اب تم کو ملیں گی اور بڑے بڑے ملک فتح ہوں گے اور تم آرام و راحت میں ہو جاؤ گے۔ دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی وقت بندہ پر ایسا نہیں کہ ہزاروں نعمتیں اس منعم حقیقی کی موجود نہ ہوں صحت اور تندرستی اور سمع و بصر کتنی بڑی نعمتیں ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ
الآيَةُ لَمْ تَسْتَلِكْ يَوْمَئِذٍ مِنَ النَّعِيمِ قَالَ النَّاسُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ أَيِّ النَّعِيمِ نُسْأَلُ وَإِنَّمَا هُمَا
الْأَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسَيُؤْتِنَا عَلَى
عَوَاتِقِنَا قَالَ إِنِّي ذَلِكُ سَيُكُونُ -

ابو ہریرہ نے کہا جب یہ آیت اتری لُتْسَالُ یعنی سوال ہوگا
تم سے نعمتوں کا لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کس نعمت
کا سوال ہم سے ہوگا، ہماری یہی دو چیزیں ہیں کعبور اور پانچ اور
دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلواریں ہمارے دوش پر آپ نے
فرمایا یہ ضرور ہوگا یعنی نعمتوں کا ملنا یا سوال۔

ف: حدیث ابن عبیینہ کی جو محمد بن عمرو سے مروی ہے (یعنی جو اس سے اوپر گزری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے
اس حدیث سے اس لیے سفیان بن عیینہ زیادہ یاد رکھنے والے اور بہت صحیح تر ہیں از روئے حدیث کے ابو بکر بن عیاش سے
ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے جس
چیز کا سوال ہوگا بندے سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اس سے
کہا جائے گا کیا ہم نے تیرا بدن درست نہ رکھا اور تجھے ٹھنڈے
پانی سے سیر نہ کیا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ضحاک عبدالرحمن کے بیٹے ہیں وہ عزر ب کے اور ان کو ابن عزم بھی کہتے ہیں۔
خاتمہ: اس سورت میں بیان ہے، انسان کی غفلت کا اور اس کے طلب مال کا اور قیامت میں نعمتوں سے سوال ہوگا

سُورَةُ الْعَصْرِ

سورہ عصر میں قسم ہے عصر کی اور خضران میں ہونا ہر انسان کا سوائے صالحین صابریں کے۔

سُورَةُ الْهُمَرَةِ

سورہ ہمزہ میں شکایت ہے ہر غیبت کرنے والے طعن کرنے والے اور بخیل کی اور وعید حطمہ کی اس کے لیے اور
جھانکتا دوزخ کی آگ کا دلوں پر اور بند ہونا اس کا ساتھ ستونوں کے۔

سُورَةُ فِيلٍ

سورہ فیل میں مذکور ہے قصہ اصحاب فیل کا

سُورَةُ قُرَيْشٍ

سورہ قریش میں کوچ کرنا ان کا گرمی اور جاڑے میں اور امر رب کعبہ کی عبادت کا اور تمنن امن مکہ کے ساتھ۔

سُورَةُ مَا عُونِ

سورہ ما عون میں مذمت مکذب یوم الدین کی اور دو کرنا اس کا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اس
کا مسکین کے کھانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنے والوں کی اور ریاکاروں کی اور جو مانگے کی چیز

سُورَةُ الْكُوشِ

عَنْ أَنَسٍ إِذَا أُعْطِينَاكَ الْكُوشَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ تَهْرٌ فِي
الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَيْتُ تَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قِيَابُ التُّوْءِ
قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوشُ
الَّذِي أُعْطَاكَهُ اللَّهُ

انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوشہ کی تفسیر میں روایت کی کہ آپ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت میں اور فرمایا آپ نے دیکھی میں نے ایک نہر جنت میں کہ اس کے دونوں طرف خمیے تھے موتی کے میں نے کہا اسے جبریلؑ یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوشہ ہے جو اللہ نے تمہیں دی ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَسَيْرُنِي الْجَنَّةَ إِذْ عُرِضَ لِي تَهْرٌ حَافَتَاهُ قِيَابُ التُّوْءِ قُلْتُ لِلْمَلِكِ مَا هَذَا قَالَ هَذَا الْكُوشُ الَّذِي أُعْطَاكَهُ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى طِينِهِ فَاسْتَحْرَجَ مِنْهَا شَمْرًا فَعَثَّ لِي سِدْرًا لَمْ يَلْمَسْهُ قِرَائِتُ عِنْدَهَا نُورًا عَظِيمًا

انسؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چلا جاتا تھا جنت میں کہ پہنچا ایک نہر پر کہ اس کے دونوں طرف خمیے تھے موتی کے میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوشہ ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے پھر انہوں نے ہاتھ ڈالا اور اس کی مٹی نکالی تو وہ مشک لگتی پھر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہیٰ اور میں نے اس پر ایک بڑا نور دیکھا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کئی سندوں سے انس سے مروی ہوئی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُوشُ تَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدَّرِّ وَالْيَا قُوتُ تَرْبِيَةِ الطَّيِّبِ مِنَ الْمَسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ

عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوشہ ایک نہر ہے جنت میں کنارے اس کے دونوں طرف سونے کے ہیں اور پانی اس کا موتی اور یا قوت پر بہتا ہے مٹی اس کی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اس کا شہد سے زیادہ بیٹھا برف سے زیادہ سفید۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ : اس صورت میں بیان ہے کوشہ کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے حضرتؓ کے دشمن کی۔

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

سورہ کافرون میں بیان ہے کہ کافروں کا معبود اور ہے اور مسلمانوں کا اور۔

وَمِنْ سُورَةِ الْاِخْلَاصِ

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہم سے بنیان کیجئے اللہ نے آماری قتل ہوا اللہ یعنی کہہ وہ اللہ کیسا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا ہو نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہو اس لیے کہ جو کسی سے پیدا ہوگا ضرور مرے گا اور جو مرے گا اس کا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ نہ مرے گا اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی کفو ہے کہا راوی نے یعنی اس کے مشابہ اور برابر کوئی نہیں اور نہ اس کے مثل کوئی چیز ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْشَبَ لَنَا
نَسَبًا قَالُوا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ وَالْقَمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَ
لَمْ يُولَدْ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُؤَلَّدُ إِلَّا سَيُّوْتُ
وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوتُ إِلَّا سَيُّوْرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ
لَا يَمُوتُ وَلَا يُورَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
أَحَدٌ قَالَ كَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيهُهُ وَلَا عَدْلٌ وَ
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَكَرَ إِلَهُهُمْ فَقَالُوا انْشَبَ لَنَا نَسَبًا
قَالَ فَاتَاهُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ
السُّورَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كَذَلِكَ نَحْوُهُ وَلَمْ
يَلِدْ كَرُفِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ۔

ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا مشرکوں کے معبودوں کا تو انہوں نے کہا تو میان کر نسب اپنے معبود کا جبرئیل آئے اور یہ سورت لائے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی بن کعب کا۔

ف یہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابی سعد کی روایت سے (یعنی جو اوپر گزری) اور ابو سعد کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہیں میسر کے۔
خاتمہ۔ اس سورت میں مذکور ہے احادیث اور صمدیت اور تنزیہ اس تعالیٰ کی والد و ولد اور کفو سے۔

سُورَةُ الْمُعَوِّذَاتَيْنِ

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھا اور فرمایا اے عائشہ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتھ اس لیے کہ یہی غاسق ہے (یعنی اندھیرا کرنے والا)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ
سُتَعِيْدِي يَا اللَّهُ مِنْ شَرِّ هَذَا فَإِنَّ هَذَا
هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ۔
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلَهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ -
 فَايَةُ حَدِيثٍ حَسَنٌ بَعْدَ صَحِيحٍ هُوَ -

عقبہ بن عامر جعفی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند آیتیں ایسی اتاری ہیں کہ ان کا مثل کسی نے نہ دیکھا۔ کُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر سورت تک اور کُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر سورت تک۔

معوذتین میں امرے تعوذ کا فلق میں مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس میں مذکور ہے ربوبیت اور مالکیت اور الوہیت اس تعالیٰ کی اور امرے تعوذ کا خناس کے دوسواں سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کی ہر ہر سورت کی یعون الملک الوہاب وبنصر العزیز التواب والحمد للہ علی ذالک۔

بَابُ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمِدَ اللَّهُ بِأَذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلَى أَوْلِيكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَأَةٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ رَجِعَ إِلَى رَبِّهِ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّتُهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ وَيَا آدَمُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرْتَهُمَا سِتَّتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكَلْنَا يَدِي رَبِّي يَمِينًا مَبَارَكَةً ثُمَّ سَبَطَهَا فَاذْأَفِيهَا آدَمُ وَذَرِيَّتُكَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هُوَ قَالَ هُوَ لَوْلَا ذَرِيَّتُكَ قَادَا كَلُّ الْإِنْسَانِ مَكْتُوبٌ عُمُرًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَادَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَأِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرًا أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زَادَهُ فِي عُمُرِهِ قَالَ ذَلِكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ قَالَ أَيْ رَبِّ قَاتِي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُورِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَلِكَ قَالَ ثُمَّ اسْكُنِ الْجَنَّةَ

ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا اللہ نے آدم کو بنایا اور ان میں روح پھونکی ان کو چھینک آئی اور کہا الحمد للہ پھر اللہ کی تعریف کی اس کے حکم سے پھر اس کے رب نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اے آدم جا تو ان فرشتوں کی طرف جو بیٹھے ہوئے ہیں اور ان سے کہہ السلام علیکم انہوں نے جواب دیا آدم کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر لوٹے وہ اپنے رب کی طرف اور فرمایا رب نے یہ تیری دعا ہے اور تیری اولاد کی آپس میں اس میں رہے بندگی اور گورنشات کا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مہیاں بند کر کے کہ ان میں سے جسے چاہے تو اختیار کر آدم نے کہا اختیار کیا میں نے داہنا ہاتھ اپنے رب کا اور دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں برکت والے پھر اس مہٹی کو کھولا تو اس میں تمثال تھے آدم اور اس کی اولاد کے پوچھا آدم نے کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے اور ہر ایک کی عمر دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھی ہوئی تھی اس میں ایک مرد تھا نہایت روشن چہرہ آدم نے کہا یہ کون ہے اسے پروردگار ارشاد ہوا یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور میں اس کی عمر چالیس برس لکھی ہے آدم نے کہا یا اللہ اس کی عمر زیادہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اتنی ہی لکھی ہے انہوں نے عرض کی کہ خداوند

میں نے اپنی عمر سے اس کو ساٹھ برس دیتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت پھر وہ جنت میں رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے اور وہ اپنی عمر گنتے تھے پھر جب ملک الموت آئے تو آدم نے کہا تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار برس کی ہے انہوں نے کہا بے شک لیکن تم نے ساٹھ برس داؤد کو دیتے ہیں پھر وہ منکر ہو گئے اور ان کی اولاد بھی منکر ہونے لگی،

اور بھول گئے آدم اور بھولنے لگی ان کی اولاد، فرمایا آپ نے اس دن سے حکم ہوا عقود کے لکھنے کا اور گواہ ہونے کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ابو ہریرہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ابن بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جھکی پڑتی تھی تو پہاڑوں کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تھامے رہو پس وہ ٹھہر گئے۔ تب فرشتوں کو تعجب آیا پہاڑوں کی مصیبتوں سے اور عرض کی انہوں نے اے پروردگار کوئی چیز تیری مخلوق میں پہاڑ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں لو ہا، عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں لوہے سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں پانی عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں پانی عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں ہوا، عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں ہوا سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں وہ آدمی جو صدقہ دے اس طرح کہ داہنے ہاتھ سے دے اور بائیں ہاتھ کو خیر نہ ہو۔

كَلَّمَ اللَّهُ نوحًا لما هبط منها فكان آدم ربيعا
ففسه قال فاما ملك الموت فقال له ادم
ان جعلت قد كتبت لي الف سنة قال بلى ولكنك
جئت لابنك داود ستين سنة فجعدا فجعدت
دمريته ونسي فتسيت دمرتته قال فمن
يومئذ امر بالكتاب والشهود.

اور بھول گئے آدم اور بھولنے لگی ان کی اولاد، فرمایا آپ نے اس دن سے حکم ہوا عقود کے لکھنے کا اور گواہ ہونے کا۔

باب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الارض جعلت تبيد فخلق الجبال فقال بها عليها فاستقرت فعجبت الملائكة من شدة الجبال فقلوا يا رب هل من خلقك شيء اشد من الجبال قال نعم الحديد فقلوا يا رب هل من خلقك شيء اشد من الحديد قال نعم النار فقلوا يا رب هل من خلقك شيء اشد من النار قال نعم الماء فقلوا يا رب هل من خلقك شيء اشد من الماء قال نعم الريح فقلوا يا رب هل من خلقك شيء اشد من الريح قال نعم ابن آدم تصدق بصدقته

یومئذ امر بالكتاب والشهود۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اس سند سے یہ آخر تفسیر ہے۔

أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں دعاؤں کے بیان میں جو ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب دعا کی فضیلت

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا سے زیادہ بزرگ نہیں۔

وہ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر عمران قطان کی روایت سے، روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے عمران قطان سے مانند اس کے۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دعا مغز ہے عبادت کا۔

وہ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی لہیعہ کی روایت سے۔

نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا یہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت وقال ربکم یعنی فسر

تمہارے رب نے پکارو مجھ کو قبول کرو گائیں تمہاری پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

وہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ منصور اور اعمش نے ذر سے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ذر کی روایت سے۔

باب دوسرا اسی بیان میں

ابو ہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کیا اللہ اس پر غصہ ہوگا۔

وہ اور روایت کی وکیع نے کئی لوگوں سے انہوں نے ابی الیخ سے یہ حدیث اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے

باب ذکر کی فضیلت میں

عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم بہت ہو گئے سو مجھے بتائیے ایسی چیز کیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہو کر دعا قبول فرمائیے؟

ابن نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کے ذکر سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدَّعَاءِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدَّعَاءِ -

بَابٌ مِمَّا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّعَاءُ مَتْرُ الْعِبَادَةِ -

عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ -

بَابٌ مِنْهُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ -

بَابٌ مِمَّا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ ذِكْرُكُمْ فِي شَيْءٍ

اللَّهُ إِنَّ شَرَّائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ ذِكْرُكُمْ فِي شَيْءٍ

أَتَشَبَّهْتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِمَّنْ ذَكَرَ اللَّهَ -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مِنْهُ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرِينَ اللَّهُ كَثِيرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَ الْعَاذِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْضَرِبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالشَّرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ ذِمًّا لَكَانَ الذَّاكِرِينَ اللَّهُ كَثِيرًا أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً.

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر درج کی روایت سے۔

بَابُ مِنْهُ عَنْ أَبِي الذَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتَبْتُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَذْكَعَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَذَقَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرِكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرِكُمْ مِمَّنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضَرَّبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضَرَّبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذَكَرَ اللَّهُ قَالَ مَعَاذُ نَبِيِّ جَبَلٍ مَا شِئْتُ أَنْجِي مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خیر دلوں میں تم کو سب عملوں سے بہتر کام کی اور نہایت پاکیزہ کی اپنے مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنے والا تمہارے درجوں کو اور بہتر تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تم کو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گزندیں ماروان کی اور وہ گزندیں ماریں تمہاری انہوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا معاذ بن جبل نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الہی سے بڑھ کر نہیں

ف روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبد اللہ بن سعید سے مثل اس کے اس اسناد سے اور روایت کی بعضوں نے ان سے، اور

اسے مرسل کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ فَيَذَكُرُونَ اللَّهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَذَكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَقَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ.

بَابُ مَجْلِسِ ذِكْرِ كِي فَضِيلَتِ فِي

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہیں کہ یاد کرتی ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور اترتی ہے ان پر تسکین اور یاد کرتا ہے ان کو اللہ اپنے پاس والوں (یعنی فرشتوں کے آگے)

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ marfat.com

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَرَّمَ مَعَاوِيَةَ
إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُعَلِّسُكُمْ قَالُوا اجْلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ
قَالَ اللَّهُ مَا أَجَلِسُكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا فَإِنَّ اللَّهَ مَا أَجَلَسْنَا
إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمَّا اسْتَخْلَفْتُكُمْ تَقَمَّتْ لَكُمْ وَمَا
كَانَ أَحَدًا يَمْنُرُ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عِنْدَهُ مِنِّي أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى خَلْقٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا
يُعَلِّسُكُمْ قَالُوا اجْلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا
هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ عَيْنَابِهِ فَقَالَ اللَّهُ مَا أَجَلِسُكُمْ
إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا إِنِّي
لَمَّا اسْتَخْلَفْتُكُمْ لِيُقَمَّتْ لَكُمْ إِنَّهُ أَتَانِي جِبْرَائِيلُ وَ
أَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ -

ابو سعید خدری نے کہا کہ معاویہ مسجد میں آئے اور لوگوں سے کہا
تم کیوں بیٹھے ہو، انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ معاویہ نے کہا
اسی لئے بیٹھے ہو، انہوں نے کہا اسی لیے قسم ہے اللہ کی معاویہ نے
کہا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں دی کہ تم جھوٹے ہو اور میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بہت کم روایت کرتا ہوں (یعنی بسبب
احتیاط کے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے یاروں کے
حلقہ پر اور فرمایا تم کیوں بیٹھے ہو، انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے
ہیں اور تعریف کرتے ہیں اس کی کہ ہدایت کی ہم کو طرف اسلام کے اور
احسان کیا ہم پر، فرمایا آپ نے قسم ہے اللہ کی کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو
انہوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ فرمایا آپ نے میں
نے تم کو قسم نہیں دی اس لیے کہ تم پر گمان ہے جھوٹ کا، آگاہ ہو کہ
آئے میرے پاس جبرائیل اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا فخر بیان کرتا

ہے فرشتوں پر (یعنی فرماتا ہے کہ کیا اچھے بندے ہیں میرے)

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو نعامة سعدي کا نام عمرو بن عيسى ہے اور

ابو عثمان نهدی کا نام عبد الرحمن ابن مل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ
يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ تَرَةً فَإِنْ شَاءَ
عَذَابَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غُفِرَ لَهُمْ -

باب جس جلسہ میں ذکر نہ ہو اس کی مذمت میں
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی مجلس ایسی نہیں کہ لوگ اس میں بیٹھ کر نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ
درود پڑھیں اپنے نبی پر مگر ہو جائے گی ان پر حسرت اور نقصان
اگر چاہے اللہ عذاب کرے ان کو چاہے معاف کرے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے بواسطہ ابو ہریرہ رض کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے۔

باب دعا کی اجابت کے بیان میں

جابر رض نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
کہ فرماتے تھے کہ کوئی ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ
دیتا ہے اس کو وہی چیز یا دور کر دیتا ہے اس کے برابر کوئی برابر
جب تک کسی گناہ یا ناکامی کے لیے دعا نہ کرے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ تَبَدَّلَ دَعَاؤُهُ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ
مَا سَأَلَ أَوْ دَعَتْ عَنْهُ مِنَ السُّؤْرِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ
أَوْ تَطِيعَةٍ تَحِبُّهُ -

ف اس باب میں ابو سعید اور جابر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ -

یہ حدیث غریب ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ -

یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی علی مدینی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ -

وہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور ہی کا نام عبد اللہ ہے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ -
عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ -

وہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور ابو قطن کا نام عمرو بن شمیم ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الرَّيْدِيِّ عِنْدَ الدُّعَاءِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطُمَا حَتَّى يَسْتَمَّ بِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرَوْهُمَا حَتَّى يَسْتَمَّ بِمَا وَجْهَهُ -

وہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن عیسیٰ کی روایت سے اس نے اکیلے روایت کیا اس کو اور وہ قبیل الحدیث میں اور روایت کی ان سے کئی شخصوں نے اور خنظلہ بن ابی سفیان حمجی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَعْجَلُ فِي دُعَائِهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعْوَتَ فَلَمْ

یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی علی مدینی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش تھے کہ قبول کرے اللہ اس کی دعائیں سختیوں اور تکلیفوں میں تو بہت دعا کرے راحت میں۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سب ذکروں میں افضل ہے لا الہ الا اللہ اور سب دعاؤں میں افضل ہے الحمد للہ۔

یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی علی مدینی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو۔

اس کو مگر یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور ہی کا نام عبد اللہ ہے باب اس بیان میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو یاد کر کے اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور ابو قطن کا نام عمرو بن شمیم ہے۔ پہلے اپنے لیے دعا کرنے میں محتاجی اپنی اور بے پروائی اللہ کی بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔

باب دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں عمر بن خطاب نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے نہ امارتے ان کو جب تک پھر نہ لیتے اپنے منہ پر اور محمد بن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہا نہ لٹاتے ان کو جب تک پھر نہ لیتے اپنے منہ پر۔

یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن عیسیٰ کی روایت سے اس نے اکیلے روایت کیا اس کو اور وہ قبیل الحدیث میں اور روایت کی ان سے کئی شخصوں نے اور خنظلہ بن ابی سفیان حمجی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

يُسْتَجَابُ لِي -

اور یہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبیدہ کا نام سعد ہے اور وہ عبدالرحمن بن ازہر کے مولیٰ ہیں اور عبدالرحمن بن عوف کا مولیٰ بھی کہتے ہیں اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

باب صبح اور شام کی دعائیں

عثمان بن عفان کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح اور شام یہ دعا پڑھے اور پھر کوئی چیز اسے ضرر کرے بسم سے عظیم تک تین بار یعنی صبح کی ہم نے یا شام کی اللہ کے نام سے کہ ضرر نہیں کرتی اس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ آسمان اور نہ زمین میں اور وہ سننے والا ہے جاننے والا اور ابان جو راوی حدیث ہیں ان کو فالج تھا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تھا ان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اس سے کہا تو کیوں دیکھتا ہے (یعنی تعجب سے) آگاہ ہو کہ جو حدیث میں نے تجھ سے بیان کی وہ اسی طرح ہے و لیکن میں نے جس دن فالج ہوا یہ دعا نہ پڑھی کہ اللہ تعالیٰ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسَى
عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ
كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ
مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهُ شَيْءٌ وَكَانَ
أَبَانٌ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ فَالِجٌ فَعَبَلَ الرَّجُلُ بِنَظَرِهِ
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانٌ مَا نَنْظُرُ أَمَّا إِنْ الْحَدِيثُ كَمَا
حَدَّثْتَنِي وَلَكِنْ لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُعْنِيَ اللَّهُ
عَلَى قَدَرِهِ

اپنی تقدیر کا حکم مجھ پر جاری کرے (یعنی میں اس کی قضا پر راضی ہوں)

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

تو ابان نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کرے شام کو رخصت سے نبی تک اللہ پر حق ہے اللہ راضی کر دے اس کو۔ اور معنی دعا کے یہ ہیں راضی ہوا میں اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَبِطَ يُسْبِي رَضِيَتْ بِاللهِ رِيَاءًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِعَهْدِ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِيَهُ -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عبداللہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی فرماتے امسینا سے عذاب القبر تک یعنی شام کی ہم نے اور شام کی ملک نے اللہ کے حکم سے سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہیں سوا اس کے، اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا راوی کہتا ہے خیال ہے مجھے کہ فرمایا اسی کے لئے ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتری اس بات کی اور بہتری اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں پرانی سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسِينَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ بِنَدْوِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَرَأَيْتَ قَالَ لَهُ الْمَلِكُ وَكَانَ الْعَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْكُسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

هَذَا ابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا
أَصْبَحَ الْمَلِكُ بِتِلْكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ -

رات کی اور برائی سے اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور
برائی سے بڑھاپے کی اور پناہ مانگتا ہوں میں دوزخ کے عذاب سے
اور اس میں امسینا کی جگہ اصبحنا کہتے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابن
ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یاروں
کو سکھاتے کہ صبح کو کہا کرو اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے حکم
کے ساتھ صبح کی ہم نے اور تیرے ہی حکم کے ساتھ شام کی ہم
نے اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی حکم سے مریں
گے ہم اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے۔ اور جب شام ہو تو کہے یا
اللہ تیرے ہی حکم سے صبح کی تھی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے زندہ ہیں
اور مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

سعدی سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَخَذَكُمْ
مَلِيْقُكَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ
أَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَ إِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى
مَلِيْقُكَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ
أَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَ إِلَيْكَ النُّشُورُ -

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابٌ مِنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
لِرَسُولِ اللَّهِ مُرِنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا
أَمْسَيْتُ قُلِ اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْقَهُ أَشْهَدُ
بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ
شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهِ قَالَ قُلُهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَ
إِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجِعَكَ -

اور جب اپنے بچھونے پر جائے تو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ مِنْهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِلَّا أَذُكَ عَلَى سَيِّدِ
سْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي
تَاعِبُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوؤُكَ بِبِعْتِكَ
وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ كَرِهْتِ

ابو ہریرہ نے کہا ابو بکر نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے
ایسی چیز بتائیے کہ میں اس کو صبح کو اور شام کو پڑھا کروں آپ نے
فرمایا کہا کرو تم اللہم سے شکر کہ تم یعنی یا اللہ جاننے والے چھپی اور
کھلی کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے پالنے والے ہر
چیز کے اور مالک اس کے گواہ ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے
پناہ مانگتا ہوں میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور
شرکت سے انتہی فرمایا آپ نے پڑھ لیا کر تو یہ دعا صبح کو اور شام

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ان سے کہ بتا دوں میں تم کو سرور سب استغفاروں کی اللہم
سے الا انت تک یعنی یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہیں
سوا تیرے تو ہی نے مجھے بنایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے
اقرار اور وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک میرے سے ہو سکتا ہے پناہ
مانگتا ہوں ساتھ تیرے اپنے کاموں کے شر سے اقرار کرتا ہوں میں
تیرے احسانوں کا جو مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں

يُسِيئُ نَوَاقِي عَلَيهِ قَدْرٌ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا وَجِبَتْ
لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَكُونُ لَهَا حِينَ يُصِيبُهُ نَوَاقِي عَلَيهِ قَدْرٌ
قَبْلَ أَنْ يُسِيئَ إِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

کہ پڑھے اس کو صبح کو اور آوے اس کو موت شام سے پہلے مگر واجب ہوگی اس کے لئے جنت۔

اسو بخش دے تو گناہ میرے کوئی گناہوں کا بخشے گا نہیں مگر
انتہی کوئی بندہ ایسا نہیں کہ یہ دعا شام کو پڑھے اور اسے موت آوے
صبح کے قبل مگر واجب ہوگی اس کے لئے جنت اور کوئی ایسا نہیں

ف اور اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن ابرہہ اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن

ہے غریب ہے اس سند سے اور عبد العزیز بن ابی حازم زہد کے بیٹے ہیں۔

باب بچھونے کی دعاؤں کے بیان میں

براہ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ان سے کہ بتادوں میں تجھے ایسے چند لکھے کہ پڑھا کرے تو
ان کو اپنے بچھونے پر یعنی سوتے وقت، پھر اگر تو اس رات میں
مر جائے تو مرے تو اسلام پر اور اگر صبح کرے اور پائی تو نے خیر
کہہ تو اللہ تم سے ارسلت تک یعنی یا اللہ سو نہی میں نے جان اپنی تجھ
کو اور متوجہ ہوا میں طرف تیری اور سو نہی میں نے اپنا کام تیرے
تیس خوشی اور ڈر سے اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف
نہ کہیں پناہ کی جگہ ہے نہ ٹھکانہ ہے، تجھ سے بھاگ کر سو تیرے
ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے آماری اور تیرے نبی پر جو تو
نے بھیجا۔ براہ بن عازب نے کہا میں نے کہا یعنی نبیک الذی ارسلت
کی جگہ ورسولک الذی ارسلت تو حضرت نے اپنے میری چھاتی میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا إِذَا
أُوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ
عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ لَهَيْبَتٍ وَقَدْ أَصْبَحْتَ
خَيْرًا تَقُولُ اللَّهُمَّ أَسَلْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ
وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً
إِلَيْكَ وَالْجِبَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَتَجًا مِنْكَ
إِلَّا إِلَيْكَ أَمِنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ
الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ
فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهِ
فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث بروایت
کئی سندوں سے مروی ہے اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے سعد سے انہوں نے بروایت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے اسی کی مانند مگر اس نے یہ کہا کہ جب آئے تو اپنے بچھونے پر اور تو ووضو سے ہو یعنی باوضو یہ دعا پڑھ۔
رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب تم میں کوئی داہنے کروٹ پر لیٹ کر کہے اللہم سے
برسولک تک اور اس رات میں مر جائے تو داخل ہو جنت میں یعنی
اللہ سپردگی میں نے اپنی جان تجھ کو اور متوجہ کیا میں نے اپنا
تیری طرف اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف اور سو نہی
نے اپنا کام تجھ کو، نہیں ہے جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اضْطَجَع أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسَلْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي
إِلَيْكَ وَالْجِبَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا
مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَوْ مِمَّنْ بِكِتَابِكَ وَبِرَسُولِكَ فَإِنْ
مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

کرتے تین بار۔

بَلِّغْ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

متوجہ اس حدیث میں تقدیم و تاخیر کی ہے راوی نے، مراد یہی ہے کہ پہلے قرآن پڑھتے پھر چھو نکلتے اور ہاتھ سے بدن پر ملتے

فروہ بن نوفل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ

اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز سکھائیے کہ میں اس کو کہا کروں جب

اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپ نے فرمایا پڑھا کر قل یا ایہا الکفرون

اس لئے کہ اس میں نجات ہے شرک سے، شعبہ نے کہا ابی اسحاق کبھی

کہتے کہ پڑھا ایک بار اور کبھی ایک بار کا لفظ نہ کہتے۔

بَابُ مِنْهُ عَنْ فَرْدَا بْنِ نُوفَلٍ أَنَّهُ آتَى

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي

شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَدْبَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ اقْرَأْ أَقْلُ يَا أَيُّهَا

الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا

يَقُولُ مَرَّةً وَ أَحْيَانًا لَا يَقُولُهَا۔

ف روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے اسریل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے

فروہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث سابق کے اور یہ

روایت صحیح تر ہے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے نوفل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے مانند اس کی۔ اور یہ روایت اشہبہ اور اصح ہے شعبہ کی روایت سے اور مضطرب ہوئے ہیں اصحاب ابی اسحاق کے اس حدیث میں۔ اور

مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے روایت کی ہے عبدالرحمن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے اور عبدالرحمن بھائی ہیں فروہ بن نوفل کے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آتِ تَزْيِيلَ السُّجْدَةِ وَ تَبَارَكَ

جابر رض نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے جب تک سورہ

تشریل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے۔

ف ایسے ہی روایت کی ثوری اور کئی لوگوں نے یہ حدیث لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے، انہوں نے جابر رض سے انہوں نے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہا زہیر نے ابی الزبیر سے کہ سنی ہے تم نے یہ حدیث جابر

سے انہوں نے کہا نہیں سنی میں نے جابر رض سے، میں نے سنی ہے صفوان سے یا ابن صفوان سے اور روایت کی شبابہ نے مغیرہ سے انہوں

نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رض سے حدیث لیث کی مانند۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ التَّوْحِيدَ وَ بِنِي إِسْرَائِيلَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ وہ سورہ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے۔

ف خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمن بن زیاد کے اور ان کو سماع ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سنا ہے ان سے حماد بن زید نے۔

عَنْ عُرْبَانَ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ السُّبْحَاتِ وَيَقُولُ

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوتے

نہ تھے جب تک کہ وہ سورتیں نہ پڑھ لیتے جن کے سرے پر سُبْحُ یا سُبْحُ

یا سبحان ہے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیتوں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَاةَ
بَنَاتِ أَوْسٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ مَا كَانَتْ سُورَةُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا أَنْ نَقُولَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْأَمْرَ لَكَ عَمْرٍاءُ
الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ
وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا تَعَلَّمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعَلَّمُ وَ
أَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعَلَّمُ إِنَّكَ أَنْتَ عِلْمُ الْغُيُوبِ
قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ بِمُضِجَةٍ يَقْرَأُ سُورَةَ مَثَبِ
كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكَ فَلَا يَقْرِبُهُ شَيْءٌ
يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْتَبَ مَتَى هَبَ -

بنی حنظلہ کے ایک مرنے کہا میں شداون اوس کے ساتھ سفر
میں تھا تو انہوں نے کہا میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم کہیں اللہ سے علام الغیوب
تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے مضبوطی کام کی اور نچلی ہدایت
کی اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر تیری نعمت کا اور خوبی تیری عبادت کی۔
اور مانگتا ہوں تجھ سے زبان سچی اور دل چمکا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ
سے اس چیز کے شر سے جسے تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں تجھ سے خیر
اس چیز کی جسے تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے ان
گناہوں کی جسے تو جانتا ہے تو چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے انتہی
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اپنے
بستر پر جائے اور ایک سورت اللہ کی کتاب کی پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ
مقرر کرتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ کہ نہیں آتی اس کے
نزدیک ایسی کوئی چیز جو اسے ستائے یہاں تک کہ وہ جاگے جب جاگے۔
ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابو العلاء کا نام یزید ہے اور وہ عبد اللہ کے بیٹے ہیں اور وہ شیخ کے۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابو العلاء کا نام یزید ہے اور وہ عبد اللہ کے بیٹے ہیں اور وہ شیخ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ

عِنْدَ الْمَنَامِ -

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَّتُ إِلَى فَاطِمَةَ مَجَلَّ بِيَدَيْهَا
مِنَ الطَّحِينِ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكَ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا
فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنَ الْخَادِمِ إِذَا
أَخَذْتُمْ مَضْجِعَكُمْ تَقُولانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالثَّلَاثِينَ
وَالثَّلَاثِينَ مِنَ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ وَفِي الْحَدِيثِ
قِصَّةٌ -

باب سوتے وقت تسبیح و تکبیر و تحمید کے بیان میں

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ شکایت کی ان
سے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی چکی پیسنے
کے سبب سے سو کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ کاش تم جاتیں اپنے باپ کے پاس
اور ان سے ایک غلام مانگتیں (سو وہ گئیں حضرت کے پاس اور مانگتا
آپ سے غلام) اور آپ نے فرمایا میں بتا دوں تم کو ایسی چیز کہ خادم سے
بہتر ہے تمہارے لیے جب تم دونوں اپنے بچوں پر جاؤ تو کہا کرو
تیس تیس بار الحمد للہ اور تیس تیس بار اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

تیس تیس بار الحمد للہ اور تیس تیس بار سبحان اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو مَجَلَّ بِيَدَيْهَا فَاَمَّا هَا بِالتَّسْبِيحِ
وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئیں اور شکایت کی اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی تو سکھائی ان کو آپ
فرمایا میں بتا دوں تم کو ایسی چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے جب تم دونوں اپنے بچوں پر جاؤ تو کہا کرو
تیس تیس بار الحمد للہ اور تیس تیس بار سبحان اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

marfat.com

بَابُ قِيَامِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُغْنِيهِمَا وَحَلُّ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ الْأَوْهَامَا يُسِيرُ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِنَّ قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَعْتِدُ عَشْرًا وَيُكْتَبُ لَهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَامَا آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بَيِّنَةٌ قَالَ قَتَلَكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُؤُوسُ مِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجِعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكْتَبُ لَكَ مِائَةٌ قَتَلَكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُؤُوسُ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ مِنَ اللَّيْلِ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ سَبِّحَهُ قَالُوا كَيْفَ لَا نُغْنِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَوْ أَذْكَرُ كَذَا حَتَّى يَنْفِتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجِعِهِ فَلَا يَزَالُ يُزِمُّهُ حَتَّى يَنَامَ -

عبداللہ بن عمرو نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان ان پر ہمیشگی کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جوان پر عمل کرے وہ بہت چھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار، کہا روکی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپ نے کہ ڈیڑھ سو میں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار میں میزان میں (اور یہ ایک خصلت ہوئی) اور جب جاوے تو اپنے بچھونے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ کہے سو بار یعنی اللہ اکبر چونتیس بار اور دونوں تئیس بار سو یہ سو ہوں گی زبان پر اور ہزار ہوں گی میزان میں، پھر کون تم میں کرات اور دن ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے (یعنی اگر اتنی بھی برائیاں کرے معاف ہو جائیں)۔ عرض کی صحابہ رہنے کہ کیوں ہمیشگی کریں ہم اس پر پھر فرمایا آپ نے کہ شیطان تمہارے ایک کے پاس آتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے۔ پس شیطان کہتا ہے یاد کر تو فلاں چیز کو، یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ چکتا ہے، اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (یعنی جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) اور

پھر آتا ہے شیطان جب وہ اپنے بستر پر جاتا ہے پھر اسے تھکتا ہے یہاں تک کہ سو جاتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث محققاً، اور اس باب میں زید بن ثابت اور انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْبِخَ -

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سبحان اللہ انگلیوں پر گنتے تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اعمش کی روایت سے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعْقِبَاتٌ لَا يُغْنِيَنَّ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَعْتِدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ -

کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ چیزیں نماز کے پیچھے پڑھنے کی ایسی ہیں کہ ان کا کہنے والا محروم نہیں رہتا سبحان اللہ کہے تو ہر نماز کے بعد تئیس بار اور الحمد للہ کہے تو تئیس بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور مرفوع نہ کی۔ اور

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَزَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزَّةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَمَّنَا ثُمَّ صَلَّى قَبِلَتْ مَلُوتُهُ -

باب رات کے جاگنے کی دعا میں

عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا الہ الا اللہ سے الا باللہ تک یعنی کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے ایسا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے۔ اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی طرف سے پھر کہے رب اغفر لی یعنی یا اللہ مجھے بخش دے یا یہ فرمایا آپ نے کہ پھر دعا کرے قبول ہو جاتی ہے دعا اس کی پھر اگر سہت کی اور وضو کیا اور نماز پڑھی، قبول ہوئی نماز اس کی۔
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے مسلم بن عمرو سے کہا مسلمہ نے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے۔

بَابُ مِنْهُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ نِ الْأَسْلَمِيِّ

قَالَ كُنْتُ أَيْتُ عِنْدَ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَيْتُهُ وَضُوءَهُ فَأَسْعَهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْعَهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

ربیعہ بن کعبؓ اسلمی نے کہا میں رات کو سوتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس اور دیتا میں آپ کو وضو کا پانی پھر بہت دیر تک سنتا رہتا تھا رات کو کہ آپ فرماتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بڑی دیر تک رات کو فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مِنْهُ عَنْ حُنَيْفَةَ بْنِ أَبِي سَابِثٍ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَفْسِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَ إِلَيْهِ الشُّكُورُ -

حنیفہ بن میثانؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سونے کا، فرماتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے نام سے مروں گا میں اور تیرے ہی نام سے جیوں گا میں اور جب جاگتے فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے اللہ کو جس نے زندہ کیا میری ذات کو بعد اس کے کہ مارا اس کو اور اسی کی طرف ہے پھر جانا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا أَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَاةِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

باب تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کے بیان میں

عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے فرماتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے ہی سب تعریف ہے کوہی روشنی ہے آسمانوں کی یعنی رونق ہے اور زمین

وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ دَلْفِ
 الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ
 أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَبِقَوْلِكَ حَقُّ الْجَنَّةِ
 حَقٌّ وَ النَّارِ حَقٌّ وَ السَّاعَةِ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ اسْتَلْتُ
 وَ بِكَ أَمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أُنْبِتُ وَ بِكَ
 خَاصَمْتُ وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَأَنْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ
 وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو قائم کرنے والا ہے آسمانوں کا اور
 زمین کا اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو پالنے والا ہے آسمانوں
 کا اور زمین کا اور جو لوگ ان میں ہیں تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا
 ملنا سچا ہے اور حجت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا
 التبتیرے ہی لیے اسلام لایا میں اور تیرے اوپر ایمان لایا میں اور تجھ پر
 توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے اور تیرے واسطے
 لڑا اور تجھی کو حاکم بنایا میں نے سو بخش دے جو آگے بھجے میں نے گناہ
 اور جو پیچھے کئے اور جو چھپائے اور جو کھولے تو ہی مجھ سے میرا نہیں کوئی معبود سوا تیرے -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے -

يَا رَبِّ قِنْدَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلَةَ
 حَيْثُ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 رَحْمَةً مِمَّنْ عِنْدَكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي وَ تَجْمَعُ بِهَا
 أَمْرِي وَ تَكْمُلُ بِهَا شَعْيِي وَ تُصَلِّحُ بِهَا غَائِبِي وَ تَرْفَعُ
 بِهَا شَاهِدِي وَ تُزَكِّي بِهَا عَمَلِي وَ تُلْهِمُنِي بِهَا رَشِيدِي
 وَ تُرَدُّ بِهَا أَلْفَتِي وَ تَعْمِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اللَّهُمَّ
 أَعْطِنِي إِيْمَانًا وَ يَقِينًا لَيْسَ بَعْدَ كُفْرٍ وَ رَحْمَةً أَنَا
 بِهَا شَرَفْتُ كَمَا أَمْتِكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَائِ وَ نُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَ عَيْشَ
 السُّعْدَاءِ وَ التَّصَرُّعَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أُنزِلُ بِكَ
 حَاجَتِي وَ إِنِّي قَصُورَ إِي وَ ضَعْفَ عَمَلِي إِنْ تَقَرَّرْتُ إِلَى
 رَحْمَتِكَ فَاسْئَلْكَ يَا قَاهِنِي الْأُمُورِ يَا سَائِلِي الْقُدُودِ
 كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ إِنْ تُجِيرُنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ
 وَ مِنْ دَعْوَةِ الشُّبُورِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ اللَّهُمَّ مَا قَصَرَ
 سَهْرِي رَأَيْتُ وَ لَمْ تَبْلُغْ نَيْتِي وَ لَمْ تَبْلُغْ مَسْئَلَتِي مِنْ
 عَمَلِي وَ عَدَّتْ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرًا أَنْتَ مُعْطِيهِ إِحْدَا
 نَ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ نَيْدًا وَ أَسْأَلُكَ بِرُحْمَتِكَ

ابن عباس نے کہا کہ سنائیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
 تھے جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے رات کو (یعنی بعد تہجد کے) اللہم انی
 اسالک سے آخر تک یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے
 پاس کی کہ راہ پر آجائے اس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جائے میری اور
 جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی سے اور سنور جائے اس کی برکت سے
 میرا غائب اور بلند ہو جائے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جائے اس
 کے سبب میرا عمل اور سکھلا دے مجھے اس سے سیدھی راہ اور جمع کر دے
 تو اس سے میرے چہتیوں کو اور بچا تو اس سے مجھے ہر برائی سے یا اللہ
 دے ہم کو ایمان اور یقین ایسا کہ نہ ہو اس کے بعد کفر اور دے ایسی رحمت
 کہ پہنچوں میں اس سے تیری کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت میں یا اللہ
 مانگتا ہوں میں مراد کو سچپنا قضا میں اور مہمانی شہیدوں کی اور زند کی نیکیوں
 کی اور مدد دشمنوں پر یا اللہ میں تیرے آگے اپنی حاجت لایا ہوں اگر چہ
 میری عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہے محتاج ہوں تیری رحمت کا سو
 تجھی سے مانگتا ہوں میں اے ہر کام کے بنانے والے اور سینوں کے درست
 کرنے والے کہ بچائے تو مجھ کو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہے تو
 دریاؤں کو ملنے سے اور بچائے تو ہلاک کرنے والی دعا سے اور قبروں کے
 فتنوں سے یا اللہ جو خیر میری عقل میں نہ آئے اور میری نیت اور سوال
 میں کوتاہی نہ ہو یا اللہ بچا امداد عہدہ کیا تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ

جب رات کو کھڑے ہوتے فرمایا انہوں نے جب رات کو کھڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اللہم سے آخر تک یعنی اتے رب جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے توفیق دے کرے گا اپنے بندوں کے بیچ میں جس میں وہ اختلاف کرتے تھے سیدھی راہ بتا دے مجھے جس میں اختلاف کیا گیا ہے سچی باتوں سے اپنے حکم سے تو ہی ہے سیدھی راہ پر۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے فرماتے وجہت وجہی سے التوب تک کہ متوجہ کیا میں نے اپنا منہ اسکی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو میں ایک طرف کا ہوں اور نہیں میں مشرکوں سے، بے شک نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا کوئی مشرک نہیں اس کا اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو تو رب میرا ہے اور میں غلام ہوں تیرا ظلم کیا میں نے اپنی جان پر اور اقرار کیا میں نے اپنے گناہ کا سو بخشدے میرے گناہ سب بیشک کوئی گناہ نہیں بخشتا مگر تو راہ بتا دے مجھے نیک خصلتوں کی کہ نہیں بتاتا کوئی اس کی راہ سوا تیرے اور دور کرے مجھ سے بری خصلتیں کہ نہیں دور کرنا مجھ سے کوئی ان کو سوا تیرے۔ ایمان لایا میں تجھ پر بڑی برکت والا ہے تو اور بلند ہے، منعزت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر جب رکوع کرتے فرماتے اللہم سے عصبی تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور ایمان لایا تجھ پر اور تابع ہوا میں تیرا، جبک گئے تیرے لیے کان میرے اور آنکھ میری اور گود امیرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے پھر جب سر اٹھاتے فرماتے اللہم بھنا سے من شیء تک یعنی اے اللہ رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف آسمان اور زمین بھر اور جو اس کے بیچ میں ہے اور عبتی تو چاہے اس کے بعد پھر جب اللہم تک سجدت سے الخالقین تک یعنی یا اللہ

فَامِنْ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اتَّبَعَهُ صَلَوَاتُ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ شَهَادَةَ أَنْتَ تَعْلَمُ بَيْنَ عِبَادِكَ بَيْنَا كَأَنْتَ تَخْتَلِفُونَ زَهْدِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ عَلَى صَوَابٍ مُسْتَقِيمٍ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَعْنَاهُ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي قَطَعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَقِيقًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفُ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ إِلَّا أَنْتَ وَالْأَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ أَمِنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَآتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا دَعَاكَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَأَعْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ خَشِعْتُ لَكَ سَعَى وَبَصِيرَتِي وَمَعِي وَعَظِيمِي وَعَصَبِي فَإِذَا دَعَاكَ رَأَعْتُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلَادًا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلَادًا مَا شِئْتُ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ سَعِدًا وَجِبْرِي لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يُكُونُ مِنْ مَا يُكُونُ بَيْنَ الشُّهُدِ وَالسَّلَامِ اللَّهُمَّ

مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

تیرے ہی لیے سجدہ کیا میں نے اور تجھی پر ایمان لایا میں اور تیرا ہی تابع
ہوا، سجدہ کیا میرے منہ نے اس کے لیے جس نے اسے بنایا اور اس
کی تصویر کھینچی اور اس کے کلان اور آنکھیں کھولیں۔ سو بڑی برکت والا ہے

سب بنانے والوں سے اچھا پھر سب کے آخر میں تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللہم اغفر لی یا اللہ بخش دے
اس کو جو میں نے آگے کیا اور جو تجھے کیا اور جو چھپایا اور جو کھولا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے میرے عملوں میں سے تو بے مقدم کرنے والا
اور مؤخر کرنے والا، کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ
وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْ حَنِيفًا وَمَا
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ
أُحْرِتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ سَرَفِي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي
وَأَعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا
يَعْفُرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ
لَا يَهْدِينِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا
يُصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالْعَفْوُ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا
وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَالتَّوْبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ
رَكَعْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ اسَلَّمْتُ خَشَعْتُ لَكَ بِمَعْنَى وَبِعَيْرِي وَ
عَطَائِي وَعَصِييَ وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْعُدْمُ مِلَادُ
السَّمَاءِ وَمِلَادُ الْأَرْضِ وَمِلَادُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلَادُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ
بَعْدَ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَتِلْكَ
اسَلَّمْتُ سَجَدْتُ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَعَةَ وَ
بَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مَا بَيْنَ الشُّهُدِ
وَالْتَسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز میں یعنی بعد
تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور
معنی اس کے اوپر گزرے۔ مگر لبیک وسعدیک سے آخر
دعا تک کے معنی یہ ہیں کہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں
اور موافقت کی میں نے تیری اطاعت کے ساتھ اور خیر بالکل
تیرے ہاتھ میں ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں
ہوتی۔ میں تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہوں اے رب ہمارے
اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا
ہوں تیرے آگے۔ پھر رکوع کرتے اللہم لک رکعت سے عصی
تک پڑھتے۔ اور معنی اس کے اوپر کی حدیث میں گزرے پھر
جب سجدہ کرتے فرماتے اللہم لک سجدت سے احسن الخالقین
تک، اور اس کے معنی بھی اوپر گزرے پھر آخر میں بعد تشہد کے
اور قبل سلام کے فرماتے اللہم اغفر لی سے آخر تک اور معنی
اس کے بھی اوپر حدیث میں گزرے فقط اس میں ایک لفظ
وما اسرفت زیادہ ہے اور اس کے معنی جو حد سے زیادہ
بڑھا میں یعنی اس کو بھی بخش دے۔

وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

marfat.com

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : اَلشُّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ . کے کئی معنی ہیں چنانچہ مجمع البحار میں ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی اور تیری رضامندی نہیں ملتی یا شر تیری طرف چڑھتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑھ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے ادب کی کہ بندے کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنے کو جانے اور خیر اللہ کی طرف سے سمجھے کہ اس کی توفیق اسی کی جانب سے ہوتی، یہ مقصود نہیں کہ شر اس کی تقدیر یا خلق سے باہر ہے بلکہ یہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے اللہ تعالیٰ کو کتوں یا سور کا رب نہ کہنا چاہیے اگرچہ وہ رب العالمین ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعضی بات واقعی ہوتی ہے مگر اس کی تعبیر میں ایک سو ادب ہے پس ایسی تعبیر سے احتراز لازم ہے اور یہاں سے غلطی شیطانیات صوفیہ کی معلوم ہو گئی کہ جو کلام ان کا مشعر سو ادب کا ہے اس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ شر کی نسبت تیری طرف نہیں یعنی اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہیں تیرے لئے جیسے از کتاب اور اکتساب شر کا ہمارے لئے شر ہے

روایت ہے حضرت علی رضی عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز فرض پر دونوں ہاتھ اٹھاتے برابر شانوں کے اور ایسا ہی کرتے جب قرأت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے یعنی تینوں وقت رفع یدین کرتے اور دونوں ہاتھ نہ اٹھاتے۔ نماز میں جب بیٹھے ہوتے یعنی سجدوں وغیرہ میں، پھر جب دو رکعت پڑھ کر اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے، اور نماز کے شروع میں فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور معنی اس کے انابک والیک تک اوپر گزرے اور لا منجا منک سے آخر تک یہ ہیں کہ نہیں نجات کی جگہ تیرے عذاب سے اور نہ بھاگنے کا ٹھکانہ مگر تیری ہی طرف، مغفرت مانگنا ہوں تجھ سے اور توبہ کرنا ہوں تیرے آگے۔ پھر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور رکوع میں آپ کا یہ کلام ہوتا اللهم لک رکعت سے رب العالمین تک اور معنی اس کے اوپر گزرے، پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے فرماتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے اس کی کلام کو جس نے اس کی تعریف کی۔ پھر اس کے بعد فرماتے اللهم ربنا لک الحمد سے بعد تک، یعنی یا اللہ رب ہمارے تجھ کو تعریف ہے آسمان بھر اور زمین بھر اور جتنی تو چاہے۔ اس کے بعد پھر سجدہ کرتے۔ سجدہ میں فرماتے اللهم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور جب نماز ختم ہونے کے بعد فرماتے یعنی یا اللہ ربنا لک الحمد سے آخر تک۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْكُتُوبَةَ رَفَعَ يَدَيْهِ كَحَدِّ مَتَكَبِيهِ وَيَضَعُ ذَلِكَ إِذَا أَقَضَى قِيَامَتَهُ وَارَادَ أَنْ يُرْكَعَ وَيَضَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يُرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَقَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَا لِكَثْرَتِهِ وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَحُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَتَحْتِ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَأَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَنْ صَلَوَتِي وَنُسُكِي وَمَعْيَا وَمَعَا فِي يَدَيْهِ سَابِ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَيْتَ لَكَ وَسْعًا يَكُ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَنجَا مِنْكَ إِلَّا مَلْجَأًا إِلَّا إِلَيْكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثُمَّ إِذَا أَقَامَ رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ وَأَنْتَ

خَشَعْتُ سُنْعِي وَبَعْرِي وَمَعْنِي وَعَظْمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا سَأَلْتُمْ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قُلْ سَمِعَ اللَّهُ لَنْ حَمْدًا كَمَا بَشِعُوا
 اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِثْلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِثْلُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ لَكَ
 سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اسْتَلَمْتُ وَأَنْتَ رَقِي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سُنْعَهُ وَبَعْرَكَ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ
 الْخَالِقِينَ وَيَقُولُ بِنَدَائِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَفْتُ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا اسْكَنْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَأَنْتَ
 إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام شافعی کا اور بعض ہمارے اصحاب نے کہا بعض اہل علم نے کوئیوں وغیرہم
 سے کہ یہ ادبیات نوافل میں پڑھے اور فرض میں نہ پڑھے۔ سنائیں نے ابو اسماعیل یعنی ترمذی سے کہ وہ کہتے تھے سنائیں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے
 کہتے تھے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جو انہوں نے سالم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَنِي
 اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي نَحْلَفُ فَجَرَّةً فَسَجَدْتُ
 فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعَتْهَا وَهِيَ تَقُولُ
 اللَّهُمَّ كُتِبَ لِي بِمَا عِنْدَكَ أَجْرٌ أَوْ صَنَعْتَنِي بِمَا وَدَّعَا
 وَأَجْعَلَهَا عِنْدَكَ ذَخْرًا أَوْ تَقْبَلَهَا مِنِّي كَمَا تَقْبَلُهَا مِنْ
 عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي حَدِّثْكَ قَالَ ابْنُ
 عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةَ ثُمَّ
 سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا
 أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ -

باب سجدة تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں
 روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آیا ایک شخص رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے
 اپنے تئیں رات کو خواب میں دیکھا کہ میں نماز پڑھتا ہوں ایک درخت
 کے نیچے اور میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ
 سجدہ کیا۔ اور میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا اللہم سے عبدک داؤد تک
 یعنی یا اللہ لکھ میرے لیے اس کا ثواب اور مجھ سے اس کے سبب سے
 بوجھ یعنی گناہوں کا اور جمع کر رکھ اس کا ثواب میرے لیے اپنے نزدیک
 اور قبول کر اس کو مجھ سے جیسا کہ قبول کیا تو نے اپنے بندے داؤد سے
 کہا ابن جریر نے کہا مجھ سے تمہارے دادا یعنی عبید اللہ نے اور یہ
 خطاب کیا انہوں نے حسن سے کہ کہا ابن عباس نے پھر پڑھی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباس نے پس سنائیں نے ان کو کہ پڑھتے تھے اس دعا کو جس کی خبر دی تھی
 اس مرد نے اور کہا تھا قول درخت کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔
 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ يَا لَيْلِ سَجَدَ وَجْهِي
 لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سُنْعَهُ وَبَعْرَكَ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ -
 اس کے کان اور آنکھیں اپنے حول و قوت سے۔

متوجہم : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت دارقطنی اور حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کی ہے اور ابن مسکن نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور اس کے
 آخر میں یہ بھی زیادہ ہے کہ دعائے مذکورہ تین بار پڑھتے اور حاکم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین اور بیہقی نے حلقہ کے بعد
 سورۃ بھی زیادہ کیا ہے اور حدیث و نعت کی جو اوپر مذکور ہوئی اس کو حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں حسن بن محمد
 بن عبید اللہ بن ابی زید ہے اور عقیل نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونوں حدیثیں دال ہیں کہ سجدہ تلاوت میں کچھ پڑھنا سنون ہے۔ اور حنفی
 احادیث سجدہ تلاوت میں آئی ہیں سب قاطبہ دلائل کرتی ہیں کہ اس کے ساجد کو وضو ضرور نہیں اور سجدہ تلاوت بے وضو بھی روا ہے اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تلاوت کے وقت جو ہونا تھا بے تکلف سجدہ کرتا تھا اور کسی روایت میں مذکور نہیں کہ آپ نے وضو کا حکم فرمایا ہو
 اور یہ بھی بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس با وضو ہو کر اس اور شہرکوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا ہے حالانکہ وہ نجس
 ہیں اور وہ وضو کے قابل نہیں۔ اور بخاری نے روایت کیا ہے کہ سجدہ نہ کرے آدمی مگر وہ ظاہر ہو تو تطہیر ان دونوں میں اس طرح ہے کہ مرد طہارت
 سے طہارت کبریٰ ہے یعنی جنابت نہ ہو۔ یا مرد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے اور بے وضو بھی جائز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی
 ضرورت احادیث سے نہیں سمجھی جاتی ہے ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بھی مفہوم نہیں ہوتی اور شہر عورت اور استقبال جب ممکن ہو تو
 بعضوں نے کہا ضرور ہے اتفاقاً اور فتح الباری میں ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے موافق کوئی نہیں مگر شعبی کہ روایت
 کیا ہے ابن شیبہ نے اس سے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے بھی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑھنے اور بے وضو سجدہ کرنے غیر قبلہ
 کی طرف اور اگر راہ میں ہوتے تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی موافقت بے وضو سجدہ کرنے میں ابوطالب اور منصور باللہ نے بھی
 کی ہے اور مروی ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے سجدہ تلاوت کو اوقات مکروہہ میں اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہیں اس لئے کہ سجدہ
 تلاوت نماز نہیں اور کرہت مخصوص بہ نماز ہے کذا فی نیل الاوطار۔

باب گھر سے نکلنے کی دعاؤں کا

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ گھر سے نکلنے وقت بسم اللہ تو کھلتے علی
 اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ کہا جاتا ہے اس سے کفایت کیا گیا
 اور بچا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اس سے شیطان اور معنی اس کے یہ
 ہے کہ شرع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بھروسہ کیا میں نے اللہ پر گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانے کی قوت کسی کو نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

باب دوسرا اسی بیان میں

روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلنے تو بسم اللہ سے آخر
 تک پڑھتے یعنی شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے بھروسہ کرتا ہوں میں اللہ پر اللہ میں
 پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ پھیل جاؤں یا راہ بھول جاؤں یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ پر
 کوئی ظلم کرے یا جہالت کروں کسی پر یا مجھ سے کوئی جہالت کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا أَخْرَجَ مِنْ بَيْتِهِ
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا أَخْرَجَ مِنْ بَيْتِهِ
 بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 يُعَالَ لَهُ كُفَيْتَ وَوَقِيَتْ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ

بَابُ مِنْهُ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ إِذَا أَخْرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى
 اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تَرَاؤُنَا أَوْ نَعْلُدَ أَوْ
 نَلْمَأَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الشُّوقَ

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ دَخَلَ الشُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزَّةُ يُعْجِبُ وَيُمِيتُ
وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِبَيْدِ الْغَيْبِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَعِيَ عِنْدَهُ
أَلْفَ أَلْفِ سِتْرَةٍ وَرَفَعَهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ -

بَابُ بَازَارِ مِجَانِ كِي دَعَاؤُكَ كَا -

روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو بازار میں داخل ہوا اور لا الہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے اس کے لئے
ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار
ہزار درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے اس کو عمرو بن دینار نے جو خزانچی تھے زبیر کے گھر کے سالم بن عبد اللہ سے مانند اسی روایت
کے چنانچہ روایت کی ہم سے احمد بن عبدۃ الضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے اور معتمر بن سلیمان سے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عمرو بن
دینار نے اور وہ زبیر کے گھر کے خزانچی تھے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سالم کے دادا
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے بازار جاتے لا الہ الا اللہ سے قدیر تک یعنی جیسا اوپر مذکور ہوا، لکھی جاتی ہیں اس کے لئے ہزار
ہزار نیکیاں اور مٹائی جاتی ہیں اس کے لئے ہزار ہزار برائیاں اور بنایا جاتا ہے اس کے لئے ایک گھر جنت میں۔

بَابُ بِيَارِي كِي دَعَا كَا

روایت ہے ابو سعیدؓ والبوہریرہؓ سے دونوں نے گوہی دی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے لا الہ الا اللہ والشہ اکبر -
تصدیق کرتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے نہیں کوئی معبود سوا میرے اور میں
ہی بڑا ہوں۔ اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحده فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی
معبود نہیں مگر میں اور میں اکیلا ہوں اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحده لا
شریک له، فرماتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں کوئی معبود مگر میں اور میں اکیلا ہوں کوئی شریک
نہیں میرا اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ له الملك وله الحمد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
کوئی معبود نہیں مگر میں میرا ملک ہے اور مجھی کو ہے سب تعریف، اور جب کہتا
ہے وہ لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ، فرماتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں کوئی
معبود مگر میں اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نسکی کرنے کی مگر میری ہی طرف
سے، اور فرماتے تھے کہ جو ان کلمات کو بیماری میں کہے اور پھر عربی اسکو آگ نہ کھاؤ

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ صَدَقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا
وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ
يَقُولُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي
لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَلِي
الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرِيضَتِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمُهُ النَّارُ -

ف : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحاقؓ سے، انہوں نے ایک اعرابی مسلم سے، انہوں نے
البوہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے مانند اسی روایت کے معنوں میں اور مرفوع نہ کیا اس کو شعبہ نے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشیرؓ
انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفرؓ

باب اس بیان میں کہ جب کسی کو بلا میں دیکھے تو کیا کہے

روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے کسی کو بلا میں اور کہے الحمد للہ سے تفضیلاً تک یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جس نے بچایا مجھ کو اس بلا سے جس میں مبتلا کیا تجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی اکثر مخلوقات پر، تو بچایا جائے گا وہ اس بلا سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا سَأَى مُبْتَلًى
عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ سَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ
خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا عُفِيَ مِنَ الْبَلَاءِ كَابْتِنَا مَا
كَانَ مَا عَاشَ -

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عمر بن دینار سے جو خزانہ پنجمی میں آل زبیر کے اور وہ ایک شیخ ہیں بصری اور حدیث میں وہ کچھ قوی نہیں اور منقول ہوئے ہیں وہ اکثر روایتوں میں جو روایت کی ہیں، انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اور روایت کی ابو جعفر محمد بن علی نے کہ انہوں نے کہا جب کوئی کسی کو سخت بدنی وغیرہ تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس تکلیف سے پناہ مانگے اور اس تکلیف زدہ کو نہ ستائے۔ روایت کی ہم سے ابو جعفر سمعانی نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے مطرف بن عبد اللہ مدنی نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر عمری نے انہوں نے سہل بن ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھے کسی گرفتار بلا کو اور کہے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا اس کو وہ بلا کبھی نہ پہنچے گی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

باب مجلس سے اٹھنے وقت کی دعا کا۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت لغو اور بیہودہ باتیں کرے پھر اٹھنے سے پہلے سبحانک سے اتوب الیک تک کہے یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے۔ مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے تو بخششی جاتی ہیں اس کی باتیں جو اس مجلس میں کہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَخَطُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا عُفِيَ لَكَ مَا كَانَتْ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ -

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو سہیل کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ گنا جانا جانا تھا ہر مجلس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اٹھنے کے رب اغفر لی سے آخر تک یعنی اے رب میرے بخشدے مجھ کو تحقیق تو ہے توبہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَعْدُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ
مُتَوَكِّلٌ -

ف : یہ حدیث من ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم : اس حدیث میں بڑی ترغیب اور تحریش ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی معصوم جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچایا بھی تھا اور اگلی پچھلی خطاؤں کو معاف بھی فرمایا تھا جب وہ ہر مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے تو ہم گرفتار ذنوب پر عبوس لوگوں کو تو زیادہ اسکی ضرورت ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ

باب شدت غم کے وقت کی دعا کا بیان

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَدْعُو عِنْدَ الْكُرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيمُ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَبِيرِ يُمِ -
والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ملک ہے بڑے تخت کا۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت غم کے وقت یہ دعا کرتے، لا الہ الا اللہ سے آخر تک یعنی کوئی معبود برحق نہیں سو اللہ کے اور وہ بردبار ہے حکمت والا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا، کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ، وہ پالنے

ف : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابن عدی نے ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے ان سے ابن عباس نے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکور کے اور اس باب میں علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
مترجم : واقع میں چونکہ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اس کی پرورش کا آسمان وزمین میں مذکور ہے اس لیے موحدان عرشی دعاغوں کا غم کھولنے کے لیے یہ اکسیر اعظم ہے اگرچہ چہیمہ لہیمہ کو اس سے کچھ بہرہ نہ ہو اور اس میں صاف اشارہ ہونا ہے اس کی ذات مقدس کے عرش پر ہونے کی طرف۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهْتَهُ الْأَمْرُ فَعَرَّاسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا سَاحِي يَا قَيُّوْمُ -

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم یعنی پاک ہے اللہ بڑائی والا، اور جب گوشش کرتے دعائیں فرماتے یا سحی یا قیوم یعنی اے زندہ سب کے تھا منے والے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم : حقیقت میں حقی و قیوم دونوں نام مبارک ایسے پیارے ہیں اور اس قدر روح کو ان سے راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر و تحریر سے خارج ہے اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہیں سے وابستہ ہے۔ اگر ایک لفظ وہ اپنی قیومیت کا اظہار نہ کرے تو سارا جہان کتم عدم میں فوراً چلا جائے۔ اور اگر ان کی حیات کو جو اس کی حیات کا ملہ کی نخل میں ایک لمحہ ان سے روک لے تو ساری ذوی الارواح میں ایک بھی زندہ نظر نہ آئے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب منزل میں اترنے کی دعا کا۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيمِ السُّلَيْمِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مِنْزِلًا فَقَالَ اللهُ بِكَلِمَاتٍ مِنَ اللهِ الثَّمَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

روایت ہے خولہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اترے کسی منزل میں اور کہے اعوذ بکلمات اللہ الثمات من شر ما خلق

لَمْ يَخْرُجْ شَيْءٌ وَحَتَّى يَنْزِلَ مِنْ مَنزِلِهِ ذَلِكَ -

توضیح پہنچائے گی اس کو کوئی چیز یہاں تک کہ کوڑھ کرے اس منزل سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے یہی حدیث کہ پہنچی ان کو یہی روایت یعقوب بن اشج سے سوز کر کی انہوں نے حدیث اس کی مثل اور مروی ہوئی ہے یہ ابن مجلان سے کہ انہوں نے بھی روایت کی یعقوب بن عبد اللہ بن اشج سے اور انہوں نے اس میں کہا کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں خولہ سے اور حدیث لیث کے یعنی جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن مجلان کی روایت سے۔

باب سفر کے وقت کی دعا کا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ خَرَجَ سَاحِلَتَهُ قَالَ بِأَصْبَعِهِ وَمَتَّ شُعْبَةً أَضْبَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيقَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا بِصُحْبِكَ وَاقْلُبْنَا بِدِمَتِكَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الْأَرْضَ وَهَوْنًا وَعَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَائِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ -

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنی سواری پر اشارہ فرماتے اپنی انگلی سے یعنی آسمان کی طرف اور دلاز کی شعبہ نے اپنی انگلی اور پھر فرماتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنی خیر خواہی سے اور لوٹا مجھ کو اپنے ذمہ میں یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کو یعنی چھوٹا کر دے مسافت کو اور آسان کر دے ہم پر سفر گو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور غمگین اور

ف : روایت کی ہم سے سوید بن زفر نے انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ کی روایت کرتے ہیں۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے، فرماتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو رفیق رہ ہمارا ہمارے سفر میں اور خلیفہ رہ تو ہمارے گھر میں۔ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقتوں سے اور رنجیدہ محروم و نامرد لوٹنے سے اور حور سے بعد کور کے اور بد دعا سے مظلوم کی اور برائی دیکھنے سے اپنے اہل اور مال میں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيقَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاقْلُبْنَا فِي أَهْلِنَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَائِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ -

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کہ حور بعد الکور کی جگہ بعد الکور بھی اور معنی اس کے یہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے سے یا طاعت سے معصیت کی طرف لوٹنے سے غرض یہ ہے کہ رجوع کرنا خیر سے شر کی طرف مرد ہے۔

باب سفر سے لوٹنے کی دعاؤں کا

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ

روایت ہے برد بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ أَيُّوبُ بْنُ

سازگاری فرماتے آئیں سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم

عَابِدُونَ لِيَٰنَا عَامِدُونَ۔

لوٹنے والے ہیں یعنی سفر سے سلامتی کے ساتھ اور تو بکرنے والے ہیں عبادت

کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے یہی حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براؤٹے اور نہیں ذکر کیا اس میں زبیر بن براؤک اور روایت شعبہ کی زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے۔

روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے دوڑتے اپنی اونٹنی، اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس کو بھی جلدی چلاتے مدینہ کی محبت سے۔

بَابُ مَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتٍ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَىٰ جُدُرِ الْمَدِينَةِ أَوْ ضَمَّ سَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَىٰ دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے۔

باب کسی کے رخصت کرنے کے بیان میں۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت کرتے، اس کا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ، یہاں تک کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپ کا اور فرماتے استودع سے آخر تک یعنی امین کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین اور ایمان اور آخر اعمال کا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا دَعَىٰ إِنْسَانًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَىٰ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَّ عَنْهَا حَتَّىٰ يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَآمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے بھی ابن عمرؓ سے۔

روایت ہے سالم سے کہ ابن عمرؓ جب کسی کو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آپ میں تجھے رخصت کروں جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رخصت کرتے تھے پھر استودع سے آخر تک پڑھتے۔ اور معنی اس کے اوپر گذرے۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرَ أَنْ كُذِّبَ مِنِّي أَوْ دَعَىٰ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُودِعُنَا يَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَآمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے روایت سے سالم بن عبد اللہ کی۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں سفر کو جاتا ہوں سو مجھے توشہ دیجیئے۔ آپ نے فرمایا توشہ دے تجھ کو اللہ تعالیٰ تقویٰ کا، عرض کی اور کچھ زیادہ کیجیئے۔ آپ نے فرمایا بخش دے اللہ تعالیٰ گناہ تیرے، عرض کی اور کچھ زیادہ کیجیئے۔ میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں

بَابُ مَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفْرًا أَخْرَجْتَنِي قَالَ ذَكَرَكَ اللَّهُ التَّقْوَىٰ قَالَ بِيَدِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ بِيَدِي يَا بِي أَنْتَ دَائِمٌ قَالَ وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ

فرمایا آسان کرے تیرے لئے خیر کو جہاں تو ہو۔

marfat.com

وہ کہتا ہے اے رب میرے بخشدے گناہ میرے بے شک کوئی نہیں بھشتا گناہ سوا تیرے۔

ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کرنے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سُبْحَانَ الَّذِي فِي سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَمُقِرِّينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَمِنَ الْعَدْلِ مَا تَوْصِي اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّيْرَ وَأَطْوِعْنَا بَعْدَ الْأَسْرِ مِنَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ مَا صَحَبْنَا فِي سَفَرِنَا إِذْ أَخْلَقْتَنَا فِي أَهْلِنَا وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ إِلَىٰ أَهْلِهِ أَيُّبُونَ إِشَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَت -

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَحَرَّكَ رَاحِلَتَهُ كَثُرَ تِلْكَ قَوْلًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَمُقِرِّينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَمِنَ الْعَدْلِ مَا تَوْصِي اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّيْرَ وَأَطْوِعْنَا بَعْدَ الْأَسْرِ مِنَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ مَا صَحَبْنَا فِي سَفَرِنَا إِذْ أَخْلَقْتَنَا فِي أَهْلِنَا وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ إِلَىٰ أَهْلِهِ أَيُّبُونَ إِشَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَت -

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

باب آندھی کی دعا میں

روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوا چلتی، یہ دعا پڑھتے اللہ سے آخر تک، یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر اس کی اور جو خیر اس میں رکھی گئی ہے اور جو اس کے ساتھ بھی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو شر اس میں رکھا گیا ہے اور جو شر اس کے ساتھ بھی گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ -

ف: اور اس باب میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب گرج کی دعائیں

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتے تھے آواز گرج اور طرک کی فرماتے تھے اللہ سے آخر تک یعنی یا اللہ نہ مار ہم کو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہم کو اپنے عذاب سے اور بخش دے قبل اس کے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالْقَوَاعِقِ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ -

باب: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

باب چاند دیکھنے کی دعا کا

روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے اللہم سے آخر تک پڑھتے ، یعنی یا اللہ مبارک کر ہم پر اس چاند کو ساتھ برکت اور ایمان کے اور سلامتی اور اسلام کے ، رب میرا اور تیرا اللہ ہے ۔

باب غصہ کی دعا کا

روایت ہے معاذ بن جندب سے کہ دو شخص آپس میں سخت و سست کہنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ، یہاں تک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو فرمایا آپ نے میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ جاتا ہے اور وہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ہے یعنی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان راڈنے ہوئے سے ۔

ف : اس باب میں سلیمان بن عمرو سے بھی روایت ہے ۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے ، انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے صفیان سے اس کی اور یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ عبد الرحمن بن لیلیٰ نے نہیں سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا ہے عمر بن خطاب کی خلافت میں اور عمر بن خطاب جب شہید ہوئے تو عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے ۔ ایسی ہی روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور رحمت کی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے عمر بن خطاب سے اور دیکھا ہے ان کو ، اور عبد الرحمن کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور ابو لیلیٰ یعنی ان کے باپ کا نام ہے اور روایت کی گئی ہے عبد الرحمن سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے ایک سو بیس صحابہ رضوا کو انصار سے رضی اللہ عنہم جمعین

باب بُرا خواب دیکھنے کی دعا اور اچھے خواب کے بیان میں

روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہ فرماتے تھے جب دیکھے کوئی تم میں خواب میں جو دوست رکھتا ہے سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر تعریف کرے اللہ کی ۔ اور لوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے اس کے سوا ایسی چیز جس کو بُرا جانتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس پناہ مانگے اس کے شر سے اور کسی سے ذکر نہ کرے اس کا کہ وہ اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا ۔

ف : اس باب میں ابی قتادہ رضی سے بھی روایت ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد مدینی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کی ہے ان سے امام مالک نے اور بہت لوگوں نے ۔

نیاجیل دیکھنے کی دعا

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ لوگ جب پہلا پہل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے پھر جب آپؐ لیتے فرماتے اللہم سے دشمنہ معہ تک یعنی یا اللہ برکت دے ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور مد میں یا اللہ ابراہیم جو تیرا بندہ اور دوست اور نبی تھا اس سے دعا کی کہ کے لیے اور میں کہ تیرا نبی ہوں اور نبی ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لیے مثل اس کے کہ دعا کی انہوں نے کہ کے لیے اور برابر اس کے اور بھی اس کے ساتھ پھر بلاتے م

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب کھانے پینے کی دعا

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ کے گھر میں سولائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور بیا اس میں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں آپ کے دانتے اور خالد بائیں تھے سو مجھ سے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کر اپنے اوپر خالد کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نہ کروں گا آپ کے چھوٹے پر کسی کو پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو اللہ تعالیٰ کچھ کھلائے تو کہے اللہم بارک لنا فیہ و اطعمنا خیرا قبلہ یعنی اللہ برکت دے ہم کو اس میں اور کھلا اس سے اچھا اور جس کو اللہ دودھ پلائے تو چاہیے کہ کہے اللہم بارک لنا فیہ و ذرنا منہ یعنی یا اللہ برکت دے ہم کو بھی اور فرمایا آپ نے کہ کوئی شے ایسی نہیں کہ جو کھانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سوا دودھ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث علی بن زید سے کہا انہوں نے روایت کی ہے عمر بن حزمہ سے اور بعضوں نے کہا عمر بن حزمہ اور وہ صحیح نہیں۔

مترجم: اس حدیث سے کسی باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ کھانے پینے کی چیزیں اصحاب حضرت پر تقدیم نہ کرتے تھے اور یہی لازم ہے مسلمان کو کہ اپنے صلحاء اور علماء کے ساتھ یہی آداب رکھے۔ دوسری یہ کہ پینے کے بعد دہنی طوف سے دور کریں کہ دہنی جانب مقدم ہے بائیں پر تیسری یہ کہ سور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چونکہ برکات دینی کا حبيب و عظمیٰ ہے اس لیے ابن عباس نے اس میں اشارہ کیا معلوم ہوا

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتِ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَاقْتَرَبْتُكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَلَكَةٍ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَلَكَةٍ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْفَى وَلِيَدِ بَرَاءٍ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ.

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَ تَنَايَا قَيْنَ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَتُّ تَيْبِينَهُ وَخَالِدٌ عَنْ شِبَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ أَثَرْتُ بِهَا خَالِدًا أَنْقَلْتُ مَا كُنْتُ أَدْرِي عَلَى سُورِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا قَلِيلًا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَاطْعَمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا قَلِيلًا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَى مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ.

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث علی بن زید سے کہا انہوں نے روایت کی ہے عمر بن حزمہ سے اور بعضوں نے کہا عمر بن حزمہ اور وہ صحیح نہیں۔

مترجم: اس حدیث سے کسی باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ کھانے پینے کی چیزیں اصحاب حضرت پر تقدیم نہ کرتے تھے اور یہی لازم ہے مسلمان کو کہ اپنے صلحاء اور علماء کے ساتھ یہی آداب رکھے۔ دوسری یہ کہ پینے کے بعد دہنی طوف سے دور کریں کہ دہنی جانب مقدم ہے بائیں پر تیسری یہ کہ سور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چونکہ برکات دینی کا حبيب و عظمیٰ ہے اس لیے ابن عباس نے اس میں اشارہ کیا معلوم ہوا

کہ امور دینیہ میں ایثار اولیٰ نہیں جیسے صفت اول کسی پر ایثار کرنا۔ چوتھی دعا تمام کھانوں کی۔ پانچویں دعا دودھ کی۔ چھٹی یہ امر معلوم ہو کہ دودھ سے بہتر دنیا میں کوئی شئی نہیں کہ حضرت نے اس میں یہ دعا نہ کی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے اور کوئی شئی طعام و شراب کے قائم مقام سے اس کے نہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَقْرَعَ مِنَ الطَّعَامِ -

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَفَعَتِ الْمَائِدَةَ مِنْ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا لَهَيْبًا كَبِيرًا كَأَنَّهُ غَيْرُ مَرْدُومٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عِنْدَ رَبِّنَا -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ -

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَسَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهْيَ الْحِمَارِ -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْتُوا لِلَّهِ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا سَأَتْ مَلَكًا إِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَقَعُودُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا -

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ -

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَحَدٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ -

بَابُ كِهَانَةِ سَے فَارِغِ هُونِے كِ دَعَا كَا

روایت ہے ابو امامہ رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے جب دستہ خوان اٹھاتے تھے تو آپ فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت والی کہ نہیں نیز اہم اس سے اور نہیں بے پرواہم اس سے اے رب ہمارے۔

روایت ہے ابو سعید رضی سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے، فرماتے الحمد سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بنایا ہم کو مسلمان۔

روایت ہے معاذ بن انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھایا کچھ کھانا پھر کہا الحمد للہ سے ولا قوۃ تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو جس نے کھلایا مجھ کو یہ کھانا اور عنایت فرمایا بغیر میرے حول اور قوۃ کے، بخشے جاویں گے اس کے اگلے گناہ۔

بَابُ كِهے كِ آواز سننے كِ دعائیں

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم آواز مرغ کی تو اللہ سے اس کا فضل مانگو اس لئے کہ اس نے دیکھا ہے فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اس نے دیکھا ہے شیطان کو۔

بَابُ تَسْبِيحِ اُور تَكْبِيرِ اُور تَهْلِيلِ اُور تَحْمِيدِ كِ فَضِيلَتِ مِیں -

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی زمین پر ایسا نہیں کہ لا الہ الا اللہ سے بالنتہ تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہو جاتا ہے۔ اگر چہ دریا کے کف کے برابر ہوں۔

خَطَايَاكُمْ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ نَبْدِ الْبَحْرِ -

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابی بلج سے اسی سند سے مانند اس کے مگر مرفوع نہیں کیا اس کو اور ابولج کا نام بھی ہے اور وہ بیٹے میں ابی سلیم کے اور بعضوں نے ابن سلیم کہا ہے، روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابن علی سے انہوں نے حاتم سے انہوں نے ابی بلج سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی بلج سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا انہوں نے اس کو۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَاتَلْنَا أَشْرَقْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ تَكْبِيرًا وَرَدَّ فَعَرَّابَهَا أَصْوَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٌ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ حَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كُنْزًا مِمَّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

روایت ہے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک غزوہ میں پھر جب پھرے ہم اور قریب پہنچے مدینہ کے تکبیر کی لوگوں نے اور بندہ آواز کی اپنی اس کے ساتھ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک رب میرا بہرہ نہیں ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگوں کی سواریوں میں ہے یعنی ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگوں کے درمیان موجود ہو۔ پھر فرمایا عبد اللہ بن قیس کے کیا نہ بتلا دوں تجھ کو ایک خزانہ جنت کے خزانوں سے کہ وہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عثمان ہندی کا نام عبدالرحمن بن مل اور ابو نعامة کا نام عمرو ہے اور وہ بیٹے میں عیسیٰ کے اور مراد تمہارے درمیان اور لوگوں کی سواریوں میں ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اس کی ہر جگہ ہے یعنی یہ مراد نہیں کہ ذات مقدس اس کی ہر جگہ موجود ہے جیسا کہ جہمیہ اور لہبیہ کا عقیدہ فاسد ہے۔

بَابُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيمَ كَيْلَةَ أُسْرَى فِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرَأُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْتِي السَّلَامُ وَأَخْبِرُهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةٌ التَّرْبِيحَةُ عَذَابُ الْمَاءِ وَإِنَّهَا قِيَعَانُ وَإِنَّ مِنْ أَسْمَاءِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْعَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ -

روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے پھر سے ابراہیم علیہ السلام شب معراج میں اور کہا ہے محمد تم اپنی امت کو میرا سلام کہو اور خبر دو ان کو کہ جنت کی زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اس کا سپنا اللہ سے آخر تک کہتا ہے۔

ف : اس باب میں ابویوب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَجْلِسَ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَسَالَةً سَائِلٌ مِمَّنْ جَلَسَ إِلَيْهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدًا نَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يَسْتَعْرِضُ أَحَدَكُمْ بِمَاءٍ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ -

روایت ہے سعد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہنشینوں کو کیا تھکتا ہے ایک تم میں کا اس سے کہ کماؤ سے ہزار نیکیاں یعنی ہر روز، سو ایک شخص نے پوچھا ان میں سے کیونکر کماؤ سے کوئی ہم میں کا ہزار نیکیاں فرمایا سبحان اللہ کے سو بار کہ لکھی جاویں اس کے لیے ہزار نیکیاں اور ہر روز سو ایک شخص نے پوچھا ان میں سے کیونکر کماؤ سے کوئی ہم میں کا ہزار نیکیاں فرمایا سبحان اللہ کے سو بار کہ لکھی جاویں اس کے لیے ہزار نیکیاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَيَحْمَدُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ
فِي الْجَنَّةِ .

روایت ہے جابر رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے
سبحان اللہ العظیم وجمدہ اس کے لئے ایک درخت لگایا جاتا
ہے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابی الزبیر کی روایت سے کہ وہ جابر رضی سے روایت کرتے ہیں۔
روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رضی سے انہوں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے کہا سبحان اللہ العظیم وجمدہ لگایا جاتا ہے اس کے لئے ایک درخت میں، یہ حدیث حسن
ہے، غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ
غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے کہا سبحان اللہ وجمدہ سو بار بخشے جاویں گے اس کے گناہ
اگرچہ کف دریا کے برابر ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ
فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ .

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر، بھاری ہیں میزان پر، پیارے
ہیں رحمن کو، سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ وجمدہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْعَهْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرِينَ قَابِ
وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةً وَمُحِبَّتٌ عَنْهُ مِائَةٌ سَيِّئَةٍ
وَكَانَ لَهُ حِرْزٌ زَامَتِ الشَّيْطَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُنْسِيَ
وَلَعْنَاتٍ أَحَدًا بِأَفْعَلٍ مِتَّاجًا بِهِ إِلَّا أَحَدًا عَمِلَ أَكْثَرَ
مِنْ ذَلِكَ وَبِهِذَا الْإِسْتِثْنَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ
إِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ .

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے کہا لا الہ الا اللہ سے قدر تک ہر روز سو بار اس کو ثواب
ہوگا دس غلام آزاد کرنے کا، اور لکھی جاویں گی اس کے لیے سو نیکیاں
اور مٹائی جاویں گی اس کے لئے سو برائیاں۔ اور ایک پناہ ہوگی اس
کے لئے شیطان سے اس دن شام تک اور آخرت میں کوئی اس
سے اچھے عمل نہ لاوے گا مگر جو اس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا اور اسی
اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا
جو کہے سبحان اللہ وجمدہ سو بار مٹائے جاتے ہیں اس کے گناہ
اگرچہ کف دریا سے بھی زیادہ ہوں۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہ صبح کو اور شام کو سبحان اللہ و بحمدہ سو بار نہ لاوے قیامت کے دن عمل نیک کوئی اس سے افضل مگر جو برابر کہا کرے یا اس سے زیادہ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُصِيحُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً لَمْ يَأْتِ أَحَدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ مِثْلَ مَا وَالِ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ.

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے پیاروں سے کہ تم سبحان اللہ و بحمدہ سو بار اور جس نے یہ کلمہ ایک بار کہا اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جاویں گی اور جس نے اس کو دس بار کہا اس کیلئے سو نیکیاں لکھی جاویں گی اور جس نے سو بار کہا اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاویں گی اور جس نے زیادہ کہا اس کو اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ ثواب دے گا اور جو بخشش مانگے اللہ اس

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلَّتْ بُرْمَةٌ لِمُعَايِبِهِ فَوَكَرُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً مَنْ قَالَ مِنْهَا عَشْرًا وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَعْفَرَ اللَّهُ غُفِرَ لَهُ.

کو بخش دے گا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بسن مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ سبحان اللہ سو بار صبح اور سو بار شام کو تو گویا سو حج کیے اس نے اور جو اللہ کے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑوں پر غازیوں کو سوار کیا اللہ کی راہ میں یا فرمایا کہ سو جہاد کیے اور جو لا الہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام گویا آزاد کیے اس نے سو غلام اولاد اسماعیل علیہ السلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور سو بار شام نہ لائے گا کوئی شخص نیک عمل یعنی قیامت میں اس سے زیادہ مگر جس نے اس سے زیادہ کہا یا اس کے برابر۔

عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهُ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَ مَنْ حَمِدَ اللَّهُ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهُ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اسْتِعِيلٍ وَمَنْ كَثَرَ اللَّهُ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدًا بِأَكْثَرٍ مِمَّا أَتَى إِلَّا مَنْ قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ.

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے حسین بن اسود نے انہوں نے سحیح بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے،

انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے زہری سے کہ کہا زہری نے ایک بار سبحان اللہ کہنا رمضان میں افضل ہے ہزار بار سے غیر رمضان میں۔

روایت ہے تمیم داری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ شہد سے کفو احد تک ہاوس باہر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے چار کروڑ نیکیاں۔

بَابُ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا إِذْ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ.

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور خلیل بن ماری نے

www.marfat.com

نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ تَابٍ رَجُلِيَّةٌ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ لِإِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِمَادُ يُعِي وَيُيَبِّتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِي عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كَلْفًا فِي حَرَمِيٍّ مِنْ كُلِّ مَكْرُوبٍ وَحَرَمٍ مِنَ الشَّيْطَانِ لَمْ يَنْبَغْ لِنَافٍ أَنْ يَدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللَّهِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ التَّوَلَّى عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهْدُ الَّذِي لَمْ يِدِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ قَالَ زَيْدٌ قَدْ كَرَّمْتَهُ لِزَهْرَيْنِ مَعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَخُولٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُ لَهُ لِسْفِيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ قَالِكِ -

حدیث میں کثرت کی میں نے یہ حدیث زبیر بن معاویہ سے کہی برس کے بعد تو کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے ابو اسحاق نے انہوں نے روایت کی مالک بن مخول سے کہا زید نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا سفیان سے تو انہوں نے بھی روایت کی مالک سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنی ہے یہ روایت ابو اسحاق نے مالک بن مخول سے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمِ فِي هَاتَيْنِ الْأَيْتَيْنِ وَالْمُكْرَمِ إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

روایت ہے ابو ذر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد کہے اور وہ اپنے پاؤں موڑے ہو یعنی روزانو بیٹھا ہو جیسے نماز میں بیٹھا تھا دش بار لا الہ الا اللہ سے قدر تک، لکھی جائیں گی اس کے لئے دس نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس سے دس بُرائیاں اور بلند کیے جائیں گے اس کے دس درجے اور اس دن محفوظ رہے گا وہ ہر برائی سے اور نگہبانی کی جائے گی اس کی شیطان سے اور ہلاک نہ کرے گا اس کو اس دن کوئی گناہ سوا شرک کے، یعنی اگر شرک کرے گا تو ہلاک ہوگا اور گناہ معاف ہو جائیں گے

باب متفرق دعاؤں کے بیان میں

روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہا انہوں نے کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تھا ان کلمات سے اللہم سے کفو احد تک یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا تیرے تو اکیلا ہے اور نرالا ہے ایسا کہ نہ جانا تو نے کسی کو اور نہ جانتا تجھ کو کسی نے اور نہیں تیرا کوئی شریک ذات میں، کہا راوی نے کہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اس نے مانگا اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ کہ جب دعا کی جائے اس سے تو قبول کی جائے اور جب مانگا جائے اس کے وسیلہ سے تو عنایت کرے کہا زید نے جو راوی

روایت ہے اسمائہ بنت یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والہکم اللہ واحد الایۃ اور آل عمران کے شروع کی آیت اللہ لا الہ الا ہو المحی القیوم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ابی اسحاق سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنی ہے یہ روایت ابو اسحاق نے مالک بن مخول سے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمِ فِي هَاتَيْنِ الْأَيْتَيْنِ وَالْمُكْرَمِ إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

وَفَاتِحَةُ الْبَابِ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ.

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ فَصَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتُ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَتَعَدَّتْ فَأَحْبِدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلِّ رَجُلٌ آخَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَبِذَ اللَّهُ وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُهُ تَجِبُ.

روایت ہے فضالہ بن عبیدہ سے کہ ایک بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اللہم اغفر لی وارحمنی یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر، سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نمازی جب نماز پڑھ کر بیٹھے تو حمد کر اللہ کی جیسے اس کو لائق ہے اور درود بھیج مجھ پر پھر دعا کر اللہ سے پھر نماز پڑھی دوسرے شخص نے اس کے بعد اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا اس سے آپ نے اے نمازی دعا کرتی دعا قبول ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اس کو حیوۃ بن شریح نے ابوہانی سے اور ابوہانی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کر واللہ سے اور تم کو یقین ہو قبول ہونے کا اور یاد رکھو کہ اللہ قبول نہیں کرتا غافل اور کھیلے ہوئے دل سے کچھ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلِبَ غَافِلٌ لَاحِي.

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت ہے۔

روایت ہے فضالہ بن عبیدہ سے کہ انہوں نے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا کرتا تھا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑھا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی اس نے، پھر بلایا اس کو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑھ چکے تو شروع کر اللہ کے حمد اور ثنا سے پھر درود بھیج نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر، پھر دعا کر جو چاہے۔

عَنْ فَصَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتَ هَذَا تَدْعُو فَقَالَ لَهُ أَوْلَيْغَيْرِكَ إِذَا صَلَّيْتُ أَحَدَكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالشُّكْرِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْئَلْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ.

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ان لفظوں سے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ تندرستی دے میرے بدن میں اور عافیت دے میری آنکھ میں اور کہہ دو اللہ کے فضل سے کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ حکمت

بَابُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصَوْتِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي لِأَنَّ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

والا بزرگ پاک ہے وہ پروردگار بڑے عرش کا، اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالموں کا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنائیں نے محمد سے یعنی بخاری سے کہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ثابت کو سماع نہیں عروہ بن زبیر سے کچھ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہا انہوں نے آئیں فاطمہ زہرا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک خادم مانگیں، سو فرمایا ان سے آپ نے کہ کہو تم اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ پروردگار سات آسمانوں کے اور پروردگار بڑے عرش کے اے رب ہمارے اے رب ہر چیز کے پالنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے، چہرے والے دانہ اور گھٹلی کے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر چیز کے فساد سے تو بکپڑنے والا ہے ان کی چوٹی تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں اور تو پوشیدہ ہے نظروں سے کہ تجھ سے مخفی کوئی نہیں، ادا کرے میرے قرض اور بے پروا کرے مجھ کو محتاجی سے۔

بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا تَوَلَّى اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَسَبِّ كُلِّ شَيْءٍ بِمَنْزِلِ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْعُرْوَانِ فَالِقِ الْغَيْبِ وَالتَّوَالِي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْتَ أَحَدٌ بِمَا صَبَّيْتَهُ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ وَأَقْصَبِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسے ہی روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے البوصالح سے مرسلًا اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوہریرہ رضی کا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایسے دل سے جس میں خوف یعنی خدا کا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع

بَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَوْلِ الْأَرْبَعِ نَدَى پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ان چاروں سے۔

ف : اس باب میں جابر رضی اور ابوہریرہ رضی اور ابن مسعود رضی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کتنے معبودوں کو پوجتا ہے تو ان دنوں انہوں نے کہا سات ایک آسمان ہیں اور چھ زمین میں فرمایا آپ نے پھر کس سے تو امید اور خوف رکھتا ہے کہا انہوں اس سے جو آسمان میں ہے فرمایا آپ نے اے حصین آگاہ ہو اگر تو اسلام لائے میں تجھے دو کلمے ایسے سکھاؤں کہ نفع دیں تجھ کو، کہا راوی نے پھر جب وہ مسلمان ہوئے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہم سے

بَابُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فِي يَاحْصِينَ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ الْمَهَا قَالَ إِنِّي سَبَعَةٌ سِتَّةٌ فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدٌ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَتَيْتُكَ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حَصِينَ أَمَا نَوَانُكَ أَسَلَّمْتَ عَلَمَتِكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسَلَّمْتَ حَصِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمَتِي الْكَلِمَتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ وَوَعَدْتَنِي فَقَالَ اللَّهُمَّ الْهِنِّي رَشِدِي وَأَعِنِّي عَلَى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ

آخر تک یعنی یا اللہ سکھائے دینداری اور سچا مجھے میرے نفس کے شر سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ عمران بن حصین سے اور سند سے بھی۔

بَابُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مِمَّنْ كُنْتُ
أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذَا الْكَلِمَاتِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْبُخْلِ فَصَلِّ عَلَى الدِّينِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ میں سننا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر سے اور غم اور تنگی اور سستی اور بخیلی اور حرص کے غلبہ اور مردوں کے غقتہ سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمرو کی روایت سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْفَرَمِ
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور زہادری اور بخیلی اور فتنہ سے مسیح دجال کے اور عذاب قبر سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ۔

بَابُ التَّكْلِيفِ بِرُكْنَيْهِ كَيْفَ يُعْقَدُ
روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے تھے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے امش سے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے

یہی عطاء بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ اور اس باب میں لیسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ
رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتَّى صَارَ مِثْلَ خَرَجٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا كُنْتَ
تَسْأَلُ رَبِّيكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ
مُعَافِيَتِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ وَلَا
تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِتَاعًا ابْنِ النَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک اصحابی کی کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کے ہو گئے تھے سو فرمایا ان سے آپ نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے انہوں نے عرض کی کہ میں کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھ پر آخرت میں ہے وہ دنیا ہی میں کر لے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں رکھ سکتا تجھ سے نہیں ہو سکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ سے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور سچا مجھے عذاب دوزخ سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انس بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ عَنِ أَبِي الدُّدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ إِذَا دُعِيَ يَقُولُ اللَّهُمَّ

روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا کہ وہ کہتے تھے اللہم سے اللہ ابداً

سَأَلْتُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي
حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي
وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ وَقَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدًا لَبِيبًا -

تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور محبت اس کی جس کو تو
چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہنچائے مجھے تیری محبت تک، یا اللہ کرے اپنی محبت
میرے لئے زیادہ پیاری میری جان سے اور مال سے اور میرے گھر والوں
سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے کہ حضرت جب ان کا ذکر کرتے تھے

وہ سب آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔ ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔
بَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي
دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ تَبِعَنِي حُبَّهُ
عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أَحْبَبْتُ فَأَجْعَلْهُ سُوءًا
لِي فَيَبْأُتِحِي اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي عَنِّي مِمَّا أَحْبَبْتُ فَأَجْعَلْهُ
فَرَاغًا لِي فَيَبْأُتِحِي -

روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا
تھی اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ سے مجھے محبت اپنی اور محبت اس کی جو نفع
دے مجھ کو تیری درگاہ میں یا اللہ جو دیا تو نے مجھے میری پیاری چیزوں سے سو
کر دے اس کو قوت اس چیز کی جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے
مجھ سے میری پیاری چیزوں سے تو کر دے اس کو موجب فراغت کا اس چیز
کے لئے جسے تو دوست رکھتا ہے یعنی جو ملے وہ تیری مرضیات اور محبوبات
میں فروغ ہو اور جو جائے وہ سب ہو میرے خالی اور فارغ ہونے کا کہ میں تیری مرضیات میں مشغول رہوں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔
مترجم : حقیقت میں یہ دعا ہوم اور غم کو الیسا پاش پاش کرتی ہے جیسا سنگ گراں شیشہ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے
وقت اس قدر لذت بخش دل و جان ہوتی ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس کی لذت عنایت فرمائے۔ اور اس فقیر
کو بھی آمین یا مجیب الداعین۔

بَابُ عَنْ سُكَيْلِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعْوِذًا أَعُوذُ
بِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِكَفِّي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ سَعْيِي وَمِنْ شَرِّ يَوْمِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ
قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِّي يَتَّبِعُنِي فَرَجًا -

روایت ہے سُكَيْلِ بْنِ حَبِيبٍ سے، انہوں نے کہا یا میں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور عرض کی میں نے کہ مجھے کوئی تعویذ الیسا بتائیے کہ میں اس
کو پڑھا کروں۔ سو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اللہم سے منیتی تک یعنی میں
پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے کالوں اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے
شر سے اور مردمنی سے فرج ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کی روایت سے کہ وہ ہلال بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں
بَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَوْمَئِذٍ
سُكَّانَةٌ تَحْتَهُ جِيسَةٌ كَوْنِي سَوْرَةٌ سَكَّانَةٌ هِيَ الْقُرْآنُ كِي اللَّهُمَّ سَعَى الْخَرْتِكُ لِعَيْنِي يَا لَلَّهِ
مِنْ تِيرِي پناہ میں آتا ہوں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں
میں فتنہ سے مسیح و جال کے۔ اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے زندگی
اور موت کے۔
www.marfat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذَا الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَلِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَاجِ وَالْبَرَدِ وَانْحَقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا انْحَقَتِ الثَّرْبُ مِنَ الْأَبْيَعِ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ وَقَاتِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى -

کو رفیقِ اعلیٰ سے یعنی بلند گروہ یعنی فرشتوں سے یا جماعتِ اہلبیاد سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً رَأَيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَسْتُهُ فَوَقَعَ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِعَاقَابِكَ مِنْ عِقَابِكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

سے نہیں لپوری کر سکتا ہوں تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے آپ اپنی ذات مقدس کی تعریف کی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہم نے قتیبہ نے انہوں نے لکھا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں سوئی تھی بازو میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے آپ کو رات کو نہ پایا اور ٹیٹا تو میرا ہاتھ آپ کے پیروں پر پڑا اور آپ سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اعوذ سے آخر تک یعنی پناہ میں آتا ہوں میں تیری رضا کے تیرے غم سے اور پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو کے تیرے عذاب سے نہیں لپوری کر سکتا ہوں تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے آپ اپنی ذات مقدس کی تعریف کی ہے۔

بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہ کوئی تم میں سے دعا میں کہ اے اللہ میرے بخش مجھ کو اگر تو چاہے یا رحم کر

marfat.com

کر مجھ پر اگر تو چاہے چاہئے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہیں ہے کوئی
اکراہ کرنے والا اس کے لئے۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اترتا ہے رب ہمارا ہرات آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہے تہائی
رات آخر کی اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا کرے مجھ سے کہ میں قبول کروں
دعا اس کی کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے تاکہ میں دوں اس کو اور کون ہے
کہ مغفرت مانگے کہ بخش دوں میں اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبد اللہ الاثر کا نام سلمان ہے اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی مسعود
در جبر بن مطعم اور رفاعہ جہنی اور ابو الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے بھی روایت ہے۔

روایت ہے ابو امامہؓ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے فرمایا آپ نے کہ
دعا آخرت کی اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ابو ذر سے اور ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا خیرات کی بہت
افضل ہے اور امید ہے قبول ہونے کی اور اتنا اس کے۔

روایت ہے انس رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس
نے کہا صبح کو اللہم سے رسول تک یعنی یا اللہ صبح کی ہم نے گواہ کرتے ہیں ہم
تم کو اور گواہ کرتے ہیں ہم عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں
کو اور ساری مخلوق کو اس پر کہ تو معبود برحق ہے نہیں کوئی معبود برحق ہوا
تیرے، اکیلا ہے تو کوئی شریک نہیں تیرا اور محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے
انتہی تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس دن ہوں اور
اگر کہے اس نے یہی کلمات شام کو تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے

بَابُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ أَصْبَحْنَا
نُشْرَكَكَ وَنُشْرَكَكَ حَمْدًا عَمَّا شَرِكْتَ وَمَلَأْنَا بِكَ وَجْمِعًا
خَلْقَكَ يَا نَكَّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
وَ أَنْتَ مَعْتَدُ عَبْدًا وَرَسُولًا إِلَّا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي
يَوْمِهِ ذَلِكَ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُسَبِّحُ غَضَبًا اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ
فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔

گناہوں کو جو اس رات کو ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا آپ کی آج کی رات سو پہنچی مجھ سے دعا سے یہ
کہ آپ فرماتے تھے اللہم سے رزقتی تک یعنی یا اللہ بخش دے گناہ میرے
اور کٹاؤں میرے گھریں اور برکت دے میرے رزق میں، فرمایا

بَابُ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ سَبَّحْتَ دُعَاؤَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ النَّبِيُّ وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ
بَارِكْ لِي فِي مَارَاقَتِي قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ
مَارَاقَتِي فِي دَارِي وَ

تَرَاهُنَّ تَمَرَكُنَّ شَيْئًا۔

آپ نے پھر دیکھا تو نے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا یعنی دین و دنیا کی سب

بھلائیاں اس میں آگئیں۔ ف: ابو السلیل کا نام ضریب بن نعیر ہے اور کوئی نیر فا کے ساتھ کہتا ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ
مَنْكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُو
بِقَوْلِهِ الْكَلِمَاتِ لِصُعَابِهِ لِلْمَعْرِفَةِ لَنَا مِنْ حَقِّبِنَا
مَا يَجُورُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِنِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا قَبِلْنَا
بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنْ الْيَقِينِ مَا تَقُونَ بِهِ عَلَيْنَا مَعْصِيَاتِ
الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَانِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقَوْلِنَا مَا أَحْبَبْنَا
وَأَجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا فَاجْعَلْ ثَارَنَا عَنِ مَنْ ظَلَمْنَا وَ
انصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ حَقِّبِنَا وَلَا
مَيْلًا عَلَيْنَا وَلَا تَسْطِطْ عَلَيْنَا مِنْ لَا يَرْحَمُنَا۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے اس حدیث سے اللہ علیہ وسلم کہ
کسی مجلس سے اٹھتے بغیر اس کے کہ یہ دعا کر لیں اپنے اصحاب کے لئے اللہ
سے آخر تک یعنی یا اللہ بانٹ دے ہمارے لیٹے پنا خوف اتنا کہ حائل ہو
جائے ہمارے گناہوں کے درمیان اور بانٹ دے فرماں برداری اتنی کہ
پہنچا دیوے ہم کو تیری جنت تک اور بانٹ دے یقین اتنا کہ آسان ہو جائیں
ہم پر معصیتیں دنیا کی، اور بر خور داری دے ہم کو ہمارے کانوں سے اور ہماری
آنکھوں سے اور ہماری تو گلوں سے جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور کرے
ہمارا وارث ہماری نسلوں سے اور خاص کرے انتقام ہمارا اسی پر جو ہم پر
ظلم کرے اور مدد دے ہم کو اس پر جو ہم پر زیادتی کرے اور مت کر معصیت

ہماری ہمارے دین میں اور نہ کر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کی اور مستقل نہ کر ہم پر ایسے شخص کو جو ہم نہ کرے ہم پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ خالد بن ابی عمران سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے
مترجم: اس دعا میں سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے ہیں۔

اول نصیحت خوف الہی کے کہ وہ حائل اور مانع ہو جاتا ہے بندوں کا گناہوں سے معلوم ہوا کہ جو جتنا نافرمان خدا کا ہے اتنا ہی
خوف کم رکھتا ہے اور تقویٰ اور گناہوں سے بچنا ہی خوف ہے اور خوف خدا عمدہ چیز ہے کہ حضرت اے اپنے اور اصحاب کیسے مشرہ مانگتے تھے
دوسری نصیحت یقین کی کہ بیان فرمایا آپ نے کہ یقین سے معصیتیں ہلکی ہو جاتی ہیں اس لئے کہ جب آدمی کو یقین کامل ہوا
کہ ہم کو ایک دن مرنے ہے اور اس دارالمصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر معصیت اس پر آسان ہو جاتی ہے اور جن کو یقین ہوا کہ عبادت پر اللہ
تعالیٰ ثواب کثیر اور طاعات پر اجر جزیل عنایت فرمائے گا اس پر ریاضات شاقہ آسان ہو جاتی ہیں اور جس کو یقین ہوا کہ معصیت میں اللہ
تعالیٰ نے صابریں کے بڑے درجے رکھے ہیں اور اللہ صابریں کے ساتھ ہے اس کو بے شک معصیت عین راحت نظر آتی ہے اسی طرح جب
اللہ تعالیٰ کی وعید اور عذاب قبر اور عذاب حشر و نار کا یقین ہو جاتا ہے تو آدمی کو ترک معاصی اور شہوات آسان ہو جاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاح
سہولت اور آسانی ہے۔

چوتھی یہ جو فرمایا کہ خاص کرے ہم پر اس میں تعلیم کی کہ بے قصور سے انتقام لیں اور ایک کی تقصیر پڑے

کو مرنے میں جیسے جاہلیت کا دستور تھا کہ ایک کے بدلے دس کو مارتے۔

پانچویں یہ جو فرمایا کہ معصیت ہماری دین میں اس سے مراد یہ ہے کہ معصیت دو قسم ہے ایک دنیا کی کہ مثلاً فقر و محتاجی ہونی

یا دکھ درد بیماری ہونی، دوسری معصیت دین میں کہ صحبت اہل بدعت کی ہوئی یا رفاقت فساق کی یا معصیت زانیوں کی یا گرفتاری معاصی میں کلاس سے

آدمی کی عاقبت خراب ہو جاتی ہے اور دین میں خلل آتا ہے اور اس کے ثواب کم ہوتے ہیں اور اس سے پناہ مانگی آپ نے۔

چھٹی نذرت دنیا کی کہ دعا کی آپ نے کہ اس کو سہارا بڑا مقصود نہ کر اس لیے کہ دنیا ملعون ہے اور طالب ملعون کا ملعون ہے۔ چنانچہ مروی ہے آپ سے کہ دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اس کی مدد کرے۔

ساتویں نذرت حاکم عالم بے رحم ناخدا ترس کی کہ اس سے پناہ مانگی آپ نے۔

روایت ہے مسلم بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میرے باپ نے کہ میں کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا انہوں نے اے میرے بیٹے کس سے سستی تم نے بدعا میں نے کہا تم سے کہا انہوں نے کہ گانٹھ میں بانڈ رکھو اس دعا کو اس لیے کہ میں نے سنی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اس کو پڑھتے تھے۔

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَآبَا أَيْمُونَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بَنِيَّ مَتَى سَمِعْتَ هَذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولَهُنَّ قَالَ الرَّفِهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں میں تم کو ایسے کلمات کہ اگر تو ان کو کہے تو بخش دیا جائے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجے بلند ہوں کہہ تو لا الہ الا اللہ سے رب العرش العظیم تک یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے، بلند ہے اور بڑا ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالیٰ والا ہے بزرگی والا نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن خشرم نے خبر دی ہم کو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اس کے مگر انہوں نے

بَابُ عَنِ عِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَعْقُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَآخِرُونَ عَلَى بَنِي الْحُسَيْنِ بِنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ إِلا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

نے آخر میں الحمد للہ رب العالمین پڑھایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ عارض سے روایت کرتے ہیں وہ علی سے۔ روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا ذوالنون کی جو پڑھی انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں ایسے ہے کہ جو مسلمان اس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا الہ سے ظالمین تک، یعنی نہیں کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو میں ظالموں میں سے ہوں۔

بَابُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةٌ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَإِنَّكَ لَمُيَدُّ يَدَيْهِمَا لِحَبْلِ مُسْلِمٍ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ -

ف: محمد بن یوسف نے ایک بار یوں کہا ابراہیم بن محمد بن سعد سے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتے ہیں اور وہ روایت کی گئی لوگوں نے یہ حدیث یونس بن اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے انہوں نے سعد سے اور نہیں ذکر کیا سند میں انہوں نے روایت کی ہو اپنے باپ سے اور روایت کی بعضوں نے کہ وہ ابو احمد زبیری ہیں یونس سے انہوں نے کہا روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن اسحاق کی روایت کے ساتھ۔

بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً لَا تَسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنَّ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

روایت ہے ابو ہریرہ رضی عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک اللہ تعالیٰ کے ستانوے نام ہیں ایک کم سو۔ جو یاد کرے اور داخل ہو جنت میں۔

ف : یوسف نے کہا خبر دی ہم کو عبدالاعلیٰ نے ہشام سے انہوں نے محمد بن حسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی ہریرہ رضی عنہ سے کئی سندوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنَّ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّبُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْقَتَّاعُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِقُ الرَّافِعُ الْمُعَزِّزُ الْمُدَبِّرُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكِيمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ الْمُقَيَّبُ الْحَسِيبُ الْحَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْمُحِصِي الْمُبْدِي الْمُعِيدُ الْمُنْعِي الْمُنِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَلَّاحِدُ الْوَاحِدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمَتَعَالَى الْبَرُّ الْتَوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفْوُ الرَّؤُوفُ مَالِكُ الْمَلِكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُسَبِّطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمَعْنَى الْمَانِعُ الْمَنَّانُ النَّافِعُ الْتَوَّابُ الْمُهَادِي الْمُبْدِي الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الْقَبُورُ.

روایت ہے ابو ہریرہ رضی عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کے ستانوے نام ہیں ایک کم سو جو احصا کرے ان کا، داخل ہو جنت میں ہو الذی ہے اللہ الہی۔

ف : یہ حدیث غریب ہے روایت کی ہم سے کئی لوگوں نے صفوان سے اور نہیں جانتے ہم یہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں جانتے ہم اکثر روایتوں میں ذکر اسمائے الہی کا مگر اسی روایت میں، اور روایت کی آدم بن ابی ایاس نے یہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہ رضی عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا اس میں اسماء کا اور اس کی اسناد صحیح نہیں، روایت کی ہم سے ابن ابی عمرہ نے انہوں نے سفیان سے۔ انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اسرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اللہ کے ستانوے نام ہیں جو ان کو یاد رکھے داخل ہو جنت میں، اور اس روایت میں بھی ذکر اسماء کا نہیں یعنی تفصیل اس کی مذکور نہیں عرض تفصیل اسماء کی کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابوالیمان نے شعبی سے انہوں نے ابی الزناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔

مترجم : اس حدیث کے متعلق کئی فوائد ہیں کہ ان کا جاننا ضروری ہے اور نہایت مفید۔
 اول : یہ کہ علماء میں یہاں ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مستمی ہے یا غیر مستمی اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ ایسے مباحث خصوصاً فی الباطن www.marfat.com اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا خوبی اسلام کی یہ ہے کہ مالا یعنی کو چھوڑ دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے حال میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہیں گے وَكُنَّا نَخْوَفُ مَعَ الْعَائِضِيَّتِ پس مومن کامل کو چاہئے کہ ایسی مباحث میں لب نہ کھولے اور لاؤ نعم کچھ نہ بولے اور گفت و شنید اس میں خلافت سلف جانے۔

دوہم یہ کہ حصر اسماء میں علماء کے دو قول ہیں، جمہور تو اسی طرف گئے ہیں کہ اسمائے الہی اس سے زیادہ بھی ہیں لیکن دخول جنت کا وعدہ انہیں ننانوے سے خاص ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسمائے حسنہ اسی عدد میں محصور ہیں مگر نووی نے جمہور کے اس قول پر اتفاق علماء کا نقل کیا ہے اور ابن مسعود رضی کی روایت جس کو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے کہ اس میں یہ لفظ ہیں وَاسْأَلُكَ بِكَلِمَاتٍ اسْمُهَا سَمِيَّتٌ بِهَا فَفَسَّكَ اور ایک روایت میں ہے وَاسْأَلُكَ بِاسْمَائِكَ الْحُسْنَى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَكَلِمَاتٍ اسْمُهَا سَمِيَّتٌ کہ یہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ اس تلافی کے سوا اور بھی نام ہیں اس تعالیٰ شانہ کے۔

سوم یہ کہ احصاء جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں۔ اول یہ کہ احصاء اہل ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے۔

دوہم اہل اللہ کے نزدیک منصف ہو جانا ان صفوں سے اور متعلق باخلاق الہی ہو جانا اور ظہور ان کے حقائق کا اور بزوران کے نتائج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینوں قول کو ساوی نے حاشیہ جلالین میں اور حافظ ابن حجر نے اس میں چار قول ذکر کیے ہیں۔ پہلا یہ کہ یہ تفسیر کی ہے بخاری نے اپنی صحیح میں اور مسلم کے نزدیک بھی یہی ہے۔ دوسرا یہ کہ معنی اس کے پہچانے اور اس پر ایمان لائے۔ تیسرا یہ کہ جتنا ممکن ہے اس کے معنوں پر عمل کیا اور ان کے ساتھ متعلق ہوا۔

چوتھا یہ کہ سارا قرآن پڑھ گیا اس لیے کہ قرآن ان سب اسماء کو شامل ہے اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبد اللہ زبیری۔

چہارم معانی اسمائے الہیہ میں اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ اکبر ال اسماء ہے اور جمع ان کا اور وہ مشابہ ہے اسمائے اعلام سے موضوع ہے غیر مشتق اور معنی اس کے قدیم پوری قدرت والا اور جائز نہیں کہ اس کے سوا کسی کو اللہ کہیں اور سبویہ سے مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے۔ اور خلیل سے دور و ایتیں ہیں اور مبنیادی نے اس کو کئی لفظوں سے مشتق کہا ہے کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں بوجہ طول کے غرض اقوال صحابہ عربیت اور نحو کے اس اسم مبارک میں بہت ہیں اور بیقی نے کہا ان سب قولوں سے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے۔ اور مشتق نہیں مثل سائر اسماء مشتقہ کے۔ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ قول معتبر یہ ہے کہ یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں اور جن میں زیادہ رحمت ہو بھی جاتی ہے رحیم سے کہ اس میں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار اور بعضوں نے کہا کہ رحمن اسم عبرانی ہے اور آثار میں وارد ہوا ہے کہ وہ دونوں اسم دقیق ہیں اور ایک میں وقت زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے کے الْمَلِكُ سب کا بادشاہ اور یہ نام حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں بھی لقدوس رحیب و نقمان سے پاک السّلاّمُ خود سلامت اور عالم کا سلامت رکھنے والا الْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مُؤْمِنِينَ کو ہول تمامت سے نجات دینے والا اور اس میں رکھنے والا الْمُكْتَمِينَ شاہد امانت دار محافظ الْعَزِيزُ غالب عزت والا الْجَبَّارُ زبردست بولنے والا الْمُتَكَبِّرُ وعلیم الشان گمنند والا الْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا الْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا الْمُصَوِّرُ صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت بنانے والا الْخَفِيْفُ اپنے بندوں کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور ان کی برائیوں

کو دیکھنے والا۔ الْقَهَّارُ سب پر غالب الْوَهَّابُ بے موزن کثرت سے دینے والا التَّرَاقِيُّ رزق دینے والا الْفَتَّاحُ مذق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا الْعَلِيْمُ ہر چیز جاننے والا اَبْرَحُ اور رزق کا اور مخلوقات کو ایک مٹھی میں لے لینے والا الْيَاسِطُ کشادہ کرنے والا رِزْقُ کا اور جاری کرنے والا رِجْلُ کا بدلتا ہوا الْخَافِضُ پست کرنے والا مَعْرُودٌ کا اور زیر کرنے والا سُرْكُشُونَ کا التَّرَافِعُ بلند کرنے والا مُؤْمِنِينَ مَنْكُسِينَ کا بالادست کرنے والا زِيرٌ رَسْتُونَ کا الْمُعِزُّ مَرْتٌ دینے والا الْمُنْذِرُ ذَلِيلٌ کرنے والا السَّمِيعُ ہر آواز کو سنا الْبَصِيرُ ہر چیز کو دیکھنا الْحَكْمُ فَيْصِلُهُ کرنے والا الْعَدْلُ منصف مزاج مَلِكُ الْلطِيفُ مہربان باریک دان الْخَبِيرُ اگلی پھلی ہر چیز سے خبر دار الْعَلِيمُ بردبار بری سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلدی نہیں ٹکرتا الْعَظِيمُ بزرگ جس کی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہو الْغَفُورُ بردہ پوش الشُّكُورُ شکر گزاروں کا قَدْرُ الْعَلِيِّ سب سے اونچا الْخَبِيرُ سب سے بڑا - الْحَقِيقُ اپنی مخلوق کا نگہ دار اور محافظ الْمُقِيْتُ محافظ با قدرت خلائق کا قوت دینے والا الْحَسْبُ تمام عالم کو کافی اس کے سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں الْجَلِيلُ بڑے شان والا الْكَرِيمُ صاحبِ کرم کہ جس کے عطا کی انتہاء نہیں التَّرَقِيْبُ ہر شئی کا نگہبان الْبُحْبُوبُ حاجت روادعا کا قبول کرنے والا الْوَاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطا الْحَكِيمُ حاکم با حکمت استوار الْوَدُودُ نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا محب الْمَجِيدُ بزرگ ذات نیکوکار الْبَاعِثُ قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا الشَّهِيدُ ہر چیز اس کے آگے حاضر الْحَقُّ سچ جس کی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں الْوَكِيلُ سارے عالم کا کارساز رزق کا ضامن الْقَوِيُّ زبردست الْمُتَيْنُ استوار کار جس کو تھکن اور ماندگی نہیں الْوَلِيُّ مددگار عالم کا کارساز الْحَمِيدُ ہر کام کا سربراہ سارے عالم کا محمود الْمُحْصِيُ ہر چیز کا گننے والا ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں الْمُبْدِيُ بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا الْمُعِيدُ دنیا میں زندوں کا مارنے والا آخِرَت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا الْمُخِيُّ جہانے والا الْمُمِيتُ مارنے والا الْحَيُّ بذاتِ خود زندہ الْقَيُّومُ بذاتِ خود قائم دوسروں کا تھامنے والا الْوَاحِدُ غنی جس کو کچھ احتیاج نہیں الْمَاجِدُ بزرگی پہلا کہ اس سے قبل کوئی نہیں الْآخِرُ پچھلا جس کے بعد کچھ نہیں الظَّاهِرُ قدرت کی راہ سے کھلا جس میں کچھ شک نہیں یا سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں الْبَاطِنُ خلق کے وہم و نظر سے چھپا جس کی کئی ذات پر کوئی آگاہ نہیں - الْوَالِيُّ مالک صاحب حکومت الْمُتَعَالِيُّ بلند شان اور بلند ذات والا یعنی ذات اس کی عرض پر ہے سب سے اوپر الْبَرُّ اپنے بندوں پر مہربان اور نیکوکار التَّوَابُ توبہ قبول کرنے والا الْمُتَّقِمُ بدکاروں کو سزا دینے والا الْعَقُورُ گناہوں کا مٹانے والا کُنْهَارُونَ کا بخشنے والا التَّرَعُّوفُ نہایت مہربانی والا هَالِكُ الْمَلِكِ الْمَلِكُ سب جہانوں کا مالک جو چاہے سو کرے ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جلال والا صاحبِ تعظیم و تکریم الْمُقْسِطُ عادل منصف الْجَامِعُ قیامت میں خلائق کا جمع کرنے والا الْعَنِيُّ سب سے بے نیاز الْمُغْنِيُّ جس کو چاہے بے پروا بنادے الْمَانِعُ روکتے والا الْقَنَادُ مڑ پھینچانے والا التَّنَافِعُ نفع دینے والا التَّوَسُّرُ بذاتِ خود ظاہر اور ظہور چاہے ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے الْفَادِيُّ نیک راہ تپانے والا الْمَطْلُبُ پر پہنچانے والا الْبَدِيْعُ خود بے نظیر اور نیا ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے الْفَادِيُّ نیک راہ تپانے والا الْمَطْلُبُ پر پہنچانے والا الْبَدِيْعُ خود بے نظیر اور نیا اَوْجِحُ کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا الْبَاطِنُ مَرْتَبَاتُ الْعَالَمِ کے بعد قائم رہنے والا التَّوَهُّيدُ

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ہم سلم بن اسلم کی روایت ای سے اسے جانتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَلِمْتُ
أَنَّ لَيْلَةَ لَيْلَةِ الْقَدَسِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ عَوْنِي اللَّهُ إِنَّكَ
عَفْوًا تَعْبُثُ الْعَفْوًا عَفْوًا

کو، سو مجھ کو بخش۔ ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْكَلْبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ عَلِمْتَنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهُ قَالَ سَلِ اللَّهُ الْعَاقِبَةَ فَمَكُنْتُ
أَيَّ مَآثِمَةٍ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْتَنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهُ
فَقَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عِلْمَ رَسُولِ اللَّهِ سَلِ اللَّهُ الْعَاقِبَةَ فِي الدُّنْيَا

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کی انہوں نے کہ یا رسول اللہ
بتائیے مجھ کو اگر میں جلا جاؤں کہ کون سی رات شب قدر ہے تو کیا پڑھوں آپ
نے فرمایا کہ اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو بخشنے والا ہے دوست رکھتا ہے بخشنے
والے کو روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا
رسول اللہ مجھے سکھائیے ایسی چیز کہ میں اللہ سے مانگوں آپ نے فرمایا عاقبت
مانگو اللہ سے پھر تھوڑے دن میں پھر اور یہی عرض کی آپ نے فرمایا عباس
رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عاقبت دنیا اور آخرت میں۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے اور عبد اللہ وہ بیٹے حارث کے ہیں وہ بیٹے نوفل کے اور ان کو سماع ہے عباس سے۔

روایت ہے ابو بکر صدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے
کسی کام کا فرماتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ اختیار کر میرے واسطے خیر کو
اور پسند فرما اور خیر و برکت دے میرے کام میں۔

بَابُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِّ ابْنِ بَكْرِ بْنِ الصِّدِّيقِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللَّهُمَّ
خَيْرِي وَخَيْرِي

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ز نفل کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں محدثین کے نزدیک ان کو ز نفل بن عبد اللہ العرنی
کہتے ہیں اور وہ عرفات میں رہا کرتے تھے اور اکیلے انہوں نے یہ روایت بیان کی ہے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

روایت ہے ابو مالک اشعری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ومن نصف ایمان ہے اور الحجی لہ بھرتیا ہے میزان اعمال کو یعنی ثواب سے اور
سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں بھرتیتے ہیں یا ہر ایک ان میں کا بھرتیا ہے آسمان
وزمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر
روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تیری نجات کی یا تیرے ہلاک کی اور شخص صبح
کرتا ہے اس حال میں کہ بیچنے والا ہے اپنے نفس کا پھر یا اس کا آزاد کرنے والا

بَابُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ بْنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ
بِ اللَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ
مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ
وَالصَّبْرُ مِيزَانٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ
نَيْبَهُ لِنَفْسِهِ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُؤْتَمِرُهَا

ہے یا ہلاک کرنے والا یعنی اگر اطاعت و عبادت کی اپنی جان کو غلاب سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّبُهَاتُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
يَمْلَأُ دَلَالَةَ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللَّهِ حِجَابٌ حَتَّى
تَخْلُصَ إِلَيْهِ

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سبحان اللہ آدمی میزان بھرتیا ہے یعنی ثواب سے اور الحمد للہ ساری میزان
بھرتیا ہے اور لا الہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں یہاں تک
کہ وہ اللہ کے پاس پہنچتا ہے یعنی مقبول ہو جاتا ہے۔

marfat.com

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں۔

روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گن دیئے میری پانچ انگلیوں پر ہاتھ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میز ان ہے اور یہ پہلی بات ہے اور دوسرے یہ کہ الحمد للہ بھر دیتی ہے اس کو تیسیرے یہ کہ اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان وزمین کے بیچ کو چوتھا یہ کہ وزہ

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّ هَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْ أَوْيِدٍ وَالتَّسْبِيحُ نِعْمَتُ الْمِيْزَانِ وَالْعَدُّ لِلَّهِ نَيْلًا وَالتَّكْبِيْرُ نَيْلًا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْعَتَمُومُ نِعْمَتُ الْقَبْرِ وَالطُّهُورُ نِعْمَتُ الْإِيْمَانِ -
نِعْمَتِ صَبْرٍ بِهَا نَجُوْنَ بِرَبِّكَ طَهَارَتِ نِعْمَتِ الْإِيْمَانِ هِيَ -

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ اکثر جود دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے وقوف عرفات میں وہ یہ تعقی اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ تجھ کو تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لیے ہے نماز ہماری اور قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف سے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی لیے یا اللہ میراث میری یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور وسوسہ سے سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

بَابُ عَنِ عَبْدِ بْنِ أَبِي مَالِبٍ قَالَ أَكْثَرَ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَاتٍ فِي الْمَوْقِفِ اللَّهُمَّ لَكَ الْعَدُّ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرٌ أَمَّا تَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَوَتِي وَنُسُكِي وَمَغْيَايَ وَمَنَافِي دَائِبِكَ مَا بِي وَ لَكَ دِيْتٌ تَرَانِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَحْمَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيْحُ -

اس شہر سے جو ہوا لاتی ہے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ پڑھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہ رہیں پھر عرض کی یا رسول اللہ آپ نے بہت سی دعائیں کہیں کہ ہم کو کچھ یاد نہ رہیں آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتا دوں جو ان کی جامع ہو تم کہو اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیری اس کے شہر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہے پہنچانے والا یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ

بَابُ عَنِ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ تَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَاكَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ تَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ إِلَّا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلُّهُ نَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا سَأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَيْتِكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَيْتِكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَاذُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

سے بچنے کی اور قوت عبارت کرنے کی نہیں مگر کی طرف سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ اے ام المؤمنین حضرت کی اکثر دعا کیا تھی جب وہ آپ کے پاس ہوتے انہوں نے کہا یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک یعنی اے دلوں کے پھرنے والے جہاد سے میرے دل کو اپنے دین پر سوس میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ

بَابُ عَنِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرَ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَكَ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرَ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مَا يَكْتُمُ عَمَّا يَكْفُرُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ قَلْبِي عَلَى ذِيكَ
 فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ إِلَهِي إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إصْبَعَيْنِ
 مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَدَامَ قَلْبًا مَقَادُ
 دَتَبًا لَا تُزِيغُ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا ۝ - الآية -

ہمارے مت ٹیڑھا کر سہارے دلوں کو بعد اس کے کہ ہدایت کی تونے۔

آپ اکثر دعا کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا ام سلمہ کوئی آدمی ایسا نہیں
 جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں میں نہ ہو، پھر جسے وہ چاہتا ہے قائم رکھ
 ہے یعنی دین حق پر، اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر
 نے جو راوی حدیث ہیں یہ آیت پر ہی رہنا لاترغ الایۃ یعنی اسے

ف: اس باب میں عائشہ اور نواس بن سمان اور انس اور جابر اور عبد اللہ بن عمر و اور نعیم بن ہارث سے بھی روایت ہے اس حدیث میں
 روایت ہے بریدہ سے کہ شکایت کی خالد بن ولید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ رات کو میں نہ سو سکا یعنی کسی دوسو سو یا خوف کے سبب سے سو فرمایا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیچے تو اپنے بچپن پر کہہ تو اللہم سے آخر تک،
 یعنی یا اللہ پالنے والے ساتوں آسمان کو اور جن پر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے
 والے زمینوں کو اور جن کو انہوں نے اٹھایا اور پالنے والے شیطانوں کو
 اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہو جا تو ہمسایہ میرا اپنی ساری مخلوق کے شر سے
 بچانے کو نہ زیادتی کرے ان میں سے کوئی مجھ پر با بغاوت معزز ہے ہمسایہ تیرا
 اور بزرگ ہے شائری کوئی معبود نہیں سوا تیرے کوئی معبود نہیں مگر تو۔

باب عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَتْ سَكَيْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
 الْمُخَرَّمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ مَا أَنَا مِنَ اللَّيْلِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوَيْتَ إِلَى فِرَاسِكَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ رَبَّ
 السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَهْلَتْ وَرَبِّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَقَلَّتْ
 وَرَبِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَصَلَّتْ كُنْتُ لِي جَارٌ مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ
 كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ تَغِيظَ عَلَيَّ أَحَدًا مِنْهُمْ أَوْ أَنْ تَبْجِسَ كَرًّا
 جَدَاكَ وَحَلَّ شَأْنَكَ لِأَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

ف: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جو اس کی سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہے کہ چھوڑ دی اس سے حدیث لینا۔ بعض
 محدثین نے اور مروی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اس کے اور وہ مرسل ہے۔

روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب کوئی تم میں پھیند میں چونک پڑے کہے انہوں سے بیخبر و تک
 یعنی میں اللہ کی پوری باتوں کے پناہ میں آنا ہوں اس کے غضب سے اور
 عذاب سے اور اس کے بندوں کے فساد سے اور دوسو سو سے شیطان
 کے اور اس سے کہ وہ ہمارے پاس آویں سو وہ خواب سے ضرر نہ کرے
 گا اور عبد اللہ بن عمرو سکھا دیتے تھے اس کو جو بالغ ہوتا تھا ان کی اولاد سے
 ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْرَبَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ
 فَلْيَقُلْ أَسْتَغِيذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانَةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ
 وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ بِأَنْفُسِهِمْ
 لَنْ تَضُرُّكَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَيَلْقَاهَا مِنْ بَلَدٍ مِنْ بِلَادِهِ
 وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَدْرِكَ لَمْ يَلْقَهَا فِي عُنُقِهِ -

اور جو نابالغ ہوتا تھا اس کو لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔
 باب عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ قَالَا سَمِعْتُمَا أَبَا دَاوُدَ
 قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ
 مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَأَيْتَهُ أَنْتَ قَالَ مَا أَحَدٌ أُغْيِرَ
 مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے ابو داؤد سے
 کہا انہوں نے کہ سنائیں نے عبد اللہ بن مسعود سے عمرو بن مرہ کہتے تھے کہ
 میں نے پوچھا ابو داؤد سے کہ تم نے خود سنا عبد اللہ سے انہوں نے کہا کہ
 ابو داؤد نے کہا انہوں نے روایت یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اور اس لیے حرام کیا اس نے یہاں یوں
کو کھلی ہوں یا چھپی اور کسی کو تعریف اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھی لگتی ہے اور
اس لیے اس نے خود تعریف کی اپنی ذات مقدس کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے
مجھے ایسی دعا سکھائیے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا کہ
تو اللہ اللہ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت اور نہیں
بخشنا گناہوں کو کوئی مگر تو، سو بخش دے مجھ کو اپنے نزدیک سے بخشنا اور
رحمت کر مجھ پر بیشک تو ہی ہے بخشنے والے رحمت کرنے والے۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم جب کوئی سخت کام ان پر آتا فرماتے یا حی یا قیوم برحمتک استغینت یعنی
اے حی زندہ قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں میں
اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے لازم بکړ و تم ذوالجلال والاکرام

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ انس سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے چنانچہ روایت کی ہم نے محمود بن غیلان
نے انہوں نے مولیٰ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے لازم بکړ و تم یا ذوالجلال والاکرام یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہ سے انہوں نے روایت کی حمید
سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح زیادہ ہے اور مولیٰ نے اس میں غلطی کی کہ کہا روایت ہے حمید سے وہ
روایت کرتے ہیں انس سے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

روایت ہے معاذ بن جبل رضی سے کہا انہوں نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پوری نعمت تو آپ نے فرمایا
کیا ہے پوری نعمت اس نے عرض کی کہ میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں
اس سے بہتری کی آپ نے فرمایا پوری نعمت سے سے داخل ہونا جنت
میں اور پچ جانا دوزخ سے اور سنا آپ نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا ذوالجلال
والاکرام آپ نے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سنا آپ نے
ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صبر آپ نے فرمایا
تو نے بلہاگی اب اللہ سے عافیت مانگ لے۔

وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِيَنَّكَ مَدْحُ
نَفْسِهِ

بَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ دُعَاءٌ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ فَاعْظُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ
الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔
بَابُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرِهَ أَمْرًا قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ
أَسْتَغِيثُ وَيَسْتَأْذِنُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْطُّوْبِيَاءُ ذَالِ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔
کو یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَاهِرَ
النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ بِهَا
أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ
وَالْقَوْلَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَبْرَ
قَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ الْبِلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَاقِبَةَ۔

روایت کا ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسمعیل سے انہوں نے جریری سے اسے اسناد سے مندرج ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يُبَادِرَهُ الشَّعْسُ لَمْ يَسْقُطْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهُ شَيْئًا مِمَّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ -

روایت ہے ابو امامہ باہلی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جاوے اپنے بچھونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا ہے اللہ کو یہاں تک کہ سو جائے۔ نہیں کر وٹ لیتا ہے وہ کسی طرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے غیر دنیا اور آخرت کی اللہ سے عنایت فرماتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْعِجْرَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْثُومٍ وَبَنِي الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَتَّى تَمَاسَّعَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَ أَلَى صَحِيفَةٍ فَقَالَ هَذَا مَا كَتَبَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَطَرْتُ فِيهَا فَأَذَاتُ أَبَا بَكْرٍ الْعِتْدِيَّتِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْتَنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سَرَبْتُ كُلِّ شَيْءٍ بِرُؤْيُكَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهْ وَإِنْ أَفْتَرْتُ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرًا إِلَى مُسْلِمٍ -

روایت ہے ابو راشد عجرانی سے کہا انہوں نے کہ آیا میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے پاس اور ان سے کہا کہ کوئی حدیث بیان کرو مجھ سے جو سنی ہو تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے، سو انہوں نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈال دیا اور کہا کہ لکھو دیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ میں نے اسے دیکھا اس میں لکھا تھا کہ ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سکاٹے مجھ کو جو میں کہا کروں صبح اور شام تو فرمایا آپ نے کہ تو اللہ سے آخر تک یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کھلی کے کوئی معبود برحق نہیں مگر تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ میں آتا ہوں میں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے فساد اور شرارت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی

یا کھینچ لے جاؤں اس کو کسی مسلم کی طرف۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَا بَسْتَرُ الرَّقِ قَصْرُهَا بِعَصَاةٍ تَتَأْتَرُ الرَّقِ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَسَا قَطُّ مِنْ ذُنُوبِ الْعِبَادِ كَمَا سَا قَطُّ وَرَقِ الشَّجَرَةِ هَذِهِ -

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک درخت پر جس کے پتے سوکھے تھے سو مارا اس کو اپنی لاشی سے اور پتے اس کے جھڑپے سو فرمایا آپ نے کہ یہ چاروں کلمے الحمد للہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے جھڑپے ہیں پتے اس درخت کے

ف: یہ حدیث غریب ہے اور شہر بن حوشب سے اس کے سماع ہوا ان کو انس بن مالک سے انہوں نے دیکھا ہے انس کو اور نظر کی ہے ان کی طرف۔

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الشَّيْبِ السَّبَّاقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُحْيِي -

روایت ہے عمارہ بن شیبیب السبائی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے لا الہ الا اللہ سے قد نزدیک دس بار بعد مغرب کے پچھو گناہوں کو بخشتا ہے کہ حفاظت کریں گے وہ اس کی صبح تک اور

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَدْ نَبَّأَ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى أَثَرِ الْمُغْرِبِ بَعَثَ
 اللَّهُ لَهُ مَسَلَعَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ وَ
 كَيْبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ سَنَاتٍ مُوَجِّبَاتٍ وَمُعَى عِنْدَهُ عَشْرُ
 سَيِّئَاتٍ مُوَجِّبَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقِيَّاتٍ مُؤْمِنَاتٍ -

جائیں گی اس کے لئے دس نیکیاں رحمت کی واجب کرنے والی اور
 مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں ہلاک کرنے والی اور ثواب
 ہوگا اس کو دس بردہ آزاد کرنے کا جو مسلمان ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت
 سے لیث بن سعد کی اور ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بن شیبہ کو سماع ہونے سے اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ
 وَادَّاؤِ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لِعِبَادِهِ -

باب توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ
 کی رحمت کا اپنے بندوں پر۔

عَنْ زَيْنِ بْنِ جُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ مَقْوَانَ بْنَ
 عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ
 مَا جَاءَ بِكَ يَا زَيْنُ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ
 لَتَمْتَعُ أَجْنِحَتَهَا بِطَائِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يُطْلَبُ قُلْتُ إِنَّهُ
 حَكٌّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْيَوْلِ
 وَكُنْتُ أَمْرًا مِمَّنْ اصْطَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ
 كَانَ يَأْتِي تَارَةً إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مَسَافِرِينَ أَنْ تَلْتَمِزُ خِفَانًا
 ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُمْ أَنْ مِنْ جَنَابَةِ لَيْلٍ مِنْ غَائِطٍ وَ
 يَوْلٍ وَكَزِيمٍ قَالَ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي النَّهْوِ
 شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْتُ عِنْدَ الْإِذْنِ إِذْ نَادَى أَمْرًا ابْنِي بِعَنْوَتٍ لَمْ
 يَهْمُ رَجِي يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَى تَجْوِيفِ صَوْتِهِ هَاءٌ وَمُ فَقُلْنَا لَهُ وَنَعَيْكَ أَنْفُسُ
 مِنْ مَوْتِكَ فَأَنْتَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 نَفْسُكَ مَاتَتْ هَذَا أَقْبَالَ وَاللَّهِ لَا أَغْنِيكَ قَالَ الْأَمْرُ ابْنِي
 الْمَرْءُ يُجِيبُ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْعَقُ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ أَلِ
 قَوْمًا حَسِبْتُمْ كَمَا بَايَأْتِ قَبِيلَ الْمُغْرِبِ حَسِيرًا مِمَّنْ مِنْهُ
 مَبِينٌ أَوْ سَبِينٌ عَلَا قُلُوبُ سَفِيَّاتٍ قَبْلَ الشَّامِ خَلْفًا

روایت ہے زین بن جبیش سے انہوں نے کہا گیا میں صفوان بن عسال
 مردی کے پاس کہ پوچھوں ان سے مسح موزوں کا سو پوچھا انہوں نے کیوں
 آئے تم اسے ذر سو کہا میں نے علم حاصل کرنے کو سو کہا انہوں نے کہ ملائکہ
 اپنے بازو بچھاتے ہیں طالب علم کے لئے اس کی طلب سے رضی ہو کر پھر میں
 نے کہا کہ میرے دل میں خیال آیا موزوں کے مسح کا بعد پانچ دنوں اور پیشاب
 کے کریں یا نہ کریں اور میں ایک اصحابی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
 سو آیا میں تمہارے پاس کہ پوچھوں میں تم سے کہ کچھ سنا ہے تم نے حضرت
 سے کہ ذکر کرتے ہوں اس کا کہا انہوں نے کہ ہاں ہم کو حکم کرتے تھے آپ
 جب ہم مسافر ہوں کہ نہ آماریں ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت
 کے لئے اور نہ آماریں ہم پانچ دن یا پیشاب یا سونے کے بعد پھر کہا میں
 نے کہ کچھ سنا تم نے ذکر کرتے تھے محبت کا انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں
 ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گوار آیا اور اس نے بلند
 آواز سے پکارا یا محمد سو حضرت نے اس کو جواب دیا اسی آواز سے اور
 فرمایا کہ آؤ ہم نے اس سے کہا اے خرابی تیری لپست کر اپنی آواز کو کہ تو
 پاس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منع ہے ان کے پاس آواز بلند کرنا سو
 کہا اس نے واللہ میں لپست نہ کروں گا اپنی آواز کو اور کہا اس نے کہ آدمی
 دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملتا ان سے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کو چاہتا ہے
 یعنی عمل میں اگر وہ ان کے برابر نہ ہو، پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے
 یہاں تک کہ ان کا ہوا کا کہ مغرب کی طرف ہے جوڑ ان اس کی

یَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْ مَقْتُوْحًا يَعْنِي التَّوْبَةَ
 لَا يَخْلُقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ -
 ایسی ہے کہ سلاوت کا چاہیں یا ستر برس تک اس میں چلا جائے اور
 نے کہا کہ وہ شام کی طرف سے پیدا کیا ہے اس کو اللہ نے جس دن پیدا کیا
 ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لئے اور بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ آفتاب نکلے مغرب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ زَيْنِ جَبِيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَاةٍ
 الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي مَا جَاءَكَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ
 قَالَ بَلَّغْتَنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْعَمُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ
 رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ حَاكٍ أَوْ قَالَ حَكٌّ فِي نَفْسِي
 شَيْءٌ فَمِنَ السُّعْرِ عَلَى الْعُقَيْتِ فَمَلَّ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا إِذْ كُنَّا
 سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَمْرًا أَنْ لَا نَهْلَمَ خِفَافًا ثَلَاثًا إِلَّا آمِنُ
 جَنَابِيهِ وَهَلَكْتُ مِنْ عَائِطٍ وَبُولٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلُّ
 حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَقْوَى
 شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَادَاكَ رَجُلٌ كَانَ فِي إِخْرِ الْقَوْمِ بِصَوْتِ
 جَهْرٍ رِيٍّ أَعْرَابِيٍّ جَلَّتْ حَافِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ
 فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا فَاجَابَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوِ مَن مَوْتِهِ هَادِمٌ
 فَقَالَ الرَّجُلُ يَحِبُّ الْقَوْمَ وَنَتَا يَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ قَالَ زَيْدٌ
 فَلَمَّا بَرِحَ يُعَدِّثُنِي حَتَّى حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ
 بِالْعَرَبِ بَابًا عَرَفَ مِنْهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يَخْلُقُ
 حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ وَتَبَارَكَ
 وَتَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ عَيْنِ ابْنِ مَرْثَدَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يَغْرِبْ غُرْبًا -

اس میں عربی کو جلت جات کہا یعنی احمق سخت و درشت مزاج اور
 باب توبہ کے بیان کے بعد یہ آیت پڑھی یَوْمَ يَأْتِي الْآيَةُ لَعْنَةُ جِسْمِ دَلِيٍّ آ
 جائیں گی بعض نشانیاں تیرے رب کی نفع نہ دے گا اس دن کسی کو ایمان
 اس کا یعنی جب آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ

Marfat.com

جب تک کہ گھر نہ لگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ ثابت سے انہوں نے محول سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت کی روایت کے اسی کے ہم معنی۔

باب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
لَكُمْ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتُوبَةِ أَحَدِكُمْ مَلِكًا أَحَدِكُمْ
مَلَائِكَةً إِذَا أَوْجَدَهَا -

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا کھویا ہوا اونٹ پا کر خوش ہو۔

ف: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔
باب عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ جِئْتُ حَضْرَتَهُ
لَوْفَاةً قَدْ كُنْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْكُمْ تَنْبِرُونَ لَخَلَقَ
لَهُ خَلْقًا يَنْبِرُونَ فَيُحْضِرُ لَهُمْ -

روایت ہے ابو ایوب سے کہ جب ان کو موت سامنے آئی انہوں نے کہا میں نے ایک چیز سنی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تم سے چھپاتا تھا۔ سنائیں نے کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ ان کے گناہ معاف کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے عمرو سے جو مولیٰ میں عفرہ کے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

باب عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَادَكَ وَتَعَالَى
بِئْسَ آدَمُ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَدَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى
مَا كَانَتْ فِيكَ وَلَا أَبَايَ يَا بَنُ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ
سَّمَاءٍ لَمْ أَسْتَغْفِرْ لَكَ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَايَ يَا بَنُ آدَمَ
لَوْ أَتَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لَمْ يَقْبَلْتَنِي
وَتَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَشْرِكُ بِي إِلَّا بِمَا غَفَرْتُ -

روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے توجہ تک مجھے پکارے جائے گا اور مجھ سے امید مغفرت کی رکھے گا، میں تجھے بخشتا رہوں گا تو کسی کام میں ہو اور میں پر و انہیں رکھنا اے بیٹے آدم کے اگر پہنچ جائیں گناہ تیرے آسمان کے کناروں تک پھر بخشا جائے گا تو مجھ سے تو بھی بخش دوں میں تجھ کو اور میں پر و انہیں رکھنا اے بیٹے آدم کے اگر تو زمین بھر گناہ لے کر مجھ سے ملے کہ شریک نہ کیا ہو تو نے

سیرے ساتھ کسی کو تو میں اتنی ہی بخشش لے کر تیرے آگے آؤں گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔
مترجم: یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کیے ہیں فرعون بھی اسی دنیا میں تھا اور ہامان بھی اسی دنیا میں بلکہ شیطان بھی اسی
س پھریوں سمجھیے کہ جتنے گناہ الٰہ سب گناہ گاروی سے ہوئے ہیں سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ
اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں جیسے کہ شرک کی
امت سے سب اچھے کام ناکارہ ہو جاتے ہیں اور بھی اتنی ہی اس کے شرک سے آدمی پورا پاک ہوا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں جیسے کہ شرک کی
امت سے سب اچھے کام ناکارہ ہو جاتے ہیں اور بھی اتنی ہی اس کے شرک سے آدمی پورا پاک ہوا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ

کہے اور اس کے سوا کہیں بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اس کے دل میں خوب ثابت ہو جائے کہ اللہ کے تقصیر واد کو اس سے بھاگ کر کہیں پہنچ نہیں
اور اس کے مقابل کسی زور آور کا زور نہیں چلتا اور اس کے زور کسی کی حمایت کام نہیں آتی اور کوئی کسی کی سخاوت اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا۔
سو جب یہ بات دل میں خوب ثابت ہو جائے پھر جتنے گناہ اس سے ہوں گے بشریت کی راہ سے ہوں گے یا بھول چوک کر اور ان گناہوں کا ڈر
اس کے دل پر گھر کر رہا ہوگا اور ان سے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا اور بے شک ایسا آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق ہے
اور جوں جوں اس کا اضطراب اور بے قراری گناہوں کے سبب سے بڑھتی جاتی ہے دُور دُور رحمت الہی اس پر زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ سو یہ سمجھنا
چاہیے کہ جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کرتی۔ فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے،
اور رعیتی پر تقصیر لاکھ درجہ افضل ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور۔

بَابُ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ بَائِتَةً رَحْمَةً قَوْضَعَهُ
رَحْمَةً قَائِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاخَتُونَ بِهَا وَعِنْدَ
اللَّهِ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ رَحْمَةً۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ نے پیدا کیا سو رحمتوں کو اور اتاری ایک رحمت اس میں سے یعنی دنیا میں کہ
جس کے سبب سے لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں اور اس کے پاس ننانوے
رحمتیں ہیں یعنی قیامت کے دن ان سے بخشے گا اپنے موحد بندوں کو۔

ف: اس باب میں سلمان اور جناب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ
مَا طَمَعَ فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ وَلَا لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ
الرَّحْمَةِ مَا قَطَّطَ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدٌ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
جان لے مومن اس عذاب کو جو اللہ کے پاس ہے ہرگز طمع نہ کرے جنت
کی کوئی۔ اور اگر جان لے کافر اس رحمت کو جو اللہ کے نزدیک ہے نا امید
نہ ہو جنت سے کوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر علامہ ابن عبد الرحمن کی روایت سے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں
مترجم: حقیقت میں اللہ کی رحمت اور اس کا عذاب بے حساب ہیں کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔ شعر ہے

بتہدیرگر برکشد تیغ حکم
وگر در وہدیک صلائے کرم

بَابُ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اللَّهُ حَيَّتْ خَلْقَ الْخَلْقِ كَتَبَ
بَيْنَهُ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ نَفْسِي۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب پیدا کیا مخلوقات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اپنی
ذات کے واسطے کہ رحمت میری غالب ہے میرے غضب پر

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَسْجِدَ وَدَخَلَ قَدْ صَلَّى وَهُوَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ
اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں اور ایک شخص نے نماز پڑھی اور وہ دعا کرتا تھا اور اپنی دعا میں کہتا
تھا اللہ سے الا انک انت المنان یعنی یا اللہ کوئی معبود برحق نہیں مگر تو، تو ہی ہے

الْحَيْلِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَدْرُونَ بِمَا دَعَا اللَّهُ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي
إِذَا سُئِلَ بِهِ أُجِبَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ.

احسان کرنے والا، پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا، صاحب بزرگی،
اور بڑائی کا، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم جن نفلوں
سے اس نے دعا کی دعا کی اس نے اللہ کے اسم اعظم سے کہ جب دعا کی

تھے قبول کرے اور جب اس سے مانگے اس نام سے عطا کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی انس سے۔

بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عِنْدَكَ
بِمَنْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانَ
مِمَّا أَسْلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَذْرَكَ
بِنَدَاءِ آبَائِهِ الْكِبَرِ فَلَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ وَأُظِنُّهُ قَالَ أَوْ أَحَدُهُمَا.

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ میرا ذکر ہو اس کے پاس درود
نہ پڑھا مجھ پر اور ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ آیا اس پر رمضان اور
چلا گیا قبل اس کے وہ بخشا گیا اور ناک میں خاک بھرے اس کے جس نے
پایا اپنے مال باپ کو پڑھا اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو جنت میں،
یعنی ان کی خدمت سے مستحق جنت نہ ہوا، کہا عبد الرحمن نے اور کہا کیا

میں نے کہ فرمایا ایک ان میں کا یعنی مال باپ کا۔

ف: اس باب میں جابر رضی اور انس رضی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ربیع بن ابراہیم اور وہ
بجائی میں اسمعیل بن ابراہیم کے اور وہ ثقہ ہیں اور وہ ابن علیہ ہیں اور مروی ہے بعض اہل علم سے کہ کہا انہوں نے جب درود بھیجتا ہے آدمی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار مجلس میں تو کافی ہے اس کو جب تک اس مجلس میں رہے۔

عَنْ عِطِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَغِيضُ الَّذِي مَنَ ذُكِرَتْ عِنْدَكَ فَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيْهِ.

روایت ہے علی رضی بن طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ بخیل وہ ہے کہ جس کے آگے میرا ذکر ہو، اور وہ مجھ
پر درود نہ پڑھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔
بَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِي بِالتَّلْبِيحِ
وَالْبَرْدِ وَالنَّارِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ تَقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
تَقِيَتِ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ النَّاسِ.

روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا کرتے تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اللهم سے آخر تک یعنی یا اللہ ٹھنڈا
دے میرے دل کو برف اور اولوں اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ صاف و
پاک کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کیا تو نے سفید کپڑا میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔
بَابُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ فُتِحَتْ لَهُ بَابُ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ
الرَّحْمَةِ وَمَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا لِيُنِيحَ إِلَيْهِ مِنْ آيَاتِهِ إِلَّا أُجِبَ.

روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس
کے لئے کھولے گئے دروازے دعا کے کھولے گئے اس کے لئے دروازے
کے لئے کھولے گئے دروازے دعا کے کھولے گئے اس کے لئے دروازے
کے لئے کھولے گئے دروازے دعا کے کھولے گئے اس کے لئے دروازے

الْعَافِيَةَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مَا يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِاللَّحْمَاءِ

مانگنا اور فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو جو اتر چکی ہے اور جو اترے گی یا ابھی نہیں اتر چکی سو لازم جانو اے بندو اللہ کے دعا کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد الرحمن بن ابی بکر قرظی سے اور وہ یحییٰ بن یزید ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک، کلام کیا ہے ان میں بعض محدثین نے ان کے حافظہ کی طرف سے اور روایت کیا اسرائیل نے یہ حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے مولیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ سے نہیں مانگی کوئی نئی چیز پیدای زیادہ عافیت سے روایت کی یہ ہم سے قاسم بن دینار کو فی نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے۔

عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّ دَابَّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَرَأَتْ قِيَامَ اللَّيْلِ كُرْبَةً إِلَى اللَّهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الذُّمِّ وَتَخْفِيرٌ لِلشَّيَاطِينِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ

روایت ہے بلال رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم رات جاگنا کہ وہ طریقہ ہے تمہارے اگلے لوگوں کا اور رات کا جاگنا یعنی نماز پڑھنا نزدیک ہے اللہ کی اور دوری ہے گناہوں سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور دور کرنے والا ہے مرض کو بدن سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بلال رض سے مگر اسی سند سے اور یہ صحیح نہیں ہے از روئے اسناد کے۔ اور سنائیں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ کہتے تھے محمد قرظی محمد بن سعید شامی ہیں اور وہ بیٹے ہیں ابوقیس کے اور وہ محمد بن حسان ہیں اور چھوڑ دی گئی حدیث ان کی اور روایت کی یہ حدیث معاویہ ابن صالح نے ربیعہ سے انہوں نے ابو ادریس سے انہوں نے ابو امامہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہم سے یہ روایت محمد بن اسمعیل نے انہوں نے عبد اللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہ رض سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ابو امامہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لازم جانو رات کا نماز پڑھنا کہ وہ طریقہ ہے تم سے اگلے نیکو کاروں کا اور نزدیک ہے تمہارے رب کی طرف سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور مانع ہے گناہوں سے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابو ادریس کی روایت سے جو انہوں نے بلال رض سے روایت کی۔

بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْدَادُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقْلَهُمْ مَن تَجَوَّزُ ذَلِكَ

روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن میری امت کی سزا اور ستر کے بیچ میں ہیں اور بہت کم ہیں جو ان سے بڑھیں

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے روایت ہے محمد بن عمرو سے انہوں نے روایت کی ابو امامہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابو ہریرہ رض سے اور سند سے سو اس کے۔

بَابُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِقَوْلِ رَبِّ أَعْنِي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَأَنْصُرُنِي وَلَا تُنصُرْ عَلَيَّ وَأَمْكُرُنِي وَلَا تُنصُرْ عَلَيَّ وَأَهْدِنِي وَبَيِّرْ لِي الْقُدَى وَأَنْصُرُنِي عَلَى مَنْ بَغَا عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَارًا لَكَ ذَكَرًا لَكَ رَهَابًا لَكَ مَطْوَأًا مَخْبِتًا إِلَيْكَ أَوْ أَهْلًا حَنِيبًا

روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے رب اعننی سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری اور نہ مدد کر کسی کی میرے اوپر اور تائید کر میری اور نہ تائید کر میرے اوپر کسی کی اور مکر کر میرے لیے اور نہ مکر کر کسی کے لیے میرے نقصان اور ضرر کے واسطے اور ہدایت کر اور مدد کر میری اس شخص کے اوپر

مجھ کو ایسا کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں اس سے اپنا ستر اور سنورتا ہوں میں اس سے اپنی زندگی میں پھر پرانا کپڑا صدقہ دے دیا ہوگا وہ اللہ کی حفاظت میں اور پناہ میں اور پردہ میں زندگی اور موت میں۔

یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ یحییٰ بن یزید نے عبید بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابو امامہؓ سے۔

روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر نجد کی طرف اور انہوں نے بہت سی غنیمتیں حاصل کیں اور جلدی لوٹ آئے۔ سو ایک شخص نے کہا جو ان کے ساتھ نہیں نکلا تھا کہ میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لائے اس سے بڑھ کر سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں بتا دوں تم کو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت لائے ہوں اور ان سے جلد لوٹے ہوں۔ اور وہ لوگ ہیں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنی جماعت میں پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ میں ان سے جلد لوٹنے والے ہیں اور ان سے افضل غنیمت لائے وہ ابو ابراہیم انصاری مدنی ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی تو آپ نے فرمایا اسے میرے چھوٹے بھائی شریک کرنا ہم کو بھی دعائیں اور بھولنا نہیں۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مکا تبہ اور اس نے کہا میں اپنی ادائے کفایت سے عاجز ہو گیا سو میری مدد کیجیے آپ نے فرمایا میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تجھ پر کوہِ قمر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہو جائے تو کہہ اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ باز رکھ اور دور کر مجھ کو اپنے حرام سے حلال دے کر اور بے پروا کر دے۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ میں بیمار ہوا اور حضرت میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میری موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور

عَنْ مَنْ لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْعَدُوُّ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي
فَأَدْرَيْتُ بِهِ عَرْدَتِي وَأَتَجَدَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَدَدْتُ إِلَى التَّوْبِ
الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقْ بِهِ كَمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ
وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيَاةً وَمَيِّتًا۔ ف

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قَبْلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمًا كَثِيرَةً وَ
أَسْرَعُوا إِلَى الرَّجْعَةِ فَقَالَ دَجَلٌ قَبْلَ مِتْنٍ لَمْ يَخْرُجْ مَا
رَأَيْتُمْ بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا
الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى
قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةً وَأَسْرَعُ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوا مِلَّةَ الْفُجْرِ
ثُمَّ جَلَسُوا يَدُوكُمْ وَنَ الْوَنَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ
أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً۔

یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہیں اور

عَنْ عُمَرَ أَنَّ اسْتَأْذَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيُّ أَخِي أَهْرَ كُنَّا فِي دَعَاؤِكَ
كَتُنْسَا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عِيٍّ أَنَّ مَكَاتِبًا جَاءَتْهَا فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ
عَنْ كِتَابِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلِمِيهِنَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوْكَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ شَيْبَانِ
مِنَّا إِذْكَ اللَّهُ عَنكَ قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي بِعَدْلِكَ عَن
حَرَامِكَ وَأَعْتَنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

عَنْ عِيٍّ قَالَ كُنْتُ يَا أَيُّهَا فَتَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَأَجْبِي قَدْ حَقَّرَ
رُحْمِي وَإِنْ كَانَ مَتَاخِرًا فَأَرْفَعِي وَإِنْ كَانَ

فَصَبَّرَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ
اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوْ شِفِهِ شُعْبَةَ الشَّامِ قَالَ فَمَا اسْتَكَيْتُ
وَحَبِي بَعْدُ -

عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
عَادَ مَرِيضًا قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ
أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءً لَا يَغَادِرُ سَقَمًا -

دی ہوئی ایسی سفار کے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ فِي وَتَرِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمَعَاذِكَ مِنْ عِقَابِكَ مِنْكَ لَا حُصْفَى
ثَنَاءٌ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ -

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ اپنے وتر میں یہ دعا پڑھتے اللہ تعالیٰ
سے آخر تک یعنی یا اللہ تیری رضا کی پناہ میں آتا ہے تیرے غصے سے اور
تیری بخشش کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں پوری تعریف نہیں کر
سکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف تو نے آپ اپنی ذات مبارک کی کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں ہانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ كَيْسَانَ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هُوَ رَكَعٌ الْكَلِمَاتُ لَنَا
يُعَلِّمُ الْمَكْتَبِ الْعِلْمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبْرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْيُحْلِ وَأَعُوذُ
بِكَ مِنْ أَدْزَلِ الْعَمَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ
الْقَبْرِ -

روایت ہے کہ سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جیسے کہ
لڑکوں کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ پناہ
مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اللہ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں
نامردی سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں بڑھاپے کی عمر سے، یعنی جس میں
عقل جاتی رہے۔ اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ دنیا سے اور
عذاب قبر سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے کہ عبد اللہ ابواسحاق ہمدانی اضطراب کرتے تھے اس روایت میں کہ کبھی کہتے تھے روایت ہے مروان میمون
وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کبھی اور کچھ کہتے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْتَ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ كَبِيْرَةٍ يَدُهَا نَوَاقٌ أَوْ
قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَسْرَعُ عَلَيْكَ مِنْ
هَذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ
وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ
بِمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللَّهُ

روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ وہ گئے رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور ان کے آگے گٹھلیاں یا
تھے کہ وہ اس پر تسبیح کرتی تھیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تم کو اس سے
یا افضل تسبیح سکھاؤں یعنی تو اب میں اس سے بہتر ہو اور لفظوں میں کہ
اللہ سے آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی مخلوق
اور پاکی ہے اس مخلوق کے بیچ میں ہے اور پاکی ہے اس مخلوق کے

جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے یعنی ابد تک اور بڑائی ہے اس کو اسی کے برابر اور حول اور قوت نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ یہ بھی اتنی ہی مخلوق کے برابر۔

الْكَبِيرُ مِثْلُ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَالْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ إِلَّا بِاللهِ مِثْلُ ذَلِكَ -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سعد کی روایت سے۔

روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی صبح ایسی نہیں کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کی۔

عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيَّتَ صَبَاحٌ يُصْبِحُ الْعَبْدُ إِلَّا مَتَادُ يُنَادِي سُبْحًا وَالْمَلِكُ الْقُدُّوسُ -

یہ حدیث غریب ہے۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ علیؓ بن ابی طالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سے اور میں اس کے حفظ پر قادر نہیں، سو آپ نے فرمایا اے ابوالحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھا دوں کہ تم کو بھی نفع دیں اور جسے سکھاؤ اسے بھی اور جو سیکھو قرآن سے وہ سینہ میں رہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں سکھائیے آپ نے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اٹھ سکے تو تہائی رات میں آخر کے تو وہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اس وقت مقبول ہے اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگوں گا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنی جب آئے رات جمعہ کی پھر اگر نہ ہو سکے تجھ سے تو کھڑا ہونے پر رات میں درنہ اول رات میں اور چار رکعت پڑھ کہ پہلی میں فاتحہ اور دوسری میں فاتحہ اور تیسری میں فاتحہ اور تیسری میں فاتحہ اور آتم تنزیل السجدہ اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے پھر جب شہد پڑھ چکے تو حمد و ثنا کر اللہ کی اور خوب درود بھیج مجھ پر اور تمام پیغمبروں پر اور مغفرت مانگ مومن مردوں اور عورتوں کے لیے اور ان بھائیوں کے لیے جو تجھ سے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں پھر آخر میں کہہ اللہم سے الابل اللہ العظیم تک یعنی یا اللہ رحم کر مجھ پر ساتھ گناہ چھوڑ دینے کے جب تک مجھے زندہ رکھے اور رحم کر کہ بے فائدہ تکلف نہ کروں اور عنایت کر مجھے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ امور میں اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور اسی عزت والے کہ کوئی اس عزت کی خواہش نہ کر سکے مانگتا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بَيَّتْنَا نَحْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَكَ عَلَى بِنِ ابْنِ طَالِبٍ فَقَالَ يَا بَنِي وَأُمِّي تَقَلَّتْ هَذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَفْعَلُكَ اللهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلِمْتَهُ وَيَثْبُتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَلِمْتَنِي قَالَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ وَالِدُعَاءِ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ أَخِي يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ سَوْتُ اسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَدِّي يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسْطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَةَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ لَيْسَ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَمْدَ الدُّعَانِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّلَاثَةِ الْكِتَابِ وَالْحَمْدَ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفْصَلِ فَإِذَا قَرَأْتَ مِنَ الشَّهَادَةِ فَأَحْمَدِ اللهُ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللهِ وَصَلِّ عَلَى وَاحْسِنِ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ لِمُؤْمِنِينَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَإِخْوَانِكَ الَّذِينَ سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذَلِكَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي

الْمَعَاصِي اَبَدًا مَا اَبَيْتَنِي وَارْحَمَنِي اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا
 يَجْنِبُنِي وَارْزُقَنِي حَسَنَ النَّظْرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي
 اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
 وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ
 وَكُوْرٍ وَجْهِكَ اَنْ تُكَلِّمَ تَلْمِيْزِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي
 وَارْزُقْنِي اَنْ اَتَلُوْكَ عَلَى النَّحْرِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي
 اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
 وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ
 وَكُوْرٍ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ لِيْ كِتَابِكَ بِصِرِّيْ وَاَنْ تُطَلِّقَ بِهٖ
 لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنِّي قَلْبِيْ وَاَنْ تُشْرِحَ بِهٖ صَدْرِيْ
 وَاَنْ تُغْسِلَ بِهٖ بَعَاثِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْبُنِيْ عَلَى الْعَمَلِ غَيْرِكَ
 وَلَا يُؤْتِيْهٖ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاَنْتَ الْعَلِيُّ
 الْعَظِيْمُ يَا اَبَا النَّصْرِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا جَمِيعًا اَوْ حَسْبًا اَوْ
 سَبْعًا تُجِبُّ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَا
 مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَيْتَ عَلِيٌّ اِلَّا حَسْبًا اَوْ
 سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ
 الْمَعْلِيْسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا اَخْذُ اِلَّا
 اَرْبَعًا اَيَّاتٍ كَوْنَهُنَّ فَاِذَا قَرَأْتَهُنَّ عَلَى نَفْسِيْ تَفَلَّتُنَّ وَ
 اَنَا تَقْلَمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اَيَّةً وَنَعْوَهَا فَاِذَا قَرَأْتُهَا عَلَى
 نَفْسِيْ فَكَانَ كَمَا كَتَبَ اللّٰهُ بَيْنَ عَيْنَيْ وَ لَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ
 الْحَدِيْثَ فَاِذَا ارْتَدَّتْهُ تَفَلَّتُ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ
 فَاِذَا تَخَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرُمْ بِهَا خَرَفًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ اَنْكَبْتَهُ اَيُّ النَّصِيْتِ -

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہیں ہم اس کو مکرولید بن مسلم کی روایت سے۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

مانگو اللہ سے فضل کا اس لئے کہ دوست رکھتا ہے سوال کرنا اور افضل

انتظار کرنا دعا کے قبول ہونے کا۔

marfat.com

العبادۃ انتظار القرعہ -

ہوں تجھ سے بڑی رحمت کرنے والے تیرے جلال اور تیرے منہ کی
 روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کرنے میرے دل پر یاد رکھنا اپنی کتاب کا جسے
 کہ سکھائی تو نے اور توفیق دے کہ اسے پڑھوں میں جس طرح تو پسند کرے یا اللہ
 پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت
 والے کہ جس کا کوئی ارادہ نہ کر سکے، مانگتا ہوں تجھ سے اللہ تیری بزرگی اور
 تیرے مہرے کی روشنی کے وسیلے سے کہ پڑھ کر دے تو میری آنکھیں اپنی
 کتاب سے اور جاری کرنے اس کو میری زبان پر اور کھول دے اس سے میرا دل
 اور کھول دے میرا سینہ اور دھو دے اس سے میرا بدن اس لئے کہ میری مدد
 حق پر کوئی نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت
 گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ عظمت والے کی طرف سے،
 تمام ہوئی دعا پھر فرمایا آپ نے اے ابوالحسن ایسا ہی کرو تم تین جمعہ یا
 پانچ جمعہ یا سات جمعہ کہ قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم
 ہے اس پروردگار کی کہ جس نے بھیجا مجھ کو حق کے ساتھ کہ محروم نہ رہے گا
 اس کو پڑھ کر کوئی مومن کبھی۔ ابن عباس نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد
 حضرت علیؓ پھر آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
 ویسے ہی مجلس میں اور عرض کی یا رسول اللہ پہلے میں چار آیتیں
 یاد کرتا تھا اور جب پڑھتا تھا بھول جاتا تھا اور اب چالیس آیتیں
 یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگے ہے اور
 میں حدیث سنتا تھا اور بار بار اس کو کہتا تھا پھر دل سے اتر جاتی تھی۔
 اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اس میں سے ایک حرف
 نہیں چھوڑتا۔ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے
 رب کعبہ کی ابوالحسن بے شک مومن ہے۔

ف: ایسے ہی روایت کی حماد بن واقد نے یہ حدیث اور حماد بن واقد حافظہ نہیں رکھتے اور روایت کی ابو نعیم نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی نعیم کی اشبہ ہے کہ صحیح ہو بہ نسبت اس کی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَوْقَمٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَانْتَ تَعْتَوِدُ مِنَ الْقَهْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔
روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یہ دعا یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور عجز اور بخیلی سے۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپ پناہ مانگتے تھے بڑھاپے اور عذاب قبر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يُدْعُو عَوْجًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ الشَّرِّ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِهَا شِرًّا أَوْ قَطِيعَةً رَحِمًا فَقَالَ رَجُلٌ قَتِ الْقَوْمَ إِذَا كُنْتُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرَ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو وہ چیز یا دور کر دیتا ہے اس سے کوئی برائی اس کے برابر جب تک دعا نہ کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سوا ایک شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعائیں کریں گے آپ نے فرمایا وہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ثوبان کا نام عبد الرحمن ہے وہ بڑے ہیں ثابت کے وہ ثوبان کے وہ عابد شامی ہیں۔

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَمَّأْ وَمُنَوِّدَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ امْطِئِجْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسَلْتُكَ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَجِئْتُكَ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ فَإِنَّ مَتَّ فِي لَيْلِكَ مَتَّ عَلَى الْفِطْرِ قَالَ قَدْ دَرْتُهْتَ لَا سَتَدُكِي فَأَقْلُتُ أَمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ أَمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ۔

روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تو اپنے بچھونے پر جاؤ تو وضو کرے جسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر لیٹ دہنی کروٹ پر اور کہہ اللہم سے ارسلت تک یعنی یا اللہ اپنا منہ کیا میں نے تیری طرف اور سونپ دیا میں نے کام اپنا تجھ کو اور پشت پناہ بنایا میں نے تجھ کو امید اور خوف کے وقت تیری ہی طرف رجوع ہونے والا ہوں۔ اور نہیں چھٹکارا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیری ہی طرف ایمان لایا میں تیری اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس رسول پر جو تو نے بھیجا، پھر اگر مر تو اس رات میں تو مرا تو فطرت اسلام پر کہا راوی نے کہ پھر دوبارہ پڑھی میں نے یہ دعا کہ یاد ہو جاوے مجھے اور

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے براء بن عازب سے اور کسی روایت میں ہم وضو کا ذکر نہیں کرتے سوا اس روایت کے۔
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ

بہت سے عبد اللہ سے کہا نکلے ہم مینہ کی رات تاریک میں

وَأُظْلِمَتْ شِدَائِدِي نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُعِينُنَا قَالَ فَأَذْرَكْتَهُ فَقَالَ قَدْ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا شَيْئًا ثُمَّ
 قَالَ قَدْ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا شَيْئًا قَالَ قَدْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قَدْ
 قَدْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْعَزَّوَجَلَّ حَيْثُ تُمْسِي وَتُصْبِحُ
 تَلْفَ مَرَاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ بِ-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتے تھے مگر لگاتار کہیں ہمارے
 نماز میں سو پایا میں نے اور فرمایا آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا
 آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر کہا کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپ نے فرمایا
 پڑھ تو قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
 صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھ کو ہر چیز سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔ اور ابو سعید براء کا نام ابی اسید بن ابی اسید ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ ابْنِي قَالَ فَقَرَأْتُهَا لِعِيْطًا مَا فَكَلْتُ مِنْهُ
 ثُمَّ أَتَى بِسُرِّكَانٍ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بِأَصْبَعِيهِ جَبَمَ
 الشَّبَابِ وَالْوَسْطَى قَالَ تُعْبِتُهُ وَهُوَ طَيِّبٌ فِيهِ إِنْ سَاءَ اللَّهُ
 وَاللَّقَى النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ
 ثُمَّ نَادَاهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَفِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ
 دَابَّتِهِ أَدْعُرْنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَ
 اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ -

روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم میرے باپ کے پاس اور لائے ہم ان کے نزدیک کھانا سو کھایا
 اس میں سے پھر کوئی لایا کھجور سو آپ کھاتے تھے اور گٹھلی اپنے کلمہ کی انگلی
 اور بیج کی انگلی سے پھینکتے۔ شعبہ نے کہا اور میرا گمان یہ ہے اور خدا
 چاہے صبح ہو کہ آپ دو انگلیوں سے گٹھلیاں پھینکتے تھے پھر کچھ پینے کی
 چیز لائے سو آپ نے پی اور اپنے دلہنے والے شخص کو دی پھر میرے باپ
 نے لگام آپ کی سواری کی پکڑی اور عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیے ہمارے
 لیے آپ نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان کے رزق میں اور بخشش کر اور

رحمت کر ان پر۔ ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے زید سے کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو
 کہے استغفر اللہ سے التوب الیہ تک یعنی مغفرت مانگتا ہوں میں اس اللہ
 سے کہ کوئی مجھ کو برحق نہیں ہے سو اس کے زندہ ہے سب کا تھا منہ
 والا اور توبہ کرتا ہوں اس کے آگے بخشد تیا ہے اللہ اس کو اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

عَنْ زَيْدِ أَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَنْ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ
 الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَرَمِ الرَّحْفِ -
 والا اور توبہ کرتا ہوں اس کے آگے بخشد تیا ہے اللہ اس کو اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ رَجُلًا ضَوِيَ الْبَصَرِ أَتَى
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُرْ اللَّهُ أَنْ يُعَافِيَنِي
 قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ
 قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَامْرَأَةٌ أَنْ يَتَوَصَّلًا فَبُصِيَتْ وَضُوعًا وَدِيَانًا
 بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتُوجِّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ
 مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ
 لِيُقْفِيَنِي لِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ - متوجہ ہونا ہوں تیرے پاس سے اسے یہ کہ اس کی حاجت میں کہ پوری کر دی جائے حاجت میری یا پھر توجہ

روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہ ایک نابینا آپ کے پاس آیا اور
 عرض کی کہ دعا کیجیے کہ اللہ مجھے عافیت دے آپ نے فرمایا اگر تو چاہے
 تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اس
 نے عرض کی کہ دعا ہی کیجیے میرے لیے۔ سو حکم دیا آپ نے کہ وضو کر
 اچھی طرح اور یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں
 سے اور متوجہ ہوں تیری طرف بوسیلہ تیرے نبی کے جو محمد ہیں نبی رحمت کے
 اسے یہ کہ اس کی حاجت میں کہ پوری کر دی جائے حاجت میری یا پھر توجہ

کر میرے حق میں شفاعت ان کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابی جعفر کی روایت سے اور وہ خطی کے سوا ہیں۔

مترجم: اس روایت سے جو بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ استعانت موتی سے جائز ہے یہ محض حماقت ہے اس لئے کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا اسْتَعْنَتْ بِاللَّهِ عِنْدَ مَا اسْتَعْنَتْ فَاَسْتَعْنِ بِاللَّهِ عِنْدَ مَا اسْتَعْنَتْ بِهٖ لَعَلَّكَ تَكُونُ مِنَ السَّاعَةِ فِي حَيَاتِكَ مِثْلَ حَيَاتِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي حَيَاتِهِمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور آپ کی حیات میں آپ سے شفاعت کا طالب ہونا جائز ہے مگر اس پر استعانت از موتی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور روایت طبرانی سے جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگوں نے سمجھا ہے ضعیف ہے اس لئے کہ اس روایت میں روح بن صلاح زوی ضعیف ہے اور عابد سندھی نے اس پر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت میں یہ عبارت لکھی من كانت له ضرر ربه فكليتونا وليصل ركعتين ثم ليقل ان كان راجع به اور لفظ حدیث نہیں پس اس سے بھی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض تو فصل احوال سے جائز ہے نہ اموات سے چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم نے صراط مستقیم میں کہا ہے۔

فعلما ان ذلك التوسل الذي ذكره هو مما يفعل بالاحياء دون الاموات والميت لا يطلب منه شئ لادعاء ولا غيره كذلك حديث الاعشى فانه يطلب من النبي صلى الله عليه وسلم ان يدعوا له ليرد الله عليه بصره فعلمه النبي صلى الله عليه وسلم دعا و امره ان يسأل الله قبول شفاعته بنبيه فهذا يدل على ان النبي صلى الله عليه وسلم شفيع فيه و امره ان يسأل الله فيؤذن شفاعته وان قوله اسألك واتوجه اليك بنبيك بنى الرحمة اى بدعائه و شفاعته كما قال عمرو وانا نتوسل اليك بعمر بنينا فلنفظ التوجه والتوسل في الحديثين بمعنى واحد انتهى. یعنی جو توسل حدیث میں مذکور ہے وہ توسل بالاحیاء ہے نہ بالاموات اور میت سے کچھ طلب نہیں کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اس کا اور حدیث اعمیٰ بھی اس پر دلالت ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب دعا کی یعنی حیات میں اور حضرت نے اس کو دعا سکھائی اور اس نے اللہ سے مانگا کہ وہ اپنے نبی کی شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے اس کے لئے شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمرؓ کا تھا کہ انہوں نے کہا ہم توسل ہوتے ہیں اپنے نبی کے چچا کے ساتھ۔

دیکھو حضرت عمرؓ نے بنا بر عدم جواز توسل بالاموات کے حضرت کی وفات کے بعد آپ سے توسل نہ کیا۔ اب ان گورپرستوں کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہیں حضرت عمرؓ کے قول و فعل کے آگے کیا اعتبار رکھتا ہے انتہی خلاصہ مافی صواعق الالہیۃ بتقریم و تاخیر۔

روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ بہت قریب جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب میں سو اگر تجھ سے ہو سکے کہ اس وقت ذکر ان الہی میں ہو تو ہو۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِثِّيَ يَذْكُرُ اللَّهُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

روایت ہے عمارہ بن زکریہ سے کہ فریاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا ہے جو یاد کرے مجھ کو اپنے برابر دے کچھ مقابلہ کے وقت یعنی لڑائی کے وقت جہاد میں۔

عَنْ عَمْرَةَ بِنِ زَكْرِيَّا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِي الَّذِي يَذْكُرُنِي وَهُوَ مَلَايِقٌ قَرْنَةً يَفْعَلُ عِنْدَ الْقِتَالِ.

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے حاصل اسناد اس کی قوی نہیں۔

عَنْ قَلْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِدْمَةٍ قَالَ فَتَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَوَّبَنِي بِرُجُلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

روایت ہے قلیس بن سعد سے کہ ان کے باپ نے ان کو سپرد کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی خدمت کریں، سو انہوں نے کہا کہ حضرت مجھ پر گزے اور مجھے اپنے پیروں سے مارا اور فرمایا کہ تبادوں تجھ کو ایک دروازہ جنت کا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ كَثْرَةُ التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْتِ بِالْأَقَامِلِ فِيمَنْ هُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَنْفَلْنَ فَتَنْسِيَنَّ الرَّحْمَةَ -

یوسیرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گنوا انگلیوں کے پوروں پر اس لئے کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور حکم ہوگا ان کو بولنے کا یعنی قیامت کے دن اور غافل نہ ہو کہ بھول جاؤ گے تم رحمت کو یعنی اسباب رحمت کو۔

ف: اس حدیث کو صرف روایت کیا مانی بن عثمان نے اور روایت کیا اس کو محمد بن زبیر نے ہانی بن عثمان سے۔

عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَزَى قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصِدِي وَأَنْتَ لَهْبِيرِي وَبِكَ أَقَاتِلُ -

روایت ہے انس سے کہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو میرا قوت بازو ہے اور تو ہی ہے میرا مددگار اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدَّعَاءِ دَعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -

بسنند کو مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کی دعا ہے اور بہتر قول میرا اور انگوٹوں پیغمبروں کا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے آخر تک ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید کے ہیں اور کنیت ان کی ابو ابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک۔

بَابُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْفَخَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّي قِيَّ خَيْرًا مِنْ عِلْمِي وَاجْعَلْ عِلْمِي صَالِحًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُوْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَالِدِ غَيْرِ الصَّالِحِ وَلَا الْمُنْتَدِ -

روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ کہہ اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے اور ظاہر نیک کر دے۔ یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اس میں کا جو دیتا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور لڑکے کے خود گمراہ ہوں نہ کسی کو گمراہ کریں۔

یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

بسنند مذکور حضرت سے مروی ہے کہ آپ نماز میں بائیں ہاتھ بائیں ران پر اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھ کر انگلیوں کو بند کر کے اور انگشت ہوسے کہتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی عنی دینک یعنی اے دلوں کے پھرنے والے میرا دل اپنے دین حق پر جمادے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

روایت ہے محمد بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں ثابت رہے کہ کہا انہوں نے مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھے تو ہاتھ رکھ جہاں درد ہو، پھر کہہ بسم اللہ سے ہذا تک یعنی اللہ کے نام سے پناہ میں آتا ہوں اس کی عزت اور قدرت سے اس درد کے شر سے جو میں پاتا ہوں پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عد یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اس لئے کہ انس بن مالک نے روایت کی مجھ سے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان سے ایسا ہی بیان فرمایا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا سکھائی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے اور دن کے جانے کا اور تیرے پکارنے والوں کی آواز کا اور تیری نماز کے حاضر ہونے کا سو میں سائل ہوں تیری مغفرت کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حفضہ بنت ابی کثیر کو ہم نہیں جانتے نہ ان کے باپ کو۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کھول دیے جاتے ہیں اس کے لئے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ وہ پہنچتا ہے عرش تک اور یہ چڑھنا کلمہ کا جب ہی ہوتا ہے کہ کہا تر سے بچتا ہے۔

بسنند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے، یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بری عادتوں اور برے عملوں اور بری خواہشوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمُنْكَرَاتِ وَالْعُقُوبِ وَالْأَعْيَالِ وَالْأَهْوَابِ

ف: یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علقمہ کے چچا کا نام قطیب بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

عَنْ عاصِمِ بْنِ كَلَيْبِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَلَّى وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَسَطَ السَّيَابِ وَهُوَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ اَبَتَانِي قَالَ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيتَ فَضَعْ يَدَيْكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدُ مِنْ وَجَعِي هَذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَيْكَ ثُمَّ أَعِدْ ذَلِكَ وَتَرَفَاتِ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذَلِكَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ هَذَا اسْتِقْبَالُ لِيْلِكَ وَاسْتِئْذَانُ بَارِنَهَارِكَ وَآمَوَاتُ دُعَائِكَ وَحَصْوُورُ صَلَوَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لِرَالِهِ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا سَخَّتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تُقَصَّ إِلَى الْعَرْشِ مَا يَمْتَنِبُ الْكِبَائِرَ

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمُنْكَرَاتِ وَالْعُقُوبِ وَالْأَعْيَالِ وَالْأَهْوَابِ

ف: یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علقمہ کے چچا کا نام قطیب بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُسْتَمِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِمَّنِ الْقَوْمُ اللَّهُ الْبَرُّ كَيْدًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَمِينًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنِ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَجِئْتُ لَهَا فَتَحَتْ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُمْ مِنْهُذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک بار ہم نماز پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ بزرگ ہے اور اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسی کو ہے ساری تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس نے کہا یہ کلمہ ایک شخص نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تعجب ہوا مجھ کو کہ اس کلمہ کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے ابن عمر نے کہا جب سے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے نہیں چھوڑا میں نے وہ کلمہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ ضواف ہیں اور کنیت ان کی ابو اعلت

ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَكَ أَوْ أَذْ أَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا فِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ فَقَالَ مَا صَطَقَا اللَّهُ لِمَا نَبَّكَتَهُ سُبْحَانَ رَبِّي وَمَجْدًا وَسُبْحَانَ رَبِّي وَمَجْدًا.

روایت ہے ابو ذر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ابو ذر کی یا انہوں نے آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کی کہا ابو ذر نے میرے ماں باپ تم پر فلا ہیں اے رسول اللہ کے کون سا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو پسند کیا اللہ نے اپنے فرشتوں کے لئے سبحان ربی وجمہ یعنی پاک ہے رب میرا اور تعریف اسی کو ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان تو عرض کی لوگوں نے پھر کیا کہیں ہم اس وقت فرمایا آپ نے مانگو اللہ سے عاقبت دنیا اور آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ کی بھی ہے اس حدیث میں یہ عبارت کہ کہا انہوں نے کیا کہیں ہم، فرمایا آپ نے مانگو اللہ سے عاقبت دنیا اور آخرت میں، روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع اور عبد الرزاق سے انہوں نے ابو احمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید عمی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا رد نہیں کی جاتی۔ یعنی ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں اور ایسے ہی روایت کی ابو اسحاق ہمدانی نے یہ حدیث بریدہ بن ابی مریم نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور یہ صحیح تر ہے۔

بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُفْرَدُونَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ يَضَعُ الذَّكْرَ عَنْهُمْ أَشْقَاهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا.

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ گئے ہلکے ہلکے لوگ، لوگوں نے عرض کی کہ کون ہلکے پھلے ہیں آپ نے فرمایا جو ذکر الہی میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ان سے بوجھ گناہوں کے آثار

marfat.com

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتُوا قَوْلَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَلْعَتِ الشَّمْسِ.

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِشْرَافَاتُ لَيْلَةٍ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الصَّائِمِينَ حِينَ يَطْرُقُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فِي الْعَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ التَّوْبَةُ تَوْبَةُ لَوْ بَعْدَ حِينٍ.

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو مجھے پیارا ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصوں کی دعا ہرگز رد نہیں ہوتی۔ ایک روزہ دار کی جب افطار کرتا ہے دوسرے امام عادل کی تیسرے مظلوم کی، اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا کو ابر کے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لیے دروازے کھول دیتے جاتے ہیں اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے میری عزت کی میں تیری مدد کروں

اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو ف : یہ حدیث حسن ہے اور سعدان ثقی وہ سعدان بن بشیر ہیں اور روایت کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے ابو یاسم وغیرہ نے بڑے بڑے لوگوں نے محدثین کے اور ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت ان کی ابو عدلہ ہے وہ مولیٰ ہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور ہم ان کو اسی حدیث سے جانتے ہیں اور مروی ہے ان سے یہی حدیث بہت طول کے ساتھ اور پوری۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ نفع دے مجھ کو اس سے جو تو نے مجھے سکھائی یعنی اس پر عمل نصیب کر اور سکھا مجھ کو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں

کے ساتھ دوزخیوں کے حال سے۔ ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَلَكٌ بِكُمْ سَيَّاحِيَةً فِي حَيْثُ نَضَلْتُمْ كُتَابَ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْلًا مَا بَأْسَ اللَّهُ تَتَادُوا أَهْلُ تَوَارِثِي بَعْثِكُمْ فَيَجِيئُونَ بِقَوْلٍ يَهْتَمُّ إِلَى السَّمَاءِ الْوَعْيَا فَيَقُولُ اللَّهُ أَيُّ شَيْءٍ كَرِهْتُمْ أَنْ يَصْنَعُونَ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَا هُمْ يَحْمَدُونَ وَنَكَرْتُمْ هَدُونَ وَنَكَّرْتُمْ هَدُونَ فَيَقُولُ هَلْ دَأْوِي تَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ سَأَوْتِي قَسَالَ لَوْ تَدْرَأُونَ لَكَانُوا أَشَدَّ تَعْنِيدًا وَأَشَدَّ

روایت ہے ابو سعید خدری رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے نامہ اعمال بکھنے والوں کے سوا کہ جب وہ کسی قوم کو پاتے ہیں اللہ کے ذکر میں ایک دوسرے کو لپکارتے ہیں کہ او اپنے مقصود کے لیے سو وہ آتے جاتے ہیں اور ان کو ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس کام میں چھوڑا تم نے میرے بندوں کو، وہ کہتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھے اور تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے

تَجِيْدًا وَاَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُولُ وَاَقْرَبُ
 يُسَلِّبُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ كَمَا يَقُولُ هَلْ
 سَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ
 فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكُنَّا أَشَدَّ لِعَاطِلِيهَا أَشَدَّ عَلَيْهَا
 حِرْمًا قَالَ فَيَقُولُ فَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُونَ قَالُوا
 يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُولُ فَعَلَّ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ
 لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكُنَّا
 أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ
 فَيَقُولُ إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ فَيَقُولُونَ
 إِنَّا فِيهِمْ فَلَنَا الْخَطَايَا لَمْ يُرِدْهُمْ إِنَّمَا جَاءَهُمْ
 لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيْسٌ -
 آگیا یعنی کسی ضرورت کو جاتا تھا ان کو دیکھ کر بیٹھ گیا خاص ان سے ملنے کو نہیں آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ ہنسنے والا بھی محروم نہیں
 ہوتا یعنی وہ بھی بخشا گیا۔

فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھیں تو اور بھی زیادہ تعریف اور بزم کی ہوا
 کریں اور اور زیادہ تجھے یلو کریں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیسے
 مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں مانگتے ہیں وہ جنت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 کیا جنت انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے اگر دیکھیں وہ جنت کو وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھیں
 تو اور زیادہ طلب اور حرص کریں۔ پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس چیز سے
 پناہ مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں نذر سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا دوزخ
 انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر
 دوزخ کو دیکھیں تو کیا ہو، عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھیں وہ تو اور
 زیادہ بھاگیں اور ڈریں اور پناہ مانگیں اس سے، پھر اللہ فرماتا ہے میں تم
 گواہ کرنا ہوں کہ میں نے بخش دیا ان کو پھر وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ان میں یوں ہی
 ملنے کو نہیں آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ ہنسنے والا بھی محروم نہیں
 ہوتا یعنی وہ بھی بخشا گیا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ ابو ہریرہ رضی عنہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّمَا
 مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللهِ وَلَا مُنْجَاةٍ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا
 مِنَ الْقُرْآنِ أَذْ نَاهَتْ الْفَقْرَ -

روایت ہے ابو ہریرہ رضی عنہ سے کہ ان سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ بہت کہا کہ اس لیے کہ وہ جنت کے
 خزانے سے ہے کھولنے کے لیے جو یہ کہہ لیتا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 ولا منجاة الا الیہ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ستر طرح کے
 ضرر کو کہ اوئی اس کا محتاجی ہے۔

ف۔ یہ حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ کھول کو سماع نہیں ابو ہریرہ رضی عنہ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ
 دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ تَمَّتْ
 مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا -

روایت ہے ابو ہریرہ رضی عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے
 امت کی شفاعت کے لیے اور وہ ان کو پہنچنے والی ہے انشاء اللہ تعالیٰ
 جو ان میں سے مرے گا کہ نہ شریک کیا ہوگا اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظِلِّ عِبْدِي وَإِنِّي

روایت ہے ابو ہریرہ رضی عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گمان کے ساتھ ہوں اور

میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دل میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اپنے دل میں، اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت میں تو میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اس جماعت میں جو اس سے بہتر ہے یعنی فرشتوں کی جماعت میں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں اور اگر کوئی میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

بَدَا كَرِيحِي فَإِنِ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنِ
ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنِ اقْتَرَبَ
إِلَيَّ تَبَارَاقَتْ رَبُّ إِلَيْهِ ذِدَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِدَاعًا
اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنِ اتَانِي يَنْشِي أُتَيْتُهُ هَذَا وَكَتَبَ -

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اعمش سے۔ اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں مراد اس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنی اس کے ساتھ کر دیتا ہوں اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائے محدثین نے کہا ہے انہوں نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی طرف اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورین اور احکام کو بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے۔

مترجم غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تفسیر سے رد کرنا ہے مذہب باطل جہمیہ لیبیہ کا کہ وہ فرقہ نار یہ ضالہ وہیمیہ کا اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ میں ہے اور ایسی روایات متشابہات کو استدلال کے لئے پیش کرنا ہے حالانکہ یہ روایت خود ان کے عقائد فاسدہ کے رد کو کافی ہے اس لئے کہ اگر بالفرض موافق ان کے عقیدہ کے اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود ہر جگہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اس کے قرب میں محض باطل تھا بلکہ دوری اس سے محال تھی اور طلب اس کے قرب کی محض تحصیل حاصل تھی اور جب قریب ہونا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبرداری کے اور کچھ نہیں ہے تو قریب ہونا اللہ کا بھی سوا قبول طاعت اور اثبات اجرا اور عفو اور مغفرت کے اور کچھ نہیں ہے غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے جو تاویل اور تفسیر اس کی ذکر کی ہے وہی صحیح اور حق بالقبول ہے و دونہ خراط القناد۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ
وَمِنْ فِتْنَةِ الْيَهُودِ وَالنَّجِيَّةِ وَالْمَمَاتِ -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
الْقَامَاتِ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ لَمْ يَغْتَرِبْ حَتَّى تَمُوتَ الْيَوْمَ
قَالَ سَهِيلٌ فَكَانَ أَهْلُنَا تَعْلَمُونَ بِهَا فَكَانُوا يَقُولُونَ مَا كَلَّمَ
يَوْمَ فَلَمَّ غَتَّ جَارِيَةً مِنْهُمْ فَلَمَّ تَجِدُ لَهَا وَجَعًا -

روایت ہے ابو ہریرہ رضی عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ما خلق تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں ان کلمات کے وسیلے سے اس کی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نہ کرے گا اس کو اس رات میں کوئی زہر سہیل نے کہا ہمارے گھر والے یہ کلمہ روز کہا کرتے تھے سو ایک لڑکی کو ہم میں سے کسی نے کاٹ کھایا سو اس کو بالکل درد نہ ہوا۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی مالک نے یہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سہیل نے یہ حدیث سہیل سے اور نہیں ذکر کیا۔

اس عقائد کی نہ کی اور توحید کو بخوبی حاصل نہ کیا وہ حسن ظن اللہ سے نہیں رکھ سکتا اس لئے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اس کی معرفت اور وہ معرفت و توحید سے محروم ہے۔ پھر جب عقائد صالحہ حاصل ہوئے اب اعمال میں اس کے اگر قصور بھی ہے تو بھی امید مغفرت ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَظَرْتُ أَحَدَكُمْ مَا أَلَيْتُ يَتَسْتَمِي قَاتَهُ لَا يَدْرِي يَكْتَبُ لَكُمْ مِنْ أُمَّنِيَّتِهِ۔

روایت ہے ابو سلمہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ چاہیے کہ نظر کرتا رہے ایک نم میں کا کہ کیا آرزو کرتا رہے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا لکھا جاتا ہے اس کی آرزوؤں میں سے یعنی ہمیشہ نیک

آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبالِ آخرت کا سبب نہ ہو۔ ف : یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَاتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوا يَقُولُ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَعْيِي وَتَوَفَّي وَأَجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَتِّعْتِي وَخُذْ مِنْهُ بِتَارِي۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ بر خور داری دے مجھے میری آنکھ اور کان سے اور دونوں کو میرا وارث کر دے یعنی باقی رکھان کو جب تک میں جیوں یا ان سے ایسے عمل ہوں کہ وہ آخرت میں کام آئیں اور ہمیشہ باقی

میں اور مدد کر میری اس شخص پر جو مجھ پر ظلم کرے اور لے میرا بدلہ اس سے ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَ أَحَدُكُمْ سَأَلَهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ لِسَعٍ لَعَلَّهُ إِذَا انْقَطَعَ۔

روایت ہے انس رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مانگا کرے ہر شخص تم میں کا اپنے رب سے اپنی سب حاجتیں یہاں تک کہ تسمہ اپنی چپل کا بھی اگر ٹوٹ جائے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام نہ لیا انہوں نے سند میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، چنانچہ روایت کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چاہیے کہ مانگے ہر کوئی تم میں کا اپنی سب حاجتیں اپنے رب سے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور مانگے اس سے تسمہ اپنی چپل کا جب ٹوٹ جائے اور یہ روایت صحیح تر ہے قطن روایت سے جو انہوں نے جعفر بن سلیمان سے روایت کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں مناقب کے جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذَاتِلَةَ بَنِي الْأَسْفَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنِّي وَلَدًا ابْرَاهِيمَ إسماعيلَ
وَاصْطَفَى مِنِّي وَلَدًا إسماعيلَ بَنِي كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنِّي بَنِي
كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَاصْطَفَى مِنِّي قُرَيْشَ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَى مِنِّي
بَنِي هَاشِمٍ -

باب فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے -
روایت ہے ذاتلہ بن اسفغ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے لیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور ان سے بنی کنانہ
کو، اور ان میں سے قریش کو اور ان میں سے بنی ہاشم کو، اور ان میں سے
مجھ کو۔ یعنی آپ خلائقہ موجودات اور شرف اولاد ابراہیم ہیں۔
ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ الْقَعَسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنْ قُرَيْشًا جَلَسُوا قَعْدًا أَوْ أَحْسَبَ جُلُوسًا بَيْنَهُمْ
فَجَعَلُوا مِثْلَكَ مِثْلَ نَعْلَةٍ فِي كِبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْعَلَقَ فَجَعَلَنِي
مِنَ خَيْرِ فِرْعَوْنِهِمْ وَخَيْرِ الْعَرَبِيِّينَ ثُمَّ خَيْرَ الْقَبَائِلِ فَجَعَلَنِي
فِي خَيْرِ الْقَبَائِلِ ثُمَّ خَيْرَ الْبُيُوتِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ بُيُوتِهِمْ
فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا -

روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے انہوں نے کہا عرض کیا میں
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قریش بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر
کرنے لگے تو آپ کی ایسے درخت سے مثال دی جو گھورے پر ہو سو
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ساری مخلوق
کو اور مجھے ان سب گروہوں سے اچھے گروہ میں پیدا کیا اور پسند کیا
دو گروہوں کو یعنی اولاد اسحاق اور اولاد اسمعیل کو، پھر چنا قبیلوں سے اور
مجھے بہتر قبیلہ میں کیا پھر چنا گھروں کو اور مجھے سب گھروں سے بہتر گھر میں
ف: یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ عمارت کے بیٹے ہیں وہ نوفل کے،
روایت ہے مطلب بن دواعہ سے کہ عباس بن آئے رسول خدا

عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعِيَّاسُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ سَبْعَ شَبَابًا فَقَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْعَلَقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ
ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ
قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا

صلى اللہ علیہ وسلم کے پاس گویا وہ کچھ سن کر آئے تھے یعنی قریش وغیرہ
سے، سو کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا کہ میں کون ہوں
لوگوں نے عرض کی کہ آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ پر، فرمایا آپ
نے کہ میں محمد بنیا ہوں عبد اللہ کا وہ بیٹے ہیں عبد المطلب کے اور اللہ
نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا -
پھر ان کے دو گروہ کیے، سو مجھے بہتر گروہ سے نکالا۔ پھر ان کے کئی

نے کہا اللہ کا موسیٰ سے کلام کرنا اس سے عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسیٰ صرف اللہ کے کلمہ کن سے پیدا ہو گئے اور روح ان کی اس کی طرف سے ہے اور کسی نے کہا آدم کو اللہ نے پسندیدہ کیا۔ سو حضرت مہان پر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا کہ میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہارا تعجب کرنا ابراہیم کی خلقت پر اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ چنے ہوئے اللہ کے اور وہ ایسے ہی ہیں۔ اور عیسیٰ کی روح اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے کلمہ سے پیدا ہوئے اور وہ ایسے ہی ہیں۔ اور آدم کو مقبول کر لیا اللہ نے اور وہ ایسے ہی ہیں۔ یعنی جو درجات ان کے بیان ہوئے سب حق ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو میں محبوب ہوں اللہ کا اور کچھ فخر نہیں اور میں اٹھانے والا ہوں حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور کچھ فخر نہیں۔ اور میں پہلے جنت کی زنجیر در کھوکوں گا اور کھول جاوے گی وہ میرے لئے اور داخل کرے گا مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین ہوں گے اور کچھ

فخر نہیں اور میں اگلوں پھلوں سے بزرگ زیادہ ہوں اور کچھ فخر نہیں۔

روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے تورات میں وصف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے ابو مودود نے کہا حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے، کہا عثمان بن صفح نے اور معروف صفح بن عثمان مدینی ہیں۔

روایت ہے انس رضی سے کہ جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تھے سب چیز روشن ہو گئی تھی۔ اور جس دن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہو گئی۔ اور ہم نے ابھی ہاتھوں سے خاک نہ جھاڑی تھی اور دفن میں مشغول تھے آپ کے کہ بدل گئے دل ہمارے یعنی وہ نور ایمان نہ رہے جو آپ کی حیات میں تھے۔

كَلِمَاتٍ تَقَالَ بِنَفْسِهِمْ نَجِيًّا أَنْ اللَّهُ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخِرُ مَا ذَا بَاعْتَبِ مِنْ كَلِمٍ مُوسَى كَلِمَةً تَمَكِينًا وَقَالَ آخِرُ فِعْيَسَى كَلِمَةً اللَّهُ وَرَأَوْحَهُ وَقَالَ آخِرُ آدَمُ اصْطَفَاكَ اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُ مِنْ آتِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعَيْسَى رُوحَهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاكَ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ إِيَّاكَ وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ يَوْمِ الْحُنْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُسْتَفْعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْرَكُ حَلَّتِ الْجَنَّةُ فِي نَحْوِ اللَّهِ لِي فَيَدْخِلُونِيهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوْلِيَّةِ وَالْآخِرِيَّةِ وَلَا فَخْرَ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو مُوَدُودٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعٌ قَبْرِ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے، کہا عثمان بن صفح نے اور معروف صفح بن عثمان مدینی ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَتْ الْيَوْمَ الَّذِي خَلَّ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمَانًا تَمَّ كُلُّ شَيْءٍ بِفَلْتَا كَانَتْ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ بِرَدِّهَا فَتَمَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدِي وَأَنَا لَعْنِي وَفِتْنِي حَتَّى أَتُكْرَمَ أَقْدُونَ بِنَا۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم : سوچنا چاہیے کہ جب ایسا جلد الوار قلوب میں تغیر آگیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے چودہ سوچھ برس گزر گئے کیا کچھ فرق کیم نشان آگیا ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ قَيْسِ بْنِ مَعْرُومَةَ قَالَ وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْغَيْلِ قَالَ وَسُئِلَ عُمَانُ بْنُ مِقَاتٍ قَبَاتُ بِنْتِ أَشِيمٍ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ أَنْتِ الْكَبْرُ أَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبْرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَامُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ قَالَ دَرَأَيْتُ خَذَقَ الطَّيْرُ أَخْضَرَ مُجِيدًا

کی یعنی جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا کہ رنگ اس کا بدل گیا تھا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

متروجم : قبات نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے میں اور پھر اپنی عمر ولادت ان سے پہلے بیان کی، اور یہ کمال ادب تھا ان کا رسول مہموم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں کہ اتنا بھی کہنا گوارا نہ کیا کہ میں ان سے بڑا ہوں، سبحان اللہ یہ ادب تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کے قلوب زکیہ اور طبائع سلیمہ میں بخلاف اخوان زمان کے کہ ان پر عیب کوئی امر وہی حضرت کی پیش کی جاتی ہیں اور ان کے مذاہب محدثہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سو ادب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر عمل کس سے ہو سکتا ہے اور اس میں یہ مطلب نکلا کہ حضرت محالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اس کا یہ مطلب ہوا کہ حضرت کی باتیں خلاف عقل ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اس کا یہ مطلب کہ حضرت نے ہم کو سخت مشکل میں ڈالا۔ کوئی کہتا ہے یہ حدیث ہمارے امام نے نہیں لی ہم اس پر کیوں نہ عمل کریں اس کا یہ مطلب کہ حضرت کے قول کا اعتبار نہیں اور اس پر عمل جائز نہیں جب تک امام حکم نہ دیں۔ غرض ایسی ہی خرافاتیں جتنی ہیں اور محدثین متبعین کی طرف تعجب سے تکتے ہیں اور ہرگز آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم پر نظر نہیں کرتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدَأِ نَبْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاجٍ مِّنْ قَرْنَيْشٍ فَلَمَّا شَرَفُوا عَلَى الزَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الزَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمْزُونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَقُونَ قَالَ فَهَمُّ يَكُونُ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الزَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ كَيْفَ تَكُونُ

بَابُ مِيلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بَيَانِ

روایت ہے قیس بن معرہ سے کہا انہوں نے کہ پیدا ہوا میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس سال ہاتھی کعبہ کو ڈھانے کو آئے تھے ابرہہ کے بھیجے ہوئے اور کہا کہ پوچھا عثمان بن عفان نے قبات بن اشیم سے جو قبیلہ بنی یعمر بن لیث سے تھے کہ تم بڑے ہو یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم، تو انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور پیدا ہونے میں میں ان سے پہلے ہوں۔ اور میں نے دیکھی ہے بیٹا ان چڑھیوں سبز

باب ابتدائے نبوت کے بیان میں

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری نے کہا انہوں نے کہ نکلے ابو طالب شام کی طرف یعنی تجارت کو اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ اور پورے لوگ بھی قریش کے پھر جب پہنچے بحیرہ اہب کے پاس وہ اپنے صومعہ سے اترے اور ان لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اتارے سو وہ راہبان کے پاس آیا اور ہمیشہ یہ جب وہاں جاتے تھے تو وہ کبھی ان کے پاس نہ آتا تھا اور ان کی طرف التفات نہ دیتا تھا سو وہ اپنے کجاوے اتارے تھے کہ راہبان کے بیچ میں گھس آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا، یہ

اس کو سارے جہان کے لوگوں پر رحمت کے لیے سو بڑھے بڑھے قریش کے لوگوں نے کہا کہ تو کیا جانے اس نے کہا کہ جب تم اترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتھر باقی نہ رہا مگر گر پڑا سجدہ میں اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے مگر نبیؐ کو اور میں پہچانتا ہوں اس کو مہر نبوت سے جو ایک غدا ہے شانہ پر مثل سید کے پھر صومعہ میں گیا اور تیار کیا ان کے لیے کھانا پھر جب ان کے پاس لایا اس وقت حضرت اونٹ چرانے گئے تھے پھر راہب نے کہا کسی کو بھیجو ان کو بلاؤ، سو آئے حضرت اور ان پر بدلی سایہ کیئے ہوئے تھی پھر جب ان کے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے پھر جب آپؐ بیٹھے تو سایہ اس کا آپ پر چھک گیا۔ سو راہب نے کہا کہ دیکھو درخت کا سایہ آپ پر چھک گیا کہا راوی نے پھر وہ ان کے پاس کھڑا ان کو قسم دے کر کہہ رہا تھا کہ ان کو روم نہ لے جاؤ اس لیے کہ روم کے لوگ اگر ان کو دیکھیں گے پہچان لیں گے ان کے اوصاف سے، اور قتل کر ڈالیں گے پھر متوجہ ہوا تو دیکھا تو سات آدمی تھے کہ آئے تھے وہ روم سے، سو متوجہ ہوا ان کی طرف اور ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے کہا ہم اس نبیؐ کے لیے آئے ہیں جو اس شہر سے آنے والا ہے اور ہر راہ پر کچھ کچھ لوگ بھیجے گئے ہیں اور جب ہم کو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بھیجے گئے، اس نے کہا اھلا دیکھو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اس کو کوئی پھیر سکتا ہے انہوں نے کہا نہیں، اس نے کہا پھر بیعت کرو یعنی اس نبیؐ سے اور اس کی رفاقت میں رہو۔ پھر وہ ان کی طرف مخاطب ہوا یعنی اہل مکہ کی طرف اور کہا کون ان کی خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابو طالب نے اور ابو بکرؓ نے ساتھ کر دیا آپ کے بلاؤ کو اور توشہ دیا ان کو راہب نے کہا ابو طالب پس وہ ان کو قسم دیتا رہا یہاں تک کہ پھر آنحضرتؐ کو ابو طالب نے اور ابو بکرؓ نے ساتھ کر دیا آپ کے بلاؤ کو اور توشہ دیا ان کو راہب نے کہا ابو طالب پس وہ ان کو قسم دیتا رہا یہاں تک کہ پھر آنحضرتؐ کو ابو طالب نے اور ابو بکرؓ نے ساتھ کر دیا آپ کے بلاؤ کو اور توشہ دیا ان کو

لَيْسَ مَا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حَيْثُ أَشْرَفْتُمْ مَسْ
لَعْقِبَةَ لَمْ يَبْقَ حَجْرٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَجِدُ ان
أَرَانِي تَوَاتِي أَعْرَافَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّتِ اسْفَلَ مِنْ مَضْرُوبِ
كَيْفَهُ مِثْلُ التَّفَاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا قَلْتَا أَنَا هُمْ
بِهِ فَكَانَ هُوَ فِي سِرِّيهِ الْأَمِيلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَاقْبَلْ
وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ تَغْلُكُهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ
سَبَقُوا إِلَى فِي الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فِي الشَّجَرَةِ
عَلَيْهِ فَقَالَ فَبَيْتًا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يَأْتِدُهُمْ أَت
لَا يَدُ هَيَوَايَهُ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِنَّمَا أَرَادُوا عَرَفُوا
بِالْصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا السَّيْفَةُ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ
الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا اجْتِمَاعَاتٍ
هَذَا النَّبِيُّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا
بُعِثَ إِلَيْهِ بِأَنَاسٍ وَاتَّقَدُوا خَيْرًا خَيْرًا يُعْتَنَانِي
طَرِيقَكَ هَذَا فَقَالَ هَلْ خَلَفَكُمْ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوا
إِنَّمَا أَخْبَرْنَا خَيْرًا بِطَرِيقِكَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ
اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِمَّنِ النَّاسِ رَدُّهُ
قَالُوا لَا قَالَ نَبِيَّكُمْ وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ أَلَسْتُكُمْ بِاللَّهِ
أَيْكُمْ وَلِيَّكُمْ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى
رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ وَزَوْدَةُ الزَّاهِدُ
مِنَ الْكُفَّةِ وَالنَّبِيَّتِ -

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔
متوجہ: اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے چنانچہ بعض نے اس کو ضعیف کہا ہے اور بعض نے باطل اس لیے کہ بلالؓ تو اس
وقت تک پیدا ہی نہ ہوئے تھے اور ابو بکرؓ حضرت سے بھی چھوٹے تھے کہ وہ حضرت سے دو برس چھوٹے ہیں۔ اور حافظ ابن حجرؒ نے لھابہ
میں کہا ہے کہ رجال تو ثقات ہیں اور اس میں انکار کی کوئی وجہ نہیں سو اس کے یعنی بلالؓ کی بیعت کے اور احتمال ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج
ہو۔ غرض باقی حدیث معتبر ہے کذا فی اللغات۔

باب : اس بیان میں کہ آپ کس کس میں مبعوث ہوئے۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ اتری جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ میں تیرہ برس رہے۔ مدینہ میں دس برس اور وفات ہوئی آپ کی جب تریسٹھ برس کے تھے۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ آپ کی وفات ہوئی جب پینسٹھ برس کے تھے۔

ف : ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور روایت کی ان سے محمد بن اسماعیل بخاری نے اسی کی مثل۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دراز قد تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپ کا نہایت سفید نہ تھا اور نہ بال گل گندم گول اور بال آپ کے سر کے نہ بہت، زولیدہ تھے نہ بال سفیدھے، مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جب چالیس برس کے تھے اور مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ میں دس، اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور بیس بال سفید نہ تھے آپ کے سر میں اور ریش میں، اس سے کم تھے۔

باب : معجزات اور خصائص نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے، کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مکہ میں ایک پتھر ہے کہ وہ مجھ پر سلام کرتا تھا جن راتوں میں مبعوث ہوا تھا کہ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا انہوں نے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے رہے ایک کوٹھی سے صبح سے رات تک کہ آدمی بٹھتے تھے اور دش اٹھتے تھے، ہم نے کہا سمرہ سے کہ پھر اس کو پتھر پہچاننا، انہوں نے کہا تم کو تعجب کیوں آتا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَبْعُوثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ كَدَّ كَانَ حِينَ بُعِثَ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنْزَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَ وَتَوْنِي وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

ف : ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور روایت کی ان سے محمد بن اسماعیل بخاری نے اسی کی مثل۔
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَكِنَّهُ بِالْجَمَلِ الْقَطَطِ وَرَأَى بِالسَّبَطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَقَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَحَيْثُ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللَّهُ بِهِ.
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَكَّةَ حَجْرٌ أَكَاثُ يُسَلَّمُ عَلَى كَيْلِي بَعِثْتُ إِيَّيْكَ لَا عِرْفَةَ الْآثُ.

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوُلُ مِنْ تَضَعَةٍ مِنْ عُدَاةٍ حَتَّى الْكَيْلِ نَقُومُ عَشْرَةَ وَتَقَعُ عَشْرَةَ فَنُفَاكَانَتْ تُدَا قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجِبُ مَا كَانَتْ تُدَا إِلَّا مِنْ هَمَانَا وَشَارِبِيهِ

میں سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر وہاں سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کی طرف یعنی خدا کی طرف سے اس کی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدائے رزق آسمانوں پر ہے **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر ہے۔

بَابُ عَنِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَنَزَّ عَلَيَّ فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا مَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ كَالشَّعِيرِ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہیں میں ہیں فروہ کہ جن کی کنیت ابو المعراء ہے۔

بَابُ عَنِ ابْنِ مَالِكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ إِلَى لِرِزْقٍ جَدِيدٍ وَاتَّخَذُوا إِلَيْهِ مَنَابِرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ مِنْهَا الْجَدِيدُ حَتَّى الثَّاقَةِ فَتَرَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کی ٹنڈھ سے تکیہ لگا کر پھر جب آپ کے لیے منبر تیار کیا اور آپ نے اس پر خطبہ پڑھا وہ ٹنڈھ رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کو چھوڑا وہ چپ ہو رہا۔

ف: اس باب میں ابی اور جابر بن عمر اور سہل بن سعد اور ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: وہ ستوں چونکہ ذکر الہی سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الہی سے شاد و فرحان تھا جب منبر تیار ہوا۔ وہ درد ہجرال اور فراق سے رونے لگا جب حضرت کی جدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہو تو انسان ان کی جدائی کا درد نہ پائے کیا معنی اور یقین جانو کہ تعلق بہ محدثات امور و تعلق بہ بدعات بے نور آپ کی جدائی کا سبب ہیں کہ آپ ان سے نفور ہیں سو جو مومن ان چیزوں سے نفرت نہ کرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپ نبی ہیں آپ نے فرمایا اگر میں بلادوں اس شاخ کو کھجور کی اور وہ گواہی دے کہ میں رسول ہوں جب تو جو جانے گا پھر بلا یا آپ نے اور وہ کھجور سے اتر کر حضرت م کے آگے گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابو یزیدؓ سے کہ ہاتھ پھیرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ پر اور دعا کی میرے لیے عزرہ نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ ابو یزید ایک سوہلیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز عصر کا وقت آچکا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈ لیا اور نہ پایا۔ سولائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپ نے اس برتن میں ہاتھ رکھ کر اور لوگوں کو فرمایا کہ وضو کریں۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی جوش مارتا تھا اور لوگ وضو کرتے تھے یہاں تک کہ حوران کے آئینے میں تھا اس نے بھی وضو کر لیا۔

روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اتنے دنوں نبوت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور رحمت اپنے بندوں کی ان سے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اس کی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپ کا یہی حال رہا جب تک اللہ نے چاہا اور ان دنوں آپ کو خلوت ایسی بھاتی تھی کہ کوئی شے ایسی پیار

روایت ہے عبد اللہ سے کہ انہوں نے کہا تم قدرت کی نشانیوں کو غراب جانتے ہو اور ہم ان کو حضرت کے زمانہ میں برکت جانتے تھے اور ہم کھانا کھاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تسبیح سنتے تھے اور لائے حضرت کے پاس ایک برتن اور اس میں آپ نے ہاتھ رکھ دیا پھر پانی آپ کی انگلیوں کے پیچ سے بننے لگا اور آپ نے فرمایا، اؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کی طرف سے کہ وہ آسمانوں پر عرش پر ہے یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا۔

باب نزول وحی کی کیفیت میں

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حارث بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر وحی کیوں کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے ٹھنڈے کی سی ٹھنڈا ہٹ اور وہ سنتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن کر آتا ہے

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلْوَةُ الْعَصْرِ وَالنَّسَسُ
بِاسْمِ الْوُضُوءِ فَلَمْ يَجِدْ وَافِقًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَاكَ
فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ تَتَوَضَّأُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُمْ
لَمَاءً يُتْبِعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَمَوَّأْنَا النَّاسَ حَتَّى تَوَضَّأُوا

بَابُ عِنْدَ أَخِيهِمْ - ف: اس باب میں عمران بن حصین اور ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، حدیث اس کی حسن ہے صحیح ہے۔
بَابُ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا ابْتَدَى بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّبُوءَةِ حِينَ أَرَادَ اللَّهُ
بِكَلِمَتِهِ وَرَحْمَةِ الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقَتْ
لِصَبْرِ فَمَكَتْ عَنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَمُكَّتْ وَحَبِيبِ إِلَيْهِ
الْفَلَاةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ وَاهِبَ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ.

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔
بَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّكُمْ تَعُدُّونَ الْآيَاتِ
عَدَايَا وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ قَالَ دَأَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَايَا فَوَضَعَ يَدَاكَ فِيهِ فَجَعَلَ
الْيَدَا يُتْبِعُ مِنْ بَيْتِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى عَلَى الْوُضُوءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ
حَتَّى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا.

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ الْعَارِثَ بْنَ هِشَامٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِيَنِي مِثْلَ مَلْصَدَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ
أَمْدَانٌ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا يَتَنَزَّلُ لِي الْمَلَكُ رُجُلًا فَيَكْتُبُ عَلَيَّ

مَا يَقُولُ قَالَتْ مَا أَسْأَلُكَ فَلَئِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيَّ الْوَحْيَ فِي الْيَوْمِ الشَّهِيدِ الْبَرِّ وَرَوَيْتُ فَيُفْهِمُ عَنِّي دَانَ جَبِينَهُ لِيَتَفَقَّهُ عَرَفًا.

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

اور مجھ سے کلام کرتا ہے کہ میں اسے یاد کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت جاڑوں میں جب وحی اتنی اودھام مچاتی تو ان کے ماتھے پر پسینہ آجاتا تھا یعنی بسبب شدت کے۔

مترجم: حارث بن ہشام مخزومی میں ابو جہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دلایمان ملائے ہیں اور فضلاء صحابہ سے ہیں۔ اور فتوح شام میں شہید ہوئے۔ پندرہویں سال ہجرت کے۔ اور احتمال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے حضرت سے یہ سوال کیا ہو یا ان کو خبر دی ہو اور اس سورت میں یہ سئل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے مجبور کے نزدیک اس لئے کہ عقل اور قیاس کو اس میں دخل نہیں قولہ آپ پر کیونکہ وحی آتی ہے یعنی نفس وحی سے سوال کیا یا اس کے اوصاف سے اور بہر حال مراد یہ ہے کہ وحی لے کر فرشتہ کیونکہ آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک آواز جس دو سے تم مثل ہونا فرشتہ کا۔ بصورت مردم اول شدید ہے اس لئے کہ حامل مصحف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اس لئے کہ مصحف باوصاف سامع ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَيْتَةٍ فِي حُلَّةٍ
حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَعْرٌ تَضْرِبُ مَنْكَبَيْهِ بَعِيدٌ كَمَا يَمِينُ الْمَنْكَبَيْنِ كَمَا يَكْتُ
بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ.

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ میں
روایت ہے برادر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا کسی لڑکے
والے کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ان کے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھے اور دونوں شانوں میں آپ
کے بہت فرق تھا نہ تھے کوتاہ قدر نہ بہت لمبے۔

مترجم: لہو وہ بال ہیں کہ کان کی ٹو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑے ہونے پر، اور وہ علوم ہمت اور وسعت علم اور فراخ حوصلگی پر دل ہے اور قد آپ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے۔
روایت ہے ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے پوچھا کسی نے چہرہ آپ کا مثل تلوار کے تھا یعنی طولانی انہوں کے کہا نہیں مثل چاند کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ
أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ
السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ.

مترجم: سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپ کا لمبا ہوگا براہ نے کہا نہیں گول تھا۔
روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت
لمبے اور نہ بہت ٹھکنے پر گوشت تھیں، ہتھیلیاں آپ کی اور تلوے بڑے
سروالے بڑے جوڑوں والے یعنی گھٹنے اور کہنیاں پر گوشت اور فرہ
تھیں سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگے دھکتے۔
ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا كُنْتَ نَبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ شِئْنُ الْكَفَيْتِ وَالْقَدَامِينَ
ضَخَمَ الرَّأْسِ ضَخَمَ الْكَمَا إِذْ نَبِيٌّ كَوْنِيْلِ السُّرْبِيَةِ إِذَا
مَشَتْكَ تَكْفِيًّا كَأَنَّهَا يَنْحَطُّ مِنْ صَدَبٍ لَمْ أَرِ قَبْلَهُ
وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ان کے بعد کوئی ان کے برابر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے ابی سے انہوں نے

سعودی سے اسی اسناد سے ماندا اس کے

روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ جب وہ علیہ بیان فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے کہ آپ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھنکنے، میانہ قد والے تھے لوگوں میں اور بہت گھونگھر والے نہ تھے بال آپ کے اور نہ بال گل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر لیے، اور بہت فریبھی نہ تھے اور چہرہ بال گل گول بھی نہ تھا بلکہ اس میں کچھ گلائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیہ چشم لمبی پکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پر گوشت تھا بدن پر آپ کے بال نہ تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف تک کھینچا تھا بالوں کا، پر گوشت تھیں تھیلیاں اور تلوے آپ کے جب چلتے زمین پر سپرگاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کی طرف پھر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے فقط آنکھ چرا کر نہ دیکھتے۔ جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھیر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہے، ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والے یعنی بغض و حسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چوں آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچے بات میں اور نرم

بَابُ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَاتٍ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالنَّطْوِيلِ الْمَنْعُطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُرْتَدِّ وَكَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَعَلَّكَ يَأْتِيكَ لِقَظٌ وَلَا بِالسَّيْطِ كَانَ جَعْدًا أَرْحِلًا وَكَانَ يَأْتِيكَ بِالطَّقَمِ وَلَا بِالْمُكَلَّمِ وَكَانَ فِي الرَّجْلِ تَدَاوِيرًا أَسْفَلَ مُشْرَبٍ أَدْعَبُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ حَلِيلُ النَّسَائِ وَالْكَتَبِ أَجْرَدُ دَوْمَسْرِيَّةٍ شَثُّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّمَ كَأَنَّمَا يَشْتِي فِي مَسْبَبٍ وَإِذَا التَفَتَ لَتَفَتَ بَابِيْنِ لَتَقْبِهِ خَاتَمُ النَّبِيِّ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَحْبَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَمْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَهُهُمْ عَشْرَةً مَنْ رَأَى بَدِيهَةً هَائِلَةً وَمَنْ خَالَطَهُ رَفَقَةً أَحَبَّ يَقُولُ نَاعِيَتَهُ الْمَرَامُ قَبْلَهُ وَلَا يَبْعُدُهُ مِثْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیعت والے بزرگ عیش جوان کو یکبارگی دیکھتا ڈر جاتا اور جوان سے ملتا اور وقت ہوتا دوست رکھتا ان کی تعریف کرنے والا کہتا تھا کہ میں نے بھی ان کے مثل نہ دیکھا نہ قبل ان کے نہ بعد۔ رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ تعالیٰ انی پر۔

ف: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابو جعفر نے سنائیں نے اسمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مَنَعُطٌ بَیْتٌ لَمَّا كَمَا أَنهوں نے اور سنائیں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی بالوں میں کہتا تھا تَمَعُطٌ فِي نَشَابَتِهِ یعنی بہت کھینچا اپنا تیر اور مُرْتَدِّ ہے کہ جس کا بعض بدن بعض میں گھسا ہوا ہو ٹھنکنے پن کی وجہ سے اور قَطَطٌ وہ بال ہیں جس میں بہت گھونگر ہو اور رَجُلٌ وہ کہ جس کے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مُطَقَمٌ نہایت فریب کثیر اللحم اور مُكَلَّمٌ جس کا چہرہ گول اور بدور ہو اور مُشْرَبٌ وہ جس کے رنگ میں سپیدی اور سرخی ملی ہوئی ہو اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور أَدْعَبٌ وہ جس کی آنکھوں کی سیاہی خوب کالی ہو اَهْدَبُ جس کی پلکیں لمبی ہوں اور كَتَبٌ دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ اور کو کابل بھی کہتے ہیں اور مُشْرَبٌ ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالوں کا اور شَثْنٌ وہ شخص جس کی انگلیاں ہاتھ پیروں کی اور تھیلی اور قدم فریب پر گوشت ہوں اور تَقَلَّمَ قوت سے چلنا پیر گاڑھ کر اور حَبِيبٌ اترنا عرب کہتا ہے اترے ہم مُشْرَبٌ اور حَبِيبٌ سے یعنی بلندی سے اور جَلِيلُ النَّسَائِ یعنی بڑے جوڑوں والے مراد اس سے شانوں کا سر ہے یعنی شانہ بلند تھے۔ اور شَثْرٌ سے صحبت مراد ہے اس لیے کہ عشر ہم صحبت ہے اور بَدِيهَةٌ یکبارگی اچانک عرب کہتا ہے بَدَاهَتْهُ بِأَهْلٍ یعنی اچانک یکبارگی گھبرا

بَابٌ عَنْ مَائِثَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِرُّ سِرًّا هَذَا أَوْلَيْكَتَهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ تَبَيَّنَهُ فَضَلَّ يُحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ -

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اس قدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی کھلی باتیں کرتے تھے کہ جو ان کے پاس بیٹھا ہو بخوبی یاد کر لے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید نے زہری سے۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ لوگ سمجھ لیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبد اللہ بن عثمان کی روایت سے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَارِثِ بْنِ جَزْوٍ قَالَ مَا دَأْبُتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَيُّنًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

روایت ہے عبد اللہ بن عارث سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو زیادہ مسکراتے نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ یزید بن حبیب سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن عارث سے مثل اس کے روایت کی ہم سے یہ احمد بن خالد نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عبد اللہ بن عارث سے کہ اکثر ہنسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراتا تھی۔

یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو لیث بن سعد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النَّبُوءَةِ -

باب فہر نبوت کے بیان میں

عَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ يَقُولُ دَهَيْتُ فِي خَالَتِي إِلَى الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ابْنَةُ أُخْتِي وَجِئْتُ بِرَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبُرْكَاتِ وَتَوَمَّنَا فَشَرِبْتُ مِنْ وُضُوئِهِمْ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِمْ فَظَلَمْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتْفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ نِزَارِ الْحَجَلَةِ -

روایت ہے شائب بن یزید سے کہ نے گئیں مجھ کو خالہ میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے سو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپ نے سو پیا میں نے وضو کا بچا ہوا پانی اور پیچھے آپ کے کھڑا ہوا تو دیکھی میں نے فہر نبوت دونوں شانوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھپرے کی

ف: اس باب میں سلمان اور قرہ بن ایس مرفی اور جابر بن سمہ اور ابو ریشہ اور بریدہ سلمی اور عبد اللہ بن مسرہ اور عمر بن خطاب اور ابو سعید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

روایت ہے جابر بن سمہ سے کہ فہر نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جو شانوں کے بیچ میں تھی وہ ایک غدود تھا سرخ رنگ جیسے انڈا کی پوتر کا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِي بَيْنَ كَتْفَيْهِ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْعَمَامَةِ -

روایت ہے جابر بن سمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جو شانوں کے بیچ میں تھی اور آپ کا ہنسانہ تھا مگر مسکراتا تھا

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے جابر بن سمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جو شانوں کے بیچ میں تھی اور آپ کا ہنسانہ تھا مگر مسکراتا تھا

مَنْبَسًا وَرَكْنًا إِذَا انْظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلَ
عَيْنَيْنِ وَكَانَ يَأْكُحُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

اور جب میں آپ کو دیکھا خیال کرتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے
ہیں حالانکہ سرمہ نہ تھا یعنی خود آنکھوں کے پوٹے اندر سے سیاہ تھے، کہ

علوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ
نَهْؤُنَّ الْعَقَبِ -

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشتادہ
دہان تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور آنکھوں کے دورے
سرخ اور اڑیڑیوں میں گوشت کم۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے محمد سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے شعبہ سے
انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم أشکل العینین منہوس العقب
شعبہ نے کہا میں نے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا کشتادہ دہان میں نے کہا أشکل العینین انہوں نے کہا حدقہ چشم کلان
یعنی بڑی آنکھ والے اور یہ نہایت حسن ہے میں نے کہا منہوس العقب انہوں نے کہا اڑیڑیوں میں گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے۔

بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا
أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ
الشَّمْسُ تَخْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا سَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ
فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَقْمَا
الْأَرْضِ مَنْ تَطَوَّى لَهُ دَرَاكًا لِنَجْمِهِدْ أَنْفُسًا وَرَأَيْتُ لَغَيْرِ
مُكْتَرِبٍ - ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو خوبصورت
نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا سورج ان کے چہرہ پر پھرتا تھا
یعنی ایسا درخشال اور تابال تھا اور کسی کو نہ دیکھا میں نے ان سے زیادہ چلنے
والا گویا زمین ان کے لئے لپٹی جاتی تھی ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے
تھے یعنی ان کے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پروا چلے جاتے تھے۔

بَابُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَرُّهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا أُمُوسَى فَخَرَّبَ مِنْ
لِرَجَالِ كَانَهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ
كَأَذَا أَقْرَبِ النَّاسِ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبِ مَنْ رَأَيْتُ شَبَهًا صَاحِبِكُمْ
يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَائِيلَ فَإِذَا أَقْرَبِ مَنْ رَأَيْتُ
بِهِ شَبَهًا وَحَيَّةٌ -

روایت ہے جابر رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لگے
آئے میرے انبیاء یعنی شب معراج میں تو موسیٰ علیہ السلام ایک چھریے
جوان تھے جیسے قبیلہ شنوہ کے لوگ ہوتے ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰ
بن مریم کو تو ان سے بہت مشابہ لوگوں میں عروہ بن مسعود ہیں اور دیکھا میں
نے ابراہیم علیہ السلام کو تو ان سے بہت مشابہ تمہارا صاحب ہے مراد لیتے
تھے آپ اپنے تئیں اور دیکھا میں نے جبریل کو تو ان سے بہت مشابہ
دھیہ کلبی ہیں اور وہ اصحاب میں بہت خوبصورت تھے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِتِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَابْنِ كَمْرٍ كَانَ حِينَ مَاتَ -

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ تَرَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَنْبٍ وَسِتِّينَ -

بَابُ نَبِيِّ هَتْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَنٍ فِي

روایت ہے ابن عباس سے کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

ف: روایت کی ہم سے نضر بن علی نے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد حذافہ سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباس سے
سے کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے۔

بَابُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَوْمًا يُؤْمَلَى إِلَيْهِ وَتُرْفَى
وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ -

ف: اس باب میں حضرت عائشہ رضہ اور انس بن مالک اور ذنفل بن خنظلہ سے بھی روایت ہے اور ذنفل کا اسماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس مذکور کی حسن ہے غریب ہے، عمرو بن دینار کی روایت سے۔

بَابُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَجْبَةَ مَعَاذِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ
قَالَ سَمِعْتُهُ يَخُطُبُ يَقُولُ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا
ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ -

روایت ہے جریر سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہ بن ابی سفیان
نے فرمایا کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور وہ تریسٹھ
برس کے تھے اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ بھی تریسٹھ برس کے تھے اور میں
بھی تریسٹھ کا ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ -

روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات تریسٹھ پر ہوئی۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے اس کی مثل۔

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَأَسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ ،
اور نام ان کا عبد اللہ بن عثمان ہے۔ اور لقب ان کا عتیق ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بہر دست
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّبِعًا لَأَبِي قَحَافَةَ ،

تَخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَرَأَيْتُ مَا حَبَبَكُمْ لِيكَ اللَّهُ - ابو بکرؓ کو دوست بنانا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے۔ مراد لیتے تھے وہ اپنے باپ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے اور ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدًا تَادَخِيرًا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِرًّا لِمَا رَأَى مِنْهُ وَأُحِبُّهُ وَأُحِبُّهُ تَرْتَحُّهُ هَمَّ سَبِّ لَوْ كُنْتُ مِنْ زِيَادَةَ رَسُولِ خَدِصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْ - ف: یہ حدیث صحیح ہے عزیز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أُمِّ الْأَنْصَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ أَحْتَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بِنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ - روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ انہوں نے کہا میں نے کہا حضرت عائشہؓ سے کہ اصحابؓ میں سے سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے فرمایا ابو بکرؓ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا ابو عبیدہ بن جراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْخَلَى لِبِرَاهِمُ مِمَّنْ تَعْتَمِدُ كَمَا تَرُونَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا - روایت ہے ابو سعیدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلند درجوں والے جنت میں دکھیں گے ان کو نیچے درجے والے جیسے تم دیکھتے ہو تارا نکلا ہوا آسمان کے کناروں میں، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابو سعید سے۔
بَابُ عَنْ أَبِي الْمَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيْرًا رُبِّيَّةً بَيْنَ أَنْ تَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ تَعِيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَمَنْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعَجِبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيْرًا رُبِّيَّةً بَيْنَ الدُّنْيَا وَلِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَعْنَهُمْ يَا قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفَّذِيكَ يَا بَأْتِنَا وَأَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - روایت ہے ابو المعلى سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جیسے دنیا میں اور کھائے اور جب چاہے اپنے رب سے ملے سوا اختیار کی اس نے ملاقات اپنے رب کی سوروں لگے ابو بکرؓ اور اصحابؓ نے کہا تم کو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں روتا ہے جب ذکر کیا حضرت نے ایک بندہ کا کہ اس کو مخیر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب کے ملنے میں، سو اس کے اختیار کی ملاقات اپنے رب کی کہا راوی نے کہ وقتی ابو بکرؓ ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ حضرت م کا قول سمجھ گئے کہ مراد اس سے آپ ہی کی ذات ہے۔ سو ابو بکرؓ نے کہا بلکہ ہم فدا کریں گے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَامَتِ النَّاسِ أَحَدًا هَتَّ الرَّبَّنَا فِي
صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي تَعَاْفَةٍ وَكَوْنْتُ
مُتَّخِذًا أَخْلِيًّا لَا تَعْدُتُ ابْنَ أَبِي تَعَاْفَةٍ خَلِيًّا وَلَكِنْ
وَدَّ إِخَاءَ إِيْمَانٍ مَرْتَمِينَ أَوْ مَلَانًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبِكُمْ
خَلِيْلُ اللَّهِ -

کہنی آدمی مجھ پر زیادہ مال خرچ کرنے والا اور حقوقی صحبت بخوبی ادا کرنے والا ابن قحافہ سے بڑھ کر نہیں اور اگر میں کسی کو دوست دلی بنانا تو ابن قحافہ کو بنانا، لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے۔ فرمایا یہ کلمہ آپ نے دو یا تین بار اور فرمایا آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا، مراد لیا اس سے اپنے تئیں۔

ف: اس باب میں ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو عوانہ سے، انہوں نے روایت کی عبد الملک بن عمیر سے اور اسناد سے اور مروی ابن ابی اللیث سے یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے لوہر ہمارے یعنی ابو بکرؓ ہیں۔

روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو مختار کیا کہ دنیا کی چیزوں سے اور زینت سے جو چاہے لے یا اختیار کر لے جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور رضوان سے سو ابو بکرؓ نے کہا خدا کیا ہم نے آپؐ پر اپنے مال باپ کو، سولوگوں نے تعجب سے کہا کھو اس بوڑھے کو کہ رسول خدا تو خبر دیتے ہیں ایک بندے کی اللہ نے اس کو مخیر کیا دنیا کی زینت اور عقبی کی دولت میں، اور یہ کہتا ہے فلا کیا آپؐ پر ہم نے اپنے مال باپ کو، اور حقیقت میں وہ بندہ مخیر رسول خدا ہی تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ ہم سے زیادہ جاننے والے تھے ان کے حال کو، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوق صحبت ادا کرنے والے اور اپنا مال خرچ کرنے والے ابو بکرؓ ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بنانا، لیکن اخوت اسلام کافی ہے باقی نہ رہے کوئی کھڑکی مسجد میں مگر کھڑکی ابو بکرؓ کی، یعنی سب کھڑکیاں بند کر دو سو ابو بکرؓ کی کھڑکی کے۔ اور یہ اشارہ ہے گویا ان کی خلافت کی طرف کہ خلیفہ کو

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا اخْتِيرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ ذَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَنَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَابَنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اخْتِيرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ ذَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَنَا وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ يَا بَابَنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخْتِيرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِ النَّاسِ عَلَى تِلْكَ حُبَّتِي وَمَالِي أَبُو بَكْرٍ وَكَوْنْتُ مُتَّخِذًا أَخْلِيًّا لَا تَعْدُتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيًّا وَلَكِنَّ أَخُوَّةَ الْإِسْلَامِ لَا تَبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْفَةَ إِلَّا خَوْفَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضَ -

اکثر ضرورت ہے مسجد میں آنے کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا وَقَدْ كَانَتْ نَاةٌ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَكَ عِنْدَنَا بَدَأَ أَيْكَانِيهِ اللَّهُ بِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالٌ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَكَوْنْتُ مُتَّخِذًا أَخْلِيًّا لَا تَعْدُتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيًّا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبِكُمْ خَلِيْلُ اللَّهِ -

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا احسان ہم پر ایسا نہیں جس کا بدلہ ہم نے نہ کر دیا ہو سو ابو بکرؓ کے کہ ان کا احسان جو ہم پر ہے اس کا بدلہ ان کو اللہ قیامت میں دے گا اور اتنا نفع مجھ کو کسی کے مال نے نہ دیا جتنا نفع پایا میں نے ابو بکرؓ کے مال سے اور اگر میں دوست بنانا کسی کو تو دوست بنانا ابو بکرؓ کو، آگاہ ہو

کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا دَاوَابَ النَّبِيُّ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ

روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
اقتدار کرو میرے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما۔

ف: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبد الملک
بن عمیر سے انہوں نے ربیع کے مولیٰ سے انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم :- اس حدیث میں اشارہ ہے ان دونوں کی خلافت راشدہ کا اور ویسا ہی خدا نے کیا کہ انعقادِ خلافت ان کا باجماع صحابہ ہوا۔
کسی نے اہل سنت سے اس کا انکار نہ کیا سوائے کلاب ناس گرفتار و سوس شیطا طین الانس و افصح بلاعدہ کے۔

قول ابو عیسیٰ :- روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے مانند
اس کے اور سفیان بن عیینہ بھی تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں اور اکثر ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے زائدہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں عبد
الملک بن عمیر سے اور کبھی زائدہ کا ذکر کرتے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے ،
انہوں نے ہلال سے جو مولیٰ ہیں ربیع کے انہوں نے ربیع سے انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَدْرِي مَا بَقِيَ فِيكُمْ فَأَقْتَدُوا
بِالنَّبِيِّ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا
کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں سو تم اقتدار کرو ان دو کا جو میرے بعد
ہوں گے یعنی خلیفہ ہوں گے اور اشارہ کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف۔
روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انہوں نے کہا ، میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما آئے۔ اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں سردار ہیں جنت کے
ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے
اے علی رضی اللہ عنہ تو ان کو خبر نہ کرنا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہوئی یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
اس سند سے بھی اور اس باب میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ هَذَا سَيِّدَا الْكُفُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
مِنَ الْأَوْلِيَّةِ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ يَا عَلِيُّ
يَا عَلِيُّ

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ
لوگوں کے اگلے ہوں یا پھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا
ان کو اے علی رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے روایت کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے
ذکر واؤد نے شعبی سے انہوں نے روایت کی عمارت سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہما سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علی رضی اللہ عنہ

مترجم: کھول بنیم کاف جمع ہے کھل کی اور کھل عربی میں لہس کو کہتے ہیں جو مودیس برس کی عمر سے تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہنچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ادھیر فرمایا یا قبیار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادھیر تھا اس لئے کہ جنت میں کوئی ادھیر نہیں سب نوجوان ہم عمر ہوں گے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمانوں میں ادھیر ہو کر انتقال کرتے ہیں یہ ان کے سر ڈر ہوں گے اور بعضوں نے کہا ادھیر سے مراد عقیل اور ہوشیار ہوگ ہوں گے اس سن میں آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادھیر سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ
أَكْتُتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِمَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ
أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا۔

روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ ابو بکرؓ نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ہوں، شاید خلافت مراد ہو۔ کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنی احقر لوگوں میں نہیں

ہوں صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا۔

ف: اس حدیث کو بعضوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نصرہ سے انہوں نے کہا کہ ابو بکرؓ نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نصرہ سے کہا ابی نصرہ نے کہ فرمایا ابو بکرؓ نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اس اور نہیں نہم یا ابو سعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُخْرِجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ
مِنْهُمْ بَصْرًا إِلَّا أَبُو بَكْرٍ رَفَعَهُ وَعُمَرُ رَفَعَهُمَا كَأَنَّهُمَا يَنْظُرَانِ
إِلَيْهِ وَيَتَبَشَّانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَشَّانِ إِلَيْهِمَا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اپنے اصحاب پر مہاجرین اور انصار سے اور اصحاب بیٹھے ہوتے اور ان میں ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی ہوتے پھر کوئی آپ کی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنی ہیبت سے مگر ابو بکرؓ عمرؓ کہ تھے نظر کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مسکراتے۔ اور حضرت م بھی ان کی دیکھ کر مسکراتے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکم بن عطیہ کی روایت سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حکم بن عطیہ ہیں۔

بَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَسَّكَ عَمْرُ بْنُ زَيْدٍ يَوْمَ قَدْ دَخَلَ السُّجْدَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
أَحَدٌ هُنَا عَنْ كَيْبِنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ أَخَذَ بِإِذْنِهِمَا
وَقَالَ هَكَذَا اتَّبَعْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں آپ کے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپ نے اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے

نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْخَوْصِيِّ وَصَاحِبِي
فِي الْقَامِرَةِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکرؓ سے کہ تم رفیق ہو میرے حوض کوثر پر اور رفیق تھے میرے غار میں

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

بَابُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَا ابْنُ السَّمْعِ وَالْبَصْرِ.

روایت ہے عبد اللہ بن حنطب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر کو دیکھ کر کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔

ف : اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور عبد اللہ بن حنطب نے نہیں پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی بیچ میں کوئی رووی چھوٹ گیا ہے۔

مترجم : اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر و عمر کو وزیر کیا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپ کے جبریل اور میکائیل آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں ایسے ہیں جیسے بدن میں سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے ان کی وزارت اور وکالت پر اور تصریح ہے اس پر کہ وہ اتباع حق اور استماع اولمر الہیہ میں اور مشاہدہ انوار غیبیہ اور آیات الہیہ میں لگانہ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں ان پر مقدم کوئی نہیں۔

روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو ابو بکر کو کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو یعنی امامت

کریں سو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابو بکر جب کھڑے ہونگے

آپ کی جگہ تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قراوت نہ سنا سکیں گے یعنی

نرم دل ہیں سو آپ حکم دیجئے عمر کو کہ وہ امامت کریں لوگوں کی پھر آپ

نے فرمایا حکم کرو ابو بکر کو کہ امامت کریں لوگوں کی، تب حضرت عائشہ رضی

ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم عرض کرو حضرت سے کہ ابو بکر جب کھڑے

ہوں گے آپ کی جگہ میں تو لوگوں کو قراوت نہ سنا سکیں گے رونے کے سبب

سے، سو حکم دیجئے کہ عمر امامت کریں لوگوں کی، سو عرض کی حفصہ نے،

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم وہی تو ہو جنہوں نے یوسف کو

تنگ کیا یعنی یہاں تک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپ نے کہ حکم کرو ابو بکر کو کہ امامت کریں لوگوں کی۔ سو حفصہ نے

کہا عائشہ رضی اللہ عنہا سے یعنی بطور شراکت کے کہ تمہاری طرف سے مجھے بھی خبر نہ پہنچی یعنی ایسی بات بتائی کہ حضرت م کی حقیقی سنوائی۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم : اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ حق بالخلافت ابو بکر ہیں اس لیے کہ وہ حق بالامامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکان میں

ہے۔ پس اور امور دین میں بھی وہی ایام ہیں اور سائر صحابہ نہ مقتدی۔ اور رد ہے اس میں روافض متمدہ پر جو حق بالخلافت حضرت علیؑ کو کہتے ہیں۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے نہیں پہنچتا ہے کسی قوم کو کہ ان میں ابو بکر ہو اور پھر امام بنائیں کسی

مخلف کو ابو بکر ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُؤْتَهُمُ

مَقْرَأَةً.

بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ دُرُجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُوبِكًا فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَلْوَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْعَلْوَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعِدَّةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْعِدَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا بَنِي أُمَّتِي مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ مِنْ مَسْرُورَةٍ فَقُلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ لَعَمْرُؤُا رَجُؤُا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

بزرگی اور شرافت سب دروازوں سے بلایا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں ہو۔

ف :- یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَّا نَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصْدَقَ وَوَأَخْتِ ذَلِكَ عِنْدِي مَا لَا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبَعُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتَهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِنِصْفِ مَالِهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

آٹے ہو، انہوں نے کہا چھوڑ آیا میں ان کے لئے اللہ اور رسول کو، اب تو میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

ف :- یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم :- اس حدیث سے فضیلت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سائر صحابہ رضی اللہ عنہم پر عموماً اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر خصوصاً ثابت ہوئی اور یہ عقیدہ ہے اہلسنت اور جماعت کا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ افضل امت میں ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ۔

بَابُ عَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَخَامَهَا بِأَمِيرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَحِجِّدَكَ قَالَتْ لَمْ تَجِدِ بَنِي قَاتِلِي يَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

کہ حضرت ام کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ ایک عورت آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کچھ عرض کی اور آپ نے اس کو کچھ حکم کیا پھر اس نے عرض کی اگر میں آپ کو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا جس کو نہ پائے تو تو آیا کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس، اور اس میں اشارہ ہے

marfat.com

بَابُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگوں کے دروازے ہیں

مذکورہ جہاں گزروں اور وازہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا۔ اس میں بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خلیفہ کو مسجد میں بیٹھنے کی یادہ ضرورت ہے فقہاء اور فقہاء وغیرہ کے لئے۔

ف :- اس باب میں ابو سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ ابو بکر رضی

واصل ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے فرمایا کہ

تم عقیق ہو، یعنی آزاد کیے ہوئے ہو اللہ کی آگ سے یعنی دوزخ سے، سو

بَابُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقٌ اللَّهُ مِنَ النَّارِ

فَيَوْمَئِذٍ سَتَبِي عَتِيقًا۔

اس دن سے ان کا نام عقیق ہو گیا۔ اے اللہ تم کو بھی آزاد کر اپنے فضل سے دوزخ سے۔

ف :- یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث معنی سے اور کہا روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے، وہ روایت کرتے

ہیں عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کوئی نبی ایسا نہیں جن کے دو وزیر ہوں آسمان والوں سے اور زمین

والوں سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرائیل اور میکائیل ہیں

اور زمین والوں سے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ۔

بَابُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ ذَوْرَانِ

مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَذَوْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ مَا

ذَوْرَانِي مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَمَا

ذَوْرَانِي مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

ف :- یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو الحجاج کا نام داؤد بن ابی عوف ہے بطور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا ابو الحجاج مرد پسندیدہ تھے۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

شخص بیل پر سوار تھا کہ اس نے کہا۔ میں سواری کے لئے نہیں بنایا گیا میں تو

کھیت جو تنے کے لئے بنایا گیا ہوں۔ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ یقین کیا اس پر میں نے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اور وہ دونوں ان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَهْبٌ رَاكِبٌ بَعْرًا إِذْ قَالَتْ لِمَا خَلَقْتُ لِهَذَا

إِنَّمَا خَلَقْتُ لِلْعَرَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمَنْتُ بِذَلِكَ أَتَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا

فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ۔

لوگوں میں حاضر تھے۔

ف :- روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مترجم :- اگرچہ سابق اسلامیہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور فضائل ایمانیران کے بہت ہیں مگر یہاں ہم بطور مشتمل نمونہ از حوالے از بطور اختصار بیان کر دیتے ہیں۔ اول یہ کہ وہ نہایت شریف النسب ہیں اور مصعب زہری نے کہا ہے کہ اسی لئے ان کا نام عقیق ہوا کہ ان کے نسب میں کوئی عیب

نہیں تھا نہایت فصیح و بلیغ تھے اور معارف عظیمہ اور مجامع کثیرہ میں ان کے خطب بلیغہ مشہور ہیں ثالثاً یہ کہ خمر کو جاہلیت میں انہوں نے اپنے اور حرام کیا تھا اور بت کو کبھی سجدہ نہ کیا اور صواعق میں مذکور ہے کہ انہوں نے اللہ میں کبھی شک نہ کیا اور ابن الدغنة نے ان کی بزرگی اور

شرف اور جو سماں وہاں لازمی اور مہر دی خلق پر گواہی دی اور مشرفاً قریش نے اس کی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور الفت نامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپ کے رفیق تھے چنانچہ تفصیل اس کی اوپر مذکور ہوئی۔

اور حواری بالغین میں سب سے اول آپ اسلام سے مشرف ہوتے جیسا سفار صحابہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور علیہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نساء میں حضرت خدیجہ بنت خویلد مسلمان سے ہیں اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض عربان معزز و مطاع خلق ان سے پہلے کوئی اسلام نہ لایا اور انہوں نے بعد اسلام ترغیب و تحریض اسلام پر یہاں تک گوشش کی کہ بہت لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اور سبب ان کے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھا چنانچہ انہیں سے مروی ہے کہ میں ایک دن جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اس نے آواز دی کہ فلاں وقت میں ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اول اس پر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل نازل ہوئی اس درخت نے مجھے خبر دی اور میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آپ اسلام لائے آپ کی ترغیب سے عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ اسلام سے مشرف ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نخباء قریش اور انی اوسط بطون سے تھا اور حقیقت میں ان کے ایمان لانے سے کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور ابتداءً اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویٰ اسلام اور ترقیہ مسلمین کے لیے حضرت کی خدمت میں صوف کیے اور سات محصول کو غلامان قریش میں سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت میں راسخ القدم تھے اور موالی ان کے طرح طرح کی تکالیف اور شدا اذان کو پہنچاتے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خرید کیے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے آزاد کئے کہ انہیں میں میں بلال رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ اور جب آیت فاصدع بما تؤمر اتری اور حضرت نے اظہار دعوت کا قصد کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خطبہ مجببہ قریش پر پڑھا اور انہوں نے بہت ایذا میں آپ کو دیں اور اس پر صابر رہے۔ اور یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑھا گیا۔

اور قریش نے کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا میں پہنچانے کا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی جان آپ پر فدا کی۔ اور بیات و افلات میں آپ کے نفس نفیس کا وقایہ اور سپر بنے چنانچہ تفصیل اس کی کتب احادیث اور ازالۃ الخفا وغیرہ میں مذکور ہے، اور جب قریش آپ کی ایذا پر مجتمع ہوتے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک حال رہے۔ اور پہلے جس نے اسلام میں مسجد بنائی ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر کے انگنائی میں مکہ میں مسجد بنائی اور قرآن کی قرات میں مشغول ہوتے، روایت کیا اس کو بخاری نے اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کے لیے محاربہ فارس اور روم میں انہوں نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا الحمد للہ، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و رفت جس قدر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تھی اس قدر اور کہیں نہ تھی چنانچہ مکہ میں ہر روز آپ صبح و شام ان کے گھر تشریف لائے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ اپنی بیوی سے ہم بستر کیوں نہیں ہوتے آپ نے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سارے بارہ اوقیہ چاندی ان کے پاس بھیج دی اور آپ نے وہ ہمارے پاس روانہ کی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے اور نہ تصدیق کی معراج کی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اول کسی نے اور آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب موسم حج میں اپنے تئیں حیا عرب پر پیش کیا کہ کون آپ کی مدد کرتا ہے تو ہر بار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے رفیق رہے چنانچہ ریاض نفرت میں یہ قصص مفصل مذکور ہیں اور جنگ بدر میں جو افضل مشاہد اسلام سے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ماثر نمایاں حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ حضرت کے عیش میں آپ بھی تھے۔ دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل پر ہوا کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ابو بکرؓ نے کہا کافی ہے آپ کو پھر کلمے لڑائی پر اور فرماتے تھے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوْتُونَ الدَّابِرَ غَضِبَ
حضرت صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہو گئی۔

تیسرے یہ کہ لڑائی میں مینہ لشکر صدیق اکبرؓ کو عنایت ہوا اور میکائیل کو ان کے ہمراہ فرمایا اور مسیرہ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہما کو اور افضل
کو ان کے ساتھ کیا۔

چوتھے یہ کہ اسیران بدر کے حق میں مشورہ حضرت صدیق اکبرؓ کا آپ کو پسند آیا اور اسی پر کاربند ہوئے اگرچہ آخر میں فضیلت
حضرت عمرؓ کی ظاہر ہوئی اور اسی طرح جنگ احد میں آپ کو بہت سے مآثر جمیلہ ہاتھ آئے۔ چنانچہ حضرت کی خدمت میں اسی دن
سعی جمیلہ بجلائے، چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب اصحابؓ آپ کے منتشر ہو گئے پہلے جو لوٹ کر حضرت کے پاس
آئے احد میں وہ ابو بکرؓ تھے یہی کہا ابو بکرؓ نے اور کہا کہ جب میں بوٹا میں نے دیکھا ایک اور شخص کو اپنے ساتھ کہ وہ بھی حضرت کی طرف آتا
تھا اور وہ ابو عبیدہؓ بن جراح تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور کفار قریش بھی آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکرؓ کو گنتے تھے چنانچہ
ابوسفیانؓ نے شخص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہیں میں شخصوں کو پوچھا پہلے کہا کیا لشکر میں محمدؐ ہیں تو آپ نے فرمایا اسے جواب نہ دو پھر
پوچھا ابن تحافہؓ ہیں آپ نے فرمایا جواب نہ دو۔ پھر کیا ابن خطابؓ ہیں پھر اس نے کہا یہ تینوں قتل ہو گئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے
پھر حضرت عمرؓ رہ نہ سکے اور فرمایا آپ نے جھوٹا ہے تو اے دشمن اللہ کے اللہ نے تیرے لیے بجا رکھا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کرے گی تجھ کو اور
آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیقؓ نے اس معرکہ میں حاضر تھے اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالتَّرْسُوْلِ كِيْ بَشَارَتِ
میں شامل اور اسی طرح جنگ خندق میں ایک جانب لشکر کی حضرت صدیقؓ کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپ کی خندق کے نزدیک موجود ہے
اور حقیقت میں وہ موضع نزول تھا حضرت صدیقؓ کا غزوہ خندق میں اور اسی طرح غزوہ مریسج میں جب حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر
مناقبوں نے تہمت لگائی اور بن مسالموں نے برادرت صدیقہؓ میں توقع کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیقؓ کو اس میں فضائل نمایاں نصیب
ہوئے پچند وجوہ اول یہ کہ اس واقعہ ہوش ربا میں کمال العیاد اور تسلیم اور ذوال ان سے ظاہر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چنانچہ
تبع روایات سے معلوم ہوتا ہے

ثانی یہ کہ جب برادرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس برادرت میں ان کو بھی شریک کیا۔ اور فرمایا اُوْلٰئِكَ مُبَرَّزُوْنَ
مَتَابِقُوْنَ

ثالث یہ کہ حضرت صدیقؓ نے مسلح بن اثاثہ کو کچھ خرچ دیا کرتے تھے اور جب شرکت اس کی افک میں ظاہر ہوئی آپ نے ہاتھ روکا اس
وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیقؓ کو اُوْلُو الْفَضْلِ اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَا يَأْتِلُ اُوْلُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّوْتُوْا وِلٰئِ
الْقُرْبٰى اور پھر حضرت صدیقؓ نے کہا کہ میں اللہ کی مغفرت دوست رکھتا ہوں اور نفقہ جاری کر دیا۔ اور اسی طرح صلح حدیبیہ میں ان کو مآثر جمیلہ
حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ عروہ بن مسعودؓ نے جب حضرت سے گستاخی کی حضرت صدیقؓ نے اس کو دشنام سخت اور اطہار جلاوت اور جزات کو کام فرمایا
کہ وہ متبر بصلح ہو گئے اور جب حضرت فاروقؓ کو غیرت نے گیر ابو بکرؓ نے ان کو وہی جواب دیا جو نبیؐ کے دیا تھا اس سے کمال قرب اور اتحاد ان کا
نبیؐ کے ساتھ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ میں جب صحابہؓ کا اختلاف ہوا حضرت نے انہیں کے مشورہ پر عمل کیا اور اسی طرح غزوہ خیبر میں حضرت

طہر حج البوکیرہ ہی سے روایت کیے ہیں کہ حضرت صدیق رہنے موبہم حج میں پڑھے اور حجۃ الوداع میں آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق فرماتے۔ اور سامان حضرت کا اپنی سواری پر لادا تھا، یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے، حضرت صدیق کے حق میں بڑی عنایات بجالا سٹے چنانچہ نماز کا ان کو امام کیا، تمام صحابہ ان سے سمجھ گئے کہ وہ خلیفہ ہیں حضرت کے بعد وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو فضائل حضرت صدیق کو حاصل ہوئے منجملہ اس کے یہ ہے کہ آپ کے نزدیک دفن ہوئے اور موت و حیات میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑا اور خلقائے الہیہ میں سب سے پہلے آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عالم برزخ میں حاضر ہوئے۔

اللَّهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ تَحْرِيرِ أَحْوَالِهِ يَوْمِنَا هَذَا.....

مناقب عمر بن الخطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ قومی کر اسلام کو ابو جہل اور عمر بن خطاب دونوں سے جو پیارا ہو اس کے ساتھ اور ان دونوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیدا کرے۔ نکلے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

مترجم بمنطوق حدیث مذکورہ بلاشبہ مسلمانوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوئی اور اس دن سے اہل اسلام مکہ میں کھل کر رہنے لگے اور کفار بہت دے۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل پر اور ابن عمر نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور اس میں لوگوں نے کلام نہ کیا مگر انرا قرآن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق۔

مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْفُ عَزَائِدِ الْإِسْلَامِ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ يَا بَنِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبُّمَا إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ شَكٌّ خَارِجَةٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ف اس باب میں فضل بن عباس اور ابو ذر اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابو جہل یا عمر بن خطاب سے سو صبح کو عمر رضی اللہ عنہ کو اسلام لائے۔

ف اس باب میں فضل بن عباس اور ابو ذر اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابو جہل یا عمر بن خطاب سے سو صبح کو عمر رضی اللہ عنہ کو اسلام لائے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نصر میں جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ مناکیر روایت کرتے ہیں۔

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سو صبح تک لوگوں میں سے بہتر ہو یعنی بعد انبیاء علیہم السلام کے۔

بَابُ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِبَنِي بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ فَلَقَدْ سَبَعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی کچھ خوب نہیں اور اس باب میں
والدروا سے بھی روایت ہے۔

روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں
خیال کرتا کسی کو کہ دوست رکھتا ہے بنی کو اور پھر تنقیص
شان کرے ابو بکرؓ و عمرؓ کی۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَهْتُ
بِحَلَا يُنْتَقَصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَيْثُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی بنی ہوتا
میرے بعد تو عمرؓ ہوتا۔

بَابُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَاتَ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شرح بن ہامان کی روایت سے۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے خواب میں کہ لائے میرے
پاس ایک پیالہ دو دھکا پھر میں نے پیا اور باقی عمر بن
خطابؓ کو دیا لوگوں نے عرض کی کہ کیا تعبیر کی اس کی آپ
نے فرمایا تعبیر اس کی علم ہے۔

بَابُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أُؤْتِيَةٌ بِقَدَحٍ
لَبِنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَصَنَعِيَ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
الْعِلْمُ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیدہ حضرت عمرؓ کی کہ کامل درجہ پر ہے اور نمونہ ہے قومی انبیاء کا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنی عالم رؤیا میں سو دیکھا میں نے
ایک محل سونے کا سو میں نے کہا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا ایک جوان
کا کہ قریش میں ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون
ہے وہ فرشتوں نے کہا وہ عمر بن خطابؓ ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِعَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ
هَذَا الْعَصْرُ قَالُوا لِشَابِّ مِّنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ أَنِّي
أَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے بلیشہ بالجنت ہونا عمر بن خطابؓ کا اور کمال قرب ان کا حضرت کے درجہ سے معلوم ہوا
کہ آپ نے ان کے محل کو اپنا ہی خیال کیا۔

روایت ہے بریدہ سے انہوں نے کہا کہ صبح کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا بلالؓ کو اور فرمایا کہ اے بلالؓ کیا سبب

بَابُ عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمِ

سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا خَلَّتْ أَلْفَةً قَطْرًا إِلَّا سَبَقْتُ
 خَشَعَتِكَ أَمَا فِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ سَبَقْتُ
 خَشَعَتِكَ أَمَا فِي قَاتِيهَا عَلَى قَعْرِ مَرْجِعٍ مَشْرُوفٍ
 مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَعْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِّنَ
 الْعَرَبِ فَقُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَعْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ
 مِّنْ كُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَنَا كُرَيْشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَعْرُ قَالُوا
 لِرَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا
 مَعَهُ لِمَنْ هَذَا الْقَعْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
 بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُكَ قَطْرًا إِلَّا مَسَّكَتُكَ
 وَكَلَّمْتَنِي وَمَا أَحْسَبُنِي حَدَّثْتُ قَطْرًا إِلَّا تَوَقَّاتُ
 عِنْدَهَا وَذُرِّيَّتُ أَتَى اللَّهُ عَلَى رِجْلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا -

ہے کہ تم جنت میں میرے آگے ہوتے ہو کسی داخل نہ ہو اور
 جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے
 داخل ہو اور جنت میں آج کی شب اور سنی میں نے کوئی تمہارا
 نعلین کی اپنے آگے پھر گزرا میں ایک چوکور اور بلند محل پر کھڑا
 کا تھا سولہ چھاپا میں نے کہ یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا کہ ایک
 مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کس کا ہے انہوں
 نے کہا یہ ایک مرد قرشی کا ہے میں نے کہا میں قرشی ہوں
 یہ کس کا ہے۔ انہوں نے کہا ایک مرد کا ہے کہ امت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔ میں نے کہا میں محمد ہوں یہ کس
 کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب کا پھر عرض کیا بلال نے
 کہ یا رسول اللہ میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت پڑھ لیتا
 ہوں۔ اور جب مجھے حدیث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کے
 لیے دو رکعت ادا کرتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہی
 دونوں باتوں کے سبب تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے۔

ف اس باب میں جابرؓ اور معاذؓ اور انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 دیکھا میں نے ایک محل سونے کا جنت میں سولہ چھاپا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا یہ حدیث صحیح ہے
 صحیح ہے غریب ہے۔ اور مراد اس قول سے حضرت کی کہ میں داخل ہوا آج کی شب جنت میں یہ خواب ہے ایسا ہی مروی
 ہوا بعض روایتوں میں اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ خواب انبیاء کا وحی ہے۔
 مترجم۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت و سزا اور نجات الوضو کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث ہے دخول جنت کا اور آگے
 چلنا بلالؓ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تھا جیسے کہ چوہدار اور نقیب بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں نہ یہ کہ وہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔

روایت ہے بریدؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں پھر جب آئے لوٹ کر ایک طرف
 آئی کالی اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے نذر مانا
 تھی کہ اگر اللہ آپ کو صحیح و سالم لائے گا تو میں آپ کے آگے
 دف بجاؤں گی اور گاؤں گی سو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر
 کی ہے تو بجا نہیں تو نہیں اور وہ بجانے لگی پھر آئے ابو بکرؓ

عَنْ بَرِيدَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَارِيهِ فَلَمَّا انْقَرَفَتِ جَارَتُ
 جَارِيَةٍ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ
 نَذَرْتُ أَنْ تَذَكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ
 يَدَيْكَ بِالذُّفِّ وَاتَّعَنِي فَقَالَ لِمَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُنْتُ نَذَرْتُ فَنَاضِي

اور وہ بجاتی رہی۔ پھر علیؑ آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمانؓ آئے اور وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمرؓ آئے۔ اور وہ دف اپنے چوڑے کے نیچے ڈال کر بیٹھ گئی۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہے اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی رہی اور حضرت علیؑ آئے تو وہ بجاتی رہی اور حضرت عثمانؓ آئے تو وہ بجاتی رہی پھر جب تم آئے اے عمرؓ تو اس نے دف ڈال دی۔

ذَلِكَ مَا تَعْبَلُ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهُوَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهُوَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتِ اسْتِهَانَةً دَخَلَ عُمَرُ تَعَدَّتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنَّكَ كُنْتَ جَالِسًا وَهُوَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهُوَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهُوَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلَتْ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ.

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریڈہ کی روایت سے اور اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے مترجم شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ حدیث دف بجانے کی اباحت پر وال ہے۔ اور عورتوں کے غنا کی حلت پر جب خوف فتنہ کانہ ہو اور وہ گانا بیچ شہوت اور زنا کانہ ہو لیکن حدیث میں ایک اشکال یہ ہے کہ پہلے حضرت نے اس کو گانے دیا اور ابو بکرؓ و علیؓ و عثمانؓ نے پھر حضرت عمرؓ کے آنے کے وقت آپ نے اسے کار شیطان فرمایا اور جواب اس کا بعض لوگوں نے یوں دیا ہے کہ پھر تا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا غزا سے صحیح و سالم ایک بڑی نعمت تھی اور موجب سرور و فرحت اس لیے آپ نے حکم دیا اس کو وفائے نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل مجملہ لہو نہ ہو اور کراہت سے نکل آیا مگر وفائے نذر چونکہ مٹوڑا بجانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اس نے جب اس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمرؓ آئے پس آپ نے اس کو منع نہیں فرمایا کہ درجہ حرمت کو پیچھے اور پڑائی بھی اس کی فرمادی کہ ثبوت کراہت کا ہو جائے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کانہ ہو اور جب خوف فتنہ کانہ ہو تو جو حکم فتنہ کانہ ہے وہی اس کے اسباب کا یعنی حرام ہے۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ ہم نے ایک نعل سنا اور آواز لڑکوں کی سوکھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اس کے گرد ہیں تو آپ نے فرمایا اے عائشہؓ آؤ دیکھو سو رکھ دی میں نے اپنی کھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے پر اور اس کو دیکھنے لگی۔ اور میری کھوڑی حضرت کے شانہ اور سر کے نیچے میں تھی پھر فرمایا آپ نے مجھ سے کہ تیرا پیٹ بھرا یعنی تمنا سے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَفْظًا وَصَوْتًا مُبَيَّنًا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَحْبَشِيَّةٌ تَرْتِفُ وَالصَّبِيَّاتُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَى فَانظُرِي فَبَدَأَتْ فَوَضَعَتْ لِحْيَتِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا سَمِعْتِ أَمَا سَمِعْتِ قَالَ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَكَ إِذْ طَلَعْتُ قَالَتْ

فَارْفَعْنَا النَّاسَ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَقْطُرُ إِلَى شَيْطَانِي الْجِثِّ
وَالنَّاسِ قَدْ قَفَرُوا مِنِّي عَمْرٍو مَا لَمْ
فَرَجَعْتُ -

سے اور میں کہنے لگی نہیں کہ دیکھوں حضرت کو میری خاطر کس
قدر ہے اسی عرصہ میں حضرت عمرؓ سامنے آئے اور سب
لوگ بھاگ گئے اس عورت کے پاس سے اور فرمایا حضرت
نے کہ میں دیکھتا ہوں جن اور انس کے شیطانوں کو کہ بھاگ
گئے عمرؓ سے کہا عائشہؓ نے کہ پھر میں لوٹ آئی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت لہو ہو اگرچہ حرام نہیں کہ اس کو حضرت نے دیکھا ہے مگر تاہم اس پر
شیاطین کا اجتماع ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو بیچ شہوت حرام ہیں اس کے ساتھ ملحق ہو جائیں تو پھر حرمت اس کی ظاہر ہے
اگر کوئی کہے کہ شیاطین حضرت کو دیکھ کر نہ بھاگتے تھے اور عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہ کچھ تعجب نہیں اس لیے کہ
حضرت بمنزلہ بادشاہ کے ہیں اور عمرؓ بمنزلہ کوتوال کے اور کوتوال اور سخنے سے چور زیادہ ڈرتے ہیں بہ نسبت بادشاہ کے
اور یہ فضیلت بھی حضرت عمرؓ کو حضرت ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر ابو بکرؓ کی پھر عمرؓ
کی پھر آؤں گا میں بقیع والوں کے پاس اور وہ میرے ساتھ
اٹھائے جائیں گے پھر انتظار کروں گا مکہ والوں کا یہاں تک
کہ حشر ہو گا میرا حرمین کے بیچ میں۔

بَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ
عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ أَنِّي
أَهْلُ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ ثُمَّ أَتَتْهُمُ أَهْلُ مَكَّةَ
حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمرؓ میرے نزدیک حافظ نہیں محدثوں کے آگے۔

مترجم۔ اس حدیث سے فضیلت شیخین کی اور قرب ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بخوبی ثابت ہوا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی امتوں میں محدثین ہوتے تھے
اور میری امت میں محدث ہے تو عمر بن خطاب ہے۔

بَابُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ قَاتِ
يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدًا فَعَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خبر دی محمدؐ کو بعض اصحاب نے ابن عبیدہ بن جراح بن عبیدہ سے کہ انہوں
نے کہا محدثین وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی فہم کامل عنایت کی۔

مترجم۔ قاموس میں ہے کہ محدث بروزن معظم بمعنی صادق کے ہے اور مجمع البحار میں ہے کہ محدث وہ شخص ہے
جس کے دل میں بات فوراً آجائے اور کمال حدس اور فراست سے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جس کو عنایت کرے
اور بعضوں نے کہا محدث وہ ہے جس کا ظن صحیح نکلے گویا اس سے کسی نے کہہ دیا اور بعضوں نے کہا محدث وہ ہے جس سے
فرشتے بات کریں اور بعض روایتوں میں مکمل اور بھی آجائے اور وہ جس معنی کا مؤند ہے اور بخاری نے کہا محدث وہ ہے جس

زبان پر حق اور صواب جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا حضرت نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمر کی زبان اور دل میں۔ اور اسی لیے حضرت عمرؓ نے کہا موافقت کی میری رائے نے رب العالمین سے عرضِ حدیث وہ ہے کہ جس کی رائے اقرب ترین آراء ہو حق سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمرؓ ہیں اگرچہ بہ عالم کتاب و سنت اور تابع احکام شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمیٰ سے کچھ بہرہ نہیں اس لیے کہ وہ اپنی رائے کو راہِ خدا میں صرف ہی نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی رائے پر تکیہ کیے ہوئے ہیں خطا ہو یا صواب اور اتباعِ حق سے برابر ہیں کہ زبان و قلب پر ان کے ہرگز حق جاری نہیں ہوتا یعنی نہ قال اللہ نہ قال الرسول بلکہ رات دن ان کا وظیفہ ہے افقی فلان قد افقی فلان

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتا ہے تم پر ایک جنتی سوا آئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر فرمایا آتا ہے تم پر ایک جنتی سوا آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

باب عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأُطْلِعَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يُطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأُطْلِعَ عُمَرُ۔

ف اس باب میں ابو موسیٰ اور جابر سے روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ابن مسعود کی روایت سے۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چرانے لگا کہ ایک بھڑیٹے نے آکر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نے اس سے پھڑالی وہ بولا کہ تو کیا کرے گا درندوں کے دن یعنی جس دن انسان مرجائیں گے اور درندے رہ جائیں گے کہ اس دن کوئی ان کا چرواہا نہ ہو گا میرے سوا فرمایا آپ نے کہ یقین لایا میں اس پر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ابوسلمہؓ نے کہا کہ شیخین اس وقت حاضر بھی نہ تھے قوم میں یعنی یہ کمال نوازش تھی کہ ان کی غیبت میں بھی ان کو یاد فرمایا اور کمال ایمان کی ان کی تعریف کی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعَى غَنَمًا لَهُ إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً تَجَاءُ مَا جِئَهَا فَأَنْتَوَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامِ يَوْمَ لَا رِجْعَ لِي وَلَا لغيري قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمِنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم سے احد پر اور وہ لڑا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا رہا اے احد کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں اور دو شہید فرمایا عمرؓ و عثمان رضی اللہ عنہما کو۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَ رَجَعَتْ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبِتْ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيقٌ وَ شَهِيدَانِ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ ماثر جمیدہ حضرت عمرؓ کے بھی بے حساب ہیں چنانچہ آپ اشرف قریش میں سے ہیں اور قریش میں کمال عزت و

وقد وہ جاہت رکھتے تھے اور تدبیر غیبی اور دعائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب ہوئی ہر ایک کے ذمہ اور شخص تھے نہ نہیں تھے۔
 بین المرتبتین۔ درو دیوار نے ان کو ندا کی اور رسول محمد نے ان کے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپ نے ایک خواب
 دیکھا کہ ایک شخص نے ایک گوسالہ ذبح کیا اور صبح کر کہا یا جامع امر یصح ربل فصیح ليقول لا اله الا الله عرض یہ گھر کر اٹھے اور انہیں
 دنوں دعوت نبوت شائع ہوئی۔ اور محمد بن اسحاق نے کہا کہ فاطمہؓ حضرت فاروقؓ کی بہن اور ان کے شوہر سعید بن زید ان سے
 پیشتر ایمان لاپچکے تھے جب ان کو خبر پہنچی۔ تعصب آیا۔ اور اپنے بیٹوں کی بہت اہانت کی۔ اور بہن کا سر چاڑھ دیا کہ خون آلود
 ہو گئیں۔ پھر ان کے دل میں رحم آیا۔ اور سورۃ طہ جو ان کے پاس تھی لے کر پڑھی اور داعیہ اسلام ان کے دل میں آیا۔ اور
 حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے
 لیے دعا کی کہ یا اللہ ان کے دل سے بخل نکال دے اور ایمان بھر دے اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا۔ روایت کیا اس کو حکم نے
 اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شائع اور ظاہر کیا اور ایک لمحہ نہ چھپا یا اور جو جو تکالیف اس راہ میں پیش آئیں ان
 کو شہد و شکر کی طرح گوارا کیا یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے جب وہ مسلمان ہوئے لوگوں سے کہا کون ایسا
 ہے جو بات کو جلد ہی مشہور کر دے۔ لوگوں نے کہا جمیل بن معمر جمحی حضرت فاروقؓ صبح کو اس کے پاس گئے اور کہا کہ
 اے جمیل میں مسلمان ہو گیا اور اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور چادر کھینچتا ہوا باہر نکلا۔ حضرت عمرؓ اس کے ساتھ ہوئے عبداللہ
 کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ جب وہ مسجد الحرام کے دروازہ پر پہنچا اس نے پکارا کہ اے گروہ قریش
 کے اور وہ اپنی مجلسوں میں بیٹھے تھے جو کعبہ کے گرد تھیں۔ ابن خطابؓ صابی ہو گیا یعنی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور
 نبی دین اختیار کیا۔ اور حضرت عمرؓ اس کے پیچھے تھے۔ اور فرماتے تھے تو جھوٹا ہے میں مسلمان ہوا ہوں اور گواہی دیتا ہوں
 کہ معبود برحق نہیں بجز اللہ کے اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور لوگ ان کی طرف بھلے اور لوگوں سے لڑتے تھے
 اور لوگ ان سے لڑتے تھے یہاں تک کہ آفتاب ان کے سر سے اگیا پھر جب آپ تھک گئے بیٹھ گئے اور لوگ ان کو گھیرے
 کھڑے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر ہم لوگ تمہیں سوہوتے یعنی مسلمان تو مکہ چھوڑ دیتے یعنی ہجرت
 کر جاتے یا تم کو نکال دیتے مکہ سے۔ عرض وہ اسی حال میں تھے کہ ایک بوڑھا یعنی چادر کا جوڑا پہنے آیا۔ اور اس کے بدن پر ایک
 منقش کرتا تھا۔ اس نے کہا کیا ہے۔ لوگوں نے کہا عمر رضابی ہو گیا اس نے کہا پھر کیا ہوا۔ ایک مرد نے ایک کام اختیار کیا پھر تم کیا
 چاہتے ہو۔ کیا تم بنی عدی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنی قوم کے آدمی تم کو دے دیں گے ایسے حال سے کہ تم سے کچھ تعرض نہ کریں گے
 اگر اس کو انبیا دو گے چلو چھوڑ دو اس کو کہا عبداللہ نے وہ ایسے ان کے پاس سے پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔ اور میں نے اپنے
 باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھے کون تھے۔ انہوں نے فرمایا اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تھے اور اگرچہ حضرت عمرؓ کا اسلام
 سے چھٹے برس ہوا۔ اور بہت سے سوابق ان سے فوت ہوئے۔ مگر تاہم الہی نے اس کے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط
 ان کا امت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نشر علوم میں اور ترویج دین میں ایسا عنایت کیا کہ اول عمر میں اگرچہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مفضل
 مگر آخر میں ان کے ہمغان و سہم ہو گئے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں امروں کو بخوبی بیان فرمایا ہے۔

قَالَ اذْكُرْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنْ حِرَاءَ حَيْثُ
انْتَفَضَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُثْبِتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ
اَوْ شَهِيدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اذْكُرْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ
تَعْلَمُونَ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقْ نَفَقَةً مُتَقَبَلَةً
وَالنَّاسُ مُجَاهِدُونَ مُعْسِرُونَ فَجَعَلْتُ ذَلِكَ
الْجَيْشَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اذْكُرْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ
تَعْلَمُونَ اَنْ دَوْمَةَ كَرِيكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا
اَحَدٌ اِلَّا بِشَمِيٍّ فَاَبْتَعْتُهَا فَبَعَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ وَ
الْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ
اَشْيَاءٌ عَدَّهَا -

لوگوں نے کہا ہاں یا اللہ ہم جانتے ہیں اور اسی طرح بہت سے فضائل اپنے یاد کیے۔

فرمایا کہ میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا حوالہ دے کر آیا تم جانتے ہو
ہو کہ حیرا کو جب وہ ہلا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ٹھہرا رہا ہے جو کہ تجھ پر کوئی نہیں مگر نبی اور صدیق اور شہید
ان لوگوں نے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا حوالہ دے کر آیا تم جانتے ہو
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجلس عسرت
یعنی غزوہ تبوک کے لیے پسندیدہ خرچ دے یعنی اس کے لیے جنت
ہے اور لوگ ان دنوں مشقت اور تنگی میں تھے سو میں نے تیار ہی
کر دی اس کی لوگوں نے کہا ہاں پھر فرمایا میں تمہیں اللہ کا حوالہ
دے کر یاد دلاتا ہوں آیا تم جانتے ہو وہ کوہ کوہ نام ہے ایک کنوئیں
کا مدینہ میں اور اس میں سے کوئی نہ پی سکتا تھا بغیر قیمت کے سو
خریدا میں نے اس کو اور سبیل کر دیا یعنی اور فقیر اور مسافر پر

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابو عبد الرحمن کی روایت سے کہ وہ عثمان سے روایت کرتے ہوں۔

روایت ہے عبد الرحمن بن خباب سے کہا کہ حاضر ہوا میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ ترغیب دے رہے تھے
شکر عسرت کے سامان کی سوکھڑے ہوئے عثمان اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ سوا ونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان
کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ نے اسی لشکر
کی پھر کھڑے ہوئے عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ
دو سوا ونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب
دی آپ نے اسی کی پھر کھڑے ہوئے عثمان اور عرض کی کہ یا رسول
اللہ میرے ذمہ تین سوا ونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی
راہ میں سو دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اترے
اوپر سے منبر کے اور فرماتے تھے کہ اب عثمان پر کسی عمل
مواخذہ نہیں جو پھر کرے۔ وہ اس کے بعد یعنی قطعاً مغفور و مہرور

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَابٍ قَالَ شَهِدْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى
جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ مِائَةٌ بَعِيرٍ يَا حَلَّاسِيهَا وَ
اَقْتَابِيهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَصَّتْ عَلَى الْجَيْشِ
فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ مِائَتًا بَعِيرٍ
بِأَحْلَاسِيهَا وَاقْتَابِيهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَصَّتْ
عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةٍ
بَعِيرٍ يَا حَلَّاسِيهَا وَاقْتَابِيهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَاَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ
مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں عبد الرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُرَّةَ قَالَ جَاءَ عُمَانُ ابْنُ التَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْفِ دِينَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِي مَوْجِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كِتَابِهِ حَيْثُ جَعَزَ جَيْشُ الْعُسْرَةِ فَتَشَرَّهَا فِي حَجْرِهِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَرَأَيْتُ التَّيْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حَجْرِهِ وَيَقُولُ مَا حَسَرْتُ عُمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ

روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لے کر کہ حسن بن واقع جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ دوسری جگہ میری کتاب میں یوں ہے کہ لائے وہ اپنی آستین میں جب کہ تیاری کی لشکر عسرت کی اور ڈال دیا ان کی گود میں کہا عبد الرحمن نے پھر دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ان کو الٹ پلٹ کرتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے اب ضرر نہ کرے گا عثمان کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دوبارہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَاتَ عُمَانُ بْنُ عُمَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَيَايَعِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتَ عُمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ بِأُحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنَّهُمْ

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے جب حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان کا اور عثمان رضی اللہ عنہما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بن کر گئے تھے اہل مکہ کی طرف راوی نے کہا پھر بیعت کی لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپ نے کہ عثمان رضی اللہ عنہما اور رسول کے کام میں گیا ہے پس مارا آپ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان کے لیے ہزار درجہ بہتر تھا لوگوں کے ہاتھوں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ حَزْنِ بْنِ الْقَشِيرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُمَانُ فَقَالَ أَسُوْنِي بِمَا جَبَلِيكُمْ الَّذِينَ أَلْبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَعِيْنِي بِهِمَا كَانَهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَانَهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُمَانُ فَقَالَ أَسْتَدُّكُمْ يَا اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مترجم۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمان کی ثابت ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ گویا عثمان کا ہاتھ ٹھہرایا اور آپ کے نائب ہوئے بیعت میں اور بیعت الرضوان میں یہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذلک۔
روایت ہے ثمامہ بن حزن سے کہا انہوں نے کہ حاضر ہوا میں مکان پر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اس پر چڑھے تھے۔ اور فرمایا آپ نے میرے سامنے لاؤ ان دونوں کو جن دونوں نے تم کو جمع کیا ہے مجھ پر سولائے ان کو اور وہ گویا دو اونٹ تھے یا دو گدھے یعنی نہایت فریبہ اور قومی شخص تھے سو متوجہ ہوئے ان کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اور فرمایا آپ نے میں تم کو واسطہ

وَسَلَّمَ قَدِيمَ الدِّينَةِ وَلَيْسَ بِهَا مَا يُسْتَعْدَبُ
غَيْرِ بَيْرُومَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بَيْرُومَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَةً مَعَهُ
دَلْوًا الْمُسْلِمِينَ بِغَيْرِهِ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرِيهَا
مِنْ صُلْبِ مَالِي فَإِنَّكُمْ الْيَوْمَ تَسْعَوْنَ فِي أَنْ تَشْرَبَ
مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ قَاءِ الْجِرِّ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ
فَقَالَ أَسْئِدْكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ
أَنَّ السَّعِيدَ مَنَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ مُلَانٍ
فَيُرِيدُ هَاتِي السَّعِيدِ بِغَيْرِهِ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ
فَاشْتَرِيهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ فِي
الْيَوْمِ أَنَّ أَصْحَابِي فِيهَا رُكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ
قَالَ أَسْئِدْكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ
أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ
نَعَمْ قَالَ أَسْئِدْكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى
ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا قَتَرْنَا
الْجَيْدُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَيْضِ قَالَ
فَرَكْنَهُ بِرَجُلِهِ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرًا فَإِنَّمَا
عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدَائِقُ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ
نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدًا وَإِلَى دَرَبِ الْكَلْبَةِ
إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا -

دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے یہاں تکھا پانی پینے کو نہ تھا سوا ہیر رومہ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس رومہ کو خریدے اور سب مسلمانوں کے برابر اپنا بھی ڈول سمجھے یعنی کچھ زیادہ تعریف اچانک چاہے جن لیا جائے گا بدلہ اس کا جنت سے سو خرید میں نے اس کو اپنے اصل مال سے اور تم مجھ کو آج روکتے ہو کہ میں اس میں سے پھول یہاں تک کہ میں پیتا ہوں سمندر کا پانی یعنی کھاری شور کہا سب لوگوں نے یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپ نے کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا۔ آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی اپنے لوگوں پر یعنی مسجد نبوی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خریدے فلاںے لوگوں کی زمین اور بڑھادے اس کو مسجد میں چن کر دیا جائے گا بدلا اس کا جنت سے سو خرید میں نے اس کو اپنے اصل مال سے۔ اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے نہیں دیتے کہا لوگوں نے کیا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپ نے کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ تیار کرو یا میں نے سلمان جیش عسرت کا یعنی غزوہ تبوک اپنے مال سے لوگوں نے کہا ہاں پھر فرمایا آپ نے واسطہ دیتا ہوں میں تم کو اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر پر تھے جو ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور آپ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہما اور میں تھا پھر وہ ہاں تک

کہ بعض پتھر اس کے نیچے گر پڑے یعنی فخر کی راہ سے تولات ماری اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ رہاے ثبیر تیرے اوپر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کون ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں تب فرمایا انہوں نے کہ گواہی دے چکے یہ میرے لیے شہادت کی قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تمہیں بار فرمایا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔

عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ

marfat.com

خطیب کھڑے ہوئے شام کے ملک میں کہ اس میں صحابی بھی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر ان میں سے مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں ہرگز خطبہ کے لیے کھڑا نہ ہوتا پھر ذکر کیا انہوں نے فتنوں کا اور بیان کیا ظہور ان کا قریب ہے اور گزرے ایک شخص منہ پر کپڑا ڈالے تو کہا مرہ نے یعنی حضرت کا قول نقل کیا کہ یہ اس دن ہدایت پر ہو گا سو میں کھڑا ہوا ان کے پاس تو وہ عثمان

بِسْمِ اللَّهِ وَالشَّامِ وَفِيهِمْ رَجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ
لَهُ مَرَّةٌ بَنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَبِيثٌ سَمِعْتُهُ
مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ
ذَكَرًا لِفِتْنَةٍ فَفَرَّ بِهَا فَمَرَّ بِرَجُلٍ مُّقْتَمٍ فِي ثَوْبٍ
فَقَالَ هَذَا أَيُّومِيذٍ عَلَى الْفُلْدَى فَقُنْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا
هُوَ عُمَانُ بْنُ مَعْقَاتٍ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ
هَذَا قَالَ نَعَمْ -

بن عفان تھے پھر میں نے مرہ کی طرف منہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں!

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور عبد اللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔

متبرجم۔ اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ہوئے اس سے حضرت عثمانؓ ک تقے اور ان کے اعدا و قاتلین سب گرفتار فتنہ عرض خلیفہ برحق پر تھا اور وہ باطل پر۔

روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمانؓ شاید اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائے اور لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تو ہرگز نہ اتار پو اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُمَانُ إِنَّهُ لَعَدُوٌّ لِّقَبْضِكَ
مِنْ صَاحِبَاتِكَ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعُهُ لَهُمْ وَ
فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

متبرجم۔ نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہیں کہ تیرا قبضہ اتار لیں جو تجھے اللہ نے پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتار یونین باہر ہی فرمایا نعمان نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ سکھائی انہوں نے فرمایا میں سول گئی روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ شاید مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہو۔ اور روایتیں اس باب میں بہت ہیں چنانچہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عثمانؓ بن عفان آئے اور جب ان کے قدموں کے آپ نے فرمایا اے عثمانؓ تم مقتول ہو گے ایسے وقت میں کہ پڑھتے ہو گے سورہ بقرہ اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسکفیکہم لگے پر گریے گا کہ مشرق و مغرب کے لوگ اس پر تم سے رشک کریں گے اور شفاعت قبول کی جائے گی تیری ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے بر اور مبعوث ہو گا تو قیامت کے دن امیر المؤمنین ہر محروم کے اوپر روایت کیا اس کو حاکم نے اور ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ عثمانؓ رضی اللہ عنہ صبح کو اٹھے اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آج کی رات اور فرمایا آپ نے کہ اے عثمانؓ آج تم بہاے تمہارا افطار کرنا پھر صبح کو حضرت عثمانؓ روزہ دار تھے کہ مقتول ہوئے رضی اللہ عنہ روایت کیا اس کو حاکم نے۔

بَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَدَسُورُ

اللَّهِ حَتَّىٰ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ م -

روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت میں بڑے لوگوں میں گنا کرتے تھے ابو بکر و عمر و عثمان کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے غریب بھی جاتی ہے سعید اللہ بن عمر کی روایت سے اور روایت کئی ہے یہ حدیث ابن عمر سے کئی سندوں سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هَذَا فِيهَا مَظْلُومًا

لِعُثْمَانَ م -

روایت ہے ابن عمر سے کہ ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مظلوم قتل ہوں گے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ عَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ

أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا

جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالُوا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هَذَا

الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ

شَيْءٍ فَحَدَّثْتَنِي أَنْتَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ أَلَعَلَّمُ

أَنَّ عُثْمَانَ قَتَرِيَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَعَلَّمُ أَنَّكَ

تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ

نَعَمْ قَالَ أَلَعَلَّمُ أَنَّكَ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْكَ

قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى

حَتَّىٰ أُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتُ عَنْهُ أَقَابَرًا يَوْمَ

أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَقَّ عَنْهُ وَعَفَّرَ لَهُ وَأَمَّا

تَغْيِيبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَكَ أَوْ تَحْتَهُ

إِبْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرٌ

رَأْسُ شَهِيدٍ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَأَمَّا تَغْيِيبُهُ عَنْ

بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَتْ أَحَدًا أَعْرَضَ بِطَبِئِ مَلَكَةٍ مِنْ

عُثْمَانَ لَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب سے کہ ایک

مصری آیا حج بیت اللہ کو سو کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا اور کہا کہ

کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ بوڑھا کون ہے

عبد اللہ بن عمر سو وہ مصری ان کے پاس آیا اور کہا میں تم سے

پوچھنے والا ہوں۔ سو تم مجھ سے بیان کرو تمہیں قسم ہے اس

کی حرمت کی کیا تم جانتے ہو کہ عثمان بھلے تھے اُحد کے دن انہوں

نے کہا ہاں پھر کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ حاضر نہ تھے بیعت الرضوان

میں انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر

بدر میں انہوں نے کہا ہاں اس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنی پھر

ان کی فضیلت کے کیوں قائل ہو سو ابن عمر نے کہا آئین تجھ

بیان کروں تیرے سوالوں کو اُحد کے بھاگنے کا جو حال تو

پوچھا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا۔

غیر حاضری بدر کی اس کا سبب یہ کہ ان کے نکاح میں صابرا

تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سو حضرت نے ان

فرمایا کہ تمہیں اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر میں حاضر ہوا

اس کا حصہ بھی تمہیں ملے گا اور غیر حاضری ان کی بیعت الرضوان

سے اس کا سبب یہ کہ اگر کوئی ان سے بڑھ کر مکہ میں غریب

رکھتا ہوتا تو حضرت اسی کو بھیجتے عثمان رضی اللہ عنہ کے بدلے اور

ان کو ملے روایہ کیا اور بیعت الرضوان ان کے بعد

بِأَمْرٍ مِّنكَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِي الْيَمْنِي هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِي
وَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ قَالَ لَمْ أَذْهَبْ بِهَذَا
أَلَاتٍ مَعَكَ

حضرت نے اپنے دست مبارک کو کہا کہ یہ عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ ہے اور اس کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور
فرمایا یہ بیعت ہے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ پھر کہا عبد اللہ
نے جایہ جواب اپنے ساتھ لے جا۔

فایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل و حصر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوئے تھے اسی نظر سے اس
مرد مصری کو بھی ان سے بدگمانی تھی مگر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خیر دے کہ انہوں نے خوب اس کی تسلی کر دی اللہ ہمارے
زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلاثہ کی خدمات میں گستاخیاں نہ کریں۔ آمین یا رب العالمین۔

بَابُ عَنِ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ رَجُلٍ لِيَصِّيَّ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ
فَقَبِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا ذَا أَيْتَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ
عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُبْعِضُ عُثْمَانَ
فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
جنازہ لائے نماز کے لیے آپ نے نماز نہ پڑھی لوگوں نے عرض
کی کہ یا رسول اللہ ہم نے کبھی نہ دیکھا آپ کو کہ کسی کی نماز نہ پڑھی
آپ نے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے اور اللہ بغض رکھتا ہے اس سے۔

فایہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب مبہون بن مہران ضعیف ہیں
حدیث میں اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابو الحارث ہے اور محمد بن زیاد الہبانی صاحب ابی امامہ
ثقلہ میں شامی کنیت ان کی ابوسفیان ہے۔

مترجم۔ یہ حدیث اگرچہ غریب ہے مگر روافض ملعونین کا حضرت ذی النورین سے عداوت رکھنا باوجود ان روایات
کے اس سے زیادہ غریب تر ہے۔

بَابُ عَنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ
فَقَصِي حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي يَا أَبَا مُوسَى أَمَلِكُ عَلَى
الْبَابِ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِي فَجَاءَ
رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ قَالَ
أَشَدُّ لَنَا وَبَشِيرٌ يَا لِحِجَّتِهِ قَدْ خَلَّ وَجَاءَ رَجُلٌ
آخَرَ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَنَا

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ داخل
ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں اور
پوری کی آپ نے وہاں حاجت اپنی اور مجھ سے فرمایا اے ابو موسیٰ تم
دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہ ہونے پائے بغیر اذن کے سو ایک
شخص آیا اور اس نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا
ابو بکر نہیں نے کہا یا رسول اللہ ابو بکر اذن مانگتے ہیں آپ نے
فرمایا ان کو اذن دو اور بشارت دو جنت کی سو وہ داخل ہوئے
پھر دوسرے شخص آئے انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون
ہے انہوں نے کہا عمر نہیں نے عرض کی یا رسول اللہ عمر اذن مانگتے

بَشِيرًا بِالْجَنَّةِ فَفَتَحَتْ وَدَخَلَ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ
لَجَاءَ رَجُلًا آخَرَ قَضَوْبَ الْبَابِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا
فَقَالَ عُمَانُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا عُمَانُ يَسْتَأْذِنُكَ
قَالَ افْتَحِي لَنَا وَبَشِّرْكَ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَايَ
تُعِينُنِي.

میں آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور بشارت سے
دوان کو جنت کی اور دروازہ کھولا میں نے اور بشارت دی اور
کو جنت کی پھر ایک شخص آئے انہوں نے دروازہ کھولا میں نے
کہا کون انہوں نے کہا عثمان انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ عثمان
میں اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا کھول دو ان کے لیے اور بشارت
دوان کو جنت کی ایک بلوے جوان پر ہوگا اور وہ بلوے وہی آخر خلافت کا جس میں آپ شہید ہوئے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے اور اس باب
میں جابریہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔

روایت ہے ابی سہلہ سے کہ فرمایا مجھ سے حضرت عثمان

عَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ النَّارِ
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَهَّدَ لِي
عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ.

نے جب وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے میں اس پر صابر ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسمعیل بن ابی خالد کی روایت سے۔

مترجم۔ ماثر جمیلہ اور محمد حسنہ حضرت عثمان ذی النورین کے بھی بہت ہیں ازاں جملہ یہ ہے کہ قریش میں آپ کا نسب
بہت عالی تھا نہال اور دو ہمال دونوں طرف سے۔ استیعاب وغیرہ میں ہے کہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ
بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی ہیں اور والدہ ان کی اُرُومی بنت کریمہ بنت ربیعہ بنت حبیب بن عبد الشمس اور ماں اُرُومی
کہ نام ان کا بیضاء ہے کہ وہ ماں ہیں حکیم بنت عبد المطلب کی جو پھوپھی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل اسلام بھی قریش میں
ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور منصف بہ سخا تھے بعض لوگوں نے کہا ذی النورین ان کا لقب اسی لیے ہوا کہ دو سخاوتیں کیں ایک
قبل اسلام ایک بعد اس کے۔ اور فطرت سلیمہ ان کی بہت سے امور جاہلیت سے نفور و مجبور تھی اور یہ دلیل ہے اس پر کہ وہ
اصل فطرت میں تشبہ بالانبیاء رکھتے تھے۔

استیعاب میں ہے کہ جاہلیت میں شراب انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور ریاض میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے
زنا نہیں کیا نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں نہ چوری کی اور وہ سابق مسلمین سے ہیں ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمن بن عوف سے
بھی ایک روز پہلے ایمان لائے ہیں بدلات ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اس جماعت میں ہیں کہ انصاف عمر سے ان کے چالیس عدد
ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو ان کے نکاح میں دیا اور ان کے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و ملبتج رہے
اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے ایذا پر کمر باندھی انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص ہیں کہ اپنی زوجہ کے ساتھ انہوں
نے ہجرت کی بعد ازاں ہم اور لوط علیہما السلام سے۔ اور حضرت ان کی خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
مدینہ میں رونق افروز ہوئے حضرت عثمان انہیں دنوں حاضر خدمت ہوئے بخلاف اور مہاجرین حبشہ کے کہ وہ بعد واقعہ حبشہ کے
اور جب جہاد شروع ہوا جمیع غزوات میں آپ کے ہمراہ رہے اور بدر و احد میں قیدی نہیں شغل تھے بحکم آنحضرت صلی اللہ

رسول و سلم اور آپ نے ان سے ابھر و غنیمت دونوں کا وعدہ کیا اس لیے بدر میں بھی شمار ہوئے اور جب غزوہ احد میں ذرا صحابہ
سپا ہوئے رحمت الہی نے ان کا تدارک کیا اور اس خطا کو بذیل عفو اللہ عنہم چھپا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسرار مسلمین
تسلی کے لیے ان کو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین میں آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے ان کو امان دی اور مکہ جا کر ہر مسلمان
تسلی دی اور پیغام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا اور جب صلح حدیبیہ میں آپ نے ان کو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ ان کے قتل کا بلند
اور وہی باعث ہوا بیعت الرضوان کا۔ اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا کہ یہ بیعت عثمان ہے اور اس لیے معدود ہوئے
و اہل رضوان میں اور جب رقیہؓ نے انتقال فرمایا آپ نے ان کے نکاح میں ام کلثومؓ دیں رضی اللہ عنہما اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ
ان کے سوا کسی کو بیس نہیں اور جب ام کلثومؓ کا بھی انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا ان کے نکاح کی تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس
سیتیاں ہوتیں تو میں ایک ایک بیامتا جاتا ان کے ساتھ اگر چہ ایک نہ رہتی۔

اور جیش عسرت کی بھینر میں نصیب اوقی اور اکل ان کو عنایت ہوا اور حضرت نے ان کو اسی میں بشارت دی کہ اب کوئی
عمل ان کو نقصان نہیں کرتا اور تسبیل کی انہوں نے بیر و مہ کی اور تو سبیل کی مسجد نبوی کی ایک مرید خرید کی بیس ہزار کوہ اور
غزوہ تبوک کے مختصہ شدیدہ کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت و طعام و دام کا حضرت کی خدمت میں خرید کے حاضر کیا اور آپ نے
اسے دیکھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ یا اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوا تو بھی راضی ہو جزا اللہ عننا خیر الجزاء و رضی عننا کما
رضی عنہ۔ اور اکثر احیان کتابت وحی آپ نے کی ہے اور وہ اول شخص ہیں کہ انہوں نے حضرت کے لیے خلیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے
لوہے کی کڑے اور گھی اور شہد سے پکاتے ہیں اور حضرت نے اسے بہت پسند کیا اور کھایا اور ان کے لیے دعا کی۔

اور ریاض نصرہ میں ہے کہ ایک بار حضرت کے گھر میں عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور حضرت نکلے کہ جا بجا نماز پڑھتے
اور دعا کرتے کہ حضرت عثمانؓ حاضر ہوئے اور اس پر مطلع ہو کر دنیا کو برا کہا اور چند بوجھے اٹھا اور گیہوں اور کھجور اور حید بکریاں چھلے
بھلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ کھانا دیر میں تیار ہوگا۔ اس لیے روٹی اور بھنا ہوا گوشت بھی بھیجا اور حضرت جب گھر میں
مشریف لائے اور اس پر مطلع ہوئے باہر نکلے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ میں راضی ہوا عثمانؓ سے سو تو بھی راضی
و دوبار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے ان کو عنایت فرمایا
تھانچنانچہ حضرت کے زمانہ میں انہوں نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تھے اور طہارت کے مابین اعتنائے کامل رکھتے تھے
چنانچہ حدیث حمران کی اور ایک جماعت کی جو صحیحین میں ہے اس پر شاہد عادل ہے اور صیام و قیام میں بد طولی رکھتے
تھے چنانچہ مولانا سے عثمان کی مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام لیل بجالاتے تھے یعنی ساری رات
گتے تھے سو اول شب کے کہ تھوڑا سا سو جاتے تھے۔

اور صدقہ کا یہ حال تھا کہ ایک بار خلافت ابو بکرؓ میں قحط ہوا اور ابو بکرؓ نے کہا شام تک اللہ تمہاری تکلیف کھول دے
پھر جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار برد و طعام کے حضرت عثمانؓ کے یہاں شام سے آئے اور تاجران کے پاس آئے اور دس
دن کے بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپ نے فرمایا اور لوگ اس سے زیادہ مجھے دیتے ہیں لوگوں نے
ہا وہ کون ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ سب صدقہ ہے فقرا و مدینہ پر کہ اللہ نے اس کا دس گنا دینے کا وعدہ کیا

ہے۔ عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس شب میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہیں اور ہاتھ میں ایک نورانی چھتری ہے اور دو نعلین آپ کے پیر میں ہیں کہ تسے اس کے نور کے ہیں سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ برے ماں باپ آپ پر خدا ہیں مجھے آپ کی زیارت کا نہایت شوق تھا آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری کی شادی میں جاتا ہوں کہ اللہ نے ایک حور سے ان کی شادی جنت میں کی ہے اور انہوں نے ہزار اونٹ لٹکی راہ میں صدقہ کیے ہیں۔ اور اللہ نے ان سے قبول کیا ہے اور اسی طرح اعتناق میں بلند پایہ رکھتے تھے چنانچہ فرمایا انہوں نے کہ جب سے میں اسلام لایا کوئی جمعہ نہیں گزرا کہ میں نے ایک غلام آزاد کیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعہ آئندہ میں اس کو جمع کرتا اور ادا سچ و عمرہ میں بھی ماشاء اللہ ان کا یہی حال تھا کہ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور پالان نہ اتارتے پھر چلے جاتے اور صلہ رحم میں بھی اپنے اقران سے ممتاز تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لَقَدْ قَتَلُوا وَرَأَيْتُ بِنْتُ أَدْمِيَةَ لِلرَّحِمِ وَأَتَقَاهُمُ لِلرَّحِمِ۔ اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اسی طرح مراتب سلوک میں پایہ عالی رکھتے تھے جملہ اللہ عنانہ الخیر الجزاء آمین۔

مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

اور ان کی دو کنیتیں مشہور ہیں ایک ابو تراب دوسری ابو الحسن۔ روایت ہے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابی طالبؓ کو اس پر عامل کیا اور وہ گئے اس لشکر میں پھر لے لی انہوں نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگوں نے اسے برا جانا۔ اور چار صحابیوں نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت حضرت کو خبر کریں گے اور مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہلے حضرت کو سلام کرتے پھر گھر جاتے عرض جب لشکر لوٹ آیا اور حضرت پر سلام کیا ایک ان چار کا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ دیکھیے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کیا کیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اور وہی کہا۔ اور تیسرا اور چوتھا۔ آپ نے سب سے منہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوئے۔ اور غضب آپ کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہر مومن کا بعد میرے

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

يَقَالُ وَلَهُ كُنَيْتَانِ أَبُو تَرَابٍ وَأَبُو الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَمِضِي فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَادِيَّةٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِذْ لَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَأُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُّوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الثَّلَاثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالغضب يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تَرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تَرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ إِنَّ عَلِيًّا نَبِيٌّ وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ مِنِّْي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي سُرَيْجَةَ أَوْ تَمِيمِ بْنِ أَدَقَمَةَ شَقَّ
عَبْتَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ
رَوَاكُ فَقِنِي مَوْلَاكُ -
روایت ہے ابی سوریجہ یا زید بن ارقم سے شعبہ کوشک ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا میں دوست
ہوں اس کا علی دوست ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث میمون بن عبد اللہ سے انہوں نے زید بن ارقم
سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابو سوریجہ کا نام حذیفہ ہے وہ بیٹے ہیں اسید کے اور وہ
صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

مترجم شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں ثبوت خلافت بلا فصل پر حضرت علیؑ کے یہ محض باطل ہے پچند وجوہ
اول یہ کہ مولیٰ عربی میں بہت معنوں پر آتا ہے۔ اور اطلاق اس کا کبھی رب پر اور کبھی مالک اور سید پر اور کبھی منعم و معتق اور ناصر
و محب اور تابع اور جبار اور ابن عم اور حلیف اور عقید اور صہر اور عبد اور معتق اور منعم علیہ پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کی
غیر کسی محض کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنی سے خاص ایک ہی معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے۔

دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ محتملہ کے ہم نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مولیٰ سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے پھر ثبوت
خلافت بلا فصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہیں۔

تیسرے یہ کہ مولیٰ کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی وہ مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بالفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب
اور نصرت اور عتق میں پس اس صورت میں دلالت اس کی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہیں سکتی اور کبھی ولایت سے جو
لکسر ہے کہ اس کے معنی امارت کے ہیں اس صورت میں پھر وہی اشکال درپیش ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ
کا محال ہے۔ انتہی مقال المترجم۔

عَنْ أَبِي سُرَيْجَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ مِنْ وَجْهِ ابْنَتِهِ وَحَمَلْتَنِي
لِي دَاوِدَ الْعَجْرِيَّةَ وَاعْتَقَ بَدَلًا مِنْ مَالِهِ دَحْمَ
اللَّهِ عُنَّ يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مُؤَاتَرَةً الْحَقُّ
وَمَالَهُ صِدَائِقُ رَحِمَهُ اللَّهُ عُنَّ تَسْتَحْيِيهِ
فَمَدَّ يَدَهُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيَّا اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقُّ
عَنْ حَيْثُ دَاوِدَ -
روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابو بکرؓ پر کہ بیاہ دی انہوں نے
مجھے لڑکی اپنی اور لے آئے مجھ کو ہجرت کے گھر اور آزاد کیا بلالؓ
کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمرؓ پر کہ حق بات کہتا ہے۔ اگر چہ
ناگوار ہو کسی کو۔ حق نے اس کو ایسے حال میں چھوڑا کہ اس کا
کوئی دوست نہیں یعنی سوا اللہ اور رسولؐ کے۔ اور رحمت
کرے اللہ عثمانؓ پر کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے رحمت کرے

اللہ علیؑ پر کہ یا اللہ حق اس کے ساتھ رہے وہ جہاں کہیں ہو۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علیؑ کے زمان خلافت میں ہوئے اور جن لوگوں نے آپ سے

خلاف کیا مثل معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس میں حق حضرت علیؑ کی طرف تھا اس لیے کہ دعا آپ کی مقبول ہے اور لوگوں سے جنہوں نے آپ کا خلاف کیا خطائے اجتہادی ہوئی اور خطائے اجتہادی عمل طعن نہیں پس طعن اسباب پر مقدمہ رفض ہے خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہوں یا کوئی اور۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا جبہ کوف میں کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ ان میں سہیل بن عمرو اور کئی سردار مشرکوں کے تھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کئی شخص ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے آپ کی طرف نکلے ہیں کہ ان کو دین کی سمجھ نہیں اور ہمارے اسواں اور ضیاع میں سے بھاگ گئے سو ہم کو پھیر دیجیے کہ اگر ان کو دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سبھا دیں گے حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے کہ تم اپنی نفسانیت سے باز آؤ ورنہ اللہ ایسے لوگ تم پر بھیجے گا جو تمہاری گردن پر دیں کی تلوار مارے۔ اور اللہ نے آزما لیا ان کے دلوں کو ایمان پر لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ اور ابو بکرؓ نے بھی اور عمرؓ نے بھی عرض کی کہ کون ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ جو تانی ثانیکنے والا اور حضرت نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جوتی ثانیکنے کو دمی یعنی راومی نے کہا کہ پھر علیؑ ہم سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے اپنی جگہ دورخ ہیں ڈھونڈ لے۔

عَنْ أَبِي بِنِ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَتْ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الشُّرِكِيِّينَ بِنَهْمِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَنَاسٌ مِنَ رُؤُوسِ الشُّرِكِيِّينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أبنَاءِنَا وَرِجَالِنَا وَارْقَانِنَا وَلَيْسَ لَكُمْ فِيهِمْ فِي الدِّينِ وَانْمَاحَ جُؤَا فِرَادًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَأَرَادُوا هُمْ إِلَيْنَا فَإِنْ تَمَرَكَيْتُمْ لَهُمْ فِيهِمْ فِي الدِّينِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَلَمَّتُمْ أَوْ لَيْبَعْتُمْ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَن تَصُوبُ رِيقًا بِكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ قَدِ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ قَالُوا مَن هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ مَن هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ نَمْرٌ مَن هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُوَ خَاصِمُ النُّعْلِ وَكَانَ أَعْطَى مِلْيَانًا فَعَلَّهُ يُعْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ التَّقَتَ إِلَيْنَا عَلَى فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَدِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مُقْعَدًا مِنَ النَّارِ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے ربعی کی روایت سے کہ وہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

روایت ہے کہ ابو سعید خدریؓ نے فرمایا ہم لوگ انصار کے ہیں پہچانتے ہیں منافقوں کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالبؑ سے۔

بَابُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كُنَّا لِنُعْرِضَ السَّافِقِينَ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْصَارِ بِبَعْضِهِمْ عَلَى بَنِ أَبِي طَالِبٍ۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا شعبہ نے ابو ہریرہؓ نے اور مروی ہوئی یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی البوصالح سے انہوں نے ابو سعید سے۔

بَابُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحِبُّ عَيْتًا مُنَافِقٌ
وَلَا يَبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ۔

فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا علیؑ کو کوئی منافق اور دشمن
نہیں رکھتا ان کو کوئی مومن۔

ف اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ عَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَمْرًا فِي يُحِبُّ أَدْبَعَةً وَ
أَخْبَرَنِي أَنَّكَ يُحِبُّهُمْ قَتِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتَهُمْ
لَنَا قَالَ عَلِيُّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ
وَالْبُقْدَادُ وَسَمَكَ وَأَمْرًا فِي يُحِبُّهُمْ وَأَخْبَرَنِي
أَنَّكَ يُحِبُّهُمْ۔

روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا۔
اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض
کی اے رسول اللہ کے ان کے نام فرمائیے آپ نے فرمایا علیؑ ان میں سے
ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابو ذرؓ اور مقدادؓ اور سلمانؓ کا
اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی

ان سے محبت رکھتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

بَابُ عَنْ حَبِشَةَ بِنِ جَنَادَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ مَتِيٌّ وَأَنَا مَدِينَةٌ عَلَيْهِ
وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيُّ۔

روایت ہے حبشہ بن جنادہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اور
صلح اور عہد نقص وغیرہ کو میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا
مگر میں یا علیؑ اور یہ حضرت نے جب فرمایا کہ ابو بکرؓ کے ساتھ علیؑ کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ براءت کا سنا دیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ جَاءَ عَلِيُّ قَدْ مَعَ عَيْنَاهُ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تَوَاجِرْ
بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے اصحاب میں بھائی چارہ کروا دیا ایک کا دوسرے سے یعنی
ایک مہاجر اور ایک انصار سے اور علیؑ روتے ہوئے آئے کہ
یا رسول اللہ آپ نے بھائی چارہ کر دیا اپنے اصحاب میں اور مجھے کسی کا بھائی
نہ کیا آپ نے فرمایا تم ہمارے بھائی ہو دنیا اور آخرت میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفی سے بھی روایت ہے۔

بَابُ عَنْ عَوْنِ السَّيِّدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ انْتِنِي بِأَحَبِّ
مَخْلُوقِكَ إِلَيْكَ يَا كَلُّ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرُ فَجَاءَ عَلِيُّ
فَأَكَلَ مَعَهُ۔

روایت ہے ابن مالک سے کہا کہ میں آپ کے پاس تھا
کہ آپ نے دعا کی کہ یا اللہ لے آمیرے پاس اس شخص کو جو ساری
مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کا گوشت
کھائے پھر علیؑ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ کھایا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث

حَسْبُنَا قَالَ اللَّهُ هُوَ لَا وَ أَهْلِي -

پس آپ نے لب مبارک ڈال دیا ان کی آنکھ میں اور دے دیا
سند ان کو اور فتح دی اللہ نے ان کو۔ تیسرے یہ کہ جب اترمی آپ پر یہ آیت نَزَعُ اَبْنَاءَنَا سے آخر تک بلا یا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔
ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

مترجم۔ یعنی حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ تم جو ان کے یعنی حضرت علیؑ کی خطائے اجتہادی کا اظہار اور ہمارے اجتہاد کی خوبی
بیان نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے نہ یہ کہ حکم کیا ہو معاویہؓ نے کہ ان کو بڑا کہو اس لیے کہ صحابہؓ اس نفسانیت سے پاک تھے۔ اور
حقانیت کے پتلے صرف مراد ان کی ہی تھی کہ ان کی خطا لوگوں سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ انہوں
نے حضرت معاویہؓ اور ان کے لوگوں کے حق میں یہی فرمایا کہ ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی نہ یہ کہ ان کو منافق کہیں یا کافر افسوس
ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بھائیوں میں تکفیر کا بازار اس قدر گرم ہے اور تکفیر اس قدر رازاں ہے کہ معاذ اللہ سعد نے ان کے
صواب میں نین فضیلتیں حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کی بیان فرمائیں اور حضرت نے ان کو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسیٰ علیہ السلام حضرت
رون کو خلیفہ کر کے کوہ طور نشتر لہت لے گئے تھے اور آیت مذکورہ کو آیت مباہلہ کہتے ہیں پوری آیت یوں ہے۔ فَقَدْ تَعَاوَا
نَا اَبْنَاءَنَا وَ اَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهَدُ فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللّٰهِ
سُكٰى اَلْكَاذِبِيْنَ۔ یعنی اگر پھر تجھ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجھے اچکا تو کہہ ان سے کہ آؤ بلائیں ہم اپنے لڑکوں
کو اور تمہارے لڑکوں کو۔ اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو۔ پھر عاجزی کریں ہم
عابیں اور لعنت مانگیں ہم اللہ کی جھوٹوں کے لیے یعنی جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت اور یہ آیت نصاریٰ نجران کے مقدمہ
میں نازل ہوئی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں ان سے اور حضرت سے تقریر ہوئی تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اتارا اور انہوں نے
پس میں مشورہ کیا اور عاقب جو ان کا سردار اور عاقل اور ہوشیار تھا اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم اللہ کا نبی ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ کسی نے نبی سے لعان نہیں کیا کہ آخر کو اس کا یہ حال نہ ہوا کہ بڑا ان کا چلنے نہ پایا اور
ہوٹا ان کا بڑھنے نہ پایا اور اگر تم ان سے ملا عنہ کرو گے تو سب کے سب ہلاک ہو گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود میں سے
سین رضی اللہ عنہ کو لے کر اور امام حسن کا ہاتھ پکڑ کر اس طرح حاضر ہوئے کہ حضرت فاطمہؑ آپ کے پیچھے تھیں اور حضرت علیؑ ان
کے پیچھے جب استقف نجران نے ان کو دیکھا اپنی قوم سے کہا کہ میں ایسے پاکیزہ چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر اللہ سے سوال کریں تو پہاڑ تل
ہئے سو تم مباہلہ نہ کرنا اور نہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک زمین پر کسی نصرانی کا وجود نہ رہے گا پھر انہوں نے حضرت سے
سوال کیا کہ ہم متا سب جانتے ہیں کہ آپ سے مباہلہ نہ کریں اور آپ ہم کو ہمارے دین پر اور ہم آپ کو آپ کے دین پر چھوڑ دیں
سزت نے فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہیں انکار ہے تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جو ان پر واجب ہے وہ
پر واجب ہو۔ اور اگر تمہیں اسلام سے انکار ہے تو ہم تم سے لڑیں گے انہوں نے کہا ہم کو عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر آپ
صلح کرتے ہیں کہ اگر آپ ہم سے نہ لڑیں اور ہمارے دین سے نہ پھریں تو ہم آپ کو ہر سال دو ہزار عہدہ دیا کریں گے ایک ہزار صفر
اور ایک ہزار رجب میں پھر اس پر صلح ٹھہر گئی اور مباہلہ اب بھی جائز ہے چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے منکر ان صفات

سے رکن و مقام کے نہج میں مباہلہ کرنا پابا ہے مگر وہ بھی نجاتیوں کی طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہیں اور مثبتان صفات کیا ہیں؟

روایت ہے براہ بن عازب سے کہ جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکروں کو اور ایک پر علی کو امیر کیا دو سر سے پر خالد کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو حاکم علی نہیں سو فتح کیا حضرت علی نے ایک قلعہ اور سے لی ایک لوندی یعنی مال غنیمت سے سو لکھ بھیجا امیر کے ساتھ خالد نے ایک خط حضرت کی خدمت میں کہ پختلوی کی اس میں یعنی حضرت علی کی سو میں آیا آپ کے پاس اور آپ نے خط پر صحابہ پر ہوا کر سنا اور رنگ آپ کا متغیر ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کیا چاہتا ہے تو اس شخص کے حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں میں نے کہا اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے اور اس کے رسول کے غضب سے اور میں تو قاصد ہوں یعنی میرا کیا قصور ہے آپ چپ ہو رہے۔

بَابُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَآمَرَ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَحَ عَلِيٌّ حِمْسًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعَ خَالِدٍ كِتَابًا لِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِينُ بِهِ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قَدْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ فَإِنَّمَا أَنَا رَسُولُ نَسَكَةٍ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ امیر تھان کو اختیار تھا اگر ایک لوندی سے لی تو کیا ہوا اور حضرت ان پر حاکم تھے آپ نے اسے جائز رکھا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جس کو چاہے کچھ اس کے حسن خدمت کی نظر سے دے دے اور حضرت خالد کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہو گا اس لیے حضرت سے اطلاع کر دی۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ بلا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو طائف کے دن اور ان سرگوشی کی سو لوگ کہنے لگے آج آپ نے اپنے چہرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپ نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی۔

بَابُ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَتَبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجَبُّتُهُ وَكَلِمَتُ اللَّهِ أَتَجَاهُ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اجماع کی روایت سے اور روایت کی ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اجماع سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی یہ ہے کہ اس نے حج کو حکم دیا کہ میں ان سے کان میں کچھ کہوں روایت ہے ابو سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہ جائز نہیں میرے اور تیرے سوا کسی کو کہ جب رہے اس مسجد میں علی بن منذر نے کہا میں نے ضرار بن صرہ سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حال میں کسی کو کہ حالت جنابت میں اس مسجد سے گزر جائے

بَابُ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْتَبِيَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِيضْرَارِ بْنِ صَرْوَةَ مَا مَعْنَى الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطِرُّهُ جُنُبًا

بِئْرِي وَيُزْرِكُ.

حضرت اور علیؑ کے سوا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن اسمعیل بخاری نے اس حدیث کا مضمون سنا اور غریب جانا۔

مترجم۔ غرضیکہ یہ خصیصہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت علیؑ کا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد نبوی سے ہو کر چلے جائیں اور کسی کو جائز نہیں۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ مبعوث ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ کو اور نماز پڑھی حضرت علیؑ نے سر شنبہ کو

باب عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ.

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مسلم اعمور کی روایت سے اور مسلم اعمور محدثین کے نزدیک قومی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے انہوں نے روایت کی جبہ سے انہوں نے علیؑ سے ماندا اس کے۔

روایت ہے سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارونؑ موسیٰؑ سے یعنی خلیفہ ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعد سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب سمجھی جاتی ہے۔

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؑ سے کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنی جیسے ہارون تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنْتَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں سعد اور زید بن ارقم اور ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ان دروازوں کے بند کرنے کا جو مسجد نبوی میں تھے مگر دروازہ علیؑ کا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَابِ الْاِثْنَيْنِ وَرَأَى بَابَ عَلِيٍّ رِزًّا.

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ کی روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے۔

روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پکڑا امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا اور فرمایا کہ جو دوست رکھے مجھ کو اور ان دونوں کو۔ اور ان کے باپ اور ماں کو ہوگا میرے ساتھ میری جگہ میں قیامت میں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدَيْ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ قَالَ مَنْ أَحْبَبَنِي أَحَبَّ هَذَيْنِ وَآبَاهُمَا وَآمَهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو جعفر بن محمدؓ کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم۔ اے اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عزیز غلام تیرے فضل و کرم سے تیرے رسول کو اور حسین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوا اور حضرت کی نعت جگر فاطمہ زہرا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور ان کے سنن سنید کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے اور جب ان کی سنت مل جاتی ہے سارے عالم کے اقوال و افعال و عقوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر میرا خاتمہ اور حشر و نشر ہو

اللَّهُمَّ كَمَا جَمَعْتَنِي بَيْنَ حَدِيثِ نَبِيِّكَ وَسُنَنِهِ فِي الدُّنْيَا فَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي الْعُقْبَى بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ أَمِينُ يَا مُجِيبَ الدَّاعِيَةِ -

روایت ہے ابن عباسؓ نے کہ پہلے جس نے نماز پڑھی مومنوں میں حضرت علیؓ نہیں۔

بَابُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ -

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہوں ابی بلج سے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور بعض علمائے محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائے مردوں سے ابو بکر صدیق ہیں اور اسلام لائے حضرت علیؓ جب وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے اول خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ اول جو اسلام لایا علیؓ ہیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اس کو منکر جانا اور کہا کہ اول جو اسلام لائے۔ ابو بکر صدیق ہیں یعنی انہوں میں اول حضرت علیؓ اور بوڑھے مردوں

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلَيَّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مَرْهَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِيُّ -

میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابو حمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔ روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نبی امی تھے کہ دوست نہ رکھے گا تجھ کو مگر وہی جو مومن ہوگا اور بعض نہ رکھے گا تجھ سے مگر وہی جو منافق ہوگا عدی بن ثابت نے کہا کہ میں اس قرن میں ہوں جن کے لیے حضرت نے دعا کی ہے یعنی قرون ثلاثہ مشہود بالخیر ہیں ہوں۔

بَابُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَمِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ أُرْوَيْهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِينَ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَبَقْتُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَافِعٌ

روایت ہے ام عطیہؓ سے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اس میں حضرت علیؓ بھی تھے اور کہا انہوں نے کہ سنائیں نے کہا

بہاؤ اللہ کا دعا کرنے تھے کہ یا اللہ نہ مار مجھ کو جب تک نہ دکھائے مجھ کو

يَتَابِعُ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تُمِثْنِي حَتَّى تُرِيَنِي نَبِيًّا - کو یعنی آپ نے دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آئیں اس لیے کہ آخر میں ان سے بہت کام لینا ہے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم۔ محمد حسنہ اور فضائل جمیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھی بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ قرابت قریبہ رکھتے تھے اور شرافت نسب میں بہت عالی تھے چنانچہ نسب ان کا یہ ہے علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب اور ماں ان کی فاطمہ بیٹی اسد کی اور وہ بیٹے ہاشم کے ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ وہ پہلی ہاشمیہ ہیں کہ انہوں نے ہاشمی کو جتنا عرض حضرت مرتضیٰ اور ان کے بھائی پدر اور مادر دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں اور ان کے بعد حضرت حسنین رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد امام محمد باقر اور عبد اللہ محض اور بھائی ان کے سب دونوں طرف سے ہاشمی ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ یعنی فاطمہ کے لیے فرمایا کہ میری ماں کے انتقال کے بعد وہی میری ماں تھیں کہ ابو طالب کے ہاں جب دعوت ہوتی تو وہ ہم کو کھانے پر جمع کرتیں اور فاطمہ میرے لیے اس میں کچھ بچا رکھتیں کہ میں پھر کھاتا روایت کیا اس کو حاکم نے اور ان کے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش جو ف کعبہ میں ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صغریٰ سے ان کی پرورش کے متکفل ہوئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت میں گھاٹیوں کی طرف مکہ کے نکل جاتے اور علی بن ابی طالب بھی ان کے ساتھ اپنے باپ سے چھپ کر چلے جاتے اور وہاں نماز ادا کرتے شام تک ایک دن ابو طالب اس پر مطلع ہو گئے اور وہ دونوں نماز ادا کرتے تھے انہوں نے حضرت سے پوچھا کہ یہ کونسا دین ہے جس پر تم چلتے ہو حضرت نے فرمایا کہ اے چچا یہ اللہ کا اور فرشتوں کا اور رسولوں اور ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجھے اس کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور ان کو دعوت کی انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے ماں باپ کا دین چھوڑ دوں مگر قسم ہے اللہ کی کہ جب تک جیوں گا کوئی تمہیں ایذا نہ دے سکے گا اور مروی ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت علی سے کہا کہ اے بیٹے یہ کیا دین ہے جس پر تم چلتے ہو انہوں نے کہا اے میرے باپ میں ایمان لایا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تصدیق کی ہے ان کی۔ اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں اور ان کا تابع ہوں تو ابو طالب نے کہا وہ تجھے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتائے گا۔ سو تو ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا۔ سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی۔ اور جب ابو طالب کا انتقال ہوا اور حضرت علی نے ان کو غسل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے لیے ایسی دعائے خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں وہ دعا مجھے عمرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علی کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے۔ اور اپنی جان عزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کی اور آپ کی روانے مبارک اور ٹھولی کہ کافروں کو دھوکا ہو اور حضرت تشریف لے گئے پھر بعد چند روز کے علی بھی ہجرت کے حاضر خدمت ہو گئے اور جب صحابہ میں مواخات واقع ہوئی حضرت نے ان کو اپنا بھائی فرمایا چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور مشہد بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ جب موضع بدر میں پہنچے چند لوگوں کو آپ نے خبر کفار دریافت کرنے کو روانہ کیا حضرت علی بھی ان میں تھے ثانیاً یہ کہ ہنگام مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمانوں نے ان کا مدافعہ کیا حضرت علی بھی ان میں تھے ثالثاً یہ کہ جبرائیل اور میکائیل ان کے ساتھ تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپ کی یہ ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نخت جگر نور چشم پدر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح میں دیا اور مشہد احد میں بھی آپ کو ٹمے فضائل ہاتھ آئے چنانچہ جب مصعب بن عمیر صاحب لوار شہید ہوئے حضرت نے لوائے محمدی آپ کے ہاتھ میں دیا اور حضرت علی نے قریش کے صاحب لوار کو واسل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دھویا جاتا تھا تو خدمت آپاشنی کی حضرت علیؑ کو تھی اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علیؑ نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اس سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی۔

اور بیعت الرضوان میں بھی حاضر تھے اور نامہ صلح آپ کے دست مبارک سے لکھا گیا۔ فقیر مترجم کہتا ہے کہ میں نے اس روایت کو لکھا اللہ کا فضل بہت وسیع ہے امید ہے کہ مجھے بھی اس سے زلہ ربانی کا درجہ عنایت فرمائے اور غزوہ خیبر میں راہیت فتح آپ ہی کے ہاتھ میں تھا چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور اس غزوہ میں آپ نے بڑی شجاعت اور دلوری فرمائی کہ سپر آپ کی ٹوٹ گئی تھی آپ نے اس کے عوض ایک دروازہ اکھاڑ لیا اور سپر بنالیا یہاں تک کہ فتح نمایاں ظاہر ہوئی۔ ابو رافع فرماتے ہیں کہ ہم سات آدمی چاہتے تھے کہ اس کو الٹیں تو اسے الٹ نہ سکے اور مبادلہ کے وقت آپ نے ان کو اپنا اہل فرمایا چنانچہ تفصیل اس کی اوپر گزری۔ غرض فضائل اور محامد آپ کے بہت ہیں جزاہ اللہ عنان خیر الجزاء۔

مناقب طلحہ بن عبید اللہ کے
اور کنیت ان کی ابو محمد ہے۔

روایت ہے زبیرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں دوزر ہیں پہنے ہوئے تھے اور ایک پتھر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے پس بٹھا یا طلحہ کو اپنے نیچے اور چڑھ گئے سو سنائیں نے کہ فرماتے تھے واجب ہو چکی۔ طلحہ کے لیے یعنی جنت۔

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دُرْعَيْنِ قَتَعَتْهُ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجِبَ طَلْحَةُ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہیں اور جو معاملات ان کے اور حضرت علیؑ کے درمیان گزرے اللہ سے

روایت ہے علی بن ابی طالبؑ سے کہ کہا انہوں نے میرے

کانوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیرؓ دونوں ہمسایہ ہیں میرے یعنی جنت میں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أُذُنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَا فِي الْجَنَّةِ

ف یہ حدیث غریب ہے کہ نہیں جانتے ہم اس کو بگر اس سند سے۔

marfat.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَشْفِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ .

روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکھے۔ تو طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

ف بحدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بکر صلت بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا اس سے ان میں بعض روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہا انہوں نے کہ میں داخل ہوا حضرت معاویہ کے پاس اور انہوں نے کہا میں تجھے ایک بشارت دوں میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے طلحہ ان میں ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے ہیں یعنی تائب دین پوری کر چکے اور حقوق ایمان پورے بجا لائے۔

روایت ہے طلحہ سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ پوچھ تو حضرت سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرات نہ کرتے تھے حضرت سے پوچھنے کی حضرت کی توقیر کرتے تھے سو پوچھا آپ سے اعرابی نے اور آپ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپ نے منہ پھیر لیا طلحہ نے کہا کہ میں پھر دروازہ سے مسجد کے آیا اور میں سہن کر پڑے پہنے ہوئے تھا جب مجھ کو آپ نے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہاں ہے اعرابی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ طلحہ انہیں لوگوں میں ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے۔

ف بحدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بکر البوکریب کی روایت سے کہ وہ یونس بن بکر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی کئی کبار محدثین نے ابو کریب سے ہی حدیث اور سنائیں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ وہ بھی روایت کرتے تھے اس کو ابو کریب سے اور کہا انہوں نے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں۔

ف بحدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بکر البوکریب کی روایت سے کہ وہ یونس بن بکر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی کئی کبار محدثین نے ابو کریب سے ہی حدیث اور سنائیں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ وہ بھی روایت کرتے تھے اس کو ابو کریب سے اور کہا انہوں نے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں۔

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَيْبَ يَوْمَ قُرَيْبَةَ فَقَالَ يَا زُبَيْرُ وَاقِحٌ .

مناقب زبیر بن عوام کے رضی ہو ان سے اللہ روایت ہے حضرت زبیر سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ابوین بنی قریظہ کی لڑائی کے دن یعنی فرمایا کہ ماں باپ میرے تیرے اوپر قدا ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
بَابُ عَنِّ عَنِّي بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکل فی حواریا کوان حواری الذبیر بن العوام۔
 وسلم نے کہ ہر نبی کے حواری ہیں اور میرا حواری
 ذبیر بن عوام ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری کے معنی مددگار کے ہیں۔
 باب عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان یکل نبی
 حواریا وحواری الذبیر و زاد ابو نعیم فیہ یوم
 الاخراب قال من یأتینا بخبر القوم قال الذبیر انا
 قالوا کذبا قال الذبیر انا۔
 روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ
 میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر نبی
 حواری ہیں اور میرے حواری ذبیر ہیں اور زیادہ کیا ابو نعیم نے
 روایت میں یہ بھی کہ احزاب کے دن حضرت نے فرمایا کہ کون
 ہمیرے پاس خبر کافروں کی یعنی وہ بھاگ گئے یا نہیں تو نے
 نے عرض کی کہ میں اور حضرت نے تین بار یہی فرمایا ہر بار ذبیر نے یہی جواب دیا کہ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
 مترجم۔ یعنی جنگ احزاب میں کئی قوموں نے اگر مدینہ کو گھیر لیا تھا اور حضرت نے بمشورہ سلمان فارسی مدینہ کے گرد
 کھدولی اسی کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں غرض ایک شب نہایت سردی تھی اور مارے جاڑے کے کوئی سر باہر نہ نکال سکتا
 اس وقت حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ کافروں کی خبر کون لاسکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا ذبیر کے پھر گئے اور کافروں کو دیکھ
 مارے سردی کے اور ہوا کے پریشاں ہیں اور خیمے ان کے اکھڑ گئے اور ہانڈیاں الٹ گئیں اور سب بھاگ گئے اور ذبیر کو باہر
 نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تھا حضرت کا۔

باب عن ہشام بن عمارہ قال اوصی الذبیر
 ابی ابیہ عبد اللہ صبیحۃ الجمل فقال ما متی عنوا اذ
 جیس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہی
 ذلک الی من جہ۔
 روایت ہے ہشام بن عمارہ سے کہ وصیت کی ذبیر
 بیٹے عبد اللہ کو جمل کی صحیح کو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہیں
 زخمی نہ ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں یہاں
 کہ میری فرج بھی اور یہ وصیت شاید اس لیے کی کہ غسل کے
 کوئی نقصان کا گمان نہ کرے سبحان اللہ کیا جان نہاں تھیں صحابہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ساری امت کو ان سے فخر
 ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کی روایت سے۔

مترجم۔ جمل کہتے ہیں اونٹ کو اور یوم الجمل اس لڑائی کا نام ہے جس میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور
 سوار ہو کر حضرت علی سے مقابل ہوئی تھیں اور طلحہ اور زبیر ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور بعد قتال پھر اپنی خطا سے
 ہوئیں اور اللہ کی رحمت نے اس کا تدارک کیا چنانچہ مروی ہے ام المومنین سے کہ انہوں نے فرمایا کاش میں ایک شلخ بہت
 کسی درخت کی اور اس محار بہ میں نہ جاتی اور حضرت طلحہ نے بھی انتقال کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت قبول کی اور
 جب مقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں یاد نہیں کہ ایک دن میں اور تم چپکے چپکے باتیں کرتے
 حضرت نے فرمایا تو ان سے سرکوشی کرتا ہے اور ایک دن یہ تم سے کہا اور ظالم ہو گا یعنی ذبیر غرض جب ان کو وہ حدیث

اپنی سواری جنگ سے پھیری اور لڑائی سے باز آئے راہ میں پھر ایک شخص نے ان کو شہید کیا غرض صحابہ میں جو اختلاف اور قتال باہمی ہوا ہے وہ براہ اجتہاد تھا اور مجتہد کو خطا میں بھی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ پاک لوگ قابل طعن نہیں۔ بلکہ سب مرحوم و مغفور مرصی ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

مناقب عبد الرحمن بن عوف کے

راضی ہوا اللہ ان سے۔

روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور عثمان جنت میں ہیں اور علی جنت میں ہیں اور طلحہ جنت میں ہیں۔ اور زبیر جنت میں ہیں اور عبد الرحمن بن عوف جنت میں ہیں۔ اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابو عبیدہ جنت میں ہیں۔ یعنی یہ دسوں جنتی ہیں۔ انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

ف روایت کی ہم سے ابو مصعب نے کہ پڑھا انہوں نے عبد العزیز بن محمد کے آگے انہوں نے روایت کی عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عبد الرحمن بن عوف کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد الرحمن بن عبیدہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے حدیث اول سے۔

روایت ہے سعید بن زید سے کہ انہوں نے چند لوگوں میں بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس شخص جنت میں ہیں ابو بکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں۔ اور علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور عبد الرحمن اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص کہا راوی نے کہ پھر گنا انہوں نے ان نو شخصوں کو اور چپ رہے دسویں پر پھر لوگوں نے کہا قسم دیتے ہیں ہم تم کو لے ابا العور وہ دسواں کون ہے تو انہوں نے کہا تم نے مجھ کو قسم دہی اللہ کی ابوالعور جنت میں ہیں کہا راوی نے وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔

مناقب عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف النہری رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فِي نَفْسِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ نَعْدُ هُوَ لَأَبِي التَّشَعُّعَةِ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَسْنَاكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ مِنَ الْعَاشِرِ قَالَ نَشَدْتُ مُرْتَفِي يَا اللَّهُ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ۔

ف سنابن نے محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح حدیث نقل سے

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ
يَوْمَ أَحْيَا زَادِمٍ فِدَاكَ ابْنِي وَأُمَّيْ إِذْ هَرَّ أَبُهَا الْغُلَامُ
الْعَزْوَرُ .
وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد کے کہ ان سے
فرمایا احد کے دن مار تو ایک تیر میرے ماں باپ فدا ہیں
تجھ پر ماراے جو ان پیٹے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث
یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے اور عبد العزیز بن محمد
سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا جمع کیا میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ماں باپ کو احد کے دن۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے انہوں نے روایت کی علی سے انہوں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے
سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبد اللہ بن شداد سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا حضرت علی نے نہیں سنا میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فدا کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو کسی پر سوا سعد کے اور میں نے سنا ان کو احد کے دن کہ
فرماتے تھے مار تو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہیں۔
ف یہ حدیث صحیح ہے۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک دن آنکھ
نہ لگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں جب وہ کسی غزوہ
سے لوٹ کر آتے تھے تو فرمایا آپ نے کہ کوئی نیک مرد ہوتا کہ وہ باقی
رات میری چوکیداری کرتا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ہم اسی خیال میں تھے
کہ ایک شخص کے ہتھیاروں کی آواز سنی اور حضرت نے پوچھا کون انہوں
نے عرض کی سعد بن ابی وقاص آپ نے فرمایا تم کیوں آئے کہا انہوں
نے میرے دل میں خوف آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرر
نہ پہنچائے سو حاضر ہوا میں کہ پہرہ دوں آپ کے لیے سو دعا کی ان
کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سو گئے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ كَيْتَ
بِرَحْمَلٍ صَالِحٍ يَخْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا
نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ
مَنْ هَذَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدُ
وَقَعَّ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فِدَاكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَامَ .

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي الْأَعْوَرِ وَاسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ
سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَعْبِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .
عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَعْبِيلٍ أَنَّهُ
قَالَ أَشْهَدُ عَلَى السَّعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ .

مناقب سعید کے اور کنیت ان کی ابو الاعور ہے۔
اور وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عمرو کے و نفیل کے راضی ہو اللہ ان سے
روایت ہے سعید سے کہ کہا انہوں نے میں گواہی دیتا ہوں
نہ شخصوں کی کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کو کہوں تو بھی گنہگار نہیں
مناقب سعید کے اور کنیت ان کی ابو الاعور ہے۔

شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمَّا أَتَمُّ قَيْلٌ وَكَيْفَ ذَاكَ
 قَالَ كَتَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَاءٍ
 فَقَالَ أَتُبْتُ حِرَاءً فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ
 صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَيْلٌ وَمَنْ هُمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ
 عَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
 بَنُو عَوْفٍ قَيْلٌ فَمِنَ الْعَاشِرِ قَالَ أَنَا -

لوگوں نے کہا کیونکر انہوں نے کہا ہم ساتھ تھے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے حواریں تو آپ نے فرمایا اے عواظ پھر یہ کہ تیرے
 اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے لوگوں نے عرض کی
 کہ وہ کون لوگ ہیں یعنی جنہیں آپ نے صدیق یا شہید فرمایا آپ
 نے فرمایا ابو بکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر اور سعد اور عبد الرحمن
 بن عوف ہیں لوگوں نے کہا کہ وہ دسواں کون ہے
 سعید نے کہا میں ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے بواسطہ سعید بن زید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حرمین مصلح سے انہوں نے
 عبد الرحمن بن احنس سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي عَبِيدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

مناقب ابو عبیدہ بن عامر بن جراح
 رضی اللہ عنہ کے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَيْمَانَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ
 وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُبْتُ
 مَعَنَا أَمِينًا قَالَ فَإِنِّي سَأَلْتُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَتَّى
 أَمِينٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عَبِيدَةَ قَالَ
 وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ
 صِلَتِهِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْذُ سِتِّينَ سَنَةً -

روایت ہے حذیفہ رضی سے کہ آئے سرور اور اس کے نائب
 ایک قوم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان دونوں نے
 کہا کہ بھیج دیجیے ہمارے ساتھ ایک اپنے امین کو۔ آپ نے
 فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک پورا امین بھیجتا ہوں سو لوگ اس
 خدمت کی خواہش کرنے لگے پھر بھیجا آپ نے ابو عبیدہ کو کہا لوی
 نے کہ ابو اسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ

سنی ہے میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ برس سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ابن عمر اور انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین
 ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے مسلم بن قتیبہ اور ابو داؤد سے
 انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے کہ کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سونے کا آدمی ہے یعنی بہت اچھا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
 أُمِّي أَصْعَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ
 أَحَبَّ إِلَيَّ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ
 ثُمَّ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ کہا انہوں نے پوچھا میں
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کون تھا انہوں نے فرمایا ابو بکر نہیں نے
 کہا پھر کون کہا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کون کہا انہوں نے ابو عبیدہ

كُنْتُ مِمَّنْ فَسَكَّتْ -

بن الجراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب شخص ہے ابو بکرؓ اور کیا خوب شخص ہے عمرؓ اور کیا خوب شخص ہے ابو طلحہؓ بن جراح۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ الرَّجُلِ أَبُو بَكْرٍ نِعَمَ الرَّجُلِ نِعَمَ الرَّجُلِ أَبُو عُبَيْدَةَ بَيْنَ الْجَرَاحِ -

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

مناقب عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

اور کنیت ان کی ابو الفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں عبد المطلب کے۔

روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ عباسؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غضب ناک اور میں بھی آپ کے پاس تھا حضرت نے پوچھا تم کیوں غصہ ہوئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ قریش کو ہم سے کیا بڑھی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں۔ اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں پھر غضب ناک ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ چہرہ آپ کا سرخ ہو گیا پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ و رسول کیلئے تم کو دوست نہ رکھے پھر فرمایا اے لوگو! جس نے اذیت دی میرے چچا کو اس نے مجھے اذیت دی اس لیے کہ چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

مَنْ قَبِ أَبِي الْفَضْلِ عَمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغْضَبًا أَنَا عِنْدَكَ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا وَ لِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَقَوْا وَهُوَ مُبَشِّرَةٌ وَإِذَا لَقَوْا نَقَوْا نَاغِيْرُ ذَلِكَ قَالَ نَغِيْبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمَرَتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ لِي رَجُلٌ إِيمَانًا حَتَّى يُحِبَّكُمْ بِاللَّهِ دَرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَذَى عَتِي فَقَدْ أَذَى قَائِمًا عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوْا بِي -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ چچا ہیں رسول اللہ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

بَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوْا بِي أَوْ مِنْ صِنُوْا بِي -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابو الزناد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباسؓ سے حضرت عباسؓ کے باب میں کہ چچا آدمی کا

بَابُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمْرِ بْنِ الْعَبَّاسِ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوْا بِي -

مِنَ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا عَلَّمْتُ بِهَا مِنْهُ مَا سَأَلَهُ
أَلَا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعَفَرُ مِتْ
أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُخْبِتْنِي حَتَّى يَأْتِيَنِي إِلَى مَنْزِلِهِ
فَيَقُولُ لِمَ أَتَيْتَ يَا أَسْمَاءُ أَطْعِمِينَا فَإِذَا أَحْمَسْتَنَا
أَجَابَنِي وَكَانَ جَعْفَرُ يُحِبُّ السَّائِكِينَ وَيُعَلِّسُ إِلَيْهِمْ
وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُمْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْنِيهِ بِأَبِي السَّائِكِينَ .

قرآنی پوچھا کرتا تھا اگرچہ میں اس سے زیادہ واقف ہوتا۔
صرف اس لیے پوچھتا کہ وہ مجھے کھلائے پھر جب میں جعفر سے کچھ
پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے جب تک اپنے گھر نہ لے جاتے اور
اپنی بی بی سے فرماتے کہ ہمیں کھانا دو۔ پھر جب وہ کھلا چکتیں تو
مجھے جواب دیتے اور جعفر مسکینوں کو چاہتے تھے اور ان کے
ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے تھے اور وہ بھی ان سے باتیں کرتے
تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ابو المساکین فرمایا کرتے
تھے یعنی مسکینوں کے باپ۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور ابو اسحق مخزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدینی ہے اور بعض محدثین نے ان کے حافظہ میں کلام کیا ہے

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ .

مناقب حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہ السلام کے
اور وہ دونوں بیٹے ہیں علیؑ کے اور وہ ابی طالب کے رضی ہو ان
سے اللہ۔

روایت ہے ابو سعید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ دونوں سردار
ہیں جنت کے جوانوں کے۔

ف روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے جریر اور ابن فضیل سے انہوں نے یزید سے مانند اس کے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی نعیم کا نام عبد الرحمن بن ابی نعیم البجلی کوفی ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ
فَقَرِحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ
عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا قَرَعْتُ مِنْ حَاجَتِي
قُلْتُ مَا هَذَا يَا نَبِيَّ أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيَّ فَكَشَفَهُ
فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرْكَتَيْهِ فَقَالَ هَذَا ابْن
أَبْنَائِي وَابْنَا ابْنَتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا
وَاجِبٌ مَنْ يُحِبُّهُمَا .

روایت ہے اسامہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں ایک رات
گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپ نکلے
اور اپنی پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں نہ جانتا تھا۔ جب
میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے۔ آپ نے
کہو لا تو وہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ تھے آپ کے کولے پر اور فرمایا
آپ نے یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے۔ یا اللہ! میں
ان کو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی ان کو دوست رکھ اور جو
ان کو دوست رکھے اس کو بھی دوست رکھ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

روایت ہے عبدالرحمن ابن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے عراق سے پوچھا ابن عمرؓ سے پتھر کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگ جائے تو ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو تو اس کو کہ یہ پتھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند کو یعنی امام حسینؓ کو اور سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں میرے پھول ہیں دنیا کے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ دَمِ الْبُعُوضِ يُصِيبُ الشَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَبَّحَتْ رَأْسُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

ف یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کی ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابن ابی نعم وہی عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں۔

روایت ہے سلمیٰ سے انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہؓ کے پاس اور وہ رو رہی تھیں میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب میں اور ان کے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سبب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل میں حسینؓ کے ابھی۔

عَنْ سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ دَلِيعَتِي الشَّرَابِ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ انْفَا.

ف یہ حدیث غریب ہے۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اپنے گھر والوں سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ اور آپ حضرت فاطمہؓ سے فرماتے تھے کہ بلاؤ ہمارے اپنے دونوں بیٹوں کو اور ان کو سونگھنے تھے اور اپنے گلے سے لگاتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ أَدْعِي لِي ابْنَيْ فَيْشَلْتُهُمَا أَوْ يَضْتُهُمَا إِلَيْهِ.

ف یہ حدیث غریب ہے انسؓ کی روایت سے۔

روایت ہے ابو بکرہؓ سے کہا کہ چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا یہ بیٹا میرا یعنی امام حسنؓ سید ہے کہ صلح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سے دو گروہوں میں۔

بَابُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنْبَرَ فَقَالَ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ يُصَلِّحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ.

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس سے امام حسنؓ ہیں۔

مترجم۔ یعنی دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں ان کے سبب سے صلح کر لیں گے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھا ایک حضرت حسنؓ کے ساتھ اور خلافت کا نزاع تھا پھر حضرت امام حسنؓ نے اپنی خلافت چھوڑ دی اور مسلمانوں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

سب لوگوں سے زیادہ تر مشابہت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم - بخاری کی روایت میں یہ لفظ فَجَعَلَ يُكْتَبُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْءٌ یعنی چھڑی مارتا تھا اور ان کے حسن میں عیب لگاتا تھا۔ اور اس روایت کی تطبیق ترمذی کی روایت سے اس طرح ہو سکتی ہے کہ جو اس نے کہا کہ میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا یہ کہنا اس نابکار کا بطریق طعن و استہزاء ہو۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ امام حسنؑ سے زیادہ مشابہت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے سر تک اور امام حسینؑ سے نیچے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى التَّرَائِبِ وَالْحُسَيْنِ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے لوگوں کے سر مسجد میں لاکر ڈال دیئے جو رجبہ میں تھے اور وہ نام ہے ایک مقام کا سو میں وہاں گیا اور لوگ کہنے لگے آیا آیا اور وہ ایک سانپ تھا کہ لوگوں میں سے ہو کر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نکتوں میں تھوڑی دیر گھسار ہا پھر نکلا اور چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگوں نے کہا کہ آیا آیا اور پھر گھسا اسی طرح تین بار گیا یا دو بار۔ اور یہ نمونہ تھا۔ اللہ کے عذاب کا اس نابکار کے واسطے۔

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَدَخَيْتُ بِرَأْسِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَسْعَابِهِ نُصِدْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحْبَةِ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَادَاخِيَةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلُّ الرَّؤُوسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مَنْعَرِي عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَّتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغْتَابَتْ ثُمَّ قَالُوا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے حذیفہؓ سے کہا کہ پوچھا مجھ سے میری ماں نے کہ تو حضرت کی خدمت میں کب جایا کرتا ہے۔ میں نے کہا اتنے روزوں سے میرا کوئی حاضر ہی کا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں تو وہ مجھ پر بہت خفا ہوئیں میں نے کہا اب جانے دو میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر مغرب ان کے ساتھ پڑھوں گا اور حضرت سے سوال کروں گا میرے اور تمہارے لیے مغفرت مانگیں۔ پھر آپ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب ان کے ساتھ پڑھی پھر آپ نے نوافل سے

بَابُ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَأَلْتَنِي أُمَّي مَتَى عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ صُنْدٌ كَذَا كَذَا قَالَتْ مَتَى نَقُلْتُ لِمَا عَيْنِي أَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَعْفِفَ لِي ذَلِكَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّيْتُ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَلَدَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعْتُ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا حَذِيفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ

پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء پڑھی اور لوٹے اور میں آپ کے ساتھ چلا سومیری آواز سنی اور فرمایا کون مدلیفہ ہے میں نے کہا جی فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تم کو اللہ اور تمہاری ماں کو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر کبھی نہ اترتا تھا آج کی رات اس نے اجازت مانگی رب سے کہ مجھ پر سلام کرے اور بشارت دے کہ فاطمہؑ سردار جنت کی عورتوں کی اور حسنؑ اور حسینؑ سردار ہیں جنت کے جوانوں کے یعنی جو دنیا میں جوان تھے۔

روایت ہے برائے سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو اور کہا کہ یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان کو دوست رکھ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علیؑ کو اپنے کندھے پر لیٹے ہوئے تھے سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے اے لڑکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سواری بھی خوب ہے۔

روایت ہے برائے ابن عازب سے انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حسن بن علیؑ کو اپنے کندھے پر لیٹے ہوئے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ۔

مناقب اہل بیت کے۔ راضی ہو اللہ ان سے۔ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حج میں عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تھے۔

حَاجَتِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَإِلَيْكَ قَالَ إِنَّ هَذَا
مَلَائِكَةً اسْتَأْذَنَ رَبِّهٖ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ
يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ
الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا أَشْبَابِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسرائیل کی روایت سے۔
عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا -

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا الْحَسَنِ بْنِ
عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَوْكِبُ رَكِبَتْ
يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِعْمَ التَّرَاكِبُ هُوَ -

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور زمرہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے۔
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ دَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْنَعِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
مناقب اہل بیت النبوی صلی اللہ علیہ وسلم
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ

جس کا نام قصوی تھا اور غلطی پڑھتے تھے سو سنا میں فرماتے تھے اے لوگو! میں تمہارے لیے ایسی چیز بھولے ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو

هُوَ عَلَى نَاقَةِ الْقَمَاطِ وَيُخَطِّبُ فَمَسِغَتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَنَاقِدَ أَخَذْتُكُمْ بِهَا لَنْ تَمْلِكُوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي -

ایک کتاب اللہ کی دوسرے عثرت یعنی اہل بیت اپنے۔

ف اس باب میں ابو ذر اور ابو سعید اور زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید رض سے بھی روایت ہے حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور زید بن الحسن سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل بیت روایت کی ہے۔

مترجم۔ تو رپشتی نے کہا کہ ہجرت کے کئی معنی ہیں اس لیے حضرت نے فرمادیا کہ مراد اس سے اہل بیت تاکہ معلوم ہو جائے کہ مقصود اس سے آپ کی نسل اور بیبیاں اور قرابت قریبہ و اے ہیں اور پکڑے رہنے سے ان کی محبت رکھنا اور ان کی حرمت کی حفاظت کرنا اور ان کی روایات پر عمل کرنا اور ان کے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا یہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اس کی حرمت نگاہ رکھنا اور اس پر عامل رہنا اور امر کو بجا لانا۔ نو ابھی سے باز رہنا۔

روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے جو گیلڑ تھے نبی صلی علیہ وسلم کے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الذمات اھل البیت۔ یعنی اللہ چاہتا ہے کہ دور کرے تمہاری ناپاکی کو اے گھر والو ام سلمہ کے گھر میں سو بلا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین کو اور ان پر ایک چادر ڈال دی اور ان کے پیچھے حضرت تھے سوان سب پر ایک چادر ڈال کر آپ نے عرض کی کہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں سوان کی ناپاکی دور کر دو اور ان کو بخوبی پاک کر دو اور ام سلمہ نے عرض کی کہ بھی ان میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر اور تم نیکی پر ہو۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يَرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا إِنِّي بَيْتِ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَجَلَلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَنِي خَلْفَ ظَهْرِهِمْ فَجَلَلَهُمْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَادْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ -

ف اور اس باب میں ام سلمہ اور معقل بن کعب اور ابی العز اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم۔ اللہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تمہاری ناپاکی مراد ناپاکی سے اخلاق رذیلہ اور عادات خسیسہ ہیں معاصی جن کی اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائی یا رسول اللہ! ان خطرات و شیطانات اور ہوا حس و شہوات نفسانہ کہ ان سب سے

تعالیٰ نے اہل بیت کو پاک کیا اور اہل بیت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں جو بیت نبی میں تھیں۔ اور یہی روایت سعید بن جبیر کی ابن عباس سے اور یہی قول ہے عکرمہ اور مقاتل کا اور ابی سعید خدری اور ایک جماعت تابعین کی اس طرف گئی ہے کہ مراد اہل بیت سے علی اور فاطمہ اور حسنین ہیں اور روایت مذکورہ بھی اسی کی موید ہے مگر بہر حال نسار نبی اس سے خارج نہیں اس لیے کہ لفظ قرآنی اور ارشاد رحمانی خود ان کو شامل ہے اور زید بن ارقم نے کہا ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ آل علی اور آل عقیل اور آل جعفر اور آل عباس ہیں رضی اللہ عنہم ومن البغوی روایت ہے زید بن ارقم سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں ایک ان میں سے دوسرے سے بڑھی ہے وہ جو بڑھی ہے اللہ کی کتاب ہے کہ گویا ایک رسی ہے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی۔ اور دوسری میری عنترت یعنی اہل بیت میرے کہ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وارد ہوں گے میرے ساتھ حوض کوثر پر سوویکھو میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا کرتے ہو۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَائِكَتَ مَسْئَلَةٍ بِمَنْ لَنْ تَصِلُوا بَعْدِي أَحَدٌ هَذَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخِرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ مِنْ وَجْهِ رَبِّي وَكَمْ يَتَفَرَّقَانِ حَتَّى يَرِدَ عَلَى الْحَوْصِ فَأَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم۔ افسوس ہے کہ امت نے ان دونوں کے ساتھ کچھ حسن سلوک نہ کیا ایک گروہ نے تو قرآن کو بک بک ٹھہرایا اور رسم و رواج کی طرح اس کی تعلیم جانی اور دستور العمل اپنا آراء و رجال کو کیا اور دوسرے گروہ نے اہل بیت کے ساتھ جو بد سلوکی ظاہر و باہر ہے۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقیب عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ ہم نے پوچھا کہ وہ کون ہیں۔ تو آپ نے مجھے اور میرے دونوں بیٹوں اور جعفر رضا اور حمزہ رضا اور ابو بکر رضا اور عمر رضا اور مصعب بن عمیر اور بلال رضا اور سلمان رضا اور عمار رضا اور مقداد اور حذیفہ رضا اور عبد اللہ بن مسعود رضا کو فرمایا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نَحَبَاءَ وَفَقَاءَ أَوْ قَالَ سُرَقِيَاءَ وَأُعْطِيَتْ أَنَا أَسْرَبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَتَايَ وَجَعْفَرُ وَحَمْرَةُ وَابُوبَكْرٌ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانَ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحَذِيفَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حضرت علی سے موقوفاً۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھو اللہ کو اس لیے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کے لیے اور دوست رکھو

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَخْدُكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّوا بَيْتِي بَيْتِي

میرے اہل بیت کو میرے لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے ہم اسے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَ
أَبِي بَنْيُنٍ كَعْبٍ وَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ
فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاةً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
وَأَعْلَمُهُم بِالْحَدِيثِ وَالْعَرَامُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَفْرَضُهُم
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَقْرَأُهُم أَبِي بَنْيُنُ كَعْبٌ وَكُلُّ أُمَّةٍ
أَمِينٌ وَ أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ -

اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

مناقب معاذ۔ اور زید۔ اور ابی۔ اور
ابی عبیدہ رضی اللہ عنہم کے
روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ رحم کرنے والے میری امت پر
ابو بکر ہیں یعنی رسول اور سب سے زیادہ سخت اللہ کے کام
بجالانے میں عمر اور سب سے زیادہ سچے عثمان بن عفان اور سب
سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبل اور سب سے
زیادہ فرائض جاننے والے زید بن ثابت اور سب سے زیادہ
قراوت جانتے والے ابی بن کعب اور بہ امت کا ایک امین ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو قنادہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی ہے یہ ابو قتلابہ

نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخذ اس کی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ بَنِي كَعْبٍ إِذْ قَالَ اللَّهُ
أَنْتَ أَقْرَبُ عَلَيَّ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالُوا
سَتَانِي قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ -

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ
تمہارے آگے سورہ لم یکن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے
نام لیا آپ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی شکر کی راہ سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب سے انہوں نے روایت کی
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ نَبِيُّ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ
كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي بَنْيُنُ كَعْبٌ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ
وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ أَبُو زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ
أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُهُمْ مَنِيٌّ -

روایت ہے انس بن مالک سے کہ انہوں نے کہا صحیح
قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں
کہ سب انصار سے تھے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن
ثابت اور ابو زید راوی نے کہا میں نے کہا ابو زید کون ہیں انس
نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے marfat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ وَبْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حَضِيرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَتَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَبْرِ -

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہیں ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ اور اسید بن حضیرؓ اور ثابت بن قیسؓ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبلؓ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن عمرو بن الجموح۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أُبْعَثُ مَعَنَا أَمِيْنًا قَالِ قَاتِي سَأَ بُعِثَ مَعَكُمْ أَمِيْنًا حَقُّ أَمِيْنٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبِعِثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو اسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِدْقَةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ سِتِّينَ سَنَةً -

روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہا انہوں نے کہ آیا سردار ایک قوم کا اور نائب اس کا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین روانہ فرمائیے آپ نے فرمایا میں تیرے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حق سے امانت بخوبی ادا کرے اور لوگوں نے اس خدمت کی طمع کی۔ سو بھیجا آپ نے ان کے ساتھ ابو عبیدہؓ کو کہا راوی نے ابو اسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے تھے

کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوئے کہ یہ حدیث ان سے سنی تھی اور یہ ان کا کمال حافظہ تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ عمرؓ اور انسؓ سے دونوں نے روایت کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہؓ۔

مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علیؓ اور عمارؓ رضی اللہ عنہما اور سلمان فارسیؓ رضی اللہ عنہ۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَنِّي وَعَمْرًا وَسَلْمَانَ -

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن صالح کی روایت سے۔

مترجم سلمان فارسیؓ فارس کے تھے ان کے باپ آتش پرست تھے ان کو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پھر یہودی ہوئے پھر نصرانی ایک مدت دین کی تلاش میں بسر کی کئی جگہ بکے آخر میں توفیق الہی حضرت میں کھنچ لائی۔ یہاں شرف باسلام ہوئے بڑی عمر تھی قریب چار سو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کی صلاح و مشورہ سے

جو دی گئی حضرت نے ان کو اہل بیت سے فرمایا marfat.com

مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے

اور کنیت ان کی ابو الیقظان ہے۔

روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ عمارؓ حاضر ہوئے اور اجازت چاہی حضرت نے فرمایا ان کو آنے دو مرحبا مرد پاک ذات پاک خصلت کو۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ أَبُو

الْيُقْظَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذِنُوا لِمَنْ حَبَّ بِالطَّيِّبِ الطَّيِّبِ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرَ عَمَّارٍ مَبِينٍ أَمْ يَبِينٍ إِذَا اخْتَارَ أَرْضَهُمَا۔

سے بہتر کو۔

روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہ دیا گیا عمارؓ کو کسی دو امروں میں کہ نہ اختیار کیا انہوں نے ان میں

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے اور وہ شیخ کوفی ہیں اور ان سے محدثین نے روایت کی ہے اور ان کا ایک بڑا ہے کہ اس کو یزید بن عبدالعزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے یحییٰ بن آدم نے۔

عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ لَمْ أَذْرِ مَا قَدَرْتُ بَقَائِي فِيكُمْ فَأَتَيْتُكُمْ وَإِيَّا الَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَسْأَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا وَإِهْدِي عَمَّارًا مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدَّقُوا۔

روایت ہے حذیفہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ فرمایا آپؐ نے نہیں میں جانتا کہ تم میں کب تک جیوں سو اقتداء کرو میرے بعد ابو بکرؓ و عمرؓ کی اور چلو چال عمارؓ کی۔ اور ابن مسعودؓ جو حدیث بیان کر رہے اس کو صحیح جانو۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوریؒ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال مولیٰ ربیع سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَشْرُ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَائِعِيَّةُ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت ہو تجھ کو انے عمارؓ کہ قتل کہہ دو گے تجھ کو بائعی لوگ۔

ف اس باب میں ام سلمہ اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابی ایبہؓ اور حذیفہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم ہے علاء بن عبد الرحمن کی روایت سے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمارؓ نے جنگ و جدل میں حضرت علیؑ کو م اللہ

محق پر تھے اور حضرت معاویہؓ خطا پر مگر اصحاب سے چونکہ کف لسان واجب ہے اور خطا ان کی خطائے اجتہاد ہی تھی۔ اس لیے محل طعن نہیں اور حضرت عمارؓ کو اصحاب معاویہؓ نے شہید کیا۔

مَنَاقِبُ أَبِي ذَرِّينَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ
الْغُضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ وَلَا أَصْدَقُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ -

مناقب ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زیادہ سچا ہو ابی ذرؓ سے۔

ف اس باب میں ابوالدرداء اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْغُضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ مِنْ دِي كَهْفَةٍ أَصْدَقُ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شَبِيهِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْعَاسِدِ يَا رَسُولَ اللهِ أَفْتَعْرِفُ ذَلِكَ لَكَ قَالَ نَعَمْ فَأَعْرِضْ لِي -

روایت ہے ابوذرؓ سے کہ انہوں نے کہا میرے لیے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہو اور بہتر ہو ابوذرؓ سے۔ اور بہت مشابہ ہے عیسیٰ بن مریمؑ سے سو عمر بن خطابؓ نے حضرت سے پوچھا جیسے کسی کو رشک آتا ہے کہ کیا ان کو خبر کر دیں ہم اس کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں کہہ دو اس سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اور کہا کہ حضرت نے یوں فرمایا کہ ابوذرؓ زمین پر ایسے زہد کے ساتھ بسر کرتا ہے جیسے عیسیٰ بن مریمؑ۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ قَتْلُ عُمَانَ جَاءَ
عَبْدُ اللهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ كَيْفَ عُمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ
جِئْتُ فِي نَصْرِكَ قَالَ أَخْرِجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ
عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلًا
فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّكَ كَانَتْ أَسْمَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَاكَ فَسَتَأْتِي رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ وَنَا...

مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے عبد الملک سے کہ انہوں نے کہا جب ارادہ کیا لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا۔ آئے عبد اللہ بن سلامؓ اور حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا جاؤ لوگوں کو میری ایذا سے باز رکھو اس لیے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لیے زیادہ مفید ہے اندر کے رہنے سے سو عبد اللہؓ باہر نکلے اور لوگوں سے کہا اے لوگو! میرا نام رکھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ صلی

آيَاتُ مَن يَتَابِ اللَّهَ نَزَلَتْ فِي وَ شَهِدَ شَاهِدًا
 مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَأَمَّتْ وَ اسْتَكْبَرَتْ
 إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَ نَزَلَ قُلْ كَفَىٰ
 بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَن عِنْدَ اللَّهِ
 الْكِتَابُ إِنَّ لِلَّهِ سَيِّئًا مَّعْزُومًا إِنَّ الْمَلِيكَتَ
 قَدْ جَادَرْتَكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّ اللَّهَ فِي هَذَا الرَّجُلِ
 أَن تَقْتُلُوهُ نَرَأِيهِ لَنُتَّ قَتَلْتُمُوهُ لَطْرُوفًا حَيْرَانَكُمْ
 الْمَلَانِكَةَ وَ لَتُنَّتْ سَيْفَ اللَّهِ النَّعْمُودُ عُنْكُمْ
 فَلَا يُغَدُّ إِلَى يَوْمِ الْيَاقِينِ ذَاوَالْأَقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ
 وَ اسْتَلُوا عَثْمَانَ رَضِيَ

اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ اور کئی آیتیں کتاب اللہ کی میری
 شان میں نازل ہوئیں چنانچہ وَ شَهِدَ شَاهِدًا اور
 قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا۔ میرے ہی لئے نازل ہوئی اور
 اللہ کی تلوار میان میں ہے۔ اور ملائکہ تمہارے ہمسایہ ہیں
 اس شہر مدینہ میں جس میں اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم سوڈو اللہ سے اور پچو اس شخص کے قتل سے
 سو قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اس کو قتل کیا یعنی حضرت عثمان
 کو تو تمہارے ہمسایہ ملائکہ تم سے دور ہو جائیں گے اور
 تلوار اللہ تعالیٰ کی تم پر میان سے باہر ہو جائے گی۔ کہ
 پھر قیامت تک میان میں نہ آئے گی سو لوگوں نے ان کی نصیحت
 سن کر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو بھی اور حضرت

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد الملک بن عمیر کی روایت سے اور روایت کی شعیب
 بن سفوان نے یہ حدیث عبد الملک بن عمیر سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عمر بن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے ۵۹
 روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے۔

مترجم۔ دونوں آیتیں عبد اللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئیں۔

أَوَّلُ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَأَمَّتْ
 وَ اسْتَكْبَرَتْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۔ ۔ ۔ یعنی کہہ تو اے نبی کہ بھلا دیکھ
 تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اس کے منکر ہوئے اور ایک گواہ بنی اسرائیل کا بھی اس کی گواہی دے چکا اور
 اس پر ایمان لا چکا اور تکبر کیا تم نے تو کتنا ظلم کیا بیشک اللہ راہ نہیں دینا ظالموں کو انتہی۔

اور اس گواہ سے مراد عبد اللہ بن سلام بھی ہیں یہی قول ہے قتادہ رضی اور صحاح کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن

کلام الہی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں۔

ووسرری وَ يَقُولُ الَّذِي بَيْنَ كَفَىٰ وَ السَّتْ مِّنْ سَلَا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَن عِنْدَ
 عِنْدَ الْكِتَابِ یعنی کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے
 پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اس سے بھی عبد اللہ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہ رضی کا اور ان نابکاروں نے ظلم
 کیا جو ایسے مومن کامل الایمان کو یہودی کہا اور حقیقت میں یہ حضرت عثمان رضی خلیفہ برحق مقتول ہوئے اور
 اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اللہ کے غضب کی تلوار ان کے اوپر کھینچی گئی جو کہ آپس

میں پھوٹ ڈالنے اور تحریش فیما بینہم کا سبب ہو گئی۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذُ
ابْنِ جَبَلٍ الْمَوْتَ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْصِنَا
قَالَ أَجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا
مَنْ اتَّبَعَهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَالْتِمَسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُرَيْبِ أَبِي
الذَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلَمَاتِ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ نِ الدِّي كَانَتْ
يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَأَتَى سَبْعَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ
فِي الْجَنَّةِ .

روایت ہے یزید بن عمیرہ سے کہ سب حضرت معاذ
رضی اللہ عنہ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا تم کو وصیت
کرو انہوں نے کہا مجھ کو سمٹاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ میں
موجود ہے جو ان کو ڈھونڈے بے شک پاسے۔
تین بار یہی کہا۔ اور کہا کہ علم کو ڈھونڈو چار شخصوں
کے پاس ایک ابوالذر داری رضی اللہ عنہ سے سلمان فارسی
تیسرے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عبد اللہ بن سلام رضی
اللہ عنہ سے اور اللہ نے ان کو شرف اسلام عنایت فرمایا اور
میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے کہ وہ ان دس میں ہیں جو جنتی ہیں۔

ف اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پیروی کرو میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی اور نخصلت اختیار کرو عمار رضی اللہ عنہ کی اور وصیت اور
نصیحت پر چلو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے۔

مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ
أَمْصَاحِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَارٍ
وَتَشْكُرُوا بِعَهْدِ بْنِ مَسْعُودٍ .

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو گزرتے ہیں
بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور یحییٰ بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں۔ اور ابوالزعر کا نام عبد اللہ بن ہانی
ہے اور وہ ابوالزعر ابن سے شعبہ اور ثورمی رضی اللہ عنہ اور ابن عیینہ رضی اللہ عنہ کی روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو
ہے اور وہ یقیناً ابن ابوالاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے۔

روایت ہے اسود بن یزید سے کہ انہوں نے سنا ابو موسیٰ
سے کہ وہ کہتے تھے کہ آٹے ہم اور بھائی ہمارے یمن سے
اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
شخص ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں سے اس لیے کہ ہم
ان کی آمد و رفت دیکھتے حضرت کے گھر میں

عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى
يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَآخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نَرَى
حِينَئِذٍ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَاجِدٌ مِنْ أَهْلِ
بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ
دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمَّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابواسحاق سے۔

روایت ہے عبد الرحمن بن یزید سے کہا انہوں نے کہ اُنے ہم حذیفہؓ کے پاس اور کہا ہم نے بتاؤ ہم کو کہ کون شخص زیادہ قریب تھا بہ نسبت لوگوں کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چال و چلن میں کہ ہم اس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو انہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چال و چلن اور فصاحت میں عبد اللہ بن مسعودؓ ہیں اور وہ پوشیدہ حالات خانگی سے حضرت کے واقف ہوتے تھے جو ہم نہ جانتے تھے اور بخوبی جانتے ہیں اصحاب رسول خدا صلی اللہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ أَتَيْنَا حَذِيفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدًى يَأْتِي دَلِيلًا فَنَأْخُذُ عَنْهُ وَنَسْتَعْمُرُ مِنْهُ قَالَ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ هَدًى يَأْتِي دَلِيلًا وَسَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى بَتَوَارَى مِنَّا فِي بَيْتِهِ فَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ دَلِيلًا.

علیہ وسلم کے جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ ان سب میں زیادہ نزدیک ہیں اللہ سے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کو امیر کرتا ان میں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبد اللہ بن مسعودؓ کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے یعنی

عَنْ عِنِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمَّرًا أَحَدًا مِمَّنْ لَمْ يَنْعَمَ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَقْرَبْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ.

کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اس لیے کہ خلیفہ قریش سے ہیں۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن سیکھو چار شخصوں سے عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ اور سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ سے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَلِمُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمِ بْنِ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ.

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے خثیمہ بن ابی سبرہ سے کہ کہا میں نے مدینہ میں آکر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح بیسر ہو تو ابو سبرہؓ نے بل گئے میں ان کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے دعا کی تھی کہ رفیق

عَنْ خَثِيمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسِّرَ لِي أَبَاهُ يَرِيحًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا

میں نے کہا کونہ کا اور میں طلب خیر میں یہاں آیا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تم میں سعید بن مالک مجاب الدعوات نہیں اور ابن مسعود حضرت کے وضو کا پانی دیتے والے اور آپ کی نعلین اٹھانے والے نہیں اور حذیفہ حضرت کے ہمراز نہیں اور وہ عمار نہیں جن کو بزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے نہیں، قتادہ نے کہا یعنی انجیل اور قرآن کے کہ وہ پہلے نصرانی تھے اور انجیل پر ایمان لائے تھے اور پھر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان لائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ختمیہ بیٹے ہیں عبدالرحمن کے وہ بیٹے ہیں ابو سبرہ کے اور سند میں وہ منسوب ہوئے اپنے دادا کی طرف۔

فُوقِفْتُ لِي فَقَالَ مِنْ أَيِّبِنِ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ حَيْثُ التَّمَسُّ الْخَيْرُ وَأَطْلَبُكَ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابِ الدَّعْوَةِ وَأَبْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبِ طَهْوَرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحَذَيْفَةَ صَاحِبِ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا مَالِكِ الَّذِي آجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَسُلْمَانَ صَاحِبِ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْإِنْجِيلُ وَالْقُرْآنُ.

مناقب حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے کہا لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کاش آپ خلیفہ کر دیتے ہم پر کسی کو تو آپ نے فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ کروں اور پھر تم اس کا کہنا نہ مانو تو تم پر عذاب ہو۔ لیکن جو تم سے حذیفہ بن الیمان کرے اس کو سچ جانو اور جو عبداللہ پڑھائیں پڑھ لو کہا عبداللہ نے جو راوی حدیث ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ مروی ہے ابی

مناقب حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ
عَنْ حَذَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَخَلَفْتَ قَالَ إِنْ اسْتَخَلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ وَعَدَيْتُمُوكُمْ وَالْكَرْبُ مَا حَدَّثَكُمْ حَذَيْفَةَ فَصِدْقُوهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَاقْرَءُوهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَكُلْتُ لِإِسْحَاقَ ابْنِ عَيْسَى يَقُولُونَ هَذَا عَنْ أَبِي وَارِثٍ قَالَ لَا عَنْ ذَاذَانَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

دائل سے انہوں نے کہا نہیں زاذان سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے مروی ہے۔

متوجہ: حضرت حذیفہ صاحب سر بتی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے تھے اور حضرت نے ان کو منافقوں کے نام بتلا دیئے تھے حضرت عمرؓ ان سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام ان منافقوں میں تو نہیں، سبحان اللہ یہ ان کا کمال ایمان اور غایت وف تھا۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ کو کو ساڑھے تین ہزار دیتے بیت المال سے اور عبداللہ بن عمرؓ کو تین ہزار تو عبداللہ نے کہا آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
عَنْ اسْمَعِيلَ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَرَادَ أَنْ يَفْرَضَ لِاسْمَاءَ ثَلَاثَةَ أَلْفٍ وَخَمْسِينَ مِائَةً وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ ثَلَاثَةَ أَلْفٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَبِيَهُ لِمَ فَضَلْتَ اسْمَاءَ عَلَيَّ فَوَاللَّهِ

میں مجھ سے پیش قدمی نہ کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لیے کہ زیدؓ اسامہؓ کے باپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے تھے تیرے باپ سے اور اسامہؓ زیادہ پیارے تھے ان کو تم سے سو مقدم کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم زید بن عارضہؓ کو حضرت کا بیٹا کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت اتری کہ پکارو لوگوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک۔

روایت ہے جبکہ بن عارضہؓ سے جو بھائی ہیں زید بن عارضہؓ کے انہوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ فرمائیے آپ نے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جائے تو میں کب روکتا ہوں زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کی صحبت چھوڑ کر کسی کی صحبت اختیار نہیں کرتا جبکہ نے کہا میں نے دیکھا کہ رائے

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہؓ نہیں دیکھو اس پر امیر کیا سو لوگ ان کے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپ نے فرمایا تم اس کے امیر ہونے پر طعن کرتے ہو تو کیا ہوا اس کے باپ کے امیر ہونے پر بھی طعن کرتے تھے اول سے اور قسم ہے اللہ کی کہ وہ مستحق زیادہ تھا امارت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگوں میں

سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدِي قَالَ لَوْن تَرِيدَا كَأَنَّ أَحْتَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْبِكَ وَكَأَنَّ اسْمَاةَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاشْرُوتُ حَيْثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَدَّ عَلَيَّ حَيْثُ

ف: یہ حدیث غریب ہے سن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنِ عَارِثَةَ إِلَّا تَرِيدُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى تَزُولَ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ -

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبْعَثُ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَإِنْ أُلْطِقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعُهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا أُخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَوَأَيْتُ سَأَى أَخِي أَفْضَلَ مِنْ عَارِثِي ،
میرے بھائی کی افضل تھی میری رائے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ اسْمَاةَ بِنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَنِي فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَآيُمُ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَعَلِيْقًا لِلدَّيْمَارَةِ وَ إِنْ كَانَتْ مِنَ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مالک بن انس کے یعنی جو اوپر عبداللہ سے مروی ہو چکی ہے۔

مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ جب مرض شدید ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انرا میں اور چند لوگ مدینہ میں یعنی حروف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر ان کا کھرا ہوا تھا جو حضرت نے روانہ فرمایا تھا اور داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کی زبان بند ہو چکی تھی یعنی مرض موت میں پھر آپ نے کچھ کلام نہ کیا اور اپنا ہاتھ مجھ پر رکھتے تھے اور اٹھاتے تھے اور میں

مَنَاقِبِ اسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ اسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَحْمَيْتُ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّ يَدَيْ عَوْنِي.

جانتا تھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہیں۔

متوجہ اس حدیث سے معلوم ہو کہ مجیب الداعین اوپر ہے کہ دعا کے لیے آپ ہاتھ اوپر ہی اٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا تمام اصحاب و انبیاء کا۔

روایت سے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پونچھیں رینٹ اسامہ کی تو حضرت عائشہ نے عرض کی کہ آپ چھوڑ دیں میں پونچھ دیتی ہوں آپ نے فرمایا اے عائشہ ان کو دوست رکھو میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَحِي مَخَاطَ اسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعَانِي أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحْبَبِي فَإِنِّي أَحْبَبُهُ.

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ میں بیٹھا تھا کہ علی اور عباس آئے اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا اے اسامہ اجازت لو ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کی یا رسول اللہ علی اور عباس اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئے ہیں میں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئے ہیں اجازت دے ان کو پھر ان دونوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم اس لیے حاضر ہوئے کہ آپ دریافت کریں کہ اپنے اہل سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا

عَنْ اسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يُسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ يَا اسَامَةَ اسْتَأْذِنَا لِمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يُسْتَأْذِنَانِ قَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لِكَيْ أُدْرِيَ امْتَدَانِ لِمَا فَدَخَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ جُنْدَاكَ سَأَلَاكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطْمَئِنُّ بِتِمْ مَعْمِدٍ قَالَا مَا جُنْدَاكَ سَأَلَاكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَعْمَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعَدَّتْ عَلَيْهِ اسَامَةَ

تَاذُتَمَرَمِنْ قَالِ ثُمَّ عَلِيٌّ بَيْنَ ابْنِ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ أَخْرَاهُمْ قَالِ إِنَّا عَلَيْنَا
سَيْفَكَ بِالْهَجْرَةِ -
آپ کے گھر والوں سے سوال کرتے ہیں آپ نے فرمایا گھر والوں میں سے
سب سے زیادہ پیارا ہے جس پر میں نے اور اللہ نے انعام کیا اور وہ اسامہ
بن زید ہے پھر ان دونوں نے عرض کی ان کے بعد کون پیارا ہے آپ
نے فرمایا علی بن ابی طالب، عباس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر درجہ میں رکھا آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب
تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔

مترجم : اور اسی طرح ایمان بھی ان کا عباس سے اول ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تھے۔

مناقب جریر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ کے۔

روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا کہ کبھی نہ محروم رکھا مجھے
کسی عطا سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں ایمان
لایا اور جب دیکھا مجھے آپ نے بنسے۔

مناقب جریر بن عبد اللہ البکلی رضی
عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا حَبَّبَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ اسَلَّمْتُ
وَلَا سَأَانِي إِلَّا ضَعْفَكَ

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے یحییٰ بن مینع نے انہوں نے معاویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ
سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم نہ کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب سے میں اسلام لایا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے دیکھا جریر بن عبد اللہ
اور دعا کی حضرت نے ان کے لیے دوبار
یہ حدیث مرسل ہے ابو جہضم نے نہیں پایا ابن عباس کو اور نام ان کا موسیٰ بن سالم ہے۔

مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ جَبْرِئِيلَ مَرَّتَيْنِ
وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ -

روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے دوبار دعا کی
میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عطا کرے اللہ مجھ کو حکمت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عطا کی روایت سے اور روایت کی یہ عطا نے ابن عباس سے چنانچہ
روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد حذاف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن
عباس سے کہا سینہ سے لگایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا یا اللہ سکھا دے اس کو حکمت۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مناقب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے دیکھا میں نے خواب

مناقب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ فِي الْمَنَامِ

کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی مخمل کا کہ مجھے حنت میں جدہر اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے لے اڑتا ہے اور میں نے بیان کیا حفصہ سے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا تمہارے بھائی نیک مرد ہیں یا فرمایا عبداللہ نیک مرد ہے۔

مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا رات کو زبیر کے گھر میں چراغ تو فرمایا کہ اے عائشہ میں یقین کرتا ہوں کہ اسماء یعنی بیوی زبیر کی جتنے سوا اس کا نام تم لوگ نہ لکھا میں رکھوں گا پھر ان کا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر

لَعَنَةُ اسْتَبَدَّتْ وَلَا اَشِدُّ بِهَا اِلَى مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّةِ
كَطَارَتْ فِي الْيَمِّ فَقَصَصْتَهَا عَلَيَّ فَقَصَصْتَهَا
فَمَتَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكَ
يَجُلُ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اَرَى
سَمَاءًا اِلَّا قَدْ لُقِيسَتْ فَلَا تَسْمُوهُ حَتَّى اُسْمِيَهُ قَسْمًا
بِيدِ اللهِ وَحَنَكِهِ بِتَمْرَةٍ۔

ان کے منہ میں دی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے انس بن مالک سے کہا گزیرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنی میری مال نے آواز ان کی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ فلا ہوں آپ پر یا رسول اللہ یہ انیس ہے پھر دعا کی میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں کہ دو اس میں سے دنیا میں دیکھو چکا ہو اور تیسری کا امیدوار ہوں آخرت میں۔

مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ اُمِّي اُقْرِءُ سَلِيمٍ صَوْتًا فَقَالَتْ
يَا نَبِيَّ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي قَدْ عَلِيْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ اَنْبِئْتُ
بِهِنَّ اَشْتَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّلَاثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ انس بن مالک کے

صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

روایت ہے اقم سلیم سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ انس بن مالک آپ کا خادم ہے سو اس کے لیے دعا کیجئے اللہ سے آپ نے فرمایا اے اللہ زیادہ کر اس کا مال اور اولاد اور برکت دے

عَنْ اُقْرِءِ سَلِيمٍ اَمَّا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اَنْسِي
مَالِكِ خَادِمِكَ اَدْعُ اللهُ لَكَ قَالَ اللهُ لَكَ اَكْثَرُ
لَكَ وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَكَ فِيْمَا اَعْطَيْتَهُ۔

اس کو اس میں جو تو نے اسے عنایت کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے انس سے کہ کہا انہوں نے کہ کینت رکھی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ساگ کے ساتھ کہ جس کو نہیں چن رہا تھا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيهَا۔

اور اس ساگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت ان کی ابو حمزہ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے جابر بن جعفر کی روایت سے کہ وہ ابو نضر سے روایت کرتے ہیں اور ابو نضر کا نام خثعمہ ہے اور وہ بیٹے میں ابو خثعمہ کے جو بھری ہیں اور وہ انس سے بہت روایت کرتے ہیں۔

روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا مجھ سے انس بن مالک نے اے ثابت تم مجھ سے علم دین حاصل کرو کہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی کوئی تم کو نہ ملے گا اس لیے کہ میں نے لیلہ سے ان علوم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے لیا ہے جبرئیل سے اور انہوں نے رب جیل سے۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّي قَاتِكَ لَنْ تَأْخُذَ عَنِّي أَحَدٌ أَوْثَقَ مِنِّي إِنْ تَنَزَّيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيئِيلَ وَأَخَذَ جِبْرِيئِيلُ عَنِ اللَّهِ فَزَوَّجَلَّ

ف: روایت کی ہم سے ابو کریم نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے میمون ابو عبد اللہ سے انہوں نے ثابت بن انہوں نے انس بن مالک سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر گزری مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ لیا ہے ان علوم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے۔

روایت ہے انس سے کہ انہوں نے کہا اکثر مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے دوکان والے، ابواسامہ نے کہا یہ فرمانا آپ کا بطریق مزاح تھا اور لطف یہ ہے کہ باوصف مزاح کے یہ قول آپ کا واقعی تھا کہ ہر شخص کے دوکان ہوتے ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأَذْيَانِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ يَعْنِي مَازِحًا لَطِيفًا مَزَاحٌ تَحَاوَرْتُ فِيهِ بَيْنَ مَازِحٍ وَبَيْنَ مَزَاحٍ

روایت ہے ابی خلدہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے ابو العالیہ سے کہا کہ انس نے احادیث سنی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا سنا کیسا کہ انہوں نے تو حضرت کی خدمت کی ہے دس برس اور دعا کی ہے ان کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کا ایک بار تھا کہ ہر سال دو مرتبہ پھل لاتا تھا اور اس میں ایک پودا تھا کہ اس سے

عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعْتُ أَنَسُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمْتُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَالِكَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَتْ فِيهَا رِيحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک اور انہوں نے پایہ انس بن مالک کو اور روایت کی ہے ان سے۔

متوجہم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے خیر سے اللہ نے ان کو ایسی برکت عطا فرمائی کہ انہوں نے کہا میری زمین دو بار ہر سال بار آور ہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور میری اولاد اور پوتے نواسے قریب سو کے ہیں کذافی المشکوٰۃ۔

مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے
مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بِكَ أَسْيَأْ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ يَدَاكَ
بَسْطَهُ فَعَدَّتْ حَدِيثًا كَثِيرًا مِمَّا نَسِيَتْ شَيْئًا
عَدَّتْنِي بِهِ
یہ معجزہ آپ کا تھا۔

نے یا رسول اللہ آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں اور یاد نہیں
رہتیں آپ نے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلاؤ سو پھیلائی میں نے اپنی چادر
اور آپ نے بہت حدیثیں فرمائیں کہ میں اس میں سے کچھ نہ بھولا اور

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابو ہریرہ سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ فَجَبَعَهُ
عَلَيَّ قَالِ فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَهُ
میں کچھ نہ بھولا۔

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا حاضر ہوا میں نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور پھیلا دی میں نے اپنی چادر ان کے
پاس اور آپ نے اس کو اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا اس دن سے

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَدَيْ هَارِيْرَةَ يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ أَنْتَ كُنْتَ أَلْزَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَحْفَظَنَا رَحِيْبِيْهِ۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا تم ہم سے
زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہنے والے تھے اور ہم
سب سے زیادہ ان کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَمَا آيَةُ هَذَا
الْيَمَانِيِّ لِعَبِيٍّ يَا هَارِيْرَةَ أَهْوَأَ عِلْمٌ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَمِعُ مِنْهُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ أَوْ
يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ
قَالَ أَمَا أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ وَسَكِنْنَا
لَشَيْءٍ لَهُ ضَيْقًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُدْعَاهُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا
نَحْنُ أَهْلُ بَيْتَاتٍ وَغَنَاءٍ وَكُنَّا نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوْنِي الثَّهَارِ لَا أَشْكُ إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَلَا
يَجِدُ أَحَدًا مِنْ بَيْتِهِ خَيْرٌ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے مالک بن ابی عامر سے کہ انہوں نے کہا آیا ایک شخص
طلحہ بن عبید اللہ کے پاس اور اس نے کہا اسے ابو محمد دیکھے تو اس مرد
یمانی یعنی ابو ہریرہ کو کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم سے
زیادہ جانتا ہے کہ ہم اس سے بہت حدیثیں سنتے ہیں کہ تم سے نہیں
سنتے کیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ لگا دیتا ہے انہوں
نے کہا کہ نہیں بیشک اس نے بہت سی حدیثیں سنی ہیں حضرت سے
کہ ہم نے نہیں سنی اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ مسکین تھے یعنی امویوں
صنف سے اور مہمان رہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ
ان کا ساتھ پڑتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے یعنی کھانے
پینے میں اور ہم گھر باہر والے لوگ تھے اور مالدار اور ہم حاضر ہوتے
تھے حضرت کی خدمت میں صبح و شام اور اس میں کچھ شک نہیں کہ
اس نے سنی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں
کہ ہم نے نہیں سنی اور تو کسی نیک مرد کو نہ پائے گا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ -

علیہ وسلم پر جو کچھ نہیں فرمایا۔

وفا: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے اور روایت کی یونس بن بکر وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَسْرَى أَنْ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ -

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ مجھ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کس قبیلہ سے ہو میں نے عرض کی کہ بنی دوس سے آپ نے فرمایا میں نہ جانتا تھا کہ دوس میں کوئی نیک مو ہوگا۔

وفا: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ فِيهِمْ بِالْبُرُوكَةِ فَضَمُّهُنَّ تُرَدُّ عَلَيَّ فِيهِمْ بِالْبُرُوكَةِ فَقَالَ لِي خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي حِرْوَدِكَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِرْوَدِ كُلَّمَا أَرَادَتْ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخُلِي يَدَكَ فِيهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْشُرْهُ نَشْرًا قَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرَ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمَ قِتْلِ عُمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ -

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ لایا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھجوریں اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ اس میں برکت کی دعا کیجئے آپ نے ان کو جمع کر کے اس میں برکت کی دعا کی اور مجھ سے فرمایا کہ اس کو اپنے گوشہ دان میں رکھو اور جب اس میں سے لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکالو اور اس کو بھاڑو مت تو میں نے اس میں کتنے ہی ٹوکے اللہ کی راہ میں خرچ کیئے اور اس میں سے ہم کھاتے تھے اور لوگوں کو کھلاتے تھے اللہ میری کمر سے وہ پھیلی کبھی جدا نہ ہوتی یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان قتل ہوئے وہ گر گئی۔

وفا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہ سے جو اس سند کے

مترجم: یہ حضرت کی دعا کی برکت تھی کہ برسوں تک تھیلی میں سے کھاتے رہے اور کھلاتے رہے اور کئی بار وسق کے وسق اس میں سے خرچ کیئے مگر تمام نہ ہوا اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ۲ میر کے ہے اور اکثر تبرکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت تک دنیا سے مفقود ہو گئے چنانچہ وہ تھیلی اور حضرت کی انگوٹھی کہ حضرت سے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَافِرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ لِمَ كُنَيْتَ أَبَاهُ رِيَّةَ قَالَ أَمَا تَقْدَرُ مَعِيَ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ أُرْعَى عَمَّ أَهْلِي وَكَانَتْ لِي رِيَّةٌ صَغِيرَةٌ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبَتْ بِهَا مَعِيَ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكُنُونِي أَبَاهُ رِيَّةَ -

روایت ہے عبداللہ بن ابی رافع سے کہ میں نے پوچھا ابو ہریرہ سے کہ آپ کی کنیت ابو ہریرہ کیوں ہوئی انہوں نے کہا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو میں نے کہا ہاں تم سے ڈرتا ہوں انہوں نے کہا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا اور میری ایک بٹی تھی چھوٹی سی اور میں اس کو رات درخت پر بٹھا دیتا تھا اور جب چرائی پر جاتا اور اس کو کھاتا ہوا لوگوں نے میری کنیت ابو ہریرہ رکھ دی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ أَحَدًا إِلَّا رَحِمَهُ اللَّهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى إِذَا عَيْدَ اللَّهُ
ابْنَ سَمُرَةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ -

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ
کوئی حدیث یاد نہیں رکھتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر عبداللہ
بن عمر کو وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔

متوجہم حضرت ابو ہریرہ بڑے کثیر الروایہ ہیں اور قوی الحافظہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے رات دن
احادیث یاد کرتے حضرت نے ان کو اسی وجہ سے اول شب میں دتر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اصحاب صفہ میں تھے نہ مال نہ متاع
نہ اس مال، دن رات صرف احادیث نبویہ یاد کرنا ان کا شغل تھا رضی اللہ عنہ۔

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے اور وہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
معاویہ کے لیے دعا کی کہ یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ
کردے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا قَرِيدًا
وَاهِدِيَهُ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

روایت ہے ابو ادیس خولانی سے کہا جب معزول کیا حضرت
عمر نے عمیر بن سعد کو جموں کی حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ
کو تو لوگ کہنے لگے لو عمیر معزول ہوئے اور معاویہ حاکم ہوئے سو
عمیر نے کہا ان کو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات کہ میں نے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ
ہدایت کر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لوگوں کو۔

عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ
عُمَيْرُ بْنُ السَّعْدِ عَنِ حِمصَ وَوَلَّى
مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَذَلُ عُمَيْرٍ أَوْ وُلَّى مُعَاوِيَةَ
فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِحَيْرَانِي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اهْدِ
بِيهِ

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے عقبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مومن ہوئے عمرو بن العاص یعنی
ایمان قلبی اللہ نے ان کو عنایت فرمایا جس کا درجہ اسلام سے اوپر ہے۔
روایت ہے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور

مَنَاقِبُ عُمَيْرِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَأَمَّنَ عُمَرُ
بِجَنِّ الْعَاصِ -

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور

روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عمرو بن العاص قریش کے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدَةَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْعَاصِ

بَيْنَ أَيِّدِيهِمْ اهْتَزَلَهُ عُرْشُ الرَّحْمَنِ - لیے عرشِ رحمن کا یعنی مارے خوشی کے جب روح مبارک ان کی وہاں پہنچی۔

ف: اس باب میں اسید بن صفیر سے اور ابوسعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ قَالَ لَمَّا حَبِلَتْ جَنَانًا سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ قَالَ الْمَنَافِقُونَ مَا أَحْتَجِبْنَا تَتَهُ وَ ذَلِكَ بِحُكْمِهِ فِي بَيْتِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْبِلُهُ - ملائکہ اس کو اٹھا رہے تھے۔

روایت ہے انس سے کہا انہوں نے جب اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اس کا اور یہ طعن انہوں نے اس لیے کیا کہ سعد نے حکم کیا تھا بتی قریظہ کے قتل و نہب کا پھر جب خبر پہنچی اس کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا کہ

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم ابنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے لشکر اسلام نے ان کو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعد نے یہ حکم کیا کہ ان کے جوان مقابلین قتل ہوں اور مال ان کا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورت و اطفال و غلام نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا اس پر منافقوں نے جل کر یہ طعن کیا کہ ان کا جنازہ کیسا ہلکا ہے ان احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے

عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطِ مِنَ الْأَمِيرِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ يُعْنَى مَتَا لِي مِنْ أُمُورِهِ - کو بجاتے تھے۔

روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ قیس بن سعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بمنزلہ کو تو ال امیر کے تھے انصاری جو راوی حدیث میں انہوں نے کہا یعنی قیس حضرت کے بہت کاموں کو بجاتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انصاری کی روایت سے، روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے انصاری مانند اس کے اور اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِدَاكِبٍ بَعِيدٍ وَلَا بِدُنَاوٍ -

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ نہ چھر پر سوار تھے نہ کسی ترک کی گھوڑے پر یعنی پیدل تشریف لائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَعْفَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعْدِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً - اونٹ کی رات پچیس بار۔

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا معفرت مانگی میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

فنا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے وہ شب ہمارے کہ جو نئی سندوں سے مروی ہے جابر سے کہ وہ کسی سفر میں ساتھ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انہوں نے اپنا اونٹ حضرت کے ہاتھ میں دیا اور شربا کی کہ درینے ایک میں سوار رہوں گا اور جابر ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ میں رات میں نے آپ کے ہاتھ اونٹ بیچا اس رات حضرت نے میرے لئے پچیس بار مغفرت مانگی۔ اور جابر کے والد ماجد کا عبد اللہ بن عمرو بن حزام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے اور کئی لڑکیاں چھوڑ گئے تھے کہ جابر ان کی پرورش کرتے تھے اور ان کو خرچ دیتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ ہمیشہ سلوک کیا کرتے تھے اور ان پر رحم فرمایا کرتے تھے اسی وجہ سے۔ ایسی ہی مروی ہے جابر سے ایک روایت میں۔

مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے۔

مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

روایت ہے جناب سے انہوں نے کہا ہجرت کی ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا مندی ڈھونڈنے کو اور اجر ہمارا اللہ پر ہے سو کوئی ہم میں سے ایسا مر گیا کہ اس نے اپنے اجر میں سے دنیا میں کچھ نہ کھایا اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے کہ اس کا درخت امید بار آور ہوا اور اس میں پھل کھا رہا ہے اور مصعب بن عمیر نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ نہ چھوٹا انہوں نے کچھ مگر ایک کپڑا ایسا کہ جب ان کا سر ڈھانپتے تھے پیر کھل جاتے تھے اور جب پیر ڈھانپتے تھے سر کھل جاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر رکھ دو کہ وہ ایک گھانس

عَنْ جَبَابٍ قَالَ مَا جُرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَعِي وَوَجْهَهُ اللَّهُ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أُجْرَةٍ شَيْئًا وَمِنَّا مَنْ أَتَيْتُ لَهُ ثَمَرُهُ فَهُوَ يَهْدِي بَهَا وَإِنَّمَا مَصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا ثَوْبًا كَانُوا إِذَا غَطُّوا بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ رَجُلًا وَإِذَا غَطُّوا بِهِ رَجُلِيهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رَجُلِيهِ إِذَا دُخِرَ -
ہے مکہ کا۔

فنا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابن ادریس سے انہوں نے ابی داؤد سے انہوں نے جناب بن ارت سے مانند اس کے۔ متوجیم یعنی بعض صحابہ ماجرین نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ مسلمانوں کو فراغت مال کی نہ تھی اور بعض جیسے کہ انہوں نے غنائم کثیرہ اور اموال یافتہ پائے۔

مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے۔

مناقب البراء بن مالک رضی اللہ عنہ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے پریشیاں بال غبار آلودہ دو پیرانے کپڑے والے کہ جن کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے انہیں میں ہیں براء بن مالک

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرٍ ذِي طَمْرِينٍ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَأَ مِنْهُمْ الْبِرَاءُ -
بن مالک

فنا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے marfat.com

مَنَاقِبُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مَثْرًا مِنْ مَثْرٍ مِثْرًا لِدَاوُدَ -

مناقب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے ابو موسیٰؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو موسیٰؓ تم کو ایک آواز خوش دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اور اس باب میں بریدہ اور ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَكْتُرُ بِنَا قَالِ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا بِالْأَخْرَجَةِ قَاعِغْرًا إِلَّا نَصَارًا وَالْمُهَاجِرَةَ -

روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے سو حضرت ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا آخرت کی عیش کے سو بخشدے

النصار اور مہاجرین کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخرت کے سو بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ انس سے کئی سندوں سے۔

باب صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمَسُّ التَّارُ مَسًّا سَأَافِي أَوْ سَأَى مَنْ سَأَانِي قَالَ طَلَحَةُ فَقَدَرَأَيْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ مُوسَى وَقَدَرَأَيْتَ طَلَحَةَ قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِي مُوسَى وَقَدَرَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرُجُو اللَّهَ

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے دوزخ کی آگ نہ لگے گی اس مسلمان کو جس نے دیکھا مجھ کو یا دیکھا اس کو جس نے دیکھا مجھ کو طلحہ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ کو اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے طلحہ کو اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے مجھے کہا کہ تم نے دیکھا ہے مجھ کو اور ہم سب امید رکھتے ہیں اللہ سے نجات کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے محدثین کے موسیٰ سے۔

متوجه امید رکھنا ہے اللہ سے نجات کی کہ اس نے خدمت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کی اور پھیلا ہے ان کی احادیث مطہرہ کو ایک قطر عالم www.marfat.com پر اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق

سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید رکھنا ہے اس امیر المؤمنین کیلئے نجات و ظہار و فوز داری کی جس کی دستگیری باعث ہوئی اس کے طبع و لشر کے جزاء اللہ عننا خیر الجزاء

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَوْلِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ بَعْدَ ذَلِكَ تَسْبِقُ أَيْمَانَهُمْ شَهَادَاتِهِمَا وَ شَهَادَاتِهِمَا أَيْمَانَهُمْ

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو اس کے بعد ہو پھر جو اس کے بعد ہو یعنی تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی کے قبل قسم کھائیں گے اور قسم کے قبل گواہی دیں گے۔

ف: اس باب میں عمر اور عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

متوجہم: اس حدیث میں تین زمانوں کی خیریت حضرت نے ارشاد فرمائی اول اپنا زمانہ اور صحابہ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اس لیے کہ صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عصر تھے اور اس کے بعد تابعین کا زمانہ اس کے بعد تبع تابعین کا اور اس کے بعد قرن رابع کی بُرائی اور شیوع کذب اور شہادت زور اور ایمان کا ذیہ اور افتراء اور متن کی خبر دی پس مومن متبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہیں تین زمانہ کی عادات اور وجہات کو جانے اور جو چیز ان تین زمانوں میں بانگیز اہل اسلام میں ہو بہتر سمجھے اور بعد اس کے جو امور مسلمانوں میں ایسے شائع ہوئے کہ اصل یا نظیر ان تین زمانوں میں نہ ہو ان کو لغو اور پوچ جاتے اور ان فقہائے متفقہ اور جہلاء مترزیدہ اور فقہائے متسفہ کے اقوال پر معزور نہ ہو جنہوں نے بدعات کو حسنہ کہہ کے لوگوں میں پھیلادیا اور ہزاروں تعصبات مذہبی اور نفسانیتوں کو عوام کیا بلکہ خواص کی نظروں میں ایسا جما دیا کہ انوار حقانیت باجمعہ ان کے دلوں سے منطقی ہو گئے

يُؤَيِّدُونَ لِيُطْفِئُوا الْكُفْرَ اللَّهُ يَا خَوَاهِدُهُمْ

بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تعصب مذہبی اور تعصب مشرکی بھی اسی قرن رابع میں پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گھڑا اور لقب جدا گھڑا یا قبل اس کے تمامی اہل اسلام کا شمار محدثیت خالصہ تھا اور احمدیت مخلصہ مگر یہاں صحابہ اور تابعین کی تعریف وغیرہ جو اصولیوں نے کی ہے اور علم حدیث میں اکثر کام آتی ہے اس کا جاننا ضرور ہے سو صحابی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اس کو بخاری وغیرہ سے اور بعضوں نے کہا صحابی وہ ہے کہ جس کی مجالست طویل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے علی طریق التبع اور صحابہ سب عدول ہیں کوئی ان میں ضعیف غیر معتبر نہیں اور ان میں کثیر الروایۃ سب سے زیادہ ابو ہریرہ ہیں کہ انہوں نے پانچ ہزار تین سو چوبتر حدیث روایت کی ہے کہ ان میں سے سواتین سو پیرہ شیخین متفق ہیں یعنی بخاری اور مسلم نے انفراداً انہوں سے حدیث روایت کی ہے اور مسلم نے ایک سو تراسی اور آٹھ سو سے زیادہ لوگوں نے ان سے حدیث سنی ہے اور وہ احفظ صحابہ تھے اور امام شافعی نے کہا ہے کہ ابو ہریرہ احفظ راویان حدیث تھے اپنے زمانہ میں اسناد کی اس قول کی بہت سی نے مدخل میں اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی صحابہ آپ کے جنہوں نے آپ سے روایت کی اور حدیثیں سنیں ایک لاکھ چودہ ہزار تھے اور ان کے طبقات میں محدثین کا اختلاف ہے بعضوں نے ان میں طبقہ کیے ہیں کہ مذکور ہیں مطولت میں اور تابعین محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت میں

رہا ہو صحابی کے اور بعضوں نے کہا جس نے صحابی سے ملاقات کی اور یہی قول اظہر ہے کذا فی التدریب اور ان کے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقے ہیں چنانچہ مذکورہ ہیں مطولات میں اور معلوم ہوگئی اس سے تعریف تبع تابعین کی انتہی۔

باب بیعت رضوان والوں کی فضیلت میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے بیعت کی درخت کے نیچے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

متوجہم: مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ چھٹے سال ہجرت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبے کے روز غزہ ذی الحجہ کے چودہ سو آدمی یا کچھ کم و بیش لے کر بقصد عمرہ مدینہ سے لے کر حدیبیہ میں پہنچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنوئیں یا درخت کا کہ اس جگہ میں تھا اور اب نام ہو گیا اس مقام اور مکان حضرت کے فیض تو امان میں معلوم تھا زمانہ صحابہ میں گم ہو گیا۔ غرض جب حدیبیہ میں پہنچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوئے آپ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو آئے ہیں نہ قتال کو اور یہاں شیطان نے خیر اڑادی کہ حضرت عثمانؓ نے قتل کیا اس پر حضرت کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک لیکر کے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی:

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَايَعُواكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ -

یعنی اللہ راضی ہوا ان مومنوں سے جو درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔

اور اس لیے اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں اور اللہ کی رضامندی سے حضرت نے ان کو بشارت دی کہ اس بیعت کے لوگوں کو دوزخ سے آزادی ہے۔

غرض اس بیعت میں بڑی بڑی برکات حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اتنا فتحنا میں اسی کی بشارت دی بقول اکثر مفسرین۔

باب اصحاب کی خدمت میں جو بے ادبی کرے اس کے بیان میں

بَابُ فِيْمَنْ سَبَّ اصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو میرے یاروں کو اس لیے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر کوئی تم میں کا احد کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا اصْحَابِي فَوَالِدِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَاتَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَاكَ مَدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ -

کے برابر بھی نہ ہو گا یعنی ثواب میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نصیحت سے نصیحت مُد مراد ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے ایش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماندا سے

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے باب میں اور ان کو ہدفِ ملامت نہ ٹھہراؤ میرے بعد اس لیے کہ جس نے ان سے محبت رکھی اس نے میری محبت کی راہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے میری ہی عداوت کی نظر سے ان سے عداوت کی اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ فِي أَمْعَانِي لَا تَخِفُواهُمْ فَدَرَضْنَا عَيْدِي فَمَنْ أَحْبَبَهُمْ فَيُحِبِّي أَحِبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَيَبْغِضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ أَذَى اللَّهُ إِذَى اللَّهُ وَمَنْ أَذَى اللَّهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس کو ضرور پکڑے گا یعنی عذاب میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک داخل ہو گا جنت میں جس نے بیعت کی درخت کے نیچے یعنی حدیبیہ میں مگر سُرخ اونٹ والا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدُ خُلُقِ الْجَبَّةِ مَنْ بَايَعْتَهُ الشَّجَرَةَ الْأَصْحَابِ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ -

ف : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم : مراد اونٹ والے سے جد بن قیس منافق ہے کہ وہ اپنا اونٹ بیعت کے وقت ڈھونڈتا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔

روایت ہے جابر سے کہ غلامِ حاطب کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حاطب کی شکایت کرتے لگا اور کہا کہ یا رسول اللہ حاطب دوزخ میں ہو گا آپ نے فرمایا جھوٹ کہا تو نے وہ دوزخ میں ہرگز نہ جائے گا اس لیے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدُ خُلُقِ الْجَبَّةِ مَنْ بَايَعْتَهُ الشَّجَرَةَ الْأَصْحَابِ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ -

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی صحابی میرا ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجائے مگر قیامت میں آئے گا وہ ان کا پیشوا اور نور ہو کر۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَحَدٌ مِّنْ أَمْعَانِي يَمُوتُ بَارِئًا إِلَّا بَعِثَ قَائِدًا أَوْ نُورًا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

ف : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن مسلم نے ابو طیبہ سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحاب کو تو کہ دو اللہ کی لعنت ہے تمہارے فساد پر۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا أَيْتُمُ الَّذِينَ يُسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شِرْكِكُمْ۔

وہا یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعید القدریؒ کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

باب حضرت فاطمہؓ کی فضیلت میں

روایت ہے مسور بن مخزومؓ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علی رضہ کو بیاہ دیں سو میں اجازت نہیں دیتا نہیں دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے اس لیے کہ میری بیٹی میرا لکڑا ہے برا لگتا ہے مجھے جو اسے برا لگے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اسے ایذا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

عَنْ الْمُسَوِّبِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى

الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي

فِي أَنْ يُنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ

فَلَا أَدْنُ ثُمَّ لَا أَدْنُ ثُمَّ لَا أَدْنُ إِلَّا أَنْ

يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَ

يُنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيدُونِي

مَا رَأَيْتُهَا وَيُؤْذِنُونِي مَا أَذَاهَا۔

وہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے بریدہؓ سے کہ انہوں نے کہا جب زیادہ پیاری عورتوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہؓ تھیں اور مردوں میں حضرت علی رضہؓ نے کہا یعنی اپنے اہل بیت سے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَيَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنْ

الرِّجَالِ عَلِيُّ قَالَ أَبُو هَيْمٍ يُعْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ۔

وہا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

روایت ہے عبد اللہ بن زبیرؓ سے کہ حضرت علیؓ نے ذکر کیا ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی اور فرمایا آپ نے کہ فاطمہؓ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتا ہے مجھے جو اسے اذیت دے اورہ تعب میں ڈالتا ہے مجھے جو اسے تعب

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ

بِئْسَتْ ابْنَتِي جَهْلٌ قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِنُونِي مَا أَذَاهَا وَ

يُنْصِبُونِي مَا أَنْصَبَهَا۔

میں ڈالے۔

وہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی طرح کہا ابو بکرؓ نے کہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اس کو اور روایت کی عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخزومؓ سے بیٹھ کی روایت سے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْمَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَ
الْحُسَيْنِ إِذَا خَرَبَ لِمَنْ حَارَبْتُمْ كَسَلْتُمْ
لِمَنْ سَأَلْتُمْ -

روایت ہے زید بن اسحاق سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حضرت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ سے کہ میں نے دیکھا ہوں
اس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا ہوں اس سے جس سے
تم ملو۔

ف یہ حدیث فریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور صحیح مولیٰ ام سلمہ کے کچھ معروف نہیں ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ
كِنَاءً ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هُوَذَا أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي
أَذْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَتْ
أُمُّ سَلَمَةَ وَآتَاهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَأَلَ
إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ -

روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
جا دار اڑھادی امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور علیؑ اور فاطمہؑ پر پھر فرمایا
یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں میرے سو
تو ان کی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے ان کو بخوبی یعنی اخلاق
خسیہ اور عاداتِ رذیلہ سے دور رکھ سوام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی
ان کے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا تم خیر ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ آسن ہے ان روایتوں میں جو مروی ہیں اس باب میں اور اس باب میں انس اور

عمر و ابن ابی سلمہ اور ابی الجراح سے بھی روایت ہے۔
عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
أَحَدًا أَشْبَهَ سَمَاءَ وَرَدًّا وَهُدْيَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ
بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ
إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ
إِلَيْهَا فَجَلَسَ وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ
مِنْ مَجْلِسِهَا فَجَلَسَتْ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا
فَلَمَّا مَرَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ
فَاطِمَةَ فَكَتَبَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ
رَأْسَهَا فَجَلَسَتْ ثُمَّ أَكْتَبَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ
رَأْسَهَا فَضَجَعَتْ فَقُلْتُ إِنَّ كُنْتُ لَا ظَنُّ
أَنَّ هَذَا مِنْ أَعْقَلِ نِسَاءٍ نَا فَإِذَا هِيَ مِنَ
النِّسَاءِ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے
کہا نہیں دیکھا میں نے چال اور چلن اور حضرت اور حضرت میں
اور اٹھنے بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت
فاطمہ سے زیادہ جو بیٹی تھیں آپ کی اور حضرت م کی یہ
عادت تھی کہ جب وہ آئیں آپ کھڑے ہوتے یعنی محبت
کی راہ سے اور ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بیٹھتے اور
حضرت بھی جب ان کے پاس تشریف لاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ
کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپ کا اور بیٹھتیں آپ کو اپنی جگہ
میں پھر جب حضرت بیمار ہوئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میں اور آپ پر
گر پڑیں اور بوسہ لیا آپ کا پھر اپنا سر اٹھایا اور رونے لگیں
پھر آپ پر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی
تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر ان کے
ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہی تو ہیں یعنی یہ کونسا موقع
ہنسنے کا ہے۔

اُسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اس کا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم گریں حضرت پر اور مہر اٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں انہوں نے کہا میں نے حضرت کی حیات میں یہ بھید چھپایا کہ انشتائے راز آپ کا مناسب نہیں بات یہ تھی کہ پہلے آپ نے مجھے خبر دی کہ ان کا انتقال ہونے والا ہے اس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ ان کے گھر والوں میں سب سے اول میں ان سے ملوں گی سو اس پر میں ہنسی۔

ثُمَّ لَمَّا آتَا بَيْتَ حَيْثُ الْبَيْتِ عَلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَرَفَعَتْ رَأْسُكَ فَبَكَيتِ ثُمَّ الْبَيْتِ فَرَفَعَتْ رَأْسُكَ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلَى ذَلِكَ قَالَتْ إِرْتِي إِذْ لَمْ لِي بَدْرَةٌ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ مَيِّتٌ مِنْ وَجْعِهِ هَذَا فَبَكَيتِ ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي إِرْتِي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لَعُوقًا بِهِ فَذَاكَ حَيْثُ ضَحِكْتِ -

وہ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

روایت ہے جمیع بن عمیر تیمی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں اپنی بھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا میں نے ان سے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے فرمایا فاطمہ میں نے کہا مردوں سے انہوں نے فرمایا ان کا شوہر یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور پھر فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں خوب جانتی ہوں کہ وہ بڑے روزہ رکھنے والے اور تہجد پڑھنے والے تھے۔

عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّمِيمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أُمَّيَ النَّاسِ كَأَنِّي أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ تَرَوْجُرْهَا إِنْ كَانَ مَا عَمِلْتُ صَوَامًا قَوَامًا -

وہ یہ حدیث غریب ہے۔

باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ دیکھتے تھے باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں ہوتے اسی دن ہدیہ لاتے تو کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میری سوتیلی سب جمع ہوئیں ام سلمہ کے گھر اور سب نے کہا اے ام سلمہ لوگ اپنے ہدایا بھیجنے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری دھونڈتے ہیں اور ہم سب ارادہ رکھتے ہیں خیر کا جیسا کہ ارادہ رکھتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اس کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کرو کہ آپ حکم کر دیں لوگوں کو کہ وہ ہمیشہ آپ کو ہدیہ بھیجا کریں حضرت جہاں کہیں ہوں سو ذکر کیا اس کا ام سلمہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے کچھ خیال نہ کیا، پھر دوبارہ کہا جب آپ تشریف لائے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری سوتیلی سب ذکر کرتی ہیں

بَابُ مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَعَرَّوْنَ بِهَذَا أَيَّامُهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمِعَ صَوَابِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ يَتَعَرَّوْنَ بِهَذَا أَيَّامُهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا نُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَوْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْءَ النَّاسِ يَهْدُونَ إِلَيْهِ آيِنَ مَا كَانَ قَدْ كَرِهَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتْ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَوَابِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَعَرَّوْنَ ...
بِهَذَا أَيَّامُهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَمَرَ النَّاسَ يَهْدُونَ إِلَيْهَا كَمَا كَانَتْ التَّالِثَةُ قَالَتْ ذَلِكَ

قَالَ يَا أُمَّرْسَكَمَ لَا تُؤْذِنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ مَا
أُنزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي رِجَافِ امْرَأَةٍ مِمَّنْ
غَيْرَهَا وَقَدْ رَأَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْوَحْيَ عَنْ
حَمَادِ بْنِ تَرِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا -

لوگ اپنے ہدیے حضرت عائشہؓ ہی کی باری میں روانہ فرماتے
ہیں سو آپ لوگوں کو حکم فرمائیے کہ وہ ہدیہ بھیجا کریں آپ جہاں
کہیں ہوں پھر جب تیسری بار آپ نے عرض کی آپ نے فرمایا اسے
اُم سلمہ تم مجھے (حضرت عائشہؓ کے بارے میں مت سناؤ اس لیے
کہ مجھ پر کسی عورت کے خلاف میں وحی نہ اتری سو حضرت عائشہؓ

کے یعنی محبت میری ان سے دنیا کے لیے نہیں بلکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی مقبول ہے اور بعضوں نے اس حدیث کو حماد سے انہوں نے
ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عوف سے وہ رمیثہ سے وہ اُم
سلمہ سے کچھ مضمون اس کا اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ہشام بن عروہ سے اور اس میں روایات مختلف ہیں اور روایت
کی سلیمان بن ہلال نے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کی روایت کے مانند۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَبْرَائِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا
فِي خُرْقَةٍ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ تَرَوْجِبُكَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ -

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبیر بن عبد اللہ
پارہ حریر پر ان کی تصویر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لائے یعنی قبل نکاح کے اور فرمایا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں
دنیا اور آخرت میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے اور روایت
کی عبد الرحمن بن مہدی نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو سے اسی اسناد سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے عائشہ
سے اور روایت کی ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مضمون اس میں کا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرَائِيلُ
وَهُوَ يَقُولُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ
وَمَرَحَمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا تَرَى -

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عائشہؓ یہ جبیر بن عبد اللہ ہیں کہ تم کو سلام کہتے
ہیں انہوں نے کہا ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں
اس کی آپ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقُولُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
فَقُلْتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَرَحَمَةُ اللَّهِ -

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جبیر بن عبد اللہ تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا ان پر بھی
سلام اور رحمت اللہ کی۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے۔

روایت سے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے کہا جب ہم لوگ اصحابِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی حدیث مشکل ہوتی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تو اس کا ایک علم پاتے انکے پاس۔

عمر و بن عاصؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص زیادہ پیارا ہے آپ کو آپ نے فرمایا عائشہ میں نے عرض کی مردوں میں فرمایا ان کا باپ یعنی ابو بکرؓ۔

روایت ہے عمر و بن عاصؓ سے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص آپ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا عائشہؓ انہوں نے عرض کی مردوں میں

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اسماعیل کی روایت سے کہ وہ قیسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فضیلت عائشہؓ کی ساری عورتوں پر ایسی ہے جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمن

روایت ہے عمر و بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر کے آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ کہا تو عمار نے فرمایا جامِ دود بدتر تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو ایذا دیتا ہے۔

روایت ہے عبداللہ بن زیاد اسدی سے کہ کہا سنا میں نے عمار بن یاسر کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا اشْكَل عَلَيْنَا اصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَتَطَوَّلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَحِيدًا تَعْنِدُهَا مِنْهُ عِلْمًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مَنِ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَا۔

آپ نے فرمایا ان کا باپ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضِّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ الْفَضِيلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن عمر کی کنیت ابوطوالہ الانصاری مدنی سے اور وہ ثقہ ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا تَمَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَعْرَبُ مَقْبُوحًا مَقْبُوحًا أَتَوَدَّى حَبِيبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادِ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ هِيَ تَرُوحُ جَسَدِي فِي الدُّنْيَا وَ

وَالْآخِرَةُ لَيُعْنِي عَائِشَةَ -

وسلم کی دنیا اور آخرت میں یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيلَ مَنْ ابْتِغَالَ قَالَ أَبُو هَانِئٍ -

روایت ہے حضرت انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون زیادہ پیارا ہے آپ کو لوگوں میں آپ نے فرمایا حضرت عائشہؓ کو لوگوں نے

عرض کی کہ مردوں میں آپ نے فرمایا ان کے باپ یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انسؓ کی روایت سے۔

مترجم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا رتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورہ نور کو ان کی برأت سے نور علی النور کیا کہ قیامت تک برأت اور طہارت ان کی بلکہ سائر اہل بیت کی حفاظت قرآن کی زبان سے صلوات اور خطب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی لیے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کافر و مردود ہے اس لیے کہ وہ قرآن کا منکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال تفقہ اور زہد و ورع و تقویٰ عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مدت مدید تک اصحاب نے ان سے احادیث رسول کی سماعت کی اور آپ بیبیوں میں حضرت کی سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور اصحاب کو جو اشکال پیش ہوتا آپ کے پاس اس کا خزانہ تکلیم اور فوراً وہ مشکلات علمیہ حل ہو جاتیں جزا ہا اللہ عننا خیر الجزاء۔

باب حدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

بَابُ فِي فَضْلِ حَدِيَجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا عَدْتُ عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ أَمَّا وَبِحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَدْتُ عَلَى حَدِيَجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَلِكُ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لِيَذَابُ الشَّاةِ فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَأُ بَيْتِ حَدِيَجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهَا -

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی پر نہ آیا جتنا حدیجہؓ میں سے جتنا حدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کو پاتی اور رشک کا سبب اور کچھ نہ تھا بجز اس کے کہ حضرت ان کو بہت یاد کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈھونڈ کر ڈھونڈ کر حدیجہ کے دوستوں (سہیلیوں) کو بدیر دیتے تھے۔

ف ایہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ أُمَّةً مَا حَسَدْتُ حَدِيَجَةَ وَمَا تَرَوْحِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَّهَا بِبَيْتِ فِي الْعَبْتِ مِنْ قَمِيصٍ لَأَصْحَابٍ فِيهِ وَلَا نَصِيْبَ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی پر نہ آیا جتنا حدیجہؓ پر اور مجھ سے تو حضرت نے عیب نکاح کیا تھا، وہ انتقال فرما چکی تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ حضرت نے ان کو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے

نہا جس سے اس میں غل بچاڑا ہے نہ ایذا و تکلیف۔

marfat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَتِيْبِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَاءِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ.

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ دنیا کی عورتوں میں اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے بہتر حضرت خدیجہ تھیں اور بہتر عورتوں کی اپنے زمانہ میں مریم بنت عمران ہیں۔

ف: اس باب میں انس سے اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَقَاطِبَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَأَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے تجھ کو جہان کی عورتوں سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور قاطبہ بنت محمد اور آسیہ بنت فرعون کی یعنی یہ چاروں سارے جہان سے افضل ہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: یعنی یہ چاروں عورتیں مراتب کمال پر فائز ہوئیں اور اقتداء اور پیروی کے لائق ہیں اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہیں، حضرت مریم کو اللہ تعالیٰ نے صدیقہ فرمایا اور ان کے احسان کو بیان کیا ہے اور حضرت خدیجہ کو اللہ تعالیٰ اپنا سلام بھیجا ہے اور حضرت فاطمہ زہرا کی سزا ہے اور آسیہ فرعون کی بی بی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھیں اور جب فرعون نے ان کے ایمان لانے پر آگاہ ہوا ان کو چومینہ کر کے دھوپ میں لٹاتا اور بھاری پتھر سینہ پر رکھتا اور سلمان نے کہا ہے کہ ان کو دھوپ عذاب کرتا تھا پھر جب لوگ ان سے دور ہو جاتے فرشتے ان پر سایہ کرتے آخر جب ان کی وفات قریب ہوئی انہوں نے دعا کی: رَبِّ ابْنِي لِي عِنْدَكَ بِبَيْتِي فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنَ الْغَوْرِ الْكَلْبِ إِنَّهُ لِي بِيْتِي فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنَ الْغَوْرِ الْكَلْبِ یعنی یا اللہ بنا میرے لیے جنت میں اپنے نزدیک گھر اور نجات دے مجھے فرعون سے اور اس کے کاموں سے اور نجات دے مجھے ظالم لوگوں سے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا کہ جنت میں انہوں نے اپنا گھر دیکھ لیا اور حسن اور ابن کبیر سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت کی طرف اٹھالیا کہ وہ اس میں کھاتی پیتی ہیں اور فرعون کے عمل سے شرک مراد ہے جیسے ظالموں سے موزی مشرک مراد ہیں، غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے ان کو ایسے درجات عالیہ پر پہنچایا۔ جزا اللہ عنا خیر الجزاء۔

بَابُ فِي فَضْلِ أُمَّرَأَةِ الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی فضیلت میں

عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ مَلُوقَةِ الصُّمَيْرِ مَا تَتُّ فُلَانَةٌ لِبَعْضِ أُمَّرَأَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ قَبِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس سے کہا گیا نماز صبح کے بعد کہ فلاں بیوی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انتقال فرمایا تو وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں نے کہا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلَ بِحَيَاتِهِ فَاسْجُدُوا فَالْحَقُّ
أَيَّةُ أَكْثَرٍ مِنْ ذَهَابِ أَمْرٍ وَأَجْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

روایت ہے صفیہ سے جو بیٹی ہیں حبی کی انہوں نے کہا میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور حفصہ اور حضرت عائشہ سے مجھے ایک بات پہنچی تھی کہ وہ میں نے آپ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ دونوں مجھ سے بہتر کیونکر ہوں گی اس لیے کہ شوہر میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور باپ میرے ہارون ہیں اور چچا میرے موسیٰ علیہما السلام ہیں اور وہاں یہ تھی کہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ ہماری آبرو حضرت کے نزدیک زیادہ ہے صفیہ سے اس لیے کہ ہم پہلے تو بیٹیاں

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيْبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَ أَكَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرٌ مِنِّي وَتَرَوُنَّي مَعْتَدٌ كَرَأِي هَارُونَ وَعَبْدُ مُوسَى وَكَانَ الَّذِي بَلَغَهَا... أَنَّهُمْ قَالُوا نَحْنُ أَكْرَمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوا نَحْنُ أَمْرَأَةٌ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهِ -

ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرے بیٹیاں ہیں اس کے چچا کی۔

ف: اس باب میں اس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہاشم کوئی کی روایت سے اور استاد اس کی کچھ ایسی قوی نہیں۔

مترجم: صفیہ کا نسب یہ ہے صفیہ بنت حبیب بن اخطب بن سعید بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی صیب بن النخعیہ ابن التمام بن تاخوم اور بعضوں نے تنخوم اور بعضوں نے نخوم کہا ہے اور اول قول یہود کا ہے اور اپنی زبان سے خوب واقف ہیں اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہیں لاوی بن یعقوب کے نواسوں سے پھر اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بھائی ہیں موسیٰ علیہ السلام کے اور اسی لیے حضرت نے حضرت ہارون کو ان کا باپ اور حضرت موسیٰ کو ان کا چچا فرمایا اور صفیہ کی ماں بڑہ بنت سموال ہیں کہ وہ بیوی تھیں سلام بن مشکم یہودی کی پھر اس کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کی اور وہ دونوں شاعر تھے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوئے اور انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا دحیہ بن خلیفہ آئے اور انہوں نے حضرت سے ایک لونڈی مانگی آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے لو انہوں نے صفیہ کو لیا اور لوگوں نے حضرت سے عرض کیا یہ سردار ہیں قرظیہ اور نصیر کی اور یہ آپ ہی کے لائق ہیں، حضرت نے دحیہ سے فرمایا تم اور لونڈی لے لو ان کو حضرت نے پسند کیا اور ان کو پرہیز میں رکھا اور نکاح کیا ان سے اور آزاد کیا اور ان کے لیے باری مقرر کی اور وہ بڑی عقلمندی بی تھیں۔

اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ جب فتح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قموں کو جو قلعہ تھا ابن ابی الحقیق کا صفیہ بنت حبیب کو لائے اور ان کے ساتھ ایک چچیری بہن بھی تھی اور ان دونوں کو بلال رضی اللہ عنہ کے یہود کے مقتولین پر سے گزرے تو جب ان کو اس چچیری بہن نے دیکھا اپنا منہ پیٹنے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالتے لگی اور حضرت نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور کرو اور صفیہ کے لیے یہی حکم فرمایا کہ اس کو اڑھا دیا اور لوگوں نے جان لیا کہ حضرت

نے ان کو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلالؓ سے آپ نے فرمایا کہ اے بلالؓ کیا تمہارے دل سے رحم نکل گیا کہ تم عورتوں کو ان کے مقتولین پر سے لے کر چلے اور صفیہؓ نے اس سے پیشتر خواب دیکھا تھا کہ ایک چاندان کی گود میں اتر آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے بیان کیا اس نے ایک طمانچہ ان کے منہ پر ایسا مارا کہ اس کا نشان ان کے چہرہ پر ہو گیا اور کہا کہ تو ایسی سرفراز ہو گی کہ بادشاہ عرب تک پہنچ جائے گی اور وہ نشان ان کے چہرہ پر جب تک تھا کہ وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ نے اس کا سبب پوچھا اور انہوں نے سب کیفیت خواب کی بیان کی۔

اور انسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور آزادی کو ان کا مہر ٹھہرایا اور اس حدیث سے جائز ہوا عشق کا مہر قرار دینا اور محدثین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث کثیرہ کے وہ مخالف ہیں اور وفات حضرت صفیہؓ کی سن چھتیس ہجری میں ہے اور بعضوں نے پچاس ہجری کہی ہے جزا یا اللہ عننا خیرا لجزا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ صفیہؓ کو خبر پہنچی کہ حفصہؓ نے ان کو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہؓ نے رونے لگیں اور حضرت تشریف لائے اور وہ رو رہی تھیں سو حضرت نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو انہوں نے عرض کی کہ حفصہؓ نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا تو حضرت نے فرمایا تو نبی کی لڑکی ہے اور چچا تیرا بھی نبی ہے اور نکاح میں بھی نبی کے ہے پھر وہ تجھ پر کیا فخر کرتی ہے پھر فرمایا ڈر اللہ سے اسے حفصہؓ۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةٌ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يَبْكِيكِ قَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ إِنَّكَ لِابْنَةُ نَبِيِّ وَارِثَ عَمِّكَ لَنَبِيِّ وَإِنَّكَ لَتَحْتِ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ أَتَقِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ۔

وہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ کہا کہ وہ رو دیں پھر کچھ کہا کہ سنیں دیں پھر جب آپ کی وفات ہوئی میں نے پوچھا ان کے رونے اور سنسنے کا سبب تو انہوں نے کہا مجھے حضرت نے اپنی وفات کی خبر دی سو میں رونے لگی پھر خبر دی کہ میں جنت کی سب عورتوں کی سردار ہوں سو امیریم کے سو میں سنسن پڑی۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ غَامًا لَقِيَتْهَا فَجَاهَا فَبَكَتُ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُمَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ يَمُوتُ فَبَكَتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّهَا سَأَلَتْهُ نِسَاءُ أَهْلِ الْيَمِينِ الْأَمْرِيَّةِ بِنْتِ عَمْرِوَانَ فَضَحِكَتْ۔

وہا یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرے اور میں تم سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والا ہوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِمْ وَإِنَّا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ۔

اپنے گھر والوں سے اور حیب کوئی تم میں کامر جائے تو اسے چھوڑ دو یعنی اس کی بڑائی نہ یاد کرو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے روایت کی ابن مسعود سے اس سے مرسل۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْقَانِي أَحَدٌ مِنْ أَحِبِّ قَوْمٍ أَصْحَابِي شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرَجَهُمْ وَأَنَا سَلِيمٌ الْقَدْرُ بِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَ هُنَا إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُولَانِ وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي تَسْمَعُهَا وَهِيَ اللَّهُ لَا الدَّارَ الْآخِرَةَ فَتَشْتِكُ عَيْنٌ مِنْهَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَحْمَرَّ وَجْهَهُ وَقَالَ دَعْنِي مِنْكَ فَقَدْ أُودِيَ مُوسَى بِأَكْثَرِ مَنْ هَذَا أَفْصَلُ.

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے یاروں میں کوئی کسی کی بڑائی مجھ تک نہ لائے اس لیے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ حیب ان کی طرف نکلوں تو صاف سینہ ہو میرا یعنی بے کینہ کہا عبد اللہ نے کہ ایک بار حضرت کے پاس کچھ مال آیا اور آپ نے اس کو بانٹا تو میں دو شخصوں کے پاس پہنچا کہ وہ کہہ رہے تھے اللہ کی قسم اس تقسیم سے محمدؐ کو نہ رضائے بلکہ مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس بڑا جانا میں نے جب میں نے سنا اس کو تو آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے ان کو خبر دی تو آپ کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا یعنی مارے غضب کے پھر فرمایا تم مجھے جانے دو اس لیے کہ موسیٰؑ اس سے زیادہ ستائے گئے اور

صبر کیا۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی سند میں ایک مرد بڑھ گیا ہے روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ولید بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن زائدہ سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ معتمون اس میں سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

فضیلت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ میں تم کو قرآن سناؤں پھر پڑھا آپ نے ان کے آگے لے کر یٰٰنِیْنَ انہوں نے کھڑا اور پڑھا اس میں ان الذین سے یکھو وہ تک یعنی دین اللہ کے نزدیک ایک طرف کی ملت ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کرے گا رد نہ کی جائے گی یعنی اس کا بدلہ پائے گا اور پڑھا آپ نے کو ان سے آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل بھرا ہوا ہو مال سے تو بھی دوسرا ڈھونڈتا ہے اور اگر دو جنگل ہوں تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ ہرگز نہیں بھرتا مگر

فَضْلُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ إِذَا اللَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فَقَرَأْتُ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقَرَأْتُهَا إِذَا الدِّينِ عِنْدَ اللَّهِ الْخَيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوسِيَّةُ مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يَكْفُرَ كَأَنَّ قَدْرَ عَلَيْهِ لَوَاتِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا يَتَّبِعُ إِلَيْهِ شَيْئًا وَكَانَ لَهُ ثَانِيًا لَا يَتَّبِعُ إِلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَمْلَأُ حُوتِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ وَادِيًا مِنْ مَالٍ وَاللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ -

مٹکے سے یعنی قبر کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت قرانا ہے اسکو جو قناعت کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بھی اور روایت کی ہے عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی ہریرہ نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں اور روایت کی قتادہ نے اس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔

متوجہم: حقیقت میں انسان ایسا کر لیں ہے کہ کسی طرح مال و متاع دنیوی سے سیر نہیں ہوتا بجز خاک گور کے کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہے۔ شعر

گفت چشم تنگ دنیا دار را
یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور دوسرے نے کہا ہے شعر۔

کاسہ چشم حریباں پر نشد

تا صدف قانع نشد پُر در نشد

باب انصار و قریش کی فضیلت میں

باب فضیل الانصار و قریش

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہجرت دین میں نہ ہوتی تو میں ایک مرد انصاری ہوتا اور اسی استاد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا کھائی میں چلیں تب بھی میں ان کے ساتھ رہوں یعنی ان کی رفاقت نہ چھوڑوں۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَبِهَذَا إِسْتَدْعَيْنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَّكَ الْأَنْصَارُ وَاذِيًّا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا الْمُتَافِقُونَ مَن أَحَبَّهُمْ فَاحِبُّهُ اللَّهُ وَمَن أَبْغَضَهُمْ فَابْغَضَهُ اللَّهُ فَقُلْنَا لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ إِيَّاي حَدَّثَ۔

سہی ہے یہ حدیث برادر سے انہوں نے کہا کہ ہاں برادر نے مجھ ہی سے تو بیان کی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

روایت ہے انس رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ

جمع کیا چند لوگوں کو انصار کے اور فرمایا کہ تم میں کوئی غیر تو نہیں انہوں

میں سے کہ تم میں سے کوئی غیر تو نہیں انہوں

marfat.com

فرمایا کہ وہ آپ کے خدمت گزار اور امانت دار تھے اور کمرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپ نے انصار کو کمرش یعنی جیسے معدہ میں طعام و غذا تیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پھر اس سارے بدن کو تفع پہنچتا ہے اسی طرح میں خاطر جمعی سے انصار میں ہوں کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہود اور مواعیت اور اسرار کے حافظ و نگہبان ہیں اور دل و جان سے مجھ پر قربان ہیں، جَزَاهُمْ اللهُ عَمَّا خَيَّرَ الْجَزَاءِ اللهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْ وَالْحَقُّنَا بِهِمْ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرَشِي وَعَيْبَتِي وَرَاتِ النَّاسِ سَيْكُثُرُونَ وَيَقْتُلُونَ فَأَقْبِلُوا مِنِّي كَحُسْنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنِّي كَحُسْنِهِمْ۔
روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو کمرش اور عیبہ اور رات الناس سیکثرون اور قتل کرنے والوں کے نیکیوں سے اور معاف کروان کے بدوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ۔
روایت ہے سعد بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اس کو ذلیل کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہم کو عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی استاد سے مانند اس کے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَا يُبْعِضُ الْأَنْصَارُ رَحِيلٌ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْيَوْمِ الْآخِرِ۔
روایت ہے ابن عباس سے کہ دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں بعض رکھنا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَقْتُ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقُوا خِرَاهِمَ نَوَاكًا۔
روایت ہے ابن عباس سے کہ دعا فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ چکھایا تو نے قریش کو اول عذاب یعنی قتل و اسر کا اور چکھا ان کو آخر میں مزا عنایت اور رحمت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عبد الوہاب وراق نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلَا تَبْنِ الْأَنْصَارِ وَلَا تَبْنِ الْأَنْصَارِ وَلَا تَبْنِ الْأَنْصَارِ وَلَا تَبْنِ الْأَنْصَارِ۔
روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو اور ان کی اولاد کی اولاد کو اور ان کی عورتوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

باب انصار کے گھروں کی فضیلت میں

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو انصار کی یا ایمان انصار کے بہتر لوگوں کی لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں اسے رسول اللہ کے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں بنی جہلان پھر جو ان کے قریب ہیں بنی الحارث جو اولاد ہیں خزرج کی پھر جو ان سے قریب ہیں بنی ساعدہ پھر اشارہ کیا آپ نے دونوں ہاتھوں سے اور بند کیا انگلیوں کو اور پھر کھولا ان کو جیسے کوئی اپنے ہاتھوں سے کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں خیر ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث انس سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسید ساعدی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

روایت ہے ابواسید ساعدی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے سب گھروں میں بہتر گھر بنی نجار کے ہیں پھر بنی عبد الاشہل کے پھر بنی الحارث بنی الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں میں انصار کے خیر ہے سو ساعدی نے کہا میں دیکھتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بے شک آپ نے فضیلت دی ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے ان سے کہا کہ تم کو بھی تو فضیلت دی اپنے بہت لوگوں پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیع ہے۔

روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بہتر بنو نجار کے گھر ہیں۔

روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں بہتر گھر بنو عبد الاشہل کے ہیں۔

باب مدینہ کی فضیلت میں

روایت ہے علی کریم اللہ وجہہ سے کہا کہ تکلم ہم رسول خدا

باب مَا جَاءَ فِي آتِي دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ دُورِ الْأَنْصَارِ أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ مِنْ بَنِي الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ أَمَّا يَكُفُّ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَأَلْتَرَامِي بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِي دُورِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث انس سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسید ساعدی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ أَبِي أُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ دُورِ الْأَنْصَارِ دُورِ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ نَقَالَ سَعْدُ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا قَبِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیع ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجْتُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ جب پہنچے ہم حرہ سقیامیں جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلہ تھا سعد بن ابی وقاصؓ کا وہاں فرمایا آپ نے کہ وضو کا پانی مجھے لا دو پھر وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اس نے دعا کی مکہ والوں کے لیے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لیے برکت دے تو ان کے مد اور صاع میں اس برکت سے دُنی جو مکہ والوں کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں اور یعنی مکہ والوں سے جو گنتی

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ اِذَا كَانَتْ رَحْوَةَ السُّقْيَا
الَّتِیْ كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْتُوْنِیْ بِوَضُوْءٍ قَدْ وَصَّیْتُمْ
فَاَمَّا سَتَقْبَلُ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللہُ مَا اَنْ اَبْرَہِیْمَ
كَانَ عِبْدَکَ وَخَلِیْلَکَ وَفَا لِاَہْلِ مَكَّةَ بِالْبِرْکَةِ
فَاَنْعَمْتُ بِکَ وَرَسُولَکَ اَدْعُوْکَ لِاَہْلِ الْمَدِیْنَةِ
اَنْ تَبَارَکَ لِمُمْرٍ فِیْ مُتَّہِمٍ وَصَاعِهِمْ مِّثْلُیْ مَا
بَارَکْتَ لِاَہْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبِرْکَةِ بِرِکَّتَیْنِ
برکت عنایت کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن زید اور ابو ہریرہ سے روایت ہے۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے اور ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میرے منبر کے پیچ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ
بَيْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَاَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے، روایت کی ہم سے محمد بن کامل مروزی سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے انہوں نے کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن ربیع سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میرے گھر اور منبر کے پیچ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کے مگر مسجد حرام کی ایک نماز حضرت کی مسجد کی ہزار نمازوں کے برابر ہے چنانچہ ذکر کیا اس کو ابن الملک نے، یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اس کے۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرے اس لیے کہ میں شفاعت کروں گا اسکی جو وہاں مرے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلِیْمَتْ
بِهَا فَاَنْیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِهَا۔

ف: اس باب میں سببہ بنت حارث بن اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسناد

سے ایوب نعمتیانی کی روایت سے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک مولاہ ان کی اہلیں اور کہنے لگی کہ مجھ پر زمانہ کی گردش ہے اور میں چاہتی ہوں کہ عراق کو جاؤں انہوں نے کہا شام کو نہیں جاتیں تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاةً لَّہُ اَتَتْہُ فَقَالَتْ
رَسُوْکَیْ اَنْزَمَیْنِ وَرَاِیْ اُرَیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی
الْعِرَاقِ قَالَ فَاَمَّا اِلَی الشَّامِ اَرْضُ الْمُنْشَرِّ

اُمِّيُّوِيْ لِكَاۤءِ فَاۤتِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَابَ عَلٰى عِدَّتِمَا وَكَوْاۤءِ مَا كُنْتُ لَهٗ شَرِيْداً وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

کی اور صبر کر اے نادان اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی سختی اور بھوک پر میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں ابو سعید اور سفیان بن ابی زہیر اور سبیحہ اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرُقُوْنِيْ مِنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابَا الْمَدِيْنَةِ -

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو دیران ہو گا وہ مدینہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جنادہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں۔
عَنْ جَابِرِ بْنِ اَنۢعَرَ ابْنِ اَبِي يَاسَعٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهُ وَعَكَ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِيُّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْلَنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبِي فَنَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقْلَنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبِي فَنَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْبَكْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا -

روایت ہے جابر سے کہ ایک گنوار نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر اور اس کو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں یعنی تاکہ میں مدینہ سے چلا جاؤں آپ نے نہ مانا پھر حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھر نہ مانا آپ نے اور نکلا وہ گنوار سو فرمایا آپ نے مدینہ بمنزلہ بھٹی کے ہے دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا ہے پاک کو یعنی جیسے بھٹی رہے کامیل دور کر دیتی ہے مدینہ بڑے لوگوں کو نکال دیتا ہے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ نَوْمًا اَبِي الْقَطْبَاءِ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا تَرَعُوْتَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَا بَيْتَهَا حَرَامٌ -

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دکھیوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز نہ ڈراؤں میں اس کو اس لیے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پتھر ملی زمین کے بیچ میں حرم ہے۔

ف: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن زید اور انس اور ابو الیوب اور زید بن زید اور رافع بن خدیج اور جابر بن عبداللہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے مانند اس کے یعنی ابو ہریرہ کی روایت کی مانند اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اِحَدًا فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ مَّحْبُوْبٌ -

متوجہ بن اعدین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے اگرچہ حنیفہ نے اس کا انکار کیا ہے مگر مذہب حنیفہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے اور ان سب صحابیوں نے جن کے نام اوپر مذکور ہوئے حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے۔
روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہم کو دوست

رکھا ہے اور ہم بھی اس کو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں دونوں پتھر ملی زمین کے بیچ

وَنَعْبُدُ اللَّهَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِمْ حَرَّمَ مَكَّةَ وَارْتِ
أَحْرَمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِمَا -

کو یعنی مدینہ کو حرام ٹھہراتا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جائے وہ تیری ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنِّي هُوَ الْوَلَدُ الْثَلَاثَةَ نَزَلَتْ فِيهَا دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِينَةَ أَوْ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قَنْسَرِينَ -

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے اور اکیلے لوعامر نے اس کو روایت کیا ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُودُ عَلَيَّ وَلَا وَاءَ الْمَدِينَةَ وَشِدَّتِهَا أَحَدًا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور صالح بن ابی صالح بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے۔

بَابُ فِي فَضْلِ مَكَّةَ

روایت ہے عبداللہ بن عدی سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حرورہ کے اوپر کھڑے ہوئے اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی اسے مکہ تو بہتر ہے اللہ کی ساری زمین سے اور پیارا ہے ساری زمین سے اللہ کو اور اگر میں نہ نکالا جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نہ جاتا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ حَمْرٍ أَيْ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَرُورَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یونس نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی یہ محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث زہری کی جو ابوسلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عدی بن حمر سے روایت کی ہے وہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھ کو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں سواتیرے کہیں نہ رہتا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مَا أَطْيَبُكَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبُّكَ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنِّي قَوْمِي أُخْرِجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ -

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

باب عرب کی فضیلت میں

روایت ہے سلمان سے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے سلمان نہ بغض رکھو تو مجھ سے کہ تیرا دین ہاتھ سے جاتا نہ رہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ سے کیونکر بغض رکھوں گا اور آپ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھے گا عرب سے تو بغض رکھے گا مجھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوہریرہ بن شجاع بن ولید کی روایت سے۔

روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں اور نصیب نہ ہوگی اس کو محبت میری۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَكُنْ لَهُ مَوَدَّةٌ فِي

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن عمر الحمسی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں اور حسین محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں۔

روایت ہے محمد بن ابی رزین سے کہ انہوں نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہوں نے کہا حمیرہ کی ماں کا یہ حال تھا کہ جب عرب میں سے کوئی مرتا تھا تو ان کو نہایت غم ہوتا تھا لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تم کو نہایت غم ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے اپنے مولا سے کہ وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا، محمد بن ابی رزین نے کہا کہ مولیٰ ان کے طلحہ بن مالک تھے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ الْحَرِيرِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَحَقِيلٌ لَهَا أَنْ تَأْتِيَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكَ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَقْتَرِ آبِ السَّاعَةِ هَلَكَ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينٍ وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے۔

روایت ہے ام شریک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بھاگیں گے دجال سے یہاں تک کہ کوہستان میں جا رہیں گے ام شریک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب اس دن کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا وہ ان دنوں

عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَفِرَّتِ النَّاسُ مِنَ الْجِبَالِ حَتَّى يُأَخِضُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآيِنَ الْعَرَبِ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ۔

بہت کم ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

marfat.com

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ ہیں عرب کے اور یافت روم کے اور حام حبش کے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَ يَأْفَتْ أَبُو الرُّومِ وَ حَامٌ أَبُو الْحَبَشِ.

ف: یہ حدیث حسن ہے اور یافت کو یافت یعنی تدریجاً سے اور یافت بھی کہتے ہیں۔

باب عجم کی فضیلت میں

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ ابوہ کثرت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان کا یا ان کے بعض کا زیادہ اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے۔

بَابُ فِي فَضْلِ الْعَجَمِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَتِ الْأَعْجَمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بَعْضِهِمْ أَوْ ثِقٌ مِثِّي بَكُمْ أَوْ بَعْضِكُمْ.

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو بکر بن عیاش کی روایت سے اور صالح وہ بیٹے ہیں مہران کے مولیٰ ہیں عمرو بن حرث کے۔

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب سورہ جمعہ اتھری سو پڑھا اس کو آپ نے پھر جب پہنچے وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْعُوْا بِهِمْ لِعِنِّيْ اَوْ لِرُؤْيِكُمْ فَاُولَٰئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَيْهِمْ لِيُخْبِرُوْهُمْ اَوْ لِيُنذِرُوْهُمْ اَوْ لِيُنْفِثَ فِيْهِمُ الرِّيحَ فَاُولَٰئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَيْهِمْ لِيُخْبِرُوْهُمْ اَوْ لِيُنذِرُوْهُمْ اَوْ لِيُنْفِثَ فِيْهِمُ الرِّيحَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَلَّمَا نَبِّغْ وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْعُوْنَ بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَدْعُوْا بِأَنفُسِهِمْ قَالَ وَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ نَبِيْنَا قَوْمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعَا عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ كَانَتِ الْكَلِمَاتُ بِالشُّرْيَا لَتَنَاقَلَتْ لَهَا رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ.

ف: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

متوجہ پوری آیت سورہ جمعہ میں یہ ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَمِنَ الضَّالِّينَ ۚ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْعُوْنَ بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

یعنی وہ اللہ ایسا بھیجے کہ اٹھایا اس نے اُمیوں میں سے ایک رسول ان میں کا کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اور تھے وہ اس سے پہلے البتہ مترجم گمراہی میں اور وہ لوگ ہیں کہ ابھی ان میں نہیں ملے اور وہ زہر دست ہے حکمت والا یعنی اس آیت میں بشارت ہے کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آ کر ملیں گے اور دین کی تائید میں ان کے شریک ہوں گے۔

میں ان کے شریک ہوں گے۔

پس حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی اس آیت میں بشارت ہے فارس کے لوگ ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا کہ اکثر مجھ کے لوگوں نے بڑی تائید لوگوں کی اور بڑی خدمت قرآن و حدیث کی بجائے اور ہزاروں محدثین اور مفسرین اور تفسیران کتاب و سنت فارس سے پیدا ہوئے۔

بَابُ فِي فَضْلِ الْيَمَنِ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قَبْلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اقْبَلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَلَاتِنَا وَمَدِينِنَا -
آمین مدینہ میں تکلیف نہ پائیں۔

باب یمن کی فضیلت میں

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی یمن کی طرف اور کہا کہ یا اللہ ان کے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صانع اور مد میں برکت دے یعنی اگر وہ لوگ

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زید بن ثابت کی روایت ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عمران قطلان کی روایت سے۔

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے تمہارے پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہیں، ایمان بھی یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن سے نکلی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَمْتَعَتْ قُلُوبًا قَرِيبًا أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ -

ف: اس باب میں ابن عباس سے اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطنت اور بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت ارد میں یعنی یمن میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلِكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْيَمَنِ -

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے مانند اس کے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کی روایت سے۔ متوحیم سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش کو ہی دی اور ائمہ قریش میں ہوئے اور اذان حبشیوں کو کہ ان کی آواز بلند ہے اور حضرت بلال مؤذن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حبشی تھے اور ایمان و حکمت کو جو یمنی فرمایا اس لیے کہ ایمان و حکمت دونوں مکہ سے نکلے ہیں اور مکہ تمامہ سے اور تمامہ زمین یمن میں داخل ہے۔

روایت ہے اس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارد مددگار ہیں اللہ کے دین کے زمین میں لوگ چاہیں گے ان کو زیر کر میں اور اللہ ان کی ایک نہ مانے گا اور اذیوں کو بلند کرے گا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَشْرَادُ أَشْرَادُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ يُؤَيِّدُ النَّاسَ وَيُذَوِّبُهُمْ وَيَأْتِي اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَكْفَعَهُمْ -

اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ ازدی ہوتا
کاش میری ماں ازدی ہوتی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی انس سے اسی استاد سے موقوفاً اور وہ
ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

روایت ہے انس سے کہ وہ کہتے تھے اگر ہم ازدی نہ ہوں
تو بھلے آدمی نہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ لَمْ تَكُنْ
مِنَ الْأَنْدَلُسِيِّينَ النَّاسِ -

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب صحیح۔

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا اور خیال کرتا ہوں میں کہ وہ بنی قیس کے
قبیلہ سے تھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت
فرمائیے سو آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے
منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ
اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے
حمیر کے قبیلہ پر کہ منہ میں ان کے سلام ہے اور ہاتھ میں ان کے
طعام اور وہ امن و ایمان والے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ كَرَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ
قَيْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَنْ حَمِيرًا فَأَعْرَضَ
عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ كَرَجُلٌ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ
ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ حَمِيرًا
أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَإِيْدِيهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ
أَمْنٍ وَإِيْمَانٍ -

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبد الرزاق کی روایت سے اور مینار سے اکثر منکر
روایتیں مروی ہوتی ہیں۔

باب عقار اور اسلم اور جہینہ اور مزینہ کی
فضیلتوں میں

بَابُ فِي عِقَارٍ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَ
مُزَيْنَةَ

روایت ہے ابو ایوب انصاری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور عقار اور جو ہو
قبیلہ عبدالدار سے وہ میرے رفیق ہیں کوئی ان کا رفیق نہیں سوا
اللہ کے، اللہ اور رسول ان کا رفیق ہے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ
وَأَشْجَعُ وَعِقَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيًا
لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَمَا سَأَلَهُ مَوْلَاهُمْ

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت میں

بَابُ فِي ثَقِيفٍ وَبَنِي حَنِيفَةَ

روایت ہے جابر رضی سے کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ
جدا ہے تم کو ثقیف نے سو بددعا کیجئے ان کے لیے سو فرمایا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْرِقْنَا
بِنِالِ ثَقِيفٍ فَأَدْعُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ

آپ نے یا اللہ ہدایت کر ثقیف کو۔

اٰهْدِ ثَقِيْفًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَا تَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْفُرُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَبَنِي حَنِيْفَةَ وَبَنِي اُمِيَّةَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ بُرا جانتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ ابْنِ عَدَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيْفٍ كَذَّابٍ وَمُيْتٍ۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تبدیلہ بنی ثقیف میں ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنے والا

ف: روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن واقد نے انہوں نے شریک سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور عبداللہ بن عاصم کی کیفیت اباعلوان ہے اور وہ کوئی ہیں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہیں کہ روایت ہے عبداللہ بن عاصم سے اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبداللہ بن عاصم کہا اور اس باب میں اسناد بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے۔

ف: حضرت کاخبر دنیا صحیح ہوا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا کذاب تھا ابن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اس نے دعویٰ نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جس نے ہزاراں ہزار صالحین اور اکابر دین کو قتل کیا۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ صلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوان اونٹنی کا اور اپنے اس کے عوض میں چھ اونٹنیاں عنایت فرمائیں پھر بھی وہ خفا رہا اور یہ خبر حضرت کو پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی اور میں نے اس کے بدلے چھ اونٹنیاں دی ہیں جب بھی وہ خفا رہا تو اب میں نے قصد کیا کہ نہر گز قبول نہ کروں ہدیہ کسی کا سوا قریشی یا انصاری یا دوسی کے اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے۔

عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اَعْمَاسًا اَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكْرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمِدَ اللهُ وَاسْتَمَى عَلَيْهِ شَرًّا قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدَى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكْرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّتَهُ اِلَّا مِنْ قُرَيْشٍ اَوْ اَنْصَارٍ اَوْ ثَقَفٍ اَوْ دَوْسٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هَذَا۔

ف: یہ حدیث مروی ہوئی ابو ہریرہ سے کئی سندوں سے اور یزید بن ہارون ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایوب بن مسکین ہیں اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہے جو مروی ہوئی ایوب سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ ایوب ابوالعلاء ہیں اور وہی ایوب بن مسکین ہے اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَهْدَى رَجُلٌ مِّنْ
بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً
مِّنْ إِبِلِهِ الَّتِي كَانُوا أَصَابُوا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ
مِنْهَا بَعْضَ الْعَوَاضِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا
مِّنَ الْعَرَبِ يُهْدِي أَحَدَهُمْ لِهَدْيَةٍ فَأَعْوَضَهُ
مِنْهَا بِقَدْرٍ مَا عُدِّي ثُمَّ يَتَسَخَّطُ فَيُظَلُّ يَتَسَخَّطُ
فِيهِ عَلَى وَآيِمِ اللَّهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِي هَذَا
مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ هَدْيَةً إِلَّا مِّنْ قُرَشِيٍّ
أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ -

ف: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے نیزید بن ہارون کی روایت سے۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ زَالِ الشَّعْرِيِّ مِّنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسَدُ وَالْأَشْعَرُ وَتَلَا يَوْمَ ذَلِكَ فِي الْقِتَالِ
وَلَا يُقْلَوْتُ هُمْ مِثِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ
مُعَوِيَةَ فَقَالَ كَيْسَ هَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِثِّي وَإِلَى فَقُلْتُ كَيْسَ
هَذَا أَشْرَى أَبِي وَوَلَيْكُنْ شَرِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ مِثِّي وَأَنَا
مِنْهُمْ قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ -

روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعری سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب قبیلہ
ہے بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہیں لڑائی سے
اور چراتے نہیں مال غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہیں ان سے کہا
عامر نے کہ بیان کی میں نے یہ روایت حضرت معاویہ سے تو انہوں نے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے
ہو میں نے کہا میرے باپ نے بیان کیا اپنے فرمایا وہ مجھ سے ہیں میں
ان سے ہوں تب کہا حضرت معاویہ نے کہ تم ہی خوب واقف ہو اپنے
باپ کی روایت سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے وہب بن جریر کے اور اسد اور ازد دونوں قبیلہ
ایک ہی ہیں۔

مترجم: اسد اور ازد دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اسی کی اولاد ہیں
اور اشعری بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمر بن حارثہ اس کا نام ہے اور وہ بھی باپ ہیں یمن کے ایک قبیلہ کے کہ اسی میں سے ہیں ابو موسیٰ
شعری اور اشعریین سب اسی کی اولاد ہیں۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اهدی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اسْلَمُ سَأَلَهُمَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا

صحیح مسلم نے کہا اور غفار کی مغفرت کرے۔

ف: اس باب میں ابو ذر اور ابو بکر اور ابو سلمیٰ اور بریدہ اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُوا لَهَا اللَّهُ وَغَفَارًا عَفَا اللَّهُ لَهَا وَعَصِيَّةُ عَصَتْ اللَّهُ وَمَا سُوَلَةٌ

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت کرے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبد اللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند یعنی جو اس حدیث کے اوپر گزری اور اس میں زیادہ کیا کہ عصیہ نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي مَحْتَدٍ بِيَدِهِ لِعِفَاءٍ وَأَسْلَمٍ وَمُرِيَّةٍ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُرِيَّةٍ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيٍّْ وَغَطَفَانَ

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ غفار اور اسلم اور مرینہ اور جہینہ کے لوگ اللہ کے نزدیک بہترین قوموں کے دن اسد اور طے اور غطفان کے لوگوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْشُرُ أَيْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ أَيْشُرَتَنَا فَأَعْطَانَا قَالَ نَتَّغَيَّرُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبَلُوا لِبُشْرَى فَلَمْ يَقْبَلُهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا کہ چند لوگ آئے بنو تمیم کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے فرمایا بشارت ہو تم کو اسے بنی تمیم انہوں نے کہا آپ ہم کو بشارت دیتے ہیں تو کچھ عنایت کیجئے پس منتخب ہو گیا چہرہ مبارک آپ کا اور چند لوگ یمن کے آئے اور آپ نے فرمایا قبول کرو تم بشارت کو اس لیے کہ بنو تمیم نے اس کو قبول نہ کیا سو انہوں نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی، اس میں تفضیلت اہل یمن کی نکلی اور یہ تو بنو تمیم کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمٌ وَغَفَارٌ وَمُرِيَّةٌ خَيْرٌ مِنَ تَمِيمٍ وَأَسَدٌ وَغَطَفَانٌ وَبَنِي عَامِرِ بْنِ مَعْصَةَ يَمْتَدُّ بِهَا مَوْتُهُ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَلَمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ

روایت ہے ابو بکر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسلم اور بنی غفار اور بنی مزینہ بہتر ہیں تمیم اور اسد اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلوں سے بلند کرتے تھے آپ اس کے ساتھ آواز اپنی سے سو لوگوں نے کہا

و غیرہ ان سے بہتر ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِمَا أَوْقَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام میں یا اللہ برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں آپ نے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام میں اور برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا ہمارے نجد میں آپ نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور اسی سے نکلے گا شیطان کا یعنی لشکر اور مددگار اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث سالم بن عبد اللہ کی روایت سے کہ وہ بھی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَخْرُجُونَ بِأَبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِتْمَاهُمْ فَحَمُّ جَهَنَّمَ أَوْ لَيْكُونَنَّ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجَعَلِ الَّذِي يُدْهَدُهُ الْخِرَاءُ بِأَنْفِهِ إِتَّ اللَّهُ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُيُوبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَخَرُّهَا بِأَبَائِهَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خَلِقٌ مِنَ التُّرَابِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بازرہیں وہ لوگ کہ فخر کرتے ہیں اپنے باپ دادوں پر جو مر چکے یعنی حالت جاہلیت و کفر میں اور حقیقت میں وہ کوئلہ ہیں جہنم کا نہیں تو ذلیل ہو جائیں گے اللہ کے آگے گوبریلی سے بھی زیادہ جو اپنے ناک سے گوہ گوبر کی گولیاں بنا رہے اور بیشک اللہ نے دُور کی تم سے بڑ اور لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادوں پر اب تو لوگ مومن متقی ہیں اور فاجر شقی اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ اولادِ آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكُمْ عُيُوبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَخَرُّهَا بِأَبَائِهَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خَلِقٌ مِنَ التُّرَابِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تم نے دُور کی تم سے لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر۔ اب لوگ دو قسم ہیں مومن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولادِ آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور سعید قبری کو سماع ہے ابو ہریرہؓ سے اور روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے بہت سی چیزیں کہ روایت کی تھیں ان کے باپ نے ابو ہریرہؓ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ہشام بن سعید انہوں نے سعید قبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عامر کی حدیث کی مانند جو ہشام بن سعید سے مروی ہے آخر سند تک۔ والحمد للہ رب العالمین وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وآله الطاهرين۔

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وآله الطاهرين۔
المحمد ترمذی جلد دوم ختم ہوئی! marfat.com! اللهم اغفر لنا ولوالديه (محبوب خوشنویس)

کتاب العلیل

یہ کتاب ہے حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح و تعدیل میں !

خبر دی ہم کو کرنی نے ان کو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ غوری اور ابو مظہر صان تینوں نے کہا کہ خبری ہم کو ابو محمد جراحی نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذی یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ فرمایا انہوں نے جو کچھ اس کتاب میں ہے حدیث ہے معمول بہ ہے اور تمسک کیا ہے اس کے ساتھ بعض اہل علم نے سواد حدیثوں کے ایک حدیث ابن عباس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کی عصر اور ظہر مدینہ میں اور مغرب اور عشاء بغیر خوف اور سفر اور مطر کے اور دوسری حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی شراب پیئے کوڑے مارو اس کو پھر اگر پیئے چوتھی بار تو اسے قتل کر ڈالو اور بیان کر دی ہم نے علت دونوں حدیثوں کی کتاب میں۔

متوجہم کتاب ہے کہ جمع بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ بجز خار میں مذکور ہے بعض اہل علم سے کہ اس پر اجماع ہے یعنی حرام ہوتا جمع بین الصلوٰتین کا بغیر عذر کے جمع علیہ سے اور بعضوں نے جواز اس کا بغیر عذر کے حضرت سے اور زید بن علی سے روایت کیا ہے اور وہ روایت صحیح نہیں ہے اور حاصل یہ کہ اگر اس پر اجماع نہ بھی ہو تو یہی مذہب صحیح صحابہ اور تابعین اور اہل بیت اور علماء امت کا تو ہے اور بجز خار میں کہا ہے کہ حرام ہے جمع بغیر عذر کے۔

غرض اولہ ناطقہ وجوب توقیت پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفا اس کا کتاب وسنت سے دشوار ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا الوقت بین ہذین اور ائمہ معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ مبتدا جو محلے بلام جنس ہو وہ مقصورہ ہوتی ہے خبر پر برابر ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہ ہو، غرض الوقت یہاں مبتدا ہے اور وہ مقصورہ ہے بین ہذین میں اور یہ آپ نے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھ دی پس معلوم ہوا کہ وقت اپنے اوقات کے بیچ میں ہے اور انہی وقتوں میں مقصورہ ہے اور ایسا ہی قول ہے آپ کا وَتُّ صَلٰوةَکُمْ بَیْنَ مَا سَاۤءَ اَیْتَمُ اور یہ ترکیب بھی صیغہ اور تقاضا مفید حصہ ہے۔

غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات صلوٰۃ کو قولاً اور فعلاً ایسا بیان کیا ہے کہ کسی مادر زاد اندھے پر بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ بعیر حافظ علی الصلوٰۃ پر اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کتاب میں ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو دو نمازیں بغیر عذر جمع کرے وہ کبائر کے دروازہ میں آگیا مگر اس کی سند میں جنس ہے اور وہ حسین بن قیس الرجبی سے کہ لقب بابی علی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اس کو ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے بسند صحیح سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے خط میں marfat.com سے روایت کیا ہے۔

اور بڑی دلیل مجوزین جمع کی مطلقاً ہی حدیث ابن عباس کی ہے اور اہمات میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں پڑھیں سات یا آٹھ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی، اور ابو ایوب نے کہا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں میں ہو اور شیخین کی روایت میں ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی ہو اور عصر میں تعجیل اور مغرب میں تاخیر کی ہو اور عشاء میں تعجیل، اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی آپ نے ظہر اور عصر جمعاً اور مغرب اور عشاء جمعاً بغیر خوف و سفر کے اور روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں اور روایت کی حافظ بیہقی نے مجمع الزوائد میں ابن مسعود سے کہ جمع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء سو لوگوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا میں نے اس لیے کیا کہ تکلیف نہ ہو میری امت پر اور بعض لوگوں نے جو اس کو ضعیف کہا ہے اس لیے کہ اس میں ابن عبد القدوس ہے تو ضعیف ان کی مضر نہیں اس لیے کہ ابن عبد القدوس میں جو محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعف سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہے اور اول تیر قارح باعتبار ما نحن فیہ کے اس لیے کہ اس کو کسی ضعیف سے روایت نہیں کیا بلکہ ائمہ سے روایت کیا ہے، جیسا کہ حافظ بیہقی نے کہا ہے اور تشیع بھی قارح نہیں ہو سکتا جب تک کہ حد معتبر سے تجاوز نہ کرے اور تجاوز اس کا حد معتبر سے منقول نہیں باوجودیکہ بخاری نے اس کو صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور یہ دونوں بڑے امام ہیں جرح و تعدیل کے اور اس حدیث کو بزاز نے بھی ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اسکا یہ ہے۔

جمع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں کو مدینہ میں بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ جمع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے ابن عمر سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا تاکہ امت پر حرج نہ ہو اور روایت کیا اس کو مسلم نے ابن عباس سے کہ جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ابو ایوب کا رد ہو گیا یعنی جو انہوں نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں کا ہو اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا لفظ مطر متن حدیث میں وارد نہ ہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی میں یہ لفظ صاف مذکور ہے اور حیب یہ حدیث ابن عباس کی جو بڑی دلیل ہے مجوز جمع کی بغیر نقبید با عذار تجھے جمع طرق سے معلوم ہو گئی تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ لفظ جمع کا لغتاً ہیئت اجتماعیہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری تینوں میں موجود ہے مگر ایک وقت میں دو صورتوں یا تین کو شامل نہیں ہو سکتا خواہ خواہ ان میں ایک ہی مراد ہے۔

اس لیے کہ فعل مثبت جمیع اقسام پر اپنے عام نہیں ہوتا جیسے کہ مختصر المنتہی اور اس کی شرح میں اس پر تصریح کی ہے اور غایتہ السؤال میں اور اکثر کتب اصول میں مذکور ہے اور حیب یہ معلوم ہو گیا تو ان میں سے کوئی جمع منعیں نہیں ہو سکتی مگر بدلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تھی چنانچہ نسائی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی جمعاً اور تاخیر کی آپ نے ظہر میں اور تعجیل کی عصر میں اور تاخیر کی مغرب میں اور تعجیل کی عشاء میں اور اس کی مؤید ہے جو ابوالشعواء ابن عباس کے راوی سے مروی ہے کہ ان سے ابن دینار نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ پہلی نماز میں تاخیر کی اور عصر میں تعجیل کی اور عشاء میں گمان رکھتا ہوں اور اسی کی

تا بید کرتی ہے روایت ابی مسعود کی بھی کہ مالک اور بخاری اور ابو داؤد اور نسائی نے اس کو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ میں نے نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کبھی پڑھی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میتقات میں مگر دو نمازیں کہ جمع کیں آپ نے مغرب اور عشاء مزدلفہ میں اور نماز پڑھی آپ نے اس دن فجر قبل میتقات، اس لیے کہ ابن مسعود نے اس میں مطلقاً نقی کی جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ میں باوجود اس کے کہ وہ جمع بالمذینہ کے رداۃ سے ہے۔

غرض یہ سب مؤید ہیں اس امر کی کہ جمع بالمذینہ صحیح تھی اور اگر حمل کو اس کو جمع حقیقی بہ تو ابن مسعود نے ان دونوں روایتوں میں تناقض لازم آئے گا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر سے مروی ہے وہ بھی اس امر کی تصریح ہے، چنانچہ مروی ہے ابن عمر سے کہ نکلے ہم پید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے تھے پھر میں اور تعمیل کرتے تھے عصر میں اور دونوں کو جمع کرتے تھے اور تاخیر کرتے تھے مغرب میں اور تعمیل کرتے تھے عشاء میں اور جمع کرتے تھے تھے ان دونوں کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمر بھی جمع بالمذینہ کے رداۃ سے ہیں، غرض جمع بالمذینہ جمع صوری ہے و دونہ خوط المتقاد انتھی ما قال المترجم۔

اور کہا ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو ذکر کیا ہم نے اس کتاب میں مذہب فقہاء کا اس میں سے جو قول سفیان ثوری کا ہے تو اکثر اس میں سے روایت کیا ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے انہوں نے روایت کیا عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے اور بعض اس میں سے روایت کی ہم سے ابو الفضل مکتوم بن عباس ترندی نے انہوں نے روایت کی محمد بن یوسف قزلباشی سے انہوں نے سفیان سے اور جو اس کتاب میں مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہم سے تو اس کو اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاری سے انہوں نے مالک بن انس سے۔

اور جو اس کتاب میں ابواب صوم سے ہے اس کی خبر دی ہم کو ابو مصعب مدینی نے انہوں نے روایت کی مالک بن انس سے۔

اور بعض کلام مالک کی خبر دی ہم کو موسیٰ بن حزام نے ان کو عبداللہ بن مسلم ثقفی نے ان کو مالک بن انس نے اور جو اس کتاب میں ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے انہوں نے روایت کی ابن مبارک کے اصحاب سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہم کو بواسطہ ابو وہب کے پہنچی ہیں ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن، اور بعض روایات ہم سے عبدان نے انہوں نے سفیان بن عبد الملک سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض پہنچی ہم کو بواسطہ ابن جلیان کے ابن مبارک سے اور بعض روایت کی ہم سے سوہب بن زموہ نے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے عبداللہ بن المبارک سے اور عبداللہ بن مبارک سے روایت کرنے والے اور بھی ہیں سوال ان کے جو ہم نے ذکر کیے اور جو اس کتاب میں امام شافعی کا قول ہے تو اکثر سے اس میں خبر دی ہم کو حسن بن محمد زعفرانی نے انہوں نے روایت کی امام شافعی سے اور جو وضو اور نماز کے باب میں ہے اس کی خبر دی ہم کو ابو الولید مکی نے امام شافعی سے اور بعض روایات پہنچی ہم کو ابو اسماعیل سے انہوں نے روایت کی یوسف بن یحییٰ قرظی بوطی سے انہوں نے امام شافعی سے اور ذکر کی ابو اسماعیل نے اکثر چیزیں بواسطہ ربیع کے امام شافعی سے اور کہا ابو اسماعیل نے کہ جازت دی ہم کو ان چیزوں کی ربیع

اور جو اس میں امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا قول ہے اس کی خبر دی ہم کو اسحاق بن منصور نے انہوں نے روایت کی امام احمد اور اسحاق سے مگر جو ان میں سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدیث میں اس کو میں نے نہیں سنا اسحاق بن منصور سے بلکہ خبر دی اس کی مجھ کو محمد بن موسیٰ الاظم نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے احمد اور اسحاق سے اور بعض کلام اسحاق کی خبر دی ہم کو محمد بن قلیح نے انہوں نے روایت کی اسحاق سے اور بیان کر دی ہم نے یہ اسانید بخوبی اس کتاب میں کہ اس کتاب میں موقوف روایتیں ہیں یعنی وہ اس سند ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب میں علتیں حدیثوں کی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اس کو لیا ہے میں نے کتاب التاریخ سے یعنی بخاری کی اور اکثر علل ایسی ہیں کہ میں نے خود مناظرہ کیا اس میں محمد بن اسماعیل بخاری سے اور بعض ایسی ہیں کہ مناظرہ کیا میں نے اس میں عبداللہ بن عبد الرحمن اور ابو زرہ سے اور اکثر چیزیں محمد بن اسماعیل بخاری سے لیں اور کچھ تھوڑی عبداللہ اور ابو زرہ سے اور ہم نے بیان کیے اس کتاب میں اقوال فقہاء اور علل احادیث کی تو اس کا سبب یہ ہوا کہ لوگوں نے ہم سے اس کی قرائش کی اور ایک مدت تک ہم نے اسے شامل نہ کیا پھر جب یقین ہوا کہ اس میں لوگوں کا نفع ہے تو شامل کر دیا ہم نے اس کو کتاب میں۔

مترجم! کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف کہ حدیث رسول کے ہوتے ہوئے اقوال فقہاء کی حاجت نہ تھی، مگر اقوال فقہاء اور علل احادیث کو دو سبب سے ہم نے شامل کیا ایک تو قرائش لوگوں کی دوسرے علت احوال رجال کے بیان میں وثوق اور عدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہاء کے بیان میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کے قول میں خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کس کے قول میں خطا ہے اور موافقت حدیث کی اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت ہے اس لیے ہم نے اس کو بھی شامل کتاب کیا، انتہی مقال المترجم،

فرمایا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس لیے ہم نے دیکھا کئی اماموں کو کہ انہوں نے کمال شفقت ایسی تصنیفیں کیں کہ ان سے اگلوں میں سے کسی نے نہ کی تھیں انہی اماموں میں ہیں ہشام بن حسان اور عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اور سعد بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور کعب بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم۔

اور یہ لوگ اہل علم و فضل ہیں کہ تصنیف کی انہوں نے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی تصنیف میں منفعت کثیر عنایت کی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اجر حذیل ثابت ہوا اس لیے کہ نفع دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی تصنیف سے اور وہ پیشوا اور مقتدا ہیں فن تصنیف میں اور بعض لوگوں نے جن کو حدیث کا ہنم نہیں انہوں نے رجال میں گفتگو کرنے پر عیب کیا یعنی سمجھا اپنی ناہنہ سے یہ کہ غیبت میں داخل ہے حالانکہ ہم نے کتنے ہی ائمہ کو تابعین سے پایا کہ انہوں نے کلام کیا ہے رجال میں کہ انتہی میں ہیں حسن بصری اور طاؤس کہ کلام کیا انہوں نے معید جہنی میں اور کلام کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب میں اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث عمور میں اور ایسے ہی رجال میں کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبداللہ بن عون اور سلمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید قطان اور دکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم سے اور اہل علم تھے کہ کلام کیا انہوں نے رجال میں اور ضعیف کہا ان کو اور سبب اس کا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تھی مسلمانوں کی آگے نہ جانے اور ان اکابر دین پر ہرگز یہ گمان نہیں www.marfat.com کی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک

یزید بن ہارون سے کہتے تھے کسی کو عدال نہیں کہ روایت کرے سلمان بن عمر نخعی کوئی سے اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے ہم احمد بن حنبل کے پاس تھے تو ذکر کیا لوگوں نے کہ جو کس پر واجب ہوتا ہے پس ذکر کیا لوگوں نے قول بعض علماء کا تابعین وغیر ہم سے تو میں نے کہا کہ اس بارے میں ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امام احمد نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں نے کہا ہاں اور کہا میں نے روایت کی ہم سے حجاج بن نصیر نے انہوں نے معاذ بن عمار سے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اس پر فرض ہے جو رات کو روٹا، کہ اپنے گھر آسکے کہا احمد بن حسن نے کہ غصے ہو گئے اس روایت کو سن کر امام احمد بن حنبل اور دوبار مجھ سے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور انہوں نے اسلئے یوں کہا کہ تصدیق نہ ہوئی ان کو اس روایت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب ضعف اسناد کے غرض کہ نہ جانا انہوں نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حجاج بن نصیر صنف میں حدیث میں اور عبداللہ بن سعید مقبری کو بھی بہت صنف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہو اور وہ متہم ہو یعنی کذب و وضع کے ساتھ یا صنف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کے اور اس حدیث کا کوئی راوی نہ ہو سوا اس کے تو وہ قابل احتجاج نہیں اور روایت کی بہت سے اماموں نے صنف راویوں سے اور بیان کر دیا ہے احوال ان کا لوگوں سے۔

روایت کی ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے علی بن عبید سے کہا علی نے کہا ہم سے سفیان نے کہ بچو کلبی سے سو لوگوں نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اس سے تو کہا انہوں نے کہ میں پہچانتا ہوں اس کے سچ کو جسٹ سے اور خبردی ہم کو محمد بن اسماعیل نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن معین سے انہوں نے عفان سے انہوں نے ابو عوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے میں نے ان کی کلام کی خواہش کی سو ڈھونڈنا شروع کیا میں نے ان کے اصحاب سے سو آیا میں ابان بن عیاش کے پاس اور اس نے جو کچھ پڑھا سب حسن ہی سے روایت کیا یعنی جو اس سے پوچھتے تھے حسن سے روایت کر دیتا تھا اور وہ محض جھوٹا تھا کہا ابو عوانہ نے کہ پھر میں اس سے کوئی روایت کرنا عدال نہیں جانتا اور روایت کی ہے ابان بن عیاش سے کئی اماموں نے اگرچہ اس میں سخت اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابو عوانہ وغیرہ نے سو تو مغرور مت ہو اس پر کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں یعنی بعضے ائمہ تنقید اور اعتبار کے لیے ضعف کی حدیث بھی لکھ لیتے تھے کہ اس میں نظر اور غور کریں گے تو اس سے ان کا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا اس لیے کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا بعض شخص مجھ سے روایت بیان کرے اور میں اس کو متہم نہیں جانتا و لیکن متہم جانتا ہوں اس سے اوپر کے راوی کو (انتہی تو کلام المترجم)

اور روایت کی کئی لوگوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے وتر میں قبل رکوع کے ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کی بعضوں نے ابان بن عیاش کے اسناد سے مانند اس کے اور اس میں زیادہ کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا خبردی مجھ کو میری ماں نے کہ وہ رات کو رہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو دیکھا انہوں نے آپ کو کہ قنوت پڑھتے آپ نے قبل رکوع کے وتر میں اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے ساتھ موصوف تھا مگر حدیث میں اس کا یہی حال تھا یعنی جسٹ بول دیتا تھا اور بہت لوگ اصحاب، حفظ ہوتے ہیں اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہیں مگر شہادت کی یاقوت نہیں رکھتے نہ اس کو یاد رکھتے ہیں غرض جو متہم ہو کذب کے ساتھ حدیث میں یا غافل ہو کثیر الخطا پس تالیق ہے کہ اس کی روایت کے ساتھ مشغول نہ ہوں یہی جتنا ہے اکثر ائمہ حدیث کا یعنی اس سے روایت نہ کریں، کیا دیکھا نہیں تو نے

متوجہم، غرض مولف کی یہ ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اس کا یہ تھا کہ انہوں نے کہا میرے پاس دو قسم کی حدیثیں تھیں ابو ہریرہ کی ایک میں فقط سعید کا واسطہ تھا دوسری میں سعید اور ابو ہریرہ کے بیچ میں ایک اور راوی تھا اور جب وہ دونوں قسم مجھ پر مشتبہ ہو گئیں تو میں سب کو ابو ہریرہ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اسیلئے آگے پھر مولف اسی کی تصریح فرماتے ہیں انتہی۔

قال المؤلف غرض میرے نزدیک یحییٰ بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب سے ہوا اور باوصف اس کی روایت کی ہیں یحییٰ نے ابن عجلان سے بہت حدیثیں اور اسی طرح جس نے کلام کیا ہے اپنی لیلیٰ میں تو فقط سوہ حفظ کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی سے جو عیسیٰ ہیں انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے باب میں کہا یحییٰ نے کہ پھر ملا میں ابن ابی لیلیٰ سے تو روایت کی انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو لیلیٰ کی روایتوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبھی روایت کرتے ہیں کبھی کچھ بغیر اسناد کے اور یہ فقط نقصان حافظہ کے سبب سے ہے اس لیے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکھتے تھے اور جس نے لکھی تو بعد سماع لے لکھی۔

متوجہم، غرض یہ کہ عدم کتابت حدیث موجب ہوتی تھی ایسی خطاؤں کا جیسے ابن ابی لیلیٰ نے ایک بار کی روایت میں ابو ایوب کا نام لیا ایک بار علی کا اور کتابت بھی کہیں ہوتی تھی تو بعد سماع کے قال المؤلف اور سنائیں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنائیں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے ابن ابی لیلیٰ ان میں ہیں جن کی روایت قابل احتجاج نہیں اور ایسا ہی ہے کلام ان علماء کا جنہوں نے کلام کیا ہے مجالدین سعید اور عبداللہ بن ابیہ وغیرہما میں کہ کلام کیا انہوں نے ان میں بسبب سوہ حفظ کے اور بھت کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگوں سے کتنے ہی اماموں نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہوں کسی روایت کے ساتھ اور اس کا کوئی تابع نہ ہو تو وہ قابل احتجاج نہیں ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت قابل احتجاج نہیں اور مراد اس سے وہی روایت ہے جو اکیلے ابن ابی لیلیٰ کی روایت کہیں اور ان کا متابع کوئی نہ ہو اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اس کی روایت میں ہے جو اسناد یاد نہ رکھے اور اسناد میں کچھ بڑھاوے یا گھٹا دے یا اسناد بدل دے یعنی ایک حدیث کی اسناد دوسری میں لگا دے یا متن میں ایسا تغیر کر دے کہ جس کے معنوں میں فرق آجائے پس اس کی روایت ہرگز قابل احتجاج نہیں اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کر دے اور اس کو یاد رکھے اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرے جس سے معنوں میں تغیر نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں۔

متوجہم ابہاں تصریح کی مولف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت بالمعنی جائز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنوں میں فرق نہ آئے روایت میں طعن نہیں وارد ہوتا تفصیل اس کی یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہیں ناواقف الفاظ کے مدلولات سے اور ان کے مقاصد سے اور خبر نہیں رکھنا ان کے معانی اور محال سے اور معرفت کامل نہیں اس کو مصداق الفاظ کی پس جائز نہیں اس کو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اس کو کہ وہی لفظ کہے جو سناتا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اس طرف گیا ہے کہ اس کو بھی روایت بالمعنی جائز نہیں اور ابن سبوس اور ثعلب اور ابو بکر رازی حنفیہ سے اسی طرف گئے ہیں اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جائز کہا ہے بعض نے اس کے لیے روایت بالمعنی کو اور جمہور سلف و خلف نے کہ ائمہ اربعہ بھی اس میں ہیں اس کا جواز بیان فرمایا ہے اور مولف رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف میں غور کرنے

سے اس کے جواز میں کسی طرح کا شک اور شبہ نہیں رہتا اس لیے کہ وہ قطعاً واحدہ کو الفاظ مختلفہ میں روایت کرتے تھے اللہ اعلم
 مسئلہ خاص میں ایک حدیث مرفوعہ بھی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر میں عبد اللہ بن سلیمان بن اکثمہ لیشی
 سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ جیسے آپ سے
 سنوں ویسے ہی ادا کروں بلکہ اس میں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ
 کر دو اور کسی حرام کو حلال نہ کر دو اور پہنچ جاؤ تم معنی کو تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی ایسا تغیر جس سے معنوں میں فرق نہ آئے اور تحلیل حرام اور
 تحریم حلال لازم نہ آئے روایت میں کچھ قدرح نہیں کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت حسن سے نواہوں نے کہا اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو ہم لوگ
 روایت ہی نہ کرتے اور استدلال کیلئے امام شافعی نے اس کے جواز پر انوں القبان علی سبقتہ احرف فاقوا واما تبتہا منہ اور کہا
 کہ جب اللہ کی رحمت اور رافت کا تقاضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو ساتھ لفظوں پر آمارا اور اس میں ایسا تغیر جائز رکھا کہ جس سے معنوں میں
 فرق نہ آئے تو غیر قرآن اس کے جواز کے لیے اولیٰ ہے اور یہی ہونے لکھوں سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور ابوالاثر بر وائلہ بن
 اسقع پر اور کہا ہم نے کہ اے ابوالاسقع ہم سے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہو اور نہ اس میں وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان
 سوا انہوں نے کہا کہ تم میں سے کسی کو قرآن یاد ہے ہم نے کہا پڑھا تو ہے ہم نے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑھا دیتے ہیں ہم کہیں واؤ کو کہیں
 الفنا کو اور کہیں گھٹا دیتے ہیں تب انہوں نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اس کو تم یاد نہیں کر سکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ
 ہم سے اس میں کچھ زیادت اور نقصان ہو جاتا ہے پھر بھلا حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو ہم نے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض
 حدیث ایک بار سنی پس تم اسی کو کاتی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنی کرتے ہیں، اور داخل میں جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حدیث تے کہا
 ہم عرب لوگ ہیں پھر بدل دیتے ہیں ہم باتوں کو اور مقدم و مؤخر کر دیتے ہیں اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے کہ انہوں نے
 کہا داخل ہوا میں اور عبدان حسن پر اور کہا ہم نے کہ اے ابوسعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس میں کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے
 انہوں نے کہا جو قصداً ایسا کرے وہ کذب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا میں نے سنن کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے تھے کہ
 مضمون اس کا ایک ہوتا تھا اور کلام مختلف اور ابن عون نے کہا کہ حسن اور ابراہیم شعبی روایت بالمعنی کیا کرتے تھے اور ابوالادریس نے
 کہا پوچھا ہم نے زہری سے تقدیم و تاخیر حدیث کو انہوں نے کہا یہ قرآن میں تو جائز ہے پھر حدیث میں کیوں روانہ ہوگی اور جب تو
 معنی حدیث پر واقع ہو جائے اور کسی حرام کو حلال نہ بنا دے اور کسی حلال کو حرام تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہ نقل بالمعنی سماع میں
 جائز ہے نہ مصنفات میں اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنی ہو قطعاً اور راوی بالمعنی کو ضرور ہے کہ آخر روایت میں کہدے کہ اسی کے مانند
 ہے یا شبیر یا شبیر ہے الفاظ اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے معانی کلام کو
 اور اہل لسان تھے۔

چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابن مسعود روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قافور و مرقت
 عینا کا و انتفتحت پھر کہا کہ حضرت نے یہی فرمایا مثل اس کے یا مانند و شبیر اس کے اور مسند دارمی وغیرہ میں ہے کہ ابوالدرداء
 کی عادت تھی کہ وہ جب حضرت سے کچھ روایت کرتے تھے اس کے بعد نحوہ اور شبیر کہتے تھے اور ابن ماجہ میں انس بن مالک سے
 مروی ہے کہ انہوں نے حضرت سے کچھ روایت کی پھر کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے -
 احمد کنانی اشرف

کہا مولف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے محمد بن یشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ملازمین عارض سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے وائل بن اسقع سے کہ کہا انہوں نے کاتی ہے تم کو ہماری روایت بالمعنی اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ کہا محمد بن سیرین نے میں سنتا ہوں حدیث کو دس لفظوں مختلف سے کہ معنی اس کے ایک ہی ہوتے ہیں اور روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیثوں کو بالمعنی روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجا بن حیوۃ اعادہ حدیث کیا کرتے تھے انہیں حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تھا۔ روایت کیا ہم سے علی بن خشرم نے ان سے حفص بن غیاث نے انہوں نے عاصم احول سے کہا عاصم نے کہ کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے کہ آپ ایک بار حدیث بیان کرتے ہیں پھر اسی کو دوسری بار اور طرح بیان کرتے ہیں تو انہوں نے کہا اختیار کر لو تم سماع اول کو۔ روایت کی ہم سے جبارود نے ان سے وکیع نے ان سے زبیر بن صبیح نے ان سے حسن نے کہا سن نے جب معنی حدیث ثابت ہوئی تو کافی ہے یعنی تتبع الفاظ ضرور نہیں۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے سید سے کہ وہ بیٹے ہیں سلیمان کے کہا سید نے سنائیں نے مجاہد سے کہ حدیث میں تو چاہے تو کچھ گھٹانے مگر بڑھامت یعنی گھٹانے میں کچھ نقصان نہیں کہ دوسرا راوی اسے بیان کر دے گا یا تو ہی دوسرے وقت بیان کر سکتا ہے مگر اپنی طرف سے بڑھانے میں تو بڑا نقصان ہے۔

متوجہ اشارہ کیا مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں اس طرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دُون بعض جائز ہے یعنی ایک ہی حدیث میں سے راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہیں اور اس میں کئی مذہب ہیں محدثین کے بعضوں نے تو اس کو مطلقاً منع کیا ہے بناؤ علیٰ منع الروایۃ بالمعنی اور بعضوں نے اس کو ناجائز نہ کہا ہے اگرچہ روایت بالمعنی ان کے نزدیک جائز ہے مگر عدم جواز کے اس وقت قائل ہوئے ہیں کہ اس روایت کو اسی راوی نے یا کسی اور نے قیل اس کے تمامہ بیان نہ کیا ہو اور اگر ایک بار اس نے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کر دیا ہے تو روا ہے کہ پھر دوبارہ اس کا ایک ٹکڑا بیان کریں اور بعضوں نے مطلقاً جائز رکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بخبر مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی میں ایسا علاقہ نہ ہو کہ خبر متروک کے ترک سے احتمال معنی کا لازم آئے مثلاً خبر متروک استثناء ہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اس کے ترک سے دلالت مروی میں کچھ فرق نہ آئے تو حذف اس کا جائز ہے اور جواز اس کا بدیہی ہے جیسے اس کے غلام میں عدم جواز ضروری ہے اور اسی طرح تقطیع حدیث کے ابواب متفرقہ میں جیسے محدثین کا باب ہے اقرب الی الصواب ہے کذا فی التدریب انتہی ما قال المترجم۔

قال المؤلف رحمۃ اللہ علیہ روایت کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریش نے ان سے زید بن جباب نے انہوں نے ایک مرد سے کہ کہا اس نے کہ نیکے ہماری طرف سفیان ثوری اور کہا اگر میں تم سے کہوں جیسا میں نے سنا ہے بعینہ ویسا بیان کرتا ہوں تو ہرگز تم سچ نہ جاناو حقیقت میں وہ اس کے معنی ہیں۔ روایت کی ہم سے حسین بن حریش نے کہا سنائیں نے وکیع سے کہتے تھے کہ اگر معنی وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے یعنی سدہا یعنی سدہا لکن اظہر جاتا اور تفاصل علماء کا حفظ و اتقان

اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہے اگرچہ اکثر ائمہ یا وجود حفظ کے خطا اور غلط سے نہیں بچے۔

روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عماد بن ققاع سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب روایت کرے تو روایت کر ابوذر سے جو بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے اس لیے کہ انہوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی پھر بلوچی میں نے ان سے دو برس بعد تو برابر بیان کر دی انہوں نے سفیان سے اور نہ گھٹایا اس میں سے ایک عرف روایت کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے کہا منصور نے کہا میں نے ابراہیم سے سالم بن ابی الجعد کی حدیث تم سے زیادہ پوری کیوں نہیں ہوتی انہوں نے کہا اس لیے کہ وہ لکھتے تھے۔

روایت کی ہم سے عبد الجبار نے انہوں نے سفیان سے کہا کہ مجھ سے عبد الملک بن عمیر نے کہ میں جب حدیث لیتا ہوں تو اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا سا و آیت کی ہم سے حسین بن مہدی نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے کہا کہ کتا قنادہ نے نہیں سنی میرے کانوں نے کوئی بات کہ یاد نہ رکھا ہو اس کو میرے دل نے سا و آیت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا کہ انہوں نے کسی کو نہ دیکھا میں نے خوب بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے سا و آیت کی ہم سے ابراہیم بن سعید جو زہری نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا ایوب سختیانی نے میں کسی کو اہل مدینہ سے علم حدیث میں بعد زہری کے یحییٰ بن کثیر سے بڑھ کر نہیں جانتا، روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہا انہوں نے ابن عون حدیث بیان کرتے تھے پھر جب میں ان سے بروایت ایوب اس کے خلاف بیان کرتا تھا وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے تھے اور میں کتا تھا کہ تم نے تو یوں ہی سنی ہے تو وہ کہتے تھے کہ ایوب ہم سے زیادہ جانتے والے تھے محمد بن سیرین کی حدیث کو سا و آیت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہا یحییٰ بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثبت ہے تو انہوں نے کہا مسعر لوگوں سے زیادہ ثبت ہیں۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا سنا میں نے حماد بن زید سے کہتے تھے شعبہ نے مجھ سے جس روایت میں خلاف کیا میں نے اس کو چھوڑ دیا یعنی شعبہ کے اعتماد پر کہا ابوبکر نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا مجھ سے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کی سا و آیت کی ہم سے عبد حمید نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہیں لی میں نے کسی سے کہ نہ گیا ہوں میں اس کے پاس ایک بار سے زیادہ اور نہیں لیں ہم میں نے کسی سے دس حدیثیں کہ نہ گیا ہوں میں اس کی خدمت میں دس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے پچاس حدیثیں حاضر ہوا میں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے سو حدیثیں اس کے پاس گیا میں سو بار سے زیادہ مگر جہاں کوئی یارتی سے میں نے یہ حدیثیں سنی تھیں اور پھر دوبارہ جو گیا میں ان کے پاس تو وہ انتقال کر چکے (قول المترجم) اور یہ نہایت قدر دانی تھی حدیث کی انتہی۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے عبداللہ بن اسود سے انہوں نے ابن مہدی سے کہ سنا میں نے سفیان سے کہتے تھے کہ شعبہ امیر المؤمنین ہیں حدیث کے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے کوئی زیادہ پیارا نہیں مجھے شعبہ سے اور میرے نزدیک ان کے برابر کوئی نہیں ہے۔

کہتا ہوں اور کہا میں نے یحییٰ سے کون ان دونوں میں طویل حدیث کو خوب یاد رکھنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو انہوں نے کہا شعبہ زیادہ قوی تھے اس بارے میں اور کہا یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے زیادہ واقف تھے احوال رجال سے اور خوب جانتے تھے کہ یہ فلاں سے مروی ہے اور اس نے فلاں سے روایت کی ہے اور سفیان صاحب ابواب تھے، روایت کی ہم سے ابوعمار حسین بن حرث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ حاطہ رکھتے ہیں اور حیب میں نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچھا تو انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی اور سنا میں نے اسحاق بن موسیٰ القاری سے کہا سنا میں نے معن بن عیسیٰ سے کہتے تھے مالک بن انس تشدد رکھتے تھے یعنی احتیاط کرتے تھے یہ اور آئے کی اور مانند اس کے یعنی اتنی بھی تحقیقات چھوڑتے نہ تھے روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن قریم القاری سے جو قاضی تھے مدینہ کے کہا کہ گزرے مالک بن انس ابی حازم پر اور وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے پس نہ ٹھہرے امام مالک اور چلے گئے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو کہا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور بکروہ جانا میں نے کہ لوں میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھڑے کھڑے۔

مترجم اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے آداب محدث کی طرف جو اس کو طلب حدیث اور اخذ روایت کے وقت ضرور ہیں اسی میں سے ہے بیٹھ کر سماع کرنا حدیث کا اس لیے کہ کھڑے ہونے میں بخوبی تیقظ اور حفظ اور قدرت کا ملہ سماع پر نہیں ہوتی اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اس کی طلب میں اس لیے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی ایسے علم کو سیکھے کہ جس سے طلب کی جاتی ہے رضامندی اللہ کی اور نہ سیکھے اس کو مگر اس لیے کہ پائے وہ کوئی چیز دنیا کی نہ پائے گا وہ ہرگز بوجہ نیت کی اور عمدہ وجہ حصول نیت خالصہ کی یہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن نجید سے کہ انہوں نے پوچھا ابو جعفر بن حمدان سے کہ میں کس نیت سے حدیث لکھوں انہوں نے کہا تم جانتے نہیں کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت اترتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابو جعفر نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سردار ہیں سب نیکوں کے اور ضرور ہے طلب توشیح اور تسدید اور تیسیر کی اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیدہ اور عادات رضیہ اور خصائل سجمیہ کا اور ضرور ہے افراغ جہد اس کی اور تحصیل میں اور غنیمت جانتا اس کے امکان کو، چنانچہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حریص رہ اس کی طلب پر جو تجھے توقع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کرے اپنے ارنج شیوخ بلد سے اسناداً اور علماً اور شہراً اور دنیا اور حیب ان سے فارغ

لے ذکر تو عبادت سے زبان کی اس نیت سے تو عبادت غیر کی ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت بھی شرک ہے بندہ کے نام یا کلام سے اگر تبرک چاہے تو بغیر اس لحاظ کے کہ اللہ تعالیٰ کے دین سیکھے میں اس کی رضامندی ہے اور کسی نیت سے نہ چاہے بندہ کے نام اور کلام پڑھنے سے خوف ہے کہ اور عمل بھی ضائع ہوگا جب اس میں تبرک چاہے جیسے اللہ کا نام یا کلام پڑھنا بڑا عبادت ہے ولذکو اللہ اکبر یہاں سے حکم ختم صحیح بخاری کا جو بلیات میں مروج ہے یا بعض جو شمائل و قصائد کے وظیفہ کرتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ غلطی ہے بعض بڑے مولویوں کی غرض کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ اکبر، جیسے سجدہ رکوع طواف اعتکاف صوم عبادت ہیں اسی طرح نام و کلام پڑھنا ذکر سے بڑھ کر عبادت ہے اور سب عبادت خالص اللہ کے لیے چاہیں، مالک نے کہا اللہ سے سوال بغیر اس کے نام و صفات کے نہ چاہیے ۱۳

ہو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہ اساندر عالیہ طلب کرنے اور تقار حفاظ اودان کے مذاکرہ اور استفادہ پر حرج نہیں ہے
چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کی رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کے لیے مشہور ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رحلت حضرت
خضر کی طلب میں حصول علم کے لیے قرآن میں مذکور ہے۔ ابراہیم اور ہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے
اصحاب حدیث کے سفر اور نہایت حرم علم کے باعث نہ ہو اس کے تساہل کے تحمل حدیث میں کہ متروک ہو جائیں اس سے بعض
شرط تحمل کی اور یہ بھی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کی جو سنیے اس پر کچھ عمل بھی کرے کہ یہ زکوٰۃ ہے ان
حدیثوں کی اور سبب ہے ان کے یاد رہنے کا۔

بیشتر حافی رح نے کہا ہے کہ اسے اصحاب حدیث ادا کر زکوٰۃ حدیث کی عمل کرو دو سو حدیث میں سے پانچ حدیث پر یعنی جیسے
دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ایسے ہی دو سو حدیثوں سے پانچ پر تو عمل کرو اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ انہوں
نے کہا نہ لکھی میں نے کوئی حدیث کہ عمل نہ کیا اس پر یہاں تک کہ پہنچا مجھ کو کہ حجامت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو طییب نے اور عنایت کیا آپ
نے ان کو ایک دینار سو میں نے بھی حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے مراد کھنٹے لگانا ہے اور مزدور
ہے طالب حدیث کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سُنے اس لیے کہ اس میں اجمال ہے علم کا اور سبب ہے اس سے
منتفع ہونے کا چنانچہ مغیرہ سے مذکور ہے کہ ہم ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے تھے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہم نے
یحییٰ بن معین سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کی اور حدیث میں ہے تو اضعو لمن تعلمون منہ رواہ البیہقی
مرفوعاً من حدیث ابی ہریرۃ وَصَغَفَهُ وَقَالَ الصَّحِيحُ وَقَعَهُ عَلَى عَمْرٍَاوِ اَعْتَادَ كَرَّ جَلَالَتِ شَيْخِ كَا اَوْرَا سِ كَ رَجَا ن
کا غیر پر اور طالب رہے اس کی رضا کا اور زیادہ طلب نہ کرے اس سے کہ تھکائے اس کو بلکہ قناعت کرے اس پر جتنا وہ
روایت کرے اس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور میں اور شیخ کو ضرور ہے کہ خیر خواہی اور بذل نفع کرے اس کے واسطے
اور جب فارغ ہو جائے تمیذ اس کا اس کی روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنے سے اکمل کی طرف ہدایت کرے
تاکہ علم طلبہ کا کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور جیسا اور کیر ہرگز مانع نہ ہو اس کو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اس
شخص کے جو کم ہو نسب اور عمر وغیرہ میں اس لیے کہ مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہیں کرتا جیسا کرنے والا نہ متکبر اور صبر کرے جفائے شیخ
پر اور اعتناء کرے ہم ضروری کے ساتھ اور فخر و غرور نہ کرے استکثار پر اور لکھے اور سماع کرے کتاب و خبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا
ارادہ نہ کرے۔ خلاصہ مافی التدریب انتہی ما قال المترجم۔

قَالَ الْمُؤَلَّفُ رَوَا يَتِ كِي هَمَّ سَ اِبُو بَكْرٍ نَ اَهْوَلُ نَ عَلِيُّ بِنُ عِبْدِ اللّٰهِ سَ كَمَا عَلِيُّ نَ كَ كَمَا يَحْيٰى بِنُ سَعِيْدِ نَ مَالِكُ كِي رَوَا يَتِ جُو سَعِيْدِ
بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیاری ہے اس سے جو بواسطہ سفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پھر کہا یحییٰ نے قوم میں
کوئی شخص حدیث میں زیادہ مقرب نہیں مالک بن انس سے اور مالک امام تھے حدیث میں، سنائیں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا
میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے کسی کو یحییٰ بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کہ کسی نے پوچھا احمد بن
حنبل سے وکیع اور عبدالرحمن بن مہدی کو تو انہوں نے فرمایا کہ وکیع اکبر ہیں قلب میں اور عبدالرحمن امام ہیں، سنائیں نے محمد بن عمرو بن
نہان بن صفوان لقی لبری سے کہتے تھے سنائیں نے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر میں جا ہوں تو قسم کھا سکتا ہوں رکن اور مقام کے پانچ میں

کسی کو نہ دیکھا میں نے علم میں زیادہ عبد الرحمن بن مہدی سے کہا ابو عیسیٰ نے اور کلام اس مقام میں اور روایت اہل علم سے بہت ہے اور بیان کیا ہم نے کچھ تھوڑا سا اس میں سے بطور اختصار کے تاکہ استدلال کیا جائے اس سے منازل علماء اور تفاضل فضلاء پر کہ بعض النعمان بعض سے افضل تھے حفظ و اتقان میں اور جس میں کلام کیا ہے علماء نے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ یہاں تک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہوں یا ضعیف اور ضعف ان کا سو حفظ کے سبب سے ہو یا اس کے سوا اور سبب سے اور اس کو اصطلاح محدثین میں حرج و تعدیل کہتے ہیں اور تفصیل اس کی اور کتب مطولہ میں اس فن کی موجود ہے اور جزو اعظم ہے فن حدیث کا کہ معلوم ہوتا ہے اسی سے حال قوت و ضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا، انتہی مقال المترجم۔

کہا سولف رحمۃ اللہ علیہ نے اور قرأت علم کے سامنے جب اس کو حفظ ہو جو چیز کہ پڑھی جاتی ہے یا حفظ نہ ہو تو اس کے اصل کو دیکھ رہا ہو یعنی جس کی نقل پڑھی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے چنانچہ روایت کی ہم سے حسین بن مہدی یصری نے انہوں نے عبد المزیق سے انہوں نے ابن جریج سے کہا کہ پڑھا میں نے عطاب بن ابی رباح کے آگے اور ان سے کہا کہ میں اس کو کیونکر روایت کروں انہوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے اس کی عطاب بن ابی رباح نے اور ماوایت کی ہم سے سوید بن نصر نے ان سے علی بن حصین نے ان سے ابی عصمہ نے انہوں نے یزید نخوی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لے کر ان کی کتابوں میں، سو ابن عباس پڑھتے لگے ان پر بہ تقدم و تاخیر اور کہا انہوں نے میں تو بھائی اس مصیبت سے عاجز آ گیا سو تم لوگ میرے آگے پڑھو کہ میرا قراء الیہا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے اور ماوایت کی ہم سے سوید نے ان سے علی بن حصین بن داؤد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب دی کتاب آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجھ سے روایت کر اس کو تو اسے جائز ہے کہ اس سے روایت کرے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث تو کہا انہوں نے تم پڑھ جاؤ اس حدیث کو میرے آگے تو میں نے چاہا کہ وہی پڑھیں میرے آگے تو انہوں نے کہا تم شیخ کے آگے تلمیذ کا پڑھنا روا نہیں رکھتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اس کو روا رکھتے تھے روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے ان سے یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ کہا عبد اللہ بن وہب نے جس روایت میں حدثنا کہوں اس کو جان لو کہ میں نے لوگوں کے ساتھ سنی ہے اور جس میں حدث سنی کہوں اس کو جان لو کہ میں نے اکیلے سنی ہے اور جس میں اُخْبِرْنَا کہوں اس کو جان لو کہ استاد پر پڑھی گئی ہے اور میں بھی حاضر تھا اور جس میں اُخْبِرْنَا کہوں اسے جان لو کہ میں نے اکیلے سنا ہے آگے پڑھی ہے اور سنا میں نے ابو موسیٰ محمد بن شنی سے کہتے تھے سنا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تھے حدثنا اور اُخْبِرْنَا ایک ہی ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے کہ ہم ابو مصعب مدینی کے پاس تھے کہ ان کے آگے پڑھی گئیں بعض حدیثیں ان کی سو میں نے ان سے پوچھا کہ ہم کیونکر اس کو روایت کریں انہوں نے کہا کہ کہو حدیث بیان کی ابو مصعب نے کہا ابو عیسیٰ نے اور جائز رکھا ہے بعض اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسی کو کہ روایت کرے اس کی طرف سے کسی حدیث کو تو اسے جائز ہے کہ اس کی طرف سے روایت کرے روایت کی ہم سے محمود بن عیذان نے ان سے وکیع نے ان سے عمران بن حدیر نے ان سے ابو مجلز نے ان سے بشیر بن نہیک نے کہا انہوں نے کہ لکھی میں نے ایک کتاب میں روایتیں ابو مصعب نے ان سے آپ سے انہوں نے کہا ہاں!

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل واسطی نے ان سے محمد بن حسن نے کہ عوف اعروانی نے کہا کہ ایک مرد نے کہا من سے میرے
 نزدیک آپ کی چند حدیثیں ہیں میں ان کو روایت کروں انہوں نے فرمایا کہ ہاں کہا ابو عیسیٰ نے اور محمد بن معروف محبوب بن
 الحسن ہیں اور روایت کی ہے ان سے کئی ائمہ نے۔ روایت کی ہم سے جبارودین معاذ نے انہوں نے انس سے انہوں نے عبید اللہ
 بن عمرو سے کہا عبید اللہ نے کہ آیا میں زہری کے پاس ایک کتاب لے کر اور میں نے کہا یہ آپ کی حدیثیں ہیں انہیں میں آپ سے
 روایت کروں انہوں نے کہا ہاں، اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے یحییٰ سے جو بیٹے ہیں سعید
 کے کہا کہ آئے ابن جریر ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر اور کہا کہ آپ کی حدیثیں ہیں میں آپ سے اس کو روایت کروں
 انہوں نے کہا کہ ہاں کہا یحییٰ نے کہ میں نے اپنے دل میں کہا میں نہیں جانتا کہ کون سا امر بہتر ہے یعنی قرأت یا اجازت اور کہا علی نے
 کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریر کی حدیثوں کو جو وہ عطاء خراسانی سے روایت کرتے ہیں کہا کہ ضعیف ہیں میں نے کہا کہ وہ
 تو کہتے ہیں کہ خبردی مجھ کو عطاء نے کہا ان کا اخباری کہنا کچھ نہیں اس لیے کہ عطاء نے ان کو فقط کتاب دیدی تھی۔

مترجم یہاں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اخذ روایت کے طریقے بیان کیے اور ان میں سے کئی طرق ذکر کیے۔ اول یہ کہ شاگرد
 کتاب لے کر پڑھے اور استاد سنتے حفظ سے یا اصل دیکھتا جائے، ثانی یہ کہ استاد کسی کو کتاب دے دے اور کہے کہ مجھ سے روایت
 کر یہ میرے مرویات ہیں جیسے منصور بن معتمر نے کہا، ثالث یہ کہ اجازت دے کوئی استاد کہ ہماری مرویات کو روایت کر، رابع یہ کہ
 شاگرد ایک کتاب لائے اور کہے کہ یہ تمہاری حدیثیں ہیں اور شیخ ان کی روایت کی اجازت دے، خامس یہ کہ کتاب نہ لائے بلکہ
 پوچھنے کہے کہ چند حدیثیں آپ کی میرے پاس ہیں اور شیخ اس کی اجازت دے۔

اب سنو کہ صورت اول کو محدثین عرض کرتے ہیں اس لیے کہ قاری یا یقرا کو شیخ پر عرض کرتا ہے جیسا کہ قرآن مقرر پر عرض کیا
 جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑھے یا اور کوئی شاگرد پڑھے شیخ پر اور تو بھی سنتا ہو، عرض قائل ہوئے ہیں جو از وصحت عرض کے اصحاب
 میں سے انس اور ابی عباس اور ابو ہریرہ اور تابعین سے ابن مسیب اور ابو سلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور خارجہ بن زید
 اور سلیمان بن ایسار اور ابن ہریرہ اور عطاء اور تابع اور عروہ اور شعبی اور زہری اور کحول اور حسن اور منصور اور اقیوب اور ائمہ سے ابن
 جریر اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ائمہ اور اعمش اور ابن مہدی اور شریک اور لیث اور ابو عبید اور بخاری اور ان کے سوا
 اور بہت سے محدثین محققین اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عرض اس کے برابر ہے جس کا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض راجح
 ہے یا مرجوح، سوا اول یعنی مساوات مروی ہے مالک سے اور ان کے اشیخ اور اصحاب اور معظم علمائے حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے
 اور حکایت کیا ہے اس کو راہ مہرزی نے علی بن طالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علی کا قول ہے کہ قرأت عالم پر بمنزلہ سماع
 کے ہے اس سے اور ابن عباس کا کہ پڑھو تم مجھ سے کہ تمہارا پڑھنا میرے آگے ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے رواہ البیہقی فی
 المدخل وحکاہ ابو بکر الصیرفی عن الشافعی؟

اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سے مروی ہے ابو حنیفہ سے اور ابن ابی ذئب وغیرہما سے اور وہی مروی ہے امام
 مالک سے روایت کیا اس کو دارقطنی نے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب تیسرا یعنی راجح ہونا سماع کا عرض پر مروی ہے
 جمہور اہل مشرق سے اور تدریب میں اس کو صحیح قرار دیا ہے استاد کتاب دیدے محدثین مناوہ کہتے ہیں

مہدی نے حدیث جابر جعفی کی اور احتجاج بھی کیا ہے بعض علماء نے مراسیل سے۔

متوجہ ہمہ مرسل وہ حدیث ہے جس میں تابعی کہے قال رسول اللہ اور حضرت کے اور اس کے درمیان ایک راوی چھوڑ گیا ہو یعنی صحابی اور بعضوں نے کہا جس میں دو راوی متروک ہوئے وہ بھی مرسل ہے اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثوں میں سے جابہر محدثین کے نزدیک اور اکثر فقہاء اور اصولیوں کے نزدیک اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مراسیل سے وہ مراسیل مراد ہیں جو قرون ثلاثہ مشہود بالخیر سے ارسال کی گئی ہوں اس لیے کہ بعد ان زمانوں کے خبر سے افتائے کذب کی اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسیل پر اور کسی کا انکار اس پر مذکور نہیں اور نہ کسی نے ائمہ سے اس پر انکار کیا ہے دوسری صدی تک۔

قال المؤلف روایت کی ہم سے ابو عبیدہ بن ابی السفر اللکونی نے ان سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت متصل بیان کرو مجھ سے جو مروی ہو عبداللہ بن مسعود سے تو ابراہیم نے کہا جب میں تم سے کہوں عن عبداللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود ان سے سنی ہے اور جب کہوں قال عبداللہ تو میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اہل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ اس کے ماسوا میں اور مذکور ہے شعبہ سے کہ انہوں نے ضعیف کہا ابو الزبیر مکی کو اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا پھر لے لی روایت شعبہ نے ان لوگوں سے جو کہ حفظ و عدالت میں ان سے بھی کم تھے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبید اللہ العزیمی اور کئی لوگوں سے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں، اس روایت کی ہم سے محمد بن عمرو بن نہمان نے انہوں نے امیر بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چھوڑ دیتے ہو تم روایت عبدالملک بن ابی سلیمان کی اور لیتے ہو روایت محمد بن عبید اللہ العزیمی سے انہوں نے کہا ہاں کہا ابو عیسیٰ نے اور شعبہ روایت کرتے تھے عبدالملک بن ابی سلیمان سے پھر چھوڑ دیا ان کو اور کہا گیا ہے کہ چھوڑ دیا ہے انہوں نے اس لیے کہ منفرد ہوئے وہ اس حدیث کے ساتھ جو روایت کی عبدالملک نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آدمی اپنے شوق کا مستحق ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے اگرچہ غائب ہو کہ راہ ان دونوں کی ایک ہو اور ثابت کہا ہے ان کو کئی اماموں نے اور روایت کی ہے ابو الزبیر اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے، اس روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے، شمیم سے انہوں نے حجاج اور ابن ابی ملیک سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا انہوں نے تھے ہم جب تھکتے جابر بن عبداللہ کے پاس مذاکرہ کرتے آپس میں ان کی حدیثوں کا اور ابو الزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے حدیث کو۔

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ابو الزبیر نے عطاء مجھے آگے کرتے تھے جابر بن عبداللہ کے پاس تاکہ یاد رکھوں میں ان کے لیے حدیث کو روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سنا میں نے ابوب سخیانی سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے ابو الزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی کہا ابو عیسیٰ نے مراد اس سے یہ تھی کہ وہ اتقان و حفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان میزان تھے علم کے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبید اللہ سے کہا پچھلے سال سفیان سے حال حکیم بن جبیر کا انہوں نے کہا ترک

دیوان کو شعبہ نے اس حدیث کے سبب سے کہ روایت کی انہوں نے صدقہ کے باب میں یعنی حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ نبی ﷺ نے جو سوال کرے لوگوں سے اور اس کے پاس اتنا ہے کہ کام نکل جائے تو قیامت کے دن آئے گا کہ منہ مس کا چھدا ہوا ہوگا۔
 انہوں نے کہا یا رسول اللہ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام بھلتا ہے اور اس کو سوال کی حاجت ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اس کنیت کا سونا انتہی، کہا علی نے کہا یحییٰ نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے کہا علی نے کہ یحییٰ ان کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہ دیکھتے تھے۔
 روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحییٰ بن آدم نے پھر کہا عبداللہ نے جو رفیق ہیں شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے ہا اور کوئی شخص اس کو روایت کرتا تو کہا ان سے سفیان نے کیا شعبہ اس سے روایت نہیں کرتے انہوں نے کہا ہاں کہا سفیان نے تہا میں نے زبید کو کہ روایت کرتے تھے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن زبید سے۔

کہنا ابو عیسیٰ نے اور جس حدیث کو ہم نے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہے کہ اس کی اسناد میں کوئی متہم تذب نہ ہو اور حدیث شاذ بھی نہ ہو اور مروی ہو اور سند سے بھی مثل اس کے سو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو ذکر کی ہم نے میں حدیث غریب ہے، تو جانتا چاہیے کہ محدثین حدیث کو جانتے ہیں کئی وجوہ سے اور بہت سی حدیثیں جو غریب ہوتی ہیں اس لیے کہ مروی نہیں ہوتیں مگر ایک سند سے جیسے حدیث حماد بن سلمہ کی جو مروی ہے ابوالعشرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے آپ سے کہا کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا ذبح نہیں روا ہے مگر حلق اور لبہ میں سو فرمایا آپ نے اگر بھونک دے اسکی ان میں تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشرہ سے روایت کرنے میں اور ابوالعشرہ کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوا اس کے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علماء کے نزدیک تو حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے یعنی اکثر ہوتا ہے کہ اماموں میں سے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہیں ہوتی مگر اسی کی روایت سے پھر اس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں اور وہ مشہور ہو جاتی ہے، جیسے روایت عبداللہ بن دینار کی کہ روایت کی انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے ولا رکے اور اس کے ہمبہ سے اور نہیں معلوم ہوتی یہ مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے اگرچہ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے جیسے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے سو وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح ہے کہ وہ مروی ہے عبداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک میں آرزو رکھتا ہوں کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجازت دی تو میں کھڑا ہو کر اس کے سر میں بوسہ لوں، کہا ابو عیسیٰ نے اور اکثر حدیثیں غریب سمجھی جاتی ہیں کہ ان میں کچھ زیادت ہوتی ہے یعنی ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہیں اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنی اس وقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانوں سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث میں لفظ من المسلمین کا

یعنی جو مسلمانوں سے ہو اور روایت کی ایوب مختیاتی اور عبید اللہ بن عمر اور کئی اماموں نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضوں نے نافع سے مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہیں ان کے حافظہ پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا اور تمسک کیا ہے کئی اماموں نے مالک کی حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اس سے انہیں میں ہیں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کہ دونوں نے کہا جب کسی کے پاس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہیں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر نہ دے اور استدلال کیا انہوں نے امام مالک کی اسی روایت سے غرض جب زیادت ایسے حافظ کی طرف سے ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثیں ایسی ہیں کہ کئی سندوں سے مروی ہوئیں اور ایک اسناد سے غریب سمجھی جاتی ہیں جیسے کہ یہ روایت، ساوایت کی ہم سے ابو کریب نے اور ہشام اور ابوالسائب اور حسین بن اسود نے چاروں نے کہا روایت کی ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مومن کھاتا ہے ایک آنت میں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور صرف ابو موسیٰ کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا میں نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے کہا وہ روایت ہے ابو کریب کی ابواسامہ سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس کا تو انہوں نے بھی یہی کہا یہ حدیث ہے ابو کریب کی جو مروی ہے ابواسامہ سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو کریب کی روایت سے سو میں نے کہا مجھ سے کئی شخصوں نے روایت کی ہے کہ سب ابواسامہ سے راوی ہیں سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ میں نہیں جانتا کسی کو کہ روایت کی ہو یہ سوا ابو کریب کے اور کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ابو کریب نے یہ حدیث ابواسامہ سے مذاکرہ میں یعنی بغیر روایت کرنے کے اور کسی بحث میں سنی۔ ساوایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شبابہ بن سواد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے بکیر بن عطار سے انہوں نے عبدالرحمن بن یعرب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دُباؤ اور مُزقت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کی طرف سے اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ شعبہ سے روایت کرتا ہو سوا شبابہ کے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے آپ نے منع فرمایا بید بناتے سے دُباؤ اور مُزقت میں اور حدیث شبابہ کی اس لیے غریب لکھی جاتی ہے کہ اکیلے انہوں نے روایت کی ہے شعبہ سے اور روایت کی شعبہ نے اور سقیان ثوری نے اسی اسناد سے بکیر بن عطار سے انہوں نے عبدالرحمن بن یعرب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا الحج عرفة یعنی حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح تر ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سے روایت کی ہم سے محمد بن ابی ہریرہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ساتھ جائے جنازہ کے اور نماز پڑھے اس پر اس کو ایک قیراط ہے یعنی ثواب ہے اور جو اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ قرآن کی جائے اس کام سے سو اس کو دو قیراط ہیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ دو قیراط کتنے ہیں آپ نے فرمایا چھوٹا ان میں کا مثل احد کے ہے۔

کثیر سے انہوں نے ابو مزاحم سے کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ساتھ جائے جنازہ کے اس کو ایک قیراط ہے پھر ذکر کی حدیث مانند اس کے معنوں میں کہا عبداللہ نے اور خبر دی ہم کو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحییٰ نے روا کی مجھ سے ابو سعید مولیٰ المہری نے حمزہ سے جو بیٹے ہیں سفینہ کے انہوں نے سائب سے کہ سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے کہا میں نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ تمہاری کو کتنی حدیث ہے جس کو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تم نے باسناد سائب بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے سو انہوں نے یہی حدیث مجھ سے بیان کی اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمن سے۔

کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور غریب سمجھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کی راہ سے یعنی سائب کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے۔ ماوا بیتہ کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے مغیرہ بن ابی قر السدوسی سے کہا انہوں نے سنا میں نے انس بن مالک سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ میں اونٹ کا زانو باندھ کر اللہ پر بھروسہ کروں یا بے زانو باندھ بھروسہ کروں فرمایا آپ نے زانو باندھ اس کا اور بھروسہ کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو انس بن مالک کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور مروی ہوئی عمرو بن امیہ صمیری سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔ اور ہم نے اس کتاب میں رعایت اختصار کی رکھی اس لیے کہ امید ہے اس سے نفع کی اور مانگتے ہیں ہم اللہ سے کہ نفع دے اس کے مضمون سے اور اس کو ہماری نجات و فلاح کی حجت ٹھہرا دے اپنی رحمت سے اور اس کو وبال نہ ٹھہرا دے ہمارے اوپر اپنی رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف ہے اللہ کو اکیلا ہے وہ جیسے اس نے انعام و افضال کیے اور صلوة و سلام ہو جو اس کا سید المرسلین اُمی پر اور ان کے اصحاب و آل پر اور کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا کام بتانے والا ہے اور تمہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور تہ قوت عبادت کرنے کی مگر اللہ کی طرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اسی کو تعریف ہے پوری اور نبی اور ان کے آل و اصحاب پر افضل صلوة اور اذکار سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہاتوں کا۔

(الحمد للہ ترمذی شریف مع کتاب العلیل ختم ہوئی)

کتبہ محبوب احمد خوشنویس

صحیح بخاری شریف

مترجم اردو مع عربی

۷۲۷۵ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیش بہا خزانہ
دنیاۓ اسلام کے علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ
روئے زمین پر احکام الہی کے بعد صحیح بخاری شریف سب سے زیادہ
صحیح مستند اور مقبول کتاب ہے اور علم حدیث میں اس کی نظیر ناممکن
ہے۔ اس امر پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ امام ابو عبد اللہ محمد بن
اسمعیل بخاری فن حدیث میں امیر المحدثین اور اس المحدثین ہیں۔
چنانچہ اس بے نظیر کتاب کی اہمیت و افادیت مسلم ہے ضرورت
تھی کہ عربی دان حضرات کے ساتھ اردو دان حضرات بھی اس
سے مستفید ہو سکتے۔ لہذا علامہ وحید الزمان کا مشہور ترجمہ بخاری
مع شرح تیسیر الباری شائع کیا گیا ہے جو بڑے عرصے سے نایاب تھا
اب چھ ضخیم اور خوبصورت جلدوں میں مکمل دستیاب ہے۔ اردو دان حضرات
کے لئے بہترین تحفہ قیمت موجودہ رعایتی لگے گی۔ بذریعہ خط
فرمائیں یا ہم پر اعتماد کریں۔

مشکوٰۃ شریف

مترجم اردو مع عربی

چھ ہزار سے زائد احادیث نبوی کا انمول ذخیرہ
درحقیقت یہ کتاب حدیث شریف کی گیارہ کتابوں
بخاری مسلم ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، مؤطا
مسند امام احمد، امام شافعی، بیہقی اور داری کا بیش بہا انتخاب
اس کتاب کو ہر طبقہ کے حضرات نے بہت ہی پسند فرمایا ہے۔ صاحب
کتاب نے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس انداز سے جمع فرمائیں
ہیں کہ جس روزمرہ کے مسائل یا آسانی حل ہو سکتے ہیں اور ان پر
عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا و آخرت سنواری جا سکتی ہے۔ ایک کالم
عربی اور دو کالم اردو ترجمہ۔ تین خوبصورت جلدوں میں
دستیاب ہے۔

تینوں جلدیں بہترین سفید کاغذ پر طبع کی گئی ہیں۔
قیمت نہایت مناسب خط و کتابت کے طے کریں
یا ہم پر اعتماد کریں۔

ملنے کا پتہ: **فغانی کتب خانہ**، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

گوجرانوالہ میں ملنے کا پتہ: **مرکز نغمہ سمانیہ**، اردو بازار، گوجرانوالہ

marfat.com

شرکی احکام کا دلکش اور دلکش مجموعہ

ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلربا، دل فریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

◆ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔

◆ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

◆ کاغذ طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔

◆ اہل نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔

◆ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔

◆ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

بہترین معیار کیساتھ

لاجواب کتب

بازوق قارئین کیلئے

حَقَّ سَطْرِيْط
اَرْدُوْباَزَارِ لَاهُوْر

بِعَمَّالِيْ كِتَابِ حَمَانِيْ